جدید نظرثانی شدہ ایڈیشن

## البشیر والنذیر

ترجمہ و شرح

# التّرغیب والتّرہیب

آنحضرت ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ مع ترجمہ اور ضروری تشریحات کے ساتھ فضائل کا وہ مستند ذخیرہ جس میں اعمال صالحہ پر دنیا و آخرت کے ثمرات اور کوتاہی پر نقصانات سے مطلع کیا گیا ہے۔ جس کے مطالعہ سے نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔


تصنیف
حافظ زکی الدین عبدالعظیم
بن عبدالقوی المنذری رحمہ اللہ

ترجمہ و شرح
مولانا محمد عثمان صاحب مقیم مدینہ منورہ

پیش لفظ
مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ


اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون 32631861

بے شک ہم نے آپکو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہونگے اور آپ بشارت دینے والے ہیں اور ڈرانے والے ہیں اور اللہ کی طرف اسکے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔

مجلد نظرثانی شدہ ایڈیشن

# البشیر والنذیر

ترجمہ وشرح

# الترغیب والترہیب

آنحضرت ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ مع ترجمہ اور ضروری تشریحات کے ساتھ فضائل کا وہ مستند ذخیرہ جسمیں اعمال صالحہ پر دنیا و آخرت کے ثمرات اور کوتاہی پر نقصانات سے مطلع کیا گیا ہے۔ جسکے مطالعہ سے نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

جلد دوم

حصہ سوم و چہارم

تصنیف

حافظ زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ

ترجمہ وشرح

مولانا محمد عثمان صاحب مقیم مدینہ منورہ

پیش لفظ

مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : گجرات پرنٹنگ پریس
ضخامت : 624 صفحات

## قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

## ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انار کلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

## انگلینڈ میں ملنے کے پتے

**Azhar Academy Ltd.**
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

**Islamic Books Centre**
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

## امریکہ میں ملنے کے پتے

**MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE**
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

**DARUL-ULOOM AL-MADANIA**
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

# فہرست عنوانات

البشیر والنذیر ترجمہ الترغیب والترہیب

جلد سوم و چہارم

تمت

اے پروردگار عالم!

اس ناچیز خدمت کو بارگاہ عالیہ میں قبول ومنظور فرما، اس کا نفع عام فرما اور فیض جاری فرما، اس کو ذخیرۂ آخرت اور ذریعہ نجات بنا۔

اے پروردگار عالم!

اس کتاب کی طباعت واشاعت میں ہر سطح پر ہر قسم کے تعاون کرنے والوں کو خصوصاً شارح ومترجم اور ناشر کو اپنی شایانِ شان اجر عظیم و بہتر بدلہ نصیب فرما اور ہمارے حق میں اس کو خیر جاری اور توشۂ آخرت بنا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ آمین یا رب العلمین

اے پروردگار عالم!

اس پر رحم فرما جو اس دعا پر آمین کہے خواہ آہستہ کہے یا آواز سے کہے اور اس کی بھی مغفرت فرما جو ہاتھ اٹھا کر اس ناچیز کو دعاء مغفرت سے یاد کرے اور سورۂ فاتحہ اور کم از کم دو تین آیتیں اور مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ پڑھ کر ثواب پہنچائے۔

احقر العباد محمد عابد قریشی عفی اللہ عنہ فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## سود پر وعید

لغت کے اعتبار سے ''ربا'' کے معنی زیادتی، بڑھوتری، بلندی، کے آتے ہیں اور اصطلاح شریعت میں ایسی زیادتی کو ربا کہتے ہیں جو کسی مالی معاوضہ کے بغیر حاصل ہو۔ قرآن کریم میں جس چیز کو لفظ ''ربا'' کے ساتھ حرام قرار دیا گیا ہے اس کا ترجمہ اردو میں عام طور پر ''سود'' کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے عموماً لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ربا اور مروجہ سود، دونوں عربی و اردو میں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں یعنی جس چیز کو عربی میں ربا کہتے ہیں اسی کو اردو میں سود کہا جاتا ہے، حالاں کہ ایسا نہیں ہے بلکہ ''ربا'' ایک عام اور وسیع مفہوم کا حامل ہے، جب کہ مروجہ سود ربا کی ایک قسم یا اس کی ایک شاخ ہے، کیوں کہ مروجہ سود کے معنی ہیں ''روپیہ کی ایک متعین مقدار، ایک متعین میعاد کے لیے قرض دے کر متعین شرح کے ساتھ نفع یا زیادتی لینا'' بلاشبہ یہ بھی ربا کی تعریف میں داخل ہے مگر صرف اسی ایک صورت یعنی قرض و ادھار پر نفع و زیادتی لینے کا نام ربا نہیں ہے بلکہ ربا کا مفہوم اس سے بھی وسیع ہے کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے وحی الٰہی کی روشنی میں ربا کے مفہوم کو وسعت دے کر لین دین اور خرید و فروخت کے معاملات کی بعض ایسی صورتیں بھی بیان فرمائی ہیں جن میں چیزوں کے باہم لین دین یا ان کی باہمی خرید و فروخت میں کمی بیشی کرنا بھی ربا ہے اور ان میں ادھار لین دین کرنا بھی ربا ہے اگرچہ اس ادھار میں اصل مقدار پر کوئی زیادتی نہ ہو، بلکہ برابر برابر لیا دیا جائے۔ (از مظاہر حق)

جس کی تفصیل کتب فقہ میں ہے اور علماء سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

(۳/ ۱۵۶۷) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبَا، وَمُؤْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ. رواه مسلم وغيره.

ترجمہ:...... حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے سود لینے پر سود دینے والے پر، سودی لین دین کا کاغذ لکھنے والے پر اور اس کے گواہوں پر سب ہی پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا کہ یہ سب (اصل گناہ میں) برابر ہیں (اگرچہ مقدار کے اعتبار سے مختلف ہوں) (مسلم وغیرہ)

فائدہ:...... سود ایک معاشرتی لعنت ہے، چنانچہ اس لعنت میں مبتلا ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ نے یوں تنبیہ کی ہے: فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، (پھر اگر تم (اس سود خوری چھوڑنے کے حکم) پر عمل نہ کرو تو اللہ اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ سن لو) اسلام نے تجارت اور قرض دونوں میں سود کو حرام قرار دیا ہے اور اس کا ارتکاب گناہ کبیرہ بتلایا ہے، بلکہ سودی لین دین میں جو معاون بنتے ہیں جیسے کاغذ لکھنے والوں اور اس کے گواہ بننے والوں پر بھی لعنت فرمائی ہے۔

(۶/ ۱۵۶۸) وَعَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَاٰكِلَ الرِّبَا، وَمُوْكِلَهُ، وَنَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِيْنَ. رواه البخاري، وابوداؤد.

ترجمہ:...... حضرت ابو جحیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گودنے والے اور گودوانے والے اور سود لینے والے اور سود دینے والے پر لعنت فرمائی ہے اور کتے کی قیمت اور بدکار عورت کی اجر (کے طور پر حاصل ہونے والے مال کے استعمال سے) منع فرمایا ہے اور تصویر بنانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (بخاری، ابوداؤد)

فائدہ:...... حدیث بالا میں جن پر آپ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے ان میں ایک گودنے والا ہے ''گودنے'' کی صورت یہ ہوتی ہے کہ جسم کے کسی حصہ پر یا پورے جسم پر سوئی سے گود کر سرمہ یا نیل بھر دیتے ہیں جس سے سرمئی یا نیلے داغ ہو جاتے ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے گودنے والے پر بھی اور گودوانے والے پر بھی لعنت فرمائی ہے کیوں کہ یہ فاسقوں اور غیر مسلموں کا کام ہے اور اس طریقہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف

سے عطا شدہ جسم کی اصل خلقت میں تغیر و بدنمائی ہوتی ہے، اگر کسی مسلمان کے جسم پر گودنے کے داغ ہوں تو اس کے بارہ میں ''تعلیق القرار'' میں لکھا ہے کہ اسے کسی بھی تدبیر سے مٹا دیا جائے اور اگر زخم و خراش پیدا کیے بغیر کسی بھی تدبیر سے ان کو مٹانا ممکن نہ ہو تو پھر چھوڑ دیا جائے ان کو مٹانے کے لیے زخم و خراش کی تکلیف برداشت کرنے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن پھر بھی بہر صورت اس قبیح فعل پر ندامت کے ساتھ توبہ کی جائے، توبہ کے بعد گناہ گار نہیں رہے گا۔

آپ ﷺ نے مصوّر (تصویر بنانے والے) پر بھی لعنت فرمائی ہے لیکن مصور سے مراد وہ جانور کا فوٹو کھینچنے یا جاندار کی تصور بنائے یا تصویر گاڑھے۔ غیر جاندار چیزوں مثلاً مکانات، درخت اور پہاڑ وغیرہ کی تصویریں کھینچنا، بنانا اور گاڑھنا درست ہے۔ خطابیؒ نے لکھا ہے کہ تصویر کی دو قسمیں ہوتی ہیں: ایک تو یہ ہے کہ جس چیز کی تصویر بنائی جاتی ہے وہ چیز تصویر کی ایک ضمنی شے ہوتی ہے اور تصویر پر مقصود بالذات ہوتی ہے مثلاً جب فوٹو کھینچا جاتا ہے یا کاغذ پر تصویر بنائی جاتی ہے تو اس فوٹو یا تصویر کے کاغذ کی حیثیت محض ضمنی ہوتی ہے اصل مقصد کا تعلق تصویر سے ہوتا ہے۔ دوسری قسم یہ ہے کہ جس چیز پر تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہے اور تصویر اس چیز کا ایک ضمنی وصف ہوتا ہے مثلاً برتن، دیواروں، قالینوں اور پردوں وغیرہ پر بنی ہوئی تصویریں، لہٰذا پہلی قسم کی خرید و فروخت جائز ہے جبکہ بنانا دونوں ہی کا ناجائز ہے۔ (از مظاہر حق)

اور حدیث بالا میں کتے کی قیمت کے ممنوع ہونے کا جو حکم بیان کیا گیا ہے اس کے بارہ میں حنفی علماء یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم اس وقت تھا جب کہ نبی کریم ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا تھا اور آپ نے کتوں سے فائدہ حاصل کرنے کی بھی ممانعت فرمادی تھی مگر پھر بعد میں آپ ﷺ نے یہ اجازت دے دی تھی کہ کتوں سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے یہاں تک کہ یہ بھی منقول ہے کہ ایک شخص نے ایک شکاری کتے کو مار ڈالا تھا تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا تھا کہ وہ کتے کے مالک کو چالیس درہم ادا کرے اسی طرح ایک شخص نے ایک ریوڑ کے نگہبان کتے کو مار ڈالا تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ مالک کو اس کتے کے بدلے میں ایک دنبہ دے۔

علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ نہ تو کتے کی خرید و فروخت جائز ہے اور نہ کسی کتے کو مار ڈالنے والے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اس کتے کی قیمت اس کے مالک کو ادا کرے، کتا خواہ معلم (یعنی سدھایا ہوا ہو) یا غیر معلم (یعنی سدھایا ہوا نہ ہو) اسی طرح خواہ اس کتے کا پالنا جائز ہو یا ناجائز ہو، لیکن امام ابوحنیفہؒ نے اس کتے کی خرید و فروخت جائز قرار دی ہے جس سے فائدہ اٹھانا مقصود ہو مثلاً گھربار کی نگرانی یا ریوڑ گلیوں کی نگہبانی وغیرہ۔

اور حدیث بالا میں بدکار عورت کی اجرت کو منع فرمایا ہے، تمام علماء کے نزدیک متفقہ طور پر زنا کار عورت کو اس کی بدکاری کی اجرت کے طور پر جو مال حاصل ہوتا ہے وہ مال حرام ہے۔

(۸/ ۱۵۶۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ، وَلَا يُذِيْقَهُمْ نَعِيْمَهَا: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَاٰكِلُ الرِّبَا، وَاٰكِلُ مَالِ الْيَتِيْمِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَالْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، رواه الحاكم عن ابراهيم بن خثيم بن عراك، وهو واه عن ابيه عن جده عن ابيه، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ چار شخص ایسے ہیں کہ اللہ پر حق ہے کہ ان کو جنت میں داخل نہ کرے، اور نہ ان کو جنت کی کوئی نعمت چکھائے، ایک شرابی، دوسرا سود خور، تیسرا یتیم کا مال ناحق کھانے والا اور چوتھا والدین کا نافرمان۔ (حاکم)

فائدہ:...... کتنی سخت وعید ہے کہ نہ جنت میں داخل کیے جائیں نہ وہاں کی نعمتوں کا مزہ چکھ سکیں، علماء نے فرمایا ہے کہ یا تو اس سے مراد وہ ہیں جو ان چیزوں کو حلال سمجھ کر ارتکاب کریں یا مراد یہ ہے کہ ابتداء جنت میں داخل نہ ہو سکیں گے بلکہ جہنم میں ڈال کر پاک کیے جانے کے بعد جنت میں داخلہ ہو سکے گا۔

(۹/ ۱۵۴۰) وَعَنْ عَبْدِاللهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلرِّبَا ثَلَاثٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا أَيْسَرُهَا مِثْلُ أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ. رواه الحاكم وقال: صحيح على شرط البخاري ومسلم، ورواه البيهقي من طريق الحاكم۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سود کے تہتر دروازے ہیں اور ان میں جو سب سے ادنی درجہ ہے وہ ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرے۔ (حاکم بیہقی)

(۱۰/ ۱۵۴۱) وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلرِّبَا بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، وَالشِّرْكُ مِثْلُ ذٰلِكَ. رواه البزار، ورواته رواة الصحيح، وهو عند ابن ماجه بإسناد صحيح باختصار۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سود کے ستر سے زیادہ حصے ہیں اور شرک کے بھی اسی طرح ستر سے زیادہ حصے ہیں (بزاز، ابن ماجہ)

(۱۱/ ۱۵۴۲) وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلَائِكَةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِيْنَ زَنْيَةً. رواه احمد والطبراني في الكبير، ورجال احمد رجال الصحيح۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل ملائکہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سود کا ایک درہم، یہ جاننے کے باوجود کھانا کہ یہ سود ہے، چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔ (احمد طبرانی فی الکبیر)

فائدہ:...... جس طرح مذکورہ بالا وعید اس شخص کے بارے میں فرمائی گئی ہے جو سود کا مال یہ جاننے کے باوجود کھائے کہ یہ مال سودی ذریعہ سے حاصل شدہ ہے اسی طرح اس وعید کا تعلق اس شخص سے بھی ہے جس نے لاعلمی میں سود کا مال کھایا بشرطیکہ اس لاعلمی میں خود اس کی اپنی کوتاہی یا لاپرواہی کا دخل ہو۔

علماء کہتے ہیں کہ سود کھانے کے گناہ کو زنا کے گناہ سے بھی زیادہ سخت اور بڑا گناہ اس لیے کہا گیا ہے کہ سود کھانے والے کے حق میں اللہ تعالی نے جتنی سخت اور غضب ناک تنبیہ فرمائی، زنا یا کسی بھی گناہ کے بارے میں نہیں فرمائی ہے، اللہ نے سود کھانے والوں کے ساتھ اعلان جنگ فرمایا ہے، علماء یہ بھی کہتے ہیں کہ سود کھانے والے کے حق میں اتنی سخت وعید اور اتنی شدید و غضب ناک تنبیہ کا سبب یہ ہے کہ سود کے بارہ میں عملی طور پر ہی گمراہی کا صدور نہیں ہوتا بلکہ سود کی پہچان مشکل ہونے کی وجہ سے عموماً اعتقادی گمراہی میں بھی لوگ مبتلا ہوتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اکثر لوگ سود کو حرام بھی نہیں سمجھتے بلکہ وہ سود کو حلال سمجھتے ہیں اور سود کو حلال سمجھنا اعتقادی گمراہی ہے جس کا آخری نتیجہ کفر ہے اور اس کی معافی و بخشش ناممکن ہے جب کہ زنا ایک فعل ہے جس کی حرمت و برائی سے کوئی بھی انکار نہیں کرتا، اب رہی یہ بات کہ چھتیس یا ستر کا عدد بطور خاص کیوں ذکر کیا گیا ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس کا مقصد محض سود کی حرمت کی اہمیت جتلانا ہو (اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے)۔

(۱۲/ ۱۵۴۳) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلرِّبَا اِثْنَانِ وَ سَبْعُوْنَ بَابًا أَدْنَاهَا مِثْلُ إِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهُ. وَإِنَّ أَرْبَى الرِّبَا اسْتِطَالَةُ الرَّجُلِ فِي عِرْضِ أَخِيْهِ. رواه الطبراني في الاوسط

ترجمہ:...... حضرت براء بن عازبؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سود کے بہتر دروازے ہیں اور ان میں جو سب سے ادنی درجہ ہے وہ ایسا ہے کہ جیسا کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرے اور سود سے بھی بڑا گناہ اپنے بھائی کی آبروریزی کرنا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۱۳/ ۱۵۴۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُشْتَرَى الثَّمَرَةُ حَتّٰى تُطْعَمَ. وَقَالَ: إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِي قَرْيَةٍ فَقَدْ أَحَلُّوْا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللهِ. رواه الحاكم، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھل کو پکنے سے پہلے خریدنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: جب زنا اور

سود کسی علاقہ میں عام ہو جائے تو اس علاقہ والوں نے اپنے اوپر اللہ کے عذاب کو (خود ہی) اتر والیا۔ (حاکم)

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے پھلوں کی فصل کی خرید و فروخت کو پکنے سے پہلے منع فرمایا ہے کیوں کہ اس میں خطرہ ہے کہ فصل پر کوئی آفت آجائے مثلاً تیز آندھیاں یا آسمان سے گرنے والے اولے غلہ کو یا پھلوں کو ضائع کردیں یا ان میں سے کوئی خرابی اور بیمار پیدا ہو جائے تو خریدنے والے کو بہت نقصان پہنچ جائے گا، پھر اس کا بھی خطرہ ہے کہ قیمت کی ادائیگی کے بارے میں فریقین میں نزاع اور جھگڑا پیدا ہو، اور حدیث پاک کے دوسرے جملہ سے معلوم ہوا کہ زنا اور سود عذاب الٰہی کے اترنے کا سبب ہیں، اس لیے ہر مسلمان کو ان دونوں گناہوں سے بچنا چاہیے۔

(۳۱/۱۵۲۵) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَامِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرِّبَا إِلَّا أُخِذُوْا بِالسَّنَةِ، وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرِّشَا إِلَّا أُخِذُوْا بِالرُّعْبِ. رواہ احمد باسناد فیہ نظر۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص ؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جس قوم میں بھی سود عام ہو جاتا ہے تو ان کو قحط میں مبتلا کردیا جاتا ہے اور جس قوم میں رشوت عام ہو جاتی ہے ان کو رعب اور خوف میں مبتلا کردیا جاتا ہے۔ (احمد)

(۳۲/۱۵۲۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَنَظَرْتُ فَوْقِي، فَإِذَا أَنَا بِرَعْدٍ وَبُرُوْقٍ وَصَوَاعِقَ، قَالَ: فَأَتَيْتُ عَلٰى قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰى مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ! مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَا. رواہ احمد فی حدیث طویل، وابن ماجہ مختصرا والاصبہانی۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس رات مجھے معراج ہوئی اس رات دیکھا جب ہم ساتویں آسمان پر پہنچے، میں نے اپنے اوپر دیکھا تو بادل کی گرج اور بجلیاں تھیں، پھر میرا گزر ایک ایسے گروہ پر ہوا جن کے پیٹ گھروں کی طرح ہیں اور ان میں سانپ بھرے ہوئے ہیں جو باہر سے نظر آتے ہیں، میں نے جبریل ؑ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ (جو ایسے عذاب میں مبتلا ہیں) انہوں نے بتلایا کہ یہ سود خور لوگ ہیں۔ (احمد، ابن ماجہ، اصبہانی)

فائدہ: شب معراج میں رسول اللہ ﷺ کو عالم غیب کی بہت سی چیزوں کا مشاہدہ کرایا گیا، اسی ضمن میں جنت اور دوزخ کے بعض مناظر بھی دکھائے گئے تاکہ خود آپ کو ''حق الیقین'' کے بعد ''عین الیقین'' کا مقام بھی حاصل ہو جائے اور آپ ذاتی مشاہدہ کی بنا پر بھی لوگوں کو عذاب وثواب سے آگاہ کرسکیں، اس سلسلہ میں آپ نے ایک نظریہ بھی دیکھا جس کا اس حدیث میں ذکر ہے کہ کچھ لوگوں کے پیٹ اتنے بڑے جیسے کہ اچھا خاصہ گھر اور ان میں سانپ بھرے ہوئے ہیں جو دیکھنے والوں کو باہر ہی سے نظر آتے ہیں اور اس کے دریافت کرنے پر حضرت جبریل ؑ نے بتلایا کہ یہ سود لینے والے اور کھانے والے لوگ ہیں جو اس لرزہ خیز عذاب میں مبتلا کیے گئے ہیں، صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ کے اس مشاہدہ کو خود آپ کی زبان مبارک سے سنا اور اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے بعد کے راویان حدیث کو ان کی محنت وعنایت کے طفیل میں حدیث کی مستند کتابوں کے ذریعہ یہ مشاہدہ ہم تک بھی پہنچ گیا، اللہ تعالیٰ ایسا یقین نصیب فرمائے کہ دل کی آنکھوں سے یہ منظر ہم کو بھی نظر آئے۔ (از معارف الحدیث ج ۷)

(۳۳/۱۵۲۷) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ يَظْهَرُ الرِّبَا، وَالزِّنَا، وَالْخَمْرُ۔ رواہ الطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود ؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے قریب سود، زنا اور شراب (یہ تین گناہ) عام ہو جائیں گے۔ (طبرانی)

(۳۵/ ۱۵۶۸) وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالْوَاحِدِ الْوَرَّاقِ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي السُّوْقِ فِي الصَّيَارِفَةِ. فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الصَّيَارِفَةِ! أَبْشِرُوْا. قَالُوْا: بَشَّرَكَ اللّٰهُ بِالْجَنَّةِ. بِمَ تُبَشِّرُنَا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوْا بِالنَّارِ. رواه الطبرانی باسناد لاباس به۔

ترجمہ:...... حضرت قاسم وراق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ کو پیسوں کے تبادلے والے بازار میں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: اے جماعت صیارفہ! (پیسوں کے بدلنے والو!) بشارت سنو! انہوں نے کہا: اللہ آپ کو جنت کی خوشخبری دے۔ اے ابومحمد! کس چیز کی بشارت سنا رہے ہیں؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دوزخ کی بشارت لو۔ (طبرانی)

فائدہ:...... اس لیے کہ جہاں پیسوں کا اور درہم و دینار کا تبادلہ ہوتا ہے وہاں عام طور پر لینے دینے میں شرعی احکام کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے سود میں واقع ہوجاتے ہیں اور سود کی سزا جہنم ہے۔ اللھم احفظنا منہ۔

(۳۶/ ۱۵۶۹) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَحَدٌ أَكْثَرَ مِنَ الرِّبَا إِلَّا كَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهِ إِلٰى قِلَّةٍ. رواه ابن ماجه. والحاكم وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہوجائے لیکن اس کا آخری انجام قلت اور کمی ہے۔ (ابن ماجہ، حاکم)

فائدہ:...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی مذکورہ روایت قرآن پاک کی اس آیت کی ترجمانی کرتی ہے: يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا ''سود سے کمائی ہوئی دولت کو اللہ برکت سے محروم کرتا ہے''۔

حدیث بالا میں اگر انجام سے اخروی انجام مراد ہے تو اس میں کسی صاحب ایمان کو شبہ نہیں ہے کہ جو دنیا میں سود کے مال سے گو کروڑ پتی بھی ہوجائیں لیکن آخرت میں مفلس اور کوڑی کوڑی کے محتاج ہوں گے اور اگر دنیوی انجام مراد لیا جائے تو ظاہر بینوں کو تو اس میں شک اور کلام ہوسکتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے جن کو حقائق دیکھنے والی نگاہ دی ہے انہیں اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہ ہوگا، بکثرت ایسے واقعات موجود ہیں کہ ایک شخص سود کے ذریعے سے مال بڑھاتے وقت کا قارون بن گیا اور پھر کوئی ایسی آفت آپڑی کہ دیوالیہ بن گیا، اور پھر سود خور دولت کے اصل ثمرہ اور مقصد سے محروم نظر آتے ہیں، دولت کا ثمرہ اور مقصد عزت واحترام ہے اس سے محروم رہتے ہیں۔

(۳۷/ ۱۵۷۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا فَمَنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ. رواه ابوداؤد وابن ماجه كلهما من رواية الحسن عن ابي هريرة۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ہر شخص سود کھانے والا ہوگا (کوئی بھی اس سے محفوظ نہ ہوگا) اگر خود سود نہ بھی کھاتا ہوگا تو اس کے بخارات یا اس کا غبار ضرور اس کے اندر پہنچے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

فائدہ:...... ارشاد نبوی سے مقصود صرف آئندہ آنے والے ایک واقعہ کی خبر دینا نہیں ہے بلکہ اس سے مقصد یہ ہے کہ ایک زمانہ میں سود اتنا عام ہوجائے گا کہ خود سود نہ بھی کھائے مگر بالواسطہ یا بلاواسطہ سود کے دھویں سے نجات نہ ہوگی، لہٰذا خوب چوکنا ہو کر اس زمانہ میں زندگی بسر ہو۔

## زمین کے غصب (چھیننے پر وعید)

(۱/ ۱۵۷۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ. رواه البخاری ومسلم۔

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ایک بالشت بھر زمین ناحق لی تو ساتوں زمینوں سے وہ اس کے گلے میں (قیامت کے دن) طوق پہنادی جائے گی۔ (بخاری، مسلم)

(۲/ ۱۵۸۲) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شِبْرًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى سَبْعِ أَرْضِينَ. وهذا الحديث رواه البخاری وغیرہ۔

ترجمہ:...... حضرت سالم اپنے والد مکرم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی بیان کیا کہ: جو شخص زمین کا کوئی حصہ بالشت برابر بھی ناحق لے گا تو قیامت کے دن اسے زمین کے ساتویں طبقہ تک دھنسادیا جائے گا۔ (بخاری وغیرہ)

(۳/ ۱۵۸۳) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَحْفِرَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ بِهِ سَبْعَ أَرْضِينَ، ثُمَّ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَقْضِيَ بَيْنَ النَّاسِ. رواه احمد والطبرانی، وابن حبان فی صحیحه۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَالطَّبْرَانِيِّ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ أَنْ يَحْمِلَ تُرَابَهَا إِلَى الْمَحْشَرِ۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِلطَّبْرَانِيِّ فِي الْكَبِيرِ: مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شِبْرًا كُلِّفَ أَنْ يَحْفِرَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ الْمَاءَ ثُمَّ يَحْمِلَهُ إِلَى الْمَحْشَرِ۔

ترجمہ:...... حضرت یعلی بن مرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو شخص کسی کی بالشت بھر بھی زمین از راہ ظلم لے گا اسے (اس کی قبر میں) اللہ تعالیٰ اس بات پر مجبور کرے گا کہ وہ اس کی زمین کو ساتویں طبقہ زمین کھودتا رہے پھر وہ زمین اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالی جائے گی اور وہ قیامت تک اسی حال میں رہے گا، یہاں تک کہ احمد اور طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص زمین کا کوئی حصہ بھی ناحق (از راہ ظلم) لے گا اسے حشر کے دن تک اس بات پر مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس زمین کی (ساری) مٹی اپنے سر پر اٹھالے (احمد)

اور طبرانی کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے زمین کا کوئی حصہ یا بالشت برابر بھی از راہ ظلم لیا اس کو مجبور کیا جائے گا کہ اس کو اتنا کھودے کہ کھودتے کھودتے پانی نکلنے تک پہنچ جائے پھر اس کو حشر تک اپنے اوپر لادے رکھے۔

فائدہ:...... صحیح بخاری اور مسلم میں ایک بڑا عبرت آموز واقعہ زمین کے غصب ہی کے بارے میں روایت کیا گیا ہے۔ جس کا تعلق اس حدیث ہی سے ہے اور وہ یہ کہ ایک عورت نے حضرت امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں حضرت سعید بن زیدؓ کے خلاف (جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں) مدینہ کے اس وقت کے حاکم مروان کی عدالت میں دعویٰ دائر کیا کہ انہوں نے میرے فلاں زمین دبالی ہے۔ حضرت سعیدؓ کو اس جھوٹے الزام سے بڑا صدمہ پہنچا انہوں نے مروان سے کہا کہ میں اس عورت کی زمین دباؤں گا اور غصب کروں گا؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں یہ سخت وعید سنی ہے۔ (یہ بات حضرت سعیدؓ نے دل سے کچھ ایسے تاثر کے ساتھ اور ایسے انداز سے کہی کہ خود مروان بہت متاثر ہوا) اور اس نے کہا کہ میں آپ سے کوئی دلیل اور ثبوت نہیں مانگتا۔ اس کے بعد حضرت سعیدؓ نے (دکھے ہوئے دل سے) بددعا کی کہ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ اس عورت نے مجھ پر یہ جھوٹا الزام لگایا ہے تو اس کو آنکھوں کی روشنی سے محروم کردے اور اس کی زمین ہی کو اس کی قبر بنادے (واقعہ کے راوی حضرت عروہ کہتے ہیں کہ) پھر ایسا ہی ہوا، میں نے خود اس عورت کو دیکھا کہ وہ آخر عمر میں نابینا ہوگئی اور خود کہا کرتی تھی کہ سعید بن زید کی بددعا سے میرا یہ حال ہوا ہے اور پھر ایسا ہوا کہ وہ ایک دن اپنی زمین ہی میں چلی جارہی تھی کہ ایک گڑھے میں گر پڑی اور بس وہ گڑھا ہی اس کی قبر بن گیا۔ (صحیح بخاری، مسلم)۔ اللہ تعالیٰ اس واقعہ سے سبق لینے کی توفیق دے۔ (از معارف الحدیث ج ۷)

(۸/ ۱۵۸۴) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَصَبَ رَجُلًا أَرْضًا ظُلْمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ. رواه الطبراني۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے کسی کی زمین ناحق چھینی وہ اللہ سے (قیامت میں اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر ناراض ہوں گے۔ (طبرانی)

(۹/ ۱۵۸۵) وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَأْخُذَ عَصًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ، قَالَ: ذٰلِكَ لِشِدَّةِ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ. رواه ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت ابو حُمید ساعدیؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کی لاٹھی (جیسی چھوٹی چیز بھی) بغیر مالک کی رضامندی اور خوشی کے لے، اس لیے کہ ایک مسلمان کا مال دوسرے مسلمان پر اللہ نے سختی سے منع قرار دیا ہے کہ وہ ناحق بغیر خوشی اور رضا کے لینے کا حق نہیں رکھتا۔ (صحیح ابن حبان)

## دکھلاوے اور فخر کے طور پر ضرورت سے زائد مکان تعمیر کرنے پر وعید

(۱/ ۱۵۸۶) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا: قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ، وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَقَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ: فَأَخْبِرْنِيْ عَنْ أَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ: يَا عُمَرُ أَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ، قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ! قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ. رواه البخاري ومسلم وغيرهما۔

ترجمہ:...... حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے (اسی حدیث کی ایک دوسری روایت سے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت مجلس مبارک میں صحابہ کرامؓ کا ایک مجمع تھا اور حضرت ان سے خطاب فرما رہے تھے۔ (فتح الباری) اچانک ایک شخص سامنے سے نمودار ہوا، جس کے کپڑے نہایت سفید اور بال بہت ہی زیادہ سیاہ تھے اور اس شخص پر سفر کا کوئی اثر بھی معلوم نہیں ہوتا تھا۔ (جس سے یہ خیال ہوتا تھا کہ یہ کوئی بیرونی شخص نہیں ہے) (اور اسی کے ساتھ یہ بات بھی تھی کہ) ہم میں سے کوئی اس نووارد کو پہچانتا نہ تھا (جس سے یہ خیال ہوتا تھا کہ یہ کوئی باہری آدمی ہو یہ شخص حاضرین کے حلقہ میں سے گزرتا ہوا آیا) یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر دوزانوں اس طرح بیٹھ گیا کہ اپنے گھٹنے نبی کریم ﷺ کی گھٹنوں سے ملادیے اور اپنے ہاتھ حضور کی رانوں پر رکھ دیے اور کہا: اے محمد! بتلایئے کہ ''اسلام'' کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسلام'' یہ ہے کہ (یعنی اس کے ارکان یہ ہیں کہ دل و زبان سے) تم یہ شہادت ادا کرو کہ ''اللہ کے سوا کوئی ''الٰہ'' (کوئی ذات عبادت و بندگی کے لائق) نہیں اور محمدؐ اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور ماہ رمضان کے روزے رکھو اور اگر حج بیت اللہ کی تم استطاعت رکھتے ہو تو حج کرو، اس نووارد سائل نے آپ کا یہ جواب سن کر کہا، آپ نے سچ کہا۔ راوی حدیث حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم کو اس پر تعجب ہوا کہ یہ شخص پوچھتا بھی ہے اور پھر خود تصدیق و تصویب بھی کرتا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا: اب مجھے بتلایئے کہ ''ایمان'' کیا ہے؟

آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور یوم آخر یعنی قیامت کے دن کو حق جانو، اور حق مانو اور ہر خیر و شر کی تقدیر کو بھی حق جانو اور حق مانو، (یہ سن کر بھی) اس نے کہا: آپ نے سچ کہا، اس کے بعد اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتلائیے کہ احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت و بندگی تم اس طرح کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو، کیوں کہ تم اگر چہ اس کو نہیں دیکھتے ہو پر وہ تم کو دیکھتا ہی ہے، پھر اس شخص نے عرض کیا مجھے قیامت کی بابت بتلائیے (کہ وہ کب واقع ہوگی) آپ نے فرمایا کہ جس سے یہ سوال کیا جارہا ہے وہ اس کو سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، پھر اس نے عرض کیا: تو مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتلائیے؟ آپ نے فرمایا: (اس کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ) لونڈی اپنی مالکہ اور آقا کو جنے گی، اور (دوسری نشانی ایک یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور تن پر کپڑا نہیں ہے اور جو تہی دست بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں گے اور اس میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ یہ باتیں کر کے نو وارد شخص چلا گیا، پھر مجھے کچھ عرصہ گزر گیا، تو حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عمر! کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ سوال کرنے والا کون شخص تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جاننے والے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ جبرئیلؑ تھے تمہاری اس مجلس میں اس لیے آئے تھے کہ تم لوگوں کو تمہارا دین سکھائیں۔ (بخاری، مسلم وغیرہ)

فائدہ:...... اس حدیث میں سائل کے جواب میں نبی کریم ﷺ نے پانچ امور کا بیان فرمایا ہے: ① ۔ ایمان، ② ۔ اسلام، ③ ۔ احسان، ④ ۔ قیامت، ⑤ ۔ قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی بعض علامات۔ ان پانچ چیزوں کی قدرے تفصیل پہلے کسی باب میں گزر چکی ہے یہاں اس حدیث کے ذکر سے مقصود یہ ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ "بھوکے ننگے اور بکریوں کے چرانے والے اونچے اونچے محل بنوائیں گے" تو یہ اس طرف اشارہ ہے کہ قرب قیامت میں دنیوی دولت و بالاتری ان اراذل کے ہاتھوں میں آئے گی جو اس کے اہل نہ ہوں گے اور ان کو بس اونچے اونچے شاندار محل بنوانے سے شغف ہوگا اور اسی کو وہ سرمایہ فخر و مباہات سمجھیں گے۔ اور اس میں اپنی اولوالعزمی دکھائیں گے اور ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔

اس حدیث کی بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جبرئیلؑ کی یہ آمد اور گفتگو رسول اللہ ﷺ کی عمر شریف کے آخری حصہ میں ہوئی تھی۔ (فتح الباری، عمدۃ القاری)

گویا تئیس سال کی مدت میں جس دین کی تکمیل مکمل ہوئی ہے اللہ کی رحمت نے چاہا کہ جبرئیلؑ کے ان سوالات کے جواب میں رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے پورے دین کا خلاصہ اور لب لباب بیان کر کے صحابہ کرامؓ کے علم کی تکمیل کر دی جائے اور ان کو اس امانت کا امین بنا دیا جائے، ان سوالات و جوابات میں پورے دین کا خلاصہ اور عطر آ گیا اور اسی لیے اس حدیث کو علماء نے "ام السنۃ" بھی کہا ہے گویا جس طرح قرآن مجید کے تمام مطالب اور مضامین پر بالاجمال حاوی ہونے کی وجہ سے سورۃ فاتحہ کا نام "ام الکتاب" ہے، اسی طرح یہ حدیث اپنی اس جامع حیثیت کی وجہ سے ام سنۃ کہی جانے کی مستحق ہے اور اس کی اسی خصوصیت کی وجہ سے امام مسلمؒ نے اپنی جلیل القدر کتاب صحیح مسلم کو مقدمہ کے بعد اس حدیث سے شروع کیا ہے اور امام بغویؒ نے بھی اپنی دونوں تالیفوں "مصابیح" اور "شرح السنۃ" کا آغاز اسی حدیث سے کیا ہے۔ (از معارف الحدیث)

(۳/ ۱۵۸۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ. فَرَأَى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ: مَاهٰذِهِ؟ قَالَ أَصْحَابُهُ: هٰذِهِ لِفُلَانٍ: رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتّٰى إِذَا جَاءَ صَاحِبُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ. فَأَعْرَضَ عَنْهُ صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ، وَالْإِعْرَاضَ عَنْهُ. فَشَكَا ذٰلِكَ إِلٰى أَصْحَابِهِ. فَقَالَ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: خَرَجَ

فَرَأٰى قُبَّتَكَ، فَرَجَعَ إِلٰى قُبَّتِهٖ، فَهَدَمَهَا حَتّٰى سَوَّاهَا بِالْأَرْضِ. فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَرَهَا، قَالَ: مَافَعَلَتِ الْقُبَّةُ؟ قَالُوا: شَكَا إِلَيْنَا صَاحِبُهَا إِعْرَاضَكَ عَنْهُ. فَأَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ: أَمَا إِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ إِلَّا مَالَا إِلَّا مَالَا. رواہ ابوداؤد واللفظ لہ. وابن ماجہ اختصر منہ ولفظہ قال: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبَّةٍ عَلٰى بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: مَاهٰذِهٖ؟ قَالُوا: قُبَّةٌ بَنَاهَا فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَاكَانَ هٰكَذَا فَهُوَ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَبَلَغَ الْأَنْصَارِيَّ ذٰلِكَ فَوَضَعَهَا. فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَلَمْ يَرَهَا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ أَنَّهُ وَضَعَهَا لِمَا بَلَغَهُ، فَقَالَ: يَرْحَمُهُ اللّٰهُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ۔

ترجمہ:......حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ (دولت کدہ سے) باہر تشریف لے جارہے تھے اور ہم آپ کے ساتھ تھے (راستہ میں) ایک قبہ (گنبددار حجرہ) دیکھا جو اونچا بنا ہوا تھا، ساتھیوں نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے، انہوں نے عرض کیا کہ فلاں انصاری نے قبہ بنایا ہے، حضور ﷺ یہ سن کر خاموش ہو رہے اور اپنے جی میں ہی یہ بات رکھی (کسی سے بات کا اظہار نہ فرمایا) کسی دوسرے وقت وہ انصاری (صاحب مکان) حاضر خدمت ہوئے اور سلام کیا، نبی کریم ﷺ نے اعراض فرمایا، سلام کا جواب بھی نہ دیا (وہ اس خیال سے کہ شاید خیال نہ ہوا ہو) بار بار سلام کیا نبی کریم ﷺ نے پھر بھی اعراض فرمایا وہ سمجھ گئے کہ نبی کریم ﷺ ان سے ناراض ہیں (وہ اس کے کیسے متحمل ہو سکتے تھے) صحابۂ کرامؓ سے پوچھا تحقیق کی کہ میں آج حضور ﷺ کی نظروں کو پھرا ہوا پاتا ہوں خیر تو ہے، انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ باہر تشریف لے گئے تھے، راستہ میں تمہارا قبہ دیکھا تھا اور دریافت فرمایا تھا کہ یہ کس کا ہے یہ سن کر وہ انصاری فوراً گئے اور اس کو توڑ کر ایسا زمین کے برابر کر دیا کہ نام ونشان بھی نہ رہا (اور پھر آکر عرض بھی نہ کیا) ایک دن نبی کریم ﷺ کا اسی جگہ پر کسی دوسرے موقع پر گزر ہوا تو دیکھا کہ وہ قبہ وہاں نہیں ہے دریافت فرمایا، صحابہ نے عرض کیا کہ انصاری نے آپ کے اعراض کا کئی روز ہوئے ذکر کیا تھا ہم نے کہہ دیا تھا کہ تمہارا قبہ دیکھا ہے، انہوں نے آکر اس کو بالکل توڑ دیا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر تعمیر آدمی پر وبال ہے مگر وہ تعمیر جو سخت ضرورت اور مجبوری کی ہو۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب آپ ﷺ کو بتایا گیا تو آپؐ کے اعراض کو دیکھ کر انہوں نے فوراً اس کو توڑ دیا تو آپ نے (خوش ہو کر) فرمایا: یرحمہ اللّٰہ یرحمہ اللّٰہ اللہ اس پر رحم فرمائے، اللہ اس پر رحم فرمائے۔

فائدہ:......حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ حکایات صحابہ میں تحریر فرماتے ہیں یہ کمال عشق کی باتیں ہیں ان حضرات کو اس کا تحمل ہی نہیں تھا کہ چہرۂ انور کو رنجیدہ دیکھیں یا کوئی شخص اپنے سے حضور ﷺ کی گرانی کو محسوس کرے، ان صحابیؓ نے قبہ کو گرایا اور پھر یہ بھی نہیں گرانے کے بعد جتانے کے طور پر آکر کہتے کہ آپ کی خوشی کے واسطے گرا دیا بلکہ جب نبی کریم ﷺ کا خود ہی اتفاق سے ادھر کو تشریف لے جانا ہوا تو ملاحظہ فرمایا۔

نبی کریم ﷺ کو تعمیر میں روپے کا ضائع کرنا خاص طور سے ناگوار تھا، بہت سی احادیث میں اس کا ذکر آیا ہے۔

(۵/ ۱۵۸۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ شَرًّا خَضَّرَ لَهٗ فِي اللَّبِنِ وَالطِّيْنِ حَتّٰى يَبْنِيَ. رواہ الطبرانی فی الثلاثة بإسناد جید۔

ترجمہ:......حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے تو مٹی گارے میں لگا دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ تعمیر میں لگ جاتا ہے۔ (طبرانی)

(۶/ ۱۵۸۹) وَرَوَى فِي الْأَوْسَطِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ هَوَانًا أَنْفَقَ مَالَهٗ فِي الْبُنْيَانِ

ترجمہ:......حضرت ابوبشیر انصاریؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ کسی کو ذلیل کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا پیسہ

تعمیرات میں خرچ کرا دیتا ہے۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۷/ ۱۵۹۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَنٰى فَوْقَ مَا يَكْفِيْهِ كُلِّفَ أَنْ يَحْمِلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه الطبرانی فی الکبیر من روایة المسیب بن واضح، وهذا الحدیث مما انکر علیه، وفی سنده انقطاع۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو ضرورت سے زیادہ تعمیر کرے گا قیامت میں اس کو مجبور کیا جائے گا کہ اس کو اپنے اوپر اٹھائے۔ (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ:..... علماء نے لکھا ہے کہ اس سے مراد جو تعمیر ضرورت ہے سے زائد (اپنے اور بیوی بچوں اور مہمانوں کی رہائش کی ضرورت سے زائد) ہو اس پر وعید ہے ورنہ اگر ضرورت کے مطابق ہو تو اس کی ممانعت نہیں۔ تاہم شریعت کا مزاج یہ معلوم ہوتا ہے کہ خاص طور پر تعمیرات میں ضرورت سے زائد حتی الامکان پرہیز کیا جائے۔

(۸/ ۱۵۹۱) وَعَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَنٰى غُرْفَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِهْدِمْهَا، فَقَالَ: اهْدِمُهَا، أَوْ أَتَصَدَّقُ بِثَمَنِهَا؟ فَقَالَ: اهْدِمْهَا۔ رواه ابوداؤد فی المراسیل والطبرانی فی الکبیر

ترجمہ:..... ابوالعالیہ کا بیان ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ نے (اپنی اور گھر والوں اور مہمانوں کی ضرورت سے زائد) ایک کمرہ بنایا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو ڈھا دو، عرض کیا ڈھا دوں یا اس کی قیمت صدقہ کر دوں؟ ارشاد فرمایا ڈھا دو۔ (ابوداؤد فی المراسیل، طبرانی فی الکبیر)

(۹/ ۱۵۹۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ، وَمَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى أَهْلِهِ كُتِبَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا وَقٰى بِهِ الْمَرْءُ عِرْضَهُ كُتِبَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ، وَمَا أَنْفَقَ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفَقَةٍ، فَإِنَّ خَلَفَهَا عَلَى اللّٰهِ، وَاللّٰهُ ضَامِنٌ إِلَّا مَا كَانَ فِي بُنْيَانٍ، أَوْ مَعْصِيَةٍ۔

رواه الدار قطنی والحاکم کلاهما عن عبدالحمید بن الحسن الهلالی عن محمد بن المنکدر عنه، وقال الحاکم: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں ہر نیکی صدقہ ہے اور آدمی اپنے گھر والوں پر جو خرچ کرتا ہے اس کے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے اور آدمی جس مال کے ذریعہ اپنی آبرو بچاتا ہے اس کے بدلہ صدقہ لکھا جاتا ہے اور ایمان والا جو خرچ کرتا ہے اللہ اس کا بدلہ دیتا ہے اور ضامن ہوتا ہے سوائے اس پیسہ کے جو تعمیرات پر لگا ہو یا اللہ کی نافرمانی میں خرچ کیا ہو۔ (دار قطنی، حاکم)

(۱۰/ ۱۵۹۳) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ: أَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُوْدُهُ، وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعَ كَيَّاتٍ، فَقَالَ: لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِي، وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ، وَقَالَ: يُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا إِلَّا فِي التُّرَابِ، أَوْ قَالَ: فِي الْبِنَاءِ۔ رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ:..... حارثہ بن مضرب کہتے ہیں کہ ہم حضرت خبابؓ کی عیادت کے لیے آئے۔ حضرت خبابؓ نے گرم لوہے کے سات داغ (بغرض علاج) لگوائے ہوئے تھے، فرمایا: میری بیماری بہت لمبی ہوگئی اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نہ سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں موت کی تمنا کرتا اور فرمایا: آدمی کو ہر خرچ پر اجر دیا جاتا ہے سوائے اس پیسہ کے جو مٹی (گارے میں تعمیرات کے لیے) خرچ ہو۔ (ترمذی)

(۱۱/ ۱۵۹۴) وَعَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ حُجَرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَرِيْدِ النَّخْلِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْزًى لَهُ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مُوْسِرَةً، فَجَعَلَتْ مَكَانَ الْجَرِيْدِ لَبِنًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا هٰذَا؟ قَالَتْ: أَرَدْتُ أَنْ أَكُفَّ عَنِّي أَبْصَارَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ! إِنَّ شَرَّ مَا ذَهَبَ فِيْهِ مَالُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الْبُنْيَانُ۔ رواه أبوداؤد فی المراسیل۔

ترجمہ:...... حضرت عطیہ بن قیسؒ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے مکانات کھجور کی ٹہنیوں کے بنے تھے، ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کہیں کسی غزوہ کے لیے تشریف لے گئے حضرت ام سلمہؓ کو کچھ ثروت حاصل تھی انہوں نے اپنے مکان پر، بجائے ٹٹوں کے پکی اینٹیں لگالیں (واپسی پر جب نبی کریم ﷺ نے ملاحظہ فرمایا تو) دریافت فرمایا کہ یہ کیا کیا؟ انہوں نے عرض کیا (کہ اس میں بے پردگی کا احتمال رہتا ہے) تو اس لیے پردہ کے لیے ایسا کیا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ام سلمہ ابدترین چیز جس میں آدمی کا مال خرچ ہو، تعمیر ہے۔ (ابوداود)

(۱۳/ ۱۵۹۵) وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَمَّا بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، قَالَ: ابْنُوْهُ عَرِيْشًا كَعَرِيْشِ مُوْسٰى، قِيْلَ لِلْحَسَنِ: وَمَا عَرِيْشُ مُوْسٰى؟ قَالَ: إِذَا رَفَعَ يَدَهُ بَلَغَ الْعَرِيْشَ، يَعْنِي السَّقْفَ، رواه ابن ابي الدنيا مرسلا، وفيه نظر

ترجمہ:...... حضرت حسنؒ بیان فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مسجد بنانی شروع فرمائی تو ارشاد فرمایا: اس کو چھپر (جھونپڑی) بناؤ جیسے موسیٰؑ کی جھونپڑی تھی، حضرت حسنؒ سے پوچھا گیا کہ موسیٰؑ کی جھونپڑی کیا تھی؟ فرمایا: جب اپنا ہاتھ اٹھاتے تو چھت کو لگتا تھا۔ (ابن ابی الدنیا)

(۱۴/ ۱۵۹۶) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ بِنَاءً فَوْقَ سَبْعِ أَذْرُعٍ نُوْدِيَ يَا أَفْسَقَ الْفَاسِقِيْنَ إِلٰى أَيْنَ۔ رواه ابن ابي الدنيا موقوفا عليه۔

ترجمہ:...... حضرت عمار بن عامرؓ کہتے ہیں کہ جب آدمی سات ہاتھ تعمیر اونچی کرتا ہے تو پکارا جاتا ہے اے اللہ کے بڑے نافرمان! کہاں تک؟ (اونچی کرے گا)۔ (ابن ابی الدنیا)

## مزدور کو اس کی مزدوری نہ دینے پر وعید اور مزدوری جلد دینے کا حکم

(۱/ ۱۵۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كُنْتُ خَصْمَهُ خَصَمْتُهُ: رَجُلٌ أَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ، وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ، رواه البخاری وابن ماجه وغيرهما۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ہے کہ تین شخص ایسے ہیں کہ جن سے میں قیامت کے دن جھگڑوں گا اور جس سے میں جھگڑوں گا اس کو تباہ و برباد کر کے رکھ دوں گا، ایک تو وہ شخص ہے جس نے میرے نام کے ذریعہ (میری قسم کھا کر) کوئی عہد کیا پھر اس کو توڑ ڈالا، دوسرا شخص وہ ہے جس نے آزاد شخص کو فروخت کر کے اس کا مول کھایا اور تیسرا شخص وہ ہے جس نے کسی مزدور کو مزدوری پر لگایا اور اس سے کام لیا (یعنی جس کام کے لیے لگایا تھا وہ پورا پورا کام اس سے کرایا) لیکن اس کو اس کی مزدوری نہیں دی۔ (بخاری وابن ماجہ وغیرہ)

فائدہ:...... اس حدیث شریف میں ایسے تین اشخاص کی نشاندہی ہے جو قیامت کے دن اللہ کے قہر و غضب کا خاص طور پر نشانہ ہوں گے۔

① ...... ان میں سے پہلے شخص تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے نام پر یعنی اس کی قسم کھا کر کوئی عہد و معاہدہ کرتا ہے اور پھر اس کو توڑ ڈالتا ہے یوں تو کسی بھی معاہدہ کو توڑ ڈالنا شرافت انسانی کے خلاف ہے لیکن جو معاہدہ اللہ کے نام پر اللہ کی قسم کھا کر کیا جائے تو اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے اور اس کا توڑنا غضب خداوندی کا مستحق ہے۔

② ...... دوسرا شخص وہ ہے جو کسی آزاد انسان کو بیچ ڈالے، اور پھر اس کا مول (عوض) کھالے۔ ① آزاد کو بیچنے کی ایک صورت تو یہ ہے کہ غلام کو خود آزاد کر کے اس کی آزادی کو چھپائے یا آزادی کا انکار کر بیٹھے اور پھر اس کو بیچ ڈالے۔ ② دوسری صورت یہ ہے کہ آزاد

کرنے کے بعد بھی زبردستی اس سے خدمت لے، (۳)۔اور تیسری صورت یہ ہے کہ کسی عام آزاد شخص کو پکڑ کے غلامؓ بنا کر بیچ ڈالے، اس بارہ میں یہ نکتہ ذہن نشین رہنا چاہیے کہ مذکورہ بالا ارشاد گرامی میں ''اس کا مول کھائے'' کی قید محض زیادتی تنبیہ کے لیے ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کسی آزاد انسان کو فروخت کرنا بھی ایک بڑے گناہ کی بات ہے خواہ اس کا مال کھائے یا نہ کھائے اگر اس کا مول نہیں کھائے گا تب بھی گنہ گار ہوگا اور اس وعید میں داخل ہوگا۔

(۳)......تیسرا شخص وہ ہے جو کسی مزدور کو اپنے کسی کام کی تکمیل کے لیے مزدوری پر لگائے اور اپنا وہ کام پورا کرنے کے بعد اس کی مزدوری نہ دے یہ کتنے ظلم کی بات ہے کہ کوئی غریب اپنا پیٹ بھرنے کے لیے اپنا خون پسینہ ایک کر کے کسی کے یہاں محنت کرے مگر اس کی محنت کی اجرت اسے نہ دی جائے چنانچہ اس شخص کے بارے میں بھی کہ جو مزدور کی مزدوری نہ دے اللہ تعالیٰ کے رسول نے خبر دی ہے کہ ایسا شخص قیامت کی دن اپنے اس انسانی ظلم کی ضرور سزا پائے گا۔

(۳/ ۱۵۹۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْطُوا الاَجِيْرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ. رواه ابن ماجه

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دیا کرو۔(سنن ابن ماجہ)

فائدہ:......مطلب یہ ہے کہ اجیر اور مزدور جب تمہارا کام پورا کر دے تو اس کی مزدوری فوراً ادا کر دی جائے تاخیر بالکل نہ کی جائے۔

## غلاموں کو اللہ اور اپنے آقاؤں کے حقوق ادا کرنے کی ترغیب

(۱/ ۱۵۹۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ رواه البخاري ومسلم وابوداؤد۔

ترجمہ:......حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جو غلام اپنے مالک کے بھی بخوبی حقوق ادا کرے اور اللہ کی بھی خوب اچھی طرح عبادت کرے اس کے لیے دو اجر ہیں۔(بخاری، مسلم، ابوداؤد)

فائدہ:......آقا کے حقوق کی ادائیگی میں یہ ہے کہ اس کی بات مانے اور اس کی ہمدردی و خیر خواہی دل میں رکھے اور اللہ کے احکامات کو بھی پورا کرے اس میں چوں کہ مجاہدہ زیادہ ہے کہ دونوں باتوں کو جمع کرنا ہوتا ہے اس لیے اس میں دو اجر ہیں ایک اللہ کے احکامات کی بجا آوری کا اور دوسرے آقا کے حقوق کی ادائیگی کا۔

(۲/ ۱۶۰۰) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهِ، وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا، فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ أَجْرَانِ، رواه البخاري والترمذي وحسنه

ترجمہ:......حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص وہ ہیں جن کے لیے دو اجر ہیں: ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو، وہ اپنے نبی پر ایمان لایا اور (پھر) محمد ﷺ پر ایمان لایا، (دوسرا) وہ غلام جو اللہ کے بھی اور اپنے آقا کے بھی حقوق ادا کرے اس میں وہ شخص جس کی کوئی لونڈی ہو اس کو خوب تعلیم دی اور آداب سکھائے اور پھر آزاد کر کے اس سے شادی کر لے۔(بخاری، ترمذی)

(۳/ ۱۶۰۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ

أَجْرَانِ، وَالَّذِيْ نَفْسُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّيْ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوْتَ وَأَنَا مَمْلُوْكٌ، رواه البخاری۔

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ نیک اور صالح غلام کے لیے (جو مولی کی بھی خدمت کرے اور اللہ کے احکامات کو بھی پورا کرے) دو اجر ہیں، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابوہریرہ کی جان ہے کہ اللہ کی راہ میں جہاد اور حج اور ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا غم نہ ہوتا تو مجھے یہ بات (حضور ﷺ کے ارشاد مذکور کی وجہ سے) محبوب تھی کہ مجھے اس حال میں موت آتی کہ میں غلام ہوتا (تاکہ دو اجر حاصل کروں)۔ (صحیح بخاری، مسلم)

(۵/ ۱۶۰۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَبْدٌ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَأَطَاعَ مَوَالِيَهُ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَبْلَ مَوَالِيْهِ بِسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا، فَيَقُوْلُ السَّيِّدُ، رَبِّ هٰذَا كَانَ عَبْدِيْ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: جَازَيْتُهُ بِعَمَلِهِ، وَجَازَيْتُكَ بِعَمَلِكَ، رواه الطبرانی فی الکبیر والأوسط۔

ترجمہ:......حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ وہ غلام جو اللہ کی اطاعت کرے اور اپنے آقا کی بھی بات مانے اللہ تعالیٰ اس غلام کو اس کے آقا سے ستر سال پہلے جنت میں داخل فرمائے گا تو اس کا آقا کہے گا: اے میرے رب! یہ تو دنیا میں میرا غلام تھا؟ اللہ فرمائے گا میں نے اس کو اس کے عمل کا بدلہ دیا اور تجھ کو تیرے عمل کا۔ (طبرانی فی الکبیر والاوسط)

(۷/ ۱۶۰۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: شَهِيْدٌ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ، وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ، وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ

رواه الترمذی وحسنه واللفظ له، وابن حبان فی صحیحه۔

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر وہ تین شخص پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے، پہلا شخص شہید (جو راہ خدا میں جان دے دے) دوسرا وہ شخص جو قناعت کرنے والا اور سوال سے بچنے والا ہو اور تیسرا وہ غلام جو اللہ کی عبادت بھی خوب اچھی طرح کرتا ہو اور اپنے آقا کی بھی ہمدردی وخیر خواہی کے ساتھ خدمت کرتا ہو۔ (ترمذی، صحیح ابن حبان)

(۱۱/ ۱۶۰۴) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَخِيْلٌ، وَلَا خَبٌّ، وَلَا خَائِنٌ سَيِّءُ الْمَلَكَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ الْمَمْلُوْكُوْنَ إِذَا أَحْسَنُوْا فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَفِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَوَالِيْهِمْ۔ رواه احمد وابو یعلی بإسناد حسن۔

ترجمہ:......حضرت ابوبکر صدیقؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جنت میں بخیل اور دھوکہ باز اور خیانت کرنے والا بدمزاج داخل نہ ہوگا الا یہ کہ اللہ اپنے فضل سے داخل کردے یا سزا بھگتنے کے بعد بشرطیکہ ایمان والے ہوں) اور سب سے پہلے جو جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے وہ غلام ہوں گے جو (دنیا میں) اپنے آقاؤں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کرتے ہوں اور اللہ کے بھی حقوق ادا کرتے ہوں (احمد، ابو یعلی، ترمذی وغیرہ)

## غلام کا اپنے آقا سے بھاگنے پر وعید

(۱/ ۱۶۰۵) عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، رواه مسلم۔

ترجمہ:......حضرت جریرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلام بھی اپنے آقا سے (بلاکسی وجہ شرعی کے) بھاگ

جائے تو (اللہ کا ذمہ) اس سے بری ہے۔ (صحیح مسلم)

(۲/ ۱۱۰۶) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ. وَفِي رِوَايَةٍ: فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ. رواه مسلم۔

ترجمہ:...... حضرت جریرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جب کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگ جائے تو اس کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی اور ایک روایت میں ہے کہ جو غلام بھاگ جائے تو اس نے کفر کیا جب تک کہ لوٹ کر نہ آئے۔ (صحیح مسلم)

(۳/ ۱۱۰۷) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَلَاةً، وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ حَسَنَةٌ: السَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ، وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا، وَالْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِ مَوَالِيْهِ۔

رواه الطبراني في الاوسط من رواية عبدالله بن محمد بن عقيل، واللفظ له، وابن خزيمة، وابن حبان في صحيحهما۔

ترجمہ:...... حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ وہ ہیں جن کی کوئی نماز قبول نہیں ہوتی اور نہ ان کی کوئی نیکی آسمان تک چڑھتی ہے: ایک تو وہ جو نشہ میں ہو جب تک نشہ اتر نہ جائے اور دوسرے وہ عورت جس کا خاوند اس پر ناراض ہو اور تیسرے وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا ہو جب تک لوٹ کر نہ آئے اور اپنا ہاتھ آقا کے ہاتھ میں نہ دیدے۔

(طبرانی فی الاوسط، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

(۴/ ۱۱۰۸) وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ: رَجُلٌ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، وَعَصٰى إِمَامَهُ، وَعَبْدٌ أَبَقَ مِنْ سَيِّدِهِ فَمَاتَ مَاتَ عَاصِيًا، وَامْرَأَةٌ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ كَفَاهَا مُؤْنَةَ الدُّنْيَا فَخَانَتْهُ بَعْدَهُ وَثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلْ عَنْهُمْ: رَجُلٌ نَازَعَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ رِدَاءَهُ، فَإِنَّ رِدَاءَهُ الْكِبْرُ وَإِزَارَهُ الْعِزُّ، وَرَجُلٌ فِي شَكٍّ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ وَالْقَانِطُ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ. رواه ابن حبان في صحيحه وروى الطبراني والحاكم شطره الاول۔

ترجمہ:...... حضرت فضالہ بن عبیدؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تین شخص وہ ہیں کہ جن کے متعلق مت پوچھو کہ (کتنی سخت ان کے لیے سزا ہوگی) ایک وہ شخص جو مسلمانوں کی اجتماعیت سے الگ ہو گیا ہو (بغاوت پر اتر آئے) اور اپنے امام (حاکم) کی نافرمانی کرے، دوسرا وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا اس حال میں اگر مر گیا تو نافرمان ہو کر مرا، تیسرے وہ عورت جس کا خاوند ضرورت کا سامان (خرچہ وغیرہ) دے کر کہیں (سفر وغیرہ پر) گیا اور اس کے پیچھے سے یہ اپنی آبرو پر داغ ڈالا دے اور کسی سے منہ کالا کر لے، اور تین شخص (اور بھی) ہیں کہ جن کے (وبال اور سزا کے متعلق) مت پوچھو (کہ کتنی سخت ہوگی) ایک تو وہ جو اللہ کی چادر چھینے (یعنی تکبر اختیار کرے) اس لیے کہ اللہ کی چادر بڑائی اور عظمت ہے اور اس کا ازار عزت ہے اور دوسرے وہ شخص جو اللہ کے کاموں (قدرت وغیرہ کے بارے) میں شک میں ہو، اور تیسرے وہ جو اللہ کی رحمت سے مایوس ہو۔ (صحیح ابن حبان، طبرانی، حاکم)

(۵/ ۱۱۰۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا عَبْدٍ مَاتَ فِي إِبَاقَتِهِ دَخَلَ النَّارَ، وَإِنْ قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ. رواه الطبراني في الاوسط۔

ترجمہ:...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگنے کے زمانہ میں مر جائے خواہ اللہ کے راستہ میں شہید بھی ہو جائے تب بھی دوزخ میں داخل ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط)

## غلام کو آزاد کرنے کی ترغیب اور آزاد کو غلام بنانے یا فروخت کرنے پر وعید

(۱/ ۱۶۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ. قَالَ سَعِيْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ: فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ فِيْهِ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، أَوْ أَلْفَ دِيْنَارٍ فَأَعْتَقَهُ. رواه البخاری ومسلم وغيرهما

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کردے اللہ تعالیٰ (اس آزاد کرنے والے شخص کے) جسم کے ایک ایک عضو کو دوزخ کی آگ سے آزاد کردے گا۔ سعید بن مرجانہ کہتے ہیں کہ میں یہ حدیث سن کر حضرت علی بن حسین (امام زین العابدینؒ) کو سنانے گیا اس کو سن کر وہ اپنے ایک غلام کے پاس گئے جس کی قیمت ان کو عبداللہ بن جعفر نے دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دی تھی (ان کی قیمت واپس کر کے غلام کو واپس لے لیا) اور (پھر اس کو) آزاد کردیا۔ (بخاری، مسلم، وغیرہما)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ حدیث پاک کی مذکورہ فضیلت سن کو فوراً عمل پیرا ہوئے باوجودیکہ غلام اتنا مہنگا بیچا تھا اور اس کی خاصی قیمت وصول پائی تھی تب بھی اس کو واپس کر کے غلام کو آزاد کردیا صحابہؓ اجمعین میں یہ وصف کمال تک پہنچا ہوا تھا کہ سنتے ہی فوراً عمل کرتے تھے اس میں نہ جان کو دیکھتے نہ مال کو، اللہ ہمیں بھی ان کا اتباع نصیب فرمائے۔ آمین

(۲/ ۱۶۱۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِي كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ، وَأَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ، يُجْزِي كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ. رواه الترمذی، وقال: حديث حسن صحيح. ورواه ابن ماجة من حديث كعب بن مرة، اومرة بن كعب ورواه احمد وابوداؤد، بمعناه من حديث كعب بن مرة السلمی۔

ترجمہ:...... حضرت ابوامامہؓ اور کچھ صحابہؓ نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ: جو کوئی مسلمان کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا تو یہ اس کے لیے دوزخ سے چھٹکارا ہوگا اور اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو دوزخ کی آگ سے نجات ہوگی، اور جو کوئی مسلمان دو مسلمان باندیوں کو آزاد کردے گا تو یہ دونوں اس کے لیے دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہوں گی ان کے ہر عضو کے بدلہ اس کا ہر عضو دوزخ سے نجات پالے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، احمد، ابوداؤد)

(۳/ ۱۶۱۲) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَإِذَا نَفَرٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالُوْا: إِنَّ صَاحِبَنَا قَدْ أَوْجَبَ، فَقَالَ: أَعْتِقُوْا عَنْهُ رَقَبَةً يُعْتِقِ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ. رواه ابوداؤد وابن حبان في صحيحه، والحاكم وقال: صحيح على شرطهما۔

ترجمہ:...... حضرت واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں تھا تو قبیلہ بنو سلیم کے کچھ لوگ (نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے) اور عرض کیا کہ ہمارے ساتھی نے کوئی گناہ کر کے اپنے اوپر دوزخ کو واجب کرلیا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے اس ساتھی کی طرف سے کوئی غلام آزاد کردو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے اس کے ہر عضو کو دوزخ سے آزاد کردے گا۔

(ابوداؤد، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۴/ ۱۶۱۳) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ؟ قَالَ: إِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ، أَعْتِقِ النَّسَمَةَ،

وَفُكَّ الرَّقَبَةَ. قَالَ: أَلَيْسَتَا وَاحِدَةً؟ قَالَ: لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تَنْفَرِدَ بِعِتْقِهَا، وَفَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعْطِيَ فِي ثَمَنِهَا، وَالْمِنْحَةُ وَالْوَكُوفُ وَالْفَيْءُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْقَاطِعِ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ، فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ، وَاسْقِ الظَّمْآنَ، وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، فَإِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ إِلَّا عَنْ خَيْرٍ

رواه احمد، وابن حبان فی صحیحه واللفظ له والبیهقی وغیره

ترجمہ:...... حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی (دیہات کا رہنے والا شخص) نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیں کہ جس سے جنت میں داخل ہو جاؤں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے بہت لمبی چوڑی بات کے بارے میں سوال کیا غلام کو آزاد کرو اور غلام کی گردن چھڑواؤ، اس نے عرض کیا: کیا دونوں باتیں ایک نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ پہلی بات کا مطلب یہ ہے کہ تم خود اکیلے تنہا پورے غلام کو آزاد کردو اور دوسری بات کا مطلب یہ ہے کہ (تم پورا غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تو) اس کی آزادی میں کچھ قیمت دے کر (مدد کر دو) اور دودھ والی اونٹنی یا بکری کسی کو دے دو (تاکہ وہ اس کے دودھ سے فائدہ اٹھائے اور جب دودھ ختم ہو جائے تو تم کو واپس کر دے) اور وہ رشتہ دار جو تم سے توڑے تم اس پر احسان کرو (ہدیہ وغیرہ دو) اگر اس کی طاقت نہیں رکھتے تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو پانی پلاؤ اور بھلائیوں کا حکم کرو اور برائیوں سے روکو۔ اگر اس کی (بھی) طاقت نہیں رکھتے تو اپنی زبان کو روکے رکھو، خیر کی بات کے سوا کچھ زبان سے نہ نکالو۔ (احمد، صحیح ابن حبان، بیہقی)

(۱۰/ ۱۶۱۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِي يَوْمٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً، وَصَامَ يَوْمًا، وَرَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ، وَأَعْتَقَ رَقَبَةً.

رواه ابن حبان فی صحیحه

ترجمہ:...... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ عمل وہ ہیں جو ان کو کسی ایک دن میں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت والوں میں لکھ دے گا۔ جو بیمار کی عیادت کرے اور جنازہ میں شرکت کرے اور ایک دن روزہ رکھے اور جمعہ (پڑھنے) جائے اور غلام کو آزاد کرے۔ (صحیح ابن حبان)

# كِتَابُ النِّكَاحِ / نکاح کا بیان

## نامحرم کے سامنے نگاہ جھکانے کی ترغیب اور نگاہ کی حفاظت نہ کرنے اور اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی کرنے پر اور اس کو ہاتھ لگانے پر وعید

(۱ / ۱۶۱۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ: اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مَسْمُوْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيْسَ، مَنْ تَرَكَهَا مِنْ مَخَافَتِيْ أَبْدَلْتُهُ إِيْمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِيْ قَلْبِهٖ. رواه الطبراني والحاكم من حديث حذيفة وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کا ارشاد سنایا کہ نگاہ ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے جو میرے خوف اور ڈر سے (اجنبی عورت کو) دیکھنے سے باز رہے گا میں اس کے اس عمل کے بدلہ ایسا ایمان عطا کروں گا کہ جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔ (طبرانی، حاکم)

(۲ / ۱۶۱۶) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا تَرٰى أَعْيُنُهُمُ النَّارَ: عَيْنٌ حَرَسَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَعَيْنٌ كَفَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللهِ. رواه الطبراني۔

ترجمہ:...... حضرت معاویہ بن حیدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص وہ ہیں جن کی آنکھیں جہنم کی آگ نہیں دیکھیں گی (یعنی جہنم کی آگ ان کو نہیں چھوئے گی) ایک وہ آنکھ جو اللہ کے راستہ میں پہرہ کے لیے جاگی ہو اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو، تیسری وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے رکی ہو۔ (طبرانی)

(۳ / ۱۶۱۷) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اُصْدُقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَأَوْفُوْا إِذَا وَعَدْتُمْ، وَأَدُّوا الْأَمَانَةَ إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا أَيْدِيَكُمْ. رواه احمد، وابن حبان في صحيحه، والحاكم۔

ترجمہ:...... حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تم کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ (۱) جب بات کرو تو سچ بولو، (۲) جب وعدہ کرو تو پورا کرو، (۳) جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو امانت ادا کرو، (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، (۵) اپنی نگاہوں کو (نامحرم عورتوں کے سامنے) جھکاؤ، (۶) اپنے ہاتھوں کو (کسی کو تکلیف دینے، چوری، ظلم وغیرہ سے) بچائے رکھو۔ (احمد، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۴ / ۱۶۱۸) ورواه الترمذي، وابوداؤد من حديث بريدة قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّمَا لَكَ الْأُوْلٰى، وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ۔

ترجمہ:...... حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو ارشاد فرمایا: اے علی! نظر پڑنے کے بعد پھر نظر نہ ڈالو (یعنی اگر کسی عورت پر اچانک نظر پڑ جائے تو پھر اس کے بعد دوبارہ اس کی طرف نہ دیکھو) کیوں کہ تمہارے لیے پہلی نظر تو جائز ہے (جب کہ اس میں قصد وارادے کو قطعاً دخل نہ ہو) مگر دوسری نظر جائز نہیں ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

(۵ / ۱۶۱۹) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبُهُ مِنَ الزِّنَا،

فَهُوَ مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ. اَلْعَيْنَانِ: زِنَا هُمَا النَّظَرُ، وَالْأُذُنَانِ: زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ، وَاللِّسَانُ: زِنَاهُ الْكَلَامُ، وَالْيَدُ: زِنَا هَا الْبَطْشُ، وَالرِّجْلُ: زِنَا هَا الْخُطٰى، وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ، أَوْ يُكَذِّبُهُ. رواہ مسلم والبخاری باختصار، وابوداؤد والنسائی۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کے ذمہ پر جو زنا کا حصہ مقرر فرمادیا ہے وہ ضرور اس کو عمل کررہے گا فعل زنا میں آنکھ کا حصہ تو دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا ان سے وہ باتیں سننا ہے (جو فعل زنا کے اسباب ہوں) اور زبان کا حصہ یہ ہے کہ اس سے وہ باتیں کی جائیں (جو فعل زنا کے لیے مقدمات اور اسباب ہوں) اور ہاتھ کا زنا (نامحرم عورت کو) پکڑنا ہے اور پیر کا زنا (اس کی طرف) چل کر جانا ہے اور دل کا حصہ یہ ہے کہ اس کی تمنا اور خواہش کرے (لیکن فعل زنا کا تحقق اور اس کا ابطلان دراصل فرج یعنی شرم گاہ پر موقوف ہے) شرمگاہ اس کی تصدیق کرے یا تکذیب کرے۔ (مسلم، بخاری، ابوداؤد، نسائی)

فائدہ: یعنی اگر فرج سے زنا کا صدور ہوگیا تو آنکھ زبان دل سب کا زانی ہونا محقق ہوگیا اور باوجود تمام ذرائع واسباب صرف فعل فرج کا تحقق نہ ہوا بلکہ زنا سے توبہ اور اجتناب نصیب ہوگیا تو اب تمام وسائل زنا جو کہ فی نفسہ مباح تھے صرف زنا کی تبعیت کی وجہ سے گناہ قرار دیے گئے تھے وہ سب کے سب مغفرت کے لائق ہوگئے یعنی ان کا زنا ہونا باطل ہوگیا اور گویا ان کا قلب ماہیت ہو کر بجائے زنا عبادت بن گئی کیوں کہ فی نفسہ تو وہ افعال نہ معصیت تھے نہ عبادت بلکہ مباح تھے صرف اس وجہ سے کہ وہ زنا کے لیے وسیلہ بنتے تھے معصیت میں داخل ہوگئے تھے جب زنا کے لیے وسیلہ نہ رہے بلکہ اب زنا ہی معدوم ہوگیا تو اب ان کے وسائل کا زنا میں شمار ہونا اور ان کو معصیت قرار دینا انصاف کے صریح خلاف ہے مثلاً ایک شخص مسجد میں پہنچا چوری کے خیال سے مگر وہ جا کر عین موقع پر چوری سے توبہ کی اور رات بھر اللہ کے واسطے نماز پڑھتا رہا تو ظاہر ہے کہ جو یہ چلنا چوری کا ذریعہ نظر آتا تھا وہ اب توبہ اور نماز کا ذریعہ ہوگیا۔

(۹/ ۱۹۳۰) وَعَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ. فَقَالَ: اِصْرِفْ بَصَرَكَ، رواہ مسلم، وابوداؤد والترمذی۔

ترجمہ: حضرت جریرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں دریافت کیا: (یعنی یہ کہ اگر اچانک کسی نامحرم عورت پر یا کسی کے ستر پر نظر پڑ جائے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟) تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ ادھر سے اپنی نگاہ پھیر لوں۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ: انسان کی معاشرتی زندگی میں ستر اور پردے کے مسئلہ کی بھی خاص اہمیت ہے اور یہ ان خصائل میں سے ہے جن میں انسان دوسرے حیوانات سے ممتاز ہے، خالق کائنات نے دوسرے حیوانات میں حیا اور شرم کا وہ مادہ نہیں رکھا جو انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے اس لیے حیوانات اپنے جسم کے کسی حصے کو اور اپنے کسی فعل کو چھپانے کی کوشش نہیں کرتے جو انسان کرتا ہے اور جس کے لیے وہ اپنی فطرت سے مجبور ہے۔ بہرحال ستر اور پردہ وصولی درجہ میں انسانی فطرت کا تقاضا ہے اسی لیے تمام اقوال وملل اپنے عقائد ونظریات اور رسوم وعادات کے بہت سے اختلافات کے باوجود بنیادی طور پر اس پر متفق ہیں کہ آدمی کو دوسرے حیوانات کی طرف ننگ دھڑنگ نہیں رہنا چاہیے، اسی طرح یہ بات بھی تمام انسانی گروہوں کے مسلمات بلکہ معمولات میں ہے کہ اس بارے میں عورت کا درجہ مرد سے بھی بلند ہے، گویا جس طرح ستر اور پردے کے بارے میں انسانوں کو عام حیوانات کے مقابلے میں امتیاز وتفوق ہے اسی طرح اس معاملہ میں عورت کو مرد کے مقابلے میں فوقیت اور برتری حاصل ہے، کیوں کہ اس کی جسمانی ساخت ایسی ہے کہ اس میں جنسی کشش جو بہت سے فتنوں کا ذریعہ بن سکتی ہے مردوں سے کہیں زیادہ ہے، اسی لیے ان کے پیدا کرنے والے نے ان میں حیا کا جذبہ بھی مردوں سے زیادہ رکھا ہے۔ بہرحال اولاد آدم کے لیے ستر اور پردہ بنیادی طور پر ان کی فطرت کا تقاضا اور پوری انسانی دنیا کے مسلمات میں سے ہے۔

پھر جس طرح انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں ہدایت کی تکمیل اللہ کے آخری نبی سیدنا حضرت محمد ﷺ کے ذریعہ ہوئی، اسی طرح اس شعبہ میں بھی جو ہدایات آپ نے دیں وہ بلاشبہ اس شعبہ کی تکمیلی ہدایات ہیں۔

اس باب میں اصولی اور بنیادی احکام تو آپ کی لائی ہوئی کتاب ہدایت قرآن مجید ہی میں دے دیے گئے ہیں۔ سورۂ اعراف کے شروع ہی میں جہاں حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق اور انسانی دنیا کے آغاز کا ذکر ہے فرمایا گیا ہے: ''نسل آدم کو ستر چھپانے کی ہدایت اسی ابتدائی دور میں دے دی گئی تھی اور آگاہ کر دیا گیا تھا کہ اس بارے میں تم شیطان کے اغوا کا شکار نہ ہو جانا، وہ تمہیں انسانیت کی بلند سطح سے گرا کر جانوروں کی طرح ننگا اور بے پردہ کرنے کی کوشش کرے گا'' پھر سورۂ نور اور سورۂ احزاب میں خاص کر عورتوں کے پردے کے بارے میں احکام دیے گئے۔ مثلاً یہ کہ ان کی اصل جگہ اپنا گھر ہے لہٰذا بے ضرورت سیر سپاٹے یا اپنی نمائش کے لیے گھروں سے باہر نہ گھومیں، اور اگر ضرورت سے نکلیں (جس کی اجازت ہے) تو پورے پردے والا لباس پہن اوڑھ کر نکلیں، اور گھروں میں شوہر کے علاوہ گھر کے دوسرے لوگوں یا آنے جانے والے عزیزوں قریبوں کے سامنے لباس اور پردے کے بارے میں ان حدود کی پابندی کریں، اور مردوں کو چاہیے کہ اپنے اہل قرابت یا دیگر اہل تعلق کے گھروں کو اچانک بلا اطلاع اور اجازت کے نہ جائیں، نیز مرد عورتوں کو اور عورتیں مردوں کو دیکھنے تاکنے کی کوشش نہ کریں بلکہ سامنا ہو جائے تو نگاہیں نیچی کرلیں۔

اللہ تعالیٰ نے جن کو عقل سلیم دی ہے اور ان کی فطرت مسخ نہیں ہوئی ہے وہ اگر غور کریں گے تو ان شاء اللہ انہیں اس میں شبہ نہ ہوگا کہ یہ احکام انسان کے جذبۂ حیا کے فطری تقاضوں کی تکمیل بھی کرتے ہیں اور ان سے ان شیطانی اور شہوانی فتنوں کا دروازہ بھی بند ہو جاتا ہے جو زندگی کو گندہ اور اخلاق کو برباد کرتے ہیں اور کبھی کبھی بڑے شرمناک اور گھناؤنے نتائج کا باعث بن جاتے ہیں۔ (از معارف الحدیث ج ۶)

(۱۰/ ۱۶۲۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِثْمُ حَوَّازُ الْقُلُوْبِ، وَمَا مِنْ نَظْرَةٍ إِلَّا وَلِلشَّيْطَانِ فِيْهَا مَطْمَعٌ. رواه البيهقي وغيره۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گناہ ہر وہ چیز ہے جو دل میں الم اور کھٹک پہنچانے والی ہو (یعنی جس کے ارتکاب سے سینے میں چبھن پیدا ہو یا جس کے بارے میں کھٹک ہو) اور انسان کی ہر نگاہ کے بارے میں شیطان کو لالچ ہوتی ہے (یعنی اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کو ناجائز چیز کی طرف پھیر دے)۔ (بیہقی وغیرہ)

(۱۲/ ۱۶۲۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ صَبَاحٍ إِلَّا وَمَلَكَانِ يُنَادِيَانِ: وَيْلٌ لِلرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ، وَوَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ۔ رواه ابن ماجه، والحاكم وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزانہ ہر صبح کو دو فرشتے ندا دیتے ہیں کہ ہلاکت اور بربادی ہے مردوں کے لیے عورتوں سے اور عورتوں کے لیے مردوں سے (یعنی مرد ہلاک ہوتے ہیں عورتوں کی طرف سے آنے والی برائیوں اور فتنوں سے ایسے ہی عورتیں مردوں کی طرف سے آنے والی برائیوں اور فتنوں سے)۔ (ابن ماجہ، حاکم)

(۱۳/ ۱۶۲۳) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔ رواه البخاري ومسلم والترمذي۔

ترجمہ:...... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اجنبی) عورتوں کے نزدیک جانے سے پرہیز کرو (جب کہ وہ تنہائی میں ہوں) ایک شخص نے (یہ سن کر) عرض کیا کہ یا رسول اللہ! حمو (یعنی شوہر کے قرابت دار) کے بارہ میں آپ کا کیا حکم ہے؟ (کیا ان کے لیے بھی یہ ممانعت ہے؟) آپ نے فرمایا: ''حمو'' تو موت ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

فائدہ:...... ''حمو'' شوہر کے قرابت داروں کو کہتے ہیں جیسے بھائی (یعنی عورت کا دیور) وغیرہ، یہاں شوہر کا باپ اور شوہر کا بیٹا ''حمو'' میں داخل نہیں ہے۔
''حمو تو موت ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح موت انسان کی ظاہری اور دنیوی زندگی کو ہلاک کر دیتی ہے اس طرح ''حمو'' کا تنہائی میں غیر محرم کے پاس جانا اس کی دینی اور اخلاقی زندگی کو ہلاکت وتباہی کے راستہ پر ڈال دیتا ہے، کیوں کہ عام طور پر لوگ غیر محرم عورتوں کے ساتھ ''حمو'' کے خلط ملط کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اس لیے ان عورتوں کے پاس ہر وقت آتے جاتے رہتے ہیں اور ان کے ساتھ بے محابا نشست و برخواست رکھنے کی وجہ سے ان کا کسی برائی میں مبتلا ہو جانا زیادہ مشکل نہیں رہتا اس کی وجہ سے فتنے سر اٹھاتے ہیں، اور نفس برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔
یہ جملہ ''الحمو الموت'' (یعنی حمو تو موت ہے) میں لفظ ''موت'' کا ذکر دراصل اس محاورہ کی بنیاد پر ہے جو اہل عرب کے ہاں عام طور پر کسی خطرناک چیز سے خوف دلانے کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ اہل عرب کہہ دیا کرتے ہیں کہ شیر مرگ ہے یا بادشاہ آگ ہے، چنانچہ ان جملوں کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ شیر کے قریب جانا موت کی آغوش میں چلا جانا ہے، یا بادشاہ کے قربت آگ کی قربت کی مانند ہے لہٰذا ان سے بچنا چاہیے۔ (از مظاہر حق)

(۱۵/ ۱۹۲۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَخْلُوَنَّ أَحَدُكُمْ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ۔ رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ جائے ہاں البتہ اگر محرم عورت کے پاس جائے تو مضائقہ نہیں۔ (بخاری، مسلم)

(۱۶/ ۱۹۲۵) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ يُطْعَنَ فِي رَأْسِ أَحَدِكُمْ بِمِخْيَطٍ مِنْ حَدِيْدٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمَسَّ امْرَأَةً لَا تَحِلُّ لَهُ۔ رواه الطبراني والبيهقي۔

ترجمہ:...... حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کسی اجنبی عورت کو چھوئے (ہاتھ لگائے) اس سے بہتر ہے کہ کسی کے سر میں لوہے کی سوئی ڈال دی جائے۔ (طبرانی، بیہقی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ کسی کے سر میں لوہے کی سوئی ڈالنے میں جو تکلیف ہوتی ہے اس سے سخت عذاب اجنبی عورت کو چھونے میں ہوگا۔

## نکاح کرنے کی ترغیب

علماء فقہ کی اصطلاح میں ''نکاح'' اس خاص عقد و معاہدہ کا نام ہے جو مرد و عورت کے درمیان ہوتا ہے اور جس سے دونوں کے درمیان زوجیت کا تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔

## نکاح کی اہمیت

رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے قبل زمانہ جاہلیت میں عربوں میں مرد و عورت کے باہمی تعلق اور اولاد سے متعلق کئی طریقے اور ضابطے رائج تھے، ان میں سے بعض نہایت گندے اور شرمناک تھے، ایک طریقہ اصولی طور پر صحیح اور شریفانہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی اصلاح فرما کر بس اسی کو باقی رکھا اور سب طریقے یکسر ختم فرما دیے اور ان کو سنگین گناہ اور جرم قرار دیا۔
نکاح کی اہمیت اور اس کی بنیادی ضرورت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے شریعت محمدی تک کوئی ایسی شریعت نہیں گزری ہے جو نکاح سے خالی رہی ہو اسی لیے علماء لکھتے ہیں کہ ایسی کوئی عبادت نہیں ہے جو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک مشروع ہو اور جنت میں بھی باقی رہے، سوائے نکاح اور ایمان کے، اور ہر شریعت میں مرد و عورت کا اجتماع ایک خاص معاہدہ کے تحت

مشروع رہا ہے اور بغیر اس معاہدہ کے مرد وعورت کا باہمی اجتماع کسی بھی شریعت و مذہب میں جائز قرار نہیں دیا، ہاں البتہ اس معاہدہ کی صورتیں مختلف رہی ہیں اور اس کے شرائط واحکام میں تغیر وتبدل ہوتا رہا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے اپنے طرز عمل اور ارشادات سے نکاح وشادی کا جو عمومی طریقہ مقرر فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ مرد عورت کی طرف سے عورت کے اولیاء اور سرپرستوں کو پیام دیا جائے اور رشتہ کی طلب واستدعا کی جائے، وہ اگر رشتہ کو مناسب اور قرین مصلحت سمجھیں تو عورت کے عاقلہ بالغہ اور صاحب رائے ہونے کی صورت میں اس کی مرضی معلوم کر کے اور کم سن ہونے کی صورت میں اپنی مخلصانہ اور خیر خواہانہ صوابدید کے مطابق رشتہ منظور کرلیں اور نکاح کردیں، اور ظاہر ہے کہ یہی طریقہ فطرت وحکمت کے عین مطابق ہے۔

نکاح کی جہاں سب سے بڑا عمومی فائدہ نسل انسانی کی بقاء اور باہم توالد وتناسل کا جاری رہنا ہے وہیں اس میں کچھ مخصوص فائدے اور بھی ہیں مثلاً:

① ...... نکاح کر لینے سے انسان کو خانہ داری کا آرام اور سکون ملتا ہے، گھریلو زندگی میں سکون واطمینان کی دولت نصیب ہوتی ہے اور گھریلو زندگی کے اس اطمینان وسکون سے حیات انسانی کو فکر وعمل سے ہر موڑ پر سہارا ملتا ہے جس کو اللہ نے اس آیت میں ذکر فرمایا:

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً [الروم:۲۱]

(اور اس کی قدرت کی نشانیوں میں سے یہ کہ بنا دیے تم کو تمہاری قسم سے جوڑے، کہ چین پکڑو ان کے پاس، اور رکھا تمہارے بیچ پیار اور مہر)۔

② ...... نکاح ہی کے ذریعہ صالح ونیک بخت اولاد پیدا ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی شخص کی زندگی کا سب سے گراں سرمایہ اس کی صالح اور نیک اولاد ہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ نہ صرف دنیا میں سکون واطمینان اور عزت ونیک نامی کی دولت حاصل کرتا ہے بلکہ اخروی طور پر بھی فلاح وسعادت کا حصہ دار بنتا ہے، خاص طور پر جب کہ اولاد نیک اور صالح ہونے کے ساتھ حافظ قرآن اور عالم باعمل اور دین کی داعی اور مبلغ بھی ہو۔

③ ...... نکاح کر لینے سے انسان کئی گناہ مثلاً بدنظری، زنا وغیرہ کے گناہ سے بچ جاتا ہے اس لیے کہ نکاح کر لینے سے جنسی ہیجان کم ہو جاتا ہے، یہ جنسی ہیجان انسان کی اخلاقی زندگی کا ایک ہلاکت خیز مرحلہ ہوتا ہے جو اپنے سکون کے خاطر مذہب واخلاق ہی کی نہیں شرافت وانسانیت کی بھی ساری پابندیاں توڑ ڈالنے سے گریز نہیں کرتا مگر جب اس کو جائز ذرائع سے سکون مل جاتا ہے تو پھر یہ پابند اعتدال ہو جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ جائز ذریعہ صرف نکاح ہی ہو سکتا ہے اس لیے مندرجہ ذیل احادیث میں نکاح کی ترغیب ہے۔

(۱/ ۱۹۳۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔ رواه البخاری ومسلم واللفظ لهما، وابوداؤد والترمذی والنسائی۔

ترجمہ: ...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص نکاح کے لوازمات (یعنی بیوی بچوں کا نفقہ اور مہر ادا کرنے) کی استطاعت رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرلے، کیوں کہ نکاح کرنا نظر کو بہت چھپاتا ہے اور شرم گاہ کو بہت محفوظ رکھتا ہے (یعنی نکاح کر لینے سے اجنبی عورت کی طرف نظر مائل نہیں ہوتی اور انسان حرام کاری سے بچتا ہے) اور جو شخص نکاح کے (لوازمات کی) استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ روزے رکھے کیوں کہ روزہ رکھنا اس کے لیے خصی کرنے کا (یعنی جنسی ہیجان کے کم ہونے کا) فائدہ دے گا۔ (بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی)

فائدہ: ...... اس خطاب عام کے ذریعہ نبی کریم ﷺ نے جوانوں کو نکاح کی ترغیب دلاتے ہوئے نکاح کے دو بڑے فائدے ظاہر فرمائے

ہیں ایک تو یہ کہ انسان نکاح کرنے سے اجنبی عورتوں کی طرف نظر بازی سے بچتا ہے دوسری یہ کہ حرام کاری سے محفوظ رہتا ہے۔

جوانی کی حد:...... حدیث بالا میں جوانوں کو شادی کی ترغیب دی ہے انسان بالغ ہونے کے بعد جوان کہلاتا ہے، لیکن جوانی کی حد کیا ہے؟ اس میں اختلاف ہے، امام شافعیؒ کے نزدیک جوانی کی حد تیس برس کی عمر تک جوان کہلانے کا مستحق رہتا ہے۔

(۳/ ۱۶۲۷) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ: الْحِنَّاءُ وَالتَّعَطُّرُ، وَالسِّوَاكُ، وَالنِّكَاحُ، وَقَالَ بعض الرواة، الحياء بالياء، رواه الترمذي، وقال: حديث حسن غريب۔

ترجمہ:...... حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہیں: (۱) مہندی لگانا، (۲) خوشبو لگانا، (۳) مسواک کرنا، (۴) نکاح کرنا۔ بعض روایات میں پہلی چیز حیا کا ذکر ہے۔ (ترمذی)

(۴/ ۱۶۲۸) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِهَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ، رواه مسلم والنسائي وابن ماجه۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا ایک متاع ہے اور دنیا کی بہترین متاع نیک بخت عورت ہے۔ (مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... "متاع" کے معنی ہیں "وہ چیز جس سے تھوڑا سا فائدہ اٹھایا جائے پھر فنا ہو جائے" لہٰذا پوری دنیا کو ایک متاع کہنے کا مطلب یہ ہے کہ پوری دنیا ایک ایسی چیز ہے جس کا فائدہ قلیل المدت ہے اور جس کا نفع جلد ہی فنا ہو جانے والا ہے، اس طرح "دنیا کی بہترین متاع نیک بخت عورت ہے" کا مطلب یہ ہوگا کہ اس دنیا میں جن چیزوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں ان میں کی بہترین چیز نیک بخت عورت ہے کیوں کہ نیک بخت آخرت کے کاموں میں بہت مددگار اور مفید ثابت ہوتی ہے۔

(۵/ ۱۶۲۹) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَمِنْ خَيْرِ مَتَاعِهَا اِمْرَأَةٌ تُعِيْنُ زَوْجَهَا عَلَى الْآخِرَةِ، مِسْكِيْنٌ مِسْكِيْنٌ رَجُلٌ لَا امْرَأَةَ لَهُ، مِسْكِيْنَةٌ مِسْكِيْنَةٌ امْرَأَةٌ لَا زَوْجَ لَهَا، ذكره رزين۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا ایک متاع ہے اور اس کی بہترین متاع وہ عورت ہے جو اپنے شوہر کی آخرت کے کاموں میں معین و مددگار ہو (اعمال صالحہ جو آخرت میں کام آئیں گے ان کے بارے میں مدد کرتی ہو ترغیب دیتی ہو) مسکین ہے (پھر) مسکین ہے وہ شخص جس کی کوئی بیوی نہ ہو۔ مسکینہ ہے (پھر) مسکینہ ہے وہ عورت جس کا کوئی شوہر نہ ہو۔ (رزین)

(۶/ ۱۶۳۰) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ، إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ، وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ، رواه ابن ماجه۔

ترجمہ:...... حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن بندہ اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے بعد سے بہتر چیز جس سے فائدہ اٹھاتا ہے وہ نیک بخت بیوی ہے، ایسی بیوی کی خصوصیت یہ ہے کہ اگر (شوہر) اس کو کوئی حکم کرتا ہے تو وہ اس کی تعمیل کرتی ہے، جب وہ اس کی طرف دیکھتا ہے تو وہ (اپنے حسن اور پاکیزگی اور اپنی خوش سلیقگی و پاک سیرتی سے) اس کا دل خوش کرتی ہے، جب وہ اس کو قسم دیتا ہے تو وہ اس قسم کو پورا کرتی ہے اور جب اس کا خاوند موجود نہیں ہوتا تو وہ اپنے نفس اور مال کے بارہ میں (یہ) خیر خواہی کرتی ہے (کہ اس کو ضائع اور خراب ہونے سے بچاتی ہے اور اس میں کوئی خیانت نہیں کرتی)۔ (سنن ابن ماجہ)

فائدہ:...... تقویٰ سب سے بہترین وہ سرمایہ ہے جس سے دنیاو آخرت میں مؤمن فائدہ اٹھاتا ہے اور تقویٰ سے مراد اللہ کے تمام احکامات کی بجا آوری اور تمام ممنوعات سے اجتناب کرنا، اس کو تقویٰ کے بعد سب سے بہتر چیز جو حدیث بالا میں بتائی وہ نیک سیرت بیوی ہے ''وہ اس کی تعمیل کرتی ہے'' کا تعلق ان چیزوں سے ہے جو گناہ و معصیت کا باعث نہیں ہوتیں یعنی وہ اپنے شوہر کی انہی باتوں اور انہی احکام کی تعمیل کرتی ہے جو شریعت کے خلاف اور اللہ کی ناراضگی کا باعث نہیں ہوتے۔ یہ قید اس لیے لگائی گئی ہے کہ شریعت کا یہ حکم ہے کہ مخلوق (یعنی کسی شخص) کا کوئی بھی ایسا حکم تعمیل نہ کرنا چاہیے جو خالق کی نافرمانی سے متعلق ہو۔

''وہ اس کی قسم کو پورا کرتی ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش و مرضی اپنے شوہر کی خواہش و مرضی کو مقدم رکھتی ہے مثلاً جب اس کا شوہر اس کو کسی ایسے کام کے کرنے کی قسم دیتا ہے جو اس کی خواہش کے خلاف ہوتا ہے تو اپنی خواہش کے خلاف ہوتا ہے تو اپنی خواہش کو چھوڑ کر وہ اپنے شوہر کی قسم و مرضی کے مطابق وہی کام کرتی ہے۔

(۷/ ۱۲۳۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ مَنْ أُعْطِيَهُنَّ، فَقَدْ أُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: قَلْبًا شَاكِرًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَبَدَنًا عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرًا، وَزَوْجَةً لَا تَبْغِيهِ حَوْبًا فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ: رواه الطبرانی فی الکبیر والا وسط، واسناد احدھما جید۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو چار چیزیں مل گئیں اس کو دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی مل گئی: ① شکر کرنے والا دل، ② ذکر کرنے والی زبان، ③ مصیبت پر صبر کرنے والا بدن، ④ وہ بیوی جو اپنے نفس اور شوہر کے مال کے بارے میں کسی قسم کی خیانت و گناہ نہ کرتی ہو۔ (طبرانی فی الکبیر والاوسط)

(۸/ ۱۲۳۲) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ (التوبة:۳۴) قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: أُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ؟ فَقَالَ: أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ، وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيمَانِهِ۔ رواه ابن ماجه، والترمذی وقال: حدیث حسن۔

ترجمہ:...... حضرت ثوبان ؓ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ) جو لوگ سونا و چاندی ذخیرہ کرتے ہیں (اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اس آیت میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید ہے) نازل ہوئی تو ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے بعض صحابہ نے دریافت کیا کہ اس آیت میں سونے و چاندی کے ذخیرہ کرنے کے بارہ میں (جبکہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے وعید ہے) اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ سب سے بہتر مال کیا ہے تو ہم اس کو ذخیرہ کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے بہتر مال ذکر کرنے والی زبان اور شکر کرنے والا دل اور ایسی ایمان والی بیوی جو شوہر کی ایمان (کے تقاضوں کے پورا کرنے میں) مددگار ہو۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

(۹/ ۱۲۳۳) وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَةٌ: وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ ثَلَاثَةٌ: مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ: الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكَنُ الصَّالِحُ، الْمَرْكَبُ الصَّالِحُ. وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ: الْمَرْأَةُ السُّوءُ، وَالْمَسْكَنُ السُّوءُ، وَالْمَرْكَبُ السُّوءُ۔ رواه احمد باسناد صحيح و الطبرانی البزار و الحاکم و ابن حبان فی صحیحه، الا انه قال: أَرْبَعٌ مِنَ السَّعَادَةِ، الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ، وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيءُ، وَأَرْبَعٌ مِنَ الشَّقَاءِ: الْجَارُ السُّوءُ، وَالْمَرْأَةُ السُّوءُ، وَالْمَرْكَبُ السُّوءُ، وَالْمَسْكَنُ الضَّيِّقُ۔

ترجمہ:...... حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی سعادت اور خوش بختی کی تین چیزیں ہیں اور شقاوت و بدبختی کی تین چیزیں ہیں خوش بختی اور سعادت کی تین چیزیں یہ ہیں: ① نیک بخت عورت، ② صاف ستھرا گھر، ③ اچھی سواری۔ اور انسان کی شقاوت و بدبختی کی تین چیزیں یہ ہیں: ① بدمزاج و بری عورت، ② برا گھر (جو صاف ستھرا بھی نہ ہو اور نہ کشادہ ہو) ③ بری سواری۔ (احمد، طبرانی، بزار، حاکم)

ابن حبان کی روایت ہے کہ چار چیزیں انسان کی سعادت و خوش بختی کی ہیں:

① نیک بخت عورت، ② کشادہ گھر، ③ نیک اور بھلا پڑوسی، ④ خوشگوار سواری اور چار چیزیں شقاوت و بدبختی کی ہیں: ① برا پڑوسی (جو تکلیف دے)، ② بری عورت (جو ادب وحیا میں کم ہو اور گالی گلوچ کرنے والی ہو)، ③ بری سواری، ④ تنگ گھر۔

فائدہ:...... بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ ارشاد گرامی سے مقصود دراصل امت کو تعلیم دینی ہے کہ اگر کسی کے پاس ایسا مکان ہو جس میں رہنا وہ ناپسند کرتا ہو یا کسی کی ایسی بیوی ہو جو بدمزاج، زبان دراز، تندخو ہو جس کے ساتھ صحبت و مباشرت اسے ناگوار ہو، یا کسی کے پاس ایسی سواری ہو جو کام کے وقت کام نہ آتی ہو تو ان صورتوں میں یہ چیزیں چھوڑ دینی چاہئیں۔

(۱۱/ ۱۹۳۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَزَقَهُ اللّٰهُ امْرَأَةً صَالِحَةً، فَقَدْ أَعَانَهُ عَلٰى شَطْرِ دِيْنِهِ، فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي الشَّطْرِ الْبَاقِيْ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط والحاکم، ومن طریقہ للبیہقی۔

وقال الحاکم صحیح الإسناد وفی روایۃ البیہقی، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إذا تزوج العبد فقد استکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف الباقی

ترجمہ:...... حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ نیک بخت عورت نصیب کرے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو آدھے دین کی بارے میں مدد اور اعانت کردی (اب) اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے باقی آدھے دین کے بارے میں ڈرتا رہے (اور اس میں تقویٰ کے ساتھ اور حکموں کی بجا آوری کے ساتھ رہے)۔ (طبرانی، بیہقی، حاکم)

اور بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندہ نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین پورا کرلیا، اب اسے چاہیے کہ باقی آدھے کے بارے میں اللہ سے ڈرے۔

فائدہ:...... آدمی کے جسم میں دو چیزیں ایسی ہیں جو عام طور پر دین میں فساد اور نقصان کا سبب بنتی ہیں ایک شرمگاہ اور دوسرا پیٹ۔ لہٰذا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی شخص نے نکاح کر کے شرم گاہ کے فتنہ و فساد سے نجات پالی تو اب اسے چاہیے کہ پیٹ کے فتنہ و فساد کو دور کرنے کے بارہ میں اللہ سے ڈرتا رہے یعنی حلال کمائی، حلال رزق ہی کے ذریعہ اپنا اور اپنے اہل وعیال کا پیٹ بھرے تاکہ دین کی بھلائی پوری حاصل ہو۔

(۱۲/ ۱۹۳۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ، اَلْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَالْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ، وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ۔

رواہ الترمذی واللفظ لہ، وقال: حدیث حسن صحیح، وابن حبان لہ فی صحیحہ، والحاکم وقال: صحیح علی شرط مسلم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین قسم کے لوگ وہ ہیں جن کی مدد اللہ نے اپنے ذمہ لے رکھی ہے: ① اللہ کی راہ کا مجاہد، ② وہ غلام جس کو اس کے آقا نے کچھ مقرر پیسے ادا کر کے آزاد کرنے کا کہہ دیا ہو اور وہ ان پیسوں کی ادائیگی چاہتا ہو (تاکہ آزاد ہو جائے) اللہ تعالیٰ ادائیگی رقم میں اس کی مدد کرتا ہے، ③ وہ شخص جو نکاح کر کے پاکدامنی اور عفت چاہتا ہو (اللہ تعالیٰ شادی کرنے میں اس کی مدد کرتا ہے)۔ (ترمذی، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۳/ ۱۹۳۶) وَعَنْ أَبِي نُجَيْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ مُوْسِرًا لِأَنْ يَنْكِحَ، ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْ فَلَيْسَ مِنِّيْ، رواه الطبراني بإسناد حسن والبيهقي۔

ترجمہ:...... حضرت ابونجیح ؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص نکاح کی قدرت رکھتا ہو (مال بھی قدرت بھی ہو) اس کے باوجود نکاح نہ کرے وہ میرے طریقہ اور سنت پر نہیں ہے۔ (طبرانی، بیہقی)

(۱۴/ ۱۹۳۷) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَهْطٌ إِلٰى بُيُوْتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوْا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا، فَقَالُوْا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّيْ أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ أَبَدًا، وَقَالَ آخَرُ: وَأَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا، فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: أَنْتُمُ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا كَذَا؟ أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّيْ: أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّيْ، وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ، فَلَيْسَ مِنِّيْ، رواه البخاري، واللفظ له ومسلم وغيرهما۔

ترجمہ:...... حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات ؓ کے گھر حضور کی عبادت کے متعلق پوچھنے کی غرض سے آئے جب ازواج مطہرات نے ان کو آپ کی عبادت کے متعلق بتایا تو گویا انہوں نے اس عبادت کو کم سمجھا اور کہنے لگے کہ ہم کہاں حضور ﷺ کے درجہ کو پہنچ سکتے ہیں آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں اللہ نے معاف کردی ہیں (آپ کو زیادہ عبادت کرنے کی ضرورت نہیں ہم گناہگار ہیں ہمیں آپ سے زیادہ عبادت کرنے کی ضرورت ہے لہٰذا) ایک نے کہا کہ میں تو رات بھر نماز پڑھا کروں گا (کبھی نہیں سوؤں گا) دوسرے نے کہا کہ ہر وقت روزے رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا۔ ایک نے کہا کہ میں عورتوں سے ہمیشہ الگ رہوں گا کبھی شادی نہیں کروں گا۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: تم ہی وہ لوگ ہو جنہوں نے یہ یہ کہا؟ اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں لیکن میں روزہ رکھتا ہوں (کبھی) نہیں رکھتا اور نماز پڑھتا ہوں اور رات کو آرام بھی کرتا ہوں اور عورتوں سے شادی (بھی) کرتا ہوں۔ لہٰذا جو میری سنت سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں (یعنی مجھ سے قریب نہیں میرے طریقے پر نہیں)۔ (بخاری، مسلم، وغیرہما)

(۱۶/ ۱۹۳۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِيْنِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔ رواه البخاري ومسلم، وأبوداؤد والنسائي وابن ماجه۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت سے نکاح کرنے کے بارہ میں چار چیزوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے اول اس کا مال دار ہونا، دوم اس کا حسب ونسب والی ہونا، سوم اس کا حسین وجمیل ہونا اور چہارم اس کا دیندار ہونا لہٰذا دیندار عورت کو اپنا مطلوب قرار دو، خاک آلود ہو، تیرے دونوں ہاتھ۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ لوگ عام طور پر عورت سے نکاح کرنے کے سلسلہ میں مذکورہ چار چیزوں کو بطور خاص ملحوظ رکھتے ہیں کہ کوئی شخص تو مال دار عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے تاکہ مال آئے۔ بعض لوگ اچھے حسب ونسب کی عورت کو بیوی بنانا چاہتے ہیں اور حسب ونسب سے مراد وہ عورت ہے جو نہ صرف اپنی ذات میں شرف وبلندی اور وجاہت رکھتی ہو بلکہ جس خاندان وقبیلہ کی فرد ہو وہ خاندان وقبیلہ بھی عزت ووجاہت اور شرف وبلندی کا حامل ہو۔ آدمی کی خواہش ہوتی ہے کہ ایسی عورت کو رفیق حیات بنائے تاکہ اس عورت کی وجہ سے اپنی اولاد کے نسب میں شرف، وبلندی کا امتیاز حاصل ہو، بہت سے لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ایک حسین وجمیل عورت سے نکاح کریں، اور کچھ نیک بندے دین دار عورت کو ترجیح دیتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر شخص کو چاہیے کہ وہ دین دار عورت ہی کو اپنے

نکاح کے لیے پسند کرے کیوں کہ اس میں دنیا کی بھی بھلائی ہے اور آخرت کی بھی کامیابی ہے۔

اور حدیث بالا کا آخری جملہ "اور خاک آلودہ ہوں تیرے دونوں ہاتھ" ویسے تو یہ جملہ لفظی مفہوم کے اعتبار سے ذلت وخواری اور ہلاکت کی بددعا کے لیے کنایہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے لیکن یہاں اس جملہ سے یہ بددعا مراد نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد دین دار عورت کو اپنا مطلوب قرار دینے کی ترغیب دینا ہے۔

(۱۸/ ۱۶۳۹) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَزَوَّجُوا النِّسَاءَ لِحُسْنِهِنَّ فَعَسَىٰ حُسْنُهُنَّ أَنْ يُرْدِيَهُنَّ، وَلَاتَزَوَّجُوهُنَّ لِأَمْوَالِهِنَّ فَعَسَىٰ أَمْوَالُهُنَّ أَنْ تُطْغِيَهُنَّ، وَلٰكِنْ تَزَوَّجُوهُنَّ عَلَى الدِّيْنِ، وَلَأَمَةٌ خَرْمَاءُ سَوْدَاءُ ذَاتُ دِيْنٍ أَفْضَلُ۔ رواہ ابن ماجہ

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں سے ان کے حسن وخوبصورتی کی وجہ سے شادی نہ کرو ہوسکتا ہے کہ ان کا حسن ان کو ہلاک کر ڈالے اور نہ ان کے مال ودولت کی وجہ سے شادی کرو ہوسکتا ہے کہ ان کا مال ان کو سرکش بنا دے (کہ ان میں دولت کی وجہ سے کبر وغرور اور فسق وفجور آجائے) بلکہ ان سے دین کی بنیاد پر شادی کرو اور البتہ دین دار عورت (خواہ رنگ کی کالی اور اس کے اعضاء عیب دار ہوں افضل ہے۔ (بہ نسبت اس حسین ودولت مند عورت سے جو دیندار نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

(۱۹/ ۱۶۴۰) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْصِبٍ، وَمَالٍ إِلَّا أَنَّهَا لَاتَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا؟ فَنَهَاهُ. ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَهُ: تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ، فَإِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ، رواہ ابوداؤد والنسائی والحاکم

ترجمہ:...... حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایک عورت مل رہی ہے جو حسب ونسب ومال ودولت والی ہے لیکن بانجھ ہے کیا اس سے شادی کرلوں؟ آپ نے منع فرمادیا، پھر دوسری مرتبہ حاضر خدمت ہوکر یہی بات عرض کی، آپ نے پھر روک دیا، جب تیسری بار آئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم ایسی عورت سے نکاح کرو جو اپنے خاوند سے محبت کرنے والی ہو اور زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو کیوں کہ میں دوسری امتوں کے مقابلے تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔ (ابوداود، نسائی، حاکم)

فائدہ:...... شادی کے لیے عورت کے انتخاب میں دو صفتوں کا ذکر فرمایا: خاوند سے محبت کرنے والی ہو اس لیے کہ اگر خاوند سے محبت کم کرتی ہو تو اس صورت میں خاوند کو اس کی طرف رغبت کم ہوگی اور اگر کوئی عورت خاوند سے محبت تو بہت کرے لیکن اس کے یہاں زیادہ بچے پیدا نہ ہوں تو اس صورت میں مطلوب حاصل نہیں ہوگا اور مطلوب امت محمدیہ کی کثرت ہے جو حضور ﷺ کے یہاں پسندیدہ اور مطلوب ہے۔

مذکورہ بالا صفتیں کسی عورت میں معلوم کرنے کے لیے اس عورت کے کنبے اور خاندان کو دیکھا جائے اس سے بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زیادہ بچے ہونا بہتر اور پسندیدہ ہے کیوں کہ اس سے نبی کریم ﷺ کا مقصد (یعنی امت کی زیادتی اور کثرت کا فخر) حاصل ہوتا ہے۔

## میاں بیوی کو ایک دوسرے کے ساتھ حسن معاشرت کی اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی ترغیب اور حقوق کی ادائیگی نہ کرنے پر وعید

(۱/ ۱۶۴۱) قال الحافظ: قدم تقدم فی باب الترهيب من الدين حديث ميمون عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَىٰ مَا قَلَّ مِنَ الْمَهْرِ أَوْ كَثُرَ لَيْسَ فِيْ نَفْسِهِ أَنْ يُؤَدِّيَ إِلَيْهَا حَقَّهَا خَدَعَهَا،

فَمَاتَ وَلَمْ يُؤَدِّ إِلَيْهَا حَقَّهَا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ زَانٍ۔ الحدیث

ترجمہ:...... حضرت میمون کروی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی عورت سے کم یا زیادہ مہر پر نکاح کیا اور اس کے دل میں اس حق مہر کی ادائیگی کا ارادہ نہیں ہے محض دھوکہ وفریب دہی کے لیے (شروع میں) مہر کا ذکر کیا اور اسی حال میں موت آئی کہ بیوی کا مہر ادا نہ کیا تو قیامت میں اللہ کے حضور میں زناکار کی حیثیت سے پیش ہوگا۔ (طبرانی فی الاوسط، والصغیر)

فائدہ:...... مہر حقوق زوجیت حاصل ہونے کے اس معاوضہ کو کہتے ہیں جو عورت کو اس کے شوہر کی طرف سے دیا جاتا ہے، مہر کے دینے کی نیت ہونا نکاح کے صحیح ہونے کی شرط اگر کوئی شخص نکاح کے وقت یہ نیت کرلے کہ مہر دیا ہی نہ جائے گا تو اس کا نکاح صحیح نہ ہوگا، نکاح کے وقت مہر کا ذکر کرنا نکاح صحیح ہونے کے لیے شرط نہیں ہے، اگر مہر ذکر نہ کیا جائے گا تو نکاح صحیح ہوجائے گا اور شوہر پر مہر مثل واجب ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے مہر کی کوئی خاص مقدار معین نہیں فرمائی کیوں کہ نکاح کرنے والوں کے حالات اور ان کی وسعت واستطاعت مختلف ہوسکتی ہے، البتہ خود نبی کریم ﷺ نے تمام ازواج مطہراتؓ کو مہر سوائے ام حبیبہؓ کے پانچ درہم (یا اس کے قریب) مقرر فرمایا ایسے ہی تمام صاحبزادیوں کا سوائے حضرت فاطمہؓ کے پانچ درہم تھا پانچ درہم چاندی کی تعداد 1575 ماشہ یعنی ایک کلو 530 گرام ہوتی ہے۔ ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ کا مہر چار ہزار درہم تھا یا چار سو دینار تھا۔ چار ہزار درہم بارہ ہزار چھ سو ماشہ یعنی بارہ کلو 247 گرام چاندی کے بقدر ہوتے ہیں۔

حضرت فاطمہؓ کا مہر چار سو مثقال نقرہ تھا، چار سو مثقال اٹھارہ سو ماشہ یعنی ایک کلو 750 چاندی کے بقدر ہوتے ہیں۔

بہرکیف مہر یہ نکاح کے صحیح ہونے کے لیے ضروری ہے اور حدیث بالا کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اداء مہر کے بارے میں شروع ہی سے بدنیت ہے اس نے مہر کا اقرار تو کرلیا ہے لیکن دل میں یہ ہے کہ یہ بس زبانی بات ہے، دینا دلانا کچھ نہیں ہے تو اس کے نکاح میں اتنا بڑا نقص اور وہ اس درجہ کا گنہگار ہے کہ وہ قیامت میں زنا کا مجرم قرار دیا جائے گا بڑی سخت وعید ہے ان لوگوں کے لیے جو مہر کو محض زبانی اور رسمی سمجھتے ہوئے اتنی بڑی رقم کے مہر مقرر کرلیتے ہیں جن کی ادائیگی کا کوئی امکان ہی نہیں ہوتا۔

(۳/ ۱۹۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ. رواه الترمذي، وابن حبان في صحيحه، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں زیادہ کامل الایمان وہ ہیں جن کے اخلاق بہتر ہیں (اور واقعہ میں اور اللہ کی نگاہ میں) تم میں اچھے اور خیر کے زیادہ حامل وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ اچھے ہیں۔ (ترمذی، صحیح ابن حبان)

(۴/ ۱۹۲۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ. رواه الترمذي، والحاكم۔

ترجمہ:...... حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں اس آدمی کا ایمان زیادہ کامل ہے جس کا اخلاق برتاؤ (سب کے ساتھ) بہت اچھا ہو۔ (اور خاص کر) بیوی کے ساتھ جس کا رویہ لطف ومحبت کا ہو۔ (ترمذی، حاکم)

(۵/ ۱۹۲۴) وَعَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي. رواه ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی تم میں زیادہ اچھا اور بھلا ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو۔ (اسی کے ساتھ فرمایا) اور میں اپنی بیویوں کے لیے بہت اچھا ہوں۔ (صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ آدمی کی اچھائی اور بھلائی کا خاص معیار اور نشانی یہ ہے کہ اس کا برتاؤ اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو۔ آگے

مسلمانوں کے واسطے اپنی اس ہدایت کو زیادہ مؤثر بنانے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے جو اپنی مثال بھی پیش فرمائی کہ اللہ کے فضل سے میں اپنی بیویوں کے ساتھ بہت اچھا برتاؤ کرتا ہوں۔

(۸/ ۱۹۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ. رواه البخاری ومسلم وغیرہ۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کے بارے میں میری وصیت مانو (یعنی میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کی ان بندیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، نرمی اور مدارات کا برتاؤ رکھو) ان کی تخلیق پسلی سے ہوئی ہے (جو قدرتی طور پر ٹیڑھی ہوتی ہے) اور زیادہ کجی پسلی کے اوپر کے حصہ میں ہوتی ہے، اگر تم اس ٹیڑھی پسلی کو (زبردستی) بالکل سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو وہ ٹوٹ جائے گی، اور اگر اسے یونہی اپنے حال پر چھوڑ دو گے (اور درست کرنے کی کوشش نہ کروگے) تو پھر وہ ہمیشہ ویسی ہی ٹیڑھی رہے گی، اس لیے بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی میری وصیت قبول کرو۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... اس حدیث میں عورتوں کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ (ان کی تخلیق اور بناوٹ پسلی سے ہوئی ہے) یہ واقعہ کا بیان بھی ہوسکتا ہے اور اس کو محاوراتی تمثیل بھی کہا جاسکتا ہے بہر صورت مقصد و مدعا یہ ہے کہ عورتوں کی جبلت اور سرشت میں کچھ نہ کچھ کجی ہوتی ہے جیسے آدمی کے پہلو کی پسلی میں قدرتی کجی ہوتی ہے پھر فرمایا کہ زیادہ کجی اس کے اوپر والے حصے میں ہوتی ہے یہ غالباً اس طرف اشارہ ہے کہ عورت میں کجی کا زیادہ ظہور اوپر کے حصے میں ہوتا ہے جس میں سوچنے والا دماغ اور بولنے والی زبان ہے، آگے فرمایا گیا ہے کہ اگر تم ٹیڑھی پسلی کو زور و قوت سے بالکل سیدھا کرنے کی کوشش کروگے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور اگر یونہی چھوڑ دو گے تو وہ ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی، مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی زبردستی اور تشدد سے عورت کی کجی نکالنے کی کوشش کرے گا تو وہ کامیاب نہ ہوسکے گا بلکہ ہوسکتا ہے کہ افتراق اور علیحدگی کی نوبت آجائے، اور اگر اصلاح کی بالکل فکر نہ کرے گا تو وہ کجی ہمیشہ رہے گی اور کبھی بھی قلبی سکون اور زندگی کی خوشگواری کی د[ولت] دولت حاصل نہ ہوسکے گی جو رشتۂ ازدواج کا خاص مقصد ہے، اس لیے مردوں کو چاہیے کہ وہ عورتوں کی معمولی غلطیوں اور کمزوریوں کو نظ[ر] انداز کرتے ہوئے ان کے ساتھ بہتر سلوک اور دلداری کا برتاؤ کریں، اس طریقہ سے ان کی اصلاح بھی ہوسکے گی۔ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَا[ءِ] خَيْرًا سے آپ نے کلام شروع فرمایا تھا اور خاتمہ کلام پر پھر فرمایا: استوصوا بالنساء خیرا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کو عورتو[ں] کے ساتھ حسن سلوک اور دلداری کا برتاؤ کا کتنا اہتمام تھا۔ (از معارف الحدیث: ج۶)

(۹/ ۱۹۳۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا خُلُقًا اٰخَرَ۔ رواه مسلم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مؤمن اپنی نیک بخت بیوی سے (کسی ایک آدھ غلط عادت) کی وجہ سے نفرت نہ کرے اگر کچھ عادتوں کو ناپسند کرتا ہے تو کچھ عادتوں کو پسند بھی تو کرتا ہے۔ (مسلم)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ کمی اور عیب سے کون انسان خالی ہے، اگر بیوی میں کچھ بری عادتیں ہیں تو کچھ اچھی عادتیں بھی ہوں گی صرف ک[سی] ناگوار عادت کی وجہ سے بیوی سے مطلقاً نفرت کا اظہار ٹھیک نہیں ہے اس کی خوبیوں کو بھی دیکھا جائے تو اس سے نفرت محبت سے بدل سک[تی] ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۱۰/ ۱۹۳۷) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تُقَبِّحْ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ. رواه ابوداؤد و ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت معاویہ بن حیدہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس کے شوہر پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ جب تم کھاؤ تو اس کو کھلاؤ اور جب پہنو تو اس کو پہناؤ اور منہ پر نہ مارو اور نہ برا رکھو اور نہ یہ کہے کہ اللہ تجھے برا کرے اور نہ اس سے جدائی کر (ہاں ضرورت پڑنے پر بغرض اصلاح تنبیہ) گھر میں (ہی بستر الگ کردے)۔ (ابوداؤد، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ نے حدیث بالا میں عورتوں کے حقوق کو بیان فرمایا جن میں سے ایک کھانے اور لباس و پوشاک کے متعلق ہے کہ بیوی کے کھانے اور لباس وغیرہ کا خیال رکھے جیسے خود کھائے ویسا ہی بیوی کو کھلائے اور جیسے خود پہنے ویسے ہی بیوی کو پہنائے اس سے زوجین میں باہمی محبت پیدا ہونے کی امید ہے ورنہ بصورت دیگر نفرتوں اور باہمی اختلاف و کدورتوں کے پیدا ہونے کا خطرہ ہے، اور منہ پر مارنے کی خاص طور پر ممانعت اس لیے فرمائی کہ چہرہ سب اعضاء میں افضل ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی تنبیہ اور تادیب کے طور پر یا فرائض کے چھوڑنے پر ہلکی سی مار جائز ہے اور منہ پر مارنا پھر بھی منع ہے۔

اور بیوی کو اپنے سے جدا کرنے کو منع فرمایا ہاں البتہ بچھونے میں ضرورتاً جدا کرنے کی گنجائش ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ۔

وہ عورتیں جو اپنے شوہروں کی فرمانبردار نہیں یا جن سے اس میں کوتاہی ہوتی ہے قرآن کریم نے ان کی اصلاح کے لیے مردوں کو علی الترتیب تین طریقے سے بتلائے ہیں:

① ...... نرمی سے ان کو سمجھاؤ۔

② ...... اگر محض نرمی سے سمجھائے بجھانے سے باز نہ آئیں تو ان کا بستر اپنے سے علیحدہ کردو تاکہ وہ اس علیحدگی سے شوہر کی ناراضی کا احساس کرکے اپنے فعل پر نادم ہوجائیں، جدائی صرف بستروں میں ہو، مکان کی جدائی نہ کرو کہ عورت کو تنہا مکان میں چھوڑ دے اس میں ان کو رنج بھی زیادہ ہوگا اور فساد بڑھنے کا خدشہ بھی اس میں زیادہ ہے۔

③ ...... اور جو اس شریفانہ سزا و تنبیہ سے بھی متاثر نہ ہو تو پھر اس کو معمولی مار مارنے کی اجازت ہے جس سے اس کے بدن پر اثر نہ پڑے، ابتدائی دو سزائیں انبیاء و صلحاء سے قولاً و عملاً ثابت ہیں مگر تیسری سزا انبیاء علیہم السلام سے عملاً ثابت نہیں۔

(۱۱/ ۱۹۳۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُوْلُ، بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَىٰ عَلَيْهِ، وَذَكَّرَ وَوَعَظَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا! وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ. لَيْسَ تَمْلِكُوْنَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا، أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلَىٰ نِسَائِكُمْ حَقًّا، وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا، فَحَقُّكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُوْنَ، وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوْتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُوْنَ، أَلَا! وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوْا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ۔ رواه ابن ماجه و الترمذي، وقال: حديث حسن صحيح۔

ترجمہ:...... حضرت عمرو بن احوص جشمی ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو حجۃ الوداع میں یہ ارشاد فرماتے سنا۔ (خطبہ میں) اللہ کی حمد وثناء کے بعد کچھ نصیحتیں فرمائیں پھر ارشاد فرمایا لوگو! بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کے بارے میں میری وصیت مانو اس لیے کہ یہ عورتیں

تمہارے پاس قید (نکاح) میں ہیں اس کے علاوہ تم ان کی کسی چیز کے مالک نہیں ہو۔الا یہ کہ وہ کوئی بڑا اور کھلا گناہ کرلیں تو ایسی صورت میں ان کو اپنے بستروں سے (کچھ وقت کے لیے بقدر ضرورت) الگ کردو اور ان کو ایسی سزا دے سکتے ہو جو زیادہ سخت نہ ہو، پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنا شروع کردیں تو ان پر (زیادتی کرنے کے لیے) بہانہ (اور موقع) مت ڈھونڈو۔خبردار! بلاشبہ تمہارے کچھ حقوق عورتوں پر ہیں اور تم پر عورتوں کے کچھ حقوق ہیں، تمہارا حق ان پر یہ ہے کہ جس کا تمہارے بستروں پر بیٹھنا تمہیں ناپسند ہو وہ اس کو آکر وہاں بیٹھنے کا موقع نہ دیں اور جس کا گھر میں آنا تمہیں ناپسند ہو اس کو آنے کی اجازت نہ دیں اور خبردار! ان کا تم پر یہ حق ہے کہ ان کے ساتھ کھانے اور کپڑے (وغیرہ ضروریات) میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔(ابن ماجہ، ترمذی)

(۱۲/ ۱۶۴۹) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ. رواه ابن ماجه والترمذي وحسنه والحاكم.

ترجمہ:...... حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت اس حالت میں اس دنیا سے جائے کہ اس کا شوہر راضی اور خوش ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔(ابن ماجہ، ترمذی)

فائدہ:...... جن احادیث میں کسی خاص عمل پر جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ عمل اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے اور اس کا صلہ جنت ہے اور اس کا کرنے والا جنتی ہے، لیکن اگر بالفرض وہ عقیدہ یا عمل کی کسی ایسی گندگی میں ملوث ہو جس کی لازمی سزا دوزخ کا عذاب ہو تو اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق اس کا اثر بھی ظاہر ہو کر رہے گا، اس روشنی میں حدیث بالا کا مطلب سمجھنا چاہیے، دوسری بات یہاں یہ قابل لحاظ ہے کہ اگر کوئی شوہر ناحق اپنی بیوی سے ناراض ہو تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیوی بے قصور ہوگی اور ناراضی کی ذمہ داری خود شوہر پر ہوگی۔(از معارف الحدیث: ج ۷۶/۶)

(۱۳/ ۱۶۵۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ. رواه ابن حبان في صحيحه.

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت جب پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور اپنی شرم وبرو کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرمانبردار رہے تو پھر (اسے حق ہے کہ) جنت کے جس دروازے سے چاہے اس میں داخل ہو۔(صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... اس حدیث میں خاص طور پر یہ بات قابل لحاظ ہے کہ اس میں بیوی کے لیے شوہر کی اطاعت کو نماز کے ساتھ ذکر فرمایا، یہ اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ شریعت کی نگاہ میں اس کی بھی ایسی ہی اہمیت ہے جیسی کہ ان ارکان وفرائض کی۔(از معارف الحدیث)

(۱۵/ ۱۶۵۱) وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ عَمَّةً لَهُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهَا: أَذَاتُ زَوْجٍ أَنْتِ؟ قَالَتْ؟ نَعَمْ. قَالَ: فَأَيْنَ أَنْتِ مِنْهُ؟ قَالَتْ: مَا آلُوْهُ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ. قَالَ: فَكَيْفَ أَنْتِ لَهُ. فَإِنَّهُ جَنَّتُكِ وَنَارُكِ. رواه واحمد والنسائي بإسنادين جيدين، والحاكم وقال: صحيح الإسناد.

ترجمہ:...... حضرت حصین بن محصنؓ سے روایت ہے کہ ان کی پھوپھی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں آپ نے ارشاد فرمایا: تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! ارشاد فرمایا تم اپنے شوہر کے لیے کیسی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں حتی الامکان (ان کے حق میں) کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرتی، الّا یہ کہ میں کسی خدمت کے پیش کرنے سے عاجز ہی ہوجاؤں (تو الگ بات ہے) ارشاد فرمایا: وہ شوہر تمہاری جنت (بھی) ہے اور دوزخ (بھی)۔(احمد، نسائی، حاکم)

فائدہ:...... مطلب یہ کہ جیسا تم شوہر کے ساتھ سلوک کروگی تو اس کے مطابق تمہیں بدلہ ملے گا اگر اچھا سلوک اور رویہ برتا تو وہ شوہر تمہاری

جنت بن گیا تمہارے جنت میں جانے کا ذریعہ بن گیا ورنہ بصورت دیگر تمہاری دوزخ بنے گا اور اس کے ساتھ برا سلوک تمہارے دوزخ میں جانے کا ذریعہ بنے گا۔

(۱۷/ ۱۹۵۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ؟ قَالَ: زَوْجُهَا. قُلْتُ: فَأَيُّ النَّاسِ أَعْظَمُ حَقًّا عَلَى الرَّجُلِ؟ قَالَ: أُمُّهُ. رواه البزار والحاكم.

ترجمہ: ـــ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کے شوہر کا۔ میں نے دریافت کیا کہ مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کی ماں کا۔ (بزار، حاکم)

(۱۸/ ۱۹۵۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: أَتَىٰ رَجُلٌ بِابْنَتِهِ إِلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَتِي هٰذِهِ أَبَتْ أَنْ تَتَزَوَّجَ. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَطِيْعِي أَبَاكِ. فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَتَزَوَّجُ حَتّٰى تُخْبِرَنِي مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَىٰ زَوْجَتِهِ؟ قَالَ: حَقُّ الزَّوْجِ عَلَىٰ زَوْجَتِهِ لَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ فَلَحَسَتْهَا، أَوِ انْتَثَرَ مَنْخِرَاهُ صَدِيْدًا أَوْ دَمًا ثُمَّ ابْتَلَعَتْهُ مَا أَدَّتْ حَقَّهُ. قَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُنْكِحُوْهُنَّ إِلَّا بِإِذْنِهِنَّ. رواه البزار بإسناد جيد، وابن حبان في صحيحه.

ترجمہ: ـــ حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنی بیٹی کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یہ میری بیٹی شادی کرنے سے انکار کر رہی ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے باپ کی بات مان لو (شادی کرلو) اس لڑکی نے عرض کیا قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں اس وقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک آپ مجھے یہ نہ بتادیں کہ عورت پر اپنے شوہر کا کیا حق ہے؟ ارشاد فرمایا بیوی پر اپنے شوہر کا حق یہ ہے کہ اگر شوہر کو کوئی زخم ہو اور عورت اس کو چاٹ لے یا شوہر کی ناک سے خون یا پیپ نکلے اور بیوی اس کو نگل لے تب بھی اس نے شوہر کا حق ادا نہ کیا، اس لڑکی نے (یہ سن کر) عرض کیا کہ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا میں کبھی شادی نہیں کروں گی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لڑکیوں کا نکاح ان کی اجازت کے بغیر نہ کیا کرو۔ (بزار، صحیح ابن حبان)

(۲۰/ ۱۹۵۳) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَهُمْ جَمَلٌ يَسْنُوْنَ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ اسْتُصْعِبَ عَلَيْهِمْ فَمَنَعَهُمْ ظَهْرَهُ، وَإِنَّ الْأَنْصَارَ جَاؤُوْا إِلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالُوْا: إِنَّهُ كَانَ لَنَا جَمَلٌ نَسْنِي عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ اسْتُصْعِبَ عَلَيْنَا، وَمَنَعَنَا ظَهْرَهُ، وَقَدْ عَطِشَ الزَّرْعُ وَالنَّخْلُ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: قُوْمُوْا. فَقَامُوْا فَدَخَلَ الْحَائِطَ. وَالْجَمَلُ فِي نَاحِيَتِهِ فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ صَارَ مِثْلَ الْكَلْبِ نَخَافُ عَلَيْكَ صَوْلَتَهُ؟ قَالَ: لَيْسَ عَلَيَّ مِنْهُ بَأْسٌ. فَلَمَّا نَظَرَ الْجَمَلُ إِلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتّٰى خَرَّ سَاجِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ. فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاصِيَتِهِ أَذَلَّ مَا كَانَتْ قَطُّ حَتّٰى أَدْخَلَهُ فِي الْعَمَلِ. فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا بَهِيْمَةٌ لَا يَعْقِلُ يَسْجُدُ لَكَ، وَنَحْنُ نَعْقِلُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ. قَالَ: لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ. وَلَوْ صَلَحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِعِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا. لَوْ كَانَ مِنْ قَدَمِهِ إِلَىٰ مَفْرِقِ رَأْسِهِ قَرْحَةٌ تَنْبَجِسُ بِالْقَيْحِ وَالصَّدِيْدِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْهُ فَلَحَسَتْهُ مَا أَدَّتْ حَقَّهُ

رواه احمد والنسائي بإسناد جيد رواته ثقات مشهورون، والبزار بنحوه، ورواه مختصرا، وابن حبان في صحيحه

ترجمہ: ..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انصار کے ایک گھرانے کے پاس اونٹ تھا جس پر وہ پانی لادکر لایا کرتے تھے پھر وہ اونٹ سرکش ہوگیا اور اس نے کام کرنا چھوڑ دیا، انصار نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارا ایک اونٹ تھا جس پر ہم پانی لادکر لایا کرتے تھے اب وہ سرکش ہوگیا اور اس نے کام کرنا چھوڑ دیا اور حالت یہ ہے کہ کھیت اور کھجور کے درخت سوکھ رہے ہیں پانی

چاہتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے ارشاد فرمایا چلو اٹھو، وہ اٹھ چلے نبی کریم ﷺ باغ میں داخل ہوئے، اونٹ باغ کے ایک کنارے میں تھا، آپ ﷺ اس کی طرف کو چلے تو انصار نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اونٹ تو اس وقت باولے کتے کی طرف ہوگیا ہے ہمیں ڈر ہے کہ کہیں آپ پر حملہ نہ کردے آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں، جب اونٹ کی نگاہ نبی کریم ﷺ پر پڑی تو آپ کے حضور میں جھک گیا (جس کو دیکھنے والوں نے سجدہ سے تعبیر کیا) آپ ﷺ نے اس کو پیشانی سے پکڑا تو اتنا تابعدار ہوگیا کہ اس سے پہلے اتنا تابعدار نہیں تھا یہاں تک کہ آپ نے اس کو کام میں لگادیا۔ آپ کے صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو جانور ہے بے سمجھ (اس کے باوجود) آپ کو سجدہ کرتا ہے اور ہم تو سمجھدار ہیں ہم زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی انسان کے لیے درست نہیں کہ کسی انسان کو سجدہ کرے اور اگر کسی کے لیے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اس لیے کہ اس کا بہت بڑا حق ہے عورت پر، اگر خاوند کے پیر سے لے کر سر کی مانگ تک زخم ہو جس سے پیپ وغیرہ نکل رہی ہو پھر عورت اس کا استقبال کرے اور اس کے زخم کو چاٹ لے تب بھی خاوند کا حق ادا نہ کیا۔ (احمد، نسائی، بزار، صحیح ابن حبان)

(۳۱/ ۱۶۵۵) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَقُلْتُ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ. فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّيْ أَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَكَ فَقَالَ لِيْ: أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِيْ أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟ فَقُلْتُ: لَا. فَقَالَ: لَا تَفْعَلُوْا لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَاءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ۔ رواه ابوداؤد، فی إسناده شریك، وقد اخرج له مسلم فی المتابعات، ووثق۔

ترجمہ: ...... حضرت قیس بن سعد ؓ (خود اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ) "حیرہ" گیا تھا (یہ کوفہ کے پاس ایک قدیمی شہر تھا) وہاں کے لوگوں کو میں نے دیکھا کہ وہ ادب وتعظیم کے طور پر اپنے سردار کو سجدہ کرتے ہیں، میں نے اپنی جی میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کیا کریں، پھر جب میں (سفر سے لوٹ کے) آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے یہی بات عرض کی۔ آپ نے مجھ سے فرمایا بتاؤ اگر (میرے مرنے کے بعد) تم میری قبر کے پاس سے گزرو گے تو کیا میری قبر کو بھی سجدہ کروگے؟ (قیس کہتے ہیں) میں نے عرض کیا کہ نہیں (میں تو آپ کی قبر کو تو سجدہ نہیں کروں گا) تو آپ نے فرمایا: ایسے ہی اب بھی نہ کرو۔ (اس کے بعد آپ نے فرمایا) اگر میں کسی کو کسی مخلوق کے لیے سجدہ کرنے کے لیے کہتا تو عورتوں کو کہتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کیا کریں، اس عظیم حق کی بناء پر جو اللہ نے ان کے شوہروں کا ان پر مقرر کیا ہے۔ (ابوداؤد، مسلم)

(۳۲/ ۱۶۵۶) وَعَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفىٰ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مِنَ الشَّامِ سَجَدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدِمْتُ الشَّامَ، فَوَجَدْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِبَطَارِقَتِهِمْ وَأَسَاقِفِهِمْ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَفْعَلَ ذٰلِكَ بِكَ قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنِّيْ لَوْ أَمَرْتُ شَيْئًا أَنْ يَسْجُدَ لِشَيْءٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا۔ رواه ابن ماجه، وابن حبان فی صحیحه۔

ترجمہ: ...... حضرت ابن ابی اوفیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبل ؓ شام سے واپس آئے تو نبی کریم ﷺ کو سجدہ (تعظیمی) کیا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں شام گیا میں نے دیکھا وہاں لوگ اپنے سرداروں اور اپنے مقتداؤں کو سجدہ کرتے ہیں میں نے بھی یہ کرنا چاہا، آپ نے ارشاد فرمایا: یہ نہ کرو، اگر میں کسی کو کسی کے لیے سجدہ کا حکم کرتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کے لیے سجدہ کرے، قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عورت اپنے رب کا حق اس وقت تک ادا

نہیں کرتی جب تک کہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ (ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... ان سب حدیثوں سے یہ بات بھی پوری صراحت اور وضاحت کے ساتھ معلوم ہوگی کہ شریعت محمد ﷺ میں سجدہ صرف اللہ کے لیے ہے اس کے سوا کسی دوسرے کے لیے حتیٰ کہ افضل مخلوقات سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لیے بھی کسی طرح کے سجدہ کی گنجائش نہیں ہے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت معاذ یا قیس بن سعد یا جن دوسرے صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے حضور میں سجدے کے بارے میں عرض کیا تھا وہ سجدہ تحیہ ہی کے بارے میں عرض کیا تھا (جس کو لوگ سجدہ تعظیمی بھی کہہ دیتے ہیں) اس کا تو شبہ بھی نہیں کیا جاسکتا کہ ان صحابہؓ نے معاذ اللہ سجدۂ عبادت وعبودیت کے بارے میں عرض کیا ہو، جو شخص رسول اللہ ﷺ پر ایمان لا چکا اور آپ کی دعوت توحید قبول کر چکا اس کو تو اس کا وسوسہ بھی نہیں آسکتا کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ عبادت کرے، اس لیے ماننا پڑے گا کہ ان حدیثوں کا خاص تعلق سجدۂ تحیہ ہی ہے اسی لیے فقہاء نے تصریح کی ہے کہ کسی مخلوق کے لیے سجدہ تحیہ بھی حرام ہے، جو لوگ اپنے بزرگوں، مرشدوں کو یا مرنے کے بعد ان کے مزاروں کو سجدہ کرتے ہیں وہ بہر حال شریعت محمد ﷺ کے مجرم اور باغی ہیں اور ان کا یہ عمل صورۃً بلاشبہ شرک ہے۔ (از معارف الحدیث ج ۶ ص ۴۳)

(۲۵/ ۱۶۵۷) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِرِجَالِكُمْ فِي الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَالصِّدِّيْقُ فِي الْجَنَّةِ، وَالرَّجُلُ يَزُوْرُ أَخَاهُ فِي نَاحِيَةِ الْمِصْرِ لَا يَزُوْرُهُ إِلَّا لِلّٰهِ فِي الْجَنَّةِ. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِنِسَائِكُمْ فِي الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: وَدُوْدٌ وَلُوْدٌ إِذَا غَضِبَتْ أَوْ أُسِيْءَ إِلَيْهَا أَوْ غَضِبَ زَوْجُهَا قَالَتْ: هٰذِهٖ يَدِيْ فِيْ يَدِكَ لَا أَكْتَحِلُ بِغَمْضٍ حَتّٰى تَرْضٰى. رواه الطبراني۔

ترجمہ:...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو جنتی مرد نہ بتلاؤں؟ ہم نے عرض کیا ضرور اے اللہ کے رسول! ارشاد فرمایا نبی جنت میں اور صدیق جنت میں ہوگا، اور وہ شخص جو اپنے بھائی کی زیارت شہر کے کسی کنارے میں صرف اللہ کے لیے کرنے جائے جنت میں ہوگا، کیا میں تم کو تمہاری جنتی عورتیں نہ بتلاؤں؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور بتلایئے، ارشاد فرمایا: (شوہر سے) محبت کرنے والی زیادہ بچے جننے والی، جب وہ ناراض ہو وہ (اپنے شوہر سے) کہے: یہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے اس وقت تک چین سے نہ بیٹھوں گی جب تک آپ راضی نہ ہو جائیں۔ (طبرانی)

(۲۶/ ۱۶۵۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهٖ، وَلَا تَأْذَنَ فِيْ بَيْتِهٖ إِلَّا بِإِذْنِهٖ۔ رواه البخاري، واللفظ له، ومسلم وغيرهما۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے لیے درست نہیں کہ وہ (نفل) روزہ رکھے جب کہ اس کا شوہر موجود ہو مگر اس کی اجازت کے ساتھ، اور شوہر کے اجازت کے بغیر گھر میں نہ کسی کو آنے کی اجازت دے نہ کسی اور چیز کے تصرف کرنے کی۔ (بخاری، مسلم)

(۲۷/ ۱۶۵۹) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ أَنْ تَأْذَنَ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا، وَهُوَ كَارِهٌ، وَلَا تَخْرُجَ وَهُوَ كَارِهٌ، وَلَا تُطِيْعَ فِيْهِ أَحَدًا، وَلَا تَعْزِلَ فِرَاشَهٗ، وَلَا تَضْرِبَهٗ، فَإِنْ كَانَ هُوَ أَظْلَمَ فَلْتَأْتِهٖ حَتّٰى تُرْضِيَهٗ، فَإِنْ قَبِلَ مِنْهَا فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَقَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهَا وَأَفْلَجَ حُجَّتَهَا وَلَا إِثْمَ عَلَيْهَا، وَإِنْ هُوَ لَمْ يَرْضَ، فَقَدْ أَبْلَغَتْ عِنْدَ اللّٰهِ عُذْرَهَا۔ رواه الحاكم وقال: صحيح الإسناد كذا قال۔

ترجمہ:...... حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے لیے جو اللہ پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ اپنے شوہر کے گھر میں کسی ایسے شخص کو آنے کی اجازت دے جس کا آنا شوہر کو ناپسند ہو اور اس حال میں گھر سے نہ نکلے جب کہ شوہر اس کے نکلنے کو

ناپسند کرتا ہو اور اس میں عورت (شوہر کے علاوہ) کسی کی بات نہ مانے اور نہ شوہر کے بستر کو اپنے (بستر سے) الگ کرے اور نہ شوہر کو مارے اگر زیادتی شوہر کی طرف سے (بھی) ہو تب بھی آ کر اس کو راضی کرے، اگر وہ راضی ہو جائے تو بہت اچھا اللہ تعالیٰ اس عورت کے عذر کو قبول فرمائے گا اور اس کی حجت دلیل کو ظاہر کرے گا اور عورت پر کوئی گناہ نہ ہوگا اور اگر وہ راضی نہ ہوا تو عورت نے تو اپنا عذر اللہ کو پہنچا دیا (یعنی اپنی سی کوشش کر لی اب اس پر کوئی گناہ نہیں)۔ (حاکم)

(۲۹/ ۱۲۶۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَرْأَةُ لَا تُؤَدِّيْ حَقَّ اللّٰهِ عَلَيْهَا حَتّٰى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا كُلَّهُ، وَلَوْ سَأَلَهَا وَهِيَ عَلٰى ظَهْرِ قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ نَفْسَهَا۔ رواه الطبراني بإسناد جيد۔

ترجمہ: ...... حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورت اللہ کے جو حقوق اس کے ذمہ ہیں اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ اپنے شوہر کے سارے حقوق ادا نہ کر لے۔ اگر شوہر (اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے) اس کو کہے خواہ عورت اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہی کیوں نہ ہو چکی ہو تب بھی اس کی ضرورت کو پورا کرے اور انکار نہ کرے۔ (طبرانی)

(۳۰/ ۱۲۶۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا وَهِيَ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ

رواه النسائي والبزار بإسناد رواة أحدهما رواة الصحيح، والحاكم وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ: ...... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو اپنے شوہر کا شکر ادا نہ کرے اور حال یہ ہے کہ اپنے شوہر سے مستغنی نہیں ہے (ہر ضرورت میں اس کو شوہر کی احتیاج ہے)۔ (نسائی، بزار، حاکم)

(۳۱/ ۱۲۶۲) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُؤْذِيْ امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ: لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ، فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ، يُوْشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا۔ رواه ابن ماجه، والترمذي۔

ترجمہ: ...... حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف دیتی ہے تو اس کی بیوی حور بڑی آنکھوں والی کہتی ہے اس کو تکلیف نہ دے اللہ تجھ کو مارے (یعنی اپنی رحمت وجنت سے دور کردے) یہ تو (چند دن کا) تمہارے پاس مہمان ہے قریب ہے کہ وہ تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

فائدہ: ...... اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ آسمان کے رہنے والے ملأ اعلیٰ والے دنیا کے اعمال پر مطلع ہوتے ہیں۔ (از مظاہر حق)

(۳۲/ ۱۲۶۳) وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَأْتِهِ، وَإِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ۔ رواه الترمذي وقال: حديث حسن، والنسائي وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ: ...... حضرت طلق بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی حاجت (جماع) کے لیے بلائے اس کو چاہیے کہ فوراً حاضر ہو خواہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو۔ (ترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان)

فائدہ: ...... یعنی اگرچہ کتنی ہی مشغول کیوں نہ ہو اور اپنے کام کو چھوڑ کر آنے میں مال کا نقصان ہی کیوں نہ ہو جیسے کہ روٹی کے جلنے کا امکان ہے تب بھی شوہر کی بات کو پورا کرے۔

(۳۳/ ۱۲۶۴) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلٰى فِرَاشِهِ فَلَمْ تَأْتِهِ، فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ۔ رواه البخاري ومسلم، وأبو داود والنسائي۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو بستر کی طرف بلائے (اپنی جنسی ضرورت پوری کرنے کے لیے) اور وہ نہ آئے تو پوری رات شوہر پر ناراض ہو کر گزار دے، اس پر فرشتے صبح تک لعنت بھیجتے ہیں۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)۔ اور بخاری ومسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو ہم بستری کے لیے بلاتا ہے اور عورت انکار کرتی ہے تو آسمان والے (فرشتے) اس عورت پر ناراض رہتے ہیں جب تک کہ یہ اپنے شوہر سے راضی نہ ہو جائے۔

(۳۳/ ۱۲۶۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَاتُقْبَلُ لَهُمْ صَلَاةٌ وَلَاتَصْعَدُ لَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ حَسَنَةٌ: اَلْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَوَالِيهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا حَتّٰى يَرْضٰى وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ. رواه الطبراني في الاوسط من رواية عبدالله بن محمد بن عقيل وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما من رواية زهير بن محمد، واللفظ لابن حبان۔

ترجمہ:...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں جن کی نماز (کامل) قبول نہیں ہوتی اور نہ ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف چڑھتی ہے: ① ۔ ایک بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ اپنے مالکوں کی طرف لوٹ کر آ جائے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھ دے (یعنی اطاعت کرے)، ② ۔ دوسرے وہ عورت کہ جس پر اس کا خاوند ناراض ہو، ③ ۔ تیسرے نشہ والا جب تک ہوش میں نہ آئے۔
(طبرانی فی الاوسط، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

(۳۴/ ۱۲۶۶) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا وَزَوْجُهَا كَارِهٌ لَعَنَهَا كُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ، وَكُلُّ شَيْءٍ مَرَّتْ عَلَيْهِ غَيْرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ حَتّٰى تَرْجِعَ رواه الطبراني في الاوسط

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جب عورت اس حال میں گھر سے نکلتی ہے کہ اس کا شوہر اس کے نکلنے کو ناپسند کرتا ہے تو ہر آسمان کا فرشتہ اس پر لعنت کرتا ہے اور ہر وہ چیز جس پر سے وہ گزر کر جاتی ہے جنات کے علاوہ سب اس پر لعنت کرتی ہیں جب تک گھر لوٹ کر نہ آ جائے۔ (طبرانی فی الاوسط)

## بیویوں میں کسی ایک بیوی کو ترجیح دینے اور بیویوں کے اندر عدل وانصاف نہ کرنے پر وعید

(۱/ ۱۲۶۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ امْرَأَتَانِ، فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَشِقُّهُ سَاقِطٌ۔ رواه الترمذي، وتكلم فيه، والحاكم وقال: صحيح على شرطهما، ورواه ابوداؤد، ولفظه: مَنْ كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ، فَمَالَ إِلٰى أَحَدِهِمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ مَائِلٌ، والنسائي۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان عدل وانصاف نہ کرتا ہو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی ایک جانب گری ہوئی ہوگی۔ (ترمذی، حاکم، نسائی)
اور ابوداؤد کی روایت ہے کہ جس کے پاس دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف جھک جائے قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی ایک جانب جھکی ہوئی ہوگی۔

(۲/ ۱۲۶۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ، يَعْنِي الْقَلْبَ۔

رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي، وابن ماجه، وابن حبان في صحيحه، وقال الترمذي: رواه مرسلا، وهو اصح۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ازواج مطہرات کے درمیان باریاں لگاتے تھے اور ان میں برابری فرماتے تھے (اس کے باوجود) یہ ارشاد فرماتے اے اللہ! یہ تقسیم اور برابری میری ان چیزوں میں ہے جو میرے اختیار میں ہیں لہٰذا جو میرے اختیار میں نہیں اور وہ صرف تیرے قبضہ قدرت میں ہے (یعنی دل کا کسی ایک طرف زیادہ مائل ہوجانا) اس میں مجھے ملامت نہ کیجیو۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ جو چیزیں انسان کے اختیار میں ہیں جیسے رات گزارنا اور لباس کی تقسیم اور نفقہ وغیرہ میں برابری کرنا ضروری ہے اور اس میں عدل وبرابری نہ ہونے کی صورت میں اللہ کی طرف سے مواخذہ ہوگا، البتہ بیویوں میں سے کسی سے زیادہ محبت ہونا دل کا ایک طرف مائل ہونا یہ انسان کے اختیار میں نہیں اس لیے امید ہے اس پر مواخذہ نہ ہوگا۔

(۳/ ۲۹۴۴) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَاللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ، الَّذِيْ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيْهِمْ وَمَاوَلُوْا. رواه مسلم وغيره.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ انصاف کرنے والے نور کے ممبروں پر اس کے دائیں طرف ہوں گے اور اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہی ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں میں اور گھر والوں کے بارے میں اور جو ان کی ماتحتی میں ہیں ان میں عدل وانصاف کرتے ہیں۔ (مسلم وغیرہ)

## بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی ترغیب اور لڑکیوں پر خرچ کرنے اور ان کی تربیت کرنے کا اجروثواب اور بیوی بچوں کی پرواہ نہ کرنے اور ان کو ضائع کرنے پر وعید

اس باب کی اکثر احادیث کا ترجمہ پہلے صدقہ کے بیان میں لکھا جاچکا ہے، لہٰذا اس کا اعادہ نہ ہوگا۔

(۱۳/ ۱۶۷۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَعُوْنَةَ تَأْتِيْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى قَدْرِ الْمُؤْنَةِ، وَإِنَّ الصَّبْرَ يَأْتِيْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى قَدْرِ الْبَلَاءِ.

رواه البزار، ورواته محتج بهم في الصحيح الا طارق بن عمار ففيه كلام قريب، ولم يترك، والحديث غريب.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ذمہ داری کے بقدر ہوتی ہے اور بلاشبہ صبر (کی توفیق) اللہ کی طرف سے مصیبت کے بقدر مل جاتی ہے۔ (بزار)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اس خوف سے کہ بیوی بچوں کا حق ادا نہ کرسکوں گا شادی کرنے سے بچے یہ درست نہیں ہے، اس لیے کہ جتنی ذمہ داری آدمی پر آتی ہے اسی کے بقدر اللہ کی طرف سے مدد بھی ہوتی ہے، اللہ غیب سے ہی بیوی بچوں کی روزی اور ضروریات زندگی کا سامان مہیا کرتا ہے، اور جتنی مصیبت انسان پر آتی ہے اسی کے بقدر اللہ جل جلالہ صبر کی توفیق دے دیتے ہیں۔

(۱۵/ ۱۶۷۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: مَرَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، أَوْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ بِمِرْطٍ، وَاسْتَغْلَاهُ، قَالَ: فَمَرَّ بِهٖ عَلٰى عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ فَاشْتَرَاهُ فَكَسَاهُ امْرَأَتَهٗ سُخَيْلَةَ بِنْتَ عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، فَمَرَّ بِهٖ عُثْمَانُ، أَوْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ، فَقَالَ: مَافَعَلَ الْمِرْطُ الَّذِيْ ابْتَعْتَ؟ قَالَ عَمْرٌو: تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَلٰى سُخَيْلَةَ بِنْتِ عُبَيْدَةَ فَقَالَ: إِنَّ كُلَّ مَاصَنَعْتَ إِلٰى أَهْلِكَ صَدَقَةٌ فَقَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَالِكَ، فَذَكَرَ مَاقَالَ عَمْرٌو لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: صَدَقَ عَمْرٌو كُلُّ مَاصَنَعْتَ إِلٰى أَهْلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِمْ۔ رواه ابو يعلى والطبراني ورواته ثقات، وروى احمد المرفوع منه۔

ترجمہ:...... حضرت عمرو بن امیہؓ کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عفانؓ یا عبدالرحمن بن عوفؓ ایک چادر لے کر گزرے جس کی قیمت بہت مہنگی بتلائی، عمرو بن امیہؓ کا وہاں سے گزر ہوا انہوں نے وہ خرید لی اور اپنی بیوی سخیلہ بنت عبیدہ کو پہنا دی، پھر (کسی وقت) حضرت عثمانؓ یا عبدالرحمن بن عوفؓ کا ان پر سے گزر ہوا تو پوچھا جو چادر خریدی تھی اس کا کیا کیا؟ حضرت عمرو بن نے فرمایا وہ میں نے سخلیہ کو صدقہ کردی، انہوں نے فرمایا اپنے گھر والوں کے ساتھ جو حسن سلوک کرو گے وہ صدقہ ہوگا۔ حضرت عمروؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی ارشاد فرماتے سنا ہے۔ انہوں نے یہ حضرت عمروؓ کی بات رسول اللہ ﷺ سے ذکر کردی، آپ نے ارشاد فرمایا: عمرو نے سچ کہا، جو تم اپنے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کرو گے وہ ان پر صدقہ ہوگا۔ (ابویعلی، طبرانی، احمد)

(۱۸/ ۱۶۷۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُّضَيِّعَ مَنْ يَقُوْتُ. رواه ابوداؤد والنسائي والحاكم الا انه قال: من يعول. وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے گناہ کے لیے یہی بات کافی ہے کہ ان کا جن پر خرچ کرنا (اہل وعیال) اس کے ذمہ ہے ان کا خیال نہ رکھے۔ (ابوداؤد، نسائی، حاکم)

(۱۹/ ۱۶۷۳) وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ حَفِظَ أَمْ ضَيَّعَ حَتّٰى يَسْأَلَ الرَّجُلَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ۔ رواه ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت حسنؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نگران سے اس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھے گا کہ اپنے ماتحتوں کی ذمہ داری کی حفاظت کی یا اسے ضائع کیا (یعنی ذمہ داری کو پورا کیا یا نہیں) حتیٰ کہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ (صحیح ابن حبان)

(۲۲/ ۱۶۷۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهٗ. رواه مسلم واللفظ له، والترمذي۔ وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دو لڑکیوں کی بالغ ہونے تک معاش کی کفالت کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ میں اور وہ یوں (آپ نے دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ سے فرمایا) قریب ہوں گے۔ (صحیح ابن حبان، مسلم، ترمذی)

(۲۰/ ۱۶۷۵) وروى الطبراني عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ لَهٗ ثَلَاثُ بَنَاتٍ، أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ، أَوْ بِنْتَانِ، أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ. رواه الترمذي واللفظ له، وابوداؤد الا انه قال: فَأَدَّبَهُنَّ، وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ، وَزَوَّجَهُنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔

ترجمہ:...... حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی مسلمان کی تین لڑکیاں ہوں یا تین بہنیں یا دو لڑکیاں یا دو بہنیں ہوں، بس اس نے ان کی بہتر تربیت کی اور ان کے (حقوق کے) بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرا تو اس کے لیے جنت ہے۔ (طبرانی، ترمذی)۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ان کی تربیت اچھی کرے اور ان کی شادی کردے تو اس کے لیے جنت ہے۔ (صحیح ابن حبان)

(۲۹/ ۱۶۷۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهٗ أُنْثٰى فَلَمْ يَئِدْهَا، وَلَمْ يُهِنْهَا، وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهٗ، يَعْنِي الذُّكُوْرَ عَلَيْهَا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ. رواه ابوداؤد، والحاكم۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی کوئی بیٹی ہو وہ اس کو زندہ درگور نہ کرے (جیسا کہ

زمانہ جاہلیت میں عام رواج تھا) اور نہ اس کی اہانت و ناقدری کرے اور نہ محبت اور برتاؤ میں اپنے بیٹوں کو اس پر ترجیح دے اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ (ابوداؤد، حاکم)

فائدہ:...... اسلام نے لڑکیوں کی قدر و قیمت، عزت و وقار کو بڑھایا اور لڑکیوں کو اچھی تربیت اور ان کی کفالت اور ذمہ داری کے اٹھانے اور ان پر خرچ کرنے کے دنیوی و اخروی فوائد کو بیان کیا، ورنہ زمانہ جاہلیت میں ان کی کوئی قدر و منزلت نہ تھی، بلکہ لڑکی کی پیدائش معیوب سمجھی جاتی تھی اور اسی شرم و عار میں لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، جیسا کہ اللہ جل شانہ، نے اس آیت میں بیان فرمایا:

وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ بِالْأُنْثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۝ يَتَوَارَىٰ مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ ۚ أَيُمْسِكُهُ عَلَىٰ هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ (النحل)

"اور جب ان میں کسی کو بیٹی (پیدا ہونے) کی خبر دی جائے (جس کو اللہ کے لیے تجویز کرتے ہیں) تو (اس قدر ناراض ہو کہ) سارے دن اس کا چہرہ بے رونق رہے، اور وہ دل ہی دل میں گھٹتا رہے (اور) جس چیز کی اس کو خبر دی گئی ہے (یعنی تولد دختر) اس کی عار سے لوگوں سے چھپا چھپا پھرے (اور دل میں اتار چڑھاؤ کرے کہ) آیا اس (مولود جدید) کو ذلت (کی حالت) پر لیے رہے یا اس کو (زندہ یا مار کر) مٹی میں گاڑ دے، خوب سن لو ان کی یہ تجویز بہت بری ہے"

تفسیر روح البیان میں بحوالہ شرعہ لکھا ہے کہ مسلمان کو چاہیے کہ لڑکی پیدا ہونے سے زیادہ خوشی کا اظہار کرے تا کہ اہل جاہلیت کے فعل پر تردید ہو جائے اور ایک حدیث میں ہے وہ عورت مبارک ہوتی ہے جس کے پہلے پیٹ سے لڑکی پیدا ہو۔

قرآن کریم کی آیت: يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ ۝ (الشوریٰ) میں بھی اناث (لڑکیوں) کو پہلے ذکر کرنے سے اس کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ پہلے پیٹ سے لڑکی پیدا ہونا افضل ہے۔

## اچھے نام رکھنے کی ترغیب اور برے نام رکھنے کی ممانعت اور ان کے بدلنے کا حکم

(۱/ ۱۶۷۷) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَحَسِّنُوا أَسْمَاءَكُمْ. رواه ابوداؤد، وابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم قیامت کے دن اپنے ناموں اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارے جاؤ گے لہٰذا اچھے نام رکھا کرو۔ (ابوداؤد، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... یہ خطاب تمام بنی آدم کو ہے لہٰذا اس میں باپ بھی داخل ہیں اور بعض روایات میں آیا ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا۔ دونوں میں کوئی معارض نہیں یا تو تغلیباً "آباء" (باپ) فرمادیا مراد ماں باپ دونوں ہیں اور شاید کہ کبھی باپوں کے نام سے اور کبھی ماؤں کے نام سے پکاریں گے یا بعضوں کو باپوں کی نسبت سے اور بعضوں کو ماؤں کی نسبت سے پکاریں گے یا بعض جگہوں میں اس طرح اور بعض میں اس طرح۔ (از مظاہر حق ج ۴ ص ۸۲)

(۲/ ۱۶۷۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى: عَبْدُ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ. رواه مسلم وابوداؤد والترمذی، وابن ماجہ۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور پسند تمہارے ناموں میں سے دو نام ہیں: ایک عبداللہ اور دوسرے عبدالرحمن۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... بعض علماء کا کہنا ہے کہ سب سے زیادہ انبیاء علیہم السلام کے نام اللہ کے نزدیک محبوب ہیں اور انبیاء کے ناموں کے بعد یہ دو نام زیادہ پسند ہیں البتہ یہ دو نام محمد کے نام سے زیادہ پسند نہیں بلکہ محبوبیت میں برابر ہیں یا کم۔ (از مظاہر حق)

(۳/ ۱۹۷۹) وَعَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ: عَبْدُاللّٰهِ، وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ، وَأَصْدَقُهَا: حَارِثٌ وَهَمَّامٌ، وَأَقْبَحُهَا: حَرْبٌ وَمُرَّةٌ. رواه ابوداؤد واللفظ له والنسائی۔

ترجمہ:...... حضرت ابو وہب جشمی ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء (علیہم السلام) والے نام رکھو اور اللہ کو دو نام بہت پسند ہیں۔ عبداللہ اور عبدالرحمن، اور خوب سچے ناموں میں (یعنی واقع کے مطابق) دو نام ہیں حارث اور ہمام، اور بدترین ناموں میں سے دو نام ہیں ایک حرب اور مرہ (ابوداؤد، نسائی)

فائدہ:...... حدیث بالا میں انبیاء علیہم السلام کے نام رکھنے کی ترغیب ہے، نہ کہ فرشتوں کے نام اور نہ زمانہ جاہلیت کے نام جیسے کلب، حمار، عبد شمس وغیرہ اور عبداللہ اور عبدالرحمن یہ دو نام زیادہ اللہ کو پسند ہیں اس ضمن میں وہ نام بھی داخل ہیں جس میں لفظ عبد ہو جیسے عبدالرحیم، عبدالکریم وغیرہ اور خوب سچے ناموں میں جو واقع کے مطابق ہوں دو نام ہیں ایک حارث اور دوسرا ہمام، اس لیے کہ حارث کے معنی کسب اور کمائی کرنے والا، اور ہمام ہم سے ہے بمعنی قصد و ارادہ کے ہے اور کوئی شخص کسب اور ارادہ سے خالی نہیں ہوتا اس لیے ان کو خوب سچا فرمایا اور بدترین دو نام ہیں ایک حرب جس کے معنی لڑائی کے ہیں اور مرہ جس کے معنی تلخی کے ہیں۔

(۴/ ۱۹۸۰) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ، لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا، وَلَا رَبَاحًا، وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُوْلُ: أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُوْنُ. فَيَقُوْلُ: لَا إِنَّمَا هُنَّ أَرْبَعٌ فَلَا تَزِيْدُنَّ عَلَيَّ. رواه مسلم واللفظ له، وابوداؤد والترمذی، وابن ماجه مختصرا. فلفظه قال: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيْقَنَا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَنَافِعٍ وَرَبَاحٍ وَيَسَارٍ۔

ترجمہ:...... حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کو چار کلمے بہت محبوب ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ان چار کلموں میں سے جس کلمہ کو بھی پہلے پڑھا جائے کوئی حرج نہیں، اپنے لڑکے کا نام یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح رکھو، اس لیے کہ تم کبھی پوچھو گے کیا وہ (یعنی یسار یا رباح یا نجیح یا افلح ہے) اور نہ ہوں تو جواب دینے والا کہے وہ تو یہاں نہیں ہے۔ یہ چار نام ہیں یہ نہ رکھو۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)۔ اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا کہ اپنے غلاموں کا نام چار ناموں میں سے کوئی رکھیں وہ یہ ہیں: افلح، نافع، رباح، یسار۔

فائدہ:...... یسار یسر سے ہے، بمعنی آسانی و فراخی کے ہے اور رباح ربح سے بمعنی فائدہ کے ہے اور نجیح نجح سے ہے، بمعنی کامیابی اور افلح، فلاح سے ہے بمعنی چھٹکارہ کے ہے اس طرح کا نام رکھنے سے اس لیے منع فرمایا کہ اگر کوئی گھر والوں سے پوچھے کہ فلانا یہاں ہے اور وہ کہے کہ نہیں ہے تو اصل معنی کے اعتبار سے مکروہ اور ناپسندیدہ ہے اگرچہ مراد یہاں ایک معین شخص اور ذات ہے تاہم پھر بھی معنی کے اعتبار سے مناسب نہیں کہ کہا جائے کہ یسار نہیں یعنی ہمارے ہاں آسانی نہیں، یا رباح نہیں یعنی فائدہ نہیں وغیرہ ذٰلک۔

(۵/ ۱۹۸۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ۔ زادفی روایة: لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ. قال سفیان: مثل شاهنشاه. رواه البخاری ومسلم۔

وَلِمُسْلِمٍ: أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ: رَجُلٌ كَانَ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ الْأَمْلَاكِ إِلَّا اللّٰهُ.

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے بدترین نام یہ ہے کہ کسی شخص کا نام ملک الاملاک رکھا جائے۔ یعنی بادشاہوں کا بادشاہ (جب کہ بادشاہ حقیقی اللہ کے سوا کوئی نہیں) حضرت سفیانؒ فرماتے ہیں (فارسی میں) اسی کے مشابہ شہنشاہ نام رکھنا ہے۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بدترین اور برا شخص وہ ہوگا جس نے اپنا نام ملک الاملاک رکھا ہو (جس کے معنی ہیں بادشاہوں کا بادشاہ) جب کہ حقیقی بادشاہ اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... جب بادشاہ حقیقی صرف اللہ کی ذات ہے تو "ملک الاملاک" نام رکھنا کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے، جب کہ شرک تو کیا اس کا وہم بھی اگر ہوتا تو اس کی بھی گنجائش نہیں۔

(۶/ ۱۶۸۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ. رواه الترمذي.

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ برے نام کو بدل دیا کرتے تھے (اس کی جگہ کوئی اچھا نام رکھ دیتے تھے)۔ (ترمذی)

فائدہ:...... ناموں کی تبدیلی کے متعلق روایات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۷/ ۱۶۸۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْلَةَ. رواه الترمذي، وابن ماجه.

ترجمہ:...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کی ایک بیٹی تھی اس کو عاصیہ (جس کی معنی گنہگار کے ہیں) کہا جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھ دیا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

(۸/ ۱۶۸۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ كَانَ اِسْمُهَا بَرَّةَ. فَقِيْلَ تُزَكِّيْ نَفْسَهَا. فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ. رواه البخاري ومسلم، وابن ماجه وغيرهم.

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ زینب بنت ابی سلمہؓ کا (پہلے) نام برۃ تھا (جس کے معنی نیکوکار کے ہیں) کہا گیا کہ وہ اپنے نفس کو پاک بتاتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، وغیرہم)

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسا نام نہیں رکھنا چاہیے جس میں نفس کی تعریف ہو۔ (از مظاہر حق)

(۹/ ۱۶۸۵) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ. فَقَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هٰذَا الْاِسْمِ. وَسُمِّيْتُ بَرَّةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزَكُّوْا أَنْفُسَكُمْ. اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ. فَقَالُوْا: بِمَ نُسَمِّيْهَا؟ فَقَالَ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ. رواه مسلم وابوداؤد.

قال ابوداؤد: وَغَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْعَاصِ، وَعَزِيْزٍ، وَعَتَلَةَ، وَشَيْطَانٍ، وَالْحَكَمِ، وَغُرَابٍ وَحُبَابٍ، وَشِهَابٍ، فَسَمَّاهُ هِشَامًا. وَسَمَّى حَرْبًا: سِلْمًا، وَسَمَّى الْمُضْطَجِعَ: الْمُنْبَعِثَ. وَأَرْضًا تُسَمَّى عَفِرَةَ سَمَّاهَا خَضِرَةَ. وَشِعْبَ الضَّلَالَةِ سَمَّاهُ: شِعْبَ الْهُدٰى وَبَنِي الزِّنْيَةِ سَمَّاهُمْ: بَنِي الرِّشْدَةِ وَسَمَّى بَنِي مُغْوِيَةَ بَنِي رِشْدَةَ.

ترجمہ:...... محمد بن عمروؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ نام رکھنے سے منع فرمایا ہے میرا (بھی) نام برہ رکھا گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے نفسوں کو نہ سراہو۔ اللہ تعالیٰ تم میں سے نیکوکاروں کو زیادہ جانتا ہے، عرض کیا (پھر) کیا نام رکھیں؟ ارشاد فرمایا ان کا نام زینب رکھو۔ (مسلم، ابوداؤد)

ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے (جن ناموں کو بدلا منجملہ ان کے) عاصی کا نام بدلا۔ (اس لیے کہ عاصی کے معنی نافرمان جب کہ مؤمن کا شعار اطاعت اور فرمانبرداری اور انقیاد ہے) اور عزیز کا نام بدلا (اس لیے کہ عزیز اللہ کے ناموں میں سے ہے، عزیز عزت اور غلبہ پر دلالت کرتا ہے اور بندوں کے لیے ذلت اور فروتنی مناسب ہے) اور عتلہ کا نام بدلا (اس لیے کہ اس کے معنی غلظت اور شدت کے ہیں جب کہ مؤمن کو نرم اور آسان ہونا مناسب ہے) اور شیطان کا نام بدلا، (اس لیے کہ شیطان ابلیس کا نام ہے اور اس کے معنی خیر و بھلائی سے دور کے ہیں) اور حکم کا نام بدلا (اس لیے کہ حکم مبالغہ حاکم ہے اور حاکم حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور حکم صرف اسی کا ہے) اور غراب کا نام بدلا، (اس لیے کہ غراب کوے کو کہتے ہیں جو جانوروں میں پلید تر جانور ہے کہ نجاست کھاتا ہے اور اس کے معنی دوری کے ہیں) اور حباب کا نام بدلا (اس لیے حباب شیطان کا نام ہے اور سانپ کو بھی کہتے ہیں) اور شہاب کا نام بدلا (اس لیے کہ اس کے معنی آگ کا بھڑکتا شعلہ اور آگ کی سزا و بنا اللہ کی سزاؤں میں سے ایک سزا ہے) پس اس کا نام ہشام رکھا اور حرب کا نام سلم رکھا، اور ایک زمین کا نام عفرۃ تھا۔ (یعنی وہ زمین جس میں کاشت نہ ہوسکتی ہو) آپ نے اس کا نام بدل کر خضرۃ رکھا (یعنی سرسبز زمین) اور شعب الضلالۃ کا نام بدل کر شعب الہدایۃ رکھا۔ (شعب الضلالۃ کے معنی گمراہی کی گھاٹی کے ہیں) اور بنو زنیہ (زنا کی اولاد) کا نام بدل کر بنو رشدۃ رکھا۔ اور بنو مغویہ (گمراہی کی اولاد) کا نام بدل کر بنو رشدۃ (ہدایت کی اولاد) رکھا۔

## اولاد کو ادب سکھانے اور ان کی تربیت کرنے کی ترغیب

(۱/ ۱۹۸۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ، رواہ الترمذی۔

ترجمہ:...... حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے بچے کو ادب سکھائے (یعنی تربیت کرے اور بقدر ضرورت زجر و توبیخ کرے) یہ ایک صاع صدقہ کرنے سے اس کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ (ترمذی)

فائدہ:...... چوں کہ اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے اور وہی حقیقی زندگی ہے جو کبھی نہ ختم ہوگی، لہٰذا دنیا کے سارے مسائل سے زیادہ آخرت کو بنانے اور وہاں فوز و فلاح حاصل کرنے کی فکر کی جائے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ہر صاحب اولاد پر اس کی اولاد کا یہ حق بتایا ہے کہ وہ بالکل شروع ہی سے اس کی دینی تعلیم و تربیت کی فکر کرے اور اولاد کا حقیقی مستقبل جو آخرت ہے وہ اسی تعلیم و تربیت سے روشن ہوگا، اسی لیے ایک حدیث میں ہے کہ اپنے بچوں کو سب سے پہلے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہلواؤ اور موت کے وقت ان کو اسی کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی تلقین کرو۔

(۲/ ۱۹۸۷) وَعَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ۔ رواہ الترمذی ایضا۔

ترجمہ:...... حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی باپ نے اپنی اولاد کو کوئی عطیہ اور تحفہ حسن ادب اور اچھی سیرت سے بہتر نہیں دیا۔ (ترمذی)

فائدہ:...... یعنی باپ کی طرف سے اولاد کے لیے سب سے اعلیٰ اور بیش بہا تحفہ یہی ہے کہ ان کی ایسی تربیت کرے کہ وہ شائستگی اور اچھے اخلاق و سیرت کے حامل ہوں۔

(۳/ ۱۹۸۸) وروی ابن ماجۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْرِمُوْا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوْا أَدَبَهُمْ۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اپنی اولاد کا اکرام کرو، اور (اچھی تربیت کے ذریعہ) ان کو حسن ادب سے آراستہ کرو۔ (ابن ماجہ)

فائدہ:...... اولاد کا اکرام یہ ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کا عطیہ اور اس کی امانت سمجھ کر ان کی قدر اور ان کا لحاظ کیا جائے حسب استطاعت ان کی ضروریات حیات کا بندوبست کیا جائے اور ان کو بوجھ اور مصیبت نہ سمجھا جائے، اور ان کا حوصلہ اور ہمت کو بڑھایا جائے، ان کو اتنا دبا کر نہ رکھا جائے کہ وہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو کھو بیٹھیں اور احساس کمتری کا شکار ہو جائیں اور کہیں خدانخواستہ یہ احساس نہ پیدا ہو جائے کہ ہم کوئی کام کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

## انسان اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے یا کوئی غلام اپنے آقاؤں کے علاوہ دوسروں کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرے، اس پر وعید

(۱/ ۱۶۸۹) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ۔ رواہ البخاری، ومسلم، وابوداؤد و ابن ماجۃ۔

ترجمہ:...... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب ہو حالاں کہ وہ جانتا ہے کہ میرا باپ کون ہے تو ایسے پر جنت حرام ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۲/ ۱۶۹۰) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعٰى بِغَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ إِلَّا كَفَرَ. وَمَنِ ادَّعٰى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوُّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ۔ رواہ البخاری ومسلم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب ہو جب کہ وہ اپنے (حقیقی) باپ کو جانتا ہو تو اس نے (ایک گونہ) کفر کیا اور جس نے کسی کا اپنے لیے دعویٰ کیا حالاں کہ وہ اس کا نہیں تھا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے اور جس نے کسی پر کفر کی تہمت لگائی یا اللہ کا دشمن کہہ کر پکارا جب کہ یہ حقیقت کے خلاف تھا تو یہ بول کہنے والے پر ہی لوٹ جاتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

(۵/ ۱۶۹۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ قَدْرِ سَبْعِيْنَ عَامًا، أَوْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ عَامًا. رواہ احمد وابن ماجہ الا انہ قال: وَإِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے کو منسوب کرے وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ سکے گا جب کہ اس کی خوشبو ستر سال دور کی مسافت سے پائی جاتی ہے۔ اور ابن ماجہ کی روایت کے مطابق پانچ سو سال دور کی مسافت سے آتی ہے۔ (احمد، ابن ماجہ)

(۶/ ۱۶۹۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ، أَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ۔ رواہ احمد وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب ہو یا کوئی غلام اپنے آقاؤں کے علاوہ دوسروں کی طرف اپنی نسبت کرے تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ (احمد، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... قرآن پاک میں بھی اللہ جل شانہ، نے اسی بات کا حکم دیا کہ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ (تم ان کو ان کے

(حقیقی) باپوں کی طرف منسوب کیا کرو یہ اللہ کے نزدیک راستی کی بات ہے) زمانہ جاہلیت میں ایک رسم یہ تھی کہ آدمی کسی دوسرے کے بیٹے کو اپنا متبنّٰی (منہ بولا بیٹا) بنالیتا تھا اور جو اس طرح بیٹا بنا تا یہ لڑکا اسی کا بیٹا مشہور ہوجاتا اور اسی کا بیٹا کہہ کر پکارا جاتا تھا اور اس کے نزدیک یہ منہ بولا بیٹا تمام احکام میں اصلی بیٹے کی طرح مانا جاتا تھا مثلاً میراث میں بھی اس کی اولاد کے ساتھ حقیقی اولاد کی طرح ان کی شرکت ہوتی اور نسبی رشتہ سے جن عورتوں کے ساتھ نکاح حرام ہوتا ہے یہ منہ بولے بیٹے کے رشتہ کو بھی ایسا ہی قرار دیتے مثلاً جیسے اپنے حقیقی بیٹے کی بیوی سے اس کے طلاق دینے کے بعد بھی نکاح حرام رہتا ہے یہ منہ بولے بیٹے کی بیوی کو بھی طلاق کے بعد اس شخص کے لیے حرام سمجھتے تھے، اس پر اللہ جل شانہ، نے رد فرمایا اور فرمایا منہ بولا بیٹا تمہارا بیٹا نہیں بن جاتا یعنی دوسرے بیٹوں کے ساتھ نہ وہ میراث میں شریک ہوگا اور نہ حرمت نکاح کے مسائل اس پر عائد ہوں گے کہ بیٹے کی مطلقہ بیوی باپ پر ہمیشہ کے لیے حرام ہے تو متبنّٰی کی بیوی بھی حرام ہو، اور اپنے باپ کے علاوہ دوسرے کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرانے کا اثر بہت سے معاملات پر پڑتا ہے اس لیے کہ یہ حکم نافذ کردیا گیا کہ متبنّٰی بیٹے کو جب پکارو یا اس کا ذکر کرو تو اس کے اصلی اور حقیقی باپ کی طرف منسوب کر کے ذکر کرو، جس نے بیٹا بنالیا جس کا یہ بیٹا بن گیا اس کا بیٹا کہہ کر خطاب نہ کرو کیوں کہ اس سے بہت سے معاملات میں اشتباہ اور التباس پیدا ہوجانے کا خطرہ ہے۔

بخاری ومسلم میں حضرت ابن عمرؓ کی حدیث ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے (کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو متبنّٰی بنالیا تھا اس آیت کے نزول کے بعد ہم نے یہ عادت چھوڑ دی) اس سے معلوم ہوا کہ اکثر آدمی جو دوسروں کے بچوں کو بیٹا کہہ کر پکارتے ہیں جبکہ محض شفقت کی وجہ سے ہو متبنّٰی (منہ بولا بیٹا) قرار دینے کی وجہ سے نہ ہو تو اگرچہ یہ جائز ہے، مگر پھر بھی بہتر نہیں ہے کہ صورۃً ممانعت میں داخل ہے۔ کذافی الروح عن الخفاجی علی البیضاوی۔

(۹/ ۱۹۹۳) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ ادَّعٰى نَسَبًا لَا يُعْرَفُ كَفَرَ بِاللّٰهِ، أَوِ انْتَفٰى مِنْ نَسَبٍ وَإِنْ دَقَّ، كَفَرَ بِاللّٰهِ. رواه الطبرانی فی الاوسط۔

ترجمہ:...... حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی ایسے نسب سے ہونے کا دعویٰ کیا جو نسب معروف نہ ہو یا جس نسب سے وہ تھا اس سے ہونے کی نفی کی (کہ میں اس نسب سے نہیں ہوں) اگرچہ ہلکی اور معمولی درجہ کی نفی کی ہو تو اس نے اللہ جل شانہ، کے ساتھ کفر کیا۔ (طبرانی)

## جس کے تین بچے یا دو بچے مرجائیں یا ایک بچہ مرجائے اس کے اجر وثواب کا بیان

(۱/ ۱۹۰۳) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ إِيَّاهُمْ. رواه البخاری ومسلم والنسائی، وابن ماجه. وفی روایة للنسائی أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: أَوِ اثْنَانِ؟ فَقَالَ: أَوِ اثْنَانِ. قَالَتِ الْمَرْأَةُ: يَا لَيْتَنِي قُلْتُ: وَاحِدَةٌ رواه ابن حبان فی صحیحه مختصرا: مَنِ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

ترجمہ:...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے مرجائیں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر رحم وفضل کی وجہ سے اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ)۔ اور نسائی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے تین بچوں کی موت پر ثواب کی امید رکھی وہ جنت میں داخل ہوگا ایک عورت نے عرض کیا: یا دو کے

مرنے پر؟ فرمایا: خواہ دو کے مرنے پر! وہ عورت کہتی ہیں کہ کاش میں ایک کا (بھی) کہہ دیتی (تو آپ ایک کا بھی فرمادیتے)۔

(۳/ ۱۹۹۵) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ. رواه ابن ماجه بإسناد حسن۔

ترجمہ:...... حضرت عتبہ بن عبد سلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس کسی مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے (خواہ لڑکے یا لڑکیاں ہوں) مرجائیں تو وہ بچے جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے جس دروازے سے وہ چاہے جنت میں داخل ہوجائے۔ (ابن ماجہ)

(۳/ ۱۹۹۶) وَفِي أُخْرٰى لَهُ أَيْضًا قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ بِصَبِيٍّ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، ادْعُ اللّٰهَ لِيْ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً. فَقَالَ: أَدَفَنْتِ ثَلَاثَةً؟ قَالَتْ: نَعَمْ! قَالَ: لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيْدٍ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے بچے کو لے کر آئی اور کہا کہ اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ سے اس کے حق میں دعا کردیجیے تاکہ (بعد میں زندہ رہے) میں تین بچے دفن کرچکی ہوں۔ آپ نے فرمایا: تین بچے؟ اس نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: تمہارے لیے دوزخ سے مضبوط بندش ہوگئی۔

(۴/ ۱۹۹۷) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ. رواه ابن حبان في صحيحه، وهو في المسند من حديث ام انس بن مالك. وفي النسائي، بنحوه من حديث ابي هريرة وزاد فيه قال يُقَالُ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ، فَيَقُوْلُوْنَ: حَتّٰى تَدْخُلَ آبَاؤُنَا، فَيُقَالُ لَهُمْ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ۔

ترجمہ:...... حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن ماں باپ کے تین بچے بلوغ سے پہلے انتقال کرجائیں اللہ تعالیٰ ان بچوں پر فضل ورحمت کی وجہ سے ان کے ماں باپ کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (صحیح ابن حبان)

اور نسائی کی روایت میں اس پر یہ اضافہ بھی ہے کہ ان بچوں سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہوجاؤ وہ کہیں گے جب تک ہمارے ماں باپ جنت میں داخل نہ ہوں ہم داخل کیسے ہوں؟ ان سے کہا جائے گا تم اور تمہارے ماں باپ سب جنت میں داخل ہوجاؤ۔ (نسائی)

(۵/ ۱۹۹۸) وَعَنْ أَبِي حَسَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِيْ ابْنَانِ، فَمَا أَنْتَ مُحَدِّثِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِحَدِيْثٍ يُطَيِّبُ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا. قَالَ: نَعَمْ، صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقّٰى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ، أَوْقَالَ أَبَوَيْهِ، فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ، أَوْقَالَ: بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ أَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هٰذَا. فَلَا يَتَنَاهٰى، أَوْقَالَ: يَنْتَهِيْ حَتّٰى يُدْخِلَهُ اللّٰهُ وَأَبَاهُ الْجَنَّةَ. رواه مسلم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوحسانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ سے کہا کہ میرے دو بیٹوں کا انتقال ہوگیا تو آپ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں کوئی حدیث بیان کریں تاکہ ہم خوش ہوجائیں (اور اپنے مردوں کی طرف سے (تسلی حاصل کریں) انہوں نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! ان کے چھوٹے بچے جنت کے کیڑے ہوں گی (بے روک ٹوک جنت میں آتے جاتے رہیں گے) وہ اپنے باپ (اور ماں) کے کپڑے کو پکڑ کر جیسے میں تمہارے اس کپڑے کے دامن کو پکڑا ہوا ہوں جنت کے پاس لے آئیں گے یہاں تک کہ اللہ اس کو اور اس کے باپ کو جنت میں داخل کردے گا۔ (مسلم)

(۸/ ۱۳۹۹) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ لَمْ يَرِدِ النَّارَ إِلَّا عَابِرَ سَبِيْلٍ۔ يَعْنِي الْجَوَازَ عَلَى الصِّرَاطِ۔ رواه الطبرانی۔

ترجمہ:...... حضرت عبدالرحمن بن بشیر انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے تین بچے بلوغ سے پہلے انتقال کر جائیں وہ جہنم میں نہ جائے گا سوائے اس کے کہ پل صراط پر سے گزرتے وقت جہنم کے اوپر سے اس کا گزر ہوگا۔ (طبرانی)

(۱۰/ ۱۴۰۰) وَعَنْ حَبِيْبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا جِيْءَ بِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُوْقَفُوْا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُمْ: اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُوْنَ: حَتّٰى تَدْخُلَ اٰبَاؤُنَا، فَيُقَالُ لَهُمْ: اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ، رواه الطبرانی فی الكبير باسناد حسن جيد۔

ترجمہ:...... ایک عورت حبیبہؓ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے پاس تھی اتنے میں نبی پاک ﷺ ان کے پاس تشریف لے آئے اور ارشاد فرمایا: جن مسلمان ماں باپ کے تین بچے بلوغ سے پہلے انتقال کر جائیں تو ان کو قیامت کے دن لایا جائے گا یہاں تک کہ ان کو جنت کے دروازے پر کھڑا کیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ کہیں گے: جب تک ہمارے ماں باپ داخل نہ ہوں، ہم کیسے جنت میں داخل ہوں؟ ان سے کہا جائے گا: تم اور تمہارے ماں باپ سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (طبرانی فی الکبیر)

(۱۳/ ۱۴۰۱) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوْتُ لَهُمَا أَرْبَعَةُ أَفْرَاطٍ إِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: وَثَلَاثَةٌ قَالُوْا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: وَاثْنَانِ قَالَ: وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِيْ لَمَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتّٰى يَكُوْنَ أَحَدَ زَوَايَاهَا، وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ مِثْلُ مُضَرَ، رواه عبدالله ابن الامام احمد، ورواته ثقات۔

ترجمہ:...... حضرت ابو بردہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جن مسلمان ماں باپ کے چار بچے آگے چلے جائیں (یعنی انتقال کر جائیں) اللہ ان کے ماں باپ کو اپنی رحمت اور فضل سے جنت میں داخل فرمائے گا، عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر تین بچے (انتقال کر جائیں)؟ فرمایا: تین ہوں (تب بھی) عرض کیا: دو ہوں؟ فرمایا (خواہ) دو (ہی کیوں نہ ہوں) ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ ایسے گنہ گار اور مجرم ہوں گے کہ جن کے جہنم میں داخل کرنے سے جہنم کا ایک کنارہ (حصہ) بھر جائے گا (یعنی ان کا جرم اتنا بڑا ہوگا کہ اس کی اتنی بڑی سزا ہوگی کہ اس ایک کی سزا سے جہنم کا ایک خالی حصہ بھر جائے۔ اللھم احفظنا منہ) اور میری امت کے ایسے (سعادت مند اور نیک لوگ بھی ہوں گے کہ) ان کی شفاعت اور سفارش پر قبیلہ مضر کی تعداد کے برابر (یعنی بہت بڑی تعداد) لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ (عبداللہ بن امام احمد)

(۱۴/ ۱۴۰۲) وَعَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ لِيْ وَلَدَانِ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ: مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدَانِ فِي الْإِسْلَامِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَقِيَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَ لِيْ: أَنْتَ الَّذِيْ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزَّائِدَيْنِ مَا قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: لَأَنْ يَكُوْنَ قَالَهُ لِيْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا غُلِّقَتْ عَلَيْهِ حِمْصُ وَفِلَسْطِيْنُ۔ رواه احمد والطبرانی ورواة احمد ثقات۔

ترجمہ:...... حضرت ابو ثعلبہ اشجعیؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے اسلام لانے کے بعد دو بچے انتقال کر گئے، ارشاد فرمایا: جس کے دو بچے اسلام کی حالت میں انتقال کر جائیں اللہ اس کو اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل کرے گا، اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ مجھے ملے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم وہی ہو جن سے رسول اللہ ﷺ نے دو بچوں (جن کا انتقال ہو گیا ہے) کے بارے میں

فرمایا تھا، میں نے کہا: جی ہاں! فرمایا: اگر مجھ سے رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے (جو تم سے فرمایا) تو یہ میرے لیے حمص اور فلسطین کے اندر جو کچھ (مال و دولت ساز و سامان ہے) اس سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔ (احمد، طبرانی)

(۱۶/ ۱۷۰۳) وَعَنْ قُرَّةَ بْنِ إِيَاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُحِبُّهُ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا أُحِبُّهُ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا فَعَلَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ؟ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَاتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْهِ: أَلَا تُحِبُّ أَنْ لَا تَأْتِيَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَهُ خَاصَّةً أَمْ لِكُلِّنَا؟ قَالَ: بَلْ لِكُلِّكُمْ۔ رواه احمد ورجاله رجال الصحيح، وابن حبان في صحيحه باختصار قول الرجل: اله خاصة۔ الى آخره، وفي رواية للنسائي قال: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ جَلَسَ إِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: فِيْهِمْ رَجُلٌ لَهُ ابْنٌ صَغِيْرٌ يَأْتِيْهِ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَيُقْعِدُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَهَلَكَ فَامْتَنَعَ الرَّجُلُ أَنْ يَحْضُرَ الْحَلْقَةَ لِذِكْرِ ابْنِهِ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَالِيْ لَا أَرٰى فُلَانًا: قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بُنَيُّهُ الَّذِيْ رَأَيْتَهُ هَلَكَ. فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ بُنَيِّهِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ هَلَكَ فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَافُلَانُ! أَيُّمَا كَانَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ أَنْ تَتَمَتَّعَ بِهِ عُمُرَكَ. أَوْلَا تَأْتِيْ إِلٰى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ قَدْ سَبَقَكَ إِلَيْهِ يَفْتَحُهُ لَكَ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَلْ يَسْبِقُنِيْ إِلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُهَا، لَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ: فَذَاكَ لَكَ۔

ترجمہ:...... حضرت قرہ بن ایاس ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے بیٹے کو لایا کرتا تھا نبی کریم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تم اس سے محبت کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! اللہ آپ سے محبت میں اضافہ فرمائے جیسے میں اس سے محبت کرتا ہوں (پھر کچھ زمانہ تک) نبی کریم ﷺ نے اس کو نہ دیکھا تو دریافت فرمایا: فلاں ابن فلاں کا کیا ہوا؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ تو انتقال کر گیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کے والد سے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی جاؤ، وہاں اپنے بیٹے کو پاؤ، وہ تمہارا انتظار کر رہا ہو، ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بشارت اور خوشخبری اس شخص ہی کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے یہ بشارت ہے؟ ارشاد فرمایا: بلکہ تم سب کے لیے ہے۔ (احمد، صحیح ابن حبان)

اور سنن نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ جب صحابہؓ کی جماعت بیٹھتی تو ایک شخص ان میں سے اپنے چھوٹے بیٹے کو لاتا وہ پیٹھ کی طرف سے آتا تو وہ شخص اپنے سامنے بٹھاتا (اچانک) اس کا انتقال ہو گیا تو اس شخص نے مجلس میں آنا چھوڑ دیا اپنے بیٹے کے یاد آنے کی وجہ سے، نبی کریم ﷺ نے اس کو مجلس میں نہ دیکھنے کی وجہ سے پوچھا فلاں شخص کو میں نہیں دیکھ رہا؟ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کا وہ بیٹا جس کو آپ نے دیکھا تھا انتقال کر گیا، تو نبی پاک ﷺ اس کے باپ سے ملے اور اس کے بیٹے کے متعلق پوچھا تو اس نے بتلایا کہ اس کا تو انتقال ہو گیا نبی پاک ﷺ نے اس کی تعزیت کی، پھر ارشاد فرمایا: اے فلاں! دو باتوں میں سے کون سی بات تمہیں زیادہ پسند ہے اس کی عمر سے فائدہ اٹھانا (یعنی اس کا زندہ رہنا) یا یہ بات پسند ہے کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی جاؤ تو اپنے اس لڑکے کو اس دروازے پر پہنچے ہوئے پہلے ہی پاؤ کہ وہ تمہارے لیے وہ دروازہ کھولے، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے تو یہ زیادہ پسند ہے کہ مجھ سے پہلے جنت کے دروازے پر پہنچا ہوا ہو اور وہ میرے لیے دروازہ کھولے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے لیے ہے (یعنی اس کا انتقال ہو گیا اب وہ تمہارے صبر کرنے پر تمہیں جنت میں لے کر جائے گا)۔

(۱۷/ ۱۷۰۴) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ: أَوِ اثْنَانِ. قَالُوْا: أَوْ

وَاحِدٌ. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ أَنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهُ بِسَرَرِهٖ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ

رواہ احمد والطبرانی. وإسناد احمد حسن، اوقریب من الحسن۔

ترجمہ:...... حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن مسلمان ماں باپ کے تین بچے مرجائیں اللہ ان پر فضل ومہربانی کر کے ان کے ماں باپ کو جنت میں داخل فرماتا ہے، لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یا اگر دو بچے؟ فرمایا خواہ دو ہوں عرض کیا: یا ایک ہو؟ فرمایا: خواہ ایک ہو، پھر ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جو بچہ حالت حمل میں ماں کے پیٹ میں مرگیا ہو حمل گر گیا ہو وہ (بھی) اپنی ماں کو نال سے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا جب کہ اس کی ماں ثواب کی امید رکھے اور صبر کرے۔ (احمد طبرانی)

(۱۸/ ۱۴۰۵) وَعَنْ أَبِيْ سَلْمَىٰ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَاعِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بَخٍ بَخٍ. وَأَشَارَ بِيَدِهٖ لِخَمْسٍ مَا أَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ. رواه النسائي وابن حبان في صحيحه، واللفظ له والحاكم، ورواه البزار من حديث ثوبان، وحسن إسناده، والطبراني من حديث سفينة، ورجاله رجال الصحيح وتقدم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوسلمیٰؓ جو رسول اللہ ﷺ کے مویشی چرانے والے تھے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا واہ واہ اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا پانچ چیزیں (اعمال نامہ ملنے کی ترازو میں) کتنی زیادہ وزنی ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ. وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اور مسلمانوں کا وہ بچہ جو مرجائے اور وہ (ماں باپ) اس پر صبر کریں اور ثواب کی امید کریں۔ (نسائی، صحیح ابن حبان، حاکم، بزار، طبرانی)

(۱۹/ ۱۴۰۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ. فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ؟ فَقَالَ: وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ. قَالَتْ: فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِيْ لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ. رواه الترمذي۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے جس کے دو بچے آگے چلے گئے ہوں اللہ ان کی وجہ سے اس کو بھی جنت میں داخل فرمادے گا، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا جس کا ایک بچہ آگے گیا ہو، ارشاد فرمایا: اے موفقہ! (اللہ کی طرف سے توفیق دی گئی) خواہ جس کا ایک آگے گیا ہو۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا آپ کی امت میں سے جس کا کوئی بچہ آگے نہ گیا ہو؟ فرمایا: میں اپنی امت کا وہاں سفارشی ہوں گا (اس لیے کہ) ان کو میرے (دنیا سے پردہ کر جانے) جیسا صدمہ نہیں پہنچا ہوگا۔ (ترمذی)

(۲۱/ ۱۴۰۷) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ فَيَقُوْلُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ: ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ. رواه الترمذي، وابن حبان في صحيحه، وقال: حديث حسن غريب۔

ترجمہ:...... حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا بچہ مرجاتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ، فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے بندے کے بچے کی روح نکال لی؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ نکال لی، پھر ارشاد ہوتا ہے کہ اس کے دل کے ٹکڑے کو لے لیا، وہ عرض کرتے ہیں کہ بے شک لے لیا، ارشاد ہوتا ہے کہ پھر میرے بندے نے اس پر کیا کہا۔ عرض کرتے ہیں کہ تیری حمد کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا اس کے بدلے میں جنت میں ایک گھر اس کے لیے بنادو اور اس کا نام بیت الحمد (تعریف کا گھر) رکھو۔ (ترمذی، صحیح ابن حبان)

## عورت کو اس کے شوہر کے خلاف اور غلام کو اس کے آقا کے خلاف بھڑکانے پر وعید

(۱/ ۱۴۰۸) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ، وَمَنْ خَبَّبَ عَلَى امْرِئٍ زَوْجَتَهُ أَوْ مَمْلُوْكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا رواہ احمد باسناد صحیح واللفظ له، والبزار، وابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں ہے جو امانت کی قسم کھائے اور جو کسی شخص کو اس کی بیوی یا اس کے غلام کے خلاف دھوکہ دے اور بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (احمد، بزار، صحیح ابن حبان)

(۲/ ۱۴۰۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ إِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً، يَجِيءُ أَحَدُهُمْ، فَيَقُوْلُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُوْلُ مَاصَنَعْتَ شَيْئًا، ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: مَاتَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ: نِعْمَ أَنْتَ فَيَلْتَزِمُهُ. رواہ مسلم وغیرہ

ترجمہ:...... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ابلیس اپنے تخت کو پانی پر بچھاتا ہے پھر اپنے لشکروں کو (دنیا میں) (فتنہ وفساد پھیلانے کے لیے) بھیجتا ہے ان میں سب سے زیادہ اس کے قریب وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑے فتنے کا پھیلانے والا ہوتا ہے ایک شیطان اس کے پاس آکر (اپنے کارنامے سناتا ہے اور) کہتا ہے کہ میں نے یہ یہ کیا؟ وہ کہتا ہے کہ تو نے کچھ نہیں کیا پھر ایک اور آکر کہتا ہے کہ میں نے اس کا اتنا پیچھا کیا کہ اس کے اور بیوی کے درمیان تفریق اور جدائی کر ڈالی تو وہ اس کو اپنے سے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ شاباش تو کتنا اچھا ہے اور اپنے سے چمٹاتا ہے۔ (مسلم وغیرہ)

## بلا وجہ بغیر کسی سخت عذر کے اپنے شوہر سے طلاق مانگنے پر وعید

(۱/ ۱۴۱۰) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقَهَا مِنْ غَيْرِ مَابَأْسٍ، فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ۔ رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنه، وابن ماجه، وابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... حضرت ثوبانؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو عورت اپنے شوہر سے کسی سخت تکلیف کے بغیر طلاق مانگے تو اس پر جنت کی خوشبو (تک) حرام ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عورت کو کسی مرد کے ساتھ رہنے میں واقعی زیادہ تکلیف ہو اور وہ طلاق طلب کرے تو اس کے لیے یہ وعید نہیں ہے ہاں اگر بغیر کسی بڑی تکلیف اور مجبوری کے طلاق چاہے گی تو یہ اس کے لیے سخت محرومی اور گناہ کی بات ہوگی۔ بیہقی کی روایت میں ہے کہ شوہر سے طلاق (بغیر کسی سخت تکلیف کے) مانگنے والیاں منافق عورتیں ہیں اور جو کوئی عورت بلا وجہ طلاق مانگے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔

(۲/ ۱۴۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ۔ رواہ ابوداؤد وغیرہ۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حلال چیزوں میں سب سے زیادہ مبغوض اور مکروہ اللہ کے نزدیک طلاق ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ)

فائدہ:...... اسلامی تعلیمات کا اصل رخ یہ ہے کہ نکاح کا معمول اور معاہدہ عمر بھر کے لیے ہو، اس کے توڑنے اور ختم کرنے کی نوبت ہی نہ آئے، کیوں کہ اس معاملہ کے انقطاع کا اثر صرف فریقین پر نہیں پڑتا، نسل واولاد کی تباہی و بربادی اور بعض اوقات خاندانوں اور قبیلوں میں

فساد تک کی نوبت پہنچتی ہے اور پورا معاشرہ بری طرح اس سے متاثر ہوتا ہے اسی لیے جو اسباب اور وجوہ اس معاملہ کو توڑنے کا سبب بن سکتے ہیں قرآن وسنت کی تعلیمات سے ان تمام اسباب کو راہ سے ہٹانے کا پورا انتظام کیا ہے، زوجین کے ہر معاملے اور ہر حال کے لیے جو ہدایتیں قرآن وسنت میں مذکور ہیں ان سب کا حاصل یہی ہے کہ یہ راستہ ہمیشہ زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوتا چلا جائے، ٹوٹنے نہ پائے، ناموافقت کی صورت میں اول افہام وتفہیم کی پھر زجر وتنبیہ کی ہدایتیں دی گئیں۔ اور اگر بات بڑھ جائے اور اس سے بھی کام نہ چلے تو خاندان ہی کے چند افراد کو حکم اور ثالث بنا کر معاملہ طے کرنے کی تعلیم دی، آیت: (حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا) میں خاندان ہی کے افراد کو ثالث بنانے کا ارشاد کس قدر حکیمانہ ہے کہ اگر معاملہ خاندان سے باہر گیا تو بات بڑھ جانے اور دلوں میں زیادہ بعد پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔

لیکن بعض اوقات ایسی صورتیں بھی پیش آتی ہیں کہ اصلاح حال کی تمام کوششیں ناکام ہو جاتی ہیں اور تعلق نکاح کے مطلوبہ ثمرات حاصل ہونے کے بجائے طرفین کا آپس میں مل کر رہنا ایک عذاب بن جاتا ہے، ایسی حالت میں اس ازدواجی تعلق کا ختم کر دینا ہی طرفین کے لیے راحت اور سلامتی کی راہ ہو جاتی ہے اس لیے شریعت اسلام نے بعض دوسرے مذاہب کی طرح یہ بھی نہیں کیا کہ رشتہ ازدواج ہر حال میں ناقابل فسخ ہی رہے، بلکہ طلاق اور فسخ نکاح کا قانون بنایا، طلاق کا اختیار تو صرف مرد کو دیا، جس میں عادتاً فکر وتدبر اور تحمل کا مادہ عورت سے زائد ہوتا ہے، عورت کے ہاتھ میں یہ آزادانہ اختیار نہیں دیا، تاکہ وقتی تاثرات سے مغلوب ہو جانا جو عورت میں بنسبت مرد کے زیادہ ہے وہ طلاق کا سبب نہ بن جائے۔

لیکن عورت کو بالکل اس حق سے محروم نہیں رکھا کہ شوہر کے ظلم وستم سہنے ہی پر مجبور ہو جائے اس کو یہ حق دیا کہ حاکم شرعی کی عدالت میں اپنا معاملہ پیش کر کے اور شکایات کا ثبوت دے کر نکاح فسخ کرا سکے یا طلاق حاصل کر سکے۔

پھر مرد کو طلاق کا آزادانہ اختیار تو دے دیا مگر اول تو یہ کہہ دیا کہ اختیار کا استعمال کرنا اللہ کے نزدیک بہت مبغوض ومکروہ ہے، صرف مجبوری کی حالت میں اجازت ہے جیسا کہ حدیث بالا میں فرمایا کہ حلال چیزوں میں سب سے زیادہ مبغوض اور مکروہ اللہ کے نزدیک طلاق ہے۔
(از معارف القرآن ج ا ص ۵۵۶)

## عورت کے خوشبو لگا کر اور زیب وزینت کر کے گھر سے نکلنے پر وعید

(۱/ ۱۷۱۳) عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ، فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ كَذَا وَكَذَا، يَعْنِي زَانِيَةً۔ رواه ابوداؤد والترمذی وقال: حديث حسن صحيح۔

ترجمہ:...... حضرت ابوموسیٰ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ ہر آنکھ (جو نامحرم عورت پر ڈالی جائے) زنا کرنے والی ہے اور وہ عورت جو خوشبو لگا کر (مردوں کی) مجلس پر سے گزرے (گویا کہ) زنا کرنے والی ہے۔ (ابوداؤد وترمذی)

فائدہ:...... شریعت اسلامیہ نے ہر اس چیز سے منع کیا ہے جس میں معاشرہ کے اندر بے حیائی اور بدکاری کے پھیلنے کا امکان ہو، اس لیے پردہ کا حکم دیا گیا اور نامحرم کے سامنے نگاہ کی حفاظت کی تاکید کی گئی، عورت کو خوشبو لگا کر نکلنے سے منع کیا گیا کیوں کہ قرآن کریم میں اللہ جل شانہ، کا ارشاد ہے: وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ. یعنی عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے پاؤں اتنی زور سے نہ رکھیں کہ جس سے زیور کی آواز نکلے اور ان کی مخفی زینت مردوں پر ظاہر ہو، اور خوشبو لگا کر عورت کا نکلنا مخفی زینت کو ظاہر کرنا ہے اور نامحرم مردوں کی نظروں کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہے اس لیے حدیث بالا میں اس کو بدکاری اور زنا کار فرمایا کہ یہ عمل زنا میں مبتلا ہونے کا سبب بن سکتا ہے۔

(۲/ ۱۷۱۳) وَعَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: مَرَّتْ بِأَبِي هُرَيْرَةَ امْرَأَةٌ وَرِيحُهَا تَعْصِفُ، فَقَالَ لَهَا: أَيْنَ تُرِيدِينَ

يَا أَمَةَ الْجَبَّارِ؟ قَالَتْ: إِلَى الْمَسْجِدِ، قَالَ: وَتَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَارْجِعِي فَاغْتَسِلِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ امْرَأَةٍ صَلَاةً خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَرِيْحُهَا تَعْصِفُ حَتّٰى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ۔ رواه ابن خزيمة في صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت موسیٰ بن یسارؒ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ کے پاس سے ایک عورت کا گزر ہوا جس کی خوشبو بہت تیز آ رہی تھی، حضرت ابوہریرہؓ نے اس سے فرمایا: اے اللہ کی بندی! کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس عورت نے کہا: مسجد کا، فرمایا: کیا تم نے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا واپس جاؤ اور غسل کرو (تاکہ خوشبو کا اثر ختم ہو جائے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ اس عورت کی نماز (کامل طور پر) قبول نہیں کرتا جو مسجد اس حالت میں جائے کہ اس کی خوشبو خوب مہک رہی ہو جب تک کہ واپس لوٹ کر غسل نہ کرلے۔ (صحیح ابن خزیمہ)

(۳/ ۱۷۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدَنَّ مَعَنَا الْعِشَاءَ قَالَ ابْنُ نُفَيْلٍ: الْآخِرَةَ، رواه ابوداؤد والنسائي۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جو کوئی عورت بخور (خوشبودار لکڑی کا جو دھواں جلا کر لیا جاتا ہے) لگائے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں شرکت نہ کرے۔ (ابوداؤد، نسائی)

## آپس کے راز کو خاص طور پر میاں بیوی کے درمیان راز کو لوگوں میں پھیلانے پر وعید

(۱/ ۱۷۱۵) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ يُفْضِي إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِي إِلَيْهِ، ثُمَّ يَنْشُرُ أَحَدُهُمَا سِرَّ صَاحِبِهِ، رواه مسلم وابوداؤد وغيرهما۔

ترجمہ:...... حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے برا مرتبہ والا وہ شخص ہوگا جو اپنی بیوی سے صحبت کرے اور عورت مرد سے فائدہ اٹھائے اس میں سے کوئی پھر ایک دوسرے کے (اس مخفی راز) کو لوگوں میں پھیلائے۔ (مسلم، ابوداؤد، وغیرہما)

(۲/ ۱۷۱۶) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ قُعُوْدٌ عِنْدَهُ فَقَالَ: لَعَلَّ رَجُلًا يَقُوْلُ مَا فَعَلَ بِأَهْلِهِ، وَلَعَلَّ امْرَأَةً تُخْبِرُ بِمَا فَعَلَتْ مَعَ زَوْجِهَا، فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقُلْتُ: إِيْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُمْ لَيَفْعَلُوْنَ وَإِنَّهُنَّ لَيَفْعَلْنَ؟ قَالَ: فَلَا تَفْعَلُوْا، فَإِنَّمَا مَثَلُ ذٰلِكَ مَثَلُ شَيْطَانٍ لَقِيَ شَيْطَانَةً فَغَشِيَهَا، وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ، رواه احمد۔

ترجمہ:...... حضرت اسماء بنت یزیدؓ بیان کرتی ہیں کہ وہ (ایک بار) نبی کریم ﷺ کے پاس تھیں اور آپ کے پاس بہت سے مرد اور عورتیں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ممکن ہے ایسا ہوتا ہو کہ کوئی مرد اپنی بیوی کے ساتھ جو (صحبت وغیرہ) کرتا ہو لوگوں سے کہتا پھرتا ہو ایسے ہی ممکن ہے، ایسا ہوتا ہو کہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ کرتی ہو وہ بتلاتی پھرتی ہو، سارے لوگ خاموش رہے، اسماءؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول! بے شک مرد بھی ایسا کرتے ہیں اور عورتیں بھی، آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کیا کرو اس لیے کہ اس کی مثال ایسی ہے (نعوذ باللہ) ایک بدکار مرد بدکار عورت سے (سب کے سامنے) بدکاری کرے اور لوگ (کھلم کھلا) دیکھ رہے ہوں۔ (احمد)

(۳/ ۱۷۱۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التِّبَاعُ حَرَامٌ، قَالَ ابْنُ لَهِيْعَةَ: يَعْنِي بِهِ الَّذِيْ يَفْتَخِرُ بِالْجِمَاعِ، رواه احمد، وابويعلى والبيهقي۔

ترجمہ:...... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زیادہ جماع کرنے کی وجہ سے فخر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۵/ ۱۷۱۸) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَ مَجَالِسَ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ، أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ، أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ، رواہ ابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجالس امانت ہوتی ہے سوائے تین مجلسوں کے: ① ۔ کسی حرام خون کے بہانے والی مجلس کے، ② ۔ حرام شرم گاہ (سے فائدہ اٹھانے والی مجلس کے)، ③ ۔ یا کسی کا مال ناحق لوٹ لینے والی مجلس کے۔ (ابوداؤد)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ مجلسوں کی باتیں امانت ہوتی ہیں، ان کو آگے بڑھانا جائز نہیں ہوتا بلکہ تین صورتوں میں مجلس کی باتوں کو آگے بڑھانا ضروری ہوتا ہے: ① ...... کسی مجلس میں کسی کے حرام خون کے بہانے کی باتیں اگر کسی مجلس میں ہو رہی ہوں تو اسے آگے پہنچانا تاکہ مسلمان کی جان محفوظ رہے ضروری ہے، ② ...... کسی کی عصمت دری کی باتیں اگر کسی مجلس میں ہو رہی ہوں تو اسے آگے پہنچانا مسلمان عورت کی آبرو کی حفاظت کے لیے ضروری ہے، ③ ...... کسی کا مال ناحق دبانے کی باتیں اگر کسی مجلس میں ہو رہی ہوں تو انہیں آگے پہنچانا ضروری ہے تاکہ مسلمان کا مالی نقصان نہ ہو۔

(۶/ ۱۷۱۹) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا حَدَّثَ رَجُلٌ رَجُلًا بِحَدِيْثٍ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهُوَ أَمَانَةٌ، رواہ ابوداؤد، والترمذی۔

ترجمہ:...... حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنی کوئی بات کہے اور پھر ادھر ادھر دیکھے تو وہ بات امانت ہے۔ (ابوداؤد و ترمذی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تم سے بات کرے اور وہ تم سے یہ نہ کہے کہ اس کو راز میں رکھنا لیکن بات کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھے جس سے یہ محسوس ہو کہ وہ چاہتا ہے کہ یہ بات کسی اور کے علم میں نہ آئے تب بھی یہ بات امانت ہے اور امانت کی طرح ہی اس کی حفاظت کرنی چاہیے۔

# كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ

# لباس اور زینت کا بیان

## سفید کپڑے پہننے کی ترغیب

(۱/ ۱۷۲۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ. رواہ ابوداؤد، والترمذی، وابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ یہ بہترین کپڑے ہیں اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ (ابوداؤد، صحیح ابن حبان)

(۲/ ۱۷۲۱) وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِلْبَسُوا الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ. رواہ الترمذی، وقال: حدیث حسن صحیح، والنسائی، وابن ماجہ، والحاکم وقال: صحیح علی شرطھما۔

ترجمہ:...... حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو، زیادہ پاک صاف اور نفیس ہوتے ہیں اور سفید کپڑوں ہی میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم)

فائدہ:...... سفید کپڑے بہت پاک ہوتے ہیں اس لیے کہ بہت جلد میلے ہونے کی وجہ سے جلدی جلدی دھوئے جاتے ہیں اس کے برخلاف رنگین کپڑے ہیں کہ میل خورہ ہونے کی وجہ سے ان کو جلدی نہیں دھویا جاتا اور سفید کپڑے، بہت پاکیزہ اور نفیس ہوتے ہیں اس لیے کہ اور رنگوں کے ساتھ نہیں ملتے اور طبیعت سلیمہ اس کی طرف مائل ہوتی ہے مُردوں کو سفید کپڑے میں کفن دینا افضل ہے اس لیے کہ میت فرشتوں کے روبرو ہوتا ہے جیسا کہ مسجد میں سفید کپڑا پہن کر جانا افضل ہے اور علماء سے ملاقات کے لیے بھی سفید کپڑا پہن کر جانا زیادہ افضل ہے، البتہ عید میں بعض علماء کے نزدیک قیمتی کپڑا پہن کر جانا زیادہ افضل ہے خواہ وہ سفید نہ ہو، تاکہ اللہ کی نعمت کا اظہار ہو اور اس قول کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدین میں اور جمعہ میں سرخ چادر اوڑھتے تھے، اور بھی بہت سی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خود نبی کریم ﷺ بسا اوقات مختلف رنگ کے کپڑے بھی پہنتے تھے، چنانچہ آپ سے سبز یا ہلکے نیلے رنگ کے کپڑے پہننا بھی ثابت ہے، اسی طرح زرد رنگ کے بھی، نیز سرخ دھاری دار چادر اوڑھنا اور سیاہ رنگ کا عمامہ زیب فرمانا بھی ثابت ہے، اس لیے مندرجہ بالا دونوں حدیثوں میں سفید رنگ کے کپڑوں کے استعمال کی جو ترغیب دی گئی ہے اس کا درجہ ترغیب کا ہے اور اس کا تعلق صرف مردوں سے ہے، عورتوں کے لیے رنگین لباس ہی زیادہ پسند فرمایا گیا ہے، ازواج مطہرات کے طرز عمل سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مُردوں کے لیے سفید کپڑا زیادہ پسند کیا گیا ہے جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ بہترین کپڑا جس میں تم اللہ سے ملاقات کرو اپنی قبروں اور اپنی مسجدوں میں وہ سفید کپڑا ہے (ابن ماجہ)۔ اس لیے کہ مسجد بیت اللہ ہے وہاں عبادت کے لیے گیا تو گویا اللہ سے ملاقات کے لیے گیا اور مرنے کے بعد بھی اللہ سے ملاقات کرتا ہے لہٰذا دونوں جگہوں میں سفید کپڑا زیادہ بہتر ہے۔

## قمیص کرتہ پہننے کی ترغیب قمیص کو اور شلوار تہبند کو زیادہ لمبا کرنے اور تکبر کے طور پر نماز وغیرہ میں نیچے لٹکانے پر وعید

(۱/ ۱۷۲۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصَ،

رواه ابوداؤد، والنسائی والترمذی وحسنه، والحاكم وصححه، وابن ماجه، ولفظه: وهو رواية لابي داؤد: لَمْ يَكُنْ ثَوْبٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَمِيْصِ۔

ترجمہ:...... حضرت ام سلمہؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ سب کپڑوں میں کرتے کو زیادہ پسند فرماتے تھے (ابوداؤد، نسائی، ترمذی، حاکم، ابن ماجہ)
اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کرتے سے زیادہ اور کوئی کپڑا زیادہ پسند نہ تھا۔

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ کے کرتہ کو زیادہ پسند فرمانے کی وجوہ علماء نے مختلف تحریر فرمائی ہیں، بعض کہتے ہیں کہ اس سے بدن اچھی طرح ڈھانکا جاتا ہے بخلاف لنگی وغیرہ کے اس لیے وہ پسند تھا، بعض کہتے ہیں کہ کم قیمت ہونے اور بدن پر بوجھ نہ ہونے کی وجہ سے بخلاف چادر وغیرہ کے، بعض کی رائے ہے کہ اس سے تکبر پیدا نہیں ہوتا برخلاف اور بعض کپڑوں کے، حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا مہاجر مدنیؒ کے نزدیک اس کی وجہ بظاہر یہ ہے کہ کرتہ میں ستر عورت بھی اچھی طرح سے ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی تجمل اور زینت بھی اچھی ہو جاتی ہے برخلاف اور کپڑوں کے کہ ان سے تجمل میں کمی رہے گی جیسے لنگی یا ستر عورت میں کمی رہے گی جیسے چادر۔ (از خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی)

(۲/ ۱۶۲۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ. رواه البخاری والنسائی۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹخنوں سے نیچے کا حصہ جو تہبند میں چھپا ہوا ہو وہ آگ میں جلے گا۔ (بخاری، نسائی)

(۳/ ۱۶۲۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي الْإِزَارِ فَهُوَ فِي الْقَمِيْصِ. رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جو تہبند کے بارے میں فرمایا وہ کرتہ کے بارے میں (بھی) ہے۔ (ابوداؤد)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جیسے تہبند کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ٹھیک نہیں اور اس پر وعید ہے ایسے ہی کرتہ کو بھی ٹخنوں سے نیچے لٹکانا ٹھیک نہیں ہے۔

(۴/ ۱۶۲۵) وَعَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدٍ عَنِ الْإِزَارِ. فَقَالَ: عَلَى الْخَبِيْرِ بِهَا سَقَطْتَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُزْرَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ. أَوْ قَالَ: لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ، وَمَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَمَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه مالك، وابوداؤد، والنسائی، وابن ماجه، وابن حبان فی صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت علاء بن عبدالرحمنؓ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے تہبند کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا (واقعی) تم (اس کے متعلق) جاننے والے کے پاس آئے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن بندہ کے لیے ازار یعنی تہبند باندھنے کا طریقہ (یعنی بہتر اور اولیٰ صورت) یہ ہے کہ نصف ساق تک (یعنی پنڈلی کے درمیانی حصہ تک ہو) اور نصف ساق اور ٹخنوں کے درمیان تک ہو تو یہ بھی گناہ نہیں ہے یعنی جائز ہے اور جو اس سے نیچے ہو تو وہ جہنم میں ہے (یعنی اس کا نتیجہ جہنم ہے) اور جو از راہ تکبر اپنا تہبند لٹکائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف توجہ تک نہ فرمائے گا۔ (مالک، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... عہد نبویؐ میں عرب متکبرین کا یہ فیشن تھا کہ کپڑوں کے استعمال میں بہت اسراف سے کام لیتے تھے اور اس کو بڑائی کی نشانی سمجھا جاتا تھا ازار یعنی تہبند اس طرح بندھ کر چلنے میں نیچے کا کنارہ زمین پر گھسٹتا اسی طرح قمیص اور عمامہ اور دوسرے کپڑوں میں بھی اسی قسم کے اسراف کے ذریعہ اپنی بڑائی اور چودھراہٹ کی نمائش کرتے، گویا اپنے دل کے استکبار اور احساس بالاتری کے اظہار اور تفاخر کا یہ ایک ذریعہ تھا اور اس وجہ

سے متکبرین کا یہ خاص فیشن بن گیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کی سخت ممانعت فرمائی اور نہایت سنگین وعیدیں اس کے بارے میں سنائیں جو کچھ تو احادیث بالا میں ذکر ہوئیں اور کچھ آنے والی احادیث میں مذکور ہیں، منجملہ ان وعیدوں کے یہ بھی وعید فرمائی کہ فخر اور غرور والا لباس استعمال کرنے والوں کے متعلق فرمایا کہ وہ قیامت کے اس دن میں جب کہ وہ بندہ اپنے رب کریم کی نگاہ رحم و کرم کا سخت محتاج اور آرزومند ہوگا وہ اس کی نگاہ رحمت سے محروم رہیں گے، اللہ تعالیٰ اس دن ان کو بالکل ہی نظر انداز کردے گا ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مؤمن کے لیے اولیٰ اور بہتر یہ ہے کہ تہبند (اور اسی طرح پاجامہ) آدھی پنڈلی تک ہو اور ٹخنوں کے اوپر تک ہو تو یہ بھی جائز ہے لیکن اس سے نیچے جائز نہیں بلکہ سخت گناہ ہے اور اس پر جہنم کی وعید ہے، لیکن یہ وعید اسی صورت میں ہے جب کہ اس کا محرک اور باعث استکبار اور فخر و غرور کا جذبہ ہو۔ (از معارف الحدیث)

(۶/ ۱۴۳۶) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَلَيَّ إِزَارٌ يَتَقَعْقَعُ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: إِنْ كُنْتَ عَبْدَاللّٰهِ فَارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُ إِزَارِي إِلَى نِصْفِ السَّاقَيْنِ. فَلَمْ تَزَلْ أُزْرَتُهُ حَتّٰى مَاتَ. رواہ احمد ورواتہ ثقات۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں (ایک بار) نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میرا تہبند (زمین کی طرف) گھسٹ رہا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا عبداللہ بن عمر ہوں! ارشاد فرمایا اگر تو (واقعی) عبداللہ (اللہ کا بندہ) ہے تو اپنے تہبند کو اونچا کرلے، میں نے اپنے تہبند کو آدھی پنڈلی تک اونچا کرلیا، زید بن اسلم کہتے ہیں پھر موت تک ان کا تہبند اسی طرح آدھی پنڈلی تک رہا۔ (احمد)

(۸/ ۱۴۳۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ. مَنْ جَرَّ شَيْئًا خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواہ ابوداؤد والنسائی، وابن ماجہ۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تہبند کا لٹکانا، کرتہ، (لمبا کرنا) عمامہ کا شملہ، انہیں جو بھی تکبر سے لٹکائے گا ان کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن توجہ نہیں فرمائیں گے۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تکبر کے طور پر صرف تہبند کا نیچے لٹکانا ہی درست نہیں بلکہ کرتہ یا عمامہ کا شملہ بھی زیادہ نیچے تکبر کے طور پر لٹکانا درست نہیں۔

(۱۱/ ۱۴۳۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهُ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ. رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی

ترجمہ:...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی فخر و تکبر کے طور پر اپنا کپڑا ازیادہ نیچا کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر بھی نہیں کرے گا (حضرت عبداللہ بن عمرؓ راوی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد سن کر) حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا تہبند اگر میں اس کا خیال نہ رکھوں تو نیچے لٹک جاتا ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو فخر غرور کے جذبہ سے ایسا کرتے ہیں۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)

فائدہ:...... اس حدیث سے صراحت کے ساتھ معلوم ہوگیا کہ اگر کسی کا تہبند یا پاجامہ بے خیالی کی وجہ سے ٹخنوں سے نیچے ہوجائے تو یہ کوئی گناہ کی بات نہیں ہے، علماء نے لکھا ہے کہ اگر ٹخنوں سے نیچا تہبند یا پاجامہ تفاخر و استکبار کے جذبہ سے ہو تو حرام ہے اور اسی پر جہنم کی وعید ہے اور اگر فیشن کی بناء پر ہے تو مکروہ ہے اور اگر نادانستہ بے خیالی اور بے توجہی کی وجہ سے ایسا ہوجاتا ہے تو اس پر کوئی مواخذہ اور عتاب نہیں معاف ہے۔

(از معارف الحدیث)

(۱۲/ ۱۵۲۹) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِحُجْزَةِ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي سَهْلٍ، فَقَالَ: يَاسُفْيَانُ! لَاتُسْبِلْ إِزَارَكَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ الْمُسْبِلِيْنَ۔

رواہ ابن ماجہ، وابن حبان فی صحیحہ، واللفظ لہ۔

ترجمہ:...... حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے سفیان بن ابی سہل کی کمر کو تہبند باندھنے کی جگہ سے پکڑ کر فرمایا: اے سفیان! اپنے تہبند کو نیچے نہ لٹکایا کرو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ (تکبر کے طور پر تہبند وغیرہ) لٹکانے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔ (ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۱۳/ ۱۵۳۰) وَعَنْ هُبَيْبِ بْنِ مُغْفِلٍ (بضم المیم وسکون المعجمة وکسر الفاء) رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى مُحَمَّدًا الْقُرَشِيَّ قَامَ فَجَرَّ إِزَارَهُ، فَقَالَ هُبَيْبٌ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ وَطِئَهُ خُيَلَاءَ وَطِئَهُ فِي النَّارِ.

رواہ احمد باسناد جید، وابو یعلی والطبرانی۔

ترجمہ:...... حضرت ہبیب بن مغفلؓ کا بیان ہے کہ انہوں نے محمد قرشی کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے اور اپنے تہبند کو نیچے کیا ہوا ہے، ہبیبؓ نے ان کو فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے جو اپنے کپڑوں میں تکبر کے ساتھ چلے گا وہ ان کپڑوں کے ساتھ جہنم میں چلے گا۔ (احمد، ابو یعلی، طبرانی)

(۱۴/ ۱۵۳۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ أَسْبَلَ إِزَارَهُ فِي صَلَاتِهِ خُيَلَاءَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي حِلٍّ، وَلَا حَرَامٍ. رواہ ابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو شخص نماز میں اپنے تہبند کو تکبر کے طور پر لٹکائے رکھے تو اللہ تعالیٰ نہ اس کے لیے جنت کو حلال فرمائیں گے اور نہ دوزخ کو اس پر حرام فرمائیں گے۔ (ابوداؤد)

(۱۵/ ۱۵۳۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي مُسْبِلًا إِزَارَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ. فَذَهَبَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ آخَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَالَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ، ثُمَّ سَكَتَّ عَنْهُ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَايَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ.

رواہ ابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اس کو ارشاد فرمایا کہ جاؤ وضو کر کے آؤ، وہ شخص وضو کر کے آیا تو پھر آپ نے یہی فرمایا کہ وضو کر کے آؤ! ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کس وجہ سے یہ حکم فرما رہے ہیں وہ وضو کر کے آتا ہے تو آپ سکوت اختیار فرما لیتے ہیں؟ (مزید کوئی ہدایت نہیں فرماتے)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص تہبند لٹکائے ہونے کے باوجود نماز پڑھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ تہبند لٹکائے ہوئے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا۔ (ابوداؤد)

## نیا کپڑا پہننے کی دعا کی ترغیب

(۱/ ۱۵۳۳) عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ۔

رواه ابوداؤد والحاكم، وروى الترمذي، وابن ماجه شطره الأول، وقال الترمذي: حديث حسن غريب.
ترجمہ:...... حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھانا کھائے پھر یہ دعا پڑھے:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ

(اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھلایا اور مجھے نصیب کیا میری جانب سے بغیر حیلہ اور قوت کے) اس کے پچھلے سب گناہ (صغیرہ) بخش دیے جاتے ہیں اور جو شخص نیا کپڑا پہنے اور پھر یہ دعا پڑھے: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ (تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے یہ کپڑا مجھ کو پہنایا اور میرے کسی حیلہ اور تدبیر اور قوت کے بغیر مجھ کو یہ دیا)۔ اس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (ابوداؤد، حاکم، ترمذی، ابن ماجہ)

(۲/ ۱۶۳۴) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ، وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ، وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِيْ أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ، وَفِيْ حِفْظِ اللّٰهِ، وَفِيْ سَتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَمَيِّتًا. رواه الترمذي واللفظ له، وقال: حديث غريب. وابن ماجه، والحاكم كلهم من رواية اصبغ بن زيد عن ابي العلاء عنه، وابو العلاء مجهول، واصبغ يأتي ذكره. رواه البيهقي وغيره من طريق عبيدالله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم عنه فذكره وقال فيه: ما القى من الثوب سلك.

ترجمہ:...... حضرت ابوامامہؓ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطابؓ نے نیا کپڑا پہنا پھر یہ دعا پڑھی: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ، وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ، (تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جسے نے مجھے وہ کپڑا پہنایا کہ جس سے میں اپنے ستر کو چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت کرتا ہوں) اور حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ جو شخص نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ، وَأَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ، پھر جو کپڑا پرانا ہوگیا اس کو اللہ کے لیے دے دے وہ اللہ کی پناہ میں اور اللہ کی حفاظت میں اور اللہ کے پردہ عفو ومغفرت میں جیتے اور مرتے (یعنی دنیا وآخرت میں) ہوگا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

اور ایک روایت میں ہے کہ جو پرانا کپڑا اللہ کے لیے دیا ہے جب تک اس کا ایک دھاگہ بھی باقی رہے گا وہ اللہ کی حفاظت اور پناہ میں رہے گا۔

(۳/ ۱۶۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ نِعْمَةً فَعَلِمَ أَنَّهَا مِنَ اللّٰهِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ شُكْرَهَا قَبْلَ أَنْ يَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا، وَمَا أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَنَدِمَ عَلَيْهِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مَغْفِرَةً قَبْلَ أَنْ يَسْتَغْفِرَهٗ، وَمَا اشْتَرٰى عَبْدٌ ثَوْبًا بِدِيْنَارٍ، أَوْ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَلَبِسَهٗ، فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا لَمْ يَبْلُغْ رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهٗ. رواه ابن ابي الدنيا، والحاكم والبيهقي.

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی کو کوئی نعمت سے نوازتا ہے اور وہ یقین رکھتا ہے کہ یہ نعمت اللہ کی طرف سے آئی ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اللہ کی تعریف کرنے سے پہلے ہی اس کے لیے اس نعمت پر شکر کرنے کا ثواب لکھ دیتا ہے، اور جو کوئی بندہ گناہ کرتا ہے اور پھر اس پر نادم اور پریشان نہیں ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر گناہ پر استغفار کرنے سے پہلے ہی اس کے لیے مغفرت لکھ دیتا ہے، اور جو بندہ ایک دینار یا آدھے دینار کا کوئی کپڑا خرید کر پہنتا ہے پھر اللہ عزوجل کی تعریف کرتا ہے تو (کپڑا پہنتے وقت) گھٹنوں تک پہنچنے سے پہلے ہی اللہ گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ (ابن ابی الدنیا، حاکم، بیہقی)

# عورتوں کے لیے ایسے باریک کپڑے پہننے پر وعید جس سے جسم کی کھال جھلکے

(۱۸۳۶/۱) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ رِجَالٌ یَرْکَبُوْنَ عَلٰی سُرُجٍ کَاَشْبَاہِ الرِّحَالِ یَنْزِلُوْنَ عَلٰی اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ نِسَاؤُھُمْ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ عَلٰی رُؤُسِھِنَّ کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ الْعِجَافِ الْعَنُوْھُنَّ فَاِنَّھُنَّ مَلْعُوْنَاتٌ. لَوْکَانَ وَرَاءَکُمْ اُمَّۃٌ مِنَ الْاُمَمِ خَدَمْتُھُنَّ نِسَاؤُکُمْ کَمَا خَدَمَکُمْ نِسَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ. رواہ ابن حبان فی صحیحہ واللفظ لہ. والحاکم وقال: صحیح علی شرط مسلم.

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا میری امت کے آخری حصے میں ایسے لوگ ہوں گے جو کہ عالی لوگوں کی طرح زینوں پر سوار ہوں گے مسجدوں کے دروازوں پر اتریں گے (یعنی مساجد میں سوار ہو کر آئیں گے اور بظاہر دیندار ہوں گے لیکن) ان کی عورتیں کپڑے پہنے ہوں گی (مگر پھر بھی کپڑوں کے باریک یا چست یا کم ہونے کی وجہ سے) ننگی ہوں گی ان کے سروں پر دبلے پتلے بختی اونٹنیوں کی جیسی (کوئی چیز مثلاً بالوں کا جوڑا) ہوگا ان پر لعنت کرو کیوں کہ ان پر لعنت کی جا چکی ہے اگر تمہارے بعد کوئی امت ہوتی تو تمہاری عورتیں ان کی اسی طرح خدمت گزار ہوتیں جیسا کہ تم سے پہلے کی امتوں کی عورتیں تمہاری خدمت گزار ہیں (مطلب یہ ہے کہ جس طرح پہلی امتوں کی بے دینی نے ان عورتوں کو تمہاری باندیاں بنادیا اسی طرح تمہاری عورتیں بھی بے دین ہو جائیں گے اگر تمہارے بعد کوئی امت ہوتی تو تمہاری عورتیں ان کی خادمات اور باندیاں ہوتی واللہ اعلم)۔ (ابن حبان، حاکم)

(۱۸۳۷/۲) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ اَھْلِ النَّارِ لَمْ اَرَھُمَا: قَوْمٌ مَعَھُمْ سِیَاطٌ کَاَذْنَابِ الْبَقَرِ یَضْرِبُوْنَ بِھَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ مُمِیْلَاتٌ، مَائِلَاتٌ رُؤُوْسُھُنَّ کَاَسْنِمَۃِ الْبُخْتِ الْمَائِلَۃِ لَا یَدْخُلْنَ الْجَنَّۃَ، وَلَا یَجِدْنَ رِیْحَھَا، وَاِنَّ رِیْحَھَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَۃِ کَذَا وَکَذَا. رواہ مسلم وغیرہ.

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا، ایک قسم وہ لوگ ہیں جن کے پاس گائے کی دموں کے مانند کوڑے ہوں گے جن سے لوگوں کو ماریں گے اور دوسری قسم وہ عورتیں ہیں جو (بظاہر) لباس پہنے ہوں گی لیکن عریاں ہوں گی، اپنے کندھوں کو ہلا کر چلیں گی، مٹک مٹک کر چلیں گی، ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی مانند ہوں گے جو لچکدار ہوں گی وہ عورتیں جنت میں جائیں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی حالاں کہ جنت کی خوشبو اتنے اتنے فاصلے سے آ رہی ہوگی۔ (مسلم وغیرہ)

فائدہ:...... حدیث بالا کے دوسرے معانی بھی بتلائے گئے ہیں "کاسیات" یعنی اللہ کی نعمت کا لباس پہنے ہوئے ہیں "عاریات" نعمت کا شکر یہ ادا کرنے سے عاری ہیں اور بعض نے کہا کہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے بدن کے بعض نے کہا کہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے بدن کے بعض حصے کو ڈھانپنے والی ہیں اور اپنی خوبصورتی کے اظہار کے لیے بعض بدن کو کھولے ہوئے ہیں اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ باریک کپڑا پہنے ہوئے ہیں جو ان کے بدن کے رنگ کو نمایاں کر رہا ہے، "مائلات" یعنی اللہ کی اطاعت اور جس چیز سے ان کو بچنا ضروری ہے اس سے منہ پھیرنے والی ہیں "ممیلات" ایسی عورتیں جو اپنے مذموم فعل کا دوسروں کو واقف کراتی ہیں اور بعض نے "ممیلات" کا معنی یہ بیان کیا ہے کہ وہ ناز و نزاکت سے چلنے والی ہیں اور اپنے کندھوں کو ہلانے والی ہیں اور بعض نے بیان کیا کہ انہوں نے اپنے بالوں کو اس انداز سے سنوارا ہے کہ وہ باعث کشش ہوگئی ہیں اور یہ انداز زانیہ عورت کا ہے، اور "ممیلات" معنی یہ ہوا کہ وہ دوسری عورتوں کے بال بھی اسی انداز ہی سنوارتی ہیں۔ "رؤسھن کاسنمۃ البخت" یعنی انہوں نے دوپٹہ رومال وغیرہ لپیٹ کر اپنے سر بڑے کیے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ مسلمان عورتوں کو ان ساری بری حرکتوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

(۱۴۳۸/۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا أَسْمَاءُ: إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَمْ يَصْلُحْ أَنْ يُرٰى مِنْهَا إِلَّا هٰذَا، وَأَشَارَ إِلٰى وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ. رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں اور وہ باریک کپڑے پہنے ہوئے تھیں آپ ﷺ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اور ارشاد فرمایا کہ اے اسماء! عورت جب بلوغ کو پہنچ جائے تو اس کے جسم کا کوئی حصہ نظر آنا درست نہیں سوائے چہرے اور ہاتھوں کے۔ (ابوداؤد)

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو ایسا باریک کپڑا پہننا جائز نہیں جس سے نظر آئے...... ہاں چہرہ اور ہتھیلیوں کا کھلا رہنا جائز ہے، یعنی باقی جسم کی طرح ان کو چھپانا ضروری نہیں...... اور یہ بات بھی یہاں ملحوظ رہے کہ اس حدیث میں عورت کے لیے ستر کا حکم بیان فرمایا گیا ہے، حجاب (پردہ) کا حکم اس سے الگ ہے، اور وہ یہ ہے کہ بے ضرورت باہر نہ گھومیں اور اگر ضرورت اور کام سے باہر نکلیں تو پردہ میں نکلیں۔ ستر اور حجاب شریعت کے یہ دو حکم الگ الگ ہیں اور ان کے حدود الگ الگ ہیں، بعض حضرات کو ان میں اشتباہ ہو جاتا ہے، غالب گمان یہ ہے کہ حضرت اسماء کے نبی کریم ﷺ کے سامنے آنے کے جس واقعہ کا اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے وہ حجاب (پردہ) کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے، کیوں کہ اس حکم کے نازل ہونے کے بعد حضرت اسماء اس طرح آپ کے سامنے نہیں آسکتی تھیں اور صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب عورت کا بدن باریک کپڑوں میں سے جھلکتا ہو اور معلوم ہوتا ہو یہ حکم برہنہ کا رکھتا ہے۔ (از معارف الحدیث، مظاہر حق)

## مردوں کے لیے ریشم پہننے اور اس پر بیٹھنے اور سونے کے زیورات پہننے کی ممانعت اور وعید اور عورتوں کے لیے ان کے چھوڑنے کی ترغیب

(۱۴۳۹/۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ، فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ، رواه البخاری ومسلم والترمذی والنسائی۔

ترجمہ:...... حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم نہ پہنا کرو جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

فائدہ:...... حدیث بالا میں جو فرمایا گیا کہ جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں نہ پہن سکے گا اس سے مراد یا تو یہ ہے کہ اس صورت میں ہے جب کہ وہ ریشم پہننے کو حلال جانے حالاں کہ اللہ نے مردوں کے لیے حرام کیا ہے، یا اس سے مقصود زجر و توبیخ اور تہدید ہے یا مراد یہ ہے کہ شروع میں کچھ مدت تک جنت میں نہ پہن سکے گا، اس لیے کہ جنتیوں کا لباس ریشم ہوگا، یا مراد یہ ہے کہ وہ بڑے اور اعلیٰ درجہ والوں کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ یہاں پر یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ دوسری حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مردوں کے لیے وہ کپڑا حرام اور ناجائز ہے جو خالص ریشم سے بنا گیا ہو یا اس میں ریشم غالب ہو اگر ایسا نہ ہو تو جائز ہے اسی طرح ایسا کپڑا بھی مردوں کے لیے جائز ہے جو ریشمی نہ ہو، لیکن اس پر نقش و نگار ریشم سے بنائے گئے ہوں یا دو چار انگل کا ریشمی حاشیہ ہو۔

(۱۴۴۰/۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول: إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، رواه البخاری وابن ماجه والنسائی۔

ترجمہ:...... حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: بلاشبہ ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ

ہو۔ (صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، نسائی)

(۱۵۳۱/۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَبِسَهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَمْ يَلْبَسْهُ. رواه النسائي، وابن حبان في صحيحه، والحاكم۔

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا اور اگر جنت میں داخل ہوا اور جنت والے ریشم پہنیں گے اور یہ نہ پہنے گا۔ (نسائی، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۵۳۲/۵) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي. رواه ابوداؤد والنسائي۔

ترجمہ:..... حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ریشم اپنے داہنے ہاتھ میں اور سونا اپنے بائیں ہاتھ میں لیا پھر ارشاد فرمایا: یہ دونوں چیزیں (ریشم اور سونا) میرے امت کے مردوں پر حرام ہے۔ (ابوداؤد، نسائی)

فائدہ:..... لفظ ''مرد'' لڑکوں کو بھی شامل ہے لیکن چوں کہ وہ خود مکلف نہیں ہیں اس لیے ان کے بڑوں پر ان کو پہننا حرام ہے۔

(۱۵۳۳/۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ شَرِبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَمْ يَشْرَبْ بِهَا فِي الْآخِرَةِ، ثُمَّ قَالَ: لِبَاسُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَشَرَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَآنِيَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رواه الحاكم، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہ ؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا اور جس نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں نہ پیئے گا اور جس نے سونے اور چاندی کے برتن میں پیا وہ آخرت میں نہ پیئے گا پھر ارشاد فرمایا: جنت والوں کا لباس (ریشم ہوگا) اور جنت والوں کا مشروب (شراب) ہوگا اور جنت والوں کے برتن (سونے کے) ہوں گے۔ (حاکم)

فائدہ:..... سونے اور چاندی کے برتن کا استعمال مردوں اور عورتوں دونوں پر حرام ہے۔

(۱۵۳۴/۷) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ، نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ. رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ:..... حضرت عقبہ بن عامر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ریشمی جبہ ہدیہ آیا، آپ نے اس کو پہن کر نماز پڑھی پھر نماز ختم کرکے سختی سے اس کو کھینچ کر نکالا گویا کہ آپ اس کو ناپسند کررہے ہوں، پھر ارشاد فرمایا تقویٰ والوں کے لیے مناسب نہیں ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۱۵۳۵/۹) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ. رواه البخاري۔

ترجمہ:..... حضرت حذیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سونے و چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے سے منع فرمایا اور ریشم پہننے اور دیباج (ریشمی کپڑے کی ایک قسم ہے) پہننے سے منع فرمایا اور ریشم و دیباج پر بیٹھنے سے (بھی) منع فرمایا۔ (بخاری)

(۱۵۳۶/۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا يَرْجُونَ أَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ، قَالَ الْحَسَنُ: فَمَا بَالُ أَقْوَامٍ يَبْلُغُهُمَا هٰذَا عَنْ نَبِيِّهِمْ فَيَجْعَلُونَ حَرِيرًا فِي ثِيَابِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ۔ رواه احمد من طريق مبارك بن فضالة عن الحسن عنه۔

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: بلاشبہ دنیا میں ریشم وہ پہنتا ہے جو آخرت میں اس

کے پہننے کا امیدوار نہ ہو۔ حسن فرماتے ہیں کہ لوگوں کو کیا ہوا کہ یہ حدیث ان کو اپنے نبی کریم ﷺ کی طرف سے پہنچتی ہے اور (پھر بھی) وہ اپنے کپڑوں اور گھروں میں ریشم استعمال کرتے ہیں۔ (احمد)

(۱۲/ ۱۸۳۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اسْتَحَلَّتْ أُمَّتِي خَمْسًا فَعَلَيْهِمُ الدَّمَارُ إِذَا ظَهَرَ التَّلَاعُنُ، وَشَرِبُوا الْخُمُوْرَ، وَلَبِسُوا الْحَرِيْرَ، وَاتَّخَذُوا الْقِيْنَاتِ، وَاكْتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ. رواه البيهقي عقيب حديث۔

ترجمہ:...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میری امت پانچ چیزوں کو جائز سمجھ لے گی تو ان پر ہلاکت و بربادی آجائے گی، فسق وفجور عام ہوجائے گا اور شرابیں پی جائیں گے، ریشم پہنا جائے گا اور بدکار عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم ہونے لگیں اور مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے اپنی نفسانی خواہشیں پوری کرنے لگیں۔

(۱۳/ ۱۸۳۸) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ: اسْتَأْذَنَ سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ، وَتَحْتَهُ مَرَافِقُ مِنْ حَرِيْرٍ، فَأَمَرَ بِهَا فَرُفِعَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى مِطْرَفٍ مِنْ خَزٍّ. فَقَالَ لَهُ: اسْتَأْذَنْتَ وَتَحْتِي مَرَافِقُ مِنْ حَرِيْرٍ، فَأَمَرْتُ بِهَا فَرُفِعَتْ. فَقَالَ لَهُ: نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ يَا ابْنَ عَامِرٍ إِنْ لَمْ تَكُنْ مِمَّنْ قَالَ اللّٰهُ (أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا) (الاحقاف:۲۰) وَاللّٰهِ الْآنَ أَضْطَجِعُ عَلَى جَمْرِ الْغَضَا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَضْطَجِعَ عَلَيْهَا. رواه الحاكم وقال: صحيح على شرطهما۔

ترجمہ:...... حضرت صفوان بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت سعدؓ نے ابن عامر کے پاس آنے کی اجازت مانگی اس وقت ابن عامر کے نیچے ریشم کا تکیہ رکھا ہوا تھا ابن عامر نے ریشم کا تکیہ اٹھانے کا حکم دیا پھر حضرت سعد کو بلوایا جب وہ آئے تو ابن عامر ریشمی حاشیہ اور چادر اوڑھے ہوئے تھے ابن عامر نے حضرت سعدؓ سے عرض کیا کہ جب آپ نے آنے کی اجازت چاہی اس وقت میرے نیچے ریشم کا "یہ رکھا ہوا تھا میں نے اسے اٹھانے کا حکم دیا، حضرت سعد نے یہ سن کر فرمایا، ابن عامر! تم بہت اچھے آدمی ہو اگر ان لوگوں میں سے نہ ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا (تم نے اپنے مزے دنیا کی زندگی میں پوری کر لیے) اللہ کی قسم! میں غضاۃ لکڑی کے انگارے میں لیٹوں، یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں ریشم پر آرام کروں۔

فائدہ:...... غضاۃ لکڑی کا انگارہ بہت تیز ہوتا ہے بجھتا نہیں۔

(۱۴/ ۱۸۳۹) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً مُجَيَّبَةً بِحَرِيْرٍ، فَقَالَ: طَوْقٌ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه البزار والطبراني في الاوسط۔

ترجمہ:...... حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جبہ دیکھا جس کا گریبان ریشم کا تھا آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن آگ کا طوق ہوگا۔ (بزار، طبرانی فی الاوسط)

(۱۵/ ۱۸۵۰) وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ حَرِيْرٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمًا، أَوْ ثَوْبًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وفي رواية: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ حَرِيْرٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ مِنَ النَّارِ، أَوْ ثَوْبًا مِنَ النَّارِ. رواه احمد والطبراني..... رواه البزار عن حذيفة موقوفا: مَنْ لَبِسَ ثوب حَرِيْرٍ أَلْبَسَهُ اللّٰهُ يَوْمًا مِنْ نَارٍ لَيْسَ مِنْ أَيَّامِكُمْ وَلٰكِنْ مِنْ أَيَّامِ اللّٰهِ الطِّوَالِ۔

ترجمہ:...... حضرت جویریہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ جس نے دنیا میں ریشم کا کپڑا پہنا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن آگ کا کپڑا

پہنائے گا اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو آگ کا ذلت کا لباس پہنائے گا۔ (احمد طبرانی)...... اور بزار کی ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ ایک دن اس کو آگ کا لباس پہنائے گا۔ اور وہ دن دنیا کے دنوں کی طرح نہ ہوگا بلکہ تعالیٰ کے طویل دنوں کا ایک دن ہوگا۔ (احمد طبرانی، بزار)

(۱۷/ ۱۷۵۱) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ حَرِيْرًا، وَلَا ذَهَبًا. رواہ احمد۔

ترجمہ:...... حضرت ابوامامہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ وہ ریشم اور سونا نہ پہنے۔ (احمد)

(۱۸/ ۱۷۵۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ وَطَرَحَهُ، وَقَالَ: يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى جَمْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيَطْرَحُهَا فِي يَدِهِ، فَقِيْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهِ؟ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا آخُذُهُ، وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواہ مسلم۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو آپ نے اس کے ہاتھ سے نکال کر پھینک دی اور ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کسی کا یہ حال ہے وہ اپنی خواہش سے دوزخ کا انگارہ لے کر اپنے ہاتھ میں پہن لیتا ہے (یعنی مرد کے لیے سونے کی انگوٹھی گویا دوزخ کی آگ ہے جو اس نے شوق سے ہاتھ میں لے رکھی ہے) پھر جب رسول اللہ ﷺ وہاں سے تشریف لے گئے تو کسی نے ان صاحب سے کہا (جن کے ہاتھ سے سونے کی انگوٹھی نکال کر حضور ﷺ نے پھینک دی تھی) کہ اپنی انگوٹھی اٹھا لو اور (کسی طرح) اپنے کام میں لے آؤ۔ (مثلاً فروخت کر دو یا گھر کی خواتین میں سے کسی کو دے دو) ان صاحب نے کہا: اللہ کی قسم! جب رسول اللہ ﷺ نے اس کو پھینک دیا ہے تو اب کبھی میں اس کو نہیں اٹھاؤں گا۔ (مسلم)

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کے دوسرے زیورات کی طرح اس کی انگوٹھی کا استعمال بھی مردوں کے لیے حرام و ناجائز ہے۔

(۱۹/ ۱۷۵۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ نَجْرَانَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنَّكَ جِئْتَنِي، وَفِي يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ. رواہ النسائی

ترجمہ:...... حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ ایک شخص نجران سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان سے اعراض فرمایا اور فرمایا: تم میرے پاس اس حالت میں آئے کہ تمہارے ہاتھ میں آگ کا انگارہ ہے۔ (نسائی)

(۲۲/ ۱۷۵۴) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ تَرَكَ الْخَمْرَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ لَأُسْقِيَنَّهُ مِنْهُ فِي حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ، وَمَنْ تَرَكَ الْحَرِيْرَ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ لَأَكْسُوَنَّهُ إِيَّاهُ فِي حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ. رواہ البزار باسناد حسن۔

ترجمہ:...... حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے باوجود قدرت کے شراب پینا چھوڑ دیا میں اس کو ضرور بالضرور خطیرۃ القدس (پاکیزہ گھر یعنی آخرت) میں پلاؤں گا اور جس نے باوجود قدرت کے ریشم پہننا چھوڑ دیا میں اس کو ضرور بالضرور خطیرۃ القدس (آخرت) میں ریشم پہناؤں گا۔ (بزار)

(۲۳/ ۱۷۵۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْأَحْمَرَيْنِ: الذَّهَبِ، وَالْمُعَصْفَرِ. رواہ ابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ عورتوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے دو سرخ چیزوں کی وجہ سے، ایک

سونا اور دوسرا رنگ برنگ زرق برق کپڑے۔ (صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ اگر عورتیں ان چیزوں میں لگ کر اللہ کے احکام سے غافل ہو کر زندگی بسر کریں گی تو یہ اپنی ہلاکت و بربادی کا سامان کریں گے، یا یہ ارشاد عورتوں کے لیے سونا حلال ہونے سے پہلے کا ہے جب سونا عورتوں کے لیے استعمال کرنا حلال ہو گیا تو یہ وعید نہ رہی، اور زرق برق رنگ برنگ لباس سے مراد یہ ہے کہ بے پردہ نامحرموں کے سامنے ایسے رنگ برنگ لباس پہن کر نکلیں جس سے مرد فتنہ میں پڑ جائیں اور یہ لباس ان کو اپنی طرف متوجہ کریں ورنہ گھر میں شوہر کے سامنے زینت کرنے اور رنگ برنگ کپڑے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۱۴۵۶/۳۵) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيْتُ أَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَعَالِي أَهْلِ الْجَنَّةِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَذَرَارِي الْمُؤْمِنِيْنَ، وَإِذَا لَيْسَ فِيْهَا أَحَدًا أَقَلَّ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَالنِّسَاءِ فَقِيْلَ لِي: أَمَّا الْأَغْنِيَاءُ فَإِنَّهُمْ عَلَى الْبَابِ يُحَاسَبُوْنَ وَيُمَحَّصُوْنَ، وَأَمَّا النِّسَاءُ فَأَلْهَاهُنَّ الْأَحْمَرَانِ: الذَّهَبُ، وَالْحَرِيْرُ.
الحديث، رواه ابو الشيخ ابن حبان وغيره۔

ترجمہ:...... حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے دکھایا گیا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جنت کے اعلیٰ درجات والے فقراء مہاجرین اور ایمان والوں کے بچے ہیں اور سب سے کم مال دار اور عورتیں ہیں۔ مجھ سے کہا گیا کہ مال دار (اس لیے کم تعداد میں ہیں کہ) جنت کے دروازے پر ان کو کھڑا کر کے ان سے (مال و دولت کا) حساب لیا جا رہا ہے اور پوچھ گچھ کی جا رہی ہے اور عورتیں (اس لیے کم ہیں کہ) ان کو دو سرخ چیزوں نے (اللہ سے اور آخرت سے) غفلت میں ڈالے رکھا، ایک سونا اور دوسرا ریشم۔ (ابن حبان)

(۱۴۵۷/۳۶) وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَبِيْتُ قَوْمٌ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى طُعْمٍ وَشُرْبٍ، وَلَهْوٍ وَلَعِبٍ فَيُصْبِحُوْنَ، وَقَدْ مُسِخُوْا قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ، وَلَيُصِيْبَنَّهُمْ خَسْفٌ، وَقَذْفٌ حَتّٰى يُصْبِحَ النَّاسُ، فَيَقُوْلُوْنَ: خُسِفَ اللَّيْلَةَ بِبَنِي فُلَانٍ، وَخُسِفَ اللَّيْلَةَ بِدَارِ فُلَانٍ، وَلَيُرْسَلَنَّ عَلَيْهِمْ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ كَمَا أُرْسِلَتْ عَلَى قَوْمِ لُوْطٍ عَلَى قَبَائِلَ فِيْهَا وَعَلَى دُوْرٍ وَلَيُرْسَلَنَّ عَلَيْهِمُ الرِّيْحُ الْعَقِيْمُ الَّتِي أَهْلَكَتْ عَادًا عَلَى قَبَائِلَ فِيْهَا، وَعَلَى دُوْرٍ بِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ، وَلُبْسِهِمُ الْحَرِيْرَ، وَاتِّخَاذِهِمُ الْقَيْنَاتِ، وَأَكْلِهِمُ الرِّبَا، وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ، وَخَصْلَةٍ نَسِيَهَا جَعْفَرٌ. رواه احمد والبيهقي۔

ترجمہ:...... حضرت ابو امامہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اس امت کے کچھ لوگ کھانے اور پینے اور لہو و لعب میں (اللہ سے غافل ہو کر) رات گزاریں گے صبح ہوگی تو ان کو (العیاذ باللہ) بندر اور سور بنا دیا گیا ہوگا اور صبح ہونے تک ایسے لوگوں کو زمین میں دھنسایا جائے گا اور ان پر پتھر برسائے جائیں گے، لوگوں میں چرچا ہوگا کہ رات فلاں قبیلہ والے اور فلاں قبیلہ والی زمین میں دھنسا دیے گئے اور ان پر آسمان سے ایسے پتھر برسائے جائیں گے جیسے قوم لوط کے قبیلوں اور علاقوں پر برسائے گئے اور ان پر وہ ہوا جو خیر و نفع سے خالی ہو چلائی جائے گی جس نے قوم عاد کے قبیلوں اور شہروں کو ہلاک و برباد کیا تھا، اور (وہ اس عذاب کے مستحق ہوں گے) شراب پینے اور ریشم پہننے اور بدکار عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات کرنے اور سود کھانے اور قطع رحمی کی وجہ سے اور ایک اور گناہ کی وجہ سے جس کو جعفر (راوی) بھول گئے۔ (احمد، بیہقی)

## مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی مشابہت لباس وہیئت اور بات چیت وغیرہ میں اختیار کرنے پر وعید

(۱۴۵۸/۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ

بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ. رواه البخاری وابوداؤد والترمذی والنسائی، وابن ماجه والطبرانی، وعنده: أَنَّ امْرَأَةً مَرَّتْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَلِّدَةً قَوْسًا، فَقَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ، وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار (یعنی ان کی سی شکل و ہیئت ان کا سا لباس اور ان کا سا انداز اپنائیں) اور ان عورتوں پر بھی جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں (یعنی ان کی سی شکل و ہیئت بنائیں، ان کا لباس اور طرز و انداز اختیار کریں) (بخاری، ابوداود، ترمذی، نسائی)۔ اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزری جو نیزہ اٹھائے ہوئے تھی (گویا ایک فوجی کی مشابہت اختیار کی ہوئی جس کے پاس ہتھیار ہوں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ لعنت کرے ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں۔

فائدہ:...... اس حدیث میں لباس کا خصوصیت سے کوئی ذکر نہیں ہے بلکہ مطلق تشبہ پر لعنت فرمائی گئی ہے، لیکن تشبیہ کی بہت نمایاں صورت یہی ہے کہ مرد زنانہ لباس پہن کر اور عورتیں مردانہ لباس اپنا کر اپنی فطرت کے تقاضوں سے بغاوت کریں آگے آنے والی حدیث میں خصوصیت کے ساتھ لباس کے بارے میں یہی فرمایا گیا ہے۔

(۲/ ۱۶۵۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ، وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ۔ رواه ابوداؤد والنسائی وابن ماجه وابن حبان فی صحیحه والحاکم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو زنانہ لباس پہنیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردانہ لباس پہنیں۔ (ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۳/ ۱۶۶۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثِي الرِّجَالِ الَّذِيْنَ يَتَشَبَّهُوْنَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ وَرَاكِبَ الْفَلَاةِ وَحْدَهُ. رواه احمد۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کریں اور اس شخص پر جو جنگل بیاباں میں تنہا سفر کرے۔ (احمد)

(۵/ ۱۶۶۱) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعَةٌ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَأَمَّنَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَجُلٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ ذَكَرًا، فَأَنَّثَ نَفْسَهُ وَتَشَبَّهَ بِالنِّسَاءِ، وَامْرَأَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ أُنْثَى فَتَذَكَّرَتْ وَتَشَبَّهَتْ بِالرِّجَالِ، وَالَّذِيْ يُضِلُّ الْأَعْمَى، وَرَجُلٌ حَصُوْرٌ وَلَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ حَصُوْرًا إِلَّا يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا۔ رواه الطبرانی۔

ترجمہ:...... حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار (قسم کے لوگ) ایسے ہیں کہ دنیا و آخرت میں ان پر لعنت کی گئی ہے اور فرشتوں نے اس پر آمین کہی ہے، ایک وہ مرد جس کو اللہ نے مرد بنایا لیکن اس نے اپنے کو عورت بنالیا اور عورتوں کی مشابہت اختیار کی، اور دوسرے وہ عورت جس کو اللہ نے عورت بنایا اور وہ مرد بن گئی اور مردوں کے ساتھ اس نے مشابہت اختیار کی، اور تیسرے وہ شخص جو ایک نابینا کو صحیح راستہ سے بھٹکا کر دوسرے راستہ کی طرف اس کا رخ کردے، اور چوتھے وہ شخص (جو باوجود قدرت کے) شادی نہ کرے، حالاں کہ اللہ نے سوائے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے کسی کو حصور (یعنی شادی نہ کرنے والا) بننے کی اجازت نہیں دی۔ (طبرانی)

فائدہ:...... احادیث سے نکاح کی فضیلت ثابت ہے، البتہ جس شخص کی حالت حضرت یحییٰ علیہ السلام کی سی ہو کہ اس پر آخرت کا خیال اس قدر غالب ہو کہ اس کے غلبہ کی وجہ سے نہ بیوی کی ضرورت محسوس کرے اور نہ بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنے کی فرصت ہو، ایسے شخص کے لیے افضل یہی ہے

کہ شادی نہ کرے اسی وجہ سے جن احادیث میں نکاح کی فضیلت آئی ہے ان میں یہ بھی قید مذکور ہے: من استطاع منکم الباءة یعنی جو آدمی نکاح کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور زوجیت کے حقوق ادا کرسکتا ہو تو اس کے لیے نکاح کرنا افضل ہے ورنہ نہیں۔ (از معارف القرآن وبیان القرآن)

(۶/ ۱۶۶۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَابَالُ هٰذَا؟ قَالُوا: يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَأُمِرَ بِهِ فَنُفِيَ اِلَى النَّقِيْعِ فَقِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا نَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: إِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ۔ رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مخنث (جو بات چیت، لب ولہجہ وغیرہ میں قصداً عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہو) لایا گیا جس نے اپنے ہاتھوں اور پیروں کو مہندی کے ساتھ رنگین کیا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو کیا ہوا؟ عرض کیا: یہ عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے، آپ نے حکم دیا کہ اس کو (مدینہ منورہ سے باہر) ایک جگہ نقیع میں جلاوطن کردیا جائے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ اس کو قتل کا حکم نہیں فرماتے ارشاد فرمایا مجھے نمازیوں کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔ (ابوداؤد)

(۷/ ۱۶۶۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالدَّيُّوْثُ، وَرَجُلَةُ النِّسَاءِ، رواه النسائی و البزار فی حدیث یاتی فی العقوق ان شاء الله، والحاکم، واللفظ له۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے ایک والدین کا نافرمان دوسرا دیوث (جو اپنی بیوی کے بارے میں یہ خیال نہ رکھتا ہو کہ کون اس کے پاس آتا جاتا ہے، اور نامحرم کے آنے جانے کے باوجود کچھ نہ کہتا ہو) اور تیسرے وہ عورت جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے۔ (نسائی، بزار، حاکم)

## لباس میں خاکساری اور تواضع اختیار کرنے اور اس میں رسول اللہ ﷺ کی اور آپ کے صحابہ ؓ کی پیروی کی ترغیب اور لباس میں تفاخر اور نمائش اور تکبر پر وعید

(۱/ ۱۶۶۴) عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا۔ رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن، والحاکم فی موضعین من المستدرک، وقال فی احدهما، صحیح الإسناد۔

ترجمہ:...... حضرت معاذ بن انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بڑھیا لباس کی استطاعت کے باوجود ازراہ تواضع وخاکساری اس کو استعمال نہ کرے (اور سادہ معمولی لباس ہی پہنے) تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ساری مخلوقات کے سامنے بلاکر اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے جوڑوں میں سے جو جوڑا بھی پسند کرے اس کو زیب تن کرے۔ (ترمذی، حاکم)

فائدہ:...... یہ فضیلت اور خوش خبری وبشارت ان بندوں کے لیے ہے جو باوجود استطاعت کے بہت بڑھیا اور بیش قیمت لباس استعمال کرنے کے بجائے متواضعانہ سادہ لباس استعمال کرتے ہیں تاکہ دوسروں پر تفوق اور بڑائی ظاہر نہ ہو اور کسی غریب نادار کا دل نہ ٹوٹ جائے، اس حدیث میں فرمایا جو ایسا کریں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اہل محشر کے سامنے انہیں انعام واکرام سے نوازے گا کہ اہل ایمان جنتیوں کے لیے جو اعلیٰ سے اعلیٰ جوڑے وہاں موجود ہوں گے فرمایا جائے گا کہ ان میں سے جو جوڑا چاہو لے لو اور استعمال کرلو۔

اور یہ حدیث ان احادیث کے خلاف نہیں جن میں مال ودولت اور استطاعت کی صورت میں اچھا لباس پہننے کی ہدایت فرمائی گئی ہے کہ جب کسی بندے پر اللہ کا فضل ہو تو اس کے رہن سہن اور اس کے لباس میں اس کا اثر محسوس ہونا چاہیے، اور حدیث بالا میں جو کچھ فرمایا گیا

ہے اس کے مخاطب دراصل وہ لوگ ہیں جو لباس کی بہتری کو زیادہ اہمیت دیتے اور اس کے بارے میں بہت زیادہ اہتمام اور تکلف سے کام لیتے ہیں گویا آدمی کی قدر و قیمت کا وہی معیار اور پیمانہ ہے۔

اصلاح و تربیت کا یہی طریقہ ہے کہ جو لوگ افراط اور غلو کے مریض ہوں ان میں ان کے حال کے مطابق اور جو تفریط کی بیماری میں مبتلا ہوں ان سے ان کے حسب حال اصلاح کی بات کی جائے، اگر کوئی آدمی محل اور مخاطبین کے فرق کو ملحوظ نہیں رکھے گا تو بسا اوقات اس کو مصلحین کی ہدایتوں اور نصیحتوں میں تضاد محسوس ہوگا (از معارف الحدیث)

(۳/ ۱۶۶۵) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَبْنَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ۔ قَالَ بِشْرٌ: أَحْسِبُهُ قَالَ: تَوَاضُعًا، كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَلَ الْكَرَامَةِ. رواہ ابوداؤد فی حدیث۔

ترجمہ:...... روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ خوبصورت لباس کی استطاعت کے باوجود از راہ تواضع و خاکساری اس کو استعمال نہ کرے (اور سادہ و معمولی لباس ہی پہنے) تو اللہ تعالیٰ اس کو عزت و کرامت کے جوڑے پہنائے گا۔ (ابوداؤد)

(۴/ ۱۶۶۶) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ، وَاسْمُهُ إِيَاسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عِنْدَهُ الدُّنْيَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تَسْمَعُوْنَ، أَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ، إِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْإِيْمَانِ. يَعْنِي التَّقَحُّلَ۔ رواہ ابوداؤد و ابن ماجہ۔

ترجمہ:...... حضرت ابوامامہ (ایاس) بن ثعلبہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے صحابہؓ نے دنیا کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا تم سنتے نہیں، کیا تم سنتے نہیں (یعنی سنو اور غور سے سنو اور یاد رکھو) کہ سادگی اور خستہ حالی بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے، یہ آپ نے مکرر ارشاد فرمایا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ ظاہری سادگی و خستہ حالی، اور زینت و آرائش کی طرف سے بےفکری یا کم توجہی، اندرونی ایمانی کیفیت سے بھی پیدا ہوتی ہے اور یہ ایمان ہی کا ایک شعبہ اور ایک رنگ ہے۔

(۵/ ۱۶۶۷) وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا كِسَاءً مُلَبَّدًا مِنَ الَّتِي تُسَمُّوْنَهَا الْمُلَبَّدَةَ، وَإِزَارًا غَلِيْظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَأَقْسَمَتْ بِاللّٰهِ لَقَدْ قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ۔ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی اخصرہ منہ۔

ترجمہ:...... حضرت ابی بردہؓ بیان فرماتے ہیں کہ (ایک دن) میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ہمیں دکھانے کے لیے ایک پیوند لگی چادر اور ایک بڑا تہبند جو یمن میں بنایا جاتا ہے نکالا اور ہمیں قسم کھا کر بتایا کہ انہی دو کپڑوں میں نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تھا۔ (یعنی آخری وقت میں نبی کریم ﷺ کے جسم اطہر پر یہی دو کپڑے تھے)۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

(۶/ ۱۶۶۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ خَشِنًا، وَلَبِسَ خَشِنًا، لَبِسَ الصُّوْفَ، وَاحْتَذَى الْمَخْصُوْفَ. قِيْلَ لِلْحَسَنِ: مَا الْخَشِنُ؟ قَالَ: غَلِيْظُ الشَّعِيْرِ، مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِيْغُهُ إِلَّا بِجُرْعَةٍ مِنْ مَاءٍ۔ رواہ ابن ماجہ والحاکم۔

ترجمہ:...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ موٹا کھانا کھاتے اور موٹا کھردرا پہنتے، آپ نے اون کا کپڑا پہنا اور پیوند لگی جوتی پہنی، حضرت انسؓ سے پوچھا گیا کہ وہ موٹا کھانا کیا تھا جو آپ کھاتے تھے؟ فرمایا موٹی جو، جس کو رسول اللہ ﷺ پانی کے گھونٹ کے ساتھ ہی

نکلتے تھے۔(ابن ماجہ،حاکم)

(۸/ ۱۶۶۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ عَلٰى مُوسٰى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءُ صُوْفٍ، وَجُبَّةُ صُوْفٍ، وَكُمَّةُ صُوْفٍ، وَسَرَاوِيْلُ صُوْفٍ، وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ، رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن غریب، والحاکم۔

ترجمہ:...... حضرت ابن مسعودؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس دن موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے بات چیت فرمائی اس دن ان پر اون کا کمبل اور اون کا جبہ تھا اور اون کی ٹوپی تھی اور اون (ہی) کی شروال تھی، اور ان کے جوتے مردہ گدھے کی کھال کے تھے۔(ترمذی،حاکم)

(۹/ ۱۶۷۰) وَعَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَتِ الْأَنْبِيَاءُ يَسْتَحِبُّوْنَ أَنْ يَلْبَسُوا الصُّوْفَ، وَيَحْتَلِبُوا الْغَنَمَ، وَيَرْكَبُوا الْحُمُرَ، رواه الحاکم موقوفا، وقال: صحیح علی شرطهما۔

ترجمہ:...... ابوالاحوص عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انبیاء اون کے کپڑوں کے پہننے کو پسند فرماتے تھے اور بکریوں سے دودھ (خودہی) دوہنے اور گدھوں پر سواری کو پسند فرماتے تھے۔(یعنی ہر چیز میں لباس وسواری وغیرہ میں سادگی اور عجز وانکساری کو پسند فرماتے تھے)۔(حاکم)

(۱۰/ ۱۶۷۱) وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوْفٍ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ، فَصَلّٰى بِنَا فِيْهَا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُهَا۔

ترجمہ:...... ابن ماجہؒ نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کے اوپر ایک اونی جبہ تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں، اپ نے اس جبہ میں ہمیں نماز پڑھائی، اپ کے بدن مبارک پر اس کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

(۱۳/ ۱۶۷۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ، رواه مسلم وابوداؤد والترمذی۔

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مکان سے باہر تشریف لے گئے آپ کے بدن مبارک پر سیاہ بالوں کا کمبل تھا جس پر پالان کے نقشے بنے ہوئے تھے۔(ابوداؤد،ترمذی)

(۱۴/ ۱۶۷۳) وَعَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ۔

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا تکیہ جس پر آپ ٹیک لگاتے تھے چمڑہ کا بنا ہوا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔(مسلم وغیرہ)

(۱۵/ ۱۶۷۴) وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمًا حَشْوُهَا لِيْفٌ، رواهما مسلم وغيره

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سونے اور آرام فرمانے کا بستر چمڑہ کا ہوتا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔(مسلم وغیرہ)

فائدہ:...... حضور اقدس ﷺ کا بستر کبھی چمڑہ کا ہوتا تھا جیسا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کبھی صرف ٹاٹ کا جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے کہ کبھی صرف بوریا، تا تھا متعدد احادیث میں یہ مضمون وارد ہے کہ صحابہؓ جب نرم بستر ابنانے کی درخواست کرتے تو حضور ﷺ یہ ارشاد

فرمایا کرتے تھے کہ مجھے دنیاوی راحت و آرام سے کیا کام میری مثال تو راہ گیر جیسی ہے جو چلتے چلتے راستہ میں ذرا آرام لینے کے لیے کسی درخت کے سایہ کے نیچے بیٹھ گیا ہو اور تھوڑی دیر بیٹھ کر آگے چل دیا ہو، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ انصاری عورت آئی انہوں نے حضور کا بسترادیکھا کہ عباء بچھا رکھا ہے، انہوں نے واپس جا کر ایک بستر اتیار کیا جس کے اندر اون بھر رکھی تھی اور حضور ﷺ کے لیے میرے پاس بھیج دیا، نبی کریم ﷺ تشریف لائے اس کو رکھا ہوا دیکھ کر فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ فلاں انصاری عورت آئی تھی حضور کا بستر دیکھ کر یہ بنوا کر بھیجا ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو واپس کردے، مجھے وہ اچھا معلوم ہوتا تھا اس لیے دل نہ چاہتا تھا کہ واپس کردوں مگر آپ ﷺ نے اصرار فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ واللہ اگر میں چاہوں تو حق تعالیٰ شانہ، میرے لیے سونے اور چاندی کے پہاڑ چالو کردیں، آپ ﷺ کے پاک ارشاد پر میں نے اس کو واپس کردیا۔ (از خصائل نبوی شرح وترجمہ شمائل ترمذی)

(۱۶/ ۱۷۷۵) وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: اسْتَكْسَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَانِي خَيْشَتَيْنِ. فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا أَكْسَى أَصْحَابِي. رواہ ابوداؤد والبیھقی کلھا من روایۃ اسماعیل بن عیاش۔

ترجمہ:...... حضرت عتبہ بن عبد سلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ سے کپڑے مانگے تو آپ نے مجھے کتان کے بنے ہوئے دو کپڑے عنایت فرمائے، میں اپنے آپ کو اپنے ساتھیوں میں اعلیٰ اور اچھے کپڑے والا سمجھتا تھا۔ (ابوداؤد، بیہقی)

(۱۷/ ۱۷۷۶) وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ لِي أَبِي لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا، وَقَدْ أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ حَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ. رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والترمذی۔

ترجمہ:...... حضرت ابن بریدہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے فرمایا: اگر تم ہمیں نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں دیکھتے جب کہ ہم بارش سے بھیگ جاتے تو تم ہم میں بھیڑوں کی خوشبو محسوس کرتے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی، طبرانی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ ہم اون کے کپڑے پہنتے تھے جب بارش ہوتی اور کپڑے بھیگ جاتے تو اون کی بو ظاہر ہوتی اور طبرانی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ہمارے کپڑے اون کے ہوتے اور ہمارا کھانا دو سیاہ چیزیں پانی اور کھجور ہوتا۔

(۱۸/ ۱۷۷۷) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ فِي غَدَاةٍ شَاتِيَةٍ جَائِعًا، وَقَدْ أَوْبَقَنِي الْبَرْدُ، فَأَخَذْتُ ثَوْبًا مِنْ صُوفٍ قَدْ كَانَ عِنْدَنَا، ثُمَّ أَدْخَلْتُهُ فِي عُنُقِي وَحَزَمْتُهُ عَلَى صَدْرِي أَسْتَدْفِئُ بِهِ، وَاللّٰهِ مَا كَانَ فِي بَيْتِي شَيْءٌ آكُلُ مِنْهُ، وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ لَبَلَغَنِي. فَذَكَرَ الحديث الى أن قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُوَ مَعَ عِصَابَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَطَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِي بُرْدَةٍ مَرْقُوعَةٍ بِفَرْوَةٍ، وَكَانَ أَنْعَمَ غُلَامٍ بِمَكَّةَ وَأَرْفَهَهُ عَيْشًا، فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَا كَانَ فِيهِ مِنَ النَّعِيمِ، ورأى حَالَهُ الَّتِي هُوَ عَلَيْهَا، فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَبَكَى، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ أَمْ إِذَا غُدِيَ عَلَى أَحَدِكُمْ بِجَفْنَةٍ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ، وَرِيحَ عَلَيْهِ بِأُخْرَى، وَغَدَا فِي حُلَّةٍ، وَرَاحَ فِي أُخْرَى، وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ. قُلْنَا: بَلْ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ. قَالَ: بَلْ أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ. رواہ ابویعلی، واللفظ لہ، ورواہ الترمذی

ترجمہ:...... حضرت علی بن ابی طالبؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن سخت سردی اور بارش کے دن بھوک کی حالت میں اپنے گھر سے نکلا، سخت سردی نے مجھے مار دیا تھا، میں نے اون کا کپڑا جو ہمارے پاس تھا لیا اس کو اپنے گلے میں ڈال کر سینے پر باندھ لیا تاکہ کچھ گرمی حاصل ہو، اللہ کی قسم! میرے گھر میں کوئی چیز کھانے کی نہیں تھی اور اگر حضور ﷺ کے گھر میں کچھ ہوتا تو وہ ضرور مجھ تک پہنچتا۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے پاس مسجد میں بیٹھ گیا آپ اپنے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ سامنے سے گزرے ان

کے پاس ایک چادر تھی جس میں چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا اور یہ پورے مکہ میں بہت ناز ونعمت میں پلے ہوئے تھے، جب نبی کریم ﷺ نے ان کی یہ حالت دیکھی تو ان کی ناز ونعمت والی حالت کو یاد کر کے آنکھوں میں آنسو بھر لائے، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج تمہاری (یہ فقر وفاقہ) کی حالت بہتر ہے یا اس وقت تم بہتر ہو گے جب صبح کو روٹی اور گوشت کا ایک تھال لایا جائے گا اور شام کو دوسرا لایا جائے گا اور شام ایک لباس میں اور صبح ایک لباس میں ہوگی اور اپنے گھروں کو (زیب وزینت کے) پردوں سے ایسا ڈھانپو گے جیسے کعبہ کو ڈھانپا جاتا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم اس زمانہ میں زیادہ بہتر ہوں گی کہ ہم (دنیوی ضروریات کے پورا ہونے کی وجہ سے) عبادت کی لیے یکسو ہو جائیں گے (ضروریات کے پورا کرنے کی فکر دامن گیر نہ ہوگی) ارشاد فرمایا بلکہ آج تم بہتر حالت میں ہو۔ (ابو یعلی، ترمذی)

(۱۹/ ۱۷۷۸) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ مُقْبِلًا. عَلَيْهِ إِهَابُ كَبْشٍ قَدْ تَنَطَّقَ بِهٖ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الَّذِيْ نَوَّرَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ لَقَدْ رَأَيْتُهٗ بَيْنَ أَبَوَيْنِ يَغْذُوَانِهٖ بِأَطْيَبِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلَيْهِ حُلَّةً شَرَاهَا أَوْشُرِيَتْ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ، فَدَعَاهُ حُبُّ اللّٰهِ، وَحُبُّ رَسُوْلِهٖ إِلٰى مَاتَرَوْنَ۔ رواه الطبرانى والبيهقى۔

ترجمہ:...... حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو دیکھا کہ وہ اس حالت میں چلے آرہے ہیں کہ مینڈھے کی کھال جسم پر ڈال رکھی تھی اور اس کو درمیان سے باندھ رکھا ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیکھو اس نوجوان کو اللہ نے اس کے دل کو منور فرمادیا (اسلام کے لیے اس کے سینے کو ایسا کھول دیا کہ اس کے خاطر ہر طرح کی قربانی دینے کو تیار ہو گیا) میں نے (مکہ میں) اس کو اس حال میں دیکھا ہے کہ اس کے والدین سب سے عمدہ اس کو کھانا کھلایا اور پلایا کرتے تھے اور میں نے اس پر وہ جوڑا دیکھا ہے جو دوسو درہم کا خریدا گیا تھا، اب اس حال میں جو تم دیکھ رہے ہو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اس پر آمادہ کیا ہے۔ (طبرانی، بیہقی)

(۲۰/ ۱۷۷۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَقَدْ رَقَّعَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ بِرِقَاعٍ ثَلَاثٍ لُبِّدَ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ، رواه مالك۔

ترجمہ:...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو اس وقت دیکھا جب امیر المؤمنین تھے کہ اپنے لباس دونوں مونڈھوں کے درمیان تین پیوند اوپر تلے لگائے ہوئے تھے۔ (مالک)

(۲۱/ ۱۷۸۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرَ ذِيْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهٗ، مِنْهُمُ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ، رواه الترمذى، وقال: حديث حسن۔

ترجمہ:...... حضرت انسؓ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ کتنے ہی پراگندہ بال، غبار آلود، پھٹے پرانے کپڑے والے، جس کی پرواہ (تک) نہیں کی جاتی (لیکن اللہ کے یہاں ان کا اتنا بڑا مقام ہوتا ہے کہ) اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اس کو ضرور پورا کرے۔ ان میں براء بن مالکؓ (بھی) ہیں۔ (سنن ترمذی)

(۲۲/ ۱۷۸۱) وَرُوِيَ عَنِ الشِّفَاءِ بِنْتِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهٗ، فَجَعَلَ يَعْتَذِرُ إِلَيَّ، وَأَنَا أَلُوْمُهٗ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَخَرَجْتُ، فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنَتِيْ، وَهِيَ تَحْتَ شُرَحْبِيْلَ بْنِ حَسَنَةَ، فَوَجَدْتُ شُرَحْبِيْلَ فِي الْبَيْتِ فَقُلْتُ: قَدْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْبَيْتِ وَجَعَلْتُ أَلُوْمُهٗ، فَقَالَ: يَا خَالَةُ لَا تَلُوْمِيْنِيْ، فَإِنَّهٗ كَانَ لِيْ ثَوْبٌ فَاسْتَعَارَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: بِأَبِيْ وَأُمِّيْ كُنْتُ أَلُوْمُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ وَهٰذِهٖ حَالُهٗ، وَلَا أَشْعُرُ، فَقَالَ شُرَحْبِيْلُ: مَاكَانَ إِلَّا دِرْعٌ رَقَّعْنَاهُ۔ رواه الطبرانى والبيهقى۔

ترجمہ:...... حضرت شفاء بنت عبداللہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کسی چیز کا سوال کیا، حضور ﷺ دینے سے عذر فرماتے رہے (کہ آپ کے پاس اس وقت کچھ تھا ہی نہیں) اور میں آپ سے تعلق کی وجہ سے ناراض ہونے لگی، اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا تو میں وہاں سے نکل کر اپنی بیٹی کے گھر چلی گئی وہ شرحبیل بن حسنہ ؓ کے نکاح میں تھیں، میں نے شرحبیل بن حسنہ کو (یعنی اپنے داماد کو) گھر میں دیکھا تو میں نے کہا نماز کا وقت ہوگیا اور آپ (ابھی) تک گھر میں بیٹھے ہیں اور ان کو میں نے ملامت کرنی شروع کردی، انہوں نے کہا: خالہ جان! مجھے ملامت نہ کریں بات یہ ہے کہ میرے پاس ایک (ہی) کپڑا تھا جس کو نبی کریم ﷺ مجھ سے عاریۃً لے گئے ہیں (یعنی نبی کریم ﷺ کے پاس کوئی کپڑا ابھی نہ تھا کہ آپ کو مجھ سے عاریۃً لینے کی ضرورت پیش آئی) شفاء ؓ کہتی ہیں کہ میں اپنے کو کہنے لگی کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں آج آپ سے (میرے سوال کے پورا نہ کرنے پر) ناراض ہورہی تھی حالاں کہ نبی کریم ﷺ کا تو یہ حال ہے (کہ پہننے کے لیے کپڑا ابھی نہیں میرے داماد سے عاریۃً مانگا ہے) اور مجھے پتہ بھی نہیں شرحبیل ؓ نے فرمایا وہ بھی ایسی قمیص تھی جس کو پیوند لگا رکھے تھے۔ (طبرانی، بیہقی)

(۲۳/ ۱۶۸۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَيْهِ إِزَارٌ عَدَنِيٌّ غَلِيظٌ ثَمَنُهُ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ أَوْخَمْسَةٌ كُوفِيَّةٌ مُمَشَّقَةٌ، ضَرْبَ اللَّحْمِ، طَوِيلَ اللِّحْيَةِ، حَسَنَ الْوَجْهِ۔

رواہ الطبرانی باسنادہ حسن، والبیہقی۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن شداد بن الہاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان ؓ کو منبر پر جمعہ کے دن اس حال میں بیٹھے دیکھا کہ آپ پر ایک عدن کا موٹا تہبند تھا جس کی قیمت چار یا پانچ درہم ہوگی اور ایک پاٹ کی کوفی چادر تھی جو گیروں سے رنگی ہوئی تھی، ہلکے پھرتیلے جسم، لمبی ڈاڑھی، خوبصورت چہرے والے تھے۔ (طبرانی، بیہقی)

(۲۴/ ۱۶۸۲) وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: حَضَرْنَا عُرْسَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا، فَمَا رَأَيْنَا عُرْسًا كَانَ أَحْسَنَ مِنْهُ، حَشَوْنَا الْفِرَاشَ يَعْنِي اللِّيْفَ، وَأُتِيْنَا بِتَمْرٍ وَزَبِيْبٍ فَأَكَلْنَا، وَكَانَ فِرَاشُهَا لَيْلَةَ عُرْسِهَا إِهَابَ كَبْشٍ۔ رواہ البزار۔

ترجمہ:...... حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت علی ؓ اور حضرت فاطمہ ؓ کی شادی میں موجود تھے کہ ہم نے ان سے اچھی شادی کسی کی نہ دیکھی، ہم نے بستر کو کھجور کی چھال سے بھر دیا تھا اور ہم کھجور اور کشمش لے آئے تھے اور اس کو کھالیا تھا اور رخصتی کی رات حضرت فاطمہ ؓ کا بستر مینڈھے کی کھال تھا۔ (بزار)

(۲۵/ ۱۶۸۲) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ، وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فِي أَحَدِهِمَا، ثُمَّ قَالَ: بَخٍ بَخٍ يَتَمَخَّطُ أَبُوهُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي، وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا مِنَ الْجُوعِ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي، فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يَرَى أَنَّ بِي الْجُنُونَ، وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوعُ۔ رواہ البخاری والترمذی وصححہ۔

ترجمہ:...... حضرت محمد بن سیرین ؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابوہریرہ ؓ کے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے آپ نے کتان کے گیروے رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے (کتان السی کا پودا ہے جس سے کپڑے تیار ہوتے ہیں) آپ نے کتان کے ایک کپڑے میں ناک صاف کر کے کہا: واہ واہ، آج ابوہریرہ کتان کے کپڑے میں ناک صاف کررہا ہے، حالاں کہ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کے منبر اور حضرت عائشہ ؓ کے حجرے کے درمیان بھوک کی وجہ سے بے ہوشی کی حالت میں کھینچا جاتا تھا، گزرنے والے مجھے مجنون سمجھ کر اپنے پاؤں سے میری گردن دباتے تھے (اس زمانے میں جنون کا علاج گردن کو پاؤں سے دبانے سے کیا جاتا تھا) حالاں کہ یہ

جنون کا اثر نہیں تھا بلکہ بھوک کی زیادتی کی وجہ سے بے ہوش ہو جاتا تھا۔ (بخاری، ترمذی)

(۳۶/ ۱۶۸۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ، وَإِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ۔ رواه البخاري۔

ترجمہ: ...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ستر اہل صفہ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ ان میں سے کسی کے پاس بھی بڑی چادر نہ تھی یا تو لنگی تھی یا کمبل تھا (یا چھوٹی چادر تھی) جسے انہوں نے اپنی گردن میں باندھ رکھا تھا کسی کی لنگی آدھی پنڈلی تک ہوتی اور کسی کی ٹخنے کے قریب تک اور وہ لنگی کو ہاتھ سے پکڑ کر رکھتے تا کہ ان کا ستر نظر نہ آئے۔ (بخاری)

(۳۸/ ۱۶۸۶) وَعَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ رَجُلٌ: مَا أَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ: مَا لَا يَزْدَرِيْكَ فِيْهِ السُّفَهَاءُ، وَلَا يَعِيْبُكَ بِهِ الْحُكَمَاءُ، قَالَ: مَا هُوَ؟ مَا بَيْنَ الْخَمْسَةِ دَرَاهِمَ إِلَى الْعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا۔ رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح۔

ترجمہ: ...... ابویعفور کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا، ان سے ایک شخص نے دریافت کیا میں کیسے کپڑے پہنوں؟ ارشاد فرمایا جن کپڑوں میں بیوقوف تم کو گھٹیا نہ سمجھیں اور عقل مند لوگ تو تم پر کسی قسم کا عیب نہ لگائیں، اس شخص نے پوچھا وہ کپڑا کیسا ہے؟ فرمایا پانچ درہم سے بیس درہم کے درمیان قیمت کا۔ (طبرانی)

(۳۰/ ۱۶۸۷) وَعَنْ ضَمْرَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّتَانِ مِنْ حُلَلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: يَا ضَمْرَةُ أَتَرَى ثَوْبَيْكَ هٰذَيْنِ مُدْخِلَيْكَ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَئِنِ اسْتَغْفَرْتَ لِي لَا أَقْعُدُ حَتّٰى أَنْزِعَهُمَا عَنِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِضَمْرَةَ، فَانْطَلَقَ سَرِيْعًا حَتّٰى نَزَعَهُمَا عَنْهُ۔ رواه احمد، ورواته ثقات، الا بقية۔

ترجمہ: ...... حضرت ضمرہ بن ثعلبہؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان پر یمن کی دو چادریں تھیں، ارشاد فرمایا: اے ضمرہ! کیا تمہارا خیال ہے کہ تمہیں یہ دونوں کپڑے جنت میں داخل کرا دیں گے، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ میرے لیے استغفار فرما دیں تو میں ان کو اتار دوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! ضمرہ کی مغفرت فرما، فوراً یہ ان کو تیزی سے گئے اور ان دونوں کپڑوں کو اتار دیا۔ (احمد)

(۳۳/ ۱۶۸۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَرْفَعُهُ قَالَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ أَلْبَسَهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ أَلْهَبَ فِيْهِ النَّارَ، وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ ذكره رزين في جامعه، ولم اره في شيء من الاصول التي جمعها۔

ترجمہ: ...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی دنیا میں نمائش اور سہرت کے کپڑے پہنے گا اللہ اس کو قیامت کے دن وہی کپڑے پہنا کر اس میں آگ بھڑکا دے گا اور جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔ (رزین)

سنن ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں شہرت اور نمائش کا لباس پہنے گا اللہ اس کو قیامت کے دن ذلت و رسوائی کے کپڑے پہنائے گا پھر اس میں آگ لگا دے گا۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: ...... حدیث میں ''ثوب شہرت'' سے مراد وہ لباس ہے جو اپنی شان وشوکت کی نمائش کے لیے اور لوگوں کی نظر میں بڑا بننے کے لیے پہنا جائے، ظاہر ہے کہ اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو لوگوں کی نظر میں علامہ یا بڑا مقدس بزرگ بننے کے لیے اس قسم کا خاص لباس تقدس پہنے یا اپنی درویشی کی نمائش کے لیے ایسے کپڑے پہنے جن سے لوگ ان کو پہنچا ہوا فقیر درویش سمجھیں یہ بھی ظاہر ہے کہ اس کا تعلق آدمی کے

دل اور اس کی نیت سے ہے، ایک ہی کپڑا اگر نمود و نمائش کے لیے اور اپنی بڑائی کے مظاہرہ کے لیے پہنا جائے تو گناہ اور اس حدیث کا مصداق ہوگا، اور اگر وہی کپڑا اس نیت کے بغیر پہنا جائے تو جائز اور بعض صورتوں میں موجب اجر وثواب ہوگا اور چوں کہ ہم بندوں کو کسی کی نیت اور دل کا حال معلوم نہیں اس لیے ہمارے لیے جائز نہ ہوگا کہ کسی کے لباس کو نمود و نمائش اور ریاکاری کا لباس قرار دے کر اس پر اعتراض کریں، ہاں اپنے دل اپنی نیت اور اپنے لباس کا محاسبہ کرتے رہیں یہی اس حدیث کا پیغام ہے۔ (از معارف الحدیث ج ۶ ص ۲۹)

## غریب وفقیر پر کپڑے وغیرہ صدقہ کرنے کی ترغیب

(۱/ ۱۴۸۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظِ اللهِ مَادَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ. رواه الترمذی والحاکم، کلاهما من روایة خالد بن طهمان۔

ولفظ الحاکم: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا لَمْ يَزَلْ فِي سِتْرِ اللّٰهِ مَادَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خَيْطٌ أَوْ سِلْكٌ۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو کوئی مسلمان کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنائے گا اس وقت تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس کپڑے کی ایک دھجی بھی اس پر رہے گی۔

اور ایک روایت میں ہے جب تک اس کپڑے کا ایک دھاگا یا تار بھی باقی رہے گا اس وقت تک اللہ کی حفاظت اور امان میں رہے گا۔ (ترمذی، حاکم)

(۲/ ۱۴۹۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ. وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ. وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَإٍ سَقَاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ۔

رواه ابوداؤد من روایة ابی خالد یزید بن عبدالرحمٰن الدالانی وحدیثه حسن، والترمذی بتقدیم وتاخیر۔

قَالَ الْحَافِظُ: رواه ابن ابی الدنیا فی کتاب اصطناع المعروف عن ابی مسعود موقوفا علیه قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْرٰى مَا كَانُوْا قَطُّ. وَأَجْوَعَ مَا كَانُوْا قَطُّ. وَأَظْمَأَ مَا كَانُوْا قَطُّ. وَأَنْصَبَ مَا كَانُوْا قَطُّ. فَمَنْ كَسَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَسَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، وَمَنْ أَطْعَمَ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ سَقٰى لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَقَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، وَمَنْ عَمِلَ لِلّٰهِ أَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ عَفَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَعْفَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

ترجمہ:...... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کو عریانی کی حالت میں کپڑے پہنائے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے سبز جوڑے عطا فرمائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوک کی حالت کھانا کھلائے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل اور میوے کھلائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی (یا کوئی مشروب) پلائے اللہ تعالیٰ اس کو نہایت نفیس (جنت کی) شراب طہور پلائے گا جس پر غیبی مہر لگی ہوگی۔ (ابوداؤد، ترمذی)

اور ابن ابی الدنیا نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے کہ قیامت کے دن لوگ ننگے اور بھوکے اور پیاسے اور تھکے ماندے اٹھائے جائیں گے، جس نے اللہ کے لیے (دنیا میں) کسی کو کپڑا پہنایا ہوگا اللہ اس کو پہنائے گا اور جس نے اللہ کے لیے کسی کو کھانا کھلایا ہوگا اللہ اس کو کھلائے گا اور جس نے (دنیا میں) اللہ کے لیے کسی کو پلایا ہوگا اللہ اس کو پلائے گا اور جس نے اللہ کے لیے کوئی عمل کیا ہو اللہ اس کو غنی کرے گا اور جس نے اللہ کے لیے معاف کیا ہو اللہ اس کو معاف کرے گا۔

# بڑھاپے کے سفید بالوں کو باقی چھوڑنے کی ترغیب اور اس کو نوچنے کی کراہیت کا بیان

(۱/ ۱۶۹۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاتَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وفي رواية: كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً. رواه ابوداؤد والنسائي وابن ماجة۔

ترجمہ:...... حضرت عمرو بن شعیبؒ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید بالوں کو نوچ کر نہ نکالو اس لیے کہ جو کوئی مسلمان اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوتا ہے اس کا بڑھاپا قیامت کے دن نور کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوتا ہے تو (ہر سفید بال کے بدلہ) اللہ ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور اس کی ایک خطا کو معاف کر دیتا ہے (ابوداؤد)۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سفید بالوں کے نوچنے اور اکھیڑنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ بڑھاپا مسلمانوں کا نور ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ:...... بڑھاپے کو راست کا سبب اس اعتبار سے فرمایا گیا ہے کہ بڑھاپا اصل میں وقار کا مظہر ہے اور وقار دراصل اپنا وصف ہے جو انسان کو گناہ وفسق و بے حیائی سے روکتا ہے اور توبہ وطاعات کی طرف مائل کرتا ہے اس اعتبار سے یہ وصف انسان میں اس نور کو پیدا کرتا ہے جو میدان محشر میں ظلمت وتاریکیوں کو چیرتا ہوا آگے آگے چلے گا، جیسا کہ اس آیت کریمہ میں فرمایا گیا ہے: يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ لہٰذا اس توجیہ کی روشنی میں بڑھاپے کے نور سے قیامت کے دن کا نور مراد ہے چنانچہ دوسری روایت میں اس کی تصریح بھی ہے اور اگر نورانیت سے شکل وصورت کی خوشحالی ودل کشی اور باطن کی صفائی ونیک سیرتی مراد ہو جو اس دنیا میں بوڑھوں کو حاصل ہوئی تو یہ بھی بعید از حقیقت نہ ہوگا۔

اس حدیث سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ سفید بالوں کو نوچنا مکروہ ہے جیسا کہ اگلی روایات میں آرہا ہے۔ (از مظاہر حق ج ۴ ص ۲۲۸)

(۲/ ۱۶۹۲) وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ عِنْدَ ذٰلِكَ فَإِنَّ رِجَالًا يَنْتِفُوْنَ الشَّيْبَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ فَلْيَنْتِفْ نُوْرَهُ. رواه البزار والطبراني في الكبير والاوسط من رواية ابن لهيعة۔

ترجمہ:...... حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوا تو یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا (حاضرین میں سے) ایک شخص نے عرض کیا کہ کچھ لوگ سفید بالوں کو نوچ کر نکال دیتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چاہے اپنے نور کو نوچ کر نکال دے۔ (بزار، طبرانی فی الکبیر والاوسط)

(۵/ ۱۶۹۳) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ۔ رواه مسلم۔

ترجمہ:...... حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں آدمی کا سر یا ڈاڑھی سے سفید بالوں کا نوچنا مکروہ ہے۔ (مسلم)

(۶/ ۱۶۹۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاتَنْتِفُوا الشَّيْبَ، فَإِنَّهُ نُوْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً، وَحَطَّ بِهَا خَطِيْئَةً، وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً.

رواه ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفید بالوں کو نہ اکھیڑو اس لیے کہ یہ قیامت کے دن نور ہوں گے

جو اسلام کی حالت میں بوڑھا ہوا اللہ اس کے (ہر بال کے بدلے) نیکی لکھتا ہے اور گناہ معاف کرتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ (صحیح ابن حبان)

## ڈاڑھی کو سیاہ خضاب لگانے پر وعید

(۱/ ۱۷۹۵) عن ابنِ عبّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تعالیٰ عنهما قال: قال رسولُ اللّٰهِ صلّی اللّٰهُ علیهِ وسلّم: یکونُ قومٌ یخضِبونَ فی آخرِ الزّمانِ بالسّوادِ کحواصِلِ الحمامِ لا یریحونَ رائحةَ الجنّةِ۔

رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان فی صحیحہ، والحاکم۔

ترجمہ: ...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو کبوتر کے پوٹے کی مانند اس سیاہی کے ذریعہ خضاب کریں گے۔ (یعنی جو وہ خضاب استعمال کریں گے وہ ایسا ہی سیاہ ہوگا جیسے بعض کبوتروں کے پوٹے سیاہ ہوتے ہیں) ایسے لوگ جنت کی بو (بھی) نہیں پائیں گے۔ (نسائی، ابن حبان، حاکم)

فائدہ: ...... ''اس سیاہی'' سے مراد خالص سیاہی ہے، اس صورت میں وہ سیاہی مستثنیٰ ہوگی جو مائل بہ سرخی ہو، جیسے کتم اور مہندی کے خضاب کا رنگ ہوتا ہے، ''جنت کی بو نہیں پائیں گے'' یہ دراصل سیاہ خضاب کرنے والے کے حق میں زجر و تہدید کو زیادہ سے زیادہ شدت کے ساتھ بیان کرنا ہے، یا یہ ارشاد گرامی اس شخص پر محمول ہے جو سیاہ خضاب کا نہ صرف استعمال کرے بلکہ اس کو جائز بھی سمجھے، بعض حواشی میں یہ لکھا ہے کہ ایسے لوگ اگرچہ جنت میں داخل ہوں گے لیکن اس کی بو (یعنی اس کے کیف و سرور) سے محفوظ و بہرہ مند نہیں ہوں گے اور بعض حضرات کے قول کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ موقف میں جنت سے جو فرحت بخش مہک آئے گی اور جس سے مسلمان محظوظ و مسرور ہوں گے اس سے مذکورہ لوگ محروم رہیں گے، بہرحال حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ سیاہ خضاب حرام ہے۔ (از مظاہر حق جدید ج ۴ ص ۲۲۷)

## عورت کے لیے اپنے بالوں میں دوسری عورت کے بالوں کا جوڑ لگانے اور لگوانے اور گودنے اور گدوانے اور بالوں کو چننے اور چنوانے اور دانتوں کو سوہان سے رتوانے پر وعید

(۲/ ۱۷۹۶) وعن ابنِ عمرَ رَضِيَ اللّٰهُ تعالیٰ عنهما أنّ رسولَ اللّٰهِ، لعنَ الواصلةَ والمستوصلةَ، والواشمةَ والمستوشمةَ۔ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ۔

ترجمہ: ...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی اس عورت پر جو اپنے بالوں میں کسی دوسری عورت کے بالوں کو جوڑ لگائے (خواہ خود لگائے اور خواہ کسی دوسرے سے لگوائے) اور جو عورت کسی دوسری عورت کے بالوں میں اپنے بالوں کا جوڑ لگائے اور جو عورت گودے اور جو عورت گدوائے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ: ...... (۱) ''بالوں کا جوڑ لگائے یا لگوائے'' سے مراد یہ ہے کہ بالوں کے حسن و درازی کے لیے کوئی عورت کسی دوسری عورت کے بالوں کا گچھا لے کر اپنی چوٹی میں شامل کرے یا اپنے بالوں کا گچھا لے کر کسی دوسری عورت کی چوٹی میں شامل کرے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ احادیث سے یہ بات صراحت کے ساتھ ثابت ہوتی ہے کہ بلا کسی استثناء و قید کے بالوں کا جوڑ لگانا حرام ہے، چنانچہ یہ ظاہر و مختار مسئلہ بھی یہی ہے لیکن (شافعیؒ) علماء نے اس مسئلہ میں یہ تفصیل بیان کی ہے کہ انسانوں کے بالوں کا جوڑ لگانا تو بلا اختلاف حرام ہے، کیوں کہ انسان کو جو بزرگی و شرف حاصل ہے، اس کی بناء پر اس کے بالوں اور اس کے دیگر اجزاء جسم سے فائدہ اٹھانا حرام ہے، اور اگر انسان کے علاوہ کسی جانور کے پاک بال ہوں تو ان کی چوٹی میں شامل کرنے کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر عورت کا خاوند یا مالک نہ

ہو (یعنی جو عورت آزاد ہو، اور ہے اور اگر عورت خاوند یا مالک والی ہو تو اس کے حق میں تین صورتیں ہیں جن میں سب سے زیادہ صحیح صورت یہ ہے کہ وہ خاوند یا مالک کی اجازت کے بعد ان بالوں کو اپنی چوٹی میں شامل کرے تو جائز ہے۔

مالکؒ، طبرانیؒ اور اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ عورت کے لیے اپنی چوٹی میں کوئی بھی چیز شامل کرنا ممنوع ہے، خواہ وہ بال ہوں خواہ کالے صوف (اون) ہوں خواہ دھجیاں ہو اور خواہ ان کے علاوہ کوئی اور شے ہو، ان حضرات نے اس مسئلہ میں احادیث سے استدلال کیا ہے، جب کہ فقیہ لیث کا قول یہ ہے کہ مذکورہ ممانعت کا تعلق صرف بالوں سے ہے، لہذا چوٹی میں بالوں کے علاوہ دوسری چیزیں جیسے صوف وغیرہ شامل کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، نیز بالوں کو ایسی ڈوری وغیرہ سے باندھنا کہ جو بالوں کی مشابہت نہ رکھے بلا کراہت جائز ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں یہ لکھا ہے کہ سر کے بالوں میں (یعنی چوٹی میں) انسان کے بال شامل کرنا حرام ہے، لیکن صوف یعنی اون کو شامل کرنا جائز ہے۔

(۲) ''گودنے'' کا مطلب یہ ہے کہ جسم کے کسی حصہ کی جلد پر سوئیاں یا اسی طرح کوئی چیز چبھوئی جائے یہاں تک کہ خون بہنے لگے پھر اس میں سرمہ یا نیل بھر دیا جائے، یہ زمانہ جاہلیت کی ایک رسم ہے اور آج کل بعض غیر مسلم قوموں میں اس کا رواج ہے، شریعت اسلامی نے اس کو ممنوع قرار دیا ہے، امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ چیز گودنے والے اور گودوانے والے دونوں کے لیے حرام ہے اور جسم کے جس حصہ پر گودا جاتا ہے وہ حصہ بھی نجس ہو جاتا ہے، لہٰذا اگر کسی مسلمان نے ناسمجھی سے گدوالیا ہے اور (کسی علاج ومعالجہ کے ذریعہ) اس کا ازالہ ممکن ہو تو اس کا نشان مٹوا دینا واجب ہے اور اگر کسی حرج وتنگی کے بغیر اس کا ازالہ ممکن ہو، نیز اس بات کا خوف ہو کہ اس کو زائل کرنے کی صورت میں جسم کا وہ حصہ تلف یا بے کار ہو جائے گا یا پوری طرح کام نہیں کرے گا یا اس ظاہری عضو میں بہت بڑا عیب پیدا ہو جائے گا تو اس صورت میں اس کا ازالہ واجب نہیں لیکن اللہ سے معافی مانگنا اور توبہ واستغفار کرنا چاہیے تاکہ اس پر سے گناہ کا بار ہٹ جائے اور اگر مذکورہ چیزوں میں سے کسی چیز کا خوف نہ ہو تو پھر اس کا ازالہ ہی لازم ہوگا اور اس میں تاخیر کرنے سے گنہگار ہوگا۔ (از مظاہر حق جدید ج ۴ ص ۲۱۶)

(۳/ ۱۶۹۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ: وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ. فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَةٌ فِي ذٰلِكَ. فَقَالَ: وَمَالِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (الحشر:۷)۔ رواه البخاري ومسلم وابوداؤد والترمذي وابن ماجه۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ گودنے والی اور گدوانے والی عورتیں، منہ پر سے بال نچوانے والی عورتیں، افزائش حسن کے لیے دانتوں کو سوہان (ریتی) سے رتوانے والی عورتیں، ان سب پر کہ جو اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں میں تغیر کرتی ہیں اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ (جب ابن مسعودؓ کی یہ روایت عورتوں تک پہنچی تو) ایک عورت کہنے لگی کہ (مجھ تک یہ بات پہنچتی ہے کہ آپ اس طرح کی عورتوں پر) لعنت بھیجتے ہیں، حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ میرے لیے کیا رکاوٹ ہے کہ میں اس پر لعنت نہ بھیجوں جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے اور جس کو کتاب اللہ میں ملعون قرار دیا گیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (یعنی رسول اللہ ﷺ تمہیں جو کچھ دیں اس کو قبول کرو اور اس پر عمل کرو، اور جس چیز سے تمہیں منع کریں اس سے باز رہو)۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ: ①..... عورتوں کو اپنے چہرے کے بال چنوانا مکروہ ہے، لیکن اور کسی عورت کے چہرے پر ڈاڑھی یا مونچھ نکل آئی تو اس کو صاف کرانا جائز ہے بلکہ مستحب ہے، حدیث میں صرف چنوانے والی کا ذکر ہے چننے والی کا ذکر نہیں کیا گیا ہے جس کو نامصہ کہتے ہیں جب کہ دوسری ایک اور روایت میں نامصہ کا بھی ذکر ہے۔

②..... اہل عرب کے نزدیک عورتوں کے دانتوں میں ایک دوسرے کے درمیان کشادگی وفرق کا ہونا پسندیدہ سمجھا جاتا تھا اور عام

طور پر چھوٹی عمر کی عورتوں کے دانت اسی طرح ہوتے ہیں، چنانچہ عرب میں یہ دستور تھا کہ عورتیں جب بوڑھی ہو جاتی تھیں اور ان کے دانت بڑھ جاتے تھے جس کی وجہ سے ان کے دانتوں کے درمیان کی کشادگی باقی نہیں رہتی تھی تو وہ باقاعدہ اپنے دانتوں پر سوہان اور ریتی وغیرہ چلا کر دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرتی تھیں اور اس کی بنیاد ان کا یہ جذبہ ہوتا تھا کہ جوان اور کمسن نظر آئیں اور حسن ودلکشی ظاہر ہو، چنانچہ شریعت اسلامیہ نے اس طریقہ کو بھی ممنوع قرار دیا۔

لفظ المغیرات تمام مذکورہ عورتوں کی صفت ہے جس کو ترجمہ میں ظاہر کیا گیا ہے یعنی جن عورتوں کو ذکر کیا گیا ہے وہ سب اس طرح کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیز جیسی بنادی ہے اس میں وہ اپنی خواہش کے مطابق ترمیم وتغیر کرتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مصلحت ومرضی کے خلاف ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ مثلہ اور ڈاڑھی منڈانا وغیرہ میں جو حرمت یعنی ممانعت ہے اس کی علت اور وجہ بھی یہی چیز یعنی اللہ کی تخلیق میں تغیر کرنا ہے، لیکن اس سے یہ ضروری قرار نہیں پایا کہ ہر تغیر حرام ہو، کیوں کہ یہ علت کوئی مستقل حیثیت نہیں رکھتی حکمت پوشیدہ ہے وہ یہ چیز ہے کہ جس کو ظاہری علت کا درجہ دیا جاتا ہے، حاصل یہ نکلا کہ شارع علیہ السلام نے جن تغیرات کو مباح قرار دیا ہے ان میں اباحت اور جواز رہے گا اور جن تغیرات کو حرام قرار دیا ہے ان میں حرمت جاری ہوگی۔

پھر اخیر میں حضرت ابن مسعودؓ نے قرآن کی آیت پڑھ کر بتلایا کہ حضور ﷺ کا لعنت بھیجنا گویا اللہ کا لعنت بھیجنا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”جو رسول اللہ ﷺ تمہیں دیں اس کو قبول کرو اور اس پر عمل کرو اور جس چیز سے تمہیں منع کریں اس سے باز رہو“۔

(۳/ ۱۶۹۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ، وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ، وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ. رواه ابوداؤد وغیرہ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ملانے والی اور ملوانے والی (یعنی اپنے بالوں میں انسانی بالوں کا جوڑ لگانے اور لگوانے والی) اور (بالوں کو) چننے والی اور چنوانے والی نیز بغیر کسی مرض کے گودانے اور گدوانے والی، یہ سب عورتیں ملعون قرار دی گئی ہیں۔ (ابوداؤد وغیرہ)

فائدہ:..... حدیث میں مذکورہ الفاظ کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے، اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر گودنے کی کوئی ایسی ضرورت اور حاجب ہو جس کا شریعت میں اعتبار ہو تو اس صورت میں گودنا اور گدوانا جائز ہے اگرچہ اس کے نشان باقی رہیں۔

(۴/ ۱۶۹۹) وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذَا، وَيَقُوْلُ: إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ. رواه مالك والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی۔

فی روایة للبخاری ومسلم: عن ابن المسیب قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَنَا، وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرٰى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُوْدَ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ۔

ترجمہ:..... حمید بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہؓ سے اس سال یہ سنا کہ جس سال انہوں نے ممبر پر خطبہ دیا اور ایک بالوں کا گچھا اپنے ایک پہرہ دار کے ہاتھ سے لے کر فرمایا اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس جیسے بالوں سے روکتے سنا ہے (یعنی یہ بال بالوں میں جوڑ کر نہ لگائے جائیں) اور آپ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کی عورتوں نے جب اس قسم کے بال بنانے شروع کیے تو وہ ہلاک ہو گئے۔ (مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت معاویہؓ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ان بالوں کے متعلق سنایا جو سر کے بالوں میں جوڑ کر لگا لیے جاتے ہیں کہ یہ دھوکہ دینا ہے۔

(۷/ ۱۸۰۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِقُصَّةٍ، فَقَالَ: إِنَّ نِسَاءَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كُنَّ يَجْعَلْنَ هٰذَا فِي رُؤُوسِهِنَّ، فَلُعِنَّ، وَحُرِّمَ عَلَيْهِنَّ الْمَسَاجِدُ

رواه الطبراني في الكبير والاوسط من رواية ابن لهيعة، وبقية إسناده ثقات۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ بالوں کا ایک گچھا لے کر نکلے اور ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کی عورتیں اس کو اپنے سروں پر جوڑ رکھ لیا کرتی تھیں اس لیے ان پر لعنت کی گئی اور مسجدوں میں جانے سے ان کو روکا گیا۔ (طبرانی فی الکبیر والاوسط)

## اثمد کا سرمہ لگانے کی مردوں اور عورتوں کو ترغیب

(۱/ ۱۸۰۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اكْتَحِلُوا بِالْإِثْمِدِ، فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ، وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ، رواه الترمذي، وقال: حديث حسن، والنسائي، وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اثمد کا سرمہ آنکھوں میں ڈالا کرو اس لیے کہ وہ آنکھ کی روشنی کو بھی تیز کرتا ہے اور پلکیں بھی زیادہ اگاتا ہے، حضرت ابن عباسؓ یہ بھی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے تین تین سلائی ہر رات آنکھ میں ڈالا کرتے تھے۔ (ترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان)

(۲/ ۱۸۰۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ، وَيَجْلُو الْبَصَرَ، رواه البزار۔

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: تمہارے سب سرموں میں سرمہ اثمد بہترین سرمہ ہے پلکیں اگاتا ہے اور آنکھ کو بھی روشنی پہنچاتا ہے۔ (بزار)

(۳/ ۱۸۰۳) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْإِثْمِدِ، فَإِنَّهُ مَنْبَتَةٌ لِلشَّعْرِ مَذْهَبَةٌ لِلْقَذَى، مَصْفَاةٌ لِلْبَصَرِ۔ رواه الطبراني بإسناد حسن۔

ترجمہ:...... حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اثمد کا سرمہ کو لازم پکڑو (پابندی کے ساتھ لگایا کرو) اس لیے کہ یہ پلکوں کو اگاتا ہے (آنکھوں کے اندر کے) خس و خاشاک کو دور کرتا ہے، بینائی کو صاف اور روشن کرتا ہے۔ (طبرانی)

## کِتَابُ الطَّعَامِ وَغَیْرِہٖ

# کھانے وغیرہ کا بیان

## کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کی ترغیب اور چھوڑنے پر وعید

(۱/ ۱۸۰۴) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَأْکُلُ طَعَامَہٗ فِیْ سِتَّۃٍ مِنْ أَصْحَابِہٖ، فَجَاءَ أَعْرَابِیٌّ فَأَکَلَہٗ بِلُقْمَتَیْنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّہٗ لَوْ سَمّٰی لَکَفَاکُمْ۔

رواہ ابوداؤد والترمذی، وقال: حدیث حسن صحیح، وابن ماجہ، وابن حبان فی صحیحہ۔

وزاد: فَإِذَا أَکَلَ أَحَدُکُمْ طَعَامَہٗ، فَلْیَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ فَإِنْ نَسِیَ فِیْ أَوَّلِہٖ فَلْیَقُلْ: بِسْمِ اللّٰہِ أَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ۔

ترجمہ:......حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (ایک بار) نبی کریم ﷺ اپنے چھ صحابہؓ کے ساتھ کھانا تناول فرمارہے تھے کہ ایک اعرابی آیا اس نے سارا کھانا دو لقموں میں کھالیا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہوجاتا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

ایک اور روایت میں یہ بھی ہے کہ جب کوئی کھانا کھائے تو اس کو چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر (بسم اللہ پڑھ کر) کھائے، اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے (اور پھر اچانک یاد آئے) تو یہ کہے: بِسْمِ اللّٰہِ أَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۲/ ۱۸۰۵) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ أَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ، فَذَکَرَ اللّٰہَ تَعَالٰی عِنْدَ دُخُوْلِہٖ، وَعِنْدَ طَعَامِہٖ، قَالَ الشَّیْطَانُ: لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ. وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ، قَالَ الشَّیْطَانُ: أَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ، وَإِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ: أَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ۔ رواہ مسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ۔

ترجمہ:......حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ کا نام لے اور کھاتے وقت (بھی) اللہ کا نام لے تو شیطان کہتا ہے کہ (اس گھر میں) نہ تمہارا رات کا ٹھکانہ ہے نہ کھانا ہے اور جب گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان (اپنے لشکر کو) کہتا ہے کہ تم نے رات کا ٹھکانہ پالیا ہے اور جب کھاتے وقت (بھی) اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے تم نے رات کا ٹھکانہ بھی اور رات کا کھانا بھی پالیا ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۳/ ۱۸۰۶) وَعَنْ أُمَیَّۃَ بْنِ مَخْشِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، وَکَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَنَّ رَجُلًا کَانَ یَأْکُلُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ، فَلَمْ یُسَمِّ اللّٰہَ حَتّٰی کَانَ فِیْ آخِرِ طَعَامِہٖ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰہِ أَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ. فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَازَالَ الشَّیْطَانُ یَأْکُلُ مَعَہٗ حَتّٰی سَمّٰی، فَمَا بَقِیَ فِیْ بَطْنِہٖ شَیْءٌ إِلَّا قَاءَہٗ. رواہ ابوداؤد والنسائی والحاکم: وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:......حضرت امیہ بن مخشیؓ جو صحابہؓ میں سے ہیں کہتے ہیں کہ (ایک دن) ایک شخص کھانا کھا رہا تھا اور نبی کریم ﷺ دیکھ رہے تھے، اس نے شروع میں بسم اللہ نہ پڑھا، کھانے کے آخیر میں اس نے کہا: بسم اللہ اولہ وآخرہ، تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان مستقل اس کے ساتھ کھاتا رہا لیکن جب بسم اللہ پڑھی تو شیطان نے جو کچھ کھایا تھا سب قے کردی۔ (ابوداؤد، نسائی، حاکم)

(۵/ ۱۸۰۷) وَعَنْ حُذَیْفَۃَ ھُوَ ابْنُ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: کُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ يَضَعْ أَحَدُنَا يَدَهُ حَتَّى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ طَعَامًا ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ ، فَذَهَبَ لِيَضَعَ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ، ثُمَّ جَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّمَا تُدْفَعُ ، فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ، وَقَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِيْ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ، وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ يَسْتَحِلُّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ ، وَجَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ يَسْتَحِلُّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ لَفِيْ يَدِيْ مَعَ أَيْدِيْهِمَا ۔ رواہ مسلم والنسائی وابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت حذیفہ بن یمانیؓ فرماتے ہیں کہ ہم جب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھانے کے لیے حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی اس وقت تک کھانے کو ہاتھ نہ لگاتا جب تک رسول اللہ ﷺ شروع نہ فرمادیتے۔ (ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ) ہم آپؐ کے ساتھ کھانے بیٹھے تھے کہ ایک اعرابی بھوک کی شدت سے بے تاب ہوکر (ایسی تیزی سے آیا کہ) گویا کہ اس کو کوئی دھکیل کر لارہا ہو، آتے ہی اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالا ہی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے ہاتھ کو پکڑلیا پھر ایک بچی آئی (اس تیزی سے کہ) گویا کہ اس کو دھکیل کر لایا جارہا ہو وہ بھی کھانے پر ٹوٹی، ہاتھ ڈالنے والی ہی تھی بغیر بسم اللہ پڑھے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑلیا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان اس کھانے کو اپنے لیے حلال کرلیتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، شیطان اس اعرابی کو لے کرآیا تاکہ اس کے ذریعہ کھانا کھالے (اس لیے کہ یہ اللہ کا نام نہیں لے گا تو شیطان کو کھانے کا موقع مل جائے گا) لہٰذا میں نے اس کے ہاتھ کو پکڑلیا، شیطان اس بچی کو دھکیل کر لایا تاکہ اس کے ساتھ اس کو کھانے کا موقع مل جائے میں نے اس کا ہاتھ پکڑلیا، قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ان دونوں ہاتھوں کے ساتھ شیطان کا ہاتھ (بھی) میرے ہاتھ میں ہے۔ (مسلم، نسائی، ابوداؤد)

## سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کرنے پر وعید اور ان برتنوں کا مردوں اور عورتوں دونوں پر حرام ہونے کا بیان

(١/ ١٨٠٨) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ ۔ رواہ البخاری ومسلم۔

وفی روایۃ لمسلم: إِنَّ الَّذِيْ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ ۔

ترجمہ:...... حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے (خواہ مرد ہو یا عورت) وہ تو اپنے پیٹ میں (بجائے پانی کے) جہنم کی آگ گرارہا ہے (یعنی اس کی سزا تو جہنم کی آگ ہے) (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی روایت میں سونے اور چاندی دونوں قسم کے برتنوں میں پانی پینے پر وعید کا ذکر ہے۔

فائدہ:...... سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا اور اصل اپنی دولتمندی اور سرمایہ داری کے بے جا نمائش اور ایک طرف کا استکبار ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(٢/ ١٨٠٩) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ ، وَلَا الدِّيْبَاجَ ، وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلَا تَأْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا ، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا ، وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ ۔ رواہ البخاری ومسلم۔

ترجمہ:...... حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: ریشم نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتن میں نہ پیو اور سونے و چاندی کے برتنوں میں نہ کھاؤ، اس لیے کہ ان بے ایمانوں کے لیے یہ دنیا میں ہے اور تمہارے لیے آخرت میں ہے۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:.....اس کے متعلق مفصل احادیث اور اس کے متعلقہ فوائد گزر چکے ہیں۔

(۳/ ۱۸۱۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ، وَشَرِبَ مِنَ الْفِضَّةِ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ خَبَّبَ امْرَأَةً عَلٰى زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلٰى مَوَالِيْهِ، فَلَيْسَ مِنَّا. رواه الطبرانی۔

ترجمہ:.....حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے ریشم پہنا اور چاندی کے برتن سے پیا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جس نے کسی عورت کو اس کے اپنے شوہر کے خلاف بھڑکایا یا کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (طبرانی)

## بائیں ہاتھ سے کھانے اور پینے پر وعید اور برتن میں پھونک مارنے کی ممانعت اور مشکیزے کے منہ سے پینے اور برتن کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے پینے کی ممانعت

(۱/ ۱۸۱۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا، قَالَ: وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيْدُ فِيْهَا: وَلَا يُعْطِ بِهَا. رواه مسلم والترمذی بدون الزيادة، رواه مالك وابوداؤد بنحوه۔

ترجمہ:.....حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کھانا نہ کھائے اور نہ بائیں ہاتھ سے (کوئی چیز) پیئے کیوں کہ (یہ) شیطان (کا شیوہ ہے کہ وہ) اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے، حضرت نافعؒ کی روایت میں یہ زیادتی بھی ہے کہ بائیں ہاتھ سے نہ کوئی چیز لے نہ کوئی چیز دے۔ (مسلم، ترمذی، مالک، ابوداؤد)

(۲/ ۱۸۱۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِيَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهِ وَيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ، وَلْيَأْخُذْ بِيَمِيْنِهِ، وَلْيُعْطِ بِيَمِيْنِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ، وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ، وَيُعْطِيْ بِشِمَالِهِ. رواه ابن ماجه بإسناد صحيح۔

ترجمہ:.....حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اس کو چاہیے کہ دائیں ہاتھ سے کھائے، اور دائیں ہاتھ سے پیئے۔ (اگر کسی کو کوئی چیز دے یا کسی سے کوئی چیز لے تو) دائیں ہاتھ سے دے اور دائیں ہاتھ سے لے، کیوں کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے لیتا دیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ:.....تورپشتیؒ نے "بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے" کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ جو لوگ شیطان کے زیر اثر اور اس کے تابعدار ہوتے ہیں وہ ان کو بائیں ہاتھ سے کھانے پینے پر ابھارتا ہے، جب کہ طیبیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے یعنی حقیقت میں شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ (از مظاہر حق جدید ج ص ۸۲)

(۳/ ۱۸۱۳) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ: الْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ، فَقَالَ: أَهْرِقْهَا، قَالَ: لَا أَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ، قَالَ: فَأَبِنِ الْقَدَحَ إِذًا عَنْ فِيْكَ. رواه الترمذی

ترجمہ:.....حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا، ایک شخص نے (یہ ممانعت سن کر) عرض کیا کہ اگر میں پانی میں تنکے وغیرہ پڑے ہوئے دیکھوں (تو کیا کروں؟ کیوں کہ اگر میں پھونک نہیں ماروں گا تو وہ تنکے کیسے نکلیں گے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کو پھینک دو (یعنی اوپر سے تھوڑا سا پانی پھینک دو تاکہ وہ تنکے وغیرہ نکل جائیں، اور چوں کہ وہ شخص پھونک مارنے کی ممانعت سے یہ بھی سمجھا ہوگا کہ اس سے یہ بات بھی ضروری ہوئی کہ پانی پیتے وقت درمیان میں سانس نہ لیا جائے بلکہ ایک ہی سانس میں پیا

جائے اس لیے) اس نے عرض کیا کہ "میں ایک دم یعنی ایک سانس میں پینے سے سیراب نہیں ہوتا؟" آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح پانی پیو کہ پہلے تھوڑا سا پانی کر پیالہ کو منہ سے ہٹاؤ (اور برتن سے باہر سانس لو اور پھر ایسے ہی دوسرے اور تیسرے سانس میں باقی پانی پی لو)۔ (ترمذی)

فائدہ:..... اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ تنکا وغیرہ نکالنے کے لیے بھی پانی میں پھونک نہ ماری جائے۔

(۴/ ۱۸۱۴) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ، وَأَنْ يُنْفَخَ فِي الشَّرَابِ. رواہ ابوداؤد و ابن حبان في صحيحه.

ترجمہ:..... حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پیالہ کے سوراخ سے پانی پینے سے منع فرمایا اور آپؐ نے پانی میں پھونک مارنے سے بھی منع فرمایا۔ (صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... "سوراخ" سے مراد برتن کی ٹوٹی ہوئی جگہ ہے مطلب یہ ہے کہ اگر پانی کا برتن کسی جگہ سے ٹوٹا ہوا ہو تو اس جگہ سے منہ لگا کر پانی نہ پیو، کیوں کہ اس جگہ ہونٹوں کی گرفت اچھی طرح نہ ہوگی اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہاں سے پانی نکل کر بدن اور کپڑوں پر گرے گا، دوسرے یہ کہ برتن کی دھلائی کے وقت اس کی ٹوٹی ہوئی جگہ اچھی طرح صاف نہیں ہو پاتی وہاں مٹی وغیرہ لگی رہ جاتی ہے اس صورت میں پاکیزگی و صفائی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس جگہ منہ نہ لگایا جائے۔

حدیث کے مفہوم اور مذکورہ بالا وضاحت سے معلوم ہوا کہ "سوراخ" سے ٹوٹا ہوا برتن مراد نہیں ہے بلکہ اس کی ٹوٹی ہوئی جگہ مراد ہے یعنی برتن کی ٹوٹی ہوئی جگہ پر منہ نہ لگایا جائے۔ (از مظاہر حق جدید ج ۴ ص ۱۴۶)

(۵/ ۱۸۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ، أَوْ يُنْفَخَ فِيْهِ. رواہ ابوداؤد والترمذي، وقال: حديث حسن صحيح وابن حبان في صحيحه.

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پینے کے برتن میں سانس لینے یا پھونکنے سے منع فرمایا۔ (ابوداؤد، ترمذی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... قربان جائیں جناب رسول اللہ ﷺ پر کہ اپنی امت کو چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی تعلیم دی اور زندگی کا کوئی گوشہ اور انسانی ضروریات میں سے کوئی ضرورت ایسی نہ چھوڑی جس کے متعلق ہدایات اور ارشادات نہ بتلائے ہوں، پانی میں سانس لینے سے منع فرمایا اور برتن میں پھونک مارنے سے بھی منع فرمایا، کہ یہ دونوں باتیں ناپسندیدہ اور تہذیب وسلیقہ کے خلاف ہیں اور صحت کے لیے بھی مضر ہیں بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اگر اس پی جانے والی چیز کو ٹھنڈا کرنے کے لیے بھی پھونک مارنے کی ضرورت ہو تو اس صورت میں بھی پھونک نہ ماری جائے بلکہ اس وقت تک پینے میں صبر کیا جائے جب تک کہ وہ ٹھنڈی نہ ہو جائے۔

(۶/ ۱۸۱۶) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا، وَيَقُوْلُ: هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوٰى. رواہ الترمذي، وقال: حديث حسن غريب۔

ترجمہ:..... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اس طریقہ سے پینا زیادہ خوشگوار ہے اور خوب سیراب کرنے والا ہے۔ (ترمذی)

فائدہ:..... پانی ایک سانس میں پینے کی ممانعت بھی آئی ہے، علماء نے ایک ہی دفعہ پینے کی بہت سی مضرتیں بھی لکھی ہیں بالخصوص ضعف اعصاب کا سبب بتایا ہے، نیز معدہ اور جگر کے لیے بھی مضرت کا سبب ہے۔

(۸/ ۱۸۱۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ، يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا، فَيُشْرَبَ مِنْهَا. رواه البخاري ومسلم وغيرهما.

ترجمہ:...... حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے کے منہ کو (سرے کو) پھاڑ کر پانی کی طرف موڑ کر اس سے پانی پینے کو منع فرمایا (بخاری، مسلم وغیرہ)

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت ہے، اس لیے کہ نہ معلوم پانی میں کیا چیز ملی ہوئی ہو اور وہ پیٹ میں چلی جائے، جیسے کہ اگلی روایات میں آرہا ہے کہ ایک شخص مشکیزہ کو منہ لگا کر پانی پی رہے تھے کہ اس میں سے ایک سانپ نکل آیا اور اس میں ایک خصوصی بات اور بھی ہے کہ اس طرح پانی پینے میں منجملہ دوسری وجوہ کے ایک وجہ ممانعت کی یہ بھی ہے کہ ہر شخص کا منہ ایسا نہیں ہوتا جس کے گھڑے یا مشک وغیرہ کے لگنے سے دوسروں کو گھن نہ آئے، لیکن بعض منہ ایسے ضرور ہوتے ہیں کہ جن کا لعاب بیماریوں کی شفاء اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ لذیذ اور ہر فرحت کی چیز سے زیادہ سرور کرنے والا ہوتا ہے، اس لیے جس روایت میں نبی کریم ﷺ کے مشکیزے سے پانی کے پینے کا ذکر ہے اس پر دوسروں کے پینے کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ (از خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی)

(۱۱/ ۱۸۱۸) وَعَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِدَاوَةٍ يَوْمَ أُحُدٍ. فَقَالَ: اخْنِثْ فَمَ الْإِدَاوَةِ. ثُمَّ اشْرَبْ مِنْ فِيهَا. رواه ابوداؤد عن عبيد الله بن عمر عنه، ومن طريقه البيهقي، وقال: الظاهر ان خبر النهي كان بعد هذا.

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن انیسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احد کے دن مشکیزہ منگوایا اور ارشاد فرمایا اس کے منہ باہر کی طرف موڑ کر اس سے پیو۔ (ابوداؤد، بیہقی)

فائدہ:...... بہت ممکن ہے کہ شروع میں مشک کے منہ سے پینے کی اجازت ہو بعد میں آپ ﷺ نے ممانعت فرمادی ہو۔

## برتن کے بیچ سے کھانے کے بجائے کناروں سے کھانے کی ترغیب

(۱/ ۱۸۱۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ يَحْمِلُهَا أَرْبَعَةُ رِجَالٍ، فَلَمَّا أَضْحَوْا، وَسَجَدُوا الضُّحَى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ يَعْنِي، وَقَدْ ثُرِدَ فِيهَا. فَالْتَفُّوا عَلَيْهَا. فَلَمَّا كَثُرُوا جَثَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِي عَبْدًا كَرِيمًا، وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا عَنِيدًا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا مِنْ جَوَانِبِهَا. وَدَعُوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهَا. رواه ابوداؤد وابن ماجه.

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن بسرؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایک گھڑا (لگن یا چوکی مانند) تھا جس کو چار آدمی اٹھاتے تھے (یعنی جب اس میں کھانا رکھا جاتا تو وہ اتنا بھاری ہو جاتا تھا کہ اس کو چار آدمی اٹھاتے تھے یا وہ خالی بھی اتنا بڑا یا بھاری تھا کہ چار آدمیوں کے بغیر نہیں اٹھتا تھا) اس (گھڑے) کو ''غرا'' کہا جاتا تھا، چنانچہ جب چاشت کا وقت ہو جاتا اور لوگ چاشت کی نماز پڑھ لیتے تو وہ گھڑا لایا جاتا اور اس میں ثرید تیار کیا جاتا، پھر لوگ جمع ہو کر اس کے گرد بیٹھ جاتے، یہاں تک کہ جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جاتی تھی (اور بیٹھنے کی جگہ تنگ ہو جاتی) تو رسول اللہ ﷺ گھٹنوں پر بیٹھتے (ایک دن) آپ ﷺ کو اس طرح بیٹھے دیکھ کر ایک دیہاتی نے کہا کہ یہ نشست کیسی ہے؟ (یعنی اس طرح بیٹھنا آپ کے شایان شان نہیں ہے؟) (یہ سن کر) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تواضع وانکساری کرنے والا بنایا ہے سرکش وضدی نہیں بنایا ہے۔ (اور اس طرح بیٹھنا تواضع وانکساری اختیار کرنے کا قریبی راستہ

ہے) پھر آپ نے (سب کو مخاطب کر کے) ارشاد فرمایا کہ اس کے کناروں (یعنی اپنے سامنے سے) کھاؤ اس کی بلندی کو چھوڑ و یعنی درمیانی حصے کے کھانے پر پہلے ہاتھ نہ ڈالو تمہارے لیے اس میں برکت عطا کی جائے گی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

فائدہ:...... ''غراء'' کے لغوی معنی ہیں روشن و چمکدار اس بڑے برتن (لگن گھڑا یا ناند) کو ''غراء'' اس مناسبت سے کہا جاتا تھا کہ وہ بڑا ہونے کی وجہ سے کھلا ہوا اور کشادہ تھا، بہر کیف حدیث بالا سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ کھانا کھاتے وقت وہ نشست اختیار کی جائے جس میں تواضع اور عجز و انکساری اور بندگی ٹپکتی ہو، اور یہ کہ برتن کے اطراف اور کناروں سے کھانا کھایا جائے۔

''اس میں برکت عطا کی جائے گی'' کا مطالب یہ تھا کہ اگر تم اس طرح کھاؤ گے تو یہ اس گھڑے کے کھانے میں برکت کا باعث ہوگا، اس کے برخلاف جب درمیان کے حصہ سے کھایا جاتا ہے تو نیچے کے حصہ سے برکت منقطع اور ختم ہو جاتی ہے۔

(۲/ ۱۸۲۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبَرَكَةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوْا مِنْ حَافَتَيْهِ، وَلَا تَأْكُلُوْا مِنْ وَسَطِهٖ. رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجه وابن حبان في صحيحه۔

ولفظ ابي داؤد وغيره: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَأْكُلْ مِنْ أَعْلَى الصَّحْفَةِ، وَلٰكِنْ لِيَأْكُلْ مِنْ أَسْفَلِهَا، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ مِنْ أَعْلَاهَا۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت کھانے کے بیچ میں اترتی ہے، لہٰذا اس کے کناروں سے کھاؤ اور بیچ میں ہاتھ نہ ڈالو۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ طباق کے بالائی حصے سے (یعنی بیچ سے) نہ کھائے بلکہ نیچے والے حصے سے (یعنی کنارہ سے) کھائے کیوں کہ برکت بالائی حصے سے اترتی ہے۔

## سرکہ اور زیتون کے کھانے کی ترغیب اور گوشت کو چھری سے کاٹ کاٹ کر کھانے کے بجائے نوچ نوچ کر کھانے کی ترغیب

(۱/ ۱۸۲۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوْا: مَا عِنْدَنَا إِلَّا الْخَلُّ، فَدَعَا بِهٖ، فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهٖ، وَ يَقُوْلُ: نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ. قَالَ جَابِرٌ: فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ: وَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ. رواه مسلم وروى ابوداؤد والترمذي وابن ماجه منه: نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ۔

ترجمہ:...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن مانگا، گھر والوں نے کہا کہ ہمارے پاس سالن نہیں ہے البتہ سرکہ ہے، نبی کریم ﷺ نے سرکہ منگایا اور اس کے ساتھ روٹی کھانے لگے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ ''سرکہ بہترین سالن سرکہ بہترین سالن ہے، سرکہ بہترین سالن ہے''۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ بات سنی میں سرکہ سے محبت کرنے لگا، طلحہ بن نافع کہتے ہیں جب سے میں نے حضرت جابرؓ سے یہ سنا میں سرکہ کو چاہنے لگا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

(۲/ ۱۸۲۲) وَعَنْ أُمِّ هَانِيءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ، فَقُلْتُ: لَا إِلَّا كِسْرَةٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَرِّبِيْهِ، فَمَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ إِدَامٍ فِيْهِ خَلٌّ. رواه الترمذي۔

وَرَوَى ابن ماجة عن محمد بن زاذان قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ وَأَنَا عِنْدَهَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْ غَدَاءٍ؟ قَالَتْ: عِنْدَنَا خُبْزٌ وَتَمْرٌ وَخَلٌّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِي الْخَلِّ، فَإِنَّهُ كَانَ إِدَامَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي، وَلَمْ يُقْفِرْ بَيْتٌ فِيْهِ خَلٌّ۔

ترجمہ: ...... حضرت ام ہانی؄ جو ابوطالب کی بیٹی (یعنی حضرت علی؄ کی بہن تھیں) کہتے ہیں کہ (ایک دن) نبی کریم؄ میرے گھر تشریف لائے، آپ نے مجھ سے پوچھا کہ (کھانے کے لیے) تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا: سوکھا ایک ٹکڑا اور سرکہ کے علاوہ کچھ نہیں ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہی سامنے لے آؤ، وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس میں سرکہ ہو۔ (ترمذی)

اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ ام سعد؄ فرماتی ہیں کہ (ایک دن) نبی کریم ﷺ تشریف لائے میں حضرت عائشہ؄ کے پاس تھی تو پوچھا کھانا ہے؟ حضرت عائشہ؄ نے عرض کیا ہمارے پاس روٹی اور کھجور اور سرکہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے، اے اللہ! سرکہ میں برکت عطا فرما، یہ سرکہ مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا سالن تھا اور وہ گھر کھانے سے) خالی نہیں جس میں سرکہ ہو۔

(۳/ ۱۸۳۳) وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُوا الزَّيْتَ، وَادَّهِنُوْا بِهِ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ. رواه الترمذي، وقال: حديث غريب، والحاكم وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ: ...... حضرت اسید (انصاری) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زیت یعنی روغن زیتون کھایا کرو اور بدن پر اس کی مالش کیا کرو، کیوں کہ وہ ایک بابرکت درخت (زیتون) کا تیل ہے۔ (ترمذی، حاکم)

(۶/ ۱۸۳۴) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: انْهَسُوا اللَّحْمَ نَهْسًا، فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ. رواه ابوداؤد والترمذي، واللفظ له والحاكم، وقال: صحيح الإسناد، ولفظه قال:

رَآنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا آخُذُ اللَّحْمَ عَنِ الْعَظْمِ بِيَدِي، فَقَالَ: يَا صَفْوَانُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ، قَالَ: قرب اللحم من فيك فانه اهنا وامرا۔

ترجمہ: ...... حضرت صفوان بن امیہ؄ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گوشت کو دانتوں سے نوچ نوچ کر کھایا کرو کیوں کہ دانتوں سے نوچ کر کھانا زیادہ لذت بخش اور زیادہ خوشگوار ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، حاکم)

اور حاکم کی روایت میں ہے کہ حضرت صفوان فرماتے ہیں مجھے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے اس حال میں دیکھا کہ اپنے ہاتھ سے گوشت کو ہڈی سے نکال کر کھا رہا ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے صفوان! میں نے عرض کیا: لبیک۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے منہ سے گوشت کو قریب لو اس لیے کہ زیادہ خوشگوار اور لذت بخش ہے (یعنی دانتوں سے نوچ کر کھانا)۔

(۷/ ۱۸۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ، فَإِنَّهُ صَنِيْعُ الْأَعَاجِمِ، وَانْهَسُوْهُ نَهْسًا، فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ۔

ترجمہ: ...... حضرت عائشہ؄ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گوشت کو چھری سے نہ کاٹو کیوں کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے بلکہ گوشت کو دانتوں سے نوچ نوچ کر کھاؤ، اس لیے کہ یہ زیادہ لذت بخش اور زیادہ خوشگوار ہے۔ (ابوداؤد وغیرہ)

فائدہ: ...... عرب کے لوگ اپنے علاوہ دنیا کے سارے ہی لوگوں کو عجمی (گونگا) کہا کرتے تھے لیکن یہاں اہل فارس (ایرانی) مراد ہیں کہ وہ لوگ از راہ تکبر و غرور گوشت وغیرہ چھریوں سے کاٹ کر کھاتے تھے، مگر بعض مواقع پر نبی کریم ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے چھری سے کاٹ کر کھایا ہے، لہٰذا ان دونوں روایتوں میں یوں تطبیق دی جائے گی کہ گوشت نرم اور گلا ہوا ہے تو اس کو چھری کے بجائے دانتوں سے

کاٹ کر کھانا چاہیے اور اگر سخت ہو تو پھر چھری سے کاٹ کر کھانے میں حرج نہیں۔
واضح رہے کہ مذکورہ بالا ممانعت نہی تنزیہی کے طور پر ہے۔

## مل کر کھانے کی ترغیب

(۱/ ۱۸۲۶) عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبِ بْنِ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا نَأْكُلُ، وَلَا نَشْبَعُ؟ قَالَ: تَجْتَمِعُونَ عَلٰى طَعَامِكُمْ أَوْ تَتَفَرَّقُونَ؟ قَالُوا نَتَفَرَّقُ. قَالَ: اِجْتَمِعُوا عَلٰى طَعَامِكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ. رواه ابوداؤد، وابن ماجه، وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت وحشی ابن حربؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے (والد) وحشیؓ کے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے (کچھ) صحابہؓ نے (ایک دن) عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم (اگرچہ خاصی تعداد میں کھانا کھاتے ہیں) لیکن ہمارا پیٹ نہیں بھرتا (جب کہ ہم چاہتے ہیں کہ یا تو ہمارا پیٹ بھر جایا کرے کہ ہم عبادت وطاعت کی طاقت حاصل کر سکیں، یا پھر ہمیں قناعت کی دولت میسر ہو جائے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ (خاص مقدار میں کھانا کھانے کے باوجود پیٹ نہ بھرنے کی ظاہری وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ) تم لوگ الگ الگ کھانا کھاتے ہو یا اکٹھے مل کر کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم لوگ الگ کھاتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم لوگ اپنے کھانے پر اکٹھے بیٹھا کرو اور اس پر (یعنی کھاتے وقت) اللہ کا نام لیا کرو، تمہارے لیے اس (کھانے) میں برکت عطا کی جائے گی۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ الگ الگ کھانا بے برکتی کا باعث ہے جب کہ اکٹھے ہو کر کھانے پر بیٹھنا اس کھانے میں برکت کا ذریعہ ہے، نیز کھانے پر اکٹھے ہو کر بیٹھنا اور کھاتے وقت اللہ کا نام لینا یعنی بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرنا ان دونوں میں سے ہر ایک برکت کا باعث ہے اور اگر دونوں جمع ہوں کہ کھانے پر اکٹھا بیٹھا بھی جائے اور کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام بھی لیا جائے تو یہ برکت میں زیادتی کا باعث ہوگا اور ذکر اللہ کی کثرت کا ذریعہ بھی، البتہ اتنی بات ضرور ملحوظ رکھی جائے کہ اکٹھے کھانا باعث برکت اس وقت ہے جب کہ ہر ایک کا جذبہ یہ ہو کہ میرے دوسرے ساتھی اچھا کھالیں اور اچھی طرح کھالیں، اگر کھانے والوں میں یہ بات نہ ہو تو پھر اس برکت کا کوئی استحقاق نہیں ہے بلکہ اس صورت میں اندیشہ ہے کہ اکثر و بیشتر تجربہ اس کے برعکس ہو۔

ایسی یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو یہ فرمایا ہے: لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَأْكُلُوا جَمِيعًا أَوْ أَشْتَاتًا یعنی ''اس بارے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم الگ الگ کھاؤ یا اکٹھے ہو کر''۔ تو اصل میں آیت سے مراد یا تو یہ ہے کہ تمہارے الگ الگ کھانے کی بھی گنجائش ہے تو افضل اکٹھے ہی کھانا ہے جیسا کہ حدیث بالا میں گزر چکا اور یا اس کا تعلق ان لوگوں کو تنگی سے بچانے سے بھی ہے جو اکیلے ہی رہتے ہیں کہ ہر وقت اکٹھے کھانے کا موقع میسر نہیں۔

(۲/ ۱۸۲۷) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ، وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ، وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ۔ رواه مسلم والترمذی وابن ماجه۔

ورواه البزار من حديث سمرة دون قوله: وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ، وزاد في اخره: وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ۔

ترجمہ:...... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: ایک کا کھانا دو کو اور دو کا چار کو اور چار کا کھانا آٹھ کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

اور ایک روایت میں اس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ ''اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے''۔ (بزار)

(۵/ ۱۸۲۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَحَبَّ الطَّعَامِ إِلَى اللّٰهِ مَا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْأَيْدِي. رواه ابو يعلى والطبراني وابو الشيخ۔

ترجمہ:...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے محبوب اور پسندیدہ اللہ کے نزدیک وہ کھانا ہے جس پر زیادہ سے زیادہ ہاتھ پڑیں (یعنی کھانے والے زیادہ ہوں)۔ (ابو یعلی، طبرانی، ابو الشیخ)

## بہت زیادہ پیٹ بھر کر کھانے پر وعید اور کھانے پینے میں بہت زیادہ توسع فخر و مباہات کے طور پر کرنے کی ممانعت

(۱/ ۱۸۲۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمُسْلِمُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. رواه مالك والبخاري ومسلم وابن ماجه وغيرهم۔

وفي رواية للبخاري: أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيرًا فَأَسْلَمَ، فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيلًا، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَإِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

وفي رواية لمسلم قَالَ: أَضَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَيْفًا كَافِرًا، فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ أُخْرَى فَشَرِبَ حِلَابَهَا حَتَّى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ، ثُمَّ إِنَّهُ أَصْبَحَ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ، فَشَرِبَ حِلَابَهَا، ثُمَّ أُخْرَى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَشْرَبُ فِي مِعًى وَاحِدٍ، وَالْكَافِرَ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. رواه مالك والترمذي بنحوه هذه۔

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ (مالک، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، وغیرہم)۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص بہت زیادہ کھایا کرتا تھا، پھر وہ مسلمان ہوگیا تو اس نے تھوڑا تھوڑا کھانا شروع کردیا، نبی کریم ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ مؤمن تو ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ (بخاری)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ کہ (ایک دن) نبی کریم ﷺ نے ایک کافر کو اپنا مہمان بنایا، رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے ایک بکری دوہنے کا حکم دیا، بکری دوہی گئی، اس کافر نے اس دودھ کو پی لیا تو پھر آپ ﷺ کے حکم سے دوسری بکری دوہی گئی پھر اس کافر نے اس کے دودھ کو (بھی) پی لیا پھر تیسری بکری کا دودھ دوہا گیا اس نے اس کا دودھ (بھی) پی لیا یہاں تک کہ اس طرح سات بکریوں کا دودھ پی گیا، پھر جب صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہوگیا، رسول اللہ ﷺ نے (اس وقت بھی) اس کے لیے ایک بکری کا دوہنے کا حکم دیا بکری دوہی گئی اور اس نے اس کا دودھ پی لیا پھر آپ ﷺ نے دوسری بکری دوہنے کا حکم دیا (بکری دوہی گئی) لیکن (اب) وہ اس کا پورا دودھ نہ پی سکا، رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

فائدہ:...... کہا جاتا ہے کہ انسان کے پیٹ میں سات آنتیں ہوتی ہیں لیکن اس سے قطع نظر یہاں ایک آنت اور سات آنتوں سے مراد حرص کی کمی اور زیادتی ہے کہ مؤمن میں وہ حرص نہیں ہوتی جو کافر میں ہوتی ہے، مسلمان کھانے پینے میں کم حرص رکھتا ہے اور کافر زیادہ حرص رکھتا ہے۔ اور یہ بات اکثر واغلب کے اعتبار سے ہے یا اس مخصوص شخص کی حالت بیان کرنا مراد ہے جس کا روایت میں ذکر کیا گیا ہے کہ جب وہ مسلمان ہوا تو کم کھانے لگا لیکن جب کافر تھا تو زیادہ کھاتا تھا یا کامل الایمان مراد ہے کہ وہ ذکر الٰہی کی برکت اور نور و معرفت ایمان کے سبب ہر وقت سیر رہتا ہے

کرنا اس کو کھانے پینے کی حرص ہوتی ہے اور نہ کھانے پینے کے اہتمام کی طرف رغبت، اس کے برعکس کافر کا حال دوسرا ہوتا ہے۔

درحقیقت اس حدیث میں یہ تنبیہ ہے کہ مؤمن کی شان کا تقاضا یہ ہے کہ وہ صبر و قناعت کو لازم جانے، زُہد و ریاضت کی راہ اختیار کرے، خورد و نوش کی اسی حد پر اکتفا کرے جو زندگی کی بقا کے لیے ضروری ہو اور اپنے معدے کو اتنا خالی ضرور رکھے کہ جو نورانیت دل، صفائی باطن اور شب بیداری وغیرہ کے لیے معاون و مددگار ہو۔

(۲/ ۱۸۳۰) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكَيْلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَامَحَالَةَ، فَثُلُثٌ لِطَعَامِهِ، وَثُلُثٌ لِشَرَابِهِ، وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ. رواه الترمذی وحسنه، وابن ماجه وابن حبان فی صحیحه۔

ترجمہ:...... حضرت مقدام بن معدیکرب ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: آدمی کسی برتن کو پیٹ سے زیادہ برا نہیں بھرتا، آدم کے بیٹے کے لیے چند لقمے کافی ہیں جس سے وہ اپنی کمر سیدھی کرلے اور جب کھانا ضروری ہی ہو تو ایک تہائی (حصہ) کھانے کے لیے اور ایک تہائی پانی کے لیے ایک تہائی سانس کے لیے کرلے۔ (ترمذی، وابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۳/ ۱۸۳۱) وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَكَلْتُ ثَرِيْدَةً مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَتَجَشَّأُ، فَقَالَ: يَا هٰذَا كُفَّ عَنَّا مِنْ جُشَائِكَ، فَإِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَكْثَرُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه الحاكم، وقال: صحيح الإسناد، ورواه ابن ابی الدنيا، والطبرانی فی الکبیر والاوسط والبیهقی۔

وزادوا فَمَا أَكَلَ أَبُوْجُحَيْفَةَ مِلْءَ بَطْنِهِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا، كَانَ إِذَا تَغَدّٰى لَايَتَعَشّٰى، وَإِذَا تَعَشّٰى لَايَتَغَدّٰى۔

وفی روایة لابن ابی الدنیا: قَالَ أَبُوْجُحَيْفَةَ فَمَا مَلَأْتُ بَطْنِي مُنْذُ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً۔

ترجمہ:...... حضرت ابوجحیفہ ؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نے روٹی اور گوشت کی ثرید کھائی پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میں ڈکار لینے لگا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فلاں! اپنے ڈکار کو ہم سے دور رکھو، اس لیے کہ دنیا میں سب سے زیادہ پیٹ بھر کر کھانے والا سب سے زیادہ قیامت کے دن بھوکا ہوگا۔ (حاکم، بزار، ابن ابی الدنیا، فی الکبیر والاوسط بیہقی)

اور ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ پھر حضرت ابوجحیفہ ؓ سے موت تک کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ اگر دوپہر کا کھانا کھالیتے تو رات کا نہ کھاتے اور رات کے کھالیتے تو دوپہر کا نہ کھاتے۔

اور ابن ابی الدنیا کی ایک روایت میں ہے۔ ابوجحیفہ نے فرمایا: (اس کے بعد) میں نے تیس سال سے پیٹ بھر کر نہ کھایا۔

(۸/ ۱۸۳۲) وَعَنْ جَعْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا عَظِيْمَ الْبَطْنِ، فَقَالَ بِأُصْبُعِهِ: لَوْكَانَ هٰذَا فِي غَيْرِ هٰذَا لَكَانَ خَيْرًا لَكَ. رواه ابن ابی الدنیا والطبرانی باسناد جید، والحاكم والبيهقی۔

ترجمہ:...... حضرت جعدہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بہت بڑا پیٹ والا ہے، تو آپ نے انگلی مبارک سے (پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: اگر یہ (بڑاپن) پیٹ کے علاوہ میں (یعنی فکر کا بلند ہونا اور اعمال میں آگے ہونا) ہوتا تو تیرے لیے بہتر تھا۔ (ابن ابی الدنیا، طبرانی، حاکم بیہقی)

(۹/ ۱۸۳۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَيُؤْتَيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْعَظِيْمِ، الطَّوِيْلِ، الْأَكُوْلِ، الشَّرُوْبِ، فَلَايَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ، وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: فَلَانُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا (الکهف:۱۰۵)

رواه البيهقی واللفظ له

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک بھاری بھر کم لمبے شخص کو جو بہت زیادہ کھاتا پیتا تھا لایا جائے گا (لیکن) کا کا وزن اللہ کے (ترازو میں) مچھر کے برابر بھی نہیں ہوگا، اور چاہو تو اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھ لو: فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا (پھر نہ کھڑی کریں گے ہم ان کے واسطے قیامت کے دن تول)۔ (بیہقی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ اللہ کے یہاں ظاہری وقت وطاقت اور لمبے قدوقامت اور کھانے پینے کی کوئی قیمت کوئی وزن نہیں ہے، ان کے یہاں تو اندر کا ایمان اور جسم سے نکلنے والے اعمال کو دیکھا جاتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا إِلٰى أَجْسَادِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ (بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے) اور اسی بنیاد پر آخرت کی کامیابی اور ناکامی کا فیصلہ ہوگا، ظاہری سرمایہ قوت وطاقت یہ کامیابی کا معیار نہیں۔

(۱۰/ ۱۸۳۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى الْجُوْعِ فِيْ وُجُوْهِ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: أَبْشِرُوْا فَإِنَّهُ سَيَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يُغْدٰى عَلٰى أَحَدِكُمْ بِالْقَصْعَةِ مِنَ الثَّرِيْدِ، وَيُرَاحُ عَلَيْهِ بِمِثْلِهَا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ؟ قَالَ: بَلْ أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ. رواه البزار بإسناد جيد۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے چہروں پر بھوک کے آثار دیکھ کر ارشاد فرمایا: خوشخبری ہو، اس لیے کہ ایک زمانہ تم پر ایسا آنے والا ہے کہ ثرید کا ایک بڑا پیالہ صبح کے وقت اور ایک شام کو لایا جائے گا، صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس دن تو ہم بہت بہتر حال میں ہوں گے؟ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ تم آج اس دن کی نسبت بہت بہتر ہو۔ (بزار)

(۱۳/ ۱۸۳۵) وَعَنِ الْجَلَاجِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: مَا مَلَأْتُ بَطْنِيْ طَعَامًا مُنْذُ أَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكُلُ حَسْبِيْ، وَأَشْرَبُ حَسْبِيْ، يَعْنِيْ قُوْتِيْ. رواه الطبراني بإسناد لا بأس به، والبيهقي۔

وزاد: وَكَانَ قَدْ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِيْنَ سَنَةً: خَمْسِيْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَسَبْعِيْنَ فِي الْإِسْلَامِ۔

ترجمہ:...... حضرت لجلاجؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے رسول اللہ ﷺ سے اسلام قبول کیا اس وقت سے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہ کھایا میں بقدر ضرورت کھاتا ہوں اور بقدر ضرورت پیتا ہوں۔ (طبرانی)

اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ حضرت لجلاج ایک سو بیس سال زندہ رہے، پچاس سال جاہلیت کے زمانہ کے اور ستر سال اسلام کے زمانہ کے۔

(۱۴/ ۱۸۳۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَكَلْتُ فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَمَا تُحِبِّيْنَ أَنْ يَكُوْنَ لَكِ شُغْلٌ إِلَّا جَوْفَكِ، الْأَكْلُ فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنَ الْإِسْرَافِ، وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ. رواه البيهقي۔

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نے مجھے دن میں دو مرتبہ کھاتے دیکھ کر فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہارا مشغلہ صرف پیٹ بھرنا ہی ہو؟ دن میں دو مرتبہ کھانا اسراف ہے، اور اللہ تعالیٰ اسراف والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (بیہقی)

(۱۵/ ۱۸۳۷) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: لَقِيَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَقَدِ ابْتَعْتُ لَحْمًا بِدِرْهَمٍ، فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ قَرِمَ أَهْلِيْ فَابْتَعْتُ لَهُمْ لَحْمًا بِدِرْهَمٍ، فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ: قَرِمَ أَهْلِيْ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنَّ الدِّرْهَمَ سَقَطَ مِنِّيْ وَلَمْ أَلْقَ عُمَرَ. رواه البيهقي۔

ترجمہ:...... حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمرؓ سے ملا اور میں نے گوشت ایک درہم کے بدلے خریدا، ارشاد فرمایا اے جابر! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا میرے گھر والوں کو چاہت تھی گوشت کی، اس لیے ایک ہی درہم کا گوشت خریدا ہے (یہ سن کر) حضرت عمرؓ (ازراہ

تنبیہ) بار بار فرماتے میرے گھر والوں کو گوشت کی چاہت ہوئی یہاں تک کہ میں تمنا کرنے لگا کاش کہ یہ درہم مجھ سے گر چکا ہوتا اور میں حضرت عمر سے نہ ملتا۔ (بیہقی)

فائدہ:...... مطلب یہ تھا کہ گھر والوں کی چاہت کو پورا کرنے کے لیے گوشت خریدا جا رہا ہے گو یہ جائز امور میں سے تھا اور کوئی حرام نہیں تھا، لیکن حضرت عمرؓ کو مقصود تربیت کرنا تھی کہ جب انسان جائز خواہشات میں توسع اختیار کرتا ہے اور آگے بڑھتا رہتا ہے تو خواہشات کا پورا کرنا ہی مقصد بنالیتا ہے، اور دین کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔

(۱۸/ ۱۸۳۸) رَوَى مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ انَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَدْرَكَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَمَعَهُ حَامِلُ لَحْمٍ، فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا يُرِيدُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَطْوِيَ بَطْنَهُ لِجَارِهِ، وَابْنِ عَمِّهِ، فَأَيْنَ تَذْهَبُ عَنْكُمْ هٰذِهِ الْآيَةُ: أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا (الحقاف:۲۰) قال البیهقی: وروی عن عبدالله بن دینار مرسلا وموصولا

ترجمہ:...... حضرت یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت جابرؓ کو دیکھا کہ ان کے ساتھ ایک شخص (بطور خدمت) گوشت اٹھایا ہوا ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اپنے پیٹ کو اپنے پڑوسی اور اپنے چچازاد بھائی کے لیے پیٹ بھر سکتا ہے (یعنی خود بھوک برداشت کر کے دوسروں کو کھلائے) کیا تم سے یہ آیت بھول گئی (اللہ فرمائے گا قیامت کے دن) ''ضائع کیے تم نے اپنے مزے اپنے دنیا کے جینے کے لیے اور ان کو برت چکے''۔ (بیہقی)

فائدہ:...... گویہ یہ آیت کافروں کے بارے میں ہے کہ دنیا میں انہوں نے عیش کیے ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں لیکن جب انسان خواہشات میں بڑھتا ہے تو جائز حدود و پار کر کے ناجائز خواہشات میں چلا جاتا ہے، کوئی بعید نہیں کہ ایسی صورت میں قیامت کے دن ان سے وہ کہا جائے گا جو کافروں سے کہا جائے گا۔

اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے (ایک بار) گوشت خریدا اور اس پر گھی ڈال کر پکالیا تو حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ کھانے سے اٹھالیا اور ارشاد فرمایا اللہ کی قسم! نبی کریم ﷺ کے پاس جب دو کھانے جمع ہو جاتے تو ایک کھاتے اور دوسرے کو صدقہ کر دیتے، ابن عمرؓ نے فرمایا اے امیر المؤمنین (ابھی تو) کھا لیجیے (آئندہ سے) اللہ کی قسم! میرے پاس جب دو کھانے جمع ہوں گے تو ایک کھانے کو صدقہ کر دوں گا۔

(۱۹/ ۱۸۳۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا وَاشْرَبُوا، وَتَصَدَّقُوا مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيلَةٌ. رواه النسائی وابن ماجه.

ترجمہ:...... حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو جب تک اسراف (فضول خرچی) اور تکبر اس کے ساتھ نہ مل جائے۔ (نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جائز وحلال کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں، اتنی بات ضرور ہے کہ ضرورت کی حد سے نکل کر اسراف اور فضول خرچی میں نہ جا پہنچے اور عمدہ کھانے پینے سے اپنے کو بڑا نہ سمجھنے لگے، بلکہ محض اللہ کا عطیہ اور نعمت سمجھ کر استعمال کرے، اور اللہ کی نعمتوں کے سامنے تکبر سے سر اونچا ہونے کے بجائے تواضع میں سر جھکتا چلا جائے۔

(۲۰/ ۱۸۴۰) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهِ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ لَهُ: إِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ، فَإِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوا بِالْمُتَنَعِّمِينَ. رواه احمد والبیهقی، ورواة احمد ثقات.

ترجمہ:...... حضرت معاذ بن جبلؓ کو جب نبی کریم ﷺ نے یمن گورنر بنا کر بھیجا تو ان سے ارشاد فرمایا: ناز و نعمت کی زندگی بسر کرنے سے بچنا! اس لیے کہ اللہ کے بندے ناز و نعمت کی زندگی نہیں بسر کرتے۔ (احمد، بیہقی)

فائدہ:...... ایسے ناز ونخرے میں پڑ جانا کہ اللہ سے غفلت ہو جائے اور آدمی اس میں پڑ کر اللہ کے ذکر سے نیک اعمال سے غافل ہو جائے، کسی صورت میں درست نہیں ہے۔

(۲۴/ ۱۸۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشْرَارَ أُمَّتِي الَّذِيْنَ غُذُوا بِالنَّعِيْمِ، وَنَبَتَتْ عَلَيْهِ أَجْسَامُهُمْ. رواه البزار۔

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جن کو مختلف نعمتیں دی گئی ہوں اور ان کے جسم خوب اچھے پلے (لیکن اللہ کے حقوق کو بھلا یا اور نافرمانیوں میں لگے رہے)۔ (بزار)

(۲۵/ ۱۸۲۲) وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا ضَحَّاكُ، مَا طَعَامُكَ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اللَّحْمُ وَاللَّبَنُ قَالَ: ثُمَّ يَصِيْرُ إِلَى مَاذَا؟ قَالَ: إِلَى مَا قَدْ عَلِمْتَ، قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى ضَرَبَ مَا يَخْرُجُ مِنِ ابْنِ آدَمَ مَثَلًا لِلدُّنْيَا. رواه احمد۔

ترجمہ:...... حضرت ضحاک بن سفیانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے ضحاک! تمہارا کھانا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! گوشت اور دودھ، آپ نے فرمایا: پھر آخیر میں وہ کیا بنتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: آپ کو تو معلوم ہی ہے (کہ وہ انسان کے اندر سے کیسی بدبودار گندگی بن کر نکلتا ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال یہی بیان کی ہے کہ جو انسان کے اندر سے گندگی نکلتی ہے۔ (احمد)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جیسے کھانا استعمال کرنے اور کھانے سے پہلے کس قدر خوشبودار اور لذیذ اور خوش نما ہوتا ہے اور انسان کے پیٹ میں جا کر گندگی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ایسے ہی دنیا ظاہر میں بہت خوشنما اور سرسبز نظر آتی ہے، لیکن اس کا انجام اچھا نہیں، جیسے کہ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے دنیا کی مثال کھانے سے دی کہ کھانے میں کتنی خوشبو نہیں ڈالی جاتی تھی اور نمک مرچ مصالحہ وغیرہ ڈال کر پکایا جاتا ہے اور انجام اس کا یہ ہوتا ہے اگر کھالیا تو بدبودار گندگی بن کر نکلتا ہے اور اگر کچھ دن چھوڑ دیا تو گلتا سڑتا ہے اور پھینک دیا جاتا ہے۔

## بغیر عذر کے کھانے کی ضیافت قبول کرنے سے انکار کی ممانعت اور دعوت قبول کرنے کا حکم اور ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کرنے والوں کے کھانے کا حکم

(۱/ ۱۸۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى إِلَيْهَا الْأَغْنِيَاءُ، وَتُتْرَكُ الْمَسَاكِيْنُ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ، فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. رواه البخاري ومسلم وابوداؤد والنسائي وابن ماجة.

ورواه مسلم أيضًا مرفوعا الى النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يَمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيْهَا، وَيُدْعٰى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا، وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہؓ فرمایا کرتے تھے، سب سے برا کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالداروں کو بلایا جائے اور مسکینوں کو چھوڑ دیا جائے (نہ بلایا جائے) حالاں کہ جو ضیافت کی دعوت کو قبول نہیں کرتا اس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے برا کھانا اس ولیمہ کا کھانا ہے کہ جس میں اس کو نہ بلایا جائے جو دعوت قبول کر کے آجاتا ہو (یعنی ضرورت مند، فقیر و مسکین کو نہ بلایا جائے) اور اس کو بلایا جائے جو دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہو (یعنی ضرورت مند نہ ہو) حالاں کہ جو دعوت ضیافت قبول نہ کرے اس نے اللہ اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(۲/ ۱۸۳۴) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ، فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا، وَخَرَجَ مُغِيْرًا، رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو دعوت دی گئی اور اس نے قبول نہ کی تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو بغیر دعوت دیے آ گیا وہ چور بن کر آیا اور لوٹ مار کرنے والا بن گیا۔ (ابوداؤد)

(۳/ ۱۸۳۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَأْتِهَا، رواه البخاری ومسلم وابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو ولیمہ پر بلایا جائی تو آ جانا چاہیے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

(۴/ ۱۸۳۶) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهٗ، رواه مسلم و ابوداؤد، وفی روایة لمسلم: اذا دُعِیْتُمْ الی کراع فاجِیْبُوْہ۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی اپنے بھائی کو بلائے تو اس کو چاہیے کہ اس کی دعوت قبول کرے خواہ شادی کی دعوت ہو یا کسی اور چیز کی۔ (مسلم، ابوداؤد)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہی کہ جب تم پائے (جو معمولی چیز ہے کھانے) کے لیے بلایا جائے تو اس کو (بھی) قبول کرو۔ (مسلم)

(۵/ ۱۸۳۷) وَعَنْ جَابِرٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ شَاءَ طَعِمَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔ رواه مسلم و ابوداؤد و النسائی و ابن ماجة۔

ترجمہ:...... حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کسی کھانے پر بلایا جائے تو اس کو چاہیے کہ قبول کر لے۔ چاہے تو کھائے چاہے تو نہ کھائے (لیکن جائے ضرور)۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

(۶/ ۱۸۳۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ، رواه البخاری ومسلم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں: ① سلام کا جواب دینا۔ ② بیمار کی عیادت کرنا۔ ③ جنازے کے ساتھ جانا۔ ④ دعوت کو قبول کرنا ⑤ اور چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔ (بخاری، مسلم)

اور اک روایت میں چھ حقوق ذکر کیے ہیں پانچ تو وہی ہیں جو اوپر ذکر ہوئے اور چھٹا حق یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان نصیحت طلب کرے تو نصیحت کرنا۔

(۸/ ۱۸۳۹) وَعَنْ عِكْرِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُوْلُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ أَنْ يُؤْكَلَ

رواه ابوداؤد، وقال اکثر من رواه عن جریر لایذکر فیه، وابن عباس یُرید ان اکثر الرواة ارسلوه۔

ترجمہ:...... حضرت عکرمہؓ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے ان لوگوں کو کھانے سے منع فرمایا جو کھانا دوسرے کے مقابلے میں فخر کرنے کے لیے کھلاتے ہوں۔ (ابوداؤد)

## برکت کو لینے کے لیے انگلیوں کو پونچھنے سے پہلے چاٹنے کی ترغیب

(۱/ ۱۸۵۰) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ، وَقَالَ: إِنَّكُمْ لَاتَدْرُوْنَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ. رواه مسلم۔

ترجمہ:...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلیوں کو اور پلیٹ کو چاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کس کھانے میں (یعنی کس نوالے میں) برکت ہے (یعنی اس میں جو کھانے چکے ہو یا اس کھانے میں جو چاٹو گے)۔ (مسلم)

(۲/ ۱۸۵۱) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا، فَلْيُمِطْ مَاكَانَ بِهَا مِنْ أَذًى، وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَايَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَلَايَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَلْعَقَ أَصَابِعَهُ، فَإِنَّهُ لَايَدْرِيْ فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ. رواه مسلم۔

ترجمہ:...... حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: شیطان تمہارے ہر کام کے وقت تمہارے پاس موجود ہوتا ہے یہاں تک کہ تمہارے کھانے کے وقت بھی تمہارے پاس موجود رہتا ہے لہذا تم میں سے جب کسی شخص کا کوئی نوالہ گر جائے تو چاہیے کہ اس کو اٹھالے (اور از قسم مٹی وغیرہ) جو چیز اس کو لگ گئی ہو اس کو صاف کر کے کھالے، اس کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے نیز جب کھانا کھا چکے تو چاہیے کہ اپنی انگلیاں چاٹ لے کیوں کہ اس کو نہیں معلوم کہ اس کے کون سے کھانے میں (یعنی کھانے کے کسی حصہ میں) برکت ہے۔ (مسلم صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... ''اس کو صاف کر کے کھالے'' لیکن اگر وہ لقمہ کسی نجاست اور گندگی پر گرا ہو تو اس کو دھو کر کھائے بشرطیکہ اس کو دھونا ممکن ہو یا طبیعت اس پر آمادہ ہو، اور اگر یہ ممکن نا ہو تو پھر اس کو کتے یا بلی وغیرہ کو کھلائے۔

''اس کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے'' یہ یا تو حقیقت پر محمول ہے کہ وہ واقعتاً کھاتا ہے یا یہ کہ کنایہ ہے اس لقمہ کو ضائع کرنے اور اس کو حقیر جاننے سے نیز اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ایسا کرنا (یعنی اس گرے ہوئے لقمہ کو حقیر و کم تر جان کر نہ اٹھانا) دراصل متکبر لوگوں کی مشابہت اور ان کی عادت کو اختیار کرنا ہے کیوں کہ وہ (متکبر لوگ) گرے ہوئے لقمہ کو اٹھا کر کھانا عار سمجھتے ہیں اور یہ ساری چیزیں (یعنی لقمہ کو ضائع کرنا اور اس کو حقیر جاننا اور متکبر لوگوں کی عادت اختیار کرنا) شیطانی افعال میں سے ہے۔

''نیز جب کھانا کھا چکے تو'' الخ...... یہ اگرچہ ایک علیحدہ حکم ہے مگر حقیقت میں پہلے حکم سے حاصل ہونے والے مفہوم تکبر کو چھوڑنے اور تواضع وانکساری کو اختیار کرنے کو مضبوط اور مؤکد کرنے کے لیے ہے کہ کھانا کھا چکنے کے بعد ہاتھ کو دھونے سے پہلے انگلیوں کو چاٹ لیا جائے تا کہ اللہ کے رزق کے سامنے اپنے کامل احتیاج اور تواضع وانکساری کا اظہار ہو اور تکبر و نخوت کا کوئی مشائبہ نہ پایا جائے۔

## کھانے کے بعد شکر و حمد کی ترغیب

(۱/ ۱۸۵۲) عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

رواه ابوداؤد وابن ماجه والترمذی، وقال: حديث حسن غريب۔

ترجمہ:...... حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی کھانا کھایا پھر یہ دعا پڑھی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هٰذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ (تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھ کو یہ روزی دی بغیر میری کسی قوت و طاقت کے) تو (اس دعا کے پڑھنے پر) اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی)

(۲/ ۱۸۵۳) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ

الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ، فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا، وَيَشْرَبَ الشَّرْبَةَ، فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا. رواہ مسلم والنسائی والترمذی وحسنہ۔

ترجمہ:..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بندہ سے خوش ہوتے ہیں جب بندہ کوئی لقمہ کھا کر اللہ کی تعریف کرتا ہے اور پانی پی کر اللہ کی تعریف کرتا ہے۔ (مسلم، نسائی، ترمذی)

(۳/ ۱۸۵۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ أَبُوبَكْرٍ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَمِعَ عُمَرُ، فَقَالَ: يَاأَبَابَكْرٍ! مَا أَخْرَجَكَ هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: مَاأَخْرَجَنِي إِلَّا مَا أَجِدُ مِنْ حَاقِّ الْجُوعِ قَالَ: وَأَنَا وَاللّٰهِ مَا أَخْرَجَنِي غَيْرُهُ، فَبَيْنَمَا هُمَا كَذٰلِكَ إِذْخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا أَخْرَجَكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: وَاللّٰهِ مَاأَخْرَجَنَا اللّٰهُ مَانَجِدُهُ فِي بُطُونِنَا مِنْ حَاقِّ الْجُوعِ. قَالَ: وَأَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ مَاأَخْرَجَنِي غَيْرُهُ فَقُومَا؟ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى أَتَوْا بَابَ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ أَبُوأَيُّوبَ يَدَّخِرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا كَانَ أَوْلَبَنًا. فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ. فَلَمْ يَأْتِ لِحِيْنِهِ، فَأَطْعَمَهُ لِأَهْلِهِ، وَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلِهِ يَعْمَلُ فِيْهِ، فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى الْبَابِ خَرَجَتْ الْمَرْأَةُ، فَقَالَتْ: مَرْحَبًا بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِمَنْ مَعَهُ، قَالَ لَهَانَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ أَبُوأَيُّوبَ؟ فَسَمِعَهُ وَهُوَيَعْمَلُ فِي نَخْلٍ لَهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ، يَانَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ بِالْحِيْنِ الَّذِيْ كُنْتَ تَجِيْءُ فِيْهِ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَدَقْتَ قَالَ: فَانْطَلَقَ، فَقَطَعَ عِذْقًا مِنَ النَّخْلِ فِيْهِ مِنْ كُلِّ مِنَ التَّمْرِ وَالرُّطَبِ وَالْبُسْرِ، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَرَدْتَ إِلٰى هٰذَا، أَلَاجَنَيْتَ لَنَا مِنْ تَمْرِهِ؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَحْبَبْتُ أَنْ تَأْكُلَ مِنْ تَمْرِهِ وَرُطَبِهِ وَبُسْرِهِ، وَلَأَذْبَحَنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا، قَالَ: إِنْ ذَبَحْتَ، فَلَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ فَأَخَذَ عَنَاقًا أَوْجَدْيًا، فَذَبَحَهُ، وَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: اخْبِزِيْ وَاعْجِنِيْ لَنَا، وَأَنْتِ أَعْلَمُ بِالْخُبْزِ فَأَخَذَ نِصْفَ الْجَدْيِ، فَطَبَخَهُ وَشَوٰى نِصْفَهُ، فَلَمَّا أَدْرَكَ الطَّعَامُ، وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ أَخَذَ مِنَ الْجَدْيِ فَجَعَلَهُ فِي رَغِيْفٍ، وَقَالَ: يَا أَبَا أَيُّوبَ! أَبْلِغْ بِهٰذَا فَاطِمَةَ. فَإِنَّهَا لَمْ تُصِبْ مِثْلَ هٰذَا مُنْذُ أَيَّامٍ فَذَهَبَ أَبُوأَيُّوبَ إِلٰى فَاطِمَةَ فَلَمَّا أَكَلُوا وَشَبِعُوا، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُبْزٌ، وَلَحْمٌ وَتَمْرٌ، وَبُسْرٌ، وَرُطَبٌ وَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ، وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ هٰذَا هُوَالنَّعِيْمُ الَّذِيْ تُسْأَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلٰى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: بَلْ إِذَا أَصَبْتُمْ مِثْلَ هٰذَا، فَضَرَبْتُمْ بِأَيْدِيْكُمْ، فَقُوْلُوْا: بِسْمِ اللّٰهِ، فَإِذَا شَبِعْتُمْ، فَقُوْلُوْا: الْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ أَشْبَعَنَا، وَأَنْعَمَ عَلَيْنَا فَأَفْضَلَ، فَإِنَّ هٰذَا كَفَافٌ بِهٰذَا، فَلَمَّا نَهَضَ قَالَ لِأَبِي أَيُّوبَ: ائْتِنَا غَدًا، وَكَانَ لَايَأْتِيْ أَحَدٌ إِلَيْهِ مَعْرُوْفًا إِلَّا أَحَبَّ أَنْ يُجَازِيَهُ، قَالَ: وَإِنَّ أَبَاأَيُّوبَ لَمْ يَسْمَعْ ذٰلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَهُ غَدًا. فَأَتَاهُ مِنَ الْغَدِ، فَأَعْطَاهُ وَلِيْدَتَهُ، فَقَالَ: يَا أَبَاأَيُّوبَ! اسْتَوْصِ بِهَا خَيْرًا، فَإِنَّا لَمْ نَرَإِلَّا خَيْرًا مَادَامَتْ عِنْدَنَا، فَلَمَّا جَاءَ بِهَا أَبُو أَيُّوبَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاأَجِدُ لِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ أُعْتِقَهَا، فَاعتقها۔ رواہ الطبرانی وابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت ابوبکر صدیقؓ دوپہر کے وقت سخت گرمی میں گھر سے مسجد کی طرف چلے، حضرت عمرؓ نے سنا تو کہا اے ابوبکر! اس وقت آپ گھر سے باہر کیوں آئے؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا صرف اس وجہ سے آیا ہوں کہ سخت بھوک لگی ہوئی ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھ کو بھوک کی شدت نے گھر سے نکلنے پر مجبور کیا ہے، ابھی یہ دونوں آپس میں بات ہی کر رہے تھے کہ اچانک نبی کریم ﷺ گھر سے نکل کر ان دونوں حضرات کے پاس تشریف لے آئے، آپ ﷺ نے پوچھا: اس وقت تم دونوں گھر سے باہر کیوں آئے؟ دونوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم صرف اس وجہ سے آئے ہیں کہ ہمیں سخت بھوک لگی ہوئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات

کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں بھی صرف اسی وجہ سے گھر سے باہر آیا ہوں، چلو تم دونوں کھڑے ہو جاؤ، تینوں یہ حضرات تشریف لے گئے اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہنچ گئے اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا یا دودھ بچا کر رکھا کرتے تھے، اس دن نبی کریم ﷺ کو آنے میں دیر ہوگئی روزانہ جس وقت آیا کرتے تھے اس وقت تشریف نہ لاسکے، تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ وہ کھانا اپنے گھر والوں کو کھلا کر اپنے کھجوروں کے باغ میں کام کرنے چلے گئے تھے، جب یہ حضرات ان کے دروازے پر پہنچے تو ان کی بیوی نے باہر نکل کر ان حضرات کا استقبال کیا اور کہا: خوش آمدید اللہ کے نبی کو اور ان کے ساتھ آنے والوں کو، نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا ابوایوب کہاں ہیں؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں کام کر رہے تھے وہاں سے انہوں نے نبی کریم ﷺ کی آواز کو سنا تو دوڑتے ہوئے آئے اور کہا خوش آمدید ہو اللہ کے نبی کو اور ان کے ساتھ آنے والوں کو، اے اللہ کے نبی! یہ وہ وقت نہیں ہے جس میں آپ آیا کرتے تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ٹھیک کہتے ہو، چنانچہ وہ گئے اور ایک خوشہ کھجور کا توڑ کر لائے جس میں خشک اور تر اور گدر (نیم پختہ) تینوں قسم کی کھجوریں تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تم نے کیا کیا؟ ہمارے لیے چن کر صرف خشک کھجوریں لاتے، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرا دل چاہتا ہے کہ آپ خشک کھجور اور تر اور گدر تینوں قسم کی کھجوریں کھائیں اور ابھی میں آپ کے لیے کوئی جانور ذبح کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم نے ذبح کرنا ہی ہے تو دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا، تو حضرت ابوایوب نے سال یا سال سے کم عمر کا بکری کا بچہ ذبح کیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ تم ہمارے لیے آٹا گوندھ کر روٹی پکاؤ کیوں کہ تم روٹی پکانا واقعی اچھی طرح جانتی ہو اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے بکری کے اس بچے کے آدھے گوشت کا سالن بنایا اور آدھے کو بھون لیا جب کھانا تیار ہوگیا اور نبی کریم ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے سامنے رکھا گیا تو آپ نے تھوڑا سا گوشت روٹی پر رکھ کر حضرت ابوایوب سے فرمایا: اے فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس پہنچا دو، کیوں کہ بہت دنوں سے انہیں ایسا کھانا نہیں ملا، حضرت ابوایوب وہ لے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، جب یہ حضرات کھا چکے اور سیر ہوگئے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روٹی اور گوشت اور خشک کھجور اور گدر کھجور۔ اور یہ کہہ کر آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور پھر یہ فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں تم سے قیامت کے دن پوچھا جائے گا، یہ بات آپ ﷺ کے صحابہ کو بڑی بھاری معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا لیکن جب تمہیں ایسا کھانا ملے اور تم اس کی طرف ہاتھ بڑھانے لگو تو بسم اللہ پڑھا کرو، اور تم سیر ہو جاؤ تو یہ دعا پڑھو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَشْبَعَنَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا فَاَفْضَلَ (تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں سیر کیا اور ہم پر انعام فرمایا اور ہمیں خوب دیا) تو یہ دعا اس کا بدلہ ہو جائے گی، (اور اب اسی کھانے کے بارے میں قیامت کے دن سوال نہ ہوگا) جب آپ وہاں سے اٹھے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کل ہمارے پاس آنا، آپ کی عادت مبارکہ تھی جو آپ کے ساتھ بھلائی کرتا آپ اسے اس کا بدلہ دینا پسند فرماتے، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے حضور کی یہ بات نہ سنی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ تمہیں حکم فرما رہے ہیں کہ کل آپ ان کے پاس آئیں، دوسرے دن وہ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنی باندی دے دی اور فرمایا اے ابوایوب! اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کیوں کہ یہ جب تک ہمارے پاس رہی ہے ہم نے اس میں خیر ہی دیکھی ہے، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ باندی کو حضور ﷺ کے ہاں سے لے کر آئے تو فرمایا کہ حضور ﷺ کی اس وصیت کی سب سے بہتر صورت یہ ہے کہ میں اسے آزاد کر دوں، چنانچہ اسے آزاد کر دیا۔ (طبرانی، صحیح ابن حبان)

## کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کی ترغیب

(۱/۱۸۵۵) عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ: إِنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ، وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ. رواه ابوداؤد والترمذی۔

ترجمہ:...... حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں کہ (میں اسلام لانے سے پہلے) توریت میں پڑھتا تھا کہ کھانے میں برکت کا ذریعہ کھانے کے بعد وضو کرنا ہے (چنانچہ اسلام قبول کرنے کے بعد ایک دن) میں نے نبی کریم ﷺ کے سامنے (توریت کے اس مضمون کا) ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھانے میں برکت کا ذریعہ کھانے سے پہلے وضو کرنا ہے اور کھانے کے بعد وضوء کرنا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:...... ''وضوء'' سے مراد کھانے سے پہلے ہاتھوں کو اور کھانے کے بعد منہ اور ہاتھوں کو دھونا ہے کھانے سے پہلے ہاتھوں کا دھونا اس کھانے میں برکت کا ذریعہ اس طور پر ہوتا ہے کہ اس ہاتھ دھونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کھانے میں زیادتی عطا فرماتا ہے اور کھانے کے بعد وضو کا اس کھانے میں برکت کا ذریعہ ہونا یہ ہے کہ اس کی وجہ سے طبیعت کو سکون حاصل ہوتا ہے اور یہ طبیعت کا سکون عبادات، اخلاق حسنہ اور اعمال صالحہ میں تقویت ودلجمعی کا سبب ہوتا ہے۔

البتہ ایک دوسری حدیث میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں تھے، آپ بیت الخلاء تشریف لے گئے پھر جب بیت الخلاء سے نکلے تو آپ ﷺ کے سامنے کھانا لایا گیا، بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیا آپ وضو نہیں فرماتے؟ آپ نے فرمایا مجھے وضو کرنے کا حکم اس صورت میں دیا گیا ہے جب کہ میں نماز کے لیے کھڑا ہونے کا ارادہ کروں، اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے سے پہلے وضو نہیں، حالاں کہ مندرجہ بالا روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے سے پہلے وضوء کرنا باعث برکت ہے علماء نے دونوں حدیثوں کے یہ معنی بیان کیے ہیں کہ پہلی حدیث میں وضوء سے مراد ہاتھوں کا دھونا ہے جب کہ اس حدیث میں وضوء سے مراد نماز والا وضوء ہے، کھانے سے پہلے نماز والا وضوء نہیں بلکہ صرف ہاتھ کا دھونا ہے جو کھانے میں برکت کا ذریعہ ہے، کنز العمال اور معجم طبرانی کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونا دافع فقر ہے اور انبیاء علیہم السلام کا فریضہ ہے۔

(۳/ ۱۹۵۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَامَ، وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ. فَأَصَابَهُ شَيْءٌ، فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ. رواه ابوداؤد والترمذی وحسنه، وابن ماجه، وابن حبان فی صحیحه، ورواه ابن ماجه ایضا عن فاطمة رضی اللّٰه تعالٰی عنها بنحوه۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اس حال میں سو جائے کہ اس کے ہاتھ میں کھانے کی چکنائی کا اثر اور اس کی بو ہو اور وہ اس کو نہ دھوئے اور پھر اس کی وجہ سے کو کوئی گزند پہنچ جائے (مثلاً کوئی کیڑا کاٹ لے) تو وہ بس اپنے ہی کا ملامت کرے۔ (اور اپنی ہی غلطی اور غفلت کا نتیجہ سمجھے)۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... اس حدیث شریف کا تقاضا یہ ہے کہ کھانے کے بعد خاص کر جب چکنائی وغیرہ کا اثر ہو تو ہاتھوں کو اس طرح دھولیا جائے کہ اس کا اثر باقی نہ رہے۔

# کِتَابُ الْقَضَاءِ وَغَیْرِہٖ

## حکومت، امارت، قضاء کا بیان

جیسا کہ معلوم ہے اسلام انسانی زندگی کے سارے ہی شعبوں پر حاوی ہے، وہ عقائد وایمانیات، عبادات، اخلاق، آداب معاشرت اور معاملات کی طرح نظام حکومت کے بارے میں بھی اپنے ماننے والوں کی رہنمائی کرتا ہے بلکہ سلطنت وحکومت کا شعبہ اس کا اہم ترین شعبہ ہے کیوں کہ دوسرے بہت سے شعبوں کا وجود اس سے وابستہ اور اسی پر موقوف ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے طرز عمل اور ارشادات سے اس شعبہ کے بارے میں بھی امت کی پوری رہنمائی فرمائی ہے، آئندہ آنے والی احادیث سے یہ معلوم ہو جائے گا کہ اسلامی حکومت کی کیا خاص ذمہ داریاں ہیں اور عام مسلمانوں کا رویہ ان کے ساتھ کیسا رہنا چاہیے۔ (از معارف الحدیث)

## حاکم، قاضی، امیر بننے پر وعید، خاص طور پر اس کے لیے جس کو اپنے اوپر اعتماد نہ ہو اور ان مناصب کو چاہنے اور طلب کرنے پر وعید

(۱/ ۱۸۵۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: کُلُّکُمْ رَاعٍ، وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ: اَلْاِمَامُ رَاعٍ، وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِیْ اَھْلِہٖ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ، وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ فِیْ بَیْتِ زَوْجِھَا وَمَسْؤُوْلَۃٌ عَنْ رَعِیَّتِھَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِیْ مَالِ سَیِّدِہٖ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ، وَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ. رواہ البخاری ومسلم۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: خبردار! تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور (قیامت کے دن) تم میں سے ہر شخص کو اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہونا ہوگا، لہٰذا امام یعنی سربراہ مملکت وحکومت جو لوگوں کا نگران ہے اس کو اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہی کرنی ہوگی، اور مرد جو اپنے گھر والوں کا نگران ہے اس کو اپنے گھر والوں کے بارے میں جوابدہی کرنی ہوگی، عورت جو اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اس کو اپنے خاوند کے گھر اور اس کے بچوں کے متعلق جوابدہی کرنی ہوگی اور غلام جو اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اس کو اس کے مال کے بارے میں جواب دہی کرنی ہوگی، لہٰذا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں ہر ایک کو اپنے ماتحتوں کے بارے میں جواب دہی کرنی ہوگی۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... رعیت اس چیز کو کہتے ہیں جو نگہبان کی حفاظت ونگرانی میں ہو اس لیے کسی ملک کے باشندوں کو اسی ملک کے حکمران کی رعیت اور رعایا اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ سب حکمران کی حفاظت اور نگرانی میں ہوتے ہیں، اس اعتبار سے حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے ”کہ اپنی اپنی جگہ ہر شخص نگران ونگہبان ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا“ اس لیے ہر ایک نگران کو اپنے ماتحتوں کو دینی ودنیوی امور کی نگرانی رکھنی چاہیے۔

(۲/ ۱۸۵۸) وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰہَ سَائِلٌ کُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاہُ حَفِظَ اَمْ ضَیَّعَ. رواہ ابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر نگران سے اس کے ماتحتوں کے متعلق پوچھنے والا ہے کہ ان کے حقوق کی حفاظت کی یا ضائع کیے۔ (صحیح ابن حبان)

(۳/ ۱۸۵۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ، أَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ، فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ۔

رواه ابوداؤد والترمذي، واللفظ له، وقال: حديث حسن غريب، وابن ماجة، والحاكم، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قاضی بنایا لوگوں کے درمیان قاضی مقرر کر دیا گیا (گویا) اس کو بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

فائدہ:...... ذبح سے مراد اس کے متعارف معنی یعنی بدن کی ہلاکت نہیں بلکہ روحانی ہلاک مراد ہے، جس شخص کو قاضی مقرر کیا جاتا ہے وہ نہ صرف یہ کہ ہر وقت کی الجھن و پریشانی یا روحانی اذیت یا یوں کہیے کہ درد بے دوا کو اور مفت کی بیماری میں مبتلا رہتا ہے بلکہ اس کو اپنی عاقبت کی خرابی کا خوف بھی رہتا ہے اور ظاہر ہے کہ چھری سے ذبح ہونا صرف لمحہ بھر کی اذیت و تکلیف کو برداشت کرتا ہے جب کہ یہ اذیت عمر بھر کی ہے، بلکہ اس کی حسرت و پشیمانی قیامت کے دن تک باقی رہنے والی ہے۔

(۴/ ۱۸۶۰) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَأَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ، فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ، فَهُوَ فِي النَّارِ۔ رواه ابوداؤد والترمذي وابن ماجه۔

ترجمہ:...... حضرت بریدہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک قسم تو جنت میں جانے والے اور دو قسم کے دوزخ میں جانے والے، لہٰذا جنت میں جانے والا قاضی تو وہ شخص ہے جس نے حق کو جانا (یعنی یہ جانا کہ حق اس بات میں ہے) پھر حق ہی کے مطابق فیصلہ کیا اور جس نے حق کو جانا پھر اس کے باوجود اپنے فیصلہ میں ظلم کیا تو وہ دوزخی ہے، اسی طرح جس شخص نے اپنی جہالت کی وجہ سے حق کو نہ جانا اور اس حالت میں لوگوں کے تنازعات کا فیصلہ کر دیا تو وہ بھی دوزخی ہے (کیوں کہ اس نے حق پرستی میں کوتاہی اور تقصیر کی)۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

(۵/ ۱۸۶۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: اِذْهَبْ فَكُنْ قَاضِيًا۔ قَالَ: أَوَتُعْفِيْنِيْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: اِذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ: تُعْفِيْنِيْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا ذَهَبْتَ فَقَضَيْتَ، قَالَ: لَا تَعْجَلْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ عَاذَ بِاللّٰهِ فَقَدْ عَاذَ بِمُعَاذٍ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنِّيْ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ قَاضِيًا۔ قَالَ: وَمَا يَمْنَعُكَ، وَقَدْ كَانَ أَبُوْكَ يَقْضِيْ؟ قَالَ: لِأَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْجَهْلِ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَمَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْجَوْرِ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَمَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِحَقٍّ أَوْ بِعَدْلٍ سَأَلَ التَّفَلُّتَ كَفَافًا، فَمَا أَرْجُوْ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ۔ رواه ابو يعلى وابن حبان في صحيحه، والترمذي باختصار عنهما۔

ترجمہ:...... عبداللہ بن موہب کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے حضرت ابن عمرؓ کو فرمایا جاؤ اور قاضی بن جاؤ (یعنی حضرت عثمانؓ نے حضرت ابن عمرؓ پر منصب قضاء پیش کی) حضرت ابن عمرؓ کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے اس کام سے معاف رکھیں گے؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ جاؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو (یعنی قاضی بن جاؤ) حضرت ابن عمرؓ نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ مجھے اس کام سے معاف رکھیں گے۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں نے طے کر لیا ہے کہ تم ضرور جاؤ اور قاضی بن کر فیصلے کرو، ابن عمرؓ کہنے لگے: جلدی نہ کیجیے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جس نے اللہ کی پناہ لی تو اس نے بہت بڑے کی پناہ لی، حضرت عثمانؓ نے فرمایا: بے شک! ابن عمرؓ کہنے لگے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں قاضی بنوں، حضرت عثمانؓ نے فرمایا: قاضی بننے سے تمہیں

کیا چیز روکتی ہے؟ حالاں کہ تمہارے والد (حضرت عمرؓ) فیصلے کرتے تھے؟ ابن عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے جو قاضی حق کو نہ پہچانے اور اس حالت میں فیصلہ کردے تو وہ جہنمی ہے [اور جو قاضی ظلم کا فیصلہ کریں تو وہ جہنمی ہے] اور جو عدل وانصاف کے ساتھ ٹھیک فیصلہ کرے تو وہ اپنی نجات اور بچاؤ کے لیے برابر برابر معاملہ چاہے گا (یعنی اجر وثواب تو دور کی بات ہے بس چھٹکارا ہوجائے کوئی مؤاخذہ نہ ہو اسی کا طالب ہوگا) اب اس کے بعد میں اس عہدہ کی امید نہیں کرتا۔ (ابویعلی، صحیح ابن حبان، ترمذی)

(٦/ ١٨٦٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَاعَةٌ يَتَمَنّٰى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمْرَةٍ قَطُّ. رواہ احمد وابن حبان فی صحیحہ۔

ولفظہ قَالَتْ: سمعت رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يُدْعَى الْقَاضِي الْعَدْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَيَلْقٰى مِنْ شِدَّةِ الْحِسَابِ مَا يَتَمَنّٰى أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي عُمْرِهٖ قَطُّ۔

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: عادل ومُنصف قاضی پر قیامت کے دن ایک گھڑی وہ آئے گی کہ وہ تمنا کرے گا کہ اس نے ایک کھجور کے بارے میں (بھی) دو کے درمیان فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ (احمد)

اور صحیح ابن حبان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ قاضی کو قیامت کے دن بلایا جائے گا (جب اس سے حساب ہوگا) تو وہ حساب کی سختی دیکھ کر تمنا کرے گا کہ کاش! میں نے اپنی زندگی میں کبھی بھی دو کے درمیان بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔

(٧/ ١٨٦٣) وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ عَنِ الْإِمَارَةِ وَمَا هِيَ؟ فَنَادَيْتُ بِأَعْلٰى صَوْتِيْ: وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَوَّلُهَا مَلَامَةٌ، وَثَانِيْهَا نَدَامَةٌ، وَثَالِثُهَا عَذَابٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ عَدَلَ، وَكَيْفَ يَعْدِلُ مَعَ قَرِيْبِهٖ. رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر۔

ترجمہ:...... حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تم کو بتلاؤں امیر، حاکم سردار بننے کے بارے میں کہ اس امارت کی حقیقت کیا ہے؟ میں نے بلند آواز سے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی حقیقت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس کی ابتداء ملامت ہے اور دوسرے نمبر پر پشیمانی وندامت ہے اور تیسرے نمبر پر قیامت کے دن عذاب ہے سوائے جس نے انصاف کیا، اور آدمی اپنے قریبی رشتہ دار وغیرہ کے ساتھ کیسے عدل کرسکتا ہے۔ (طبرانی)

فائدہ:...... یعنی جب کوئی شخص حکومت یا سرداری یا امارت کے منصب پر فائز ہوتا ہے تو اس کا ابتدائی مرحلہ یہ ہوتا ہے کہ اس کو ہر طرف سے تیر کا نشانہ بننا پڑتا ہے، لوگ مطعون کرتے ہیں کہ اس نے ایسا کیا ہے ویسا کیا، کوئی اختیارات کے ناجائز استعمال کا الزام لگاتا ہے کوئی خویش پروری کی تہمت لگاتا ہے تو کوئی فرائض حکومت یا امارت کی انجام دہی میں غفلت کا ملزم گردانتا ہے، غرضیکہ ہر طرف سے طعن وتشنیع، سب وشتم واعتراضات کی بوچھاڑ ہوتی ہے اس کے بعد حاکم یا امیر لوگوں کے طعن وتشنیع کی وجہ سے بددل ہوکر سخت ندامت وپشیمانی میں مبتلا ہوجاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اس منصب کو کیوں قبول کیا، پھر اس کا آخر عذاب کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے دنیا میں بھی ذلت ورسوائی اور آخرت میں بھی حساب کی سختی۔

(٩/ ١٨٦٣) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِيْ أَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ إِلَّا أَتَى اللّٰهَ مَغْلُوْلًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُهٗ إِلٰى عُنُقِهٖ فَكَّهٗ بِرُّهٗ، أَوْ أَوْثَقَهٗ إِثْمُهٗ: أَوَّلُهَا مَلَامَةٌ، وَأَوْسَطُهَا نَدَامَةٌ، وَآخِرُهَا خِزْيٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواہ احمد۔

ترجمہ:...... حضرت ابوامامہؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں جس شخص نے دس آدمیوں کی (بھی) یا اس سے زیادہ لوگوں کی امارت یا

حکمرانی قبول کی وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس اس طرح طوق میں جکڑا ہوا حاضر ہوگا (یعنی میدان حشر میں اس طرح اٹھایا جائے گا) کہ اس کے ہاتھ نے اس کی گردن کو جکڑ رکھا ہوگا یہاں تک کہ اس کو اس کی نیکی چھڑوائے گی (یعنی اگر اس نے عدل وانصاف کیا ہوگا تو چھٹکارا ہوگا) یا اس کا گناہ (یعنی اس کا ظلم وستم) اس کو ہلاک کردے گا، اس کی ابتداء ملامت ہے اس کا درمیان پشیمانی وندامت ہے اور اس کا آخر قیامت کے دن ذلت ورسوائی ہے۔

(۱۱/ ۱۸۶۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَامِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَلَكٌ اٰخِذٌ بِقَفَاهُ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِنْ قَالَ: أَلْقِهِ أَلْقَاهُ فَهُوَ فِي مَهْوَاةٍ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا۔ رواه ابن ماجه، واللفظ له، والبزار۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو حاکم لوگوں کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ فرشتہ اس کو اس کی گدی سے پکڑا ہوا ہوگا، پھر وہ فرشتہ آسمان کی طرف سے سر اٹھا کر دیکھے گا اگر حکم ہوگا پھینکنے کا تو اس کو (جہنم کے گڑھے میں) پھینک دے گا جس کی گہرائی چالیس سال کی مسافت ہوگی۔ (ابن ماجہ، بزار)

فائدہ:...... اس حدیث میں جس کا ذکر ہے وہ ظالم حاکم مراد ہے ورنہ عادل ومنصف حاکم کو تو عرش کا سایہ ملے گا۔

(۱۲/ ۱۸۶۶) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِي عَلٰى شَيْءٍ أَعِيْشُ بِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَمْزَةُ! نَفْسٌ تُحْيِيْهَا أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ نَفْسٌ تُمِيْتُهَا؟ قَالَ: نَفْسٌ أُحْيِيْهَا قَالَ: عَلَيْكَ نَفْسَكَ۔ رواه احمد۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ذمہ داری ایسی سپرد کردیں جس پر میں گزارہ کرسکوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حمزہ! وہ جان تمہیں زیادہ پسند ہے جس کو تم زندہ کرو یا وہ جس کو تم مار دو؟ انہوں نے عرض کیا وہ جان جس کو زندہ کروں وہ پسند ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (پھر) اپنے آپ (ہی) کی فکر کرو (یعنی کسی ذمہ داری اور سرداری یا امیر بننا تو اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے)۔ (احمد)

(۱۳/ ۱۸۶۷) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مِتَّ، وَلَمْ تَكُنْ أَمِيْرًا، وَلَا كَاتِبًا، وَلَا عَرِيْفًا۔ رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت مقدام بن معدیکربؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے دونوں کندھوں پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: اے قدیم! تم کامیاب ہوگئے اگر اس حال میں موت آئی کہ نہ تم حاکم یا امیر بنے نہ منشی اور نہ سردار بنے۔ (ابوداؤد)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ گمنامی وبے نصیبی راحت ہے اور شہرت ومنصب آفت ہے۔

(۱۴/ ۱۸۶۸) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِيْ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيْفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا، وَأَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا۔ رواه مسلم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے (کسی جگہ کا) حاکم کیوں نہیں بنا دیتے؟ ابوذرؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ (نے میری یہ بات سن کر از راہ شفقت ومحبت) میرے مونڈھے پر اپنا ہاتھ مارا اور پھر فرمایا کہ "ابوذرؓ! تم ناتواں ہو اور یہ سرداری ایک امانت ہے (کہ جس کے ساتھ بندوں کے حقوق متعلق ہیں اور اس میں خیانت نہیں کرنی چاہیے) اور (تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) سرداری قیامت

کے دن رسوائی و پریشانی کا باعث ہوگی مگر یہ کہ جس نے اس سرداری کو حق کے ساتھ حاصل کیا اور اس حق کو ادا کیا جو اس سرداری کا اس پر ہے۔ (مسلم)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جو شخص مستحق ہونے کی وجہ سے امیر یا سردار یا حاکم بنایا گیا اور پھر اس نے اپنے زمانہ حکومت و سرداری میں عدل و انصاف کیا اور رعایا کے ساتھ احسان و خیر خواہی کا برتاؤ کیا تو وہ سرداری اس کے لیے رسوائی اور وبال کا باعث نہ بنے گی۔

(۱۵/ ۱۸۶۹) وَعَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا، وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ، وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ. رواه مسلم وابوداؤد والحاكم، وقال: صحيح على شرطهما۔

ترجمہ:...... حضرت ابوداؤدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے ابوذرؓ! میں تمہیں ناتواں (کمزور) دیکھتا ہوں (کہ تم سرداری کو برداشت نہ کرسکو گے) اور میں تمہارے لیے اس چیز کو پسند کرتا ہوں جو میں اپنے نفس کے لیے پسند کرتا ہوں، تم دو آدمیوں کا بھی سردار و حاکم نہ بننا اور کسی یتیم کے بھی مال کی نگرانی قبول نہ کرنا۔ (مسلم، ابوداؤد، حاکم)

فائدہ:...... ''جو میں اپنے نفس کے لیے پسند کرتا ہوں'' کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں تمہاری طرح ضعیف و کمزور ہوتا تو میں اس سرداری اور حاکمیت کے بوجھ کو نہ اٹھاتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے قوت بھی دی ہے اور پھر تحمل بھی عطا کیا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو تحمل عطا نہ ہوتا تو میں ہرگز اس بار کو برداشت نہ کرسکتا تھا۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ حکومت و سیادت کے پرہیز کرنے کے بارے میں یہ حدیث اصل عظیم اور سب سے بڑی رہنما ہے خاص طور پر اس شخص کے لیے جو اس منصب کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی قوت نہ رکھتا ہو۔

(۱۶/ ۱۸۷۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَسَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ، وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔ رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (میں دیکھ رہا ہوں کہ) تم (آنے والے زمانہ) میں حکومت و سیادت کی حرص و لالچ میں مبتلا ہوگے حالاں کہ وہ حکومت و سیادت (جو حرص و طلب کے ساتھ ملے) قیامت کے دن پشیمانی اور ندامت کا باعث ہوگی (یاد رکھو) بڑی اچھی لگتی ہے دودھ پلانے والی اور بہت بری لگتی ہے دودھ چھڑانے والی۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... حکومت و سیادت کی ابتداء دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ اور اس کی انتہاء دودھ چھڑانے والی عورت کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کہ جب کسی شخص کے پاس حکومت و سیادت آتی ہے تو جیسے دودھ پیتے بچے کو دودھ پلانے والی عورت بہت اچھی لگتی ہے ایسے ہی ابتداء میں یہ حکومت و سیادت بہت اچھی لگتی ہے اور جب موت کا آہنی پنجہ اس کو حکومت و سیادت سے جدا کردیتا ہے یا اس کی جگہ کوئی دوسرا شخص راج گدی سنبھال لیتا ہے تو وہی حکومت و سیادت اس وقت دودھ چھڑانے والی عورت کی طرح بری لگتی ہے لہٰذا یہ بات مرد دانا کے لائق نہیں ہے کہ وہ ایسی لذت کے حصول کی خواہش و کوشش کرے جس کا انجام حسرت و غم ہے۔ (از مظاہر حق)

(۱۷/ ۱۸۷۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلْأُمَرَاءِ، وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ، وَيْلٌ لِلْأُمَنَاءِ، لَيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّ ذَوَائِبَهُمْ، مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا يُدَلْوَنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَأَنَّهُمْ لَمْ يَلُوا عَمَلًا. رواه ابن حبان في صحيحه والحاكم واللفظ له، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: افسوس ہے امراء و حکام پر، افسوس ہے چودھریوں پر، افسوس ہے امینوں پر، بہت سے لوگ قیامت کے دن آرزو کریں گے کہ (کاش دنیا میں) چوٹیوں کے بال ثریا میں باندھ کر لٹکا دیے جاتے اور آسمان و زمین کے درمیان

لٹکے رہتے لیکن ان کو کسی کام کی ولایت وسرداری نہ ملتی۔ (صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۹/ ۱۸۶۳) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ! لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ. فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا. الحديث. رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ: ...... حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمن بن سمرہ! حکومت وسیادت کو مطلب نہ کرو کیوں کہ اگر تمہاری طلب وخواہش کے بغیر تمہیں حکومت وسیادت دی گئی تو اللہ کی طرف سے تمہاری مدد کی جائے گی۔ (یعنی حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے تمہیں یہ توفیق بخشی جائے گی کہ تم عدل وانصاف اور نظم وضبط کے ساتھ اس کی ذمہ داریوں کو انجام دے سکو) اور اگر تمہاری خواہش وطلب پر تمہیں حکومت وسیادت دی گئی تو تم کو اس کی طرف سونپ دی جائے گی۔ (بخاری، مسلم)

(۲۰/ ۱۸۶۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ، وَسَأَلَ فِيْهِ شُفَعَاءَ، وُكِلَ إِلٰى نَفْسِهِ، وَمَنْ أُكْرِهَ عَلَيْهِ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ، رواه ابوداؤد والترمذي، واللفظ له، وقال: حديث حسن غريب، وابن ماجه

ترجمہ: ...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے منصب قضا اپنے لیے چاہا اور اس بارے میں سفارشی لوگوں سے سفارش کی درخواست کی تو اس کو اس کے نفس کے حوالہ کر دیا جائے گا اور جس کو اس منصب کے قبول کرنے پر مجبور کیا گیا تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ اتارتا ہے جو اس کو گفتار وکردار میں راست ودرست رکھتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

## جو مسلمانوں کے کاموں کا ذمہ دار ہو خواہ حاکم ہو یا قاضی وغیرہ ہو اس کو عدل کرنے کی ترغیب اور اس کے لیے اپنی رعایا کو مشقت میں ڈالنے یا ان سے الگ رہنے یا اپنے دروازے کو ان سے بند کرنے پر وعید

(۲۱/ ۱۸۶۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَاللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ، وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ، الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِي حُكْمِهِمْ، وَأَهْلِيْهِمْ، وَمَا وَلُوْا. رواه مسلم والنسائي۔

ترجمہ: ...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ عادل حکمران، اللہ کے ہاں نور کے ممبروں پر جگہ پائیں گے جو رحمن (اللہ جل شانہ) کے داہنے ہاتھ کی طرف ہوں گے اور اللہ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (اور عادل حکمران وہ ہیں) جو اپنے فیصلوں اور اپنے اہل اور اپنے زیر تصرف معاملات میں عدل وانصاف کرتے ہیں۔ (مسلم، نسائی)

فائدہ: ...... ''اللہ کے داہنے ہاتھ کی طرف'' یہ اللہ کے نزدیک عادل حکمران کے بہت بڑے مرتبہ کو بتلایا گیا ہے کیوں کہ جو بڑا مرتبہ والا ہوگا وہ دائیں طرف کھڑا ہوگا۔

''اور اللہ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں'' یہ دفع توہم کے لیے فرمایا گیا ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے مقابل میں کہا گیا ہے کیوں کہ بایاں ہاتھ نسبتاً کمزور ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر طرح کی کمزوری اور نقصان سے پاک ومنزہ ہے۔ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ کی نسبت کی مراد اللہ ہی جانتا ہے تاہم ظاہری طور پر ''ہاتھ'' سے مراد قوت وغلبہ ہے۔

''احکام میں عدل وانصاف'' کا مطلب یہ ہے کہ حکومت وامارت کے متعلق جو امور ان کے ذمہ ہیں ان کی انجام دہی میں وہ انصاف، ایمان داری اور دیانت کے تمام تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہیں۔

''اہل میں عدل وانصاف'' کا مطلب یہ ہے کہ ان کے زیر تسلط جو لوگ ہیں خواہ وہ ان کے اہل وعیال ہوں یا رعیت کے عام لوگ ہوں سب کے حقوق کی ادائیگی میں جو ان پر واجب ہیں پورا انصاف کرتے ہیں۔

اسی طرح ''زیر تصرف معاملات میں عدل وانصاف'' کا مطلب یہ ہے کہ جو چیزیں ان کی زیر نگرانی ہیں جیسے یتیم اور غرباء کی پرورش اور وقف کے مال کی خبر گیری وغیرہ۔ ان میں وہ پوری دیانت داری اور انصاف کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ عدل وانصاف کا حکم اس پر بشارت کا تعلق صرف ارباب حکومت اور حاکمان عدالت ہی سے نہیں بلکہ اپنے دائرہ علم میں ہر شخص اس کا مکلف ہے۔

(۴/ ۱۸۷۵) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَهْلُ الْجَنَّةِ: ثَلَاثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيْمٌ رَقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِيْ قُرْبٰى مُسْلِمٍ، وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْ عِيَالٍ، رواه مسلم

ترجمہ:...... حضرت عیاض بن حمارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جنت والے تین (قسم کے لوگ) ہیں ایک تو وہ بادشاہ یا حاکم جو عدل وانصاف کرنے والا ہو جسے حق تعالیٰ شانہ کی طرف سے نیکی کرنے میں توفیق دی گئی ہو رحم دل ہو اپنے تمام قرابتداروں اور عام مسلمانوں کے لیے نرم دل ہو اور تیسرا پاک دامن باوجود عیال دار ہونے کے اپنے کو سوال سے بچانے والا شخص ہو۔ (مسلم)

(۵/ ۱۸۷۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمٌ مِنْ إِمَامٍ عَادِلٍ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً، وَحَدٌّ يُقَامُ فِي الْأَرْضِ بِحَقِّهِ أَزْكٰى فِيْهَا مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا۔ رواه الطبراني في الكبير والأوسط۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عادل حاکم کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے اور وہ حد جو صحیح اور ٹھیک قائم کی گئی ہو وہ زیادہ پاکیزگی کا ذریعہ ہے زمین میں بنسبت بارش کے جو چالیس دن ہو۔ (طبرانی)

(۶/ ۱۸۷۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى، وَأَبْعَدُهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا: إِمَامٌ جَائِرٌ، رواه الترمذي والطبراني في الاوسط مختصرا۔

ترجمہ:...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کرنے والے حاکم قیامت کے دن اللہ کو دوسرے سب لوگوں سے زیادہ محبوب اور پیارے ہوں گے اور ان کو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب حاصل ہوگا، اور (اس کے برعکس) وہ ارباب حکومت قیامت کے دن اللہ کو سب سے زیادہ مبغوض ہوں گے اور سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے جو بے انصافی کے ساتھ حکومت کریں گے۔ (ترمذی، طبرانی فی الاوسط)

(۸/ ۱۸۷۸) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفْضَلُ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيْقٌ، وَشَرُّ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَائِرٌ خَرِقٌ، رواه الطبراني في الاوسط۔

ترجمہ:...... حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے افضل مرتبہ والا وہ حاکم ہوگا جو عادل ومنصف اور رحم دل ونرم خو ہو اور اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے بدترین درجہ میں وہ ہوگا جو ظالم ہو اور جاہل ہو۔ (طبرانی فی الاوسط)

فائدہ:...... اس سے معلوم ہوا کہ خلیفہ اور امیر کو خدا ترس اور عادل ومنصف ہونے کے ساتھ نرم خو اور رحم دل بھی ہونا چاہیے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا رویہ تھا۔

(۱۰/۱۸۷۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَشَدَّ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا، أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، وَإِمَامٌ جَائِرٌ. رواه الطبرانی، ورواته ثقات الا ليث بن ابی سليم، وفی الصحيح بعضه. ورواه البزار باسناد جيد الا انه قال: وامام ضلالة۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت میں سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی نبی کو شہید کیا ہو یا نبی نے اس کو قتل کیا ہو اور ظالم حاکم۔ (طبرانی، بزار)۔ بزار کی روایت میں گمراہ حاکم کا ذکر ہے۔

(۱۱/۱۸۸۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: اَلْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ، وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ، وَالشَّيْخُ الزَّانِي وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ. رواه النسائی، وابن حبان فی صحيحه۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار شخصوں کو اللہ ناپسند کرتا ہے ایک تو جو تجارت و کاروبار میں قسمیں بہت کھائے، دوسرے وہ نوجوان جو تکبر کرتا ہو اور تیسرے بوڑھا زانی اور چوتھے ظالم حاکم۔ (نسائی، صحیح ابن حبان)

(۱۲/۱۸۸۱) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ إِمَامٍ جَائِرٍ. رواه الحاكم۔

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ سے یہ ارشاد سنا: خبردار! اے لوگو! اللہ تعالیٰ ظالم حاکم کی نماز قبول نہیں کرتا۔ (حاکم)

(۱۳/۱۸۸۲) وَعَنْ بُكَيْرِ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي أَنَسٌ: أُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا مَا أُحَدِّثُهُ كُلَّ أَحَدٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ وَنَحْنُ فِيْهِ فَقَالَ: اَلْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَيْشٍ، إِنَّ لِي عَلَيْكُمْ حَقًّا، وَلَهُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا مِثْلَ ذٰلِكَ مَا إِنِ اسْتُرْحِمُوْا رَحِمُوْا، وَإِنْ عَاهَدُوْا وَفَوْا، وَإِنْ حَكَمُوْا عَدَلُوْا، فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ۔ رواه احمد وابو يعلى والطبرانی۔

ترجمہ: حضرت بکیر بن وہبؓ فرماتے ہیں کہ (ایک بار) حضرت انسؓ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث بتلاتا ہوں جو میں ہر ایک کو نہیں بتلاتا، (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور ہم گھر میں تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام (خلیفہ) قریش میں سے ہوگا، بے شک میرا تمہارے اوپر حق ہے اور ان (قریش کا) تم پر اسی طرح کا حق ہے جب تک ان سے رحم طلب کیا جائے اور وہ رحم کرتے رہیں اور عہد کریں اس کو پورا کرتے رہیں اور فیصلہ کریں اس میں عدل و انصاف کرتے رہیں اور جو ان (قریش) میں سے ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سارے لوگوں کی لعنت ہے۔ (احمد، ابویعلی، طبرانی)

(۱۴/۱۸۸۳) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقَدَّسُ أُمَّةٌ لَا يُقْضٰى فِيْهَا بِالْحَقِّ، وَلَا يَأْخُذُ الضَّعِيْفُ حَقَّهُ مِنَ الْقَوِيِّ غَيْرَ مُتَعْتَعٍ. رواه الطبرانی، ورواته ثقات، ورواه البزار بنحوه من حديث عائشة مختصرا والطبرانی من حديث ابن مسعود باسناد جيد، ورواه ابن ماجه مطولا من حديث ابی سعيد۔

ترجمہ: حضرت معاویہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں اس امت کا کوئی تقدس و احترام و اکرام نہیں ہے جن میں حق اور ٹھیک فیصلہ نہ کیا جاتا ہو اور جس میں کمزور شخص طاقتور سے اپنا حق بغیر کسی مشقت و تکلیف کے (یعنی آسانی سے) نہ لے سکتا ہو۔ (طبرانی، بزار، ابن ماجہ)

(۱۵/۱۸۸۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ۔ رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو مسلمانوں کے قاضی بننے کو طلب کرے اور وہ اس منصب کو پا (بھی) لے پھر اس کا ظلم اس کے عدل پر غالب ہوجائے (یعنی زیادہ تر ظلم کرے) تو اس کے لیے دوزخ ہے۔ (سنن ابوداؤد)

(۲۰/ ۱۸۸۵) وَعَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ: قَاضِيَانِ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ: رَجُلٌ قَضَى بِغَيْرِ حَقٍّ يَعْلَمُ بِذٰلِكَ، فَذٰلِكَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ لَا يَعْلَمُ فَأَهْلَكَ حُقُوقَ النَّاسِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ قَضَى بِالْحَقِّ فَذٰلِكَ فِي الْجَنَّةِ. رواه ابوداؤد وتقدم لفظه، وابن ماجه والترمذي، وقال: حديث حسن غريب

ترجمہ:...... حضرت ابوبریدہ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قاضی تین قسم کے ہیں دو جہنمی ہیں اور ایک جنتی ہے ایک وہ شخص جو جان بوجھ کر ناحق فیصلہ کرے تو وہ جہنمی ہے اور دوسرے وہ قاضی جس کو حق معلوم نہیں اور وہ (اپنی جہالت کے ساتھ فیصلہ کرنے سے) لوگوں کے حقوق تلف اور ضائع کردے تو وہ (بھی) دوزخی ہے، اور تیسرے وہ قاضی جو ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرے تو وہ جنتی ہے۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی)

(۲۱/ ۱۸۸۶) وَعَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِي مَالَمْ يَجُرْ، فَإِذَا جَارَ تَخَلَّى عَنْهُ، وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ. رواه الترمذي وابن ماجه وابن حبان في صحيحه والحاكم.

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے (یعنی اس کی مدد اور توفیق اس کی رفیق رہتی ہے) جب تک کہ وہ عدل وانصاف کا پابند رہے، پھر جب وہ (عدل وانصاف کی پابندی چھوڑ کے) بے انصافی کا رویہ اختیار کرلیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے الگ اور بے تعلق ہوجاتا ہے (یعنی اس کی مدد اور رہنمائی اس کو حاصل نہیں رہتی) اور پھر شیطان اس کا ہمدم اور رفیق ہوجاتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ حاکم اور قاضی کی نیت اور کوشش جب تک یہ رہے گی کہ میں حق وانصاف ہی کے مطابق فیصلے کروں اور مجھ سے بے انصافی سرزد نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد اور رہنمائی ہوتی رہتی ہے، لیکن جب خود اس کی نیت خراب ہوجائے اور ظلم و بے انصافی کا راستہ اختیار کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی مدد اور راہنمائی سے محروم فرمادیتا ہے اور پھر شیطان ہی اس کا رفیق و راہنما بن جاتا ہے اور وہ اس کو جہنم کی طرف لے جانے والے راستہ پر چلاتا ہے۔ (از معارف الحدیث ج ۷ ص ۲۰۳)

(۲۲/ ۱۸۸۷) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ مُسْلِمًا وَيَهُوْدِيًّا اخْتَصَمَا إِلَىٰ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ فَرَأَى الْحَقَّ لِلْيَهُوْدِيِّ، فَقَضَى لَهُ عُمَرُ بِهِ، فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ: وَاللّٰهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ، وَقَالَ: وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ: وَاللّٰهِ إِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي بِالْحَقِّ إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِيْنِهِ مَلَكٌ، وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهِ، وَيُوَفِّقَانِهِ لِلْحَقِّ مَادَامَ مَعَ الْحَقِّ، فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ. رواه مالك.

ترجمہ:...... حضرت سعید بن المسیبؒ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) ایک یہودی اور ایک مسلمان آپس کا کوئی معاملہ لے کر حضرت عمرؓ کے پاس جھگڑتے ہوئے پہنچے حضرت عمرؓ نے (قرائن وشواہد) سے حق یہودی کے لیے سمجھ کر یہودی کے حق میں (مسلمان کے مقابلے میں) فیصلہ کردیا یہودی نے حضرت عمرؓ کو کہا: خدا کی قسم! تم نے ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا حضرت عمرؓ نے اس کی درہ سے خبر لی (کہ کیوں میرے سامنے میری تعریف کررہا ہے) اور تجھے کیسے معلوم ہوا (کہ میں نے ٹھیک فیصلہ کیا ہے) یہودی نے کہا اللہ کی قسم! ہم توریت میں یہ (لکھا ہوا) پاتے ہیں کہ جو قاضی ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنا (چاہتا) ہو تو اس کے دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے اور بائیں طرف بھی فرشتہ ہوتا ہے، اور یہ دونوں اس کو گفتار و کردار میں راست و درست رکھتے ہیں اور اس کو حق اور ٹھیک بات کی طرف راہنمائی کرتے ہیں جب تک وہ عدل وانصاف کے ساتھ رہتا ہے اور جب عدل وانصاف کو چھوڑ دیتا ہے تو آسمان کی طرف (واپس) چلے جاتے ہیں اور اس کو (اپنے حال پر) چھوڑ دیتے ہیں۔ (مالک)

فائدہ:......ایک خلجان تو یہ واقع ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اس یہودی کو اپنے درے سے کیوں مارا حالاں کہ اس نے ان کے فیصلے کے منصفانہ اور برحق ہونے کا اقرار و اعتراف کیا تھا، اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہودی کو کسی سزا یا غصہ کے طور پر نہیں مارا تھا بلکہ نری اور خوش طبعی کے طور پر مارا تھا اور دوسرا اشکال یہ ہے کہ حضرت عمرؓ کے سوال ''تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا'' اور یہودی کے جواب ''ہم نے توریت میں پایا ہے'' میں مطابقت کیا ہوئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس بات کو یہودی سے زیادہ اور کون جان سکتا تھا کہ اس تنازعہ میں حق پر کون ہے لہٰذا جب اس یہودی نے دیکھا کہ اگر حضرت عمرؓ حق سے انحراف کرتے ہیں تو فریق مخالف یعنی مسلمانوں کے حق میں فیصلہ کرتے، اس صورت میں ان کا فیصلہ مبنی بر انصاف ہوتا نہ ان کا حق پر قائم رہنا ظاہر ہوتا، لہٰذا جب انہوں نے مسلمان کے خلاف یہودی کے حق میں فیصلہ دیا تو معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ حق پر قائم ہیں، اور انہوں نے انصاف سے انحراف نہیں کیا ہے۔

(۳۵/ ۱۸۸۸) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَلِيَ أُمَّةً مِنْ أُمَّتِي قَلَّتْ أَوْ كَثُرَتْ فَلَمْ يَعْدِلْ فِيهِمْ كَبَّهُ اللّٰهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فِي النَّارِ. رواہ الطبرانی فی الاوسط. والحاکم وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:......حضرت معقل بن یسارؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو میری امت کی کسی جماعت کا ذمہ دار بنا خواہ وہ جماعت چھوٹی ہو یا بڑی پھر ان میں عدم و انصاف نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل جہنم میں پھینک دے گا۔ (طبرانی فی الاوسط، حاکم)

(۳۶/ ۱۸۸۹) وَعَنْ أَبِي مُوسَىٰ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي جَهَنَّمَ وَادِيًا وَفِي الْوَادِي بِئْرٌ يُقَالُ لَهُ: هَبْهَبُ، حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُسْكِنَهُ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ۔

رواہ الطبرانی بإسناد حسن وابویعلی، والحاکم وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:......حضرت ابوموسیٰؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بلاشبہ جہنم میں ایک وادی ہے اور اس وادی میں ایک کنواں ہے جس کو ہبہب کہا جاتا ہے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ اس میں ہر ظالم و ضدی کو رکھے گا۔ (طبرانی، ابویعلی، حاکم)

(۳۹/ ۱۸۹۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلَّا يُؤْتَىٰ بِهِ مَغْلُولًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّىٰ يَفُكَّهُ الْعَدْلُ، أَوْ يُوبِقَهُ الْجَوْرُ. رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط۔

وزاد فی روایۃ وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا زِيدَ غُلًّا إِلَىٰ غُلِّهِ۔

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر امیر و حاکم خواہ وہ دس آدمیوں ہی کا امیر و حاکم کیوں نہ ہو قیامت کے دن اس طرح لایا جائے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا یہاں تک کہ اس کو اس طوق سے یہاں تک کہ اس کا عدل نجات دلائے گا یا اس کا ظلم ہلاک کرے گا۔ (بزار، طبرانی فی الاوسط)۔ اور ایک روایت میں اس کا بھی اضافہ ہے کہ ''اگر وہ برا ہوگا تو مزید اور طوق پہنا دیا جائے گا''۔

فائدہ:......مطلب یہ ہے کہ ایک بار تو ہر حاکم خواہ وہ عادل ہو یا ظالم ہو، بارگاہ رب العزت میں باندھ کر لایا جائے گا اور پھر تحقیق کے بعد اگر عدل ثابت ہوا تو اس کو چھٹکارا ملے گا اور اگر ظالم ثابت ہوا تو ہلاکت یعنی عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ (مظاہر حق)

(۳۲/ ۱۸۹۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ: أَمِيرٌ مُسَلَّطٌ وَذُو ثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ فِيهِ وَفَقِيرٌ فَخُورٌ۔ رواہ ابن خزیمۃ، وابن حبان فی صحیحیہما۔

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر (اللہ کی طرف سے) ایسے تین (قسم کے) لوگ پیش کیے گئے جو پہلے جہنم میں داخل ہوں گے ایک وہ حاکم (جو زبردستی) لوگوں پر مسلط ہوا اور دوسرے وہ صاحب ثروت جو اپنے مال میں اللہ

کا حق ادا نہ کرتا ہو، اور تیسرے وہ فقیر جو فخر کرتا ہو۔ (ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

(۳۷/ ۱۸۹۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي بَيْتِي هٰذَا: اَللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ، فَارْفُقْ بِهٖ. رواه مسلم والنسائي۔ ورواه ابوعوانة في صحيحه. وقَالَ فيه: مَنْ وَلِيَ مِنْهُمْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَعَلَيْهِ بَهْلَةُ اللّٰهِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا بَهْلَةُ اللّٰهِ ؟ قَالَ: لَعْنَةُ اللّٰهِ۔

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے اس گھر میں یہ دعا کرتے سنا: اے اللہ! جو شخص میری امت کے (دینی و دنیوی) امور میں سے کسی کا والی و متصرف بنا ہو اور پھر اس نے ان پر سختی اور شدت کی تو اس شخص پر تو بھی سختی اور مشقت مسلط کر دے اور جو شخص میری امت میں سے کسی چیز کا والی اور متصرف بنا ہو اور اس نے میری امت کے لوگوں کے ساتھ نرمی و بھلائی کا برتاؤ کیا تو اس شخص کے ساتھ تو بھی نرمی و عنایت کا معاملہ فرما (مسلم، نسائی)۔ اور صحیح ابوعوانہ کی روایت میں ہے کہ جو میری امت کے امور میں سے کسی چیز کا والی اور متصرف بنا پھر ان کو مشقت میں اور سختی میں ڈالا تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

(۳۵/ ۱۸۹۳) وَعَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَنَحْنُ بِأَذْرَبِيْجَانَ: يَا عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ، وَلَا كَدِّ أَبِيْكَ، وَلَا كَدِّ أُمِّكَ، فَأَشْبِعِ الْمُسْلِمِيْنَ فِي رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ، وَزِيَّ أَهْلِ الشِّرْكِ، وَلَبُوْسَ الْحَرِيْرِ۔ رواه مسلم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوعثمان سے روایت ہے کہ ہم آذربائیجان میں تھے کہ حضرت عمرؓ نے ہمیں خط لکھا جس میں فرمایا: اے عتبہ بن فرقد! یہ منصب (امارت) تمہیں تمہاری محنت اور تمہارے باپ کی محبت اور تمہاری ماں کی محنت سے حاصل نہیں ہوا (محض خدا کا فضل ہے) مسلمانوں کو ان کے ٹھکانوں میں اس کھانے سے خوب سیر ہو کر کھلاؤ جس کھانے سے تم اپنے گھر میں سیر ہوتے ہو اور خبردار! تعیش میں نہ پڑ جانا اور مشرکین کی سی ہیئت و صورت بنانے سے اور ریشم کے پہننے سے بچتے رہنا۔ (مسلم)

(۳۸/ ۱۸۹۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهٖ حَتّٰى يَنْظُرَ فِي حَوَائِجِهِمْ، رواه الطبراني۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو مسلمانوں کے کاموں میں سے کسی کا والی و متصرف بنا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت و حاجت کو نہیں دیکھے گا (یعنی پورا نہیں کرے گا) جب تک کہ یہ ان کی ضرورتوں کو نہ دیکھ لے۔ (طبرانی، ترمذی، حاکم)

(۳۸/ ۱۸۹۵) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ، وَهُوَ غَاشٌّ رَعِيَّتَهٗ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

وفي رواية: فَلَمْ يَحُطْهَا بِنُصْحِهٖ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ: رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ:...... حضرت معقل بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس کسی شخص کو اللہ کسی رعیت پر حکمرانی اور سیادت دے اور پھر وہ اس حالت مر جائے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ پھر وہ اپنی رعیت کی پوری پوری خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا۔ (بخاری، مسلم)

(۳۹/ ۱۸۹۶) وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَمِيْرٍ يَلِيْ أُمُوْرَ الْمُسْلِمِيْنَ، ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ، وَيَنْصَحُ لَهُمْ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ، رواه مسلم والطبراني۔

ترجمہ:...... حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مسلمانوں کے کاموں کا والی اور متصرف بنے پھر ان کے لیے نہ ایسی محنت و کوشش کرے جیسے اپنے لیے کرتا ہے اور نہ ان کی خیر خواہی و بھلائی کرے جیسے اپنے لیے خیر خواہی و بھلائی کرتا ہے تو وہ ان مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم، طبرانی)

(۴۳/ ۱۸۹۷) وَعَنِ ابْنِ مَرْيَمَ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ احْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ الْمُسْلِمِيْنَ۔ رواه ابوداؤد و اللفظ له والترمذي۔

ولفظه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ إِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُوْنَ ذَوِي الْحَاجَةِ، وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللّٰهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ۔ ورواه الحاكم بنحو لفظ ابي داؤد، وقال: صحيح الإسناد

ترجمہ:...... حضرت عمرو بن مرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہؓ سے کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے کسی کام کا والی و حاکم بنایا اور اس نے (مسلمانوں) کی حاجت اور محتاجگی سے حجاب کیا (یعنی ان کی ضرورت کو پورا نہ کیا) تو اللہ تعالیٰ اس (والی و حاکم کی حاجت عرض داشت اور محتاجگی سے حجاب فرمائے گا (یعنی اس کو اس کے مطلوب سے دور رکھے گا اور اس کی دعا قبول نہیں کرے گا) حضرت امیر معاویہؓ (یہ حدیث سن کر بہت مت اثر ہوئے) انہوں نے ایک شخص کو اس کام پر مقرر کیا کہ وہ لوگوں کی ضروریات پر نظر رکھتا اور ان کی حاجتوں کو معلوم کر کے حضرت معاویہ تک پہنچاتا تھا۔ (ابوداؤد، ترمذی، حاکم)

اور ترمذی کی ایک اور روایت میں یوں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ اس (والی و حاکم) کی عرضداشت اور محتاجگی پر آسمان کے دروازے بند کر دے گا''۔

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی طریقہ یہ تھا کہ اصحاب حاجت اور ضرورت مند بلا روک ٹوک پہنچ کر مل سکتے تھے اور اپنے مسئلے پیش کر سکتے تھے، ان کے لیے دروازہ بند نہیں رہتا تھا، لیکن جب خوارج کی طرف سے خفیہ حملوں کا سلسلہ شروع ہوا اور حضرت علی مرتضیٰؓ ان کے ہاتھوں شہید ہوئے اور حضرت معاویہؓ پر قاتلانہ حملہ ہوا تو انہوں نے لوگوں کی آمد و رفت پر پابندی لگا دی اسی موقع پر حدیث کے راوی حضرت عمرو بن مرہ نے ان کو رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنایا، اسی روایت میں آگے یہ کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سننے کے بعد حضرت معاویہؓ نے دروازہ پر ایک خاص آدمی مقرر کر دیا جو لوگوں کی حاجات و ضروریات معلوم کر کے حضرت معاویہؓ تک پہنچاتا تھا۔ (از معارف الحدیث)

(۴۴/ ۱۸۹۸) وَعَنْ أَبِي الشَّمَّاخِ الْأَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَتٰى مُعَاوِيَةَ. فَدَخَلَ عَلَيْهِ. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ. ثُمَّ أَغْلَقَ بَابَهُ دُوْنَ الْمِسْكِيْنِ وَالْمَظْلُوْمِ، وَذَوِي الْحَاجَةِ أَغْلَقَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ دُوْنَ حَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ أَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ إِلَيْهَا۔ رواه احمد و ابو يعلى، و إسناد احمد حسن۔

ترجمہ:...... حضرت ابو شماخ ازدی سے روایت ہے کہ ان کے چچا زاد بھائی جو نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی تھے ایک دن حضرت امیر معاویہؓ کے پاس آئے اور جب ان کی خدمت میں باریاب ہوئے تو کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کو لوگوں کے کسی کام کا والی بنایا گیا اور اس نے مسکینوں پر یا کسی مظلوم پر اور یا کسی حاجت مند پر اپنے دروازے بند رکھے (یعنی ان کو اپنی حاجت و ضرورت کے وقت اپنے پاس نہ آنے دیا اس کی حاجت روائی نہ کی) تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کی ضرورت و حاجت اور محتاجگی کے وقت جب وہ اس کی طرف بہت زیادہ حاجت مند و محتاج ہوگا اپنی رحمت کے دروازے بند رکھے گا۔ (احمد، ابو یعلی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ اگر وہ کسی وقت اپنی دنیا یا آخرت کے بارے میں اللہ کی بارگاہ میں اپنی حاجت وضرورت کا اظہار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت وضرورت کو پورا نہیں کرے گا یا اگر وہ دنیا میں کسی مخلوق سے اپنی کسی احتیاج کا اظہار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی اس حاجت وضرورت کو بھی پورا نہیں ہونے دے گا۔

## ایسے حاکم یا والی کے لیے وعید جو امیر و والی بنانے کے لیے کسی شخص کو منتخب کرے جب کہ اس سے بہتر شخص اس کی رعیت میں موجود ہے

(۱/ ۱۸۹۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عِصَابَةٍ، وَفِيْهِمْ مَنْ هُوَ أَرْضَى لِلّٰهِ مِنْهُ، فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ. رواه الحاکم۔

ترجمہ:...... حضرت بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شخص کو جماعت میں سے والی بنایا جب کہ جماعت کے افراد میں سے زیادہ بہتر اللہ کو راضی کرنے والا (یعنی نیک وصالح متقی و پرہیزگار) موجود تھا تو اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی۔ (حاکم)

(۲/ ۱۹۰۰) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ: قَالَ لِيْ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حِيْنَ بَعَثَنِيْ إِلَى الشَّامِ: يَا يَزِيْدُ إِنَّ لَكَ قَرَابَةً عَسَيْتَ أَنْ تُؤْثِرَهُمْ بِالْإِمَارَةِ وَذٰلِكَ أَكْثَرُ مَا أَخَافُ عَلَيْكَ بَعْدَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَحَدًا مُحَابَاةً، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا حَتّٰى يُدْخِلَهٗ جَهَنَّمَ. رواه الحاکم، وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:...... حضرت یزید بن ابی سفیان کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جب مجھے شام بھیجا تو مجھ سے ارشاد فرمایا: اے یزید! تمہاری (شام میں) قرابتداری ہے کہیں تم اپنے رشتہ داروں کو امارت (امیر بنانے میں) آگے نہ رکھنا اور اس کا مجھے تم پر بہت ڈر ہے جب سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمانوں کے کاموں کا ذمہ دار بنا پھر وہ ان پر کسی کو ذاتی میلان کی وجہ سے انصاف سے ہٹ کر باوجود اہلیت نہ ہونے کے امیر بنادے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض اور نفل کو قبول نہیں کرے گا بلکہ اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔ (حاکم)

## رشوت لینے اور دینے والے اور رشوت لینے دینے میں درمیانی آدمی دلال کے لیے وعید

(۱/ ۱۹۰۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ، رواہ ابوداؤد والترمذی۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی، رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر (ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:...... "رشوت" اس مال کو کہتے ہیں جو کسی کو اس مقصد کے لیے دیا جائے کہ وہ ناحق کو حق کردے اور حق کو غلط ثابت کردے ہاں اگر اپنا حق ثابت کرنے یا اپنے اوپر سے کسی مصیبت کے دفعیہ کے لیے کچھ دیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (از مظاہر حق)

کسی مجرم کے لیے اللہ یا اس کے رسول کی طرف سے لعنت اس سے انتہائی ناراضگی و بیزاری کا اعلان اور نہایت سنگین سزا ہے، اللہ کی طرف سے کسی پر لعنت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ خداوند کریم نے اس مجرم کو اپنی وسیع رحمت سے محروم کردینے کا فیصلہ فرمادیا ہے اور اللہ کے رسول یا فرشتوں کی طرف سے لعنت کا مطلب اس شخص سے بیزاری اور اس کے قابل لعنت ہونے کا اعلان اور اس کی رحمت سے محروم کردیے جانے کی

بددعا ہوتی ہے، اس بناء پر حدیث کا مطلب یہ ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے والوں اور رشوت دینے والوں سے اپنی انتہائی ناراضی اور بیزاری کا اظہار فرمایا اور ان کے لیے بددعا فرمائی کہ اللہ ان کو اپنی رحمت سے محروم کردے اللہ کی پناہ! رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین اجس بدنصیب سے بیزاری کا اعلان فرمائیں اور اس کے لیے رحمت خداوندی سے محروم کیے جانے کی بددعا فرمائیں اس بدبخت کا کہاں ٹھکانہ۔ (از معارف الحدیث)

(۳/ ۱۹۰۲) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلرَّاشِيْ وَالْمُرْتَشِيْ فِي النَّارِ. رواه الطبرانی، ورواه البزار

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رشوت لینے اور دینے والا جہنم میں جائے گا۔ (طبرانی، بزار)

(۵/ ۱۹۰۳) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ، وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا. رواه الامام احمد والبزار والطبرانی۔

ترجمہ:...... حضرت ثوبان ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی رشوت لینے اور رشوت دینے والے پر اور اس درمیانی آدمی (دلال) پر بھی جو رشوت کے لیے دینے کا ذریعہ اور واسطہ بنے۔ (امام احمد، بزار، طبرانی)

(۷/ ۱۹۰۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَلِيَ عَشَرَةً فَحَكَمَ بَيْنَهُمْ بِمَا أَحَبُّوْا أَوْبِمَا كَرِهُوْا جِيْءَ بِهٖ مَغْلُوْلَةً يَدُهٗ، فَإِنْ عَدَلَ، وَلَمْ يَرْتَشِ وَلَمْ يَحِفْ فَكَّ اللّٰهُ عَنْهُ، وَإِنْ حَكَمَ بِغَيْرِ مَاأَنْزَلَ اللّٰهُ، وَارْتَشٰى وَحَابٰى فِيْهِ شُدَّتْ يَسَارُهٗ إِلٰى يَمِيْنِهٖ، ثُمَّ رُمِيَ بِهٖ فِيْ جَهَنَّمَ، فَلَمْ يَبْلُغْ قَعْرَهَا خَمْسَمِائَةِ عَامٍ. رواه الحاکم

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس ؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو دس آدمیوں کا (بھی) امیر یا والی بنا پھر ان کی چاہت کے مطابق یا ان کی ناگواری کے ساتھ فیصلہ کیا تو قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے پھر (دیکھا جائے گا) اگر اس نے انصاف کیا ہوگا اور رشوت نہ لی ہوگی اور ظلم نہ کیا ہوگا کہ تو اللہ اس کے ہاتھ کھولے گا اور اگر اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کیا ہو اور رشوت لی ہو اور اللہ کے حکم کو نافذ کرنے میں سستی و کاہلی کی ہوگی تو اس کے بائیں ہاتھ کو دائیں کے ساتھ باندھ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور (وہ دوزخ اتنی گہری ہوگی کہ) اس کی گہرائی تک پانچ سال میں (بھی) نہ پہنچ سکے گا۔ (حاکم)

(۸/ ۱۹۰۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: اَلرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ كُفْرٌ، وَهِيَ بَيْنَ النَّاسِ سُحْتٌ

رواه الطبرانی موقوفا باسناد صحیح۔

ترجمہ:...... حضرت ابن مسعود ؓ فرماتے ہیں: فیصلہ کرنے میں رشوت لینا کفر ہے اور وہ رشوت لوگوں کے درمیان سخت یعنی حرام ہے۔ (اس کا استعمال میں لانا جائز نہیں) (طبرانی)

## ظلم کرنے اور مظلوم کی بددعا لینے اور مظلوم کی مدد نہ کرنے پر وعید اور مظلوم کی مدد کی ترغیب

(۳/ ۱۹۰۶) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، حَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ. رواه مسلم وغیرہ۔

ترجمہ:...... حضرت جابر ؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: ظلم سے بچتے رہو اس لیے کہ یہ ظلم قیامت کے دن اندھیریوں (کی شکل میں) ظاہر ہوگا، اور بخل اور حرص سے بچو کیوں کہ بخل و حرص نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے ان کو خون کے بہانے (قتل و قتال پر) اور حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھنے پر اسی بخل اور حرص نے آمادہ کیا۔ (مسلم وغیرہ)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ آپس کی لڑائیاں اور اللہ کی نافرمانیاں صرف اس وجہ سے ہیں کہ مال کی محبت اور ذخیرہ اندوزی کرنے کی محبت اور زیادہ کی حرص ولالچ ہے۔

(۷/ ۱۹۰۷) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَنْ تَنَالَهُمَا شَفَاعَتِي: إِمَامٌ ظَلُوْمٌ غَشُوْمٌ، وَكُلُّ غَالٍ مَارِقٍ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر، ورجالہ ثقات۔

ترجمہ:...... حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں دو قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جن کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی ایک وہ بادشاہ جو ظالم وغاصب ہو اور دوسرے وہ شخص جو راہ حق سے ہٹنے والا (اور حد سے تجاوز کرنے والا) اور دین سے نکل جانے والا۔ (طبرانی)

(۸/ ۱۹۰۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ وَيَقُوْلُ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا تَوَادَّ اثْنَانِ فَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا إِلَّا بِذَنْبٍ يُحْدِثُهُ أَحَدُهُمَا۔ رواہ احمد باسناد۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے تھے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس کو بے یار ومددگار چھوڑتا ہے اور ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ دو مسلمان آپس میں محبت کرتے ہیں پھر ان میں سے کسی کے گناہ کی وجہ سے آپس میں پھوٹ پڑ جاتی ہے۔ (احمد)

فائدہ:...... یعنی مسلمان کی شان یہ ہے کہ اپنے بھائی پر نہ ظلم کرے نہ مدد کے وقت اس کو بے یار ومددگار چھوڑ دے اور بسا اوقات دو مسلمانوں میں بڑی محبت ہوتی ہے لیکن کسی ایک سے گناہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ محبت دشمنی میں بدل جاتی ہے۔

(۹/ ۱۹۰۹) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ، ثُمَّ قَرَأَ: وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ (ھود: ۱۰۲) رواہ البخاری ومسلم والترمذی۔

ترجمہ:...... حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے (لیکن) جب اس کو پکڑے گا تو اس کو چھوڑے گا نہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ''جب تمہارا پروردگار ظالم بستی والوں کو پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ اسی طرح کی ہوتی ہے بے شک اس کی پکڑ دکھ دینے والی (اور) سخت ہے''۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

(۱۰/ ۱۹۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ تُعْبَدَ الْأَصْنَامُ فِي أَرْضِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنَّهُ سَيَرْضٰى مِنْكُمْ بِدُوْنِ ذٰلِكَ بِالْمُحَقَّرَاتِ، وَهِيَ الْمُوْبِقَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اتَّقُوا الظُّلْمَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنَّ الْعَبْدَ يَجِيْءُ بِالْحَسَنَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَرٰى أَنَّهَا سَتُنْجِيْهِ، فَمَا زَالَ عَبْدٌ يَقُوْلُ: يَارَبِّ ظَلَمَنِي عَبْدُكَ مَظْلَمَةً، فَيَقُوْلُ: امْحُوْا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، وَمَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى لَهٗ حَسَنَةٌ مِنَ الذُّنُوْبِ، وَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَسَفْرٍ نَزَلُوْا بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ لَيْسَ مَعَهُمْ حَطَبٌ فَتَفَرَّقَ الْقَوْمُ لِيَحْتَطِبُوْا فَلَمْ يَلْبَثُوْا أَنْ حَطَبُوْا، فَأَعْظَمُوا النَّارَ، وَطَبَخُوْا مَا أَرَادُوْا، وَكَذٰلِكَ الذُّنُوْبُ

رواہ ابویعلی من طریق ابراھیم بن مسلم الھجری عن ابی الاحوص عن ابن مسعود، ورواہ احمد والطبرانی باسناد حسن نحوہ باختصار۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ بلاشبہ شیطان اس سے تو مایوس ہو گیا کہ عرب کی سرزمین میں بتوں کی عبادت وپرستش کی جائے گی، لیکن وہ اس (شرک) سے کم درجہ کے گناہوں پر راضی ہو گیا ہے کہ وہی قیامت کے دن ہلاک کرنے

والے ہوں گے، جتنا ہو سکے ظلم سے بچا کرو، اس لیے کہ قیامت کے دن ایک بندہ بہت سی نیکیاں لے کر آئے گا اور اس کا خیال ہوگا کہ ان نیکیوں سے نجات ہو جائے گی، لیکن ایک ایک شخص آ کر کہتا رہے گا کہ اے میرے رب! آپ کے اس بندے نے مجھ پر فلاں ظلم کیا تھا (میرا حق دبایا تھا) اللہ فرمائے گا، اس کی نیکیوں میں سے اتنی نیکیاں مٹا دو اسی طرح نیکیاں مٹتی رہیں گی یہاں تک کہ اس کے گناہوں کے مقابلے میں کوئی نیکی باقی نہ رہے گی (اور یہ شخص ہلاک ہو جائے گا) اور اس کی مثال ایسی ہے کہ کچھ لوگ سفر کرتے ہوئے کسی بیابان میں پہنچے اور ان کے پاس لکڑیاں نہ تھیں، لوگ بکھر گئے تاکہ لکڑیاں چن کر لائیں تھوڑی دیر میں لکڑیاں جمع کر لیں اور آگ جلادی اور جو چاہا پکالیا (اور وہ لکڑیاں سب جل کر راکھ ہو گئیں) ایسے ہی گناہ (سب نیکیوں کو جلا کر راکھ کر دیتے ہیں)۔ (ابو یعلی، احمد، طبرانی)

(۱۱/ ۱۹۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيْهِ مِنْ عِرْضٍ أَوْ مِنْ شَيْءٍ، فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ مِنْ قَبْلِ أَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ۔ رواه البخاري و الترمذي۔

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کا حق رکھتا ہے اور وہ حق خواہ (غیبت و برائی کرنے اور روحانی و جسمانی ایذاء رسانی وغیرہ کی صورت میں) آبروریزی کا ہو یا کسی اور چیز سے متعلق ہو (جیسے کوئی مالی معاملہ یا مطالبہ یا ناحق خون وغیرہ) تو اس کو چاہیے کہ وہ اس حق کو آج ہی کے دن (یعنی اسی دنیا میں) معاف کرا لے اس سے پہلے کہ دن دن آئے (یعنی قیامت کا دن کہ جس میں) وہ نہ تو درہم رکھتا ہوگا نہ دینار (کہ جو اس حق کے بدلہ کے طور پر دے سکے) اگر (اس نے اپنے حق کو معاف کر دیا تو بہتر ہے ورنہ پھر) ظالم کے اعمالنامہ میں جو کچھ نیکیاں ہوں گی تو ان میں سے اس کے ظلم کے برابر یا واجب حق کے بقدر نیکیاں لی جائیں گی (اور مظلوم یا حقدار کو دے دی جائیں گی) اور اگر وہ کچھ نیکیاں نہیں رکھتا ہوگا تو اس صورت میں اس مظلوم یا حقدار کے گناہوں میں سے (اس کے حق کے بقدر) گناہ لے کر ظالم پر لاد دیے جائیں گے۔ (بخاری، ترمذی)

فائدہ:...... حدیث بالا کے یہ الفاظ "وہ نہ درہم رکھتا ہوگا نہ دینار" اس طرف اشارہ کرتے ہیں کہ جس شخص نے کسی پر کوئی ظلم و زیادتی یا کوئی حق تلفی کی ہوگی تو اس پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ ہر حالت میں مظلوم اور حق والے سے اس ظلم یا حق کو ضرور معاف کرا لے خواہ اس معافی کے عوض روپیہ پیسہ دیدے اور اس دنیا ہی میں معافی تلافی کا ہو جانا اس سے کہیں زیادہ آسان اور بہتر ہے کہ عدم معافی کی صورت میں اس کی نیکیاں لے لے یا اپنے گناہوں کا بوجھ اس پر ڈال دے۔

(۱۲/ ۱۹۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا، فَيُعْطَى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔ رواه مسلم والترمذي۔

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ (ایک دن) رسول کریم ﷺ نے (صحابہؓ سے) فرمایا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ بعض صحابہؓ نے جواب دیا کہ ہم میں مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ تو درہم و دینار (روپیہ پیسہ) ہو اور نہ سامان و اسباب (یعنی انہوں نے اپنے جواب میں مفلس اس شخص کو بتایا جو مال و زر اور روپیہ پیسہ سے تہی دست ہو جیسا کہ عام طور پر دنیا والے سمجھتے ہیں صحابہؓ کا ذہن اس طرف نہیں گیا کہ نبی کریم ﷺ کی مراد دنیاوی طور پر مفلس شخص کے بارے میں پوچھنا نہیں ہے بلکہ آپ کے سوال کا مقصد اس شخص کے متعلق

ہے جو آخرت کے اعتبار سے مفلس ہو) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوۃ (اور دوسری مقبول عبادتیں) لے کر آئے گا مگر حال یہ ہوگا کہ اس نے کسی کو گولی دی تھی کسی پر تہمت لگائی تھی اور کسی کے مال کو (ناحق) کھایا تھا اور کسی کے خون کو بہایا تھا اور کسی کو (ناحق) مارا تھا۔ تو اس کی نیکیوں میں سے ایک حق والے کو (اس کے حق کے بقدر) نیکیاں دی جائیں گی ایسے ہی دوسرے حق والے کو اس کی نیکیوں میں سے دیا جائے گا، یہاں تک کہ اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی اس کے ان گناہوں کا فیصلہ ہونے سے پہلے ان حقداروں اور مظلوموں کے گناہ (جو انہوں نے دنیا میں کیے ہوں گے) ان سے لے کر اس شخص پر ڈال دیے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم، ترمذی)

فائدہ: ...... اس حدیث پاک میں اس طرف اشارہ ہے کہ حقوق کی پامالی کرنے والے کو آخرت میں نہ تو معافی ملے گی اور نہ اس کے حق میں شفاعت کام آئے گی۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ کسی کے لیے چاہے گا تو وہ مدعی (صاحب حق) کو اس کے مطالبہ کے مطابق اپنی نعمتیں عطا فرما کر راضی کر دے گا۔

(۱۳/ ۱۹۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی فی حدیث، والترمذی مختصرا هكذا، واللفظ له ومطولا كالجماعة۔

ترجمہ: ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو (رخصت کرتے ہوئے) ان سے فرمایا مظلوم کی بددعا سے بہت بچنا کیوں کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

فائدہ: ...... امام بخاریؒ وغیرہ بعض علماء کی تحقیق کے مطابق ۱۰ھ میں اور اکثر علمائے سیر واہل مغازی کے نزدیک ۹ھ میں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کو حاکم بنا کر بھیجا تھا اور رخصت کرتے ہوئے بہت سی ہدایات ارشاد فرمائی تھیں جو اہل یمن کو اسلام کی دعوت دینے کے متعلق تھیں ان میں آخری نصیحت وہ ہے جو حدیث بالا میں ذکر ہوئی، کہ دیکھو! مظلوم کی بددعا سے بچنا (مطلب یہ ہے کہ تم ایک علاقے کے حاکم بن کر جا رہے ہو دیکھو کبھی کسی پر ظلم اور زیادتی نہ کرنا) کیوں کہ مظلوم کی دعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہے وہ قبول ہو کر رہتی ہے:

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

(۱۷/ ۱۹۱۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوْا دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَا تَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ كَأَنَّهَا شَرَارَةٌ. رواه الحاكم۔

ترجمہ: ...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچتے رہو اس لیے کہ وہ (سیدھی) آسمان کی طرف ایسی چڑھتی ہے گویا کہ چنگاری ہو۔ (حاکم)

(۱۸/ ۱۹۱۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَةٌ، وَإِنْ كَانَ فَاجِرًا، فَفُجُوْرُهُ عَلٰى نَفْسِهٖ۔ رواه احمد۔

ترجمہ: ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مظلوم کی بددعا قبول ہوتی ہے اگر چہ وہ بدکاری ہی کیوں نہ ہو اور اس کی بدکاری کا وبال اس کی ذات پر ہے۔ (احمد)

فائدہ:...... بلکہ مسند احمد کی روایت میں جو حضرت انسؓ سے مروی ہے یہ الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں: ''مظلوم کی بددعا قبول ہوتی ہے اگر چہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو، اس کے لیے کوئی روک نہیں ہے''۔

(۲۳/ ۱۹۱۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا، اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا، وَيُشِيْرُ إِلٰى صَدْرِهِ، بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ: دَمُهُ وَعِرْضُهُ وَمَالُهُ. رواه مسلم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے (لہٰذا) نہ خود اس پر ظلم وزیادتی کرے، نہ دوسروں کا مظلوم بننے کے لیے اس کو بے یار ومددگار چھوڑے نہ اس کی تحقیر کرے (حدیث کے راوی ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف تین دفعہ اشارہ کر کے فرمایا) ''تقویٰ یہاں ہوتا ہے''۔ کسی آدمی کے لیے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے اور اس کی تحقیر کرے، مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان کے لیے حرام ہے (یعنی اس پر دست درازی حرام ہے) اس کا خون بھی، اس کا مال بھی، اور اس کی آبرو بھی۔ (مسلم)

فائدہ:...... اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یہ ہدایت فرمانے کے ساتھ کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو حقیر وذلیل نہ سمجھے اور اس کی تحقیر نہ کرے اپنے سینہ مبارک کی طرف تین دفعہ اشارہ کر کے جو یہ فرمایا کہ اَلتَّقْوٰى هٰهُنَا (تقویٰ یہاں سینہ کے اندر باطن میں ہوتا ہے) اس کا مقصد اور مطلب سمجھنے کے لیے پہلے یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑائی، چھوٹائی، عظمت وحقارت اور عزت وذلت کا دارومدار ''تقویٰ'' پر ہے قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے: إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ ''اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ معزز اور قابل اکرام وہ ہے جس میں تقویٰ زیادہ ہے'' اور تقویٰ درحقیقت اللہ کے خوف اور محاسبہ آخرت کی فکر کا نام ہے اور ظاہر ہے کہ وہ دل کے اندر کی اور باطن کی ایک کیفیت ہے، اور ایسی چیز نہیں جسے کوئی دوسرا آدمی آنکھوں سے دیکھ کر معلوم کر سکے کہ اس آدمی میں تقویٰ ہے یا نہیں ہے، اس لیے کسی بھی صاحب ایمان کو حق نہیں ہے کہ وہ دوسرے ایمان والے کو حقیر سمجھے اور اس کی تحقیر کرے، کیا خبر جس کو آپ اپنی ظاہری معلومات یا قرائن سے قابل تحقیر سمجھتے ہو اس کے باطن میں تقویٰ ہو اور وہ اللہ کے نزدیک مکرم ہو، اس لیے کسی مسلمان کے لیے روا نہیں کہ وہ دوسرے مسلمان کی تحقیر کرے۔ آگے آپؐ نے فرمایا: کسی آدمی کے برا ہونے کے لیے تنہا یہی ایک بات کافی ہے کہ وہ اللہ کے کسی مسلم بندے کو حقیر سمجھے اور اس کی تحقیر کرے۔ (از معارف الحدیث)

(۲۴/ ۱۹۱۷) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا كَانَتْ صُحُفُ إِبْرَاهِيْمَ؟ قَالَ: كَانَتْ أَمْثَالًا كُلُّهَا: أَيُّهَا الْمَلِكُ الْمُسَلَّطُ الْمُبْتَلَى الْمَغْرُوْرُ، إِنِّي لَمْ أَبْعَثْكَ لِتَجْمَعَ الدُّنْيَا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَلٰكِنِّي بَعَثْتُكَ لِتَرُدَّ عَنِّي دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ، فَإِنِّي لَا أَرُدُّهَا وَإِنْ كَانَتْ مِنْ كَافِرٍ، وَعَلَى الْعَاقِلِ مَا لَمْ يَكُنْ مَغْلُوْبًا عَلٰى عَقْلِهِ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ سَاعَاتٌ، فَسَاعَةٌ يُنَاجِي فِيْهَا رَبَّهُ، وَسَاعَةٌ يُحَاسِبُ فِيْهَا نَفْسَهُ، وَسَاعَةٌ يَتَفَكَّرُ فِيْهَا فِي صُنْعِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَسَاعَةٌ يَخْلُو فِيْهَا لِحَاجَتِهِ مِنَ الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ وَعَلَى الْعَاقِلِ أَنْ لَا يَكُوْنَ ظَاعِنًا إِلَّا لِثَلَاثٍ: تَزَوُّدٍ لِمَعَادٍ أَوْ مَرَمَّةٍ لِمَعَاشٍ، أَوْ لَذَّةٍ فِي غَيْرِ مُحَرَّمٍ، وَعَلَى الْعَاقِلِ أَنْ يَكُوْنَ بَصِيْرًا بِزَمَانِهِ مُقْبِلًا عَلٰى شَأْنِهِ حَافِظًا لِلِسَانِهِ، وَمَنْ حَسَبَ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ إِلَّا فِيْمَا يَعْنِيْهِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا كَانَتْ صُحُفُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ: كَانَتْ عِبَرًا كُلُّهَا: عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يَفْرَحُ، عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالنَّارِ، ثُمَّ هُوَ يَضْحَكُ، عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ هُوَ يَنْصَبُ، عَجِبْتُ لِمَنْ رَأَى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبَهَا بِأَهْلِهَا ثُمَّ اطْمَأَنَّ إِلَيْهَا، عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْحِسَابِ غَدًا ثُمَّ لَا يَعْمَلُ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! زِدْنِي قَالَ: عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ

عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّهُ نُوْرٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ، وَذُخْرٌلَكَ فِي السَّمَاءِ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ زِدْنِي، قَالَ: أَحِبَّ الْمَسَاكِيْنَ وَجَالِسْهُمْ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! زِدْنِي قَالَ: أُنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ تَحْتَكَ، وَلَا تَنْظُرْ إِلَى مَا هُوَ فَوْقَكَ، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرِيَ نِعْمَةَ اللهِ عِنْدَكَ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! زِدْنِي قَالَ: قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ زِدْنِي قَالَ: لِيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُهُ مِنْ نَفْسِكَ وَلَا تَجِدْ عَلَيْهِمْ فِيْمَا تَأْتِي، وَكَفٰى بِكَ عَيْبًا أَنْ تَعْرِفَ مِنَ النَّاسِ مَا تَجْهَلُهُ مِنْ نَفْسِكَ، وَتَجِدَ عَلَيْهِمْ فِيْمَا تَأْتِي، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى صَدْرِي، فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ! لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ. رواه ابن حبان في صحيحه، واللفظ له، والحاكم، وقال: صحيح الإسناد

ترجمہ:...... حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا چیز تھی؟ فرمایا: سب ضرب المثلین تھیں مثلاً او متسلط ومغرور بادشاہ میں نے تجھ کو اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تو پیسہ پر پیسہ جمع کرتا رہے میں نے تجھے اس لیے بھیجا تھا کہ مجھ تک مظلوم کی فریاد نہ پہنچنے دے تو پہلے ہی اس کا انتظام کردے اس لیے کہ میں مظلوم کی فریاد کو رد نہیں کرتا اگر چہ فریادی کافر ہی کیوں نہ ہو نیز ان صحیفوں میں یہ بھی تھا کہ عاقل کے لیے ضروری ہے جب تک کہ وہ مغلوب العقل نہ ہو جائے کہ اپنے تمام اوقات کو تین حصوں پر تقسیم کرے، ایک حصہ میں اپنے رب کی عبادت کرے اور ایک حصہ میں اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور سوچے کہ کتنے کام اچھے اور کتنے برے اور ایک حصہ کو کسب حلال میں خرچ کرے، عاقل کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ تین چیزوں کے علاوہ سفر نہ کرے یا آخرت کے لیے توشہ مقصود ہو، یا کچھ فکر معاش ہو یا تفریح بشرطیکہ مباح ہو، عاقل کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنے اوقات کی نگہبانی کرے، اپنے حالات کی درستگی کی فکر میں رہے، اپنی زبان کی فضول گوئی اور بے نفع گفتگو سے حفاظت کرے جو شخص اپنے کلام کا محاسبہ کرتا رہے گا اس کی زبان بے فائدہ کلام میں کم چلے گی۔ میں نے پوچھا یارسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا چیز تھی؟ ارشاد فرمایا کہ سب کی سب عبرت کی باتیں تھیں؟ مثلاً میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر کہ جس کو موت کا یقین ہو پھر کسی بات پر خوش ہو میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر کہ اس کو جہنم کی آگ کا یقین ہے پھر وہ ہنستا ہے میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر کہ اس کو تقدیر کا یقین ہے پھر رنج ومشقت میں مبتلا ہوتا ہے میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جو دنیا کے حوادث تغیرات انقلابات ہر وقت دیکھتا ہے پھر دنیا پر اطمینان کرلیتا ہے میں تعجب کرتا ہوں اس شخص پر جس کو عنقریب حساب کا یقین ہے، پھر نیک اعمال نہیں کرتا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کچھ وصیت فرمائیں آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کیوں کہ یہ تمام امور کی بنیاد اور جڑ ہے میں نے عرض کیا کچھ اور بھی اضافہ فرما دیجیے، ارشاد ہوا کہ تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کا اہتمام کر کہ یہ دنیا میں نور ہے اور آسمان میں ذخیرہ ہے، میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد ہوا کہ زیادہ ہنسی سے احتراز کر کہ اس سے دل مرجاتا ہے، چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے، میں نے اور اضافہ کی درخواست کی تو ارشاد ہوا کہ جہاد کا اہتمام کر کہ میری امت کے لیے یہی رہبانیت ہے (راہب پہلی امتوں میں وہ لوگ کہلاتے تھے کہ جو دنیا کے سب تعلقات منقطع کر کے اللہ والے بن جائیں) میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد فرمایا کہ فقراء اور مساکین کو دوست بنا ان کے پاس بیٹھا کر، میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد ہوا کہ اپنے سے نیچے والے پر نگاہ رکھا کر (تا کہ شکر کی عادت ہو) اپنے سے اوپر کے درجہ والوں کو مت دیکھ تا کہ ایسا نہ ہو کہ اللہ کی نعمتوں کی جو تجھ پر ہے تحقیر کرنے لگے میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد ہوا کہ حق بات کہہ اگر چہ کڑوی ہو میں نے اور اضافہ چاہا تو ارشاد فرمایا کہ تجھے اپنے عیوب لوگوں پر حرف گیری سے روک، بس! جن برے کاموں کو تو خود کرتا ہے ان کاموں کے کرنے والوں پر ناراض مت ہو، تیرے اندر یہ عیب نہیں ہے کہ تو ان عیوب والے لوگوں پر ناراض ہورہا ہے پھر آپ ﷺ نے اپنا مبارک ہاتھ میرے سر پر مار کر ارشاد فرمایا کہ ابوذر تدبیر کی طرح کوئی عقلمندی نہیں ہے اور ناجائز امور سے بچنے کے برابر کوئی تقویٰ نہیں ہے اور خوش خلقی سے بڑھ کر کوئی شرافت نہیں۔ (ابن حبان، حاکم)

(۲۵/ ۱۹۱۸) وَعَنْ جَابِرٍ وَأَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ

يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ، وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ، وَمَا مِنِ امْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ. رواه ابوداؤد۔

ترجمہ: ...... حضرت جابر وحضرت طلحہؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو (بے توفیق) مسلمان کسی دوسرے مسلمان بندے کو کسی ایسے موقع پر بے مدد چھوڑے گا جس میں اس کی عزت پر حملہ ہو اور اس کی آبرو اتاری جاتی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی ایسی جگہ اپنی مدد سے محروم رکھے گا جہاں وہ اللہ کی مدد کا خواہش مند (اور طلب گار) ہوگا۔ اور جو (باتوفیق مسلمان) کسی مسلمان بندے کی ایسے موقع پر مدد وحمایت کرے گا جہاں اس کی عزت وآبرو پر حملہ ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر مدد فرمائے گا جہاں وہ اس کی نصرت کا خواہش مند (اور طلب گار) ہوگا۔ (ابوداؤد)

(۲۷/ ۱۹۱۹) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ الْمَهْدِيُّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَصْلُبَ فِي الْحُكْمِ وَقَالَ فِي كِتَابِهِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأَنْتَقِمَنَّ مِنَ الظَّالِمِ فِي عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، وَلَأَنْتَقِمَنَّ مِمَّنْ رَأَى مَظْلُومًا فَقَدَرَ أَنْ يَنْصُرَهُ فَلَمْ يَفْعَلْ۔ رواه ابوالشيخ۔

ترجمہ: ...... حضرت محمد بن یحییٰؒ کہتے ہیں کہ مجھے امیر المؤمنین مہدی نے لکھا جس میں مجھے حکم دیا کہ فیصلہ کرنے میں قوت سے کام لو (اس میں کسی قسم کی نرمی وغیرہ نہ کرو) اور اپنے خط میں لکھا کہ مجھے میرے باپ دادا نے حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے میری عزت وجلال کی قسم! میں ظالم سے خود دنیا میں یا آخرت میں بدلہ لے کر رہوں گا اور اس سے بھی ضرور بدلہ لوں گا جو کسی مظلوم کو (مظلومیت کی حالت میں) دیکھے اور اس کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہو لیکن اس کی مدد نہ کرے۔ (ابوالشیخ)

(۲۸/ ۱۹۲۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا، أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ: تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ عَنِ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ. رواه البخاري۔

ترجمہ: ...... حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مسلمان بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک صحابیؓ نے (یہ ارشاد سن کر) عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جو مسلمان مظلوم ہے اس کی مدد تو مجھے کرنی چاہیے (اور میں جانتا ہوں کہ اس کی کس طرح مدد کی جاسکتی ہے) لیکن میں اس مسلمان کی کس طرح مدد کر سکتا ہوں جو ظلم کر رہا ہو؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اس کو ظلم سے روکو اور یہ ہی (یعنی اس کو ظلم سے روکنا) اس کے حق میں تمہاری مدد ہے (کیوں کہ اس کو ظلم سے روکنا گویا اس کو اپنے نفس اور شیطان پر قابو پانے میں مدد دینا ہے)۔ (بخاری، مسلم)

(۲۹/ ۱۹۲۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ، أُرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ۔ الْحَدِيثَ۔ رواه ابوداؤد ويأتي بتمامه في الغيبة ان شاء الله تعالى۔

ترجمہ: ...... حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بد دین منافق کے شر سے کسی بندۂ مؤمن کی حمایت کی (مثلاً کسی شریر بد دین نے کسی مسلمان پر کوئی الزام لگایا، اور کسی باتوفیق مسلمان نے اس کی مدافعت کی) تو اللہ تعالیٰ قیامت میں ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جو اس کے گوشت (یعنی جسم) کو دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔ (ابوداؤد)

## ظالم سے خوف اور ڈر کے وقت کی دعاؤں کی ترغیب

(۱/ ۱۹۲۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا تَخَوَّفَ أَحَدُكُمُ السُّلْطَانَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ. يَعْنِي الَّذِيْ يُرِيْدُهُ، وَشَرِّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَأَتْبَاعِهِمْ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ، عَزَّ جَارُكَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، رواه الطبراني۔

ترجمہ: ...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو حاکم وقت کے ظلم وعدوان کا خطرہ ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ سے یوں دعا کرے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ، وَشَرِّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَأَتْبَاعِهِمْ أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ. عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ. (اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک فلاں بن فلاں (حاکم) کے شر سے اور سارے شریر انسانوں اور جنوں اور ان کے چیلوں کے شر سے میری حفاظت فرما اور مجھے اپنی پناہ میں لے کہ ان میں سے کوئی مجھ پر ظلم وزیادتی نہ کر سکے جو تیری پناہ میں ہے وہ باعزت ہے، تیری ثناء وصفت باعظمت ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں صرف تو ہی معبود برحق ہے)۔ (طبرانی)

(۲/ ۱۹۲۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: إِذَا أَتَيْتَ سُلْطَانًا مَهِيْبًا تَخَافُ أَنْ يَسْطُوَ بِكَ فَقُلْ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيْعًا، اَللّٰهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ، وَجُنُوْدِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ، اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ، جَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَعَزَّ جَارُكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، رواه ابن ابي شيبة موقوفا۔

ترجمہ: ...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب کسی ایسے حاکم کے پاس جاؤ جس سے تمہیں ڈر ہو کہ وہ تم پر حملہ کرے گا تو یہ کہو: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيْعًا. اَللّٰهُ أَعَزُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ. أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ أَنْ يَقَعْنَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ. اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّهِمْ. جَلَّ ثَنَاؤُكَ. وَعَزَّ جَارُكَ. وَتَبَارَكَ اسْمُكَ. وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ. ''اللہ بہت بڑا ہے اپنی ساری مخلوق سے زیادہ قوت وغلبہ والا ہے اللہ زیادہ قوت وغلبہ والا ہے اس سے جس سے میں ڈرتا ہوں، میں اس اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمانوں کو زمین پر گرنے سے تھامے ہوئے ہے البتہ جب اس کا حکم ہوگا تو آسمان گر پڑے گا تیرے فلاں بندے کے شر سے اس کے چیلوں کے شر سے خواہ وہ انسانوں میں سے ہوں یا جنات میں سے ہوں اے اللہ! مجھے ان کے شر سے اپنی پناہ میں لے لے تیری ثناء وصفت باعظمت ہے اور جو تیری پناہ میں ہے وہ باعزت ہے اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں''۔ (ابن ابی شیبہ طبرانی)

(۳/ ۱۹۲۴) وَعَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ، وَاسْمُهُ لَاحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: مَنْ خَافَ مِنْ أَمِيْرٍ ظُلْمًا فَقَالَ: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ حَكَمًا وَإِمَامًا نَجَّاهُ اللّٰهُ مِنْهُ۔ رواه ابن ابي شيبة موقوفا عليه، وهو تابعي ثقة۔

ترجمہ: ...... حضرت ابومجلز لاحق بن حمیدؒ فرماتے ہیں کہ جس کو کسی حاکم کے ظلم کا خوف اور ڈر ہو اور وہ یہ کہے: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا. وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا. وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَبِالْقُرْآنِ حَكَمًا وَإِمَامًا (میں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور قرآن کریم کے فیصل اور پیشوا ہونے پر راضی ہوں) تو اللہ تعالیٰ اس ظالم سے اس کو بچا لے گا۔ (ابن ابی شیبہ)

## ظالموں کے پاس جانے سے بچنے کی ترغیب اور ان کے پاس

## جانے (ان کی حاشیہ نشینی) اور ان کی تصدیق کرنے اور مدد کرنے پر وعید

(۱/ ۱۹۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَدَا جَفَا، وَمَنْ تَبِعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى أَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتَتَنَ، وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ قُرْبًا إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللّٰهِ بُعْدًا. رواه احمد۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ؄ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنگل (دیہات) میں رہتا ہے وہ جاہل ہوتا ہے، جو شخص شکار کے پیچھے پڑا رہتا ہے وہ غافل ہوتا ہے اور جو بادشاہ کے پاس آتا جاتا ہے وہ فتنہ میں مبتلا ہوجاتا ہے اور جو شخص بادشاہ سے جتنا قرب اور نزدیکی حاصل کرتا رہتا ہے اللہ سے اتنا ہی دور ہوتا جاتا ہے۔ (مسند احمد)

فائدہ:...... حدیث بالا کے پہلے جملہ "جو شخص جنگل (دیہات) میں رہتا ہے وہ جاہل اور دل کا سخت ہوتا ہے" سے مقصود دیہات میں رہنے والوں کی ہتک وتضحیک مراد نہیں ہے اور نہ ان کو کمتر بتانا مقصد ہے بلکہ یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ دیہات گاؤں میں رہنے والے لوگوں کو چوں کہ علماء وصلحاء اور اولیاء اللہ کی صحبت میسر نہیں ہوتی اس لیے ان کے دل سخت ہوجاتا ہے اور ان میں علم ومعرفت، عقل ودانش اور فہم وذکاوت کی روشنی پیدا نہیں ہوتی۔

"جو شخص شکار کے پیچھے پڑا رہتا ہے وہ غافل ہوتا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ازراہ لہو ولعب اور حصول لذت وخوشی کی خاطر ہر وقت شکار کی دھن میں رہتا ہے وہ طاعات وعبادات اور جمعہ اور جماعات کی نماز کے التزام سے غافل ہوجاتا ہے نیز اس میں شفقت ومحبت اور نرم خوئی کی صفات ختم ہوجاتی ہیں۔

واضح رہے کہ اس ارشاد کے ذریعہ ان لوگوں کو متنبہ کرنا مقصود ہے جو شکار کو عادت بنالیتے ہیں اور جو حلال رزق حاصل کرنے کی نیت سے نہیں بلکہ صرف تفریح طبع اور وقت گزاری کے لیے اپنے اوقات کا اکثر حصہ اس میں مصروف رکھتے ہیں ورنہ تو جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے مطلق شکار کے حلال اور مباح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے اور بعض صحابہ؄ نے شکار کیا ہے، البتہ نبی کریم ﷺ کے بارے میں علماء نے لکھا ہے کہ آپ نے بہ نفس نفیس کبھی شکار نہیں کیا ہے لیکن کسی کو شکار کرنے سے منع نہیں کیا ہے۔

حدیث کے آخر میں بادشاہ وحاکم کی حاشیہ نشینی اور دربار حکومت میں حاضر باشی کی خرابی کو واضح کیا گیا ہے کہ جو شخص بغیر کسی ضرورت وحاجت کے بادشاہ وحاکم کی چوکھٹ پر گیا وہ فتنہ میں مبتلا ہوگیا کیوں کہ اگر وہ بادشاہ وحاکم کے ان افعال واعمال کی موافقت وحمایت کرے گا جو شریعت کے خلاف ہوں تو اس کا دین خطرہ میں پڑے گا اور اگر ان کی مخالفت کرے گا تو اپنی دنیا خراب کرے گا۔

(۲/ ۱۹۲۶) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: أَعَاذَكَ اللّٰهُ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ: وَمَا إِمَارَةُ السُّفَهَاءِ؟ قَالَ: أُمَرَاءُ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي لَا يَهْتَدُوْنَ بِهَدْيِي، وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِي، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَأُولٰئِكَ لَيْسُوْا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ، وَلَا يَرِدُوْنَ عَلَى حَوْضِي، وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَأُولٰئِكَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُمْ، وَسَيَرِدُوْنَ عَلَى حَوْضِي، يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ، وَالصَّلَاةُ قُرْبَانٌ، أَوْ قَالَ: بُرْهَانٌ، يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ! النَّاسُ غَادِيَانِ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا، وَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُوْبِقُهَا، رواه احمد واللفظ له والبزار۔

ترجمہ:...... حضرت جابر بن عبداللہ؄ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعب بن عجرۃ؄ کو ارشاد فرمایا: اللہ تم کو بے وقوف لوگوں کی سرداری (یعنی ان کے طور طریقہ یا ان کی مصاحبت وحمایت) سے پناہ میں رکھے۔ حضرت کعب؄ نے عرض کیا: بے وقوف لوگوں کی سرداری کیا ہے؟ (یعنی اس طرح کی سرداری کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور وہ کون لوگ ہوں گے؟) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد ایسے امیر

حاکم ہوں گے جو میری زندگی سے رہبری نہیں لیں گے اور نہ میری سنتوں پر چلیں گے، لہٰذا جس نے ان کے جھوٹ کو سچ کہا اور (اپنے قول وفعل کے ذریعہ) ان کے ظلم کی امداد وحمایت کی تو نہ ان کا مجھ سے کوئی تعلق ہے اور نہ میں ان سے کوئی تعلق رکھتا ہوں (بلکہ ان سے اپنی بیزاری کا اظہار کرتا ہوں) اور نہ وہ لوگ میرے حوض پر میرے پاس آئیں گے اور جن لوگوں نے ان کے جھوٹ کو نہ تو سچ کہا اور نہ ان کے ظلم کی امداد وحمایت کی تو وہ لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں اور وہ حوض پر میرے پاس آئیں گے اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے اور نماز اللہ سے نزدیکی اور قرب کا ذریعہ ہے یا فرمایا کہ دلیل ہے، اے کعب بن عجرہ! لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں کچھ تو اپنے نفس کو خرید کر (یعنی اللہ کو راضی کرنے والے کاموں میں لگا کر) اس کو آزاد کر دیتے ہیں اور کچھ لوگ (خواہشات میں پڑ کر) اپنے نفس کو بیچ کر اس کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ (احمد، بزار)

(۸/ ۱۹۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ نَاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ، وَيَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ نَأْتِي الْأُمَرَاءَ فَنُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ، وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِينِنَا وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ، كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشَّوْكُ، كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا. قال ابن الصباح: كَأَنَّهُ يَعْنِي: الْخَطَايَا. رواه ابن ماجه، ورواته ثقات۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گی جو دین کی سمجھ رکھتے ہوں گے اور قرآن پڑھتے ہوں گے کہیں گے ہم حاکموں کے پاس آتے ہیں تاکہ ان کی دنیا سے فائدہ حاصل کریں اور ہم اپنے دین کو ان سے بچائے رکھتے ہیں (یعنی ہمارے دین کو ان کے پاس جانے سے نقصان نہیں پہنچ سکتا) اور ایسا ہونا ممکن نہیں ہے کانٹے دار درخت سے سوائے کانٹوں کے اور کچھ توڑا نہیں جا سکتا ایسے ہی ان کی نزدیکی سے سوائے (ابن الصباح کہتے ہیں یعنی سوائے گناہوں کے) اور کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ (ابن ماجہ)

(۹/ ۱۹۲۸) وَعَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأَهْلِهِ، فَذَكَرَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَغَيْرَهُمَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ قَالَ: نَعَمْ مَا لَمْ تَقُمْ عَلٰى بَابِ سُدَّةٍ، أَوْ تَأْتِيَ أَمِيرًا تَسْأَلُهُ. رواه الطبراني في الاوسط۔

ترجمہ:...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں فرماتے ہیں کہ (ایک بار) نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر والوں کے لیے دعا فرمائی جس میں حضرت علی وحضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما وغیرہ کا نام لیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اہل بیت میں سے ہوں فرمایا جی، جب تک کہ تم کسی کے دروازہ پر (بغرض سوال کے) نہ کھڑے ہو اور جب تک کسی حاکم کے پاس سوال کرنے نہ جاؤ۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۱۰/ ۱۹۲۹) وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَهُ شَرَفٌ وَهُوَ جَالِسٌ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ. فَقَالَ عَلْقَمَةُ: يَا فُلَانُ! إِنَّ لَكَ حُرْمَةً، وَإِنَّ لَكَ حَقًّا، وَإِنِّي رَأَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْأُمَرَاءِ، فَتَكَلَّمُ عِنْدَهُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ، فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ، فَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا سُخْطَهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ عَلْقَمَةُ: انْظُرْ وَيْحَكَ مَاذَا تَقُولُ: وَمَا تَكَلَّمُ بِهِ؟ فَرُبَّ كَلَامٍ قَدْ مَنَعَنِيهِ مَا سَمِعْتُ مِنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ

رواه ابن ماجه وابن حبان في صحيحه، وروى الترمذي والحاكم المرفوع منه وصححاه، ورواه الاصفهاني۔

ترجمہ:...... حضرت علقمہ بن ابی وقاص لیثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا گزر ایسے شخص پر ہوا جو مدینہ والوں میں سے تھے اور ان کا لوگوں میں ایک مقام تھا

وہ مدینہ کے بازار میں بیٹھے ہوئے تھے علقمہ نے ان کو فرمایا اے فلاں! بے شک تمہارا لوگوں میں ایک مقام ہے اور تمہارا حق ہے اور میں نے تم کو دیکھا کہ تم ان حاکموں کے پاس جاتے رہتے ہو اور ان کے سامنے باتیں کرتے ہو، میں نے حضرت بلال بن حارث جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں ان کو نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد بیان کرتے سنا: تم میں سے کوئی ایسا بول بولتا ہے جو اللہ کی خوشنودی کا ہوتا ہے اور اس کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا اثر کہاں تک پہنچے گا، اللہ تعالیٰ اس بول کی وجہ سے قیامت تک اس کے لیے اپنی خوشنودی لکھ دیتا ہے اور کوئی ایسا بول بول دیتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا سبب ہوتا ہے اور اس کو پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا اثر کہاں تک پہنچے گا اللہ تعالیٰ اس بول کی وجہ سے قیامت تک کے لیے اپنی ناراضگی اس کے لیے لکھ دیتا ہے، علقمہؒ نے اس شخص کو فرمایا خیال رکھنا کہ تم حاکموں کے پاس جاکر) کیا بول بولتے ہو اور کیا بات کہتے ہو حضرت بلال بن حارثؓ کی اس حدیث نے کتنی باتوں کے زبان سے نکالنے سے روک دیا جو حدیث میں نے حضرت بلالؓ سے سنی۔ (ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، ترمذی، حاکم، اصفہانی)

## ناحق شخص کی مدد پر وعید اور ایسی سفارش کرنے کی ممانعت جو اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے قائم کرنے کو روکے

(۱/ ۱۹۳۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُ لَمْ يَزَلْ فِي سُخْطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ، وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ أَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ:

رواہ ابوداؤد، واللفظ له، والطبرانی بإسناد جید نحوه، وزاد فی آخره: ولیس بخارج، ورواه الحاکم مطولا ومختصرا۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کے حدود میں سے کسی حد کے درمیان حائل ہو (یعنی جو شخص اپنی سفارش کے ذریعہ حاکم کو نفاذ حد سے روکے) اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی (اور گویا اس طرح اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کی کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہی ہے کہ حد جاری کی جائے) اور جو شخص جانتے ہوئے بھی کسی ناحق اور جھوٹی بات میں سے کسی سے جھگڑے (یعنی وہ جانتا ہے کہ یہ بات ناحق اور غلط ہے مگر اس کے باوجود اس میں جھگڑتا ہے) تو وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہتا ہے جب تک اس سے باز نہ آجائے، اور جس شخص نے کسی مؤمن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں پائی جاتی (یعنی کسی مؤمن کو کوئی عیب لگائے یا اس کی طرف کسی غلط بات کی تہمت کر کے اس کو نقصان پہنچائے) تو اس کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک دوزخیوں کے کیچڑ، پیپ اور خون میں رکھے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے (یعنی جب تک وہ توبہ کر کے اس گناہ سے نہ نکل آئے وہ دوزخیوں کی حالت میں رہے گا یا یہ کہ جب تک وہ اس گناہ کا عذاب بھگت کر پاک نہ ہو جائے دوزخیوں کے درمیان رہے گا)۔ (ابوداؤد، طبرانی، حاکم)

(۲/ ۱۹۳۱) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الَّذِيْ يُعِيْنُ قَوْمَهُ عَلٰى غَيْرِ الْحَقِّ كَمَثَلِ بَعِيْرٍ تَرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ فَهُوَ يَنْزِعُ مِنْهَا بِذَنَبِهٖ،

رواہ ابوداؤد وابن حبان فی صحیحه، وعبدالرحمٰن لم یسمع من ابیه۔

ترجمہ:..... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اس شخص کی مثال جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرے اس اونٹ کی سی ہے جو کسی کنویں میں گر گیا ہو اس کو نکالنے والا دم پکڑ کر نکال رہا ہو۔ (ابوداؤد، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... حافظ شیرازیؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں: ناحق مدد کرنے والا ایسے سخت گناہ میں واقع ہو جاتا ہے اور اس اونٹ کی طرح ہلاک ہو جاتا ہے جو کسی کنویں میں گر جائے اور اس کی دم پکڑ کر کنویں سے نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہو لیکن نکالا نہ جا سکتا ہو۔

(۳/ ۱۹۳۲) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ

حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ لَمْ یَزَلْ فِیْ غَضَبِ اللّٰہِ حَتّٰی یَنْزِعَ، وَأَیُّمَا رَجُلٍ شَدَّ غَضَبًا عَلٰی مُسْلِمٍ فِیْ خُصُوْمَۃٍ لَا عِلْمَ لَہٗ بِھَا فَقَدْ عَانَدَ اللّٰہَ حَقَّہٗ، وَحَرَصَ عَلٰی سُخْطِہٖ وَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ تَتَابَعُ إِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، وَأَیُّمَا رَجُلٍ أَشَاعَ عَلٰی رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِکَلِمَۃٍ وَھُوَ مِنْھَا بَرِیْءٌ سَبَّہٗ بِھَا فِی الدُّنْیَا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ أَنْ یُذِیْبَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِی النَّارِ حَتّٰی یَأْتِیَ بِنَفَاذِ مَا قَالَ. رواہ الطبرانی۔

ترجمہ: ...... حضرت ابودرداءؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جس شخص کی سفارش اللہ کی حدود میں سے کسی حد کو قائم کرنے سے روکے تو وہ اللہ کے غضب وغصہ میں اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ اس سے باز نہ آ جائے اور جو شخص کسی مسلمان پر سخت غصہ کرے ایسے معاملہ میں جس کا اس کو علم نہ ہو (کہ کون حق پر ہے کون ناحق ہے تو) اس نے اللہ سے اس کے حق کا مقابلہ کیا اور اللہ کی ناراضگی کو چاہا اور اس پر مسلسل قیامت تک اللہ کی پھٹکار ہے اور جس مسلمان نے کسی مسلمان کی ایسی بات لوگوں کو پھیلا دی جو اس میں نہ تھی اور اس کی وجہ سے اس کو برا بھلا کہا، اللہ کے ذمہ ہے کہ قیامت کے دن اس کو آگ میں پگھلائے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔ (طبرانی)

## حاکم وغیرہ کے لیے لوگوں کو راضی کرنے کی خاطر اللہ کو ناراض کرنے پر وعید

(١/ ١٩٣٣) عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ: کَتَبَ مُعَاوِیَۃُ إِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا أَنِ اکْتُبِیْ لِیْ کِتَابًا تُوْصِیْنِیْ فِیْہِ، وَلَا تُکْثِرِیْ عَلَیَّ، فَکَتَبَتْ عَائِشَۃُ إِلٰی مُعَاوِیَۃَ: سَلَامٌ عَلَیْکَ أَمَّا بَعْدُ! فَإِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰہِ بِسُخْطِ النَّاسِ کَفَاہُ اللّٰہُ مُؤْنَۃَ النَّاسِ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسُخْطِ اللّٰہِ وَکَلَہُ اللّٰہُ إِلَی النَّاسِ، وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ۔ رواہ الترمذی، وروی ابن حبان فی صحیحہ المرفوع منہ فقط۔

ترجمہ: ...... مدینہ منورہ کے ایک شخص کا بیان ہے کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت عائشہؓ کو لکھا اور اس میں درخواست کی کہ آداب مجھے مختصر نصیحتیں لکھیں، بات مختصر اور جامع ہو، بہت زیادہ نہ ہو (تا کہ میں اس پر عمل کر سکوں) حضرت عائشہؓ نے حضرت معاویہؓ کو خط لکھا جس میں تھا "تم پر سلام ہو اما بعد! کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی تلاش میں لوگوں کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لگا رہا اللہ تعالیٰ لوگوں کی ناراضگی کے نقصان سے اس کی کفایت فرما دیں گے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بے فکر ہو کر لوگوں کو خوش کرنے میں لگا رہا اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے حوالہ کر دیں گے والسلام علیکم" (تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو)۔ (ترمذی، صحیح ابن حبان)

(٢/ ١٩٣٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَسْخَطَ اللّٰہَ فِیْ رِضَا النَّاسِ سَخِطَ اللّٰہُ عَلَیْہِ، وَأَسْخَطَ عَلَیْہِ مَنْ أَرْضَاہُ فِیْ سُخْطِہٖ، وَمَنْ أَرْضَی اللّٰہَ فِیْ سُخْطِ النَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، وَأَرْضٰی عَنْہُ مَنْ أَسْخَطَہٗ فِیْ رِضَاہُ حَتّٰی یُزَیِّنَہٗ وَیُزَیِّنَ قَوْلَہٗ عَمَلَہٗ فِیْ عَیْنِہٖ۔ رواہ الطبرانی باسناد جید قوی۔

ترجمہ: ...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کی خوشنودی کے لیے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے تو اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے اور اس کو بھی (انجام آخرکار) ناراض کر دیتا ہے جس کو اللہ کی ناراضگی کے ساتھ خوش کیا تھا، اور جو اللہ کو راضی کرتا ہے لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ اس سے خوش ہوتا ہے اور اس کو بھی راضی کر دیتا ہے جو اللہ کو راضی کرنے میں ناراض ہوا تھا، یہاں تک کہ اس ناراض ہونے والے شخص کی نگاہ میں اس کو اچھا کر دیتا ہے اور اس کی بات اس کے عمل کو ناراض ہونے والے شخص کی نگاہ میں مزین کر دیتا ہے۔ (طبرانی)

(٣/ ١٩٣٥) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَرْضٰی سُلْطَانًا بِمَا یُسْخِطُ رَبَّہٗ خَرَجَ مِنْ دِیْنِ اللّٰہِ. رواہ الحاکم۔

ترجمہ: ...... حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی حاکم کو ایسی بات سے خوش کیا جو اللہ کو ناراض کرنے والی ہوئی تو یہ اللہ کے دین سے نکل گیا۔ (حاکم)

(۳/ ۱۹۳۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ طَلَبَ مَحَامِدَ النَّاسِ بِمَعَاصِي اللّٰهِ عَادَ حَامِدُهُ لَهُ ذَامًّا۔ رواه البزار وابن حبان في صحيحه ولفظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَرْضَى اللّٰهَ بِسُخْطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَسْخَطَ اللّٰهَ بِرِضَا النَّاسِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ۔ رواه البيهقي بنحوه في كتاب الزهد الكبير

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں سے تعریفوں کو چاہے اللہ کی نافرمانیوں اور گناہوں کے ساتھ تو اس کی تعریف کرنے والا (کچھ دنوں کے بعد) اس کی برائی کرنے والا ہو جاتا ہے۔ (بزار)

اور صحیح ابن حبان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: جو اللہ کو خوش کرے خواہ لوگ ناراض ہوں تو اس کے لیے اللہ کافی ہو جاتا ہے اور جو اللہ کو ناراض کرے لوگوں کی خوشنودی کے خاطر تو اللہ اس کو لوگوں کے حوالہ کر دیتا ہے (اپنی مدد ہٹا لیتا ہے)۔ (بیہقی)

## مخلوق خداوندی پر خواہ وہ رعایا ہوں یا اولاد یا غلام وغیرہ، شفقت و رحمت اور نرمی کی ترغیب اور اس کے خلاف کرنے پر وعید اور بغیر کسی شرعی عذر کے غلام یا چوپائے وغیرہ کو تکلیف و سزا دینے پر وعید اور جانوروں کے منہ کو داغنے کی ممانعت کا بیان

(۱/ ۱۹۳۷) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمْهُ اللّٰهُ۔ رواه البخاري ومسلم والترمذي، ورواه احمد وزاد: وَمَنْ لَّا يَغْفِرْ لَا يُغْفَرْ لَهُ۔

ترجمہ:...... حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہ کھائے اس شخص پر اللہ کی رحمت نہ ہوگی اور ان کے ساتھ اللہ رحم کا معاملہ نہ کرے گا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

احمد کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے جو معاف نہ کرے اس کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

فائدہ:...... اس حدیث میں ان لوگوں کے لیے جو دوسرے قابل رحم انسانوں کے ساتھ رحم کا برتاؤ نہ کریں یعنی ان کی تکلیف اور ضرورت کو محسوس کر کے اپنے مقدور کے مطابق ان کی مدد اور خدمت نہ کریں بڑی سخت وعید ہے، فرمایا گیا ہے کہ "ایسے لوگ خداوند رحمن کی رحمت سے محروم رہیں گے"...... الفاظ میں اس کی بھی گنجائش ہے کہ اس کو بددعا سمجھا جائے اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ ایسے لوگ اللہ کی رحمت سے محروم ہیں۔

واضح رہے کہ چوروں، ڈاکوؤں اور اس طرح کے دوسرے مجرم لوگوں کو سزا دینا اور قاتلوں کو قصاص میں قتل کرنا رحم کی اس تعلیم و ہدایت کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ بھی عوام کے ساتھ ترحم ہی کا تقاضا ہے، اگر مجرموں کو تعزیری قوانین کے مطابق سخت سزائیں نہ دی جائیں تو بے چارے عوام ظالموں کے مظالم اور مجرمین کے جرائم کا اور زیادہ نشانہ بنیں گے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا گیا ہے:

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ (اے اہل دانش قصاص کے قانون میں تمہارے لیے زندگی کا سامان ہے)

(۲/ ۱۹۳۸) وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَنْ تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَرَاحَمُوْا۔ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُلُّنَا رَحِيْمٌ؟ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِرَحْمَةِ أَحَدِكُمْ صَاحِبَهُ، وَلٰكِنَّهَا رَحْمَةُ الْعَامَّةِ۔ رواه الطبراني۔

ترجمہ:...... حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: اس وقت تک تم کامل ایمان والے نہیں جب تک ایک دوسرے پر رحم نہ کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک رحم کرنے والا ہے، ارشاد فرمایا: وہ رحمت و مہربانی مراد نہیں جو ایک آدمی اپنے ساتھی پر کرتا ہے بلکہ ساری مخلوق خدا پر مہربانی اور نرمی کرنا۔ (طبرانی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ اپنے ساتھی اور جاننے والے پر مہربانی تو ہر ایک کر لیتا ہے، کمال ایمان تک آدمی اس وقت پہنچے گا جب ساری مخلوق کی ہمدردی اور غم خواری اور مہربانی اس کے دل میں ہو، اور سب انسانوں کے ساتھ اچھائی اور رحم کا برتاؤ کرے خواہ وہ کوئی ہوں،

قومیت، نسب، رنگ، مال، وطن، زبان قرابتداری، سب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مسلمان پر بحیثیت اسلام کے اور عام انسانوں پر بحیثیت انسانیت کے ترحم اور رحم دلی کا معاملہ کرے۔

(۵/ ۱۹۲۹) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ. رواه ابوداؤد والترمذی بزیادة۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

(۶/ ۱۹۳۰) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ارْحَمُوْا تُرْحَمُوْا، وَاغْفِرُوْا يُغْفَرْ لَكُمْ، وَيْلٌ لِأَقْمَاعِ الْقَوْلِ، وَيْلٌ لِلْمُصِرِّيْنَ الَّذِيْنَ يُصِرُّوْنَ عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ. رواه احمد بإسناد جيد۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم (مخلوق خدا پر) رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور تم لوگوں کی (غلطیوں کو) معاف کرتے رہو تمہاری غلطیوں اور گناہوں کو معاف کیا جائے گا، جہنم کی ایک وادی ان لوگوں کے لیے ہے یا ہلاکت و بربادی ان لوگوں کے لیے ہے جو نصیحتیں سن کر عمل نہیں کرتے اور ہلاکت و بربادی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے گناہوں پر باوجود جاننے کے اڑے رہتے ہیں۔ (احمد)

(۷/ ۱۹۳۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيْرَ وَيَرْحَمِ الصَّغِيْرَ، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ. رواه احمد والترمذی وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس ؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: وہ ہم میں سے نہیں جو آدمی بڑوں کی عزت و احترام نہ کرے اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور بھلائیوں کا حکم نہ کرے اور برائیوں سے نہ روکے۔ (احمد، ترمذی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دین سے وابستگی چاہے اس کے لیے ضرورت ہے کہ وہ بڑوں کے ساتھ ادب و احترام کا برتاؤ رکھے اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش آئے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرے اور جو ایسا نہ کرے، اس کو حق نہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی طرف اور آپ کی خاص جماعت کی طرف اپنی نسبت کرے۔

(۱۰/ ۱۹۳۲) وَعَنْ نَصِيْحٍ الْعَنَسِيِّ عَنْ رَكْبٍ الْمِصْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوْبٰى لِمَنْ تَوَاضَعَ فِيْ غَيْرِ مَنْقَصَةٍ، وَذَلَّ فِيْ نَفْسِهٖ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ، وَأَنْفَقَ مَالًا جَمَعَهٗ فِيْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، وَرَحِمَ أَهْلَ الذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ، وَخَالَطَ أَهْلَ الْفِقْهِ وَالْحِكْمَةِ الحديث. رواه الطبرانی۔

ترجمہ:...... حضرت رکب مصری ؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: مبارکباد اور خوش نصیبی ہے اس شخص کے لیے جو تواضع و عجز و انکساری بغیر کسی کمی کے اختیار کرے (یعنی باوجود کوئی کمی نہ ہونے کے تواضع اختیار کرے، مال کے باوجود علم کے باوجود قوت کے باوجود تواضع اختیار کرے) اور اپنے کو اندر اندر جی میں ذلیل سمجھے بغیر کسی سے سوال کرنے کے (یعنی باوجود اپنے آپ کو سوال کرنے سے بچانے کے اپنے آپ کو کمتر سمجھے) اور اس مال کو خرچ کرے جس کو جمع کیا ہے لیکن گناہوں میں نہیں، اور مسکینوں اور کمتروں پر رحم کرے اور علم و حکمت والوں سے میل جول رکھے۔ (طبرانی)

(۱۱/ ۱۹۳۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَاحِبَ هٰذِهِ الْحُجْرَةِ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ. رواه ابوداؤد واللفظ له، والترمذی وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ کو جو اس حجرہ والے ہیں (آپ ﷺ کے حجرہ مبارکہ کی طرف

اشارہ فرمایا) اور صادق ومصدوق ہیں یہ فرماتے ہوئے سنا: رحمت یعنی مخلوق خدا پر رحمت وشفقت کرنے کے جذبہ کو کسی کے دل سے نہیں نکالا جاتا مگر بد بخت کے دل کو اس جذبہ سے خالی کر دیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... "صادق" کے معنی ہیں وہ شخص جو اپنی باتوں میں سچا ہے، اور مصدوق کے معنی ہیں وہ شخص جس کو لوگوں نے سچا تسلیم کر لیا ہے یا جس کے سچا ہونے کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی ہے، یہ دونوں لقب نبی کریم ﷺ کی صفت ہیں۔

بد بخت سے مراد کافر ہے یا فاجر، اس ارشاد مبارک کا مطلب یہ ہے کہ کافر اپنے کفر یا فاسق اپنے فسق وفجور کی وجہ سے اپنے دل کو اتنا سخت بنالیتا ہے کہ اس کے اندر سے وہ انسانی جذبہ بھی ختم ہو جاتا ہے جو ایک انسان کو دوسرے انسان پر رحم وشفقت کرنے پر مائل کرتا ہے۔

(۱۳/ ۱۹۳۴) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ أَوِ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَاقَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا قَطُّ. فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ. رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی۔

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ (ایک بار) نبی کریم ﷺ نے حضرت حسنؓ یا حضرت حسینؓ کو (پیار میں) بوسہ دیا، آپ کے پاس اس وقت اقرع بن حابس تمیمیؓ بیٹھے ہوئے تھے، کہنے لگے میرے تو دس لڑکے ہیں میں نے تو ان میں سے کسی ایک کو کبھی بھی نہیں چوما، نبی کریم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا پھر فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

(۱۳/ ۱۹۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّكُمْ تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ وَمَا نُقَبِّلُهُمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ. رواه البخاری ومسلم۔

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ (ایک دن) نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک دیہاتی حاضر ہوا (اور جب اس نے دیکھا کہ صحابہؓ بچوں کو چومتے اور پیار کرتے ہیں) تو کہنے لگا کہ کیا تم لوگ بچوں کو چومتے ہو؟ ہم تو بچوں کو نہیں چومتے نبی کریم ﷺ نے (اس کی یہ بات سن کر) فرمایا: کیا میں اس بات پر قادر ہو سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل میں سے جس رحم وشفقت کو نکال لیا ہو اس کو نکلنے سے روک دوں؟۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل کو اس رحمت وشفقت اور پیار ومحبت سے خالی کر دیا ہے تو یہ میرے بس کی بات نہیں ہے کہ تمہارے دل میں رحمت وشفقت اور محبت کا جذبہ پیدا کروں، اور ایک معنی یہ بھی بیان کیے ہیں کہ میں کیا کر سکتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحم کا جذبہ نکال دیا ہے۔

مقصد ارشاد پاک کا بے رحمی، بے مروتی اور سخت دلی کے خلاف نفرت کا اظہار کرنا اور اس قسم کے لوگوں کو سختی کے ساتھ متنبہ کرنا ہے اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ دلوں میں رحمت وشفقت کا جذبہ ہونا اللہ تعالیٰ کا بہترین عطیہ ہے اور اسی کا پیدا کیا ہوا ہے اور اگر وہ کسی شخص کے دل سے رحمت وشفقت اور محبت ومروت کے جذبات کو نکال دے تو یہ پھر کسی کے بس کی بات نہیں کہ وہ اس شخص کو ان جذبات کی دولت عطا کرے۔ (از مظاہر حق)

(۱۳/ ۱۹۳۶) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرْحَمُ الشَّاةَ أَنْ أَذْبَحَهَا. فَقَالَ: إِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللّٰهُ. رواه الحاكم وقال: صحيح الإسناد. والاصبهانی۔

ترجمہ:...... حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں بکری لے کر اس کو ذبح کرنا چاہتا ہوں پھر اس پر مجھے رحم آ جاتا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکری پر اگر تم نے رحم کیا تو اللہ تم پر رحم کرے گا۔ (حاکم، اصبہانی)

(۱۵/ ۱۹۴۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا أَضْجَعَ شَاةً، وَهُوَ يُحِدُّ شَفْرَتَهٗ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُرِيْدُ أَنْ تُمِيْتَهَا مَوْتَتَيْنِ، هَلَّا أَحْدَدْتَ شَفْرَتَكَ قَبْلَ أَنْ تُضْجِعَهَا۔ رواه الطبرانی فی الكبير والاوسط والحاكم۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے بکری کو (ذبح کرنے کے لیے) زمین پر لٹایا اور پھر چھری کو تیز کرنے لگا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ اس کو دو موتیں دے کر مارو؟ زمین پر گرانے سے پہلے اپنی چھری کو کیوں نہ تیز کرلیا۔ (طبرانی فی الکبیر والاوسط والحاکم)

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ نے تو بے زبان جانوروں تک پر رحم کرنے کی تعلیم دی ہے کہ بکری کو زمین پر گرانے سے پہلے چھری کو تیز کرلیا جائے تاکہ جلدی اس کا کام تمام ہوجائے اور اس کو زیادہ تکلیف نہ سہنی پڑے، اللہ تعالیٰ نے سچ ارشاد فرمایا: وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

(۱۶/ ۱۹۴۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ إِنْسَانٍ يَقْتُلُ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا إِلَّا يَسْأَلُ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ حَقُّهَا أَنْ تَذْبَحَهَا فَتَأْكُلَهَا، وَلَا تَقْطَعَ رَأْسَهَا فَتَرْمِيَ بِهٖ، (طبرانی فی الكبير والاوسط والحاكم)

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص کسی چڑیا یا اس سے چھوٹے بڑے کسی اور جانور و پرندہ کو ناحق مار ڈالے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس (ناحق مارنے) کے بارے میں باز پرس کرے گا، آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اور اس (چڑیا وغیرہ) کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ کہ اس کو ذبح کیا جائے (کسی اور طرح اس کی جان نہ ماری جائے) اور پھر اس کو کھایا جائے یہ نہیں کہ اس کا سر کاٹ کر پھینک دیا جائے۔ (نسائی، حاکم)

فائدہ:...... حضرت ابن ملک ؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ کسی جانور کو کھانے کے مقصد کے علاوہ ذبح کرنا یا کسی اور طرح اس کی جان مارنا مکروہ ہے، لیکن دوسرے علماء کہتے ہیں کہ یہ کراہت بھی تحریمی ہے، طیبی ؒ کہتے ہیں کہ کسی جانور کا حق اس سے نفع اٹھانا ہے جس طرح کہ بلا مقصد اس کا سر کاٹ کر پھینک دینا اس کا حق ضائع کرنا ہے۔

گویا اس حدیث میں تعلیم دی گئی ہے کہ جانور کو بھی ناحق نہ مارا جائے چہ جائیکہ انسان کو جو کہ اشرف المخلوقات ہے ناحق مارا جائے۔

(۱۷/ ۱۹۴۹) وَعَنِ الشَّرِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ إِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ إِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِيْ عَبَثًا، وَلَمْ يَقْتُلْنِيْ مَنْفَعَةً، رواه النسائی وابن حبان فی صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت شرید ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جس نے کسی چڑیا کو بلا وجہ کسی مقصد محض تفریح و کھیل کے طور پر مارا تو یہ قیامت کے دن اللہ سے زور زور سے فریاد کرے گی، کہے گی اے میرے رب! فلاں نے مجھے بلا وجہ مارا تھا، کسی فائدہ کے لیے (یعنی مجھے کھانے وغیرہ کے لیے) نہیں مارا تھا۔ (نسائی، صحیح ابن حبان)

(۱۸/ ۱۹۵۰) وَعَنِ الْوَضِيْنِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: إِنَّ جَزَّارًا فَتَحَ بَابًا عَلٰى شَاةٍ لِيَذْبَحَهَا، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ حَتّٰى جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتْبَعَهَا، فَأَخَذَ يَسْحَبُهَا بِرِجْلِهَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبِرِيْ لِأَمْرِ اللّٰهِ، وَأَنْتَ يَا جَزَّارُ فَسُقْهَا سَوْقًا رَفِيْقًا، رواه عبدالرزاق فی كتابه عن محمد بن راشد عنه، وهو معضل۔

ترجمہ:...... حضرت وضین بن عطاء کہتے ہیں کہ ایک ذبح کرنے والے (قصائی) نے دروازہ کھولا تاکہ بکری کو ذبح کرے تو وہ بکری بھاگ کر نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گئی تو اس نے اس بکری کا پیچھا کیا اور اس کے پیر کو پکڑ کر گھسیٹتا ہوا لے کر جانے لگا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بکری! اللہ کے حکم پر صبر کر اور اے ذبح کرنے والا! اس کو آہستہ آہستہ ہنکا کر لے جا۔ (عبدالرزاق)

(۱۹/ ۱۹۵۱) وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَأٰى رَجُلًا يَسْحَبُ شَاةً بِرِجْلِهَا لِيَذْبَحَهَا، فَقَالَ لَهٗ:

وَيْلَكَ قُدْهَا إِلَى الْمَوْتِ قَوْدًا جَمِيلًا۔ رواہ عبدالرزاق ایضا موقوفا۔

ترجمہ:...... علامہ ابن سیرینؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کسی بکری کو اس کے پیر سے پکڑ کر کھینچتا ہوا لے جارہا ہے، حضرت عمرؓ نے اس کو فرمایا: ہلاکت و بربادی ہو تیرے لیے اس کو ذبح کرنے کے لیے آہستگی اور نرمی سے لے کر جا۔ (عبدالرزاق)

(۳۰/ ۱۹۵۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ مَرَّ بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا أَوْ دَجَاجَةً يَتَرَامَوْنَهَا. وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ. فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوْا. فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا. إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔ رواہ البخاری ومسلم۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عمرؓ کا گزر قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے ہوا جو کسی پرندہ یا مرغی کو سامنے کھڑا کر کے اس پر تیر چلارہے تھے (نشانہ بازی کررہے تھے) اور پرندہ والے کے ساتھ یہ معاملہ طے کیا ہوا تھا کہ جو تیر غلط جائے گا وہ اس کا ہوگا جب ان لڑکوں نے حضرت ابن عمرؓ کو آتے دیکھا تو بکھر گئے، ابن عمرؓ نے فرمایا: یہ کس نے کیا؟ اللہ کی لعنت ہو اس پر جس نے یہ کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس پر لعنت فرمائی ہے جو کسی جاندار چیز کو باندھ کر اس پر نشانہ لگائے۔ (بخاری، مسلم)

(۳۱/ ۱۹۵۴) وَعَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ، فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ، فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا، فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تُعَرِّشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِوَلَدَيْهَا؟ رُدُّوْا وَلَدَيْهَا إِلَيْهَا، وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَقْنَاهَا فَقَالَ: مَنْ حَرَقَ هٰذِهِ؟ قُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ۔ رواہ ابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت ابومسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے ہم نے ایک چھوٹی سی سرخ چڑیا کو (غالبًا نیل کٹھ) کو دیکھا کہ اس کے ساتھ دو بچے ہیں، ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا تو وہ چڑیا آئی اور ہمارے سروں پر منڈلانے لگی، اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے ارشاد فرمایا کس نے اس کے بچوں کو پکڑ کر سے تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچوں کو اسے واپس دے دو۔ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نے دیکھا کہ ہم نے چیونٹیوں کی ایک بستی (یعنی جہاں چیونٹیاں رہتی تھیں) آگ لگادی آپ نے فرمایا کس نے ان کو آگ سے جلایا؟ عرض کیا ہم نے ارشاد فرمایا: کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ آگ سے عذاب دے سوائے آگ کے پیدا کرنے والے کے۔ (یعنی اللہ کے علاوہ کسی کے لیے روا نہیں کہ آگ کا عذاب کسی کو دے)۔ (ابوداؤد)

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانوروں حتیٰ کہ زمین کی چیونٹیوں کا بھی حق ہے کہ ان کو بلاوجہ نہ ستایا جائے۔

(۳۲/ ۱۹۵۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: أَرْدَفَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ. فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيْثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ، وَكَانَ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَائِشَ نَخْلٍ. فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا فِيْهِ جَمَلٌ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. فَأَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ. فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ: أَفَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللّٰهُ إِيَّاهَا. فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ۔ رواہ احمد وابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سوار فرمایا اور مجھ سے آہستہ سے کوئی بات ارشاد فرمائی کہ میں کسی اور سے وہ بات نہ کروں اور نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کے لیے کھجور کے درختوں کی یا کسی ٹیلہ یا دیوار وغیرہ کی آڑ

میں پردہ کرنا پسند فرماتے تھے، چنانچہ آپ ﷺ انصار کے کسی شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اونٹ تھا، جب نبی کریم ﷺ پر اس کی نگاہ پڑی تو وہ ایسا ڈکرایا اور ایسی درد بھری آواز اس نے نکالی جیسی بچے کے جدا ہونے پر اونٹنی کی آواز نکلتی ہے، اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہ پڑے، نبی کریم ﷺ اس کے قریب تشریف لے گئے اور آپ نے اس کی کنوتیوں پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا، پھر دریافت فرمایا یہ اونٹ کس کا ہے؟ اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نوجوان آیا انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرا ہے۔ ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ سے اس جانور کے بارے میں نہیں ڈرتے جس کا اللہ نے تمہیں مالک بنایا؟ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور اس سے زیادہ کام لے کر اس کو بہت دکھ پہنچاتے ہو۔ (احمد، سنن ابوداود)

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ کو اللہ رب العزت نے ساری مخلوقات کے لیے رحمت بنایا تھا جیسا کہ ارشاد باری ہے: وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ، چنانچہ آپ ﷺ جانوروں پر بھی شفیق ومہربان تھے اور اونٹ کی شکایت کا سمجھنا نبی کریم ﷺ کو بطور معجزہ عطا ہوا تھا کہ وہ آپ سے بھوک کی اور طاقت سے زیادہ کام لیے جانے کی شکایت کر رہا تھا۔

احمد کی روایت میں ہے کہ جب آپ ﷺ نے اس کے مالک کو بلایا تو اس نے عرض کیا کہ مجھے نہیں معلوم اس کو کیا ہوگیا؟ ہم اس پر پانی لاد کر لے جاتے تھے پھر یہ پانی اٹھانے سے عاجز آ گیا تو ہم نے مشورہ کیا کہ اس کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کر دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو، چاہے مجھے ہدیہ کردو یا مجھے بیچ دو، اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ آپ کو ہدیہ ہے، آپ ﷺ نے اس پر صدقہ کی علامت لگا کر صدقہ کے اونٹوں میں اس کو بھیج دیا۔

(۲۳/ ۱۹۵۵) وَرَوٰى ابْنُ مَاجَةَ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَ بَعِيْرٌ يَعْدُوْ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى هَامَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا الْبَعِيْرُ اسْكُنْ. فَإِنْ تَكُ صَادِقًا فَلَكَ صِدْقُكَ، وَإِنْ تَكُ كَاذِبًا، فَعَلَيْكَ كَذِبُكَ مَعَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ أَمَّنَ عَائِذَنَا. وَلَيْسَ بِخَائِبٍ لَائِذُنَا. فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَايَقُوْلُ هٰذَا الْبَعِيْرُ؟ فَقَالَ: هٰذَا بَعِيْرٌ قَدْ هَمَّ أَهْلُهُ بِنَحْرِهِ وَأَكْلِ لَحْمِهِ فَهَرَبَ مِنْهُمْ وَاسْتَغَاثَ بِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ أَقْبَلَ أَصْحَابُهُ يَتَعَادَوْنَ. فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمُ الْبَعِيْرُ عَادَ إِلٰى هَامَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاذَ بِهَا. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا بَعِيْرُنَا هَرَبَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَلَمْ نَلْقَهُ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْكَ. فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ يَشْكُوْ إِلَيَّ. فَبِئْسَتِ الشِّكَايَةُ: فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَايَقُوْلُ؟ قَالَ: يَقُوْلُ إِنَّهُ رُبِّيَ فِيْ أَمْنِكُمْ أَحْوَالًا. وَكُنْتُمْ تَحْمِلُوْنَ عَلَيْهِ فِي الصَّيْفِ إِلٰى مَوْضِعِ الْكَلَإِ، فَإِذَا كَانَ الشِّتَاءُ رَحَلْتُمْ إِلٰى مَوْضِعِ الدِّفَاءِ، فَلَمَّا كَبِرَ اسْتَفْحَلْتُمُوْهُ، فَرَزَقَكُمُ اللّٰهُ مِنْهُ إِبِلًا سَائِمَةً. فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ السَّنَةُ الْخَصِبَةُ هَمَمْتُمْ بِنَحْرِهِ، وَأَكْلِ لَحْمِهِ. فَقَالُوْا: قَدْ وَاللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: مَاهٰذَا جَزَاءُ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ مِنْ مَوَالِيْهِ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّا لَانَبِيْعُهُ وَلَانَنْحَرُهُ. فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: كَذَبْتُمْ قَدِ اسْتَغَاثَ بِكُمْ فَلَمْ تُغِيْثُوْهُ. وَأَنَا أَوْلٰى بِالرَّحْمَةِ مِنْكُمْ. فَإِنَّ اللّٰهَ نَزَعَ الرَّحْمَةَ مِنْ قُلُوْبِ الْمُنَافِقِيْنَ. وَأَسْكَنَهَا فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاشْتَرَاهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مِنْهُمْ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ. وَقَالَ: يَا أَيُّهَا الْبَعِيْرُ انْطَلِقْ فَأَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَرَغَى عَلٰى هَامَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ؟ آمِيْنَ. ثُمَّ دَعَا فَقَالَ: آمِيْنَ ثُمَّ دَعَا فَقَالَ آمِيْنَ. ثُمَّ دَعَا الرَّابِعَةَ فَبَكٰى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَايَقُوْلُ هٰذَا الْبَعِيْرُ؟ قَالَ: جَزَاكَ اللّٰهُ أَيُّهَا النَّبِيُّ عَنِ الْإِسْلَامِ وَالْقُرْآنِ خَيْرًا. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ سَكَّنَ اللّٰهُ رُعْبَ أُمَّتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا سَكَّنْتَ رُعْبِيْ. فَقُلْتُ: آمِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: حَقَنَ اللّٰهُ دِمَاءَ أُمَّتِكَ مِنْ

أَعْدَائِهَا كَمَا حَقَنْتَ دَمِي، فَقُلْتُ: آمِينَ ثُمَّ قَالَ: لَا جَعَلَ اللّٰهُ بَأْسَهَا بَيْنَهَا فَبَكَيْتُ، فَإِنَّ هٰذِهِ الْخِصَالَ سَأَلْتُ رَبِّي فَأَعْطَانِيهَا، وَمَنَعَنِي هٰذِهِ، وَأَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عَنِ اللّٰهِ تَعَالَى أَنَّ فَنَاءَ أُمَّتِي بِالسَّيْفِ جَرَى الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ۔

ترجمہ:...... حضرت تمیم داریؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور نبی کریم ﷺ کے سرہانے آ کر کھڑا ہو گیا آپ نے ارشاد فرمایا: اے اونٹ! اٹھ جا اگر تو سچا ہے تو تیرا سچ مجھ کو فائدہ دے گا، اور اگر تو جھوٹا ہے تو تیرا جھوٹ تجھ پر ہی لوٹے گا اور اس کے ساتھ یہ بھی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو امن دیتا ہے جو ہم سے فریاد کرتا ہے اور ہماری پناہ میں آنے والا نامراد نہیں ہوتا۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اونٹ والوں نے اس کو ذبح کرنے اور اس کا گوشت کھانے کا ارادہ کیا تھا (یہ خوف کی وجہ سے) ان سے بھاگ کر آ گیا یا تمہارے نبی ﷺ سے فریاد کرنے اور مدد لینے کے لیے آیا، اسی دوران اونٹ والے دوڑتے ہوئے (اونٹ کی تلاش میں) پہنچے جب اونٹ نے ان کو دیکھا تو پھر نبی کریم ﷺ کے سر مبارک کی طرف آ کر کھڑا ہو گیا آپ کی پناہ میں آ گیا، ان لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ ہمارا اونٹ ہے جو تین دن سے بھاگا ہوا ہے (آج) ہی آپ کے سامنے ہمیں ملا ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مجھ سے شکایت کر رہا ہے اور بہت بری شکایت ہے، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ کیا کہہ رہا ہے اس نے کئی سال تمہارے امن میں پرورش پائی اور گرمی کے موسم میں اس پر سوار ہو کر سرسبز جگہ چلے جاتے اور سردی کے موسم میں گرمی کی جگہ کوچ کر جاتے اور جب یہ بڑا ہو گیا تو تم نے اس سے اولاد چاہی اللہ نے تم کو اس سے اونٹ عطا فرمائی، اب جب اس کو یہ خیر و برکت اور خوش عیشی کا سال ملا تو تم نے اس کو ذبح کرنے اور اس کے گوشت کو کھانے کا ارادہ کیا، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بات تو ایسی ہی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نیک امانت دار خادم کا کیا بدلہ ہے اس کے مخدوموں اور اس کے آقاؤں کی طرف سے؟ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم اس کو نہیں بیچتے اور نہ ذبح کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے صحیح نہیں کہا، تم سے اس نے مدد چاہی تو تم نے اس کی مدد نہ کی، میں تم سے زیادہ مہربانی کرنے کا حق رکھتا ہوں، اس لیے کہ اللہ نے منافقین کے دلوں سے مہربانی اور رحمت کو کھینچ لیا اور ایمان والوں کے دلوں میں مہربانی کو ڈال دیا، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان سے سو درہم پر خرید لیا اور ارشاد فرمایا: اے اونٹ! تو اللہ کے لیے آزاد ہے، اس نے نبی کریم ﷺ کے سر مبارک کے قریب منہ سے جھاگ نکالے (گویا اس نے دعا دی) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آمین، پھر اس نے دعا دی آپ نے فرمایا: آمین، اس نے پھر دعا دی، آپ نے فرمایا: آمین، پھر اس نے چوتھی مرتبہ دعا دی اس پر نبی کریم ﷺ رو پڑے، ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ کہہ رہا ہے کہ اے اللہ کے نبی! اللہ آپ کو اسلام اور قرآن کی طرف سے بہتر بدلہ دے، میں نے عرض کیا: آمین پھر اس نے کہا: اللہ قیامت کے دن آپ کی امت کا خوف دور کر دے جیسے آپ نے میرا خوف اور ڈر دور کیا میں نے کہا: آمین پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس نے دعا دی، اللہ آپ کی امت کے خونوں کی ایسی حفاظت کرے جیسے آپ نے میرے خون کی حفاظت کی، میں نے کہا: آمین، پھر اس نے دعا دی، اللہ آپ کی امت کے درمیان جنگ نہ ہونے دے، میں رو پڑا اس لیے کہ یہ سب دعائیں میں نے بھی اپنے رب سے مانگی تھیں اور میرے ربّ نے سب قبول کیں سوائے اس (آخری) دعا کے اور جبرئیلؑ نے اللہ جل شانہ کی طرف سے مجھ کو یہ بتایا کہ میری امت کا خاتمہ تلوار (یعنی جنگ اور آپس کے اختلاف سے) ہوگا، قلم نے لکھ دیا جو ہونے والا ہے۔ (ابن ماجہ)

(۲۵/ ۱۹۵۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، رواه البخاری وغیرہ ورواہ احمد من حدیث جابر۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت کو ایک بلی کے (نہایت ظالمانہ طریقہ سے) مارڈالنے

کے جرم میں عذاب دیا گیا ہے اس نے اس بلی کو بند کرلیا، پھر نہ خود اسے کچھ کھانے کو دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ حشرات الارض سے اپنا پیٹ بھر لیتی (اس طرح اسے بھوکا تڑپا تڑپا کے مار ڈالا، اس کی سزا اور پاداش میں وہ عورت عذاب میں ڈال دی گئی ہے)۔ (بخاری وغیرہ، احمد من حدیث جابر)

فائدہ:...... اس حدیث مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جانوروں کے ساتھ برتاؤ کے بارہ میں نبی کریم ﷺ کی ہدایت اور تعلیم کیا ہے اور یہ اس کے بالکل منافی نہیں ہے کہ سانپ اور بچھو جیسے موذی جانوروں کو مار ڈالنے کا حکم خود آپؐ نے دیا ہے اور حرم میں بھی ان کے مار دینے کی اجازت دی گئی ہے، یہ بھی دراصل اللہ کی مخلوق اور اس کے بندوں کے ساتھ خیر خواہی کا تقاضا ہے۔ (از معارف الحدیث)

(٢٦/ ١٩٥٧) وَعَنْ سَهْلِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِيْرٍ قَدْ لَحِقَ ظَهْرُهُ بِبَطْنِهٖ، فَقَالَ: اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ، فَارْكَبُوْهَا صَالِحَةً، وَكُلُوْهَا صَالِحَةً۔ رواہ ابوداؤد وابن خزیمۃ فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... حضرت سہل بن الحنظلیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جس کا پیٹ (بھوک کی وجہ سے) اس کی کمر سے لگ گیا تھا تو آپ نے فرمایا: لوگو! ان بے زبان جانوروں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو (ان کو اس طرح بھوکا نہ مارو) ان پر سوار ہو تو ایسی حالت میں جب یہ ٹھیک ہوں۔ (یعنی ان کا پیٹ بھرا ہو) اور ان کو چھوڑ دو تو (اسی طرح کھلا پلا کر) اچھی حالت میں۔ (ابوداؤد، صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ:...... "ان بے زبان جانوروں کے بارہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو" کا مطلب یہ ہے کہ بولنے پر قادر نہیں ہیں کہ اپنی بھوک و پیاس کا حال اپنے مالک سے بیان کرسکیں اس لیے ان کے چارہ پانی کے جو بھی اوقات ہوں ان میں ان کو کھلانے پلانے میں کوتاہی نہ کرو اس میں گویا اس بات کی دلیل ہے کہ چوپایوں کا چارہ ان کے مالکوں پر واجب ہے۔

"ان پر ایسی حالت میں سواری نہ کرو...... الخ" کا مقصد گھاس دانہ کے ذریعہ چوپایوں کی خبر گیری رکھنے کی ترغیب دلاتا ہے کہ ان کے گھاس دانہ میں کمی و کوتاہی نہ کرو تاکہ یہ قوی اور سواری کے قابل رہیں جب یہ تھکنے کے قریب ہوں تو ان کو چھوڑ دو اور گھاس دانہ دو، جب وہ کھا پی لیں اور ان میں توانائی آجائے تو اس کے بعد ان پر سواری یا بار برداری کرو کیوں کہ اس طرح چوپائے فربہ ہوتے ہیں۔ (از مظاہر حق)

(٢٩/ ١٩٥٨) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَنَا رَجُلٌ إِلٰى بِئْرٍ فَنَزَلَ فَشَرِبَ مِنْهَا، وَعَلَى الْبِئْرِ كَلْبٌ يَلْهَثُ، فَرَحِمَهٗ، فَنَزَعَ أَحَدَ خُفَّيْهِ فَسَقَاهُ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ، ورواہ مالک والبخاری ومسلم وابوداؤد اطول من ھذا۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص (چلتے چلتے) ایک کنویں کے پاس آیا، اس کے اندر اترا اور پانی پی کر باہر نکل آیا، کنویں کے اندر سے باہر نکل کر اس نے دیکھا کہ ایک کتا ہے جس کی زبان باہر نکلی ہوئی ہے، اس کتے پر رحم کھا کر اس نے اپنے ایک موزے کو اتار کر (اس میں پانی بھر کر) اس کتے کو پلایا، اللہ نے اس کی اس رحمدلی کی قدر فرمائی اور اس عمل پر اس کو جنت میں داخل فرمادیا۔ (ابن حبان، مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد)

(٣٠/ ١٩٥٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔ رواہ ابوداؤد والترمذی متصلا ومرسلا عن مجاھد، وقال فی المرسل: ھو اصح۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جانوروں کو آپس میں لڑنے سے (کہ ایک دوسرے کو سینگوں سے ماریں) منع فرمایا۔ (سنن ابوداؤد، ترمذی)

(٣١/ ١٩٦٠) وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِيْ بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِنْ خَلْفِيْ: اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ، فَلَمْ أَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ، فَلَمَّا دَنَا مِنِّيْ إِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا

هُوَ يَقُوْلُ: اعْلَمْ أَبَا مَسْعُوْدٍ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ. فَقُلْتُ: لَا أَضْرِبُ مَمْلُوْكًا بَعْدَهُ أَبَدًا. وفي رواية. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى. فَقَالَ: أَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ. أَوْلَمَسَّتْكَ النَّارُ. رواه مسلم وابوداؤد والترمذی۔

ترجمہ:...... حضرت ابومسعود بدریؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے ایک غلام کو کوڑے سے مار رہا تھا میں نے پیچھے سے آواز سنی (کوئی کہہ رہا تھا) اے ابومسعود! تجھے معلوم ہونا چاہیے، لیکن میں غصہ کی وجہ سے آواز نہ سمجھ سکا کہ کس کی ہے؟ جب وہ مجھ سے قریب ہوئے تو دیکھا کہ وہ تو رسول اللہ ﷺ ہیں اور آپ فرما رہے ہیں ابومسعود! تمہیں معلوم رہنا چاہیے اور اس بات سے غافل نہ ہونا چاہیے کہ اللہ کو تجھ پر اس سے زیادہ قدرت اور قابو حاصل ہے جتنا تجھے اس بے چارے غلام پر ہے، میں نے کہا اس کے بعد میں کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ اللہ کے لیے آزاد ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اگر تم نہ کرتے (یعنی اس غلام کو اللہ کے لیے آزاد نہ کرتے) تو جہنم کی آگ تمہیں لپیٹ میں لے لیتی۔ (ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:...... اگر اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہو تو ظلم و زیادتی اور ہر قسم کے گناہوں سے بچانے کے لیے بہترین تدبیر یہی ہے کہ اللہ کی پکڑ اور آخرت کے مواخذہ و محاسبہ کو یاد دلایا جائے۔

(۳۲/ ۱۹۹۱) وَعَنْ زَاذَانَ وَهُوَ الْكِنْدِيُّ مَوْلَاهُمُ الْكُوْفِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ. وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوْكًا لَهُ. فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُوْدًا أَوْشَيْئًا. فَقَالَ: مَالِي فِيْهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يُسَاوِي هٰذَا. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوْكًا لَهُ أَوْضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ. رواه ابوداؤد واللفظ له، ورواه مسلم. ولفظه قَالَ: مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْلَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ۔

ترجمہ:...... زاذان کندی کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے اپنا غلام آزاد فرمایا اور پھر زمین سے ایک تنکا وغیرہ اٹھا کر ارشاد فرمایا کہ اس کے برابر بھی میرے لیے اجر نہیں ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جس کسی نے اپنے غلام کو کسی ایسے جرم پر سزا دی جو اس نے نہیں کیا تھا یا اس کو طمانچہ مارا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے (یعنی اگر ایسا نہیں کرے گا تو خدا کی ہاں سزا کا مستحق ہوگا اور حضرت ابن عمرؓ کے ارشاد کہ میرے لیے اس میں کوئی اجر نہیں کا بھی یہی مطلب تھا کہ میں نے آخرت کی سزا سے بچنے کے لیے غلام کو آزاد کیا، اگر نہ کرتا تو آخرت میں سزا پاتا)۔

(۳۳/ ۱۹۹۲) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ: لَطَمْتُ مَوْلًى فَدَعَاهُ أَبِي وَدَعَانِي فَقَالَ. اقْتَصَّ مِنْهُ فَإِنَّا مَعْشَرَ بَنِي مُقَرِّنٍ كُنَّا سَبْعَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا خَادِمٌ. فَلَطَمَهَا رَجُلٌ مِنَّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْتِقُوْهَا. قَالُوْا: إِنَّهُ لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ غَيْرُهَا. قَالَ: فَلْتَخْدُمْهُمْ حَتّٰى يَسْتَغْنُوْا فَإِذَا اسْتَغْنَوْا فَلْيُعْتِقُوْهَا۔ رواه مسلم وابوداؤد واللفظ له والترمذی. والنسائی۔

ترجمہ:...... معاویہ بن سوید کہتے ہیں کہ ہمارے ایک غلام کو میں نے طمانچہ مار دیا تو میرے والد نے مجھے اور اس کو بلایا اور اس سے فرمایا کہ اس سے اپنا بدلہ لے، اس لیے کہ ہم (قبیلہ) بنی مقرن کے سات آدمی نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تھے ہمارا ایک ہی خادم تھا تو ہم میں سے ایک نے اس کو طمانچہ مار دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو، انہوں نے کہا: ہمارا اس کے علاوہ کوئی خادم نہیں ہے (اور ہمیں خدمت کی ضرورت ہے) تو نبی کریم ﷺ نے اس خادم سے ارشاد فرمایا کہ ان کی خدمت (بھی تو) کرتے رہو جب تک ان کو تمہاری خدمت کی ضرورت ہے اور جب ضرورت نہ رہے تو اس کو آزاد کر دینا۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

(۳۳/ ۱۹۶۳) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَرَبَ مَمْلُوْكَهٗ ظُلْمًا أُقِيْدَ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه الطبراني، ورواته ثقات۔

ترجمہ:...... حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: جو اپنے غلام کو ناحق مارے گا قیامت کے دن اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ (طبرانی)

(۳۶/ ۱۹۶۴) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حُسْنُ الْمَلَكَةِ نَمَاءٌ، وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ۔ رواه احمد وابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت رافع بن مکیثؓ جو حدیبیہ میں موجود تھے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: اپنے غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا خیر وبرکت کا باعث ہے اور بداخلاقی و بدسلوکی بے برکتی کا باعث ہے۔ (احمد، ابوداؤد)

فائدہ:...... اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب مالک اپنے مملوک، غلام یا خادم کے ساتھ بھلائی اور حسن سلوک کرتا ہے تو وہ مالک اور آقا کے بہت زیادہ تابعدار اور خیر خواہ بن جاتے ہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جاتا ہے اسے وہ پوری دلجمعی ومحنت وایمانداری کے ساتھ کرتے ہیں اور یہی چیزیں خیر وبرکت کا باعث ہوتی ہے، اس کے برعکس اگر اپنے خادم کے ساتھ بدسلوکی و بدخواہی کا معاملہ کیا جاتا ہے تو ان کے دلوں میں مالک کی طرف سے بغض ونفرت کے جذبات پیدا ہوجاتے ہیں اور آخرکار وہ اپنے مالک کے جان وآبرو اور مال ودولت کی ہلاکت ونقصان کے ارتکاب سے بھی گریز نہیں کرتے۔ (از مظاہر حق)

(۳۷/ ۱۹۶۵) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوْكِيْنَ وَيَتَامٰى، قَالَ: نَعَمْ فَأَكْرِمُوْهُمْ كَكَرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ، وَأَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ، قَالُوْا: فَمَا يَنْفَعُنَا مِنَ الدُّنْيَا؟ قَالَ فَرَسٌ تَرْتَبِطُهٗ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَمْلُوْكُكَ يَكْفِيْكَ، فَإِذَا صَلّٰى، فَهُوَ أَخُوْكَ۔ رواه احمد وابن ماجه والترمذی وروا ابويعلى والاصبهانی ايضا مختصرا۔

ترجمہ:...... حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جو اپنے غلاموں کے ساتھ بدسلوکی اور بداخلاقی کرنے والا ہو صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں (پہلے) یہ نہیں بتلایا تھا کہ اس امت میں پچھلی امتوں کی نسبت سب سے زیادہ غلام اور یتیم ہوں گے آپ نے ارشادفرمایا: جی ہاں! لہٰذا ان کے ساتھ ایسے اکرام اور عزت سے پیش آؤ جیسے اولاد سے پیش آتے ہو اور جو تم کھاتے ہو اس میں سے کھلاؤ، عرض کیا دنیا میں سے ہمیں کیا چیز نفع دے گی؟ ارشادفرمایا: وہ گھوڑا جس کو اللہ کی راہ میں جہاد اور لڑنے کے لیے رکھو، تمہارا غلام تمہارے لیے کافی ہے، جب وہ نماز پڑھے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ (احمد، ابن ماجہ، ابویعلی، اصبہانی)

(۳۸/ ۱۹۶۶) وَعَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ غَلِيْظٌ، وَعَلٰى غُلَامِهِ مِثْلُهٗ، قَالَ: فَقَالَ الْقَوْمُ: يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ كُنْتَ أَخَذْتَ الَّذِيْ عَلٰى غُلَامِكَ، فَجَعَلْتَهٗ مَعَ هٰذَا، فَكَانَتْ حُلَّةً، وَكَسَوْتَ غُلَامَكَ ثَوْبًا غَيْرَهٗ؟ قَالَ: فَقَالَ أَبُوْذَرٍّ: إِنِّيْ كُنْتُ سَابَبْتُ رَجُلًا، وَكَانَتْ أُمُّهٗ أَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهٗ بِأُمِّهٖ فَشَكَانِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ فَضَّلَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، فَمَنْ لَمْ يُلَائِمْكُمْ فَبِيْعُوْهُ، وَلَا تُعَذِّبُوْا خَلْقَ اللّٰهِ۔ رواه ابوداؤد، واللفظ له، وهو فى البخارى ومسلم والترمذى بمعناه، الا انهم قالوا فيه۔

هُمْ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ، فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهٗ، فَإِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ، فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ، واللفظ للبخارى۔

ترجمہ:...... حضرت معرور بن سوید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذرؓ کو ربذہ میں دیکھا کہ ان پر موٹی چادر ہے، اور ان کے غلام پر بھی ویسی ہی چادر ہے، لوگوں نے کہا اے ابوذر! اگر تم اپنے غلام والی چادر کو اپنی اس چادر کے ساتھ ملا کر پہن لو تو پورا جوڑا ہو جائے گا اور اپنے غلام کو کوئی دوسرا کپڑا پہنا دو؟ ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے (ایک مرتبہ) ایک شخص کو برا بھلا کہہ دیا تھا اور اس کی ماں عجمیہ (یعنی غیر عرب) تھی تو میں نے اس کو ماں کے عجمی ہونے کی عار دلائی، تو اس نے میری شکایت رسول اللہ ﷺ سے کر دی، آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! (ابھی تک) جاہلیت کی عادت تمہارے اندر ہے (یہ آپ نے شفقتاً تنبیہ فرمائی تاکہ آئندہ ایسا نہ کریں) پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے تم کو ان پر فضیلت دی ہے (کہ یہ تمہارے ماتحت رہ کر تمہاری خدمت کرتے ہیں) جو تمہیں ان غلاموں میں مناسب نہ لگے تو اس کو بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو مت ستاؤ۔ (ابوداؤد)

صحیح بخاری، مسلم، اور سنن ترمذی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (یہ بیچارے غلام) تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے ان کو تمہارا زیردست (محکوم) بنا دیا ہے تو اللہ تعالیٰ جس کو زیردست (اور تحت حکم) اس کے کسی بھائی کو کر دے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہ پہنائے جو خود پہنتا ہے اور اس کو ایسے کام کا مکلف نہ کرے جو اس کے لیے بہت بھاری ہو اور اگر ایسے کام کا مکلف کرے تو پھر خود اس کام میں اس کی مدد کرے۔

فائدہ:...... اس حدیث شریف میں ہر غلام کو اس کے آقا کا بھائی بتلایا گیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس کے تحت میں کر دیا ہے، اس تعبیر میں اس مظلوم طبقہ کے ساتھ حسن سلوک کی جتنی مؤثر اپیل ہے وہ ظاہر ہے۔

غلام اور آقا کو بھائی غالباً اس بناء پر قرار دیا گیا ہے کہ دونوں بہرحال آدم وحوا کی اولاد ہیں، اور اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غلاموں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت ہے، غلاموں کے حکم میں آج کل کے نوکر، خادم، جانور سب شامل ہیں۔

(۴۵/ ۱۹۶۷) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: أَرِقَّاءَكُمْ أَرِقَّاءَكُمْ أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ، وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ، فَإِنْ جَاؤُوْا بِذَنْبٍ لَا تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَغْفِرُوْهُ، فَبِيْعُوْا عِبَادَ اللّٰهِ وَلَا تُعَذِّبُوْهُمْ۔

رواه احمد والطبرانی من رواية عاصم بن عبيدالله وقد مشاه بعضهم، وصحح له الترمذی والحاكم، ولا يضر فی المتابعات۔

ترجمہ:...... حضرت زید بن حارثہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا: اپنے غلاموں کی دیکھ بھال رکھو! اپنے غلاموں کا خیال رکھو! جو تم کھاتے ہو اس میں سے کھلاؤ جو تم پہنتے ہو اس میں سے پہناؤ، اگر وہ کوئی ایسی غلطی کر بیٹھیں جس کو تم معاف کرنا نہیں چاہتے (تو بجائے سزا دینے کے) اللہ کے بندوں کو بیچ دو اور ان کو سزا نہ دو۔ (احمد، طبرانی، ترمذی، حاکم)

(۴۶/ ۱۹۶۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا خَفَّفْتَ عَلٰى خَادِمِكَ مِنْ عَمَلِهِ كَانَ لَكَ أَجْرًا فِي مَوَازِيْنِكَ۔ رواه ابويعلى، وابن حبان فی صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت عمرو بن حریثؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو تم اپنے خادم پر سے اس کا کام ہلکا کرو گے یہ تمہارے اعمال نامہ میں اجر لکھا جائے گا۔ (ابویعلیٰ، صحیح ابن حبان)

(۴۷/ ۱۹۶۹) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلصَّلَاةَ الصَّلَاةَ، اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔ رواه ابوداؤد وابن ماجه۔

ترجمہ:...... حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وفات سے پہلے جو آخری کلام فرمایا وہ یہ تھا: اَلصَّلَاةَ الصَّلَاةَ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ (یعنی نماز کی پابندی کرو نماز کا پورا اہتمام کرو، اپنے غلاموں زیردستوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو)۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۴۸/ ۱۹۷۰) وَرَوَى ابْنُ مَاجَه وَغَيْرُهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ: اَلصَّلَاةَ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ. فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى مَا يُفِيْضُ لِسَانُهُ۔

ترجمہ:...... حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جس بیماری میں دنیا سے پردہ فرمائے گئے اس میں آپ یہ فرماتے رہے: نماز کا پورا اہتمام کرو اور اپنے غلاموں وزیر دستوں کا خیال رکھو، یہ آپ برابر فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ کی زبان مبارک سے بولا نہیں جا رہا تھا۔ (ابن ماجہ)

فائدہ:...... اس حدیث شریف سے نماز کی اور غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت معلوم ہوتی ہے کہ سب سے آخری وصیت دنیا سے پردہ فرمانے کے وقت ان باتوں کی فرمائی۔

غلاموں اور زیر دستوں کے لیے یہ بات کتنی فضیلت اور شرف کی ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے اس دنیا سے جاتے وقت سب سے آخری وصیت اللہ کے حق کے ساتھ ان کے حق کی ادائیگی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی فرمائی۔

اور اس حدیث کے مطابق سب سے آخری لفظ آپ کی زبان مبارک سے جو ادا ہوا وہ نماز اور غلاموں کے بارے میں تھا، حضرت عائشہؓ کی ایک روایت سے جو صحیح بخاری میں بھی مروی ہے، یہ معلوم ہوتا ہے کہ سب سے آخری کلمہ جو آپ کی زبان مبارک سے ادا ہوا وہ یہ تھا:

اللھم الرفیق الاعلیٰ (اے اللہ! مجھے رفیق اعلیٰ کی طرف اٹھا لے)

شارحین نے ان دونوں حدیثوں میں تطبیق دی ہے کہ امت سے مخاطب ہو کر آپ نے وصیت کے طور پر آخری بات تو وہ فرمائی تھی جو حضرت علی مرتضیٰؓ کی مندرجہ بالا حدیث میں مذکور ہوئی ہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف مخاطب ہو کر آخری کلمہ وہ فرمایا تھا جو حضرت عائشہؓ نے نقل فرمایا ہے۔ واللہ اعلم۔ (از معارف الحدیث)

(۴۹/ ۱۹۷۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، وَجَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ، فَقَالَ لَهُ: أَعْطَيْتَ الرَّقِيْقَ قُوْتَهُمْ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَفٰى إِثْمًا أَنْ تَحْبِسَ عَمَّنْ تَمْلِكُ قُوْتَهُمْ. رواه مسلم۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس (ایک بار) ان کا وکیل (آمد و خرچ کا منتظم) آیا، آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے غلاموں کو ان کا کھانا وغیرہ دے دیا؟ اس نے کہا نہیں! فرمایا اسی وقت جا کر ان کو دے کر آؤ، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گناہ کے لیے یہ بات کافی ہے کہ تم اپنے زیر دستوں سے ان کا کھانا روک لو۔ (مسلم)

(۵۰/ ۱۹۷۲) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: عَهْدِيْ بِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِخَمْسِ لَيَالٍ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا وَلَهُ خَلِيْلٌ مِنْ أُمَّتِهِ، وَإِنَّ خَلِيْلِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ. وَإِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا. أَلَا وَإِنَّ الْأُمَمَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. وَإِنِّيْ أَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ. اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. وَأُغْمِيَ عَلَيْهِ هُنَيْهَةً. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهَ اللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ: أَشْبِعُوْا بُطُوْنَهُمْ. وَاكْسُوْا ظُهُوْرَهُمْ. وَأَلِيْنُوا الْقَوْلَ لَهُمْ۔ رواه الطبراني۔

ترجمہ:...... حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ تمہارے نبیؐ کے ساتھ وفات سے پانچ رات پہلے میرا ساتھ تھا، میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: کوئی نبی ایسا نہیں جس کا کوئی خلیل (دوست) اس کی امت میں نہ ہوا ہو، اور میرے خلیل ابوبکر بن ابی قحافہ ہیں اور اللہ نے تمہارے ساتھی کو خلیل بنایا، خبردار! تم سے پہلی امتوں نے اپنی انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا تھا اور میں تم کو اس سے روکتا ہوں، اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا (تین بار فرمایا) پھر تین بار فرمایا: اے اللہ گواہ رہ، پھر تھوڑی دیر آپ پر غشی طاری ہوگئی، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ سے اپنے غلاموں وزیر دستوں کے بارے میں ڈرتے رہنا، ان کے پیٹ بھرنا اور ان کو پہنانا اور ان سے نرم بات کرنا۔ (طبرانی)

(۵۱/ ۱۹۷۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ أَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ قَالَ: كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً. رواه ابوداؤد والترمذی، وقال: حدیث حسن غریب، وفی بعض النسخ حسن صحیح. وروی ابویعلی بإسناد جید عنه، وهو رواية للترمذی: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ خَادِمِي يُسِيْءُ وَيَظْلِمُ أَفَأَضْرِبُهُ؟ قَالَ: تَعْفُو عَنْهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کیا: یا رسول اللہ! اپنے خادم اور غلام کی غلطیاں میں کس حد تک معاف کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہر روز ستر دفعہ۔ (ابوداؤد، ترمذی)...... اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا میرا خادم برا کرتا ہے اور ظلم وزیادتی کرتا ہے کیا میں اس کو ماروں؟ ارشاد فرمایا روزانہ ستر بار اس کو معاف کیا کرو۔

فائدہ:...... ظاہر ہے کہ یہاں ستر سے مقصود خاص عدد نہیں ہے، بلکہ یہ ہے کہ اگر تمہارا زیر دست غلام یا نوکر بار بار غلطی کرے تو انتقام نہ لو، معاف ہی کر دو۔

(۵۲/ ۱۹۷۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ لِي مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِي، وَيَخُوْنُوْنَنِي، وَيَعْصُوْنَنِي، وَأَشْتِمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ. فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ، وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ أُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ. فَتَنَحَّى الرَّجُلُ، وَجَعَلَ يَهْتِفُ وَيَبْكِي. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللّٰهِ: وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ (الانبیاء:۴۷) فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَجِدُ لِي وَلِهٰؤُلَاءِ خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ أُشْهِدُكَ أَنَّهُمْ، كُلُّهُمْ أَحْرَارٌ. رواه احمد والترمذی، وقال: حدیث غریب لانعرفه الا من حدیث عبدالرحمٰن بن غزوان، وقد روی احمد بن حنبل عن عبدالرحمٰن بن غزوان هٰذا الحدیث۔

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے سامنے آکر بیٹھ گیا عرض کیا: میرے غلام ہیں جو مجھے جھٹلاتے ہیں اور میری خیانت کرتے ہیں اور میری بات نہیں مانتے میں ان کو برا بھلا کہتا رہتا ہوں مارتا ہوں میرا یہ معاملہ ان کے ساتھ کیسا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو حساب لگایا جائے گا کہ انہوں نے کتنی خیانت کی نافرمانی کی جھٹلایا اور تم نے ان کو کتنی سزا دی، اگر سزا ان کی غلطی کے بقدر پوری پوری دی تو چھٹکارا ہوگا، اور اگر سزا ان کی غلطی اور قصور سے زیادہ دی تو جتنی سزا زیادہ دی اس کے بقدر بدلہ لیا جائے گا، تو وہ شخص یہ سن کر ایک طرف ہو کر چیخنے چلانے رونے لگا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اللہ کا یہ فرمان نہیں پڑھتے؟ (ترجمہ) اور ہم انصاف کی ترازویں رکھیں گے قیامت کے دن پھر کسی جی پر ایک ذرہ ظلم نہ ہوگا اور اگر رائی کے دانے کے برابر ہوگا وہ ہم لے کر آئیں گے اور ہم حساب کرنے کو بس ہیں (یہ سن کر) اس شخص نے عرض کیا میں اپنے اور ان غلاموں کے لیے اپنے سے علیحدگی سے زیادہ کوئی بہتر بات نہیں پاتا، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ سب آزاد ہیں۔ (احمد، ترمذی)

(۵۳/ ۱۹۷۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ضَرَبَ سَوْطًا ظُلْمًا أُقْتُصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه البزار والطبرانی۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کو ایک کوڑا بھی ظلماً مارا ہوگا قیامت کے دن اس سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔ (بزار، طبرانی)

(۵۴/ ۱۹۷۶) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَكَانَ بِيَدِهِ سِوَاكٌ، فَدَعَا وَصِيفَةً لَهُ أَوْلَهَا حَتّٰى اسْتَبَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ، وَخَرَجَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِلَى الْحُجُرَاتِ، فَوَجَدَتِ الْوَصِيفَةَ وَهِيَ تَلْعَبُ بِبَهْمَةٍ فَقَالَتْ: أَلَا أَرَاكِ تَلْعَبِيْنَ بِهٰذِهِ الْبَهْمَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكِ؟ فَقَالَتْ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا سَمِعْتُكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا خَشْيَةُ الْقَوَدِ لَأَوْجَعْتُكِ بِهٰذَا السِّوَاكِ. رواه احمد باسانيد احدها جيد، واللفظ له، ورواه الطبراني بنحوه۔

ترجمہ:..... حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ میرے گھر میں تھے، اور آپ کے ہاتھ میں مسواک تھی، آپ نے ایک لڑکی کو جو خدمت کرنے والی تھی آپ کی تھی یا ام سلمہ کی تھی بلایا (وہ نہ آئی) تو آپ کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار ظاہر ہوئے۔ ام سلمہ حجرات (ازواج مطہرات کے گھروں) کی طرف دیکھنے نکلیں تو اس لڑکی کو دیکھا کہ وہ بکری کے بچے سے کھیل رہی ہے، اس کو ام سلمہ نے فرمایا کہ تو یہاں بکری کے بچے سے کھیل رہی ہے اور وہاں رسول اللہ ﷺ تجھے بلا رہے ہیں؟ (وہ لڑکی نبی کریم ﷺ کے پاس آکر) کہنے لگی: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے آپ کی آواز کو نہیں سنا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر (قیامت کے دن بدلہ کا) ڈر نہ ہوتا تو تجھے اس مسواک سے مارتا۔ (احمد طبرانی)

(۵۵/ ۱۹۷۷) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ وَقَدْ أُقِيْمُوا فِي الشَّمْسِ، وَصُبَّ عَلٰى رُؤُوسِهِمُ الزَّيْتُ، فَقَالَ: مَا هٰذَا؟ قِيْلَ: يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ وَفِي رِوَايَةٍ، حُبِسُوْا فِي الْجِزْيَةِ. فَقَالَ هِشَامٌ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا. فَدَخَلَ عَلَى الْأَمِيْرِ فَحَدَّثَهُ فَأَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوْا. رواه مسلم ابوداؤد والنسائي۔

ترجمہ:..... حضرت ہشام بن حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ ان کا گزر ایک مرتبہ شام کے ملک میں کچھ عجمی کسانوں پر ہوا جن کو دھوپ میں کھڑا کیا ہوا تھا اور ان کے سروں پر تیل ڈالا جارہا تھا، انہوں نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ ان کو بتلایا گیا کہ خراج کے بارے میں ان کو سزا دی جارہی ہے، ہشام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیا کرتے تھے پھر وہ گورنر کے پاس گئے اور ان کو یہ حدیث سنائی، اس نے ان سب کو رہا کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ سب رہا کر دیے گئے۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائی)

(۵۶/ ۱۹۷۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى حِمَارٍ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهُ. رواه مسلم۔

وفي رواية له: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ، وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ (ایک دن) نبی کریم ﷺ کا گزر ایک گدھے پر سے ہوا جس کے چہرہ پر داغ دیا گیا تھا آپ نے (اس کو دیکھ کر) فرمایا اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جس نے اس کو داغا ہے۔ (صحیح مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغنے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۷/ ۱۹۷۹) وَعَنْ جُنَادَةَ بْنِ جَرَادَةَ أَحَدِ بَنِي غَيْلَانَ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبِلٍ قَدْ وَسَمْتُهَا فِي أَنْفِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جُنَادَةُ! فَمَا وَجَدْتَ عُضْوًا تَسِمُهُ إِلَّا فِي الْوَجْهِ، أَمَا إِنَّ أَمَامَكَ الْقِصَاصَ، فَقَالَ: أَمْرُهَا إِلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الحديث رواه الطبراني۔

ترجمہ: حضرت جنادہ بن جراوہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ کے پاس ایک اونٹ لے کر حاضر ہوا جس کی ناک پر میں نے داغا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جنادہ! تمہیں چہرے کے علاوہ کوئی دوسرا عضو داغنے کو نہیں ملا؟ کیا تمہارے سامنے (قیامت کے دن کا) بدلہ نہیں ہے؟ انہوں نے عرض کیا اس اونٹ کا اختیار آپ کو ہے اے اللہ کے رسول! (یعنی جو چاہیں آپ کریں)۔ (طبرانی)

فائدہ: کسی بھی جانور کے منہ پر داغ دینا تمام علماء کے نزدیک ممنوع ہے، جانور کے منہ کے علاوہ اس کے جسم کے کسی اور حصہ پر داغ دینے کا مسئلہ یہ ہے کہ امتیاز وتعین کے مقصد سے زکوٰۃ وجزیہ کے جانوروں کو داغ دینے کو تو بعض علماء نے مستحب کہا ہے اور اس کے علاوہ دوسرے جانوروں کو بھی داغ دینا جائز ہے۔

## حکمرانوں اور امیروں کو سچے اور اچھے وزیر اور رفیق بنانے کی ترغیب

(۱/ ۱۹۸۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِالْأَمِيْرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ صِدْقٍ، إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ، وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيْرَ سُوْءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ، وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ. رواه ابوداؤد وابن حبان في صحيحه والنسائي۔

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی امیر (حکمراں) کی (دینی ودنیاوی) بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لیے سچا (یعنی راست گفتار وراست کردار) وزیر ومشیر مقرر فرمادیتا ہے کہ جب وہ امیر (اللہ کے احکام کو) بھول جاتا ہے تو وہ ضرور اس کو یاد دلاتا ہے اور اگر وہ یاد رکھتا ہے تو وہ وزیر اس کو (یاد رکھنے میں) مدد دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کی بھلائی کا ارادہ نہیں کرتا تو اس پر برا وزیر ومشیر مسلط کردیتا ہے، اگر امیر اللہ کے احکام کو بھول جاتا ہے تو وہ وزیر اس کو یاد نہیں دلاتا اور اگر وہ فراموش نہیں کرتا تو وہ وزیر اس کی مدد نہیں کرتا۔ (ابوداؤد، صحیح ابن حبان، نسائی)

(۲/ ۱۹۸۱) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَابَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ، وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ: بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ. رواه البخاري واللفظ له۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری وابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی نبی نہیں بھیجا اور ایسا کوئی خلیفہ مقرر نہیں کیا جس کے لیے دو چھپے ہوئے رفیق نہ ہوں، ایک چھپا ہوا رفیق تو نیک کام کرنے کا حکم کرتا ہے اور نیکی کی طرف راغب کرتا ہے، اور دوسرا چھپا ہوا رفیق برائی کا حکم دیتا ہے اور برائی کی طرف راغب کرتا ہے اور معصوم (بے گناہ) وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے محفوظ رکھا۔ (بخاری)

فائدہ: دو چھپے ہوئے رفیقوں سے مراد فرشتہ وشیطان ہیں، یہ دونوں انسانوں کے باطن میں رہتے ہیں، فرشتہ تو نیک کام کرنے کی ہدایت کرتا رہتا ہے اور نیکی کی ترغیب دیتا ہے، جب کہ شیطان برے کام کرنے پر اکساتا رہتا ہے اور برائی کی طرف دھکیلتا رہتا ہے۔

''اور معصوم وہ ہے جس کو اللہ نے گناہوں سے محفوظ رکھا'' کے ذریعے انبیاء کرام علیہم السلام اور خلفاء راشدین اور بعض دوسرے خلفاء وامراء کا حال بیان کیا گیا ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے شیطان کے شر اور فتنہ سے محفوظ رکھتا ہے۔

''دو رفیقوں'' سے مراد وزیر ومشیر بھی ہوسکتے ہیں جو خلیفہ وامیر کے ساتھ ہر دم رہنے کی وجہ سے بطانہ (استر) سے مشابہت دیے گئے ہیں، ہر نبی اور خلیفہ کے ساتھ جو شریک کار رہتے تھے ان میں دو مختلف خیالات کے حامل افراد بھی ہوتے تھے یا ان کے ساتھ دو جماعتیں

ہوتی تھیں جو آپس میں مختلف الرائے ہوتی تھیں، ان میں سے جو لوگ اچھے خیالات کے اور صائب الرائے ہوتے ہیں وہ اپنے والی وامیر کو اچھی رائے اور اچھے مشورے دیتے ہیں اور جن کے خیالات فاسد ہوتے ہیں یا جن کو طبائع میں برائی کا مادہ ہوتا ہے وہ اپنے والی وامیر کو غلط مشورے دیتے ہیں اور ان کو برائی کی راہ پر چلانا چاہتے ہیں، آگے اللہ تعالیٰ کی مصلحت کارفرما ہوتی ہے کہ وہ جس والی وامیر کو چاہتا ہے برے ساتھیوں اور ان کے برے خیالات سے اور ان کے برے مشورے قبول کرنے سے بچاتا ہے۔ (از مظاہر حق)

## جھوٹی گواہی پر وعید

(۱/ ۱۹۸۲) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا. اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ، أَلَا وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ، وَقَوْلُ الزُّوْرِ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ. فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ۔ رواه البخاري ومسلم والترمذي۔

ترجمہ:...... حضرت ابوبکرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو تین بڑے گناہ نہ بتلاؤں؟ ایک اللہ کے ساتھ شرک کرنا، دوسرے والدین کی نافرمانی کرنا، تیسرے جھوٹی گواہی دینا، خبردار کان کھول کر سن لو! جھوٹی گواہی اور جھوٹی بات، آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے (ٹیک چھوڑ کر) بیٹھ گئے۔ اور بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم (دل میں) کہنے لگے کاش کہ بس اب تو آپ خاموش ہو جائیں۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

(۲/ ۱۹۸۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ فَقَالَ: اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قَوْلُ الزُّوْرِ، أَوْقَالَ: شَهَادَةُ الزُّوْرِ۔ رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بڑے) کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا (اس میں آپ نے یہ گناہ گنوائے:

① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ② والدین کی نافرمانی کرنا، ③ کسی کو قتل کرنا۔ اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ جھوٹی بات یا جھوٹی گواہی۔ (بخاری، مسلم)

(۳/ ۱۹۸۴) وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ: عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ، وَالْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَرَأَ: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ (الحج: ۳۰، ۳۱) رواه ابوداؤد، واللفظ له والترمذي وابن ماجه، ورواه الطبراني في الكبير۔

ترجمہ:...... حضرت خریم بن فاتکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک دن) صبح کی نماز پڑھی، جب آپ فارغ ہوئے تو اٹھ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کے برابر کر دی گئی ہے، یہ بات آپ نے تین بار ارشاد فرمائی، پھر آپ نے قرآن پاک کی یہ آیت پڑھی (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) اے لوگو! بت پرستی کی گندگی سے بچو اور جھوٹی گواہی سے بچو یکسوئی کے ساتھ، بس اللہ ہی کے ہو کے اس کے ساتھ کسی کو شریک کرنے والے نہ بنو۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی)

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ نے جو آیت اس خطاب میں تلاوت فرمائی اس میں شرک و بت پرستی کے ساتھ "قول زور" سے بچنے اور پرہیز کرنے کی تاکید فرمائی گئی ہے اور ان دونوں کے لیے امر کا صیغہ ایک ہی اور ایک ہی کلمہ اجتنبوا، استعمال فرمایا گیا ہے، اس سے رسول اللہ ﷺ نے یہ سمجھا اور مخاطبین کو سمجھایا کہ شہادت زور (جھوٹی شہادت) ایسا ہی گندہ اور خبیث گناہ ہے جیسا کہ شرک و بت پرستی اور ایمان

والوں کو اس سے ایسا پرہیز کرنا چاہیے جتنا کہ شرک و بت پرستی سے۔ (از معارف الحدیث)

(۴/ ۱۹۸۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ شَهِدَ عَلٰى مُسْلِمٍ شَهَادَةً لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رواه احمد۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو کسی مسلمان کے خلاف ایسی گواہی دے جو اس کے لیے (واقعۃً) نہ ہو تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں ڈھونڈے۔

(۵/ ۱۹۸۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ تَزُوْلَ قَدَمُ شَاهِدِ الزُّوْرِ حَتّٰى يُوْجِبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ. رواه ابن ماجه والحاكم۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جھوٹی گواہی دینے والے کے پیر (قیامت کے دن) اپنی جگہ ہل نہیں سکیں گے جب تک اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ کو واجب نہ کر دے۔ (ابن ماجہ، حاکم)

(۶/ ۱۹۸۷) وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَتَمَ شَهَادَةً إِذَا دُعِيَ إِلَيْهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَ بِالزُّوْرِ. حديث غريب رواه الطبراني في الكبير والاوسط۔

ترجمہ:...... حضرت ابوموسیٰؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس نے کسی گواہی کو چھپایا (گواہی نہ دی) جب اس کو گواہی کے لیے بلایا گیا تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے جھوٹی گواہی دی۔ (طبرانی فی الکبیر والاوسط)

☆☆☆

# كِتَابُ الْحُدُوْدِ وَغَيْرِهَا / حدود کا بیان

## امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ترغیب اور اس اہم فریضہ کو چھوڑنے اور اس میں مداہنت کرنے پر وعید

(۱/ ۱۹۸۸) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ. رواه مسلم والترمذي وابن ماجه والنسائي، ولفظه:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَغَيَّرَهُ بِيَدِهٖ فَقَدْ بَرِئَ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُّغَيِّرَهُ بِيَدِهٖ فَغَيَّرَهُ بِلِسَانِهٖ فَقَدْ بَرِئَ، وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُّغَيِّرَهُ بِلِسَانِهٖ فَغَيَّرَهُ بِقَلْبِهٖ فَقَدْ بَرِئَ، وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ.

ترجمہ:...... حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: تم میں سے جو شخص کسی ناجائز امر کو ہوتے ہوئے دیکھے اگر اس پر قدرت ہو کہ اس کو ہاتھ سے بند کر دے تو اس کو بند کر دے، اگر اتنی قدرت نہ ہو تو زبان سے اس پر انکار کر دے، اگر اتنی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اس کو برا سمجھے اور یہ ایمان کا بہت ہی کم درجہ ہے۔ (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

اور سنن نسائی کی روایت میں یہ ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم میں سے کسی ناجائز امر کو ہوتے ہوئے دیکھے پھر اس کو ہاتھ سے بند کر دے اس صورت میں وہ بری الذمہ ہو جائے گا اور جو کوئی شخص اس پر قدرت نہ رکھتا ہو لیکن زبان سے اس کو بند کر دے تو بھی بری الذمہ ہو جائے گا اور جو زبان سے بند کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو لیکن دل سے اس کو برا سمجھے تو اس صورت میں بھی وہ بری الذمہ ہو جائے گا اور یہ ایمان کا بہت ہی کمزور درجہ ہے۔ (نسائی)

(۲/ ۱۹۸۹) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ، وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ، وَعَلٰى أَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَأَنْ لَّا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهٗ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ، وَعَلٰى أَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ أَيْنَمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ. رواه البخاري ومسلم.

ترجمہ:...... حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی (یعنی آپ کے روبرو ان امور کا عہد کیا کہ) ہم (آپ کی ہدایات کو) توجہ سے سنیں گے (اور ہر قسم کے حالات میں) آپ کے احکام کی اطاعت کریں گے تنگی اور سخت حالات میں بھی اور آسانی میں بھی خوشی کے موقع پر بھی اور ناگواری کے موقع پر بھی اور ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی تو بھی مان کر چلیں گے، اور ہم امارت کے کام کو اس کی جگہ سے نہیں نکالیں گے۔ (البتہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا) اگر تم صریح کفر دیکھو جس پر تمہارے پاس اللہ جل شانہ کی طرف سے دلیل ہو تو اس صورت میں امارت کے امور کو اس کی جگہ سے نکالنے کی اجازت ہے، اور (اس بات کا بھی عہد کیا) ہم زبان سے حق بات کہیں گے خواہ ہم کسی جگہ ہوں (اور کسی حال میں ہوں) اور ہم اللہ جل شانہ کے معاملہ میں (یعنی دین پہنچانے اور حق بات کہنے میں) کسی ملامت کرنے والے شخص کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... حدیث بالا میں ارشاد نبوی ”ہم پر ترجیح دی جائے گی“ کا مطلب یہ ہے کہ ہم انصار نے یہ بھی عہد کیا کہ اگر ہم پر کسی کو ترجیح دی جائے گی تو ہم صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں گے، ایک روایت میں منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انصار سے فرمایا تھا کہ میرے بعد تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی یعنی اعزاز و مناصب اور تقسیم انعامات وغیرہ کے وقت تم سے دوسرے لوگوں کو آگے کیا جائے گا ایسے موقع پر

صبر کرنا، چنانچہ آپ کی یہ پیش گوئی ثابت ہوئی کہ خلفاء راشدین کے زمانہ کے بعد جب امراء کا عہد حکومت شروع ہوا تو ان پر دوسروں کو ترجیح دی گئی اور انصار نے بھی حسب ارشاد صبر وتحمل کیا۔

''ہم امارت کے کام کو اس کی جگہ سے نہیں نکالیں گے''۔ مطلب یہ ہے کہ ہم امارت وحکومت کی طلب اور خواہش نہیں کریں گے اور اپنے امیر وحاکم کے خلاف ہنگامہ آرائی کر کے کوئی شورش پیدا نہیں کریں گے۔

روایت کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ اگر امیر کے قول وفعل میں صریح کفر دیکھو تو اس کو معزول کر دینے کی اجازت ہے اور اس کی اطاعت وفرمانبرداری نہ کرنا واجب ہوگا۔ (از مظاہر حق)

(۳/ ۱۹۹۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى كُلِّ مِيْسَمٍ مِنَ الْإِنْسَانِ صَلَاةٌ كُلَّ يَوْمٍ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هٰذَا مِنْ أَشَدِّ مَا أَتَيْتَنَا بِهِ. قَالَ: أَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَلَاةٌ، وَحَمْلُكَ عَنِ الضَّعِيْفِ صَلَاةٌ، وَإِنْحَاؤُكَ الْقَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَلَاةٌ، وَكُلُّ خَطْوَةٍ تَخْطُوْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَلَاةٌ. رواه ابن خزیمہ فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزانہ انسان کے ہر جوڑ پر نماز ہے، صحابہؓ میں سے ایک صحابی نے عرض کیا یہ تو بہت سخت حکم ہے جس کی آپ نے ہمیں خبر دی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا نماز (کا ثواب) رکھتا ہے اور کمزور آدمی کی سواری پر سوار ہونے میں مدد کرنا یا اس کا سامان اٹھا کر دینا بھی نماز کا ثواب رکھتا ہے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی نماز کا ثواب رکھتا ہے، اور ہر وہ قدم جو نماز کے لیے اٹھاؤ نماز کا ثواب رکھتا ہے۔ (صحیح ابن خزیمہ)

(۴/ ۱۹۹۱) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالْأُجُوْرِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ: أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ بِهِ؟ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً، وَبِكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً، وَبِكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً، وَبِكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ. رواه مسلم وغیرہ۔

ترجمہ:...... حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے (نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر) عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار سارے اجر وثواب لے اڑے کہ وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور (مزید یہ کہ) وہ اپنی ضرورت سے زائد مال کا صدقہ کرتے ہیں (جب کہ ہم غریب لوگ یہ نہیں کر سکتے) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا حق تعالیٰ شانہ نے تمہارے لیے صدقہ کرنے کی صورت نہیں کی؟ اور (وہ صورت یہ ہے کہ) ہر سبحان اللہ کہنے پر صدقہ کا ثواب ہے اور ہر اللہ اکبر کہنے پر صدقہ کا ثواب ہے اور ہر الحمد للہ کہنے پر صدقہ کا ثواب ہے اور ہر لا الہ الا اللہ کہنے پر صدقہ کا ثواب ہے اور بھلائی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ (مسلم وغیرہ)

(۵/ ۱۹۹۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ أَوْ أَمِيْرٍ جَائِرٍ. رواه ابوداؤد واللفظ له، والترمذی وابن ماجه۔

ترجمہ:...... حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ یا ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

(۶/ ۱۹۹۳) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: عَرَضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُوْلَى، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ. فَلَمَّا رَمَى الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ سَأَلَهُ. فَسَكَتَ عَنْهُ. فَلَمَّا رَمَى جَمْرَةَ

الْعَقَبَةِ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ لِيَرْكَبَ، قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ قَالَ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ . قَالَ: كَلِمَةُ حَقٍّ تُقَالُ عِنْدَ ذِي سُلْطَانٍ جَائِرٍ. رواه ابن ماجه بإسناد صحيح۔

ترجمہ: حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جمرہ اولیٰ کے پاس نبی کریم ﷺ کے سامنے آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! سب سے افضل جہاد کونسا ہے؟ آپ خاموش رہے، جب آپ نے دوسرے جمرہ کی رمی فرمائی تو اس نے پھر آپ سے یہی دریافت کیا آپ خاموش رہے۔ جب آپ نے (آخری) جمرہ عقبہ کی رمی فرما کر سوار ہونے کے لیے سواری کی رکاب میں پیر مبارک ڈالے تو ارشاد فرمایا وہ سائل (وہ سوال کرنے والا) کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا: "سب سے افضل جہاد ہے) وہ حق بات ہے جو ظالم بادشاہ کے سامنے کہی جائے۔ (ابن ماجہ)

(۸/ ۱۴۴۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ، وَرَجُلٌ قَامَ إِلَى إِمَامٍ جَائِرٍ فَأَمَرَهُ وَنَهَاهُ فَقَتَلَهُ. رواه الترمذي والحاكم، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہداء کے سردار حمزہ بن عبدالمطلبؓ ہیں اور وہ شخص ہے جو ظالم حاکم کے پاس جا کر اس کو بھلائی کا حکم کرے اور برائی سے روکے اور وہ حاکم (اس کی وجہ سے) اس کو قتل کر دے۔ (ترمذی، حاکم)

(۹/ ۱۴۴۵) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْقَائِمِ فِي حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِيْنَةٍ، فَصَارَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا، وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا۔ لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيْبِنَا خَرْقًا، وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا. فَإِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا أَرَادُوْا هَلَكُوا جَمِيْعًا. وَإِنْ أَخَذُوْا عَلَى أَيْدِيْهِمْ نَجَوْا، وَنَجَوْا جَمِيْعًا. رواه البخاري والترمذي۔

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی حدود پر قائم ہے اور اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کی حدود میں پڑنے والا ہے اس قوم کی سی ہے جو ایک جہاز میں بیٹھے ہوں اور قرعہ سے (مثلاً) جہاز کی منزلیں مقرر ہوگئی ہوں کہ بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصہ میں ہوں اور بعض لوگ نیچے (طبق) کے حصہ میں ہوں، جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ جہاز کے اوپر کے حصہ پر آ کر پانی لیتے ہیں، اگر وہ یہ خیال کر کے کہ ہمارے بار بار اوپر پانی کے لیے جانے سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لیے ہم اپنے ہی حصہ میں ہی جہاز کے نیچے حصہ میں سوراخ سمندر میں کھول لیں جس سے پانی یہاں ہی ملتا رہے اوپر والوں کو ستانا نہ پڑے، ایسی صورت میں اگر اوپر والے ان بے وقوفوں کی اس تجویز کو نہ روکیں گے اور خیال کر لیں گے کہ وہ جانیں ان کا کام ہمیں ان سے کیا واسطہ تو اس صورت میں وہ جہاز غرق ہو جائے گا اور دونوں فریق ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کو روک دیں گے تو دونوں فریق ڈوبنے سے بچ جائیں گی۔ (بخاری، ترمذی)

(۱۰/ ۱۴۴۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ، وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ، وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ، فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ. رواه مسلم۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے کسی اُمت میں حق تعالیٰ شانہ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس اُمت میں ایسے لوگ ضرور گزرے ہیں جو اس کے معین و مددگار، اس کے طریقہ کار کے متبع و پیروکار اور اس کے ہر حکم کے مقتدی و فرمانبردار ہوا کرتے تھے پھر ان کے بعد ان کے جانشین کچھ ایسے بداطوار لوگ ہوئے (جن کے قول و فعل میں بڑا فرق تھا) وہ جو بات

اپنی زبانوں سے کہتے اس پر عمل نہ کرتے اور وہ حرکتیں کرتے جن کا ان کا حکم نہیں دیا گیا تھا، جو شخص بھی ایسے لوگوں کا اپنے ہاتھ سے مقابلہ کرے وہ مؤمن اور جو زبان سے ان کی تردید کرے وہ مؤمن اور جو صرف قلبی ناگواری پر اکتفا کرلے وہ بھی ایک درجہ کا مؤمن ہے، اس کے بعد ایک رائی کے دانہ برابر بھی ایمان کا کوئی جز نہیں۔ (مسلم)

فائدہ:...... حدیث بالا میں ایمان کے تین درجے قائم فرمائے ہیں قوی، درمیانہ اور ضعیف، ان میں سے ہر ایک درجہ کا اقتضاء جدا جدا اور ہر ایک کی علامت علیحدہ علیحدہ ہے سب سے ضعیف درجہ کی علامت یہ ہے کہ خلاف شرع امور سے دل میں ہمہ وقت نفرت و کراہت محسوس ہو یعنی جب کہیں گناہ و منکر نظر آئے تو فوراً دل میں اس پر ناگواری محسوس ہو، قرآن کریم میں اس کی طرف اشارہ موجود ہے: وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ۔ "اللہ تعالیٰ نے (صرف اپنی مہربانی سے) تمہارے دلوں میں کفر فسق اور اپنی نافرمانی کی کراہت ڈال دی ہے"۔ سب سے اعلیٰ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین کفر و فسوق کو اپنی قوت بازو سے مٹا ڈالے اور اس سے تو کیا کم کہ دل میں اس کی ناگواری محسوس کرتا رہے، اگر یہ احساس بھی نہیں تو سمجھ لینا چاہیے کہ اب اس میں ایمان کی کوئی نشانی بھی نہیں۔ یعنی دل سے نہ انکار کیا نہ ناگواری محسوس ہوئی تو اب رائی دانہ کے برابر بھی ایمان کا کوئی جز ایسا نہیں رہا جس پر کوئی اجر مرتب ہو سکے! اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اس کے بعد وہ شخص مؤمن ہی باقی نہیں رہے گا۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو "ایمان باللہ" کے ساتھ بہت گہرا ربط ہے حسب ذیل آیت پر غور کیجیے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ۔

یعنی اس اُمت کی خیریت جن امور کے ساتھ وابستہ کی گئی ہے ان میں سب سے ممتاز "ایمان باللہ" کی صفت ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسی کے لوازم میں ہیں، اس لیے پہلی امتیں اگر ایمان باللہ میں ہم سے پیچھے رہیں تو امر بالمعروف میں بھی ان کا قدم ہم سے پیچھے ہی تھا اور یہ امت اگر ایمان باللہ میں سب سے فائق رہی تو امر بالمعروف میں بھی اس کا قدم سب سے آگے ہے، بہرحال ایمان باللہ کے ساتھ کسی نہ کسی مرتبہ میں امر بالمعروف ہونا بھی ضروری ہے جس کا سب سے ضعیف درجہ انکار قلبی ہے اگر یہ بھی نہیں ہے تو پھر یہ غور کرنا ہوگا کہ اب اس میں ایمان باللہ کی کتنی روح اور اس کی کتنی علامت باقی ہے۔

اسلام میں ایمان کی علامت صرف پیشانی پر نماز کا نشانہ، ہونٹوں پر روزوں کی خشکی اور بروقت زکوٰۃ کی ادائیگی قرار نہیں دی گئی بلکہ اس کی ایک بڑی علامت امر بالمعروف میں بڑا گہرا ربط ہے، ایمان صرف ان اعمال کے ادا کرنے سے کامل نہیں ہوتا جن سے کہ ایک انسان کے نفس کی صرف ذاتی تکمیل ہوجاتی ہے بلکہ اس کا معیار وہ اعمال ہیں جن سے تمام مخلوق کے نفوس کی تکمیل ہوجاتی ہے یعنی امر بالمعروف و نہی عن المنکر، اس اُمت کی خلقت کا اصل منشا صرف اپنے کمالات علمیہ و عملیہ کی تکمیل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات کے تکمیل کی ذمہ داری بھی اسی کے سر ہے اور یہی اس کا طرۂ امتیاز ہے اور اسی بناء پر اس کو تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے، یہ بات بھی بہت زیادہ قابل غور ہے کہ جب ایک انسان کی ذاتی تکمیل کے لیے بھی قوت ایمانی کی ضرورت ہے تو اس اُمت کے لیے جس کو یہ دعوت دی گئی ہو کہ وہ تمام دنیا کی طاقتوں کو چیلنج دے کر ان کی نفسیاتی اور اخلاقی تکمیل کر دے، کتنے عزم کتنی قوت ایمانی اور کتنے وثوق باللہ کی ضرورت ہوگی، ایمان باللہ کے بغیر امر بالمعروف ہو ہی نہیں سکتا، اور یہ صفت جتنی کامل ہوگی انسان اتنا ہی امر بالمعروف کے لیے مضطر اور بے چین ہوگا اور اگر بدنصیبی سے وہ اس اضطرار اور بے چینی سے خالی ہو چکا ہے تو جب تک اس میں نور ایمانی کا کوئی ذرہ موجود ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کا دل احساس ناگواری سے تو خالی نہ رہے اگر اس میں یہ احساس ناگواری بھی نہیں تو پھر سمجھنا چاہیے کہ اس میں غیر ایمانی کا کوئی شائبہ بھی نہیں۔ (از ترجمان السنہ باختصار یسیر)

(۱۱/ ۱۹۹۸) وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ، وَحَلَّقَ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ: الْإِبْهَامِ

وَالَّتِي تَلِيْهَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ، رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ:......حضرت زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ان کے یہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور آپ زبان مبارک سے لاالہ الا اللہ کے ساتھ یہ فرمارہے تھے: عرب کے لیے اس برائی سے جو قریب آگئی ہے بڑی خرابی اور مصیبت ہے، آج یا جوج ماجوج کی روک والی دیوار سے اتنا حصہ کھول دیا گیا اور آپ نے اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے حلقہ بنا کر دکھایا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم ایسی حالت میں بھی ہلاک و برباد ہوجائیں گے جب کہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب خباثت (فسق وفجور) کی کثرت اور زیادتی ہوجائے گی۔ (تو نیک اور صالح لوگوں کی موجودگی بھی ہلاکت و بربادی کو اور عذاب الٰہی کو آنے سے نہ روک سکے گی)۔ (بخاری، مسلم)

(۱۳/ ۱۹۹۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ سَطْوَتَهُ بِأَهْلِ الْأَرْضِ، وَفِيْهِمُ الصَّالِحُوْنَ فَيَهْلِكُوْنَ بِهَلَاكِهِمْ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِذَا أَنْزَلَ سَطْوَتَهُ بِأَهْلِ نِقْمَتِهِ، وَفِيْهِمُ الصَّالِحُوْنَ، فَيُصَابُوْنَ مَعَهُمْ، ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ، رواه ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:......حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہتی ہیں میں نے (نبی کریم ﷺ سے) دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ جب اپنا عذاب زمین کے رہنے والوں پر اتارتے ہیں اور ان میں کچھ لوگ دیندار ہوتے ہیں تو کیا وہ بھی دوسروں کے ساتھ ہلاک و برباد ہوجاتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اللہ عزوجل جب اپنا عذاب اور قہر نافرمانوں پر برساتے ہیں اور ان میں کچھ دیندار نیک لوگ بھی ہوں تو وہ بھی ان کے ساتھ (اس عذاب کی زد میں) آجاتے ہیں۔ (البتہ) پھر آخرت میں سب اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے (یعنی آخرت میں دیندار گنہگاروں سے علیحدہ ہوجائیں گے)۔ (صحیح ابن حبان)

فائدہ:......اس لیے وہ حضرات جو اپنی دینداری پر مطمئن ہو کر دنیا سے یکسو ہو کر بیٹھے اس سے بے فکر نہ رہیں کہ خدانخواستہ گناہوں اور منکرات کے عام ہوجانے پر کوئی بلا نازل ہوگئی تو ان کو بھی اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا، چنانچہ حق تعالیٰ شانہ کا بھی ارشاد ہے: وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً: (ترجمہ) ''تم ایسے وبال سے بچو کہ جو خاص ان لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں''۔ بلکہ ان گناہوں کو دیکھ کر مداہنت کرنے والے بھی خواہ وہ نیک لوگ ہوں تب بھی وہ اس میں شریک ہوں گے، یعنی فرض کیجیے کہ ایک قوم کے اکثر افراد نے ظلم وعصیان کا وتیرہ اختیار کرلیا، کچھ لوگ جو اس سے علیحدہ رہے انہوں نے مداہنت برتی، نہ نصیحت کی، نہ اظہار نفرت کیا تو یہ فتنہ ہے جس کی لپیٹ میں وہ ظالم اور یہ خاموش مداہنت کرنے والے سب آجائیں گے، جب عذاب آجائے تو سب اپنے مرتبہ کے مطابق اس میں شامل ہوں گے کوئی نہ بچے گا، اس تفسیر کے موافق آیت سے مقصود یہ ہوگا کہ خدا اور رسول کی حکم برداری کے لیے خود تیار رہو اور نافرمانوں کو نصیحت وفہمائش کرو نہ مانیں تو بیزاری کا اظہار کرو۔ (از بیان القرآن وتفسیر عثمانی)

(۱۳/ ۱۹۹۹) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ، أَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ يَبْعَثُ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهُ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ، رواه الترمذي۔

ترجمہ:......حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ تم ضرور بالضرور نیکیوں کا حکم کرتے رہو اور برائیوں سے روکتے رہو ورنہ بہت جلد حق تعالیٰ شانہ تم پر اپنا عذاب بھیجیں گے پھر تم اسے پکارو گے دعا کرو گے مگر وہ تمہاری پکار سننے کا نہ تمہاری دعا قبول کرے گا۔ (ترمذی)

(۱۳/ ۲۰۰۰) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْقِرَنَّ

أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَكَيْفَ يَحْقِرُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ؟ قَالَ: يَرَى أَنَّ عَلَيْهِ مَقَالًا، ثُمَّ لَا يَقُولُ فِيهِ، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ فِي كَذَا وَكَذَا؟ فَيَقُولُ: خَشْيَةَ النَّاسِ، فَيَقُولُ: فَإِيَّايَ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ تَخْشَى. رواه ابن ماجه، ورواته ثقات۔

ترجمہ:...... حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے کو حقیر نہ کرے صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم میں سے کوئی شخص اپنے آپ کو کیسے حقیر کرے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ یہ سمجھتا ہو کہ (برائی اور گناہ دیکھ کر) اس کے ذمہ اس پر انکار کرنا ہے اور اس کے باوجود وہ کچھ نہ کہے (خاموشی رہے) اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائیں گے تمہیں کس نے روکا تھا کہ تم یوں یوں (برائی دیکھ کر) کہتے (اور سمجھتے) وہ کہے گا کہ لوگوں کے ڈر سے (خاموش رہا) حق تعالیٰ شانہ فرمائیں گے تم کو مجھ سے زیادہ ڈرنا چاہیے تھا (اور مجھ سے ڈر کر لوگوں کو غلط کام سے روکنا چاہیے تھا)۔ (ابن ماجہ)

(۱۵/ ۲۰۰۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. رواه مسلم وغيره۔

ترجمہ:...... حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کو اپنے ماں باپ اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ میری محبت نہ ہو۔ (مسلم وغیرہ)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ ایمان کی تکمیل جب ہی ہوسکتی ہے، اور ایک مسلمان پورا مؤمن تب ہی ہوسکتا ہے کہ دنیا کے تمام دوسرے آدمیوں سے، حتیٰ کہ اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ اس کو رسول اللہ ﷺ کی محبت ہو اور محبت سے مراد دل کی وہی خاص کیفیت ہے جس کو محبت کے لفظ سے ادا کیا جاتا ہے اور اسی کا ہم سے مطالبہ ہے اور وہی گویا ہمارے ایمان کی جان ہے۔ (از معارف الحدیث)

(۱۶/ ۲۰۰۲) وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ:...... حضرت جریرؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے آپ کی ہر بات سننے اور ماننے پر بیعت کی، (لیکن) آپ نے مجھے تلقین فرمائی کہ میں اپنی استطاعت کے مطابق سننے اور ماننے پر بیعت کروں اور اس بات پر بیعت کی کہ ہر مسلمان کے لیے ہمدردی اور خیر خواہی کروں۔ (بخاری، مسلم)

(۱۷/ ۲۰۰۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا دَخَلَ النَّقْصُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ كَانَ الرَّجُلُ يَلْقَى الرَّجُلَ، فَيَقُولُ: يَا هٰذَا اتَّقِ اللهَ وَدَعْ مَا تَصْنَعُ بِهِ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَكَ، ثُمَّ يَلْقَاهُ مِنَ الْغَدِ وَهُوَ عَلَى حَالِهِ، فَلَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ أَكِيلَهُ وَشَرِيبَهُ وَقَعِيدَهُ، فَلَمَّا فَعَلُوا ذٰلِكَ ضَرَبَ اللهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، ثُمَّ قَالَ: "لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ، تَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ (الى قوله) فَاسِقُونَ" (المائدة:۸۱-۷۸) ثُمَّ قَالَ: كَلَّا وَاللهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَأْخُذُنَّ عَلَى يَدِ الظَّالِمِ، وَلَتَأْطُرُنَّهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا، رواه ابوداؤد واللفظ له، والترمذي، وقال: حديث حسن غريب

ترجمہ:...... حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلی خرابی جو بنی اسرائیل میں آئی وہ یہ تھی کہ ایک شخص

دوسرے سے ملتا (اور اس کو کسی گناہ میں مبتلا دیکھتا) تو کہتا کہ اے شخص! اللہ سے ڈر۔ اور جو کر رہا ہے اس کو چھوڑ دے کہ یہ تیرے لیے جائز نہیں ہے، پھر اگلے دن اس سے ملتا حالاں کہ وہ اپنی اسی گناہ کی حالت میں ہوتا تو یہ واقعہ اس کو اسے ساتھ بیٹھنے اور اس کے ساتھ کھانے پینے سے نہ روکتا جب وہ ایسا کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو ایک دوسرے سے دے مارا (اور ملا جلا کر سب کو یکساں بنادیا) پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے: لعنت کی گئی حضرت داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ان بنی اسرائیل پر جنہوں نے کفر کیا، یہ اس لیے کہ وہ نافرمان بنے اور حد سے بڑھا کرتے تھے ان کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ اس خلاف شرع کام سے ایک دوسرے کو روکتے نہ تھے جس کے وہ مرتکب ہوئے تھے، یہ کام بہت ہی برا کرتے تھے، تم ان میں بہت سوں کو دیکھو گے کہ دوستانہ تعلق برتتے ہیں ان کے ساتھ جنہوں نے کفر کیا، براذخیرہ ہے جو انہوں نے اپنے لیے آگے بھیجا کہ اللہ ان سے ناراض ہوگیا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اور اگر ان کو سچی عقیدت ہوتی اللہ ورسول اور اس شریعت کے ساتھ جو رسول اللہ پر اتر تو وہ ان (دشمنان خدا) کو دوست نہ بناتے لیکن بہتیرے ان میں فاسق ہیں (کہ صورت ہے ایمان والوں کی اور دل میں کشش ہے کفر کی طرف) اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اب واللہ! یا تو تم نیک کام کا حکم کرو اور خلاف شرع کو روکو، اور ظالم (وبددین) کے ہاتھ پکڑو اور اس کو حق کی طرف مائل کرو اور راہ راست پر روکے رہو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:...... دلوں کے ٹکرانے کا یہ مفہوم بھی ہوسکتا ہے کہ آپس میں نااتفاقی پیدا فرمادے گا کہ بددینوں سے مداہنت کی تھی تا کہ آپس میں میل جول رہے، مگر نتیجہ اس کے بالکل الٹ ہوگیا، کیوں کہ شریعت اور دین کے خلاف چلنے کی سزا یہی ہے کہ جس مصلحت کی خاطر کی جاتی ہے اور اس کا لحاظ رکھا جاتا ہے وہ ہمیشہ الٹی پڑا کرتی ہے۔ (از درر فرائد)

(۱۸/ ۲۰۰۴) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى أَنْ يُغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ إِلَّا أَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتُوْا. رواه ابوداؤد عن ابي اسحاق ورواه ابن ماجه وابن حبان في صحيحه والاصبهاني وغيرهم۔

ترجمہ:...... حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جو شخص کسی قوم میں رہ کر گناہوں کا اور نافرمانیوں کا مرتکب ہوتا ہو اور قوم کے لوگ قدرت رکھتے ہوں کہ اس کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرنے دیں گے مگر وہ نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ ان کے مرنے سے پہلے پہلے ضرور ان پر عذاب لائے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان، اصبہانی)

فائدہ:...... یعنی باوجود قدرت کے بددین کو بے دینی سے نہ روکنے کی سزا دنیا میں بھی ضرور ملے گی۔ (از درر فرائد)

(۱۹/ ۲۰۰۵) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ''يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ'' (المائدة:۱۰۵) وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِنْ عِنْدِهِ. رواه ابوداؤد والترمذي، وقال: حديث حسن صحيح. وابن ماجه والنسائي وابن حبان في صحيحه.... ولفظ النسائي: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ۔

ترجمہ:...... حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: لوگو! تم آیت: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۔ پڑھتے ہو (مگر اس کو بے موقع برتتے ہو جیسا کہ یہ ایک دوسری روایت میں ہے) آیت کا ترجمہ یہ ہے: اے ایمان لانے والو! تم صرف اپنی اصلاح کی فکر کرو کہ جب تم ہدایت پر ہوئے تو کوئی بھی گمراہ رہے تمہیں کچھ نقصان نہ دے گا، حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ لوگ جب کسی ظالم کو (ظلم ومعصیت کا ارتکاب کرتے ہوئے) دیکھیں اور اس کے

ہاتھ نہ پکڑیں تو عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل فرمادے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب لوگ برائی ہوتا دیکھیں پھر اس کو نہ بدلیں تو اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب بھیجے گا۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ جس کسی قوم میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کی جاتی ہوں پھر وہ ان کو بدلنے کی قدرت رکھنے کے باوجود نہ بدلیں تو بہت جلد اللہ تعالیٰ ان سب کو سزا دے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... آیت کریمہ کے ظاہر سے بعض لوگوں نے یہ سمجھا کہ صرف اپنی اصلاح کی فکر کرنا اور خود کو گناہ سے بچانے کی ضرورت ہے، دوسروں کو گناہ سے روکنے کی ضرورت نہیں، حالاں کہ نبی کریم ﷺ نے تبلیغ کے چھوڑنے پر وعید فرمائی ہے کہ نہ روکنے والے بھی گناہوں کا ارتکاب کرنے والوں کے ساتھ عذاب میں شریک ہوں گے، لہٰذا قرآن پاک کی آیت اور حدیث میں جمع کی صورت یہ ہے کہ آیت اس حالت کا عمل بتارہی ہے جب کہ بددینوں کا غلبہ ہو اور خیر خواہوں کی نہ کوئی سنے نہ مانے جیسا کہ قیامت کے قریب کا زمانہ ہوگا اور حدیث پاک اس بات کا سبق پڑھا رہی ہے جب کہ نیک لوگوں کا تسلط اور زور ہو جیسا کہ صحابہ وتابعین کے زمانوں میں تھا، حدیث پاک نے تبلیغ کو فرض اور وسیلۂ نجات بتایا ہے، اور آیت میں خود اس بات کا ذکر ہے کہ جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ کی گمراہی تمہارے لیے نقصان دہ نہ ہوگی، لہٰذا قدرت کے باوجود اگر کسی نے خلاف شریعت کام سے نہ روکا تو خود فرض کا چھوڑنے والا ہوا اور ہدایت پر نہ ہوا لہٰذا عمومی عذاب میں شمولیت اپنی مداہنت کی وجہ ہوئی نہ کہ دوسروں کے گناہوں کی وجہ سے، تو حدیث وآیت میں کوئی تعارض اور اختلاف بھی نہیں اور مطلب صاف ہے کہ ہر زمانہ میں جتنی قدرت ہو اس کو کام میں لانا فرض ہے، اور آخر میں کم سے کم دل سے برا سمجھنا جس کا اثر لازمی یہ ہے کہ بددین سے رنج وکشیدگی وبے تعلقی ہو، اور ہم پیالہ اور ہم نوالہ نہ رہے، البتہ دل سے اس پر انتہا درجہ کی شفقت اور اس کو گناہ سے روکنے اور بددین سے دین دار بنانے کی ہر ممکن کوشش کرتا رہے جس میں اس کو کھلانا پلانا، اس کا اکرام اس غرض سے کہ وہ غلط سے صحیح کی طرف آجائے سب شامل ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا عمل اس میں نمونہ ہے۔

(۲۰/ ۲۰۰۶) وَعَنْ أَبِي كَثِيرٍ السُّحَيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ مَعَ الْإِيْمَانِ عَمَلًا قَالَ: يَرْضَخُ مِمَّا رَزَقَهُ اللّٰهُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فَقِيْرًا لَا يَجِدُ مَا يَرْضَخُ بِهِ؟ قَالَ: يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَيِيًّا لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَأْمُرَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: يَصْنَعُ لِأَخْرَقَ. قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَخْرَقَ أَنْ يَصْنَعَ شَيْئًا؟ قَالَ: يُعِيْنُ مَغْلُوْبًا. قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ ضَعِيْفًا لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُعِيْنَ مَغْلُوْبًا؟ قَالَ: مَا تُرِيْدُ أَنْ يَكُوْنَ فِي صَاحِبِكَ مِنْ خَيْرٍ. يُمْسِكُ عَنْ أَذَى النَّاسِ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ دَخَلَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَفْعَلُ خَصْلَةً مِنْ هٰؤُلَاءِ إِلَّا أَخَذَتْ بِيَدِهِ حَتّٰى تُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. رواه الطبرانی فی الکبیر واللفظ له، ورواته ثقات، وابن حبان فی صحیحه، والحاکم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوکثیر سحیمی واپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابوذرؓ سے عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتادیجیے کہ جب بندہ اس پر عمل کرلے تو جنت میں داخل ہوجائے، انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر یقین رکھو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایمان کے ساتھ عمل بھی ہوتا ہے (تو وہ کیا عمل ہے؟) آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی دی ہوئی روزی میں سے دوسروں کو دے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر وہ غریب آدمی ہو اور اس کے پاس دینے کو کچھ نہ ہو؟ (تو کیا کرے؟) ارشاد فرمایا نیکی کا حکم کرے برائی سے روکے، میں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر وہ بات کرنے سے عاجز

ہو اور نیک کام کی نصیحت اور برے کاموں سے نہ روک سکتا ہو؟ ارشاد فرمایا: ضعیف اور کمزور کے ساتھ احسان کرے (اس کے کام میں ہاتھ بٹائے) میں نے عرض کیا اگر وہ خود کمزور اور ضعیف ہو اور کچھ نہ کر سکتا ہو؟ ارشاد فرمایا کہ وہ مظلوم کی مدد کرے، میں نے عرض کیا کہ وہ خود کمزور اور ضعیف ہو مظلوم کی مدد نہ کر سکتا ہو؟ ارشاد فرمایا تم کیا چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھی میں کوئی ایسی کوئی خوبی نہیں (کہ جس کے ذریعہ سے وہ نیکی کما سکے تو پھر اتنا کرے کہ) خود دوسروں کو تکلیف دینے سے بچا رہے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر یہ کرلے گا تو کیا جنت میں داخل ہو جائے گا؟ ارشاد فرمایا: جو کوئی مسلمان اعمال میں سے کسی عمل کو کرے گا تو وہ عمل اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کردے گا۔ (طبرانی کبیر، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۲۴/۲۰۰۷) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ عَلَى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ، وَالْآخَرِ أَسْوَدَ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ. رواه مسلم وغيره۔

ترجمہ:...... حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: فتنے (مسلمانوں کے) دلوں پر اس طرح پیش کیے جائیں گے جیسے بوریئے کے تنکے تنکے (کہ جس طرح بوریئے کی بناوٹ ہوتی ہے کہ ایک تنکا دوسرے سے پیوست ہوتا ہے اسی طرح دلوں پر بلاؤں اور مصیبتوں کا یا غلط عقائد اور نفسانی خواہشات کا ہجوم ہوگا) لہٰذا جس دل میں وہ پلا دیا گیا (اور دل اس سے مانوس ہوا) تو اس میں ایک سیاہ نکتہ کا نشان کر دیا جائے گا اور جس دل نے اس کو اوپرا سمجھا اور (وحشت کھائی) اس میں سفید نکتہ کا نشان کر دیا جائے گا حتیٰ کہ تمام دل دو قسم پر ہو جائیں گے ایک سنگ مرمر کی طرح سفید کہ جب تک بھی آسمان و زمین باقی رہے گی کوئی فتنہ ان کو نقصان نہ پہنچائے گا اور دوسرا دل سیاہ خاکی رنگ کے پیالہ کی طرح اوندھا کہ اچھے کام کو نہ اچھا سمجھے گا اور نہ برے کام کو برا سمجھے گا، سوائے نفس کی خواہش کے جس کا وہ گرویدہ ہوگا۔ (مسلم وغیرہ)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جب دلوں سے گناہوں کی نفرت نکل جائے گی تو اس سے ایمان کا نور اس طرح نکل جائے گا جس طرح پیالہ جب اوندھا اور الٹا رکھا ہو تو اس سے پانی نکل جاتا ہے۔

(۲۵/۲۰۰۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتَ أُمَّتِي تَهَابُ أَنْ تَقُولَ لِلظَّالِمِ يَا ظَالِمُ. فَقَدْ تُوُدِّعَ مِنْهُمْ. رواه الحاكم۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میری امت کے لوگوں کو دیکھو کہ وہ ظالم کو ظلم سے روکنے کے لیے اسے ظالم! کہہ کر پکارنے سے بھی ڈریں ایسوں کا ساتھ چھوڑ دو۔ (حاکم)

(۲۶/۲۰۰۹) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِصَالٍ مِنَ الْخَيْرِ: أَوْصَانِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَأَوْصَانِي أَنْ أَقُولَ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا. مختصرا رواه ابن حبان في صحيحه، ويأتي بتمامه

ترجمہ:...... حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ مجھے میرے خلیلؐ نے چند خیر کے کاموں کی وصیت فرمائی (جن میں) ایک وصیت یہ فرمائی کہ میں حق تعالیٰ شانہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں، اور مجھے اس بات کی وصیت فرمائی کہ میں حق بات کہوں خواہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو۔ (صحیح ابن حبان)

(۲۷/۲۰۱۰) وَعَنْ عُرْسِ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيئَةُ فِي الْأَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا وَكَرِهَهَا. وفي رواية، فَأَنْكَرَهَا كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا، فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا. رواه ابوداؤد من رواية مغيرة بن زياد الموصلي۔

ترجمہ:...... حضرت عرس بن عمیرہ کندیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی گناہ زمین پر عمل میں آتا ہے تو جو شخص حاضر ہو (اس کو دل سے) ناپسند کرے گا اور ایک روایت میں ہے کہ اور اس پر اعتراض کردے وہ ایسا ہے گویا حاضر ہی نہ تھا اور جو شخص غیر حاضر ہو مگر اس گناہ سے راضی ہو وہ ایسا ہے گویا موجود تھا۔ (ابوداؤد)

(۲۸/ ۲۰۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَسْلِيْمُكَ عَلٰى أَهْلِكَ، فَمَنِ انْتَقَصَ شَيْئًا مِنْهُنَّ فَهُوَ سَهْمٌ مِنَ الْإِسْلَامِ يَدَعُهٗ، وَمَنْ تَرَكَهُنَّ فَقَدْ وَلَّى الْإِسْلَامَ ظَهْرَهٗ. رواه الحاكم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان المبارک کے روزے رکھو اور حج کرو اور بھلائی کا حکم اور برائی سے روکنا اور اپنے گھر والوں کو سلام کرنا جس نے ان اعمال میں سے کسی عمل میں کمی کی تو اس نے اسلام کے ایک حصہ کو چھوڑ دیا ہے اور جو ان سب کو چھوڑ دے یقیناً اس نے اسلام کو اپنی پیٹ دکھائی۔ (یعنی اسلام سے اعراض کرلیا)۔ (حاکم)

(۲۹/ ۲۰۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهٖ أَنْ قَدْ حَضَرَهٗ شَيْءٌ فَتَوَضَّأَ، وَمَا كَلَّمَ أَحَدًا، فَلَصِقْتُ بِالْحُجْرَةِ أَسْتَمِعُ مَا يَقُوْلُ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَكُمْ: مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ، وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُوْا فَلَا أُجِيْبَ لَكُمْ، وَتَسْأَلُوْنِي فَلَا أُعْطِيَكُمْ وَتَسْتَنْصِرُوْنِي فَلَا أَنْصُرَكُمْ، فَمَا زَادَ عَلَيْهِنَّ حَتّٰى نَزَلَ. رواه ابن ماجه وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ دولت کدہ پر تشریف لائے تو میں نے چہرہ انور پر ایک خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا کہ کوئی اہم بات پیش آئی ہے، نبی کریم ﷺ نے کسی سے کوئی بات چیت نہیں فرمائی اور وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے، میں حجرہ کی دیوار سے لگ کر سننے کھڑی ہوگئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں، چنانچہ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا: لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو اس سے پہلے کہ وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو، تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے، تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔ یہ کلمات طیبات نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائے اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ (ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۳۰/ ۲۰۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا، وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ، وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ. رواه احمد والترمذي، واللفظ له، وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہم مسلمانوں کی جماعت میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت واحترام نہ کرے اور بھلائیوں کا حکم نہ کرے اور برائیوں سے نہ روکے۔ (احمد، ترمذی، صحیح ابن حبان)

(۳۱/ ۲۰۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: كُنَّا نَسْمَعُ أَنَّ الرَّجُلَ يَتَعَلَّقُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ لَا يَعْرِفُهٗ، فَيَقُوْلُ لَهٗ: مَا لَكَ إِلَيَّ وَمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ مَعْرِفَةٌ؟ فَيَقُوْلُ: كُنْتَ تَرَانِيْ عَلَى الْخَطَاءِ وَعَلَى الْمُنْكَرِ وَلَا تَنْهَانِيْ. ذكره رزين، ولم اره۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم یہ سنا کرتے تھے کہ ایک شخص قیامت کے دن دوسرے شخص سے چمٹ جائے گا جب کہ وہ دوسرا شخص اس کو پہچانتا نہ ہوگا، وہ کہے گا کیا بات ہے کہ تم مجھ سے چمٹتے ہو؟ حالاں کہ میری اور تمہاری کوئی جان پہچان نہیں ہے وہ جواب میں کہے گا کہ (دنیا میں) تم مجھے غلطی اور برائی کرتے دیکھتے تھے اس کے باوجود مجھے نہیں روکتے تھے۔ (رزین)

## بھلائیوں اور نیکیوں کا حکم کرنے اور خود اس پر عمل نہ کرنے اور برائیوں سے اور گناہوں سے روکنے اور خود گناہ کرنے پر وعید

(۱/ ۲۰۱۵) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهٖ، فَيَدُوْرُ بِهَا كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ فِي الرَّحٰى، فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا فُلَانُ! مَا لَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فَيَقُوْلُ: بَلٰى كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ، وَلَا آتِيْهِ، وَأَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيْهِ. رواه البخاری ومسلم۔

ترجمہ:...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص (یعنی ایک قسم آدمیوں کی چاہے اس قسم کے کتنے بھی آدمی ہوں) لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گے اور وہ ان کے گرد اس طرح گھومے گا جیسا کہ چکی کا گدھا چکی کے گرد پھرتا ہے (یعنی جیسا کہ جانور، گدھا، بیل وغیرہ آٹا پیسنے کی چکی کے چاروں طرف گھومتا ہے) جہنم کے لوگ اس کے چاروں طرف جمع ہو جائیں گے اور اس سے دریافت کریں گے، تجھے کیا ہوا؟ تو ہم کو بھی اچھی باتوں کا حکم کرتا تھا، بری باتوں سے روکتا تھا، وہ جواب دے گا کہ میں تم کو نیکی کا حکم کرتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور برائی سے روکتا تھا اور خود اس برائی کو کرتا تھا۔ (مسلم)

(۲/ ۲۰۱۶) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنَ النَّارِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: الْخُطَبَاءُ مِنْ أُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ، وَيَنْسَوْنَ أَنْفُسَهُمْ وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتَابَ أَفَلَا يَعْقِلُوْنَ،

رواه ابن ابي الدنيا في كتاب الصمت، وابن حبان في صحيحه، واللفظ له والبيهقي۔

ترجمہ:...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے معراج کی رات میں ایک جماعت کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ جہنم کی آگ کی قینچیوں سے کترے جا رہے ہیں، میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی امت کے وہ واعظ ہیں جو دوسروں کو نیکی کی نصیحت کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جاتے تھے حالاں کہ اللہ کی کتاب کو پڑھتے تھے کیا ان کو سمجھ نہیں۔ (ابن ابی الدنیا، صحیح ابن حبان، بیہقی)

(۳/ ۲۰۱۷) وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَخْطُبُ خُطْبَةً إِلَّا اللّٰهُ سَائِلُهٗ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا أَرَدْتَ بِهَا؟ قَالَ: فَكَانَ مَالِكٌ، يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا بَكٰى، ثُمَّ يَقُوْلُ: تَحْسَبُوْنَ أَنَّ عَيْنِيْ تَقَرُّ بِكَلَامِيْ عَلَيْكُمْ، وَأَنَا أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ سَائِلِيْ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: مَا أَرَدْتَ بِهٖ، فَأَقُوْلُ: أَنْتَ الشَّهِيْدُ عَلٰى قَلْبِيْ لَوْلَمْ أَعْلَمْ أَنَّهٗ أَحَبُّ إِلَيْكَ لَمْ أَقْرَأْ عَلَى اثْنَيْنِ أَبَدًا۔ رواه ابن ابي الدنيا والبيهقي مرسلا باسناد جيد۔

ترجمہ:...... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھی وعظ کہتا ہے حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن اس سے پوچھیں گے کہ اس کا کیا مقصد تھا؟ (یعنی اس سے کوئی دنیوی غرض تھی، مال، ومنفعت، یا جاہ وشہرت، یا خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے کیا تھا) حضرت مالک بن دینار کے شاگرد کہتے ہیں کہ حضرت مالک جب اس حدیث کو بیان کرتے تو روتے پھر یوں فرماتے کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ وعظ سے میری آنکھ ٹھنڈی ہوتی ہے (یعنی میرا دل خوش ہوتا ہے) حالاں کہ مجھے معلوم ہے کہ مجھ سے قیامت کے دن اس کا سوال ہوگا کہ اس وعظ کا کیا مقصد تھا، میں کہوں گا کہ (اے اللہ!) تو میرے دل کی حالت پر گواہ ہے کہ اگر مجھے یہ بات معلوم نہ ہوتی کہ تجھے یہ وعظ ونصیحت کرنا پسند ہے تو میں دو کو بھی کبھی

وعظ و نصیحت نہ کرتا۔ (اس وجہ سے وعظ کرنے پر مجبور تھا)۔ (ابن ابی الدنیا، بیہقی)

(٧/ ٢٠١٨) وَعَنْ أَبِي تَمِيمَةَ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَزْدِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الَّذِيْ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَيَنْسٰى نَفْسَهُ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِيْءُ لِلنَّاسِ وَيُحْرِقُ نَفْسَهُ الحديث. رواه الطبراني وإسناده حسن إن شاء الله۔

ترجمہ:...... حضرت جندب بن عبداللہ ازدیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کو خیر کی بات سکھائے اور خود اپنے کو بھلا دے (اس پر عمل نہ کرے) اس کی مثال اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کو روشنی دے اور خود جل کر ختم ہو جائے۔ (طبرانی)

(٨/ ٢٠١٩) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ كُلُّ مُنَافِقٍ عَلِيْمٍ بِاللِّسَانِ. رواه الطبراني في الكبير والبزار۔

ترجمہ:...... حضرت عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنے بعد سب سے زیادہ تم پر ڈر ہر اس منافق کا ہے جو زبان کا خوب جاننے والا ہو۔ (یعنی زبان اس کی خوب چلتی ہو اور عمل سے کورا ہو)۔ (طبرانی، کبیر، بزار)

(٩/ ٢٠٢٠) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَا يَكُوْنُ مُؤْمِنًا حَتّٰى يَكُوْنَ قَلْبُهُ مَعَ لِسَانِهِ سَوَاءً، وَيَكُوْنَ لِسَانُهُ مَعَ قَلْبِهِ سَوَاءً وَلَا يُخَالِفُ قَوْلُهُ عَمَلَهُ، وَيَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. رواه الاصبهاني۔

ترجمہ:...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دل زبان کے ساتھ برابر نہ ہو جائے اور اس کی زبان دل کے ساتھ برابر نہ ہو جائے، اور اس کا قول عمل کے مخالف نہ ہو اور اس کے پڑوسی اس کی برائی اور شرارتوں سے بے خوف نہ ہوں۔ (اصبہانی)

(١٠/ ٢٠٢١) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّيْ لَا أَتَخَوَّفُ عَلٰى أُمَّتِيْ مُؤْمِنًا، وَلَا مُشْرِكًا: أَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَحْجُزُهُ إِيْمَانُهُ، وَأَمَّا الْمُشْرِكُ فَيَقْمَعُهُ كُفْرُهُ، وَلٰكِنْ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ مُنَافِقًا عَالِمَ اللِّسَانِ يَقُوْلُ مَا تَعْرِفُوْنَ، وَيَعْمَلُ مَا تُنْكِرُوْنَ. رواه الطبراني في الصغير والاوسط۔

ترجمہ:...... حضرت علی بن ابی طالبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنی امت پر نہ ایمان والے کی طرف سے خوف ہے اور نہ ہی مشرک کی طرف سے کیوں کہ مؤمن کا ایمان اسے امت کو (نقصان پہنچانے اور دھوکہ دینے سے) باز رکھے گا، رہا مشرک تو اس کا (کھلم کھلا) کفر امت کو دھوکہ کھانے سے روکے رکھے گا (کیوں کہ لوگوں کو اس کا کفر معلوم ہے لہٰذا اس کے دھوکہ سے بچے رہیں گے یا یہ مطلب ہے کہ وہ مسلمان کی رعیت بن کر سرنگوں ہو کر زندگی بسر کرے گا لہٰذا وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی جرأت نہ کر سکے گا) لیکن مجھے البتہ تم پر ایسے منافق کا ڈر ہے جو زبان کا عالم ہو، باتیں ایسی کرے جس کو تم اچھا سمجھتے ہو اور اعمال وہ کرے جس کو برا سمجھتے ہو۔ (طبرانی، صغیر، اوسط)

(١١/ ٢٠٢٢) وَعَنِ الْأَغَرِّ أَبِيْ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يَسْتَخْلِفَ عُمَرَ بَعَثَ إِلَيْهِ فَدَعَاهُ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّيْ أَدْعُوْكَ إِلٰى أَمْرٍ مُتْعِبٍ لِمَنْ وَلِيَهُ، فَاتَّقِ اللّٰهَ يَا عُمَرُ بِطَاعَتِهِ، وَأَطِعْهُ بِتَقْوَاهُ فَإِنَّ التَّقِيَّ آمِنٌ مَحْفُوْظٌ، ثُمَّ إِنَّ الْأَمْرَ مَعْرُوْضٌ لَا يَسْتَوْجِبُهُ إِلَّا مَنْ عَمِلَ بِهِ، فَمَنْ أَمَرَ بِالْحَقِّ، وَعَمِلَ بِالْبَاطِلِ، وَأَمَرَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَعَمِلَ بِالْمُنْكَرِ يُوْشِكُ أَنْ تَنْقَطِعَ أُمْنِيَّتُهُ، وَأَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ، فَإِنْ أَنْتَ وَلِيْتَ عَلَيْهِمْ أَمْرَهُمْ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُجِفَّ يَدَكَ مِنْ دِمَائِهِمْ، وَأَنْ تُضْمِرَ بَطْنَكَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَأَنْ تُجِفَّ لِسَانَكَ عَنْ أَعْرَاضِهِمْ فَافْعَلْ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. رواه الطبراني۔

ترجمہ:...... حضرت اغر ابو مالکؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنانے کا ارادہ فرمایا ان کے پاس آدمی بھیج کر ان کو بلوایا، چنانچہ وہ تشریف لائے تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: میں تم کو ایسے امر کی دعوت دیتا ہوں جو ہر اس آدمی کو تھکا دیتا ہے جو اس کو سنبھالے، اے عمر! اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا، اور اس کی اطاعت کرنے میں انتہائی تقویٰ سے کام لینا، تقویٰ قابل حفاظت امر ہے، اس کے بعد یہ ہے کہ خلافت پیش کی جارہی ہے، اس کو وہی آدمی اپنے ذمہ لیتا ہے جو اس پر عمل کر سکے، لہٰذا جس نے حق بات کا حکم دیا اور خود باطل کام کیا اور بھلی بات کا حکم کیا اور خود منکرات پر عمل کرتا رہا وہ دن دور نہیں کہ اس کی آرزو ختم ہو جائے اور اس کا عمل ضائع ہو جائے، پس اگر تم لوگوں کے امور کے لیے ان کے خلیفہ ہوئے تو تم سے جہاں تک ہو سکے اپنے ہاتھوں کو لوگوں کے خون سے روکنا اور اپنے پیٹ کو ان کے مالوں سے خالی رکھنا، اور اپنی زبان کو ان کی آبرو ریزی سے بچانا، اگر تم سے ایسا ہو سکے تو کر لینا اور کسی کام پر قوت بغیر اللہ کی امداد کے نہیں۔ (طبرانی)

(۱۲/ ۲۰۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُبْصِرُ أَحَدُكُمُ الْقَذَاةَ فِي عَيْنِ أَخِيْهِ وَيَنْسَى الْجِذْعَ فِي عَيْنِهِ. رواه ابن حبان في صحيحه.

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بھائی کی آنکھ میں معمولی سا تنکا بھی دیکھ لیتے ہو اور اپنی آنکھوں کے شہتیر کو بھول جاتے ہو۔

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے معمولی معمولی عیوب بھی نظر آجاتے ہیں اور اپنے بڑے بڑے عیوب پر نظر نہیں جاتی۔ (صحیح ابن حبان)

## مسلمان کے عیوب کی پردہ پوشی کی ترغیب اور اس کی پردہ دری اور عیوب کی تلاش پر وعید

(۱/ ۲۰۲۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ. رواه مسلم وابوداؤد واللفظ له والترمذي وحسنه والنسائي وابن ماجه.

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی مسلمان کی دنیوی پریشانیوں سے کسی پریشانی کو دور کرے گا حق تعالیٰ شانہ اس کی قیامت کے دن کی پریشانیوں سے ایک پریشانی دور کرے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا حق تعالیٰ شانہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ بندہ کی اعانت و مدد میں رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی اعانت و مدد میں رہتا ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۲/ ۲۰۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه ابوداؤد واللفظ له والترمذي.

ترجمہ:...... حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اس کو ظالم کے حوالہ کرے، جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت میں لگے گا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا، اور جو کسی مسلمان کی ذرا سی پریشانی دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن کی پریشانیوں میں سے بڑی پریشانی دور کرے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

(۵/ ۲۰۲۶) وَعَنْ دُخَيْنٍ أَبِي الْهَيْثَمِ كَاتِبِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: إِنَّ لَنَا جِيْرَانًا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ لِيَأْخُذُوْهُمْ، قَالَ: لَا تَفْعَلْ وَعِظْهُمْ وَهَدِّدْهُمْ، قَالَ: إِنِّي نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا، وَأَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرَطَ

لِيَأْخُذُوهُمْ. فَقَالَ عُقْبَةُ: وَيْحَكَ لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَتَرَ عَوْرَةً فَكَأَنَّمَا اسْتَحْيَا مَوْءُودَةً فِي قَبْرِهَا. رواه ابوداؤد والنسائی بذکر القصة وبدونها، وابن حبان فی صحیحه واللفظ له والحاکم، وقال: صحیح الإسناد.

ترجمہ:...... حضرت دخین ابوالہیثم جو حضرت عقبہ بن عامرؓ کے کاتب ہیں کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) حضرت عقبہ بن عامرؓ سے عرض کیا کہ (وہ امیر مصر تھے) ہمارے پڑوسی شراب پیتے ہیں (میرا ارادہ ہے کہ) میں پولیس کو بلاؤں تا کہ وہ ان کو پکڑ لیں حضرت عقبہ بن عامرؓ نے فرمایا ایسا نہ کرو بلکہ ان کو نصیحت کرو (سمجھاؤ بجھاؤ) اور ڈراؤ دھمکاؤ، انہوں نے کہا کہ میں نے ان کو روکا تھا وہ نہ رکے، (اب میرا ارادہ ہے کہ) میں پولیس کو بلوا کر ان کو پکڑا دوں، حضرت عقبہؓ نے فرمایا: بندۂ خدا! رہنے بھی دو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی اس نے گویا زندہ در گور لڑکی کو زندہ کر دیا۔ (ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ:...... مجرم کو پولیس کے حوالہ کرنے میں وہی فاحشہ کا طشت از بام کرنا ہے اور چور کوڈا کو بنانا ہے، رہا امر بالمعروف اور معصیت کو بقدر طاقت مٹانے کا حکم تو مطلب یہ ہے کہ نصیحت کرو اور خود جتنی کوشش اس کے مٹانے کی کر سکو وہ کرو، نہ یہ کہ خود یا پولیس کے ذریعہ افشا کر کے اور اس عیب کو پھیلا کر دبی نجاست کو کریدو اور بدبو پھیلاؤ، مگر یہ حکم عیوب کے متعلق ہے جس کا نقصان اور مضرت دوسروں تک نہ پھیلے جیسے زنا، شراب نوشی وغیرہ، رہے جرائم جیسے چوری وڈکیتی اور قتل وظلم تو ان کے حاکم تک پہنچانے یا پولیس سے مدد لینے میں حرج نہیں بلکہ حکم ہے کہ مصالح عامہ مصلحت خاصہ پر مقدم ہیں۔ (از درر فوائد)

(۶/ ۲۰۲۷) وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ. فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ. وَقَالَ لِهَزَّالٍ: لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ. رواه ابوداؤد والنسائی۔

ترجمہ:...... حضرت یزید بن نعیم سے روایت ہے کہ حضرت ماعزؓ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آکر چار مرتبہ (زنا کا) اقرار کیا آپ نے ان کے رجم (سنگسار) کرنے کا حکم فرمایا اور ہزال (جنہوں نے حضرت ماعزؓ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جا کر اقرار کرنے کو کہا تھا) کو فرمایا: اگر تم ان کی پردہ پوشی رکھتے تو تمہارے لیے بہتر تھا۔ (ابوداؤد، نسائی)

(۷/ ۲۰۲۸) وَعَنْ مَكْحُولٍ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَتَى مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ، فَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَوَّابِ شَيْءٌ؛ فَسَمِعَ صَوْتَهُ. فَأَذِنَ لَهُ. فَقَالَ: إِنِّي لَمْ آتِكَ زَائِرًا وَلٰكِنْ جِئْتُكَ لِحَاجَةٍ، أَتَذْكُرُ يَوْمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَلِمَ مِنْ أَخِيهِ سَيِّئَةً فَسَتَرَهَا سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لِهٰذَا جِئْتُ. رواه الطبرانی۔

ترجمہ:...... حضرت مکحولؒ سے روایت ہے کہ حضرت عقبہ بن عامرؓ (ایک مرتبہ) حضرت مسلمہ بن مخلدؓ کے پاس آئے، دروازہ پر دربان اور ان کے درمیان کچھ بات ہوگئی (کہ دربان جانے سے روک رہا تھا) حضرت مسلمہؓ نے اندر سے حضرت عقبہؓ کی آواز سن کر اندر آنے کی اجازت دے دی، حضرت عقبہؓ نے فرمایا کہ میں آپ سے اس وقت ملنے نہیں آیا بلکہ میں تو ایک ضرورت سے آپ کے پاس آیا تھا کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جس دن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تھا جس کو اپنے بھائی کی کوئی برائی معلوم ہو پھر وہ اس پر پردہ ڈال دے حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، حضرت مسلمہؓ نے فرمایا جی ہاں! حضرت عقبہؓ نے فرمایا بس اسی حدیث کی تصدیق کرانے آیا تھا۔ (طبرانی)

(۸/ ۲۰۲۹) وَعَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا عَلَى مِصْرَ فَأَتَى الْبَوَّابُ فَقَالَ: إِنَّ أَعْرَابِيًّا عَلَى الْبَابِ يَسْتَأْذِنُ. فَقُلْتُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: فَأَشْرَفْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: أَنْزِلُ إِلَيْكَ أَوْ تَصْعَدُ؟ قَالَ: لَا تَنْزِلْ وَلَا أَصْعَدُ. حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَرْوِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَتْرِ الْمُؤْمِنِ جِئْتُ أَسْمَعُهُ قُلْتُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَتَرَ عَلَى مُؤْمِنٍ عَوْرَةً فَكَأَنَّمَا أَحْيَا

مَوْءُوْدَةً. فَضَرَبَ بَعِيْرَهٗ رَاجِعًا. رواه الطبرانی فی الاوسط۔

ترجمہ:...... حضرت رجاء بن حیوۃؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مسلمہؓ کو بیان فرماتے سنا کہ میں جس زمانہ میں مصر میں تھا کہ (ایک دن) دربان آکر کہنے لگا کہ ایک بدو دروازہ پر اندر آنے کی اجازت چاہ رہا ہے، میں نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا میں جابر بن عبداللہ ہوں (یہ سن کر) حضرت مسلمہؓ کہتے ہیں میں نے اوپر سے جھانکا اور میں نے کہا میں نیچے اتر آؤں یا آپ اوپر تشریف لاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہ آپ اتریں اور نہ میں اوپر آؤں گا، (میں تو صرف اس لیے آیا ہوں کہ) ایک حدیث مجھ تک پہنچی ہے کہ آپ وہ حدیث نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور وہ حدیث مؤمنوں کی پردہ پوشی کے بارے میں ہے، میں وہ حدیث سننے آیا ہوں، میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا وہ ایسا ہے گویا اس زندہ درگور لڑکی کو زندہ کردیا (یہ حدیث سن کر) وہ اپنے اونٹ پر واپس (مصر سے مدینہ منورہ) چلے گئے۔ (اتنا دور دراز سفر صرف ایک حدیث سننے کے لیے کیا تھا)۔ (طبرانی اوسط)

فائدہ:...... کفار عرب خسر بننے سے عار کھاتے اور لڑکی کی ولادت کو عیب سمجھتے تھے اس لیے اس کو پیدا ہوتے ہی زندہ لڑکی کو مٹی میں دبا دیتے تھے، کیا عجیب بلاغت بھرا کلام ہے کہ مسلمان کے عیب کے دفنانے اور چھپانے میں وہ ثواب ہے جو دفن شدہ معصوم بچی کے نکالنے اور پردۂ قبر کے کھولنے میں ہے، اس لیے کہ دونوں کا نتیجہ ایک ہے، عیب پوشی سے مسلمان کی شرم قائم رہی اور معصیت پر دلیر نہ ہوا تو اس کو ہلاکت اخروی سے بچایا، نیز عام اس کو نہ پھیلانے کی وجہ سے معصیت اور گناہ عام نہ ہوا، لہٰذا عذاب عام نہ آیا اور دنیا آباد رہی، زندہ لڑکی کو قبر سے نکالا تو اس کو زندگی ملی، اور عورت ہی بقاء نسل کا مدار ہے، اس لیے اس کو بچا کر گویا دنیا کو آباد کیا، نبی کریم ﷺ نے اس کی اتنی رعایت کی کہ منافقین کے نفاق کو باجود نہ معلوم ہونے کے ظاہر نہ کیا حالاں کہ وہ صرف صورت کے مسلمان تھے۔ (از درر فرائد تفسیر یسیر)

(۹/ ۲۰۳۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَتَرَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ كَشَفَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ كَشَفَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ حَتّٰى يَفْضَحَهٗ بِهَا فِيْ بَيْتِهٖ. رواه ابن ماجه باسناد حسن۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب کو چھپائے گا حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن اس کے عیب کو چھپائیں گے اور جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب کی پردہ دری کرے گا حق تعالیٰ شانہ اس کے عیب کی پردہ دری کریں گے حتی کہ اس کو گھر بیٹھے رسوا کریں گے۔ (ابن ماجہ)

(۱۰/ ۲۰۳۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادٰى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ. فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيْمَانُ إِلٰى قَلْبِهٖ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهٗ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهٖ. وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ: مَا أَعْظَمَكِ وَمَا أَعْظَمَ حُرْمَتَكِ! وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكِ. رواه الترمذی وابن حبان فی صحیحه الا انه قال فيه: يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ، وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيْمَانُ قَلْبَهٗ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ، وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ، وَلَا تَطْلُبُوْا عَثَرَاتِهِمْ. الحديث۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے پکارا کہ اے وہ گروہ جو صرف زبان سے اسلام لاتا ہے اور ایمان اس کے دل تک نہیں پہنچا تم مسلمانوں کو ایذائیں نہ پہنچاؤ، نہ ان کے عیوب کے پیچھے پڑو، جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب کے پیچھے پڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کے پیچھے پڑے گا اور جس کے عیوب کے پیچھے اللہ پڑے گا اس کو رسوا کرکے چھوڑے گا اگرچہ وہ اپنے بیچ گھر میں ہو، حضرت ابن عمرؓ نے ایک دن کعبہ پر نظر ڈالی اور فرمایا کہ (اے بیت اللہ!) تو بڑی عظمت والا

اور احترام کے قابل ہے مگر مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک تجھ سے بھی زیادہ باحرمت ہے۔۔۔۔۔۔اور ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا: تم مسلمانوں کو ایذا ئیں نہ پہنچاؤ نہ ان کو عار دلاؤ اور نہ ان کی غلطیوں کو تلاش کرو۔ (ترمذی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:۔۔۔۔۔ دوسرے ملک میں جانے کا اتفاق ہوا تو دیکھو سرکار اپنی رعیت کی کتنی پاسداری کرتی ہے، کہ جان تو بڑی چیز ہے کوئی اس کے طمانچہ بھی مارے تو اپنی جان تک لڑا دیتا ہے اور قصاص لیے بغیر نہیں چھوڑتا، اس سے بدرجہا زیادہ حق تعالیٰ شانہ کو اپنے ایمان دار بندے عزیز ہیں کہ مؤمن کے قتل کو تو کفر میں لے ہی لیا مگر ایمان کی بدولت ان کے عیوب اور خطاؤں کی اتنی رعایت ہے کہ جو اس کے پیچھے پڑتا ہے تو وہ خود مدعی بن کر اس کا انتقال لیتا ہے، کسی کی ماں بدچلن ہو اور کوئی اس کو عار دلائے کہ اے فلانی کے بیٹے یا چوری چھپے زنا اور شراب نوشی میں مبتلا ہو اور کوئی اس کی پردہ دری کرے تو اس کو محض صورت کا مسلمان قرار دیا اور مؤمنین کی جماعت سے خارج فرما دیا، ماں اپنے بچہ کو عیب دار ہو یا خطاوار خود جو چاہے پکارے یا مارے مگر دوسرا ذرا ترچھی نظر سے دیکھے تو اس کی آنکھیں نکالنے کو تیار ہو جاتی ہے، جس پر مہربان خدا کی عیب دار عالی رعیت پر محض ایمان کی خاطر یہ شفقت ہے اگر ایمان کے ساتھ طاعت اور گرویدی بھی ملی ہوئی ہو تو اس کے احترام کا کیا کیا پوچھنا، اس لیے اولیاء اللہ کی ایذاء رسانی تباہ کن اور حضرات انبیاء کا سوء ادب صریح کفر ہے۔ (از درر فرائد)

(۱۲/ ۲۰۳۲) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ أَفْسَدْتَّهُمْ أَوْكِدْتَّ تُفْسِدُهُمْ، رواہ ابوداؤد وابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:۔۔۔۔۔ حضرت معاویہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: اگر تو لوگوں کے عیوب کی تلاش کرے گا تو ان کو خراب کردے گا یا خراب ہونے کے قریب پہنچا دے گا۔ (ابوداؤد، صحیح ابن حبان)

فائدہ:۔۔۔۔۔ چور بھی خلاف قانون کر رہا ہے مگر اپنے آپ کو رعیت سمجھتا اور سرکار کا خوف دل میں رکھتا ہو، لہٰذا توقع ہے کہ تنبیہ یا سزا سے اس کی اصلاح ہو جائے، مگر ڈاکو اپنے آپ کو رعیت ہی نہیں سمجھتا اور اس کے لیے پولیس سے مقابلہ کرنے کو تیار ہو جاتا ہے، اس طرح مسلمان کی معصیت کا ارتکاب کرنے والا ہو مگر چوری چھپے تو یہ علامت ہے کہ ایمان موجود ہے اور اس لیے لوگوں میں اپنا عیب ظاہر ہونے سے شرماتا ہے الحیاء من الایمان "احیاء ایمان کا ایک بڑا حصہ ہے" اسی حقیقت کا اظہار ہے مگر جب یہ شرم جاتی رہتی ہے تو دلیر بن کر کھلم کھلا معصیت کرتا اور بے حیا بن کر کہتا ہے کہ جب خدا سے چوری نہیں تو مخلوق سے کیا چوری، ڈاکوؤں کی اصلاح چوں کہ متوقع نہیں لہٰذا ان کی سزا پھانسی ہے، یا یہ کہ محاصرہ میں لے کر ان پر گولیوں کا مینہ برسا دیا جائے ایسے وقت بے گناہ جانور یا کچھ سرکاری سپاہی بھی زد میں آجائیں تو کچھ پرواہ نہ کی جائے، جب کسی بستی میں اللہ تعالیٰ کی معصیت اور نافرمانی کھلم کھلا عام طور پر ہونے لگتی ہے تو ہیضہ وطاعون وغیرہ کی بلائے عام نازل ہوتی ہے جس میں نافرمان اور فرمانبردار سب ہی مرتے ہیں مگر پرواہ نہیں کی جاتی، لہٰذا جب مسلمان کے چھپے عیب کو ظاہر کیا تو اسے ڈاکو بنایا اور اسے دیکھ کر دوسرے چوروں کی جرأت بڑھی تو وہ اس کے جتھے میں شامل ہو گئے اسی طرح رعایا کو بگاڑ کر باغیوں کا ایک اچھا خاصہ گروہ تیار کر دیا جس کا نتیجہ ہوا کہ عذاب عام کہ صلحاء مؤمنین بھی اس کی زد میں آ گئے۔ (از درر)

(۱۳/ ۲۰۳۳) وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، وَكَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ، وَعَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ، وَالْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ، وَأَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْأَمِيْرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيْبَةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ، رواہ ابوداؤد۔

ترجمہ:۔۔۔۔۔ حضرت جبیر بن نفیر، کثیر بن مرہ، عمرو بن اسود، مقدام بن معدیکرب، ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیر جب لوگوں کے بارے میں شکوک وشبہات میں پڑ جاتا ہے تو ان کو بگاڑ دیتا ہے۔ (اور اپنے خلاف باغی بنا دیتا ہے)۔ (ابوداؤد)

# حق تعالیٰ شانہ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کرنے اور ان کے مقرر کردہ ضابطوں اور احکامات کی خلاف ورزی کرنے پر وعید

(۱/ ۳۰۳۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ أَقُوْلُ: إِيَّاكُمْ وَجَهَنَّمَ، إِيَّاكُمْ وَالْحُدُوْدَ، إِيَّاكُمْ وَجَهَنَّمَ، إِيَّاكُمْ وَالْحُدُوْدَ، إِيَّاكُمْ وَجَهَنَّمَ، إِيَّاكُمْ وَالْحُدُوْدَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِذَا أَنَا مِتُّ تَرَكْتُكُمْ وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَمَنْ وَرَدَ أَفْلَحَ. الحديث رواه بزار من رواية ليث بن ابي سليم۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: میں تمہاری کمریں پکڑے ہوئے ہوں اور یہ کہہ رہا ہوں دیکھو! جہنم سے بچو! اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ضابطوں اور احکامات کو توڑنے سے بچو، جہنم سے بچو اور اللہ تعالیٰ کے ضابطوں (کو توڑنے) سے ڈرو، جہنم سے اور اللہ تعالیٰ کے ضابطوں کو توڑنے سے ڈرو"، تین مرتبہ ارشاد فرمایا: پھر فرمایا کہ جب میں دنیا سے پردہ کر جاؤں گا تو تم کو اس حال میں چھوڑ کر جاؤں گا کہ میں تم سے پہلے حوض کوثر پر پہنچوں گا، لہٰذا جو حوض کوثر پر آجائے گا تو وہ کامیاب ہو جائے گا۔ (بزار)

(۲/ ۳۰۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. رواه البخاری ومسلم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل غیرت فرماتے ہیں اور ان کی غیرت یہ ہے کہ مؤمن اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کرے۔ (بخاری، مسلم)

(۳/ ۳۰۳۶) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَعْمَالٍ جِبَالِ تِهَامَةَ بَيْضَاءَ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ هَبَاءً مَنْثُوْرًا، قَالَ ثَوْبَانُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا، جَلِّهِمْ لَنَا، لَا نَكُوْنُ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ، وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ، وَيَأْخُذُوْنَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُوْنَ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللّٰهِ انْتَهَكُوْهَا. رواه ابن ماجه۔

ترجمہ:...... حضرت ثوبان ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کے ایسے لوگوں کو جانتا ہوں کہ وہ قیامت کے دن تہامہ کے سفید پہاڑوں کے برابر اعمال لے کر آئیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو اڑتے ہوئے غبار کی طرح بے حقیقت کر دیں گے حضرت ثوبان ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کا حال اور ان کی صفات بیان کر دیجیے کہ وہ کون لوگ ہیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ (ہم بھی وہی کام کر بیٹھیں) اور ان میں سے ہو جائیں اور ہمیں خبر بھی نہ ہو، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے بھائی ہیں اور تم ہی میں سے ہیں اور رات میں وہی اعمال کرتے ہیں جو تم کرتے ہو لیکن یہ وہ لوگ ہیں کہ جب وہ تنہائی میں ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

فائدہ:...... یعنی یہ وہ لوگ ہیں کہ نیک اعمال خوب کرتے ہیں لیکن ایمان کے ضعف اور کمزوری کی وجہ سے جب حرام کے ارتکاب کا موقع ملتا ہے تو حرام سے رکنے کے بجائے حرام کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ۔

(۴/ ۳۰۳۷) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيْمًا وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهِمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ، وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ يَقُوْلُ: اسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا، وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَدْعُوْ كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ أَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ: وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ، فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ، ثُمَّ فَسَّرَهُ فَأَخْبَرَ أَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْإِسْلَامُ، وَأَنَّ الْأَبْوَابَ

اَلْمُفَتَّحَةُ مَحَارِمُ اللّٰهِ، وَأَنَّ السُّتُورَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَالدَّاعِي عَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْآنُ، وَالدَّاعِي مِنْ فَوْقِهٖ هُوَ وَاعِظُ اللّٰهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ۔ ذكر رزين ولم اره في اصوله، انما رواه احمد والبزار مختصرا بغير هذا اللفظ باسناد حسن۔

ترجمہ:..... حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان کی ہے کہ وہ یہ کہ ایک سیدھا راستہ ہے اور اس کے دونوں طرف دیواریں ہیں، ان دیواروں میں کھلے ہوئے دروازے ہیں، دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور راستہ کے سر پر پکارنے والا کھڑا ہوا ہے جو پکار پکار کر کہتا ہے ''سیدھے راستہ پر چلے آؤ، غلط راستہ پر نہ لگو'' اس پکارنے والے کے اوپر (یعنی اس کے آگے کھڑا ہوا) ایک دوسرا پکارنے والا ہے، جب کوئی بندہ ان دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولنا چاہتا ہے تو وہ دوسرا پکارنے والا پکار کر کہتا ہے: تجھ پر افسوس ہے! اس کو نہ کھول، اگر تو اسے کھولے گا تو اس کے اندر داخل ہو جائے گا (اور وہاں سخت تکلیف میں ہوگا) پھر نبی کریم ﷺ نے اس مثال کی وضاحت کی، اور فرمایا: ''سیدھا راستہ سے مراد اسلام ہے (جس کو اختیار کر کے جنت میں پہنچتے ہیں) اور کھلے ہوئے دروازوں سے مراد وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور (دروازوں پر) پڑے ہوئے پردوں سے مراد اللہ تعالیٰ کی قائم کی ہوئی حدود ہیں اور راستہ کے سرے پر جو پکارنے والا کھڑا ہے اس سے مراد قرآن کریم ہے اور وہ دوسرا پکارنے والا جو پہلے پکارنے والے کے آگے کھڑا ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیحت کرنے والا فرشتہ ہے جو ہر مومن کے دل میں ہے۔ (رزین، احمد، بزار)

(۳۰۳۸/۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَأْخُذُ مِنِّي هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلَ بِهِنَّ أَوْيُعَلِّمَ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَأَخَذَ بِيَدِي، وَعَدَّ خَمْسًا قَالَ: اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنْ إِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا. وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا. وَلَاتُكْثِرِ الضَّحِكَ. فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ.

رواه الترمذي ورواه ابن ماجه والبيهقي وغيرهما۔

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک دن ہم لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا: کون ہے جو مجھ سے یہ چند خاص باتیں سیکھ لے، پھر وہ خود ان پر عمل کرے یا دوسرے عمل کرنے والوں کو بتائے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں..... تو آپ نے (از راہ شفقت) میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے لیا، اور گن کر یہ پانچ باتیں بتائیں۔ فرمایا: جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دی ہیں ان سے بچو، اور ان سے پورا پورا پرہیز کرو، اگر تم نے ایسا کیا تو تم بہت بڑے عبادت گزار ہو، (اور یہ عبادت نفلی عبادات کی کثرت سے افضل ہے) (دوسری بات آپ نے یہ فرمائی کہ) اللہ تعالیٰ نے جو تمہاری قسمت میں لکھا ہے اس پر راضی اور مطمئن ہو جاؤ، اگر ایسا کرو گے تو تم بڑے بے نیاز اور دولت مند ہو جاؤ گے اور (تیسری بات یہ ہے کہ) اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اگر ایسا کرو گے تو تم مومن کامل ہو جاؤ گے۔ اور (چوتھی بات یہ ہے کہ) جو تم اپنے لیے چاہتے ہو اور پسند کرتے ہو، وہی دوسرے لوگوں کے لیے بھی چاہو اور پسند کرو، اگر تم ایسا کرو گے، تو حقیقی مسلم اور پورے پورے مسلمان ہو جاؤ گے۔ اور (پانچویں بات یہ ہے کہ) زیادہ مت ہنسا کرو، کیوں کہ زیادہ ہنسا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی)

فائدہ:..... نبی پاک ﷺ یہ پانچ باتیں بتانا اور سکھانا چاہتے تھے، لیکن بتانے سے پہلے آپ نے مخاطبین میں طلب پیدا کرنے کے لیے دریافت فرمایا کہ کون ہے جو مجھ سے یہ چند خاص باتیں سیکھ لے اور پھر ان کا حق بھی ادا کرے اس طور پر کہ خود بھی عمل کرے اور دوسروں کو عمل کرنے کے لیے بھی بتائے، اس سے معلوم ہوا کہ آدمی جو دین کی باتیں سیکھے اس کے دو حق ہیں ایک خود اس پر عمل کرنا، دوسرے یہ کہ وہ باتیں دوسروں کو بتانا تاکہ وہ بھی اس پر عمل کر کے اجر و ثواب کمائیں بلکہ اگر خود پورا عمل نہ کرے تب بھی دوسروں کو بتانے سے دریغ نہ کرے۔

حدیث بالا میں ان پانچ باتوں میں سے پہلی بات یہ ارشاد فرمائی کہ انسان خواہ نفلی عبادات مثلاً نفلی نماز اور روزہ، ذکر و تلاوت نہ کرے

لیکن حرام سے بچ جائے یہ سب سے بڑی عبادت ہے اور اس کی وجہ سے انسان بڑا عبادت گزار بن جائے گا۔

دوسری بات: جو حق تعالیٰ شانہ نے قسمت میں لکھا ہے اس پر دل سے راضی اور مطمئن رہے کہ اس کی وجہ سے بڑی دلجمعی اور بے فکری نصیب ہوتی ہے۔

تیسری بات: پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ایمان کے کمال کی شرط ہے۔

چوتھی بات: کامل مسلمان ہونے کے لیے ضروری ہے کہ جو اپنے لیے پسند کرے وہ دوسرے لوگوں کے لیے بھی پسند کرے۔

پانچویں بات: زیادہ نہ ہنسایا جائے کیوں کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ اور بے حس کر دیتا ہے۔

حق تعالیٰ شانہ اپنے اس ضعیف بندے کو اور اس حدیث کے پڑھنے والوں کو عمل کی توفیق نصیب فرمائیں آمین، آدمی عمل کرنا اس کے لیے کوشش کرنا شروع کر دے اس پر حق تعالیٰ شانہ عمل کا راستہ کھول دیتے ہیں، عزم اور اپنی سی کوشش اور دعا انسان کی طرف سے ہو، آگے اس پر چلانا اور جمانا اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کا وعدہ ہے۔

## حدود قائم کرنے کی ترغیب اور قائم نہ کرنے پر وعید

شریعت کی اصطلاح میں "حدود" ان سزاؤں کو کہتے ہیں جو قرآن کریم یا سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہوں اور متعین ہوں، جیسے چوری، زنا، شراب نوشی کی سزائیں اور ان شرعی سزاؤں کو "حدود" اسی لیے کہا جاتا ہے کہ یہ سزائیں گناہوں سے روکتی ہیں اور ان کا خوف انسان اور جرم کے درمیان حائل رہتا ہے۔

**سزا کی تفصیل:**

شرعی قانون نے "جرم و سزا" کا جو ضابطہ مقرر کیا ہے اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں سزائیں تین طرح کی ہیں:

۱...... وہ سزائیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے متعین کر دیا ہے، مگر ان کے نافذ کرنے کو بندوں پر چھوڑ دیا ہے، ان میں کسی خارجی طاقت جیسے حاکم، یا حکومت کو دخل انداز ہونے کا حکم نہیں ہے شریعت نے اس طرح کی سزا کا نام "کفارہ" رکھا ہے، جیسے قسم کی خلاف ورزی یا رمضان میں بلا عذر شرعی روزہ توڑ دینے کا کفارہ۔

۲...... وہ سزائیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ثابت ہیں اور ساتھ ہی متعین ہیں، ان سزاؤں کو جاری کرنے کا اختیار تو حاکم یا حکومت کو ہے، مگر ان میں قانون سازی کا حکم کسی کو حاصل نہیں ہے، اس طرح کی سزا کو شریعت میں "حد" کہتے ہیں جیسے چوری، زنا، شراب نوشی وغیرہ۔

۳...... وہ سزائیں جنہیں قرآن کریم یا سنت رسول اللہ ﷺ نے تو متعین نہیں کیا مگر جن برے کاموں کی یہ سزائیں ہیں ان کو جرائم کی فہرست میں داخل کیا ہے اور سزا کے تعین کا مسئلہ حاکم یا حکومت کے سپرد کیا ہے، وہ موقع اور محل اور ضرورت کے مطابق سزا خود متعین کریں، گویا اس قسم کی سزاؤں میں حکومت کو قانون سازی کا حق بھی حاصل ہے مگر اس دائرہ کے اندر رہ کر جو شریعت نے متعین کر رکھا ہے، اس طرح کی سزا کو شریعت میں "تعزیر" کہا جاتا ہے۔

اب مندرجہ ذیل احادیث میں حدود کو قائم کرنے کے فضائل اور قائم نہ کرنے پر وعیدیں ملاحظہ فرمائیے۔

(۱/ ۲۰۲۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدٌّ يُقَامُ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمْطَرُوْا ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا۔

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ حد (شرعی سزا) جو زمین میں قائم کی جاتی ہے زمین والوں کے لیے تیس دن بارش ہونے سے زیادہ (خیر و برکات اور روزی کی زیادتی میں) بہتر ہے۔

(۴/ ۲۰۳۰) وفی روایۃ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ: إِقَامَةُ حَدٍّ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِهَا مِنْ أَنْ يُمْطَرُوْا أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، رواہ النسائی ھکذا مرفوعا وموقوفا. وابن ماجہ.

ترجمہ:......اور دوسری روایت میں حضرت ابوہریرہؓ کا قول ہے کہ حد کا زمین میں قائم ہونا چالیس دن بارش سے زیادہ بہتر ہے۔ (نسائی، ابن ماجہ)

(۵/ ۲۰۳۱) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقِيْمُوا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ، وَالْبَعِيْدِ، وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، رواہ ابن ماجہ.

ترجمہ:......حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب اور بعید پر اللہ تعالیٰ کی حدود کو جاری کرو اور اللہ تعالیٰ کی حدود جاری کرنے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت تم کو نہ روکے۔ (ابن ماجہ)

فائدہ:......"قریب و بعید" سے نزدیک کے اور دور کے رشتہ دار مراد ہیں کہ اگر مجرم تمہارا دور کا جاننے والا ہے تو اس پر بھی حد جاری کرو اور اگر نزدیکی رشتہ دار ہے تو اس پر بھی حد جاری کرو ایسا نہ ہو کہ دور کے رشتہ دار پر تو حد جاری کرو اور قریب کے رشتہ دار پر حد جاری کرنے سے رک جاؤ، یا یہ کہ "قریب" سے مراد کمزور ہے اور "بعید" سے مراد قوی ہے مطلب یہ ہے کہ حد ہر مجرم پر جاری کرو خواہ وہ امیر ہو یا غریب، کمزور ہو یا قوی، اپنا عزیز ہو یا غیر عزیز ہو۔

(۶/ ۲۰۳۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوْا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ ثُمَّ قَالُوْا: مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أُسَامَةُ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ؟ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ. وَأَيْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا، رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ.

ترجمہ:......حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ) قریشی صحابہ ایک مخزومی عورت کے بارے میں بہت فکرمند تھے جس نے چوری کی تھی، (اور نبی کریم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھا) ان قریشی صحابہؓ نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ اس عورت کے مقدمہ میں کون شخص نبی کریم ﷺ سے گفتگو (یعنی سفارش) کرسکتا ہے اور پھر انہوں نے یہ کہا کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ سے نبی کریم ﷺ کو بہت محبت اور تعلق ہے، اس لیے اس بارے میں آپ سے کہنے کی کچھ جرأت اسامہ کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہوسکتی، (چنانچہ ان سب نے حضرت اسامہؓ کو اس پر تیار کیا کہ وہ عورت کے بارہ میں نبی کریم ﷺ سے گفتگو کریں) حضرت اسامہؓ نے (ان لوگوں کے کہنے پر) نبی کریم ﷺ سے گفتگو کی، رسول کریم ﷺ نے (ان کی بات سن کر) فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا اور (حمد و ثناء کے بعد اس خطبہ میں) فرمایا: تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان کو اسی چیز نے ہلاک کیا کہ ان میں سے اگر کوئی شریف آدمی (یعنی دنیاوی عزت و طاقت رکھنے والا) چوری کرتا تو وہ اس کو (سزا دیے بغیر) چھوڑ دیتے تھے اور اگر ان میں سے کوئی کمزور و غریب آدمی چوری کرتا تو اس کو سزا دیتے، اللہ کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

## شراب نوشی اور اس کی خرید وفروخت اور اس کو نچوڑنے اور اٹھانے اور اس کا پیسہ کھانے پر وعید اور سختی اور اس غلط کام کو چھوڑنے اور اس سے توبہ کرنے کی ترغیب

(۱/ ۳۰۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَايَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَايَسْرِقُ السَّارِقُ، حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَايَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا، وَهُوَ مُؤْمِنٌ. رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی، وزاد مسلم۔

وفی روایة: وابوداؤد بعد قوله: وَلَايَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ: وَلٰكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ۔

وفی روایة النسائی قَالَ: لَايَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَايَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَايَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَذَكَرَ رَابِعَةً فَنَسِيْتُهَا، فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ، فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں زنا کرتا کوئی زنا کار جس وقت وہ زنا کرتا ہے اور وہ اس وقت مؤمن ہو اور نہیں چوری کرتا کوئی چور جب کہ وہ چوری کرتا ہے اور وہ اس وقت مؤمن ہو۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

اور ایک روایت میں اس کے بعد یہ اضافہ ہے لیکن توبہ اس کے بعد پیش کی جاسکتی ہے۔

اور نسائی کی ایک روایت میں اس کے اخیر میں یہ اضافہ ہے، کہ جب کوئی یہ گناہ کرتا تو وہ یقیناً اسلام کے طوق کو اپنی گردن سے نکال باہر پھینکتا ہے پھر اگر توبہ کرتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اس کی توبہ قبول فرماتے ہیں۔ (نسائی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ زنا، چوری، شراب نوشی وغیرہ حرکتیں یہ سب ایمان کے خلاف ہیں اور جس وقت کوئی شخص یہ حرکتیں کرتا ہے اس وقت اس کے دل میں ایمان کا نور بالکل نہیں رہتا، یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اسلام کے دائرہ سے بالکل نکل کر کافروں میں شامل ہوجاتا ہے خود امام بخاریؒ نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان گناہوں کا کرنے والا جس وقت کہ یہ گناہ کرتا ہے اس وقت وہ پورا مؤمن نہیں ہوتا اور اس میں ایمان کا نور نہیں رہتا، اس کو یوں سمجھنا چاہیے کہ ایمان دل کی جس خاص کیفیت کا نام ہی وہ اگر جاندار اور بیدار ہو اور دل اس کے نور سے روشن ہو تو ہرگز آدمی سے ایسا گناہ نہیں ہوسکتا، ایسے ناپاک گناہوں کے لیے آدمی کا قدم اسی وقت اٹھ سکتا ہے جب کہ دل میں ایمان کی شمع روشن نہ ہو اور وہ خاص ایمانی کیفیت غائب ہوگئی ہو، یا کسی وجہ سے بے جان ور مضمحل ہوگئی ہو جو آدمی کو گناہوں سے بچانے والی طاقت ہے، ہر زبان کا یہ عام محاورہ ہے کہ اگر کسی میں کوئی صفت بہت ناقص اور کمزور درجہ کی ہو تو اس کو کالعدم قرار دے کر اس کی مطلق نفی کردی جاتی ہے۔ خاص کر دعوت وخطابت اور ترغیب وترہیب میں یہی طرز بیان زیادہ موزوں، اور زیادہ مفید طلب ہوتا ہے، اس موقع پر شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا ایک افادہ قابل ذکر ہے، فرماتے ہیں: احادیث میں جن اعمال یا خصائل کو لازمۂ ایمان قرار دیا گیا ہے اور اس کے ترک وفقدان کی صورت میں لاایمان یا لایؤمن جیسے الفاظ فرمائے گئے ہیں ان کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ وہ واجب ہیں اور ان کی احادیث خلاف حرام۔
(کتاب الایمان، از معارف الحدیث باختصار)

(۲/ ۳۰۲۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَبَائِعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيْهِ. رواه ابوداؤد واللفظ له وابن ماجه. وزاد: وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت کی شراب پر اور اس کے پینے والے پر

اور اس کے پلانے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر اور اس کے بیچنے والے پر اور اس کو نچوڑنے والے اور اس کو اٹھا کر برتنوں میں محفوظ کرنے والے اور اس کو اٹھا کر (ایک جگہ سے دوسری جگہ) لے جانے والے اور جس کے پاس لے جائی جائے، ان سب پر۔

اور ایک روایت میں اس کا بھی اضافہ ہے اور اس کی قیمت سے کھانے والے پر۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۵/ ۳۰۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا، وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِيْرَ وَثَمَنَهُ. رواه ابوداؤد وغيره۔

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام کیا اور مردار اور اس کی قیمت کو حرام کیا اور خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام کیا۔ (ابوداؤد وغیرہ)

(۶/ ۳۰۳۶) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَاعَ الْخَمْرَ فَلْيُشَقِّصِ الْخَنَازِيْرَ. رواه ابوداؤد ايضا۔

ترجمہ:...... حضرت مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے شراب کو بیچا تو اس کو چاہیے کہ پھر خنزیروں کو حصہ داروں کے لیے کاٹ کر برابر حصہ کرے۔ (ابوداؤد)

فائدہ:...... علامہ خطابیؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک میں شراب کی حرمت کو انتہائی تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے مطلب یہ ہے کہ جو شخص شراب کے بیچنے کو حلال جانتا ہے وہ خنزیر کھانے کو بھی حلال جانے اس لیے کہ شراب اور خنزیر حرام ہونے میں اور ان کا کھانا گناہ میں برابر ہیں، جب تم خنزیر کو حلال نہیں جانتے تو پھر شراب کی قیمت کو بھی حلال نہ جانو۔ (ترغیب)

(۱۰/ ۳۰۳۷) وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا فَعَلَتْ أُمَّتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ: مَاهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَبَرَّ صَدِيْقَهُ، وَجَفَا أَبَاهُ، وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ، وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ، وَاتُّخِذَتِ الْقَيْنَاتُ، وَالْمَعَازِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ أَوْ خَسْفًا وَمَسْخًا۔ رواه الترمذى وقال: حديث غريب۔

ترجمہ:...... حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میری امت پندرہ چیزوں کو اختیار کرے گی تو ان پر مصیبتیں برس پڑیں گی، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ پندرہ چیزیں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا کہ جس وقت غنیمت کو (کہ کفار سے حاصل کرنا اور مجاہدین میں تقسیم ہونا چاہیے) دولت بنالیا جائے (کہ حقوق شرعیہ کا خیال نہ کریں اور ذاتی ملکیت کی چیز بنالیں) اور امانت کو مال غنیمت سمجھ لیا جائے (گویا کافروں سے لوٹا ہوا مال حلال ہے) اور زکوۃ کو ٹیکس سمجھ لیا جائے (کہ اس کا ادا کرنا ٹیکس اور تاوان کی طرح دشوار معلوم ہو) اور آدمی اپنی بیوی کی بات مانے اور ماں کی نافرمانی کرے (کہ ماں پر بیوی کو ترجیح دے) اور دوست کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور باپ سے جفا کرے اور اس کو ناپسند کرے۔ (کہ اپنے دوست باپ سے زیادہ پیارے ہو جائیں) اور آوازیں مسجد میں بلند ہوں (کہ جہاں ذکر اللہ بھی بلند آواز سے ادب کے خلاف ہے وہاں دنیوی امور کے شور وشغب ہوں) اور قوم کا سرداران کا فاسق بن جائے اور قوم کا چوہدری وہ بنے جو رذیل ہو۔ (کہ افسری اور حکومت بد دین اور کمینہ خصلت لوگوں کے ہاتھ میں آئے جنہیں نہ شرافت کا پاس ہو نہ شریعت کا لحاظ) اور آدمی کی عزت کی جائے اس کی شرارت کے اندیشہ سے (کہ ظالم سے ظلم کا اندیشہ ہونے کی وجہ سے اس کی عزت کے بغیر چارہ نہیں ہوتا) اور شرابیں پی جائیں اور ریشم پہنے جائیں اور گانے بجانے والیوں اور باجوں سے تعلق بنالیے جائیں، اور اس امت کے پچھلے تبرا بازی کریں پہلوں پر (کہ ائمہ وفقہاء اور خلفاء راشدین اور صحابہؓ اور پہلے کے علماء پر

طعن و تشنیع ہو) اس وقت انتظار کرو سرخ ہوا (اور خونی تند آندھی کا) یا زمین میں دھنسنے اور صورتیں (خنزیر و بندر کی شکل میں) بدل جانے کا۔ (ترمذی)

(۱۱/ ۲۰۴۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ زَنٰى أَوْشَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْإِيْمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْإِنْسَانُ الْقَمِيْصَ مِنْ رَأْسِهٖ. رواہ الحاکم۔

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے زنا کیا یا شراب پی، حق تعالیٰ شانہ اس سے ایمان کو یوں کھینچ لیتے ہیں جیسا کہ انسان اپنے سر سے قمیص کو اتار لیتا ہے۔ (حاکم)

(۱۳/ ۲۰۴۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْأٰخِرَةِ. رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی والبیہقی ولفظہ فی احدی روایتہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، وَلَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْأٰخِرَةِ وَإِنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

ترجمہ:..... حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور اس حال میں مرا کہ وہ برابر شراب پیتا ہو وہ آخرت میں شراب نہ پی سکے گا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، بیہقی)
اور ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور توبہ نہ کی، آخرت میں وہ شراب نہ پیے گا خواہ جنت میں بھی داخل ہو جائے۔

فائدہ:..... علامہ خطابیؒ اور بغویؒ نے فرمایا: آخرت میں شراب سے محرومی کا مطلب یہ ہے کہ وہ جنت میں داخل نہ ہوگا، یہ شراب پینے پر سخت وعید ہے۔

(۱۵/ ۲۰۵۰) وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ، وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنَ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ نَهْرِ الْغُوْطَةِ، قِيْلَ: وَمَا نَهْرُ الْغُوْطَةِ؟ قَالَ: نَهْرٌ يَجْرِي مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ يُؤْذِي أَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوْجِهِمْ. رواہ احمد وابویعلی وابن حبان فی صحیحہ، والحاکم۔

ترجمہ:..... حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ جنت میں داخل نہ ہوں گے، ایک شراب کا عادی، دوسرے قطع رحمی کرنے والا، تیسرے جادو کی تصدیق کرنے والا، اور جو شراب کا عادی بن کر مرا، اللہ جل وعلا، اس کو نہر غوطہ سے پلائیں گے، عرض کیا گیا: وہ نہر غوطہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا وہ نہریں جو بدکار عورتوں کی شرمگاہوں سے چلیں گی، اور ان کی شرم گاہوں کی بدبو دوزخ والوں کو تکلیف پہنچائے گی۔ (احمد، ابویعلی، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۶/ ۲۰۵۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ، وَلَا يُذِيْقَهُمْ نَعِيْمَهَا: مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَاٰكِلُ الرِّبَا، وَاٰكِلُ مَالِ الْيَتِيْمِ بِغَيْرِ حَقٍّ، وَالْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ. رواہ الحاکم۔

ترجمہ:..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے ضروری قرار دیا ہے کہ ان کو جنت میں داخل نہ کرے گا اور ان کو جنت کی نعمتیں نہیں چکھائے گا، ایک شراب کا عادی، دوسرے سود کھانے والا، تیسرے ناحق یتیم کا مال کھانے والا، چوتھے والدین کا نافرمان۔ (حاکم)

(۱۸/ ۲۰۵۲) وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: حُدِّثْتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ كَعَابِدِ وَثَنٍ. رواہ احمد ھکذا، ورجالہ رجال الصحیح، ورواہ ابن حبان فی صحیحہ عن سعید بن جبیر۔

ترجمہ:...... ابن منکدرؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے ابن عباسؓ کی طرف سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی اگر اسی حالت میں (بغیر توبہ کرے) مرجائے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کی پیشی بت پرست کی طرح ہوگی۔ (احمد، ابن حبان)

فائدہ:...... جیسا کہ گزشتہ روایت میں شراب پینے کی سخت وعید میں سے ایک وعید یہ گزری ہے کہ شراب پینے سے اسلام اور ایمان سلب ہوجاتا ہے لہٰذا وہ قیامت میں بت پرست کی طرف ہوگا کہ ایمان سے خالی ہوگا۔

(۲۱/ ۲۰۵۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَلَا عَاقٌّ، وَلَا مَنَّانٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ لِأَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يُصِيْبُوْنَ ذُنُوْبًا حَتّٰى وَجَدْتُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْعَاقِّ: ''فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ (محمد:۲۲)، وفي المنان: ''لَاتُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى'' (البقرة:۲۶۴) الأية، وفي الخمر: ''إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ'' (المائدة:۹۰) الأية، رواه الطبراني۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں تین شخص نہ جاسکیں گے ایک شراب کا عادی، دوسرے والدین کا نافرمان، تیسرے احسان جتلانے والا۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ بات مجھ پر بڑی شاق گزری اس لیے کہ ایمان والوں سے دنیا میں تو گناہ ہو ہی جاتے ہیں لیکن پھر مجھے (اس حدیث کا مضمون قرآن پاک میں) مل گیا، چنانچہ والدین کی نافرمانی اور قطع رحمی کرنے والوں کے متعلق حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے جس کا ترجمہ یہ ہے ''پھر تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو خرابی ڈالو ملک میں اور قطع کرواپنی قرابتیں'' (سورۂ محمد آیت نمبر ۲۲) اور تیسرے احسان جتلانے والے کے بارے میں حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے جس کا ترجمہ یہ ہے ''مت ضائع کرو اپنی خیرات احسان دکھ کر اور ایذا دے کر'' (آیت بقرہ ۲۶۴) اور شراب کے بارے میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے جس کا ترجمہ یہ ہے ''یہ شراب اور جوا اور بت اور پانسے سب گندے کام ہیں شیطان کے'' (آیت مائدہ نمبر ۹۰)۔ (طبرانی)

(۲۰/ ۲۰۵۴) وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَا أُبَالِي شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْعَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِيَةَ دُوْنَ اللّٰهِ، رواه النسائي۔

ترجمہ:...... حضرت ابوموسیٰؓ سے منقول ہے کہ فرمایا کرتے تھے کہ ''مجھے کوئی پروانہیں کہ شراب پی لی جائے یا اللہ کے علاوہ اس ستون کی عبادت کی جائے''۔ (نسائی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ شراب پینا اور اللہ کے ساتھ شرک کرنا یہ دونوں سخت گناہ ہیں۔

(۲۳/ ۲۰۵۵) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَايَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ أَبَدًا: الدَّيُّوْثُ وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ، وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَمَّا مُدْمِنُ الْخَمْرِ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الدَّيُّوْثُ؟ قَالَ: الَّذِي لَايُبَالِي مَنْ دَخَلَ عَلٰى أَهْلِهِ، قُلْنَا: فَمَا الرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَاءِ؟ قَالَ الَّتِي تَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ، رواه الطبراني۔

ترجمہ:...... حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہوں گے، ایک دیوث، دوسرے رجلہ، تیسرے شراب کا عادی۔ عرض کیا: یارسول اللہ! شراب پینے کا عادی تو ہم نے پہچان لیا لیکن دیوث سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر والوں کے پاس آنے والوں کی پرواہ نہ کرے کہ کون ہیں (محرم ہیں یا نہیں ان سے پردہ ضروری ہے یا نہیں؟) ہم نے عرض کیا: رجلہ سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ عورتیں جو مردوں کی مشابہت کریں (یعنی مردوں کی سی شکل وہیئت، ان کا سا لباس اور ان کا انداز اپنائیں)۔ (طبرانی)

(۲۵/ ۲۰۵۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا

وَمِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ، رواه الحاكم، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ: ...... ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: شراب (پینے سے) بچو، کیوں کہ یہ ہر برائی کی چابی ہے۔ (حاکم)

(۲۹/ ۲۰۵۷) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ، وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ، وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ. ذكره رزين۔

ترجمہ: ...... حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشادفرماتے سنا ہے: شراب ہر قسم کے گناہوں کی جامع ہے (کہ شراب پینے سے نشہ آنے کی بناء پر انسان، قتل، زنا وغیرہ جیسے قسم قسم کے گناہ کر بیٹھتا ہے) اور عورتیں شیطان کے جال ہیں (کہ عورتوں کے ذریعہ شیطان لوگوں کو اپنے جال میں پھانستا ہے اور گناہ کرواتا ہے) اور دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔ (رزین)

(۲۷/ ۲۰۵۸) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ وَإِنْ حُرِّقْتَ، وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ. رواه ابن ماجه والبيهقي۔

ترجمہ: ...... حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل اور محبوب نبیؐ نے وصیت فرمائی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شرک نہ ٹھہرانا گو تمہارے ٹکڑے کردیے جائیں یا جلادیے جاؤ، اور فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا، جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہے، اور شراب نہ پینا کہ ہر برائی کی چابی ہے۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

(۲۸/ ۲۰۵۹) وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَنَاسًا جَلَسُوْا بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوْا أَعْظَمَ الْكَبَائِرِ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيْهَا عِلْمٌ فَأَرْسَلُوْنِي إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَسْأَلُهُ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَعْظَمَ الْكَبَائِرِ شُرْبُ الْخَمْرِ، فَأَتَيْتُهُمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ، فَأَنْكَرُوْا ذٰلِكَ، وَوَثَبُوْا إِلَيْهِ جَمِيْعًا، حَتّٰى أَتَوْهُ فِي دَارِهِ، فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مَلِكًا مِنْ مُلُوْكِ بَنِي إِسْرَائِيْلَ أَخَذَ رَجُلًا فَخَيَّرَهُ بَيْنَ أَنْ يَشْرَبَ الْخَمْرَ، أَوْ يَقْتُلَ نَفْسًا، أَوْ يَزْنِي أَوْ يَأْكُلَ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ، أَوْ يَقْتُلُوْهُ؟ فَاخْتَارَ الْخَمْرَ، وَإِنَّهُ لَمَّا شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ شَيْءٍ أَرَادُوْهُ مِنْهُ، وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْرَبُهَا فَتُقْبَلُ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، وَلَا يَمُوْتُ، وَفِي مَثَانَتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا حُرِّمَتْ بِهَا عَلَيْهِ الْجَنَّةُ، فَإِنْ مَاتَ فِي أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً. رواه الطبراني بإسناد صحيح، والحاكم وقال: صحيح على شرط مسلم۔

ترجمہ: ...... حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمرؓ اور کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد بیٹھے ہوئے تھے کہ کبائر گناہوں میں بڑے گناہ کا ذکر آیا، ان میں سے کسی کے پاس اس کا علم نہ تھا لہٰذا انہوں نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے پاس بھیجا کہ میں ان سے ان کے متعلق پوچھوں، انہوں نے مجھے خبر دی کہ بڑے گناہوں میں بڑا گناہ شراب پینا ہے، چنانچہ میں ان کے پاس گیا اور ان کو حضرت عبداللہ کے اس جواب کی خبر کی۔ انہوں نے اس کو بہت شمار کیا اور سب جلدی سے ان کے گھر میں آگئے تو حضرت عبداللہؓ نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تھا کہ بنی اسرائیل کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے ایک شخص کو پکڑ کر کہا کہ چند کاموں میں سے ایک کام کرنا اختیار کرو، یا تو شراب پیو، یا کسی کو قتل کرو یا زنا کرو یا خنزیر کا گوشت کھاؤ یا پھر خود قتل ہونا پسند کرو، چنانچہ اس شخص نے شراب پینے کو اختیار کیا (یہ گمان کر کے کہ یہ ان سب گناہوں سے ہلکے درجہ کا گناہ ہے) جب اس نے شراب پی تو وہ ان سارے گناہوں سے نہ بچ سکا جو وہ گناہ اس سے کرانا چاہتے تھے، (یعنی سب گناہ کر بیٹھا) اور بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: تھا، جو کوئی شخص شراب پیتا ہے اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں، اور جو کوئی شخص اس حال میں مرے کہ اس کے مثانہ میں شراب کا تھوڑا

ساحصہ بھی ہو تو اس پر ضرور جنت حرام کردی جاتی ہے، اور شراب پی کر اگر چالیس دن کے اندر مرا تو جاہلیت کی موت مرا۔ (طبرانی)

(۲۹/ ۲۰۶۰) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اجْتَنِبُوا أُمَّ الْخَبَائِثِ فَإِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتَعَبَّدُ، وَيَعْتَزِلُ النَّاسَ، فَعَلِقَتْهُ امْرَأَةٌ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ خَادِمًا إِنَّا نَدْعُوكَ لِشَهَادَةٍ فَدَخَلَ، فَطَفِقَتْ كُلَّمَا يَدْخُلُ بَابًا أَغْلَقَتْهُ دُوْنَهُ حَتّٰى إِذَا أَفْضٰى إِلَى امْرَأَةٍ وَضِيْئَةٍ جَالِسَةٍ، وَعِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِيَةٌ فِيْهَا خَمْرٌ، فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نَدْعُكَ لِشَهَادَةٍ وَلٰكِنْ دَعَوْتُكَ لِقَتْلِ هٰذَا الْغُلَامِ، أَوْتَقَعَ عَلَيَّ، أَوْتَشْرَبَ كَأْسًا مِنَ الْخَمْرِ، فَإِنْ أَبَيْتَ صِحْتُ بِكَ وَفَضَحْتُكَ، قَالَ: فَلَمَّا رَأٰى أَنَّهُ لَابُدَّلَهُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: اسْقِيْنِي كَأْسًا مِنَ الْخَمْرِ فَسَقَتْهُ كَأْسًا مِنَ الْخَمْرِ فَقَالَ: زِيْدِيْنِي فَلَمْ تَزَلْ حَتّٰى وَقَعَ عَلَيْهَا وَقَتَلَ النَّفْسَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَايَجْتَمِعُ إِيْمَانٌ وَإِدْمَانُ الْخَمْرِ فِيْ صَدْرِ رَجُلٍ أَبَدًا وَلَيُوْشِكَنَّ أَحَدُهُمَا يُخْرِجُ صَاحِبَهُ. رواہ ابن حبان فی صحیحہ واللفظ لہ، والبیہقی۔

ترجمہ:...... حضرت عثمان بن عفان ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: برائیوں کی جڑ (یعنی شراب) سے بچو، کیوں کہ تم سے پہلے کسی امت میں ایک شخص بڑا عبادت گزار تھا وہ عبادت کرتا رہتا تھا اور لوگوں سے الگ تھلگ رہا کرتا تھا، چنانچہ ایک عورت کو اس سے محبت ہوگئی، اس عورت نے اپنا ایک خادم اس کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ ہم تم کو گواہی دینے کے لیے بلاتے ہیں، چنانچہ وہ عبادت گزار اس عورت کے گھر میں داخل ہوگیا، اور جیسے ہی ایک کمرہ سے دوسرے کمرہ میں وہ داخل ہوتا جاتا تو وہ پہلے کمرہ کا دروازہ بند کردیتی، یہاں تک کہ جب وہ ایک حسین وجمیل عورت کے پاس جو وہیں بیٹھی تھی پہنچا اور اس کے پاس ایک لڑکا بھی بیٹھا تھا اور ایک شراب کا بڑا پیالہ رکھا تھا، اس عورت نے کہا ہم نے تم کو گواہی دینے کے لیے نہیں بلایا تھا بلکہ اس لیے بلایا تھا کہ تم اس لڑکے کو قتل کرو، یا مجھ سے بدکاری کرو، یا پھر شراب کا ایک گلاس پیو اور اگر ان تین کاموں میں سے کوئی کام نہیں کروگے تو میں چلاؤں گی اور تم کو رسوا کردوں گی، جب اس عبادت گزار نے دیکھا کہ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں، کوئی کام تو کرنا ہی ہوگا تو اس نے کہا مجھے شراب کا گلاس پلادے، اس عورت نے ایک گلاس شراب کا پلادیا، اس نے کہا اور پلاؤ، اس طرح وہ پیتا رہا اور نشہ میں مست ہوکر اس عورت سے بدکاری کرلی، اور اس لڑکے کو بھی قتل کردیا لہٰذا شراب سے بچتے رہو کیوں کہ اللہ کی قسم! کسی آدمی کے دل میں ایمان اور شراب کی عادت کبھی بھی جمع نہیں ہوسکتی، اور بہت ممکن ہے کہ ایمان شراب کو یا شراب ایمان کو آدمی سے نکال باہر پھینکے (صحیح ابن حبان، بیہقی)

(۳۰/ ۲۰۶۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ آدَمَ لَمَّا أُهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: أَيْ رَبِّ "أَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ، وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ، قَالَ: إِنِّيْ أَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ" (البقرۃ:۳۰) قَالُوْا: رَبَّنَا نَحْنُ أَطْوَعُ لَكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ، قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: هَلُمُّوْا مَلَكَيْنِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَنَنْظُرُ كَيْفَ يَعْمَلَانِ؟ قَالُوْا: رَبَّنَا هَارُوْتُ وَمَارُوْتُ، قَالَ: فَأُهْبِطَا إِلَى الْأَرْضِ، فَتَمَثَّلَتْ لَهُمَا الزُّهَرَةُ امْرَأَةً مِنْ أَحْسَنِ الْبَشَرِ، فَجَاءَاهَا، فَسَأَلَاهَا، نَفْسَهَا، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَتَكَلَّمَا بِهٰذِهِ الْكَلِمَةِ مِنَ الْإِشْرَاكِ، قَالَا: وَاللّٰهِ لَانُشْرِكُ بِاللّٰهِ أَبَدًا، فَذَهَبَتْ عَنْهُمَا، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَيْهِمَا وَمَعَهَا صَبِيٌّ تَحْمِلُهُ، فَسَأَلَاهَا نَفْسَهَا، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَقْتُلَا هٰذَا الصَّبِيَّ، فَقَالَا: وَاللّٰهِ لَانَقْتُلُهُ أَبَدًا، فَذَهَبَتْ، ثُمَّ رَجَعَتْ بِقَدَحٍ مِنْ خَمْرٍ تَحْمِلُهُ، فَسَأَلَاهَا نَفْسَهَا، فَقَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تَشْرَبَا هٰذِهِ الْخَمْرَ، فَشَرِبَا فَسَكِرَا، فَوَقَعَا عَلَيْهَا، وَقَتَلَا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَفَاقَا، قَالَتِ الْمَرْأَةُ، وَاللّٰهِ مَاتَرَكْتُمَا مِنْ شَيْءٍ أَبَيْتُمَاهُ عَلَيَّ إِلَّا فَعَلْتُمَاهُ حِيْنَ سَكِرْتُمَا، فَخُيِّرَا عِنْدَ ذٰلِكَ بَيْنَ عَذَابِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَاخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا. رواہ احمد وابن حبان۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جب آدم علیہ السلام کو دنیا کی طرف سے جنت سے اتارا گیا تو فرشتو ں نے حق تعالیٰ شانہ سے عرض کیا: اے ہمارے رب! کیا آپ اس کو اپنی خلافت کے لیے زمین میں رکھیں گے جو زمین

میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا حالاں کہ ہم آپ کی تسبیح وتقدیس کرتے ہیں حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے، فرشتوں نے عرض کیا اے ہمارے رب! ہم بنی آدم سے زیادہ آپ کے فرمانبردار ہیں حق تعالیٰ شانہ نے فرشتوں سے فرمایا: جاؤ دو فرشتوں کو اختیار کرو ہم دیکھیں گے وہ کیا کرتے ہیں؟ فرشتوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! ہاروت وماروت کو اختیار کرتے ہیں حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا: جاؤ دنیا میں جاؤ، چنانچہ ایک مرتبہ زہرہ نامی ستارہ بہت خوبصورت عورت کی شکل میں ان کے سامنے آیا، وہ دونوں اس کے پاس آئے اور اس سے اپنی خواہش پورا کرنے کا مطالبہ کیا (اس لیے کہ اب ان فرشتوں کے عالم سے نکل کر عالم دنیا میں آنے کی وجہ سے خواہش پیدا ہوئی) زہرہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! تم سے اس وقت تک بات نہیں کروں گی جب تک یہ شرک کا کلمہ زبان سے نہ نکال دو، انہوں نے کہا اللہ کی قسم! ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرا سکتے چنانچہ زہرہ چلی گئی، پھر کچھ عرصہ بعد واپس آئی تو اس کے پاس ایک بچہ تھا اسے اٹھائے ہوئی تھی، پھر انہوں نے اپنی خواہش اس سے پوری کرنے کا مطالبہ کیا، اس نے کہا: اللہ کی قسم! اس وقت تک تم کو اپنے اوپر قابو نہیں دوں گی جب تک اس بچہ کو قتل نہ کر دو، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اس کو تو ہم کبھی نہیں قتل کریں گے، چنانچہ وہ پھر چلی گئی پھر کچھ عرصہ بعد شراب کا پیالہ اٹھائے آئی پھر انہوں نے اوپر قابو دینے کا اور اس سے خواہش پوری کرنے کا مطالبہ کیا، اس نے کہا: اللہ کی قسم! جب تک یہ شراب نہ پی لوگے میں اپنے اوپر قابو نہیں دوں گی، چنانچہ انہوں نے (اس گناہ کو بنسبت پہلے دو گناہوں کے چھوٹا سمجھ کر) شراب پی لی، شراب پینے سے نشہ آیا تو اس سے بدکاری کر لی، اور بچہ کو قتل کر دیا، جب ہوش آیا تو اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! جن کاموں کو تم پہلے انکار کر رہے تھے اب نشہ میں مست ہو کر وہ بھی کر بیٹھے، چنانچہ ان دونوں کو دو اختیار دیے گئے یا تو دنیا کا عذاب پسند کریں یا آخرت کا، ان دونوں نے دنیا کا عذاب اختیار کیا۔ (احمد، صحیح ابن حبان)

(۳۱/ ۳۰۶۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ مَشٰى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، وَقَالُوْا: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، وَجُعِلَتْ عِدْلًا لِلشِّرْكِ. رواه الطبراني، ورجاله رجال الصحيح۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب شراب حرام کی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ایک دوسرے کے پاس گئے اور ایک دوسرے کو خبر دی کہ شراب حرام کر دی گئی اور شراب پینا شرک کے برابر قرار دیا گیا۔ (طبرانی)

(۳۲/ ۳۰۶۳) وَعَنْ أَبِي تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ قَيْسَ بْنَ سَعِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ عَلٰى مِصْرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ كَذْبَةً مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَضْجَعًا مِنَ النَّارِ، أَوْ بَيْتًا فِي جَهَنَّمَ، وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ أَتٰى عَطْشَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. أَلَا فَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ، وَإِيَّاكُمْ وَالْغُبَيْرَاءَ، وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ مِثْلَهُ لَمْ يَخْتَلِفْ إِلَّا فِي بَيْتٍ أَوْ مَضْجَعٍ. رواه احمد وابو يعلى۔

ترجمہ:...... حضرت ابو تمیم جیشانی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت قیس بن سعید بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے جب کہ وہ مصر کے والی تھے یہ کہتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تو وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص شراب پیے گا وہ قیامت کے دن پیاسا آئے گا، خبردار! ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے اور خاص طور پر غبیراء نامی شراب سے بچو اور میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو بھی اس کے بعد سوائے حدیث پاک میں ایک لفظ کی تبدیلی کے علاوہ اس جیسی حدیث بتاتے سنا۔ (احمد، ابو یعلی)

(۳۵/ ۳۰۶۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ، وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ، يُقَالُ لَهُ: الْمِزْرُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَإِنَّ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ

يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ. قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ۔

ترجمہ:...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص جیشان سے آیا جیشان یمن میں ہے، اس نے رسول اللہ ﷺ سے ایک خاص شراب کے بارے میں سوال کیا جو اس علاقہ میں پی جاتی تھی جس کو ''مزر'' کہا جاتا ہے (اور وہ مکئی سے بنتی تھی) آپ نے اس آدمی سے پوچھا کہ کیا وہ نشہ پیدا کرتی ہے؟ اس نے کہا: ہاں! اس سے نشہ ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ (اصولی بات یہ ہے کہ) ہر نشہ آور چیز حرام ہے (مزید آپ نے فرمایا کہ سنو) نشہ پینے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ عہد ہے جس کا پورا کرنا اس نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ وہ آخرت میں اس کو ''طینۃ الخبال'' ضرور پلائے گا، لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ''طینۃ الخبال'' کیا چیز ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والا پسینہ یا فرمایا کہ دوزخیوں کے جسم سے نکلنے والا لہو پیپ۔ (مسلم، نسائی)

(۳۶/ ۲۰۶۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: الْجُنُبُ وَالسَّكْرَانُ، وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ۔ رواه البزار باسناد صحيح۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ تین شخص ایسے ہیں کہ فرشتے ان کے قریب بھی نہیں آتے، ایک جنبی (جس شخص پر غسل فرض ہو گیا ہو، جب تک وہ غسل کر کے پاکی حاصل نہ کرلے) اور دوسرے نشہ والا شخص، تیسرے جو خلوق نامی خوشبو لگائے۔ (جو خوشبو عورتیں لگایا کرتی ہیں، زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور اس میں سرخ اور زرد رنگ غالب ہوتا ہے)۔ (بزار)

(۳۷/ ۲۰۶۶) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَلَاةً، وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ حَسَنَةٌ. الْعَبْدُ الْآبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَوَالِيْهِ. فَيَضَعَ يَدَهُ فِي أَيْدِيْهِمْ، وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا حَتّٰى يَرْضٰى، وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ۔

رواه الطبراني في الاوسط وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما، والبيهقي۔

ترجمہ:...... حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ نہ ان کی نماز قبول کرتے ہیں نہ ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف چڑھتی ہے، ایک وہ غلام جو اپنے آقا سے بھاگا ہو جب تک واپس اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ نہ آئے اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں میں نہ دے دے، دوسرے وہ عورت جس پر اس کا شوہر ناراض ہو جب تک وہ راضی نہ ہو، تیسرے وہ نشہ والا شخص جب تک اس کا نشہ ختم نہ ہو جائے۔ (طبرانی، اوسط، ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، بیہقی)

(۳۸/ ۲۰۶۷) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي رَحْمَةً وَهُدًى لِلْعَالَمِيْنَ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَمْحَقَ الْمَزَامِيْرَ، وَالْكِبَارَاتِ، يَعْنِي الْبَرَابِطَ وَالْمَعَازِفَ وَالْأَوْثَانَ الَّتِي كَانَتْ تُعْبَدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَأَقْسَمَ رَبِّي بِعِزَّتِهِ: لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِي جَرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهُ وَلَا يَسْقِيْهَا صَبِيًّا صَغِيْرًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهُ، وَلَا يَدَعُهَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِي مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهَا إِيَّاهُ مِنْ حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ۔ رواه احمد۔

ترجمہ:...... حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق تعالیٰ شانہ نے مجھے سب کے لیے رحمت اور ہدایت کا ذریعہ بنا کر بھیجا ہے، اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں بانسریوں اور باجوں اور گانے بجانے کے آلات اور بتوں کو جن کی زمانہ جاہلیت میں پرستش کی جاتی تھی، ختم کروں، اور میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کھائی ہے کہ جو کوئی بندہ شراب کا ایک گھونٹ پیے گا میں ضرور اسے اس کی جگہ جہنم کا کھولتا پانی پلاؤں گا خواہ وہ فرمانبردار ہو یا نافرمان، اور جو کوئی شخص کسی چھوٹے بچے کو شراب پلائے گا میں اس پلانے والے کو ضرور جہنم کا

کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا خواہ وہ فرمانبردار ہو یا نافرمان، اور جو کوئی بندہ میرے ڈر سے شراب چھوڑ دے گا میں ضرور اس کو حظیرۃ القدس (جنت کی نعمتوں میں سے) ضرور مشروب پلاؤں گا۔ (احمد)

(٣٠/ ٢٠٦٨) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْقِيَهُ اللّٰهُ الْخَمْرَ فِي الْاٰخِرَةِ فَلْيَتْرُكْهَا فِي الدُّنْيَا. وَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْسُوَهُ اللّٰهُ الْحَرِيْرَ فِي الْاٰخِرَةِ فَلْيَتْرُكْهُ فِي الدُّنْيَا. رواه الطبراني في الاوسط

ترجمہ:...... حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں شراب پلائے وہ دنیا میں شراب چھوڑ دے، اور جو یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں ریشم پہنائے وہ دنیا میں ریشم پہننا چھوڑ دے۔ (طبرانی فی الاوسط)

(٣١/ ٢٠٦٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ شَرِبَ حَسْوَةً مِنْ خَمْرٍ، لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا. وَمَنْ شَرِبَ كَأْسًا لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ صَلَاتَهُ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا. وَالْمُدْمِنُ الْخَمْرِ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: صَدِيْدُ أَهْلِ النَّارِ۔ رواه الطبراني من رواية حكم بن نافع۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جو شخص شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا اللہ تعالیٰ تین دن کی اس کی کوئی عبادت نہ فرض نہ نفل قبول کرے گا، اور جو ایک پیالہ شراب کا پیئے گا اللہ تعالیٰ چالیس دن کی نماز اس کی قبول نہ فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر واجب کرلیا ہے کہ شراب کے عادی کو نہر خبال میں سے پلائے گا، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! نہر خبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا دوزخیوں کی پیپ۔ (طبرانی)

(٣٢/ ٢٠٧٠) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا. يُضْرَبُ عَلٰى رُؤُوْسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْقَيْنَاتِ يَخْسِفُ اللّٰهُ بِهِمُ الْأَرْضَ. وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ. رواه ابن ماجه وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... حضرت ابومالک اشعری ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے کہ اس کا نام بدل کر دوسرا نام رکھ لیں گے، ان کے سروں پر گانے بجانے کے آلات اور گانے والی عورتیں سوار ہوں گی (خوب گانے بجائے جائیں گے) ایسوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسائے گا اور انہیں بندر اور سور بنا دے گا۔ (ابن حبان، ابن ماجہ)

(٣٣/ ٢٠٧١) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ. قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ: إِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ. وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ. رواه الترمذي من رواية عبدالله بن سابط مرسلا۔

ترجمہ:...... حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں خسف (دھنسایا جانا) اور صورتوں کو مسخ اور پتھروں کا برسنا یہ تین قسم کے عذاب ہوں گے، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کب ہوگا؟ ارشاد فرمایا جب گانے والی عورتیں اور گانے بجانے کے آلات عام ہوجائیں گے اور شرابیں پی جائیں گی۔ (ترمذی)

(٣٤/ ٢٠٧٢) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ. فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ. رواه الترمذي وابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت معاویہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص شراب پیے اس کو کوڑے مارو، اگر چوتھی بار پیے تو

اس کو قتل کردو (ترمذی، ابوداؤد)

(۴۷/ ۳۰۷۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ، ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ، فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ. رواه ابوداؤد والنسائی وابن ماجه.

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نشہ کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ، پھر نشہ کرے دوبارہ کوڑے لگاؤ، پھر نشہ کرے کوڑے لگاؤ، اگر چوتھی بار نشہ کرے تو اس کو قتل کردو۔ (ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... یاد رہے کہ یہ سزا دینے کا اختیار حاکم وقت کو ہے، ہر کسی شخص کو یہ سزا دینے کا اختیار نہیں ہے، اس سے معلوم ہوا کہ شراب کا پینا اور نشہ کرنا اللہ تعالیٰ کو کتنا ناپسند اور مبغوض ہے کہ اس پر اتنی سخت سزا بتلائی گئی ہے۔

(۵۵/ ۳۰۷۴) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ سُكْرًا مَرَّةً وَاحِدَةً فَكَأَنَّمَا كَانَتْ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فَسُلِبَهَا، وَمَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ سُكْرًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قِيْلَ: وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: عُصَارَةُ أَهْلِ جَهَنَّمَ. رواه والحاکم۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایک مرتبہ نشہ کی وجہ سے نماز چھوڑ دی تو گویا اس کے پاس دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں جو اس کی تھیں سب چھین لی گئیں اور جس نے چار بار نشہ کی وجہ سے نماز چھوڑی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ واجب کرلیا ہے کہ اس کو "طینۃ الخبال" میں سے پلائے گا، عرض کیا "طینۃ الخبال" کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنمیوں کا نچوڑا ہوا پسینہ وغیرہ۔ (حاکم)

## زنا اور بدکاری خاص طور پر پڑوسی کی بیوی اور اس عورت سے جس کا شوہر سفر وغیرہ پر گیا ہو کرنے پر وعید اور عزت وآبرو اور شرم گاہ کی حفاظت کی ترغیب

(۱/ ۳۰۷۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِيءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ: الثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ. رواه البخاری ومسلم ابوداؤد والترمذی والنسائی۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کا خون حلال نہیں جو اس بات کی دل سے گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں مگر تین وجوہات میں سے کسی ایک کی وجہ سے مسلمان کا خون اور قتل جائز ہو جاتا ہے، پہلی وجہ یہ ہے کہ شادی شدہ ہو کر زنا کرے، دوسری وجہ کسی کو ناحق قتل کرے تو قصاص میں قتل کیا جائے گا، تیسری وجہ یہ کہ دین اسلام کو چھوڑ دے، مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی اختیار کرلے۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

(۲/ ۳۰۷۶) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يَانَعَايَا الْعَرَبِ! يَانَعَايَا الْعَرَبِ! إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ، الزِّنَا، وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ. رواه الطبرانی۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن زیدؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اے عرب پر رونے والیو آذر دو (عرب لوگ تباہ ہو گئے) مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ دو چیزوں کا ڈر ہے زنا اور شہوت خفیہ (چھپی ہوئی خواہش) کا۔

فائدہ:...... شہوت خفیہ (چھپی ہوئی خواہش) کا ایک مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ گناہ کا دل میں چھپانا مثلاً ایک خوبصورت عورت کو دیکھا تو ظاہر میں تو آنکھ جھکالینا تاکہ لوگ پرہیزگار سمجھیں مگر دل میں گناہ کی نیت کرنا کہ اگر یہ عورت ہاتھ لگ جائے تو اس سے خوب برا کام کروں۔

(۵/ ۲۰۷۷) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ فَيُنَادِي مُنَادٍ: هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابَ لَهُ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطٰى؟ هَلْ مِنْ مَكْرُوْبٍ فَيُفَرَّجَ عَنْهُ؟ فَلَا يَبْقٰى مُسْلِمٌ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ إِلَّا زَانِيَةٌ تَسْعٰى بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَّارًا۔

ترجمہ:...... حضرت عثمان بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور پکارنے والا پکارتا ہے کہ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا کو قبول کیا جائے؟ ہے کوئی مانگنے والا کہ اس کے سوال کو پورا کیا جائے؟ ہے کوئی پریشان حال کہ اس کی پریشانی کو دور کیا جائے؟ چنانچہ کوئی مسلمان ایسا نہیں رہتا جو اس وقت کوئی دعا کرے اور اس کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے، سوائے دو شخصوں کے، ایک وہ بدکار عورت جو بدکاری کے ذریعے کماتی ہو یا وہ جو ظلماً لوگوں سے ٹیکس وصول کرتا ہو۔ (احمد، طبرانی)

(۷/ ۲۰۷۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الزُّنَاةَ تَشْتَعِلُ وُجُوْهُهُمْ نَارًا۔ رواه الطبراني بإسناد فيه نظر۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زنا و بدکاری کرنے والوں کے چہروں پر جہنم کی آگ بھڑکے گی۔ (طبرانی)

(۸/ ۲۰۷۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلزِّنَا يُوْرِثُ الْفَقْرَ۔ رواه البيهقي. وفي إسناده الماضي بن محمد۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرمایا: زنا فقر پیدا کرتا ہے۔ (بیہقی)

(۱۲/ ۲۰۸۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيْمَانُ، فَكَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا أَقْلَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيْمَانُ، رواه ابوداؤد واللفظ له والترمذي والبيهقي والحاكم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر اس کے سر پر سائبان کی طرح رہتا ہے، جب وہ زنا سے رک جاتا ہے تو ایمان اس کے پاس واپس لوٹ آتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی، بیہقی، حاکم)

(۱۵/ ۲۰۸۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تَنْتَهُوْا عَنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَمَنْ أَصَابَ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَةِ شَيْئًا فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ مَنْ يُبْدِلَنَا صَفْحَتَهُ نُقِمْ عَلَيْهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ'' (الفرقان:۶۸) وَقَالَ: قُرِنَ الزِّنَا مَعَ الشِّرْكِ، وَقَالَ: وَلَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، ذكر رزين، ولم اره بهذا السياق في الاصول۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپ نے لوگوں کو خطاب فرمایا اے لوگو اب وقت آ گیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے باز آ جاؤ، پھر اگر کوئی شخص اس گندی چیز کو کرے تو اس کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی پردہ پوشی کی وجہ سے اپنے گناہ کو چھپائے اور اس پر پردہ ڈال دے، جو کوئی شخص ہمارے سامنے اپنے جرم کو ظاہر کرے گا ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس پر حد قائم کریں گے، اور نبی کریم ﷺ نے وہ آیت پڑھی، جس کا ترجمہ یہ ہے: ''وہ لوگ کہ نہیں پکارتے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے حاکم کو اور نہیں خون کرتے جان کا جو منع کر دی اللہ نے مگر جہاں چاہیے (جیسے جان بوجھ کو قتل کے بدلے قتل کرنا یا بدکاری کی سزا میں زانی کو سنگسار کرنا یا کوڑے لگانا وغیرہ) اور بدکاری نہیں کرتے''۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا: ''اس آیت میں) بدکاری اور زناکاری کو شرک کے ساتھ ملا دیا گیا

ہے، (جس سے معلوم ہوا کہ زنا بڑا گناہ اور سنگین جرم ہے) اور آپ نے ارشاد فرمایا: جس وقت زانی زنا کرتا ہے وہ مؤمن نہیں رہتا۔ (رزین)

(۲۱/ ۲۰۸۲) وَعَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِسْكِيْنٌ مُسْتَكْبِرٌ، وَلَا شَيْخٌ زَانٍ، وَلَا مَنَّانٌ عَلَى اللّٰهِ بِعَمَلِهٖ. رواه الطبرانی۔

ترجمہ:...... حضرت نافع سے جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں تین شخص (ابتداءً) داخل نہ ہوں گے، ایک وہ مسکین جو تکبر کرنے والا ہو (کہ فقیر ہو کر بھی تکبر کرتا ہے) دوسرے بوڑھا زانی (کہ بڑھاپے میں بھی بدکاری کرتا ہے) اور تیسرے جو عمل کر کے اللہ پر احسان جتلائے۔ (طبرانی)

(۲۷/ ۲۰۸۳) وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ أُمَّتِيْ بِخَيْرٍ مَا لَمْ يَفْشُ فِيْهِمْ وَلَدُ الزِّنَا، فَإِذَا فَشَا فِيْهِمْ وَلَدُ الزِّنَا فَأَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ. رواه احمد، واسناده حسن۔

ترجمہ:...... حضرت میمونہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میری امت اس وقت تک خیر اور بھلائی پر رہے گی جب تک ان میں زنا کی اولاد نہ پھیل جائے اور جب ایسا ہوگا تو قریب ہے کہ اللہ کا عمومی عذاب نازل ہو۔ (احمد)

(۲۸/ ۲۰۸۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِيْ قَرْيَةٍ فَقَدْ أَحَلُّوْا بِأَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللّٰهِ. رواه الحاكم۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب زنا اور سود کسی بستی (علاقے) میں عام ہو جائے تو یقیناً ان لوگوں نے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے عذاب کو خود نازل کرا دیا۔ (حاکم)

(۳۰/ ۲۰۸۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ، وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ فِيْ شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهٗ، وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَفَضَحَهٗ عَلٰى رُؤُوْسِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ. رواه ابوداؤد والنسائی وابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جب لعان کی آیت نازل ہوئی تھی: جو کوئی عورت زنا کرے اور اس زنا سے حمل ٹھہر جائے پھر بچہ پیدا ہو جائے تو اسے اللہ کی رحمت سے کوئی تعلق نہیں (یعنی وہ رحمت الٰہیہ سے دور ہے) اور اللہ تعالیٰ نہ کبھی اسے رحمت میں داخل فرمائے گا، اور نہ کبھی اپنی جنت میں داخل فرمائے گا، اور جو کوئی مرد جانتے ہوئے کہ میرا بچہ ہے اپنے سے اس بچہ کی نفی کرے اور کہے کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے پردہ کر لیں گے اور اگلے پچھلوں کے سامنے رسوا فرمائیں گے۔ (ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن حبان)

(۳۱/ ۲۰۸۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا، وَهُوَ خَلَقَكَ. قُلْتُ: إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ، ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ. رواه البخاری ومسلم، ورواه الترمذی والنسائی۔

ترجمہ:...... حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ جب کہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے، میں نے عرض کیا واقعی یہ تو بڑا گناہ ہے، پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ (یعنی میں اس کو کہاں سے کھلاؤں گا؟) میں نے عرض کیا اس کے بعد کونسا گناہ بڑا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ تم

اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرو۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

(۳۳/ ۲۰۸۷) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهٖ: مَاتَقُوْلُوْنَ فِي الزِّنَا؟ قَالُوْا: حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ فَهُوَ حَرَامٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهٖ: لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِامْرَأَةِ جَارِهٖ. رواه احمد، ورواته ثقات، والطبرانی فی الکبیر والاوسط۔

ترجمہ:...... حضرت مقداد بن اسودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ تم زنا کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا حرام ہے اللہ عزوجل اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے لہٰذا قیامت تک کے لیے حرام ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو ارشاد فرمایا: آدمی دس عورتوں کے ساتھ بدکاری کرے یہ اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ بدکاری کرنے سے زیادہ ہلکا ہے۔ (احمد، طبرانی، کبیر، اوسط)

(۳۴/ ۲۰۸۸) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَعَدَ عَلٰى فِرَاشِ مُغِيْبَةٍ قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ ثُعْبَانًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه الطبرانی والکبیر من روایۃ ابن لهيعة۔

ترجمہ:...... حضرت ابوقتادہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسی عورت کے بستر پر جا بیٹھا (اس سے بدکاری کی) جس کا شوہر غائب تھا حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن ایسے شخص پر ایک بڑا اژدھا مسلط فرمائیں گے۔ (طبرانی، اوسط، کبیر)

(۳۵/ ۲۰۸۹) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا، رَفَعَ الْحَدِيْثَ، قَالَ: مَثَلُ الَّذِيْ يَجْلِسُ عَلٰى فِرَاشِ الْمُغِيْبَةِ مَثَلُ الَّذِيْ يَنْهَشُهٗ أَسْوَدُ مِنْ أَسَاوِدِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، رواه الطبرانی، ورواته ثقات۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسی عورت کے بستر پر بیٹھا جس کا شوہر باہر گیا تھا، اس کی مثال ایسی ہے جس کو قیامت کے دن سانپ نوچے۔ (طبرانی)

(۳۶/ ۲۰۹۰) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ، مَامِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِيْنَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فِي أَهْلِهٖ، فَيَخُوْنُهٗ فِيْهِمْ إِلَّا وَقَفَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَأْخُذُ مِنْ حَسَنَاتِهٖ، مَاشَاءَ حَتّٰى يَرْضٰى، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: فَمَاظَنُّكُمْ؟ رواه مسلم وابوداؤد الا انه قَالَ فيه: إِلَّا نُصِبَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقِيْلَ: هٰذَا خَلَفَكَ فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَاشِئْتَ۔ رواه النسائی کابی داؤد، وزاد: أَتُرَوْنَ يَدَعُ لَهٗ مِنْ حَسَنَاتِهٖ شَيْئًا۔

ترجمہ:...... حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت وعزت ان لوگوں پر جو جہاد میں نہیں گئے گھروں میں ایسی ہے جیسے ان کی اپنی ماؤں کی عزت اور حرمت ہے، جو کوئی شخص مجاہد کے گھر والوں کی دیکھ بھال کے لیے مجاہد کا نائب ہو، اور پھر اس کے گھر والوں میں خیانت کرے (غلط حرکت کرے) تو وہ قیامت کے دن مجاہدین کے سامنے کھڑا ہوگا اور مجاہد اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہے گا نیکیاں لے سکے گا یہاں تک کہ خوش ہو جائے گا، پھر نبی کریم ﷺ نے ہماری طرف التفات فرما کر فرمایا اب بتلاؤ تمہارا کیا خیال ہے؟۔ (مسلم، ابوداؤد)

اور سنن نسائی کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ مجاہد اس شخص کی نیکیوں میں سے کچھ چھوڑے گا''؟ (مطلب یہ ہے کہ کچھ بھی نہیں چھوڑے گا بلکہ ساری نیکیاں لے لے گا کیوں کہ اس دن ہر کسی کو نیکیوں کی ضرورت ہوگی)۔

(۳۸/ ۲۰۹۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا

لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ، وَكَانَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ. فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَأَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلٰى أَنْ يَطَأَهَا. فَلَمَّا أَرَادَهَا عَلٰى نَفْسِهَا ارْتَعَدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكِ؟ قَالَتْ: لِأَنَّ هٰذَا عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ، وَمَا حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ. فَقَالَ: تَفْعَلِيْنَ أَنْتِ هٰذَا مِنْ مَخَافَةِ اللّٰهِ، فَأَنَا أَحْرٰى، اذْهَبِيْ فَلَكِ مَا أَعْطَيْتُكِ، وَوَاللّٰهِ لَا أَعْصِيْهِ بَعْدَهَا أَبَدًا. فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوْبًا عَلٰى بَابِهِ: إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ۔ رواه الترمذی وقال: حسن وابن حبان فی صحیحه، والحاکم وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ: ...... حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے ایک دو مرتبہ نہیں بلکہ سات مرتبہ نہیں بلکہ اس سے زیادہ مرتبہ سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: کفل بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو گناہ سے نہ بچتا۔ (بہت گناہ گار تھا) چنانچہ ایک عورت اس کے پاس آئی، اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیے کہ وہ اس کو بدکاری کرنے دے، جب اس نے بدکاری کا ارادہ کیا تو اس عورت پر لرزہ طاری ہوگیا اور رو پڑی، اس نے کہا کیوں روتی ہو؟ اس عورت نے کہا اس وجہ سے کہ یہ گناہ میں نے کبھی نہیں کیا تھا، اور مجھے اس گناہ کے کرنے پر میری ضرورت (فقر وفاقہ) نے مجبور کیا تھا، اس شخص نے کہا جب تو عورت ہو کر اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا زیادہ حقدار ہوں، جاؤ جو پیسے میں نے دیے تھے وہ بھی لے لو، اور اللہ کی قسم! کبھی میں حق تعالیٰ شانہ کی نافرمانی نہیں کروں گا، چنانچہ اسی رات اس کا انتقال ہوگیا، صبح کو اس شخص کے دروازے پر یہ لکھا تھا "اللہ تعالیٰ نے کفل کو معاف کر دیا" لوگوں کو اس بات سے بڑا تعجب ہوا۔ (ترمذی)

(۳۱/ ۲۰۹۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا شَبَابَ قُرَيْشٍ: احْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ، لَا تَزْنُوْا، أَلَا مَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ، فَلَهُ الْجَنَّةُ. رواه الحاکم والبیهقی۔

ترجمہ: ...... حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے قریش کے جوانو! اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو، بدکاری نہ کرو، خبردار! توجہ سے سنو جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر لی اس کے لیے جنت ہے۔ (حاکم، بیہقی)

(۳۲/ ۲۰۹۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا، وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا، وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ. رواه ابن حبان فی صحیحه۔

ترجمہ: ...... حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب عورت پانچوں نمازیں پڑھے، اور شرم گاہ کی حفاظت کرے، اور اپنے شوہر کی بات مانے، جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (صحیح ابن حبان)

(۳۳/ ۲۰۹۴) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ تَضَمَّنْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ. رواه البخاری واللفظ له، والترمذی وغیرهما۔

ترجمہ: ...... حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھے اپنے دو جبڑوں کے درمیان (زبان) کی اور اپنے دو پیروں کے درمیانی (شرمگاہ) کی ضمانت دے دے میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔ (بخاری، ترمذی، وغیرہما)

(۳۴/ ۲۰۹۵) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اصْدُقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَأَوْفُوْا إِذَا وَعَدْتُمْ، وَأَدُّوْا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ، وَغُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوْا أَيْدِيَكُمْ۔ رواه احمد وابن ابی الدنیا وابن حبان فی صحیحه والحاکم وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ: ...... حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم چھ چیزوں کی ضمانت دیدو میں تم کو جنت کی

خیانت دیتا ہوں۔ (۱) جب تم بات کرو سچ بولو، (۲) جب وعدہ کرو پورا، (۳) جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے امانت ادا کرو، (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، (۵) اپنی نگاہوں کو (نامحرم کے دیکھنے سے) جھکاؤ، (۵) اپنے ہاتھوں کو (ظلم سے) روکے رکھو۔ (احمد، ابن ابی الدنیا، صحیح ابن حبان، حاکم)۔

## اغلام (لڑکوں) اور جانوروں کے ساتھ بدفعلی کرنے اور عورت سے خواہ وہ اپنی بیوی یا اجنبیہ ہو لواطت کرنے پر وعید

(۱/ ۳۰۹۶) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلىٰ أُمَّتِي مِنْ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ، رواہ ابن ماجہ، والترمذی۔

ترجمہ:...... حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی امت کے بارے میں مجھے سب سے زیادہ چیز کا خوف ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے (یعنی غلام) ہے۔ (ابن ماجہ، ترمذی، حاکم)

فائدہ:...... یعنی مجھی اس بات کا خوف ہے کہ کہیں میری امت کے لوگ خواہشات نفسانی کا شکار ہو کر بے صبری نہ کر بیٹھیں، اور اس برائی میں مبتلا نہ ہو جائیں یا یہ مطلب ہے کہ یہ کام نہایت برا ہے اور اس کی حرمت بڑی شدید ہے میں ڈرتا ہوں کہ کہیں میری امت کے لوگ اس میں مبتلا نہ ہو جائیں اور اس کی وجہ سے انہیں عذاب الٰہی میں گرفتار ہونا پڑے۔ (از مظاہر حق)

(۲/ ۳۰۹۷) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا ظُلِمَ أَهْلُ الذِّمَّةِ كَانَتِ الدَّوْلَةُ دَوْلَةَ الْعَدُوِّ، وَإِذَا كَثُرَ الزِّنَا كَثُرَ السِّبَاءُ، وَإِذَا كَثُرَ اللُّوْطِيَّةُ رَفَعَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَدَهُ عَنِ الْخَلْقِ، فَلَا يُبَالِي فِي أَيِّ وَادٍ هَلَكُوْا، رواہ الطبرانی۔

ترجمہ:...... حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب ذمیوں پر (وہ جو غیر مسلم جو مسلمانوں کی حکومت کے زیر سایہ جزیہ دے کر رہتے ہیں) ظلم کیا جائے گا تو حکومت دشمنوں کی ہو جائے گی (یعنی حق تعالیٰ شانہ مسلمانوں سے چھین کر غیروں کو دے دے گا) اور جب زنا کی کثرت ہوگی تو مسلمان قیدیوں کی کثرت ہو جائے گی (یعنی مسلمانوں پر دشمن مسلط ہو کر ان کو اپنا غلام اور قیدی بنالے گا) اور جب لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کی کثرت ہوگی تو حق تعالیٰ شانہ مخلوق سے اپنی رحمت اور مہربانی کا ہاتھ اٹھالے گا اور پھر اس کو پرواہ نہ ہوگی کہ کس وادی میں جا کر ہلاک ہو جائیں۔ (طبرانی)

(۳/ ۳۰۹۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ سَبْعَةً مِنْ خَلْقِهِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتِهِ، وَرَدَّدَ اللَّعْنَةَ عَلىٰ وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثَلَاثًا، وَلَعَنَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ لَعْنَةً تَكْفِيْهِ، قَالَ: مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ، مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ، مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ، مَلْعُوْنٌ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، مَلْعُوْنٌ مَنْ أَتىٰ شَيْئًا مِنَ الْبَهَائِمِ، مَلْعُوْنٌ مَنْ عَقَّ وَالِدَيْهِ، مَلْعُوْنٌ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا، مَلْعُوْنٌ مَنْ غَيَّرَ حُدُوْدَ الْأَرْضِ مَلْعُوْنٌ مَنِ ادَّعىٰ إِلىٰ غَيْرِ مَوَالِيْهِ، (ابن ماجہ، ترمذی، حاکم)

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق تعالیٰ شانہ ساتویں آسمان کے اوپر سے اپنی مخلوق میں سے سات قسم کے لوگوں پر لعنت کرتے ہیں جن میں سے ایک قسم کے لوگوں پر تین بار لعنت کرتے ہیں اور ان میں سے ہر قسم کے لوگوں پر ایسی لعنت کرتے ہیں کہ وہی ان کی (ہلاکت و بربادی کے لیے) کافی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرے (یعنی عورتوں کو چھوڑ کر لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرے) ملعون ہے وہ قوم جو لوط کا سا عمل کرے، ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا سا عمل کرے، ملعون

ہے وہ جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرے، ملعون ہے وہ جو جانوروں کے ساتھ بدفعلی کرے، ملعون ہے وہ جو والدین کی نافرمانی کرے، ملعون ہے وہ جو نکاح میں ایک عورت اور اس کی بیٹی کو جمع کرے، ملعون ہے وہ جو (اسلامی سلطنت کی) زمین کی سرحدوں میں ردوبدل کرے، ملعون ہے وہ غلام جو اپنے آقا کے علاوہ اور کسی کی طرف منسوب ہو۔ (طبرانی)

(۶/ ۳۰۹۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعَةٌ يُصْبِحُوْنَ فِي غَضَبِ اللّٰهِ وَيُمْسُوْنَ فِي سَخَطِ اللّٰهِ. قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الْمُتَشَبِّهُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتُ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ، وَالَّذِيْ يَأْتِي الْبَهِيْمَةَ، وَالَّذِيْ يَأْتِي الرِّجَالَ. رواہ الطبرانی و البخاری: لایتابع علی حدیثہ۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار قسم کے لوگ وہ ہیں جو اللہ کے غصہ اور غضب میں صبح وشام کرتے ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: ① ...... وہ مرد جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں۔ ② ...... وہ عورتیں جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں۔ ③ ...... وہ جانور سے بدفعلی کرے۔ ④ ...... وہ مرد جو مردوں سے بدفعلی کرے۔ (طبرانی، بخاری)

(۷/ ۳۱۰۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ، فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ. رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجہ والبیہقی۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کسی شخص کو قوم لوط کا سا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو بدفعلی کرنے والے اور جس کے ساتھ بدفعلی کی جارہی ہو دونوں کا مار ڈالو۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی)

فائدہ:...... شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اغلام کی حد کے بارے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں، چنانچہ حضرت امام شافعیؒ کے دونوں قولوں میں سے صحیح قول اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا قول یہ ہے کہ فاعل (بدفعلی کرنے والے کی) حد وہی ہے جو زانی کی حد ہے، جب کہ ایک جماعت علماء کا رجحان اس طرف ہے کہ اغلام کرنے والے کو بہر صورت سنگسار کیا جائے، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کا بھی یہی قول ہے، حضرت امام شافعیؒ کا دوسرا قول یہ ہے کہ دونوں کو ہی قتل کر دیا جائے، جیسا کہ اس حدیث کے ظاہری مفہوم سے معلوم ہوتا ہے، اب رہی یہ بات کہ ان کے قتل کا طریقہ کیا ہو؟ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں پر مکان گرا دیا جائے تاکہ وہ اس کے نیچے دب کر مر جائیں، اور بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ ان کو پہاڑ کے اوپر سے لے جا کر وہاں سے پھینک دیا جائے، اس بارہ میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ (اغلام کی سزا تعزیر ہے) یعنی اس کا اختیار حاکم وقت کو ہے کہ وہ حالات ومصالح کو دیکھ کر جو سزا چاہے نافذ کرے۔ (از مظاہر حق)

صاحب کتاب حافظ منذریؒ اس حدیث کی شرح میں علماء کے مختلف اقوال ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ چار حضرات نے اغلام اور لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنے والے کو جلانے کا حکم نافذ کیا تھا ①۔ ایک حضرت ابوبکر صدیقؓ، ②۔ دوسرے حضرت علی بن ابی طالبؓ، ③۔ تیسرے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ، ④۔ چوتھے ہشام بن عبدالملک۔

(۱۰/ ۳۱۰۱) وَرَوَى ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا مِنْ طَرِيْقِهِ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ كَتَبَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ وَجَدَ رَجُلًا فِي بَعْضِ ضَوَاحِي الْعَرَبِ يُنْكَحُ كَمَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ، فَجَمَعَ لِذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرٍ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّ هٰذَا ذَنْبٌ لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ أُمَّةٌ إِلَّا أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ، فَفَعَلَ اللّٰهُ بِهِمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ، أَرَى أَنْ نُحَرِّقَهُ بِالنَّارِ، فَاجْتَمَعَ رَأْيُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحَرَّقَ بِالنَّارِ، فَأَمَرَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنْ يُحَرَّقَ بِالنَّارِ۔

ترجمہ:...... حضرت محمد بن منکدرؒ سے روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو خط لکھا کہ میں نے ایسے شخص کو عربوں کے

دیہات میں پایا ہے جس سے ایسے ہی نکاح کیا جاتا ہے جیسا کہ عورت سے نکاح کیا جاتا ہے (اسے کیا سزا دوں؟) چنانچہ (اس خط کے آنے پر) حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو جمع فرمایا جس میں حضرت علی بن ابی طالبؓ بھی تھے، حضرت علیؓ نے فرمایا کہ یہ ایسا گندہ اور قبیح فعل ہے کہ سوائے ایک امت (قوم لوط) کے کسی امت نے یہ نہیں کیا، اور اس پر اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو جو سخت سزا دی وہ آپ کو معلوم ہے، میری یہ رائے ہے کہ اس کو آگ سے جلادیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے سب صحابہؓ کی رائے اس پر متفق ہوگئی کہ اس کو آگ سے جلادیا جائے، اس پر حضرت ابوبکرؓ نے حکم فرمادیا کہ اس جلادیا جائے۔

(۱۳/ ۳۱۰۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِلٰى رَجُلٍ أَتٰى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا۔ رواه الترمذی والنسائی وابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو کسی مرد سے یا کسی عورت سے پچھلی طرف سے بدفعلی (لواطت) کرے۔ (ترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان)

(۱۴/ ۳۱۰۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هِيَ اللُّوْطِيَّةُ الصُّغْرٰى، يَعْنِي الرَّجُلَ يَأْتِي امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا۔ رواه احمد والبزار۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ چھوٹی لواطت اور بے حیائی ہے کہ آدمی اپنی عورت سے پیچھے کی جانب مباشرت کرے۔ (احمد، بزار)

(۱۵/ ۳۱۰۴) وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ۔ رواه ابن ماجه واللفظ له، والنسائی باسانید، احدها جید۔

ترجمہ:...... حضرت خزیمہ بن ثابتؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے میں نہیں شرماتا، تین بار آپ نے یہ ارشاد فرما کر فرمایا: عورتوں سے پچھلی جانب سے مباشرت نہ کیا کرو۔ (ابن ماجہ، نسائی)

(۱۶/ ۳۱۰۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَتَى النِّسَاءَ فِيْ أَعْجَازِهِنَّ فَقَدْ كَفَرَ۔ رواه الطبرانی فی الاوسط، ورواته ثقات۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورتوں سے پیچھے کی جانب سے مباشرت کرے اس نے کفر کیا۔ (بحوالہ طبرانی فی الاوسط)

(۱۷/ ۳۱۰۶) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَتٰى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رواه احمد والترمذی، والنسائی وابن ماجه وابوداؤد الا انه قَالَ: فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حائضہ عورت سے حالت حیض میں مباشرت کرے یا پیچھے کی جانب سے مباشرت کرے یا کسی کاہن کے پاس جا کر اس کی خبر کی تصدیق کرے اس نے یقیناً اس حکم کا انکار کیا جو محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ (احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) ...... اور سنن ابوداؤد کی روایت میں ہے ایسا شخص اس چیز سے بری ہے جو محمد ﷺ پر نازل ہوا۔

## ناحق قتل کرنے پر وعید

(۱/ ۲۱۰۷) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ''أَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِی الدِّمَاءِ''۔ رواہ البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے قیامت کے دن جس کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا وہ ناحق خون ہے''۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

(۲/ ۲۱۰۸) وَلِلنَّسَائِیِّ أَیْضًا: ''أَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ عَلَیْہِ الْعَبْدُ الصَّلَاۃُ، وَأَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ فِی الدِّمَاءِ''۔

ترجمہ:...... ''نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ سب سے پہلے بندہ سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اور سب سے پہلے لوگوں کے درمیان (حق تعالیٰ شانہ کی عدالت میں) جس کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا وہ ناحق خون ہے''۔

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن بندوں کے حقوق میں سے جس مقدمہ کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ انسان کے خون کا مقدمہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے جس چیز کے بارے میں سب سے پہلے سوال کیا جائے گا وہ نماز ہوگی۔ زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ منہیات (یعنی جن چیزوں سے شریعت میں روکا گیا ہے) ان میں سے جس چیز کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کا مقدمہ ہوگا اور مامورات (یعنی جن باتوں کا شریعت میں حکم دیا گیا ہے) ان میں سے جس چیز کے بارے میں سب سے پہلے سوال کیا جائے گا وہ نماز ہوگی۔ (از مظاہر حق)

(۳/ ۲۱۰۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ''لَنْ یَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِی فُسْحَۃٍ مِنْ دِیْنِہٖ مَالَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا''۔ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا: إِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْأُمُوْرِ الَّتِیْ لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَہٗ فِیْہَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَیْرِ حِلِّہٖ۔ رواہ البخاری والحاکم وقال: صحیح علی شرطہما۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک مسلمان خون حرام یعنی ناحق قتل کا ارتکاب نہ کرے وہ ہمیشہ اپنے دین کی وسعت و کشادگی میں رہتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: وہ مہلک اور تباہ کن کام جس میں انسان اپنے کو مبتلا کرے اور اس سے نجات انتہائی مشکل ہو وہ کسی کا ناحق خون بہانا ہے''۔ (بخاری، حاکم)

فائدہ:...... یوں تو ہر برائی اللہ کے غضب اور غصہ کا سبب ہے لیکن یہاں ناحق قتل کو خاص طور پر ذکر کیا ہے کہ جب تک کوئی ناحق خون سے اپنے ہاتھ کو نہیں رنگتا اس پر رحمت الٰہیہ کا ہاتھ رہتا ہے اور حق تعالیٰ کی رحمت کی امید اور اس کی بخشش کا سہارا اپنے وسیع دامن میں لیے رہتا ہے لیکن جب کوئی شخص ناحق خون سے اپنے ہاتھ رنگ لیتا ہے تو اس پر تنگی مسلط ہو جاتی ہے اور ہر وقت اس گناہ کی وجہ سے تنگی اور گھٹن محسوس کرتا ہے۔

(۴/ ۲۱۱۰) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''لَزَوَالُ الدُّنْیَا أَہْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِغَیْرِ حَقٍّ''۔ رواہ ابن ماجہ بإسناد حسن، ورواہ البیہقی والأصبہانی۔ وزاد فیہ:

''وَلَوْ أَنَّ أَہْلَ سَمَاوَاتِہٖ وَأَہْلَ أَرْضِہٖ اشْتَرَکُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ، لَأَدْخَلَہُمُ اللّٰہُ النَّارَ''

ترجمہ:...... ''حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہٗ کے نزدیک پوری دنیا کا ختم ہو جانا ایک مسلمان کے قتل ہو جانے سے زیادہ آسان ہے۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

اور اصبہانی کی روایت میں یہ بھی اضافہ ہے: اگر یہ ثابت ہو جائے کہ آسمان والے اور زمین والے سب کے سب ایک مؤمن کے قتل میں شریک ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو دوزخ کی آگ میں ڈال دے گا''۔

فائدہ:...... حق تعالیٰ شانہٗ نے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی ساری چیزیں مسلمان کے لیے ہی پیدا کی ہیں تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت

کرے اور کائنات میں قدرت کی نشانیاں دیکھ کر اور ان میں غور و فکر کر کے حق تعالیٰ کی قدرت پر یقین رکھے اور ایمان کو بڑھائے۔ لہٰذا جس شخص نے مسلمان کو قتل کیا جس کے لیے زمین و آسمان اور سب چیزیں پیدا کی گئی ہیں اس نے گویا پوری دنیا کو فنا کے گھاٹ اتار دیا، چنانچہ اسی نکتہ کی طرف قرآن کریم کی اس آیت میں اشارہ ہے: "وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا" جس شخص نے کسی کو ناحق قتل کیا (یعنی بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے اور بغیر اس کے کہ ملک میں فتنہ و فساد پھیلانے کی سزا دی جائے اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا۔ (از مظاہر حق)

یا یہ مطلب ہے کہ جیسے دنیا کا ختم ہو جانا لوگوں کے نزدیک بہت بڑی بات ہے مؤمن کا قتل کیا جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ بڑی بات ہے۔

(۵/ ۲۱۱۱) وَرَوَى ابْنُ مَاجَه عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ وَ يَقُوْلُ: "مَا أَطْيَبَكِ، وَمَا أَطْيَبَ رِيحَكِ، مَا أَعْظَمَكِ، وَمَا أَعْظَمَ حُرْمَتَكِ! وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ حُرْمَتِكِ: مَالِهٖ وَ دَمِهٖ" ۔ اللفظ لابن ماجہ۔

ترجمہ:..... "حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبۃ اللہ کا طواف کرتے دیکھا آپ فرما رہے تھے (اے کعبہ!) کس قدر پاکیزہ ہے، تیری خوشبو کس قدر عمدہ ہے تو کتنا عظمت والا ہے۔ اور تو کتنا زیادہ قابل احترام ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے مؤمن کی عزت جان اور مال کا احترام اللہ جل شانہٗ کے نزدیک تیری عزت واحترام سے زیادہ ہے"۔ (ابن ماجہ)

(۶/ ۲۱۱۲) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قُتِلَ بِالْمَدِيْنَةِ قَتِيْلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُعْلَمْ مَنْ قَتَلَهٗ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ يُقْتَلُ قَتِيْلٌ وَأَنَا فِيْكُمْ، وَلَا يُعْلَمُ مَنْ قَتَلَهٗ، لَوِ اجْتَمَعَ أَهْلُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ عَلٰى قَتْلِ امْرِئٍ لَعَذَّبَهُمُ اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يَفْعَلَ مَا يَشَاءُ)

ترجمہ:..... "حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں ایک قتل ہو گیا جس کے قاتل کا علم نہ ہو سکا۔ نبی کریم ﷺ نے منبر پر چڑھ کر ارشاد فرمایا اے لوگو اتم میں ایک شخص کا قتل ہو گیا جب کہ میں تم میں موجود ہوں اور اس کے قاتل کا علم نہیں اگر آسمان و زمین والے بھی سب ایک شخص کے قتل پر جمع ہو جائیں اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ان سب کو عذاب دے"۔ (بیہقی)

(۷/ ۲۱۱۳) ورواه البيهقي من حديث ابن عمر قال: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَعَانَ عَلٰى دَمِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ كُتِبَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ۔

ترجمہ:..... "حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کے قتل کرنے میں معمولی بات سے بھی مدد کی (جیسے کہ عربی میں "اُقْتُلْ" (قتل کر) کے بجائے صرف اُق بھی کہہ دیا) تو قیامت کے دن اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا جائے "آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ" یعنی اللہ کی رحمت سے مایوس"۔ (بیہقی)

(۸/ ۲۱۱۴) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

ترجمہ:..... "حضرت جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا"..........

(۹/ ۲۱۱۵) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَغْفِرَهٗ إِلَّا الرَّجُلَ يَمُوْتُ مُشْرِكًا، أَوْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا، رواه ابوداؤد و ابن حبان في صحيحه، والحاكم، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:..... حضرت ابو درداء فرماتے ہیں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: ہر گناہ کے بارے میں یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ

اسے معاف فرمادیں گے سوائے اس شخص کے (گناہ کے) جو شرک کی حالت میں مرا ہو یا اس مسلمان کے (گناہ کے) جس نے کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو''۔ (ابوداود، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۰/ ۲۱۱۶) وَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ سَائِلٌ، فَقَالَ: يَا أَبَا الْعَبَّاسِ! هَلْ لِلْقَاتِلِ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ! كَالْمُعْجَبِ مِنْ شَأْنِهِ: مَاذَا تَقُولُ؟ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَسْأَلَتَهُ، فَقَالَ؟ مَاذَا تَقُولُ؟ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ''يَأْتِي الْمَقْتُولُ مُتَعَلِّقًا رَأْسَهُ بِإِحْدَى يَدَيْهِ مُتَلَبِّبًا قَاتِلَهُ بِالْيَدِ الْأُخْرَى تَشْخُبُ أَوْدَاجُهُ دَمًا حَتَّى يَأْتِيَ بِهِ الْعَرْشَ، فَيَقُولُ الْمَقْتُولُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ: هٰذَا قَتَلَنِي. فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِلْقَاتِلِ؟ تَعِسْتَ، فَيُذْهَبُ بِهِ إِلَى النَّارِ''۔ رواه الترمذي و حسنه و الطبراني في الأوسط، و رواته رواة الصحيح، واللفظ له۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ان سے ایک شخص نے دریافت کیا اور یہ عرض کیا اے ابوعباس! کیا قاتل کے لیے توبہ کی گنجائش ہے؟ حضرت ابن عباس ؓ نے اس کے سوال پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تم اس بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے اپنا سوال دوبارہ لوٹایا؟ پھر ابن عباس ؓ نے فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ دو مرتبہ یوں ہی سوال و جواب ہوا۔ ابن عباس ؓ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مقتول اس حال میں (قیامت کے دن دربار الٰہی میں) آئے گا کہ اپنا سر ایک ہاتھ میں اٹھایا ہوگا اور دوسرے ہاتھ سے قاتل کو پکڑ کر عرشِ الٰہی کے پاس لائے گا اس نے مجھے قتل کیا ہے اللہ عزوجل قاتل کو فرمائیں گے تو ہلاک و برباد ہوا اور اس کو جہنم لے جایا جائے گا''۔ (ترمذی، طبرانی، فی الاوسط)

(۱۱/ ۲۱۱۷) وَرَوَاهُ فِيهِ أَيْضًا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَجِيءُ الْمَقْتُولُ آخِذًا قَاتِلَهُ، وَأَوْدَاجُهُ تَشْخُبُ دَمًا عِنْدَ ذِي الْعِزَّةِ، فَيَقُولُ: يَارَبِّ! سَلْ هٰذَا فِيمَ قَتَلَنِي؟ فَيَقُولُ: فِيمَ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: قَتَلْتُهُ لِتَكُونَ الْعِزَّةُ لِفُلَانٍ۔ قِيلَ: هِيَ لِلّٰهِ۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مقتول اپنے قاتل کو پکڑا ہوا رب العزت کے دربار میں اس حال کے اندر حاضر ہوگا کہ اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ اللہ رب العزت سے عرض کرے گا: اے میرے رب! اس سے پوچھیے اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ اللہ رب العزت قاتل سے پوچھیں گے تو نے کیوں اسے قتل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے اس کو اس لیے قتل کیا کہ عزت فلاں کے لیے ہو۔ اس سے کہا جائے گا کہ عزت تو ایک اللہ ہی کے لیے ہے''۔ (طبرانی)

(۱۲/ ۲۱۱۸) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ إِبْلِيسُ بَثَّ جُنُودَهُ فَيَقُولُ: مَنْ أَخْذَلَ الْيَوْمَ مُسْلِمًا أَلْبَسْتُهُ التَّاجَ۔ قَالَ: فَيَجِيءُ هٰذَا فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، فَيَقُولُ: يُوشِكُ أَنْ يَتَزَوَّجَ، وَيَجِيءُ هٰذَا فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى عَقَّ وَالِدَيْهِ فَيَقُولُ: يُوشِكُ أَنْ يَبَرَّهُمَا. وَيَجِيءُ هٰذَا فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى أَشْرَكَ فَيَقُولُ: أَنْتَ أَنْتَ وَيَجِيءُ هٰذَا فَيَقُولُ: لَمْ أَزَلْ بِهِ حَتَّى قَتَلَ فَيَقُولُ: أَنْتَ أَنْتَ، وَيُلْبِسُهُ التَّاجَ. رواه ابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... ''حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کو ابلیس اپنے لشکروں کو پھیلا دیتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ جو آج مسلمان سے اللہ تعالیٰ کی مدد کا ہاتھ کھینچے گا (یعنی حق سے ہٹائے گا) میں اس کو تاج پہناؤں گا، چنانچہ (مختلف شیاطین آکر اپنی کارکردگی جتلاتے ہیں) ایک آکر کہتا ہے میں فلاں کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے (میرے وساوس اور کوشش سے) اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ ابلیس کہتا ہے، بہت ممکن ہے کہ وہ دوبارہ نکاح کرلے۔ (دوسرا شیطان) ابلیس کے پاس آکر کہتا ہے میں (فلاں) کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے والدین کی نافرمانی کرلی۔ ابلیس کہتا ہے، بہت ممکن ہے کہ پھر ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے لگ جائے۔ (تیسرا شیطان) آکر کہتا ہے کہ میں فلاں کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے شرک کر ڈالا۔ وہ کہتا ہے بس تو نے بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔ (چوتھا شیطان) آکر کہتا ہے میں فلاں

کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے قتل کر ڈالا ابلیس کہتا ہے تو ہی ہے جو تاج کا مستحق ہے چنانچہ اس کو تاج پہنا دیتا ہے"۔ (صحیح ابن حبان)

(۱۳/ ۲۱۱۹) وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاغْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا"۔ رواه أبو داود، ثم روى عن خالد بن دهقان سألت يحيى بن يحيى الغساني عن قوله: "فَاغْتَبَطَ بِقَتْلِهِ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِي الْفِتْنَةِ، فَيَقْتُلُ أَحَدُهُمْ فَيَرَى أَحَدُهُمْ أَنَّهُ عَلَى هُدًى لَا يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ"۔

ترجمہ:...... "حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو قتل کر کے خوش ہو اللہ جل شانہ اس سے نہ کوئی فرض قبول فرمائیں گے نہ نفل۔ (ابوداود)

حضرت دہقان کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ غسانی سے پوچھا کہ اس کو قتل کر کے خوشی کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جو فتنہ کے زمانہ میں قتل وقتال کرتے ہیں جب ان میں سے کسی کا قتل ہو جائے تو اس کو سمجھا جائے کہ یہ صحیح ہوا۔ اور اس وجہ سے اللہ جل شانہ سے استغفار نہ کرے"۔

(۱۴/ ۲۱۲۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَتَكَلَّمُ يَقُوْلُ: وُكِّلْتُ الْيَوْمَ بِثَلَاثَةٍ: بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ حَقٍّ فَيَنْطَوِي عَلَيْهِمْ فَيَقْذِفُهُمْ فِي غَمَرَاتِ جَهَنَّمَ"۔ رواه احمد والبزار، ولفظه:

تَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ تَتَكَلَّمُ بِلِسَانٍ طَلْقٍ ذَلْقٍ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرُ بِهِمَا، وَلَهَا لِسَانٌ تَتَكَلَّمُ بِهِ فَتَقُوْلُ: إِنِّيْ أُمِرْتُ بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ، وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَبِمَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ، فَتَنْطَلِقُ بِهِمْ قَبْلَ سَائِرِ النَّاسِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ۔
وفي إسناديهما عطية العوفي، ورواه الطبراني بإسنادين رواة أحدهما رواة الصحيح، وقد روى عن أبي سعيد من قوله موقوفًا عليه۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ سے ایک گردن نکل کر بات کرے گی۔ کہے گی میں آج تین شخصوں پر مقرر کی گئی ہوں ایک ہر اس ظالم پر جو ضدی ہو اور دوسرے جو شخص اللہ جل شانہٗ کے ساتھ دوسرا کوئی معبود بنالے، تیسرے جو کسی کو ناحق قتل کرے، چنانچہ ان تین قسم کے لوگوں (ظالم، مشرک، قاتل) سے لپٹ کر جہنم کی سرخ آگ میں پھینک دے گی۔ (احمد)

بزار کی روایت میں ہے کہ جہنم کی آگ سے ایک گردن نکلے گی جو فصیح وبلیغ زبان میں بات کرے گی، اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گی اور اس کی ایک زبان ہوگی جس سے وہ بات کرے گی، چنانچہ کہے گی مجھے ہر اس شخص کے لیے حکم کیا گیا ہے جو اللہ جل شانہ کے ساتھ دوسرا کوئی معبود بنائے۔ اور دوسرے ہر ظالم ضدی کے لیے۔ اور تیسرے جو کسی کو ناحق قتل کرے وہ ایسے تین شخصوں کو عام دوزخیوں سے پانچ سو قبل جہنم میں لے جائے گی"۔ (بزار، طبرانی)

(۱۵/ ۲۱۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيْحَهَا يُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ عَامًا - رواه البخاري واللفظ له، والنسائي إلا أنه قال: مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ۔

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ذمی کو (جو مسلمانوں کی ماتحتی میں رہ رہا ہو) قتل کر دے وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ سکے گا جب کہ اس کی خوشبو چالیس سال کی دوری کی مسافت سے محسوس کی جاتی ہے"۔ (بخاری، نسائی)

## خودکشی کرنے پر وعید

(۱/ ۲۱۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ

خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ، فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا''۔

رواه البخاري و مسلم و الترمذي بتقديم وتأخير والنسائي۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی کرلے وہ ہمیشہ دوزخ میں گرایا جائے گا اور وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اور جو شخص زہر پی کر خودکشی کرلے گا اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ دوزخ کی آگ میں پیے گا اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہے گا اور جس شخص نے لوہے کے (کسی) ہتھیار (جیسے چھری وغیرہ) سے اپنے آپ کو مار ڈالا اس کا وہ ہتھیار دوزخ کی آگ میں اس کے ہاتھ میں ہوگا جس کو وہ اپنے پیٹ میں گھونپے گا اور دوزخ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا''۔ (بخاری ومسلم)

فائدہ:...... حدیث بالا کے مضمون کا خلاصہ یہ ہوا کہ اس دنیا میں جو شخص جس چیز کے ذریعہ خودکشی کرے گا آخرت میں اس کو ہمیشہ کے لیے اسی چیز کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا، لیکن یہاں ''ہمیشہ'' سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ خودکشی کو حلال جان کر اس کا ارتکاب کریں گے وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے یا پھر ''ہمیشہ'' سے مراد یہ ہے کہ خودکشی کرنے والے لمبے عرصہ تک عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ (از مظاہر حق)

(۳/ ۲۱۲۳) وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِي يَطْعُنُ نَفْسَهُ يَطْعُنُ نَفْسَهُ فِي النَّارِ وَالَّذِي يَقْتَحِمُ يَقْتَحِمُ فِي النَّارِ''۔ رواه البخاري۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے گلا گھونٹ کر اپنے آپ کو مار ڈالا وہ دوزخ میں بھی اپنا گلا گھونٹے گا اور جس شخص نے اپنے آپ کو نیزہ مار کر خودکشی کی وہ دوزخ میں بھی اپنے آپ کو نیزہ مارے گا۔ اور جس شخص نے اوپر سے کود کر خودکشی کی اور جو شخص خطرہ کی جگہ میں گھس کر (اپنے کو ختم کرے گا) وہ دوزخ کی آگ میں بھی خطرہ کی جگہ میں گھسے گا''۔ (بخاری)

(۳/ ۲۱۲۴) وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِاللهِ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، فَمَا نَسِيْنَا مِنْهُ حَدِيثًا، وَمَا نَخَافُ أَنْ يَكُونَ جُنْدُبٌ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ اللهُ: بَدَرَ عَبْدِي بِنَفْسِهِ، فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

ترجمہ:...... ''حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اس مسجد میں حضرت جندب بن عبداللہؓ نے ہم سے ایک حدیث بیان کی، جس کو (اب تک) ہم نہیں بھولے۔ اور جندبؓ ایسے ہیں کہ ان کی طرف سے ہمیں اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات کی نسبت کریں گے جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو۔ وہ بات یہ ہے کہ ایک شخص کے کچھ زخم تھا اس نے (پریشان ہوکر) خودکشی کرلی۔ اللہ جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا: میرے بندے نے اپنی جان کے بارے میں جلدی کی۔ (میرے فیصلہ کا انتظار نہ کیا بلکہ اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالا) لہٰذا اس پر میں نے جنت کو حرام کردیا''۔

(۳/ ۲۱۲۵) وَفِي رِوَايَةٍ: ''كَانَ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ، فَأَخَذَ سِكِّينًا، فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ، فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ اللهُ، بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ، الحديث۔ رواه البخاري و مسلم، ولفظه قال: ''إِنَّ رَجُلًا كَانَ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَتْ بِوَجْهِهِ قُرْحَةٌ فَلَمَّا آذَتْهُ انْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ فَنَكَأَهَا، فَلَمْ يَرْقَإِ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ۔ قَالَ رَبُّكُمْ: قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ''

(رَقَأَ): مهموزًا: أي جف وسكن جريانه۔ (الكنانة): بكسر الكاف: جعبة النشاب۔ (نكأها): بالهمز: أي نخسها و فجرها۔

ترجمہ:...... ''اور ایک روایت میں یوں ہے کہ تم سے پہلے کسی امت میں ایک شخص تھا جس کو زخم تھا۔ اس سے پریشان ہوکر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیا، چنانچہ چھری لے کر اپنے اس ہاتھ کو کاٹ ڈالا (جس میں زخم تھا) اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون نہ رکا اور وہ مر گیا۔ اللہ جل شانہٗ نے فرمایا

میرے بندے نے اپنی جان کے بارے میں جلدی کی (میرے فیصلے کا انتظار نہ کیا) لہٰذا میں نے اس پر جنت کو حرام کردیا۔ ایک روایت میں زخم کے چہرہ پر ہونے کا اور ترکش سے تیر نکال کر خودکشی کا ذکر ہے''۔ (بخاری ومسلم)

(۵/ ۲۱۲۶) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ بِهِ جِرَاحَةٌ فَأَتَى قَرْنًا لَهُ، فَأَخَذَ مِشْقَصًا فَذَبَحَ بِهِ نَفْسَهُ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رواه ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... ''حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو کچھ زخم تھا، چنانچہ وہ اپنے ترکش کے پاس آیا اور تیر لے کے اپنے کو اس سے ذبح کرڈالا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی''۔ (صحیح ابن حبان)

(۶/ ۲۱۲۷) وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ بِأَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه البخاري و مسلم و ابوداؤد والنسائي باختصار، والترمذي و صححه، ولفظه: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِنَ الْمُؤْمِنِ كَقَاتِلِهِ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَاتِلِهِ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ''۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ان کو حضرت ثابت بن ضحاکؓ نے بتلایا کہ انہوں نے (یعنی حضرت ثابتؓ نے) رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر درخت کے نیچے بیعت کی (جس کو بیعت رضوان کہا جاتا ہے) اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کی (مثلاً یہودیت، نصرانیت وغیرہ) کی جھوٹی قسم جان بوجھ کر کھائی تو وہ ایسا ہی ہوجاتا ہے جیسا کہ اس نے کہا۔ اور جس شخص نے دنیا میں اپنے آپ کو کسی چیز (مثلاً چھری وغیرہ) سے ہلاک کیا تو وہ قیامت کے دن اسی چیز کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا (یعنی اگر مثلاً کسی شخص نے چھری گھونپ کر خودکشی کرلی تو قیامت میں اس کے ہاتھ میں وہی چھری دی جائے گی جسے وہ اپنے جسم میں گھونپتا رہے گا اور جب تک کہ حق تعالیٰ کی طرف سے نجات کا حکم نہ ہوگا وہ مسلسل اسی عذاب میں مبتلا رہے گا۔ اور کسی انسان پر اس چیز کی نذر پوری کرنا واجب نہیں جس کا وہ مالک نہ ہو۔ اور مؤمن پر لعنت کرنا (اصل گناہ کے اعتبار سے) اس کے قتل کرنے کی طرح ہے۔ اور جس شخص نے کسی مسلمان پر کفر کی تہمت لگائی تو گویا اس نے اس مسلمان کو قتل کردیا (کیوں کہ کفر کی تہمت لگانا اسباب قتل میں سے ہے لہٰذا کفر کی تہمت قتل کردینے کی طرح ہے) اور جس نے اپنے آپ کو کسی چیز سے ذبح کیا قیامت کے دن اسی چیز کے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا''۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

فائدہ:...... حدیث بالا کے پہلے جز کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص نے مثلاً یوں قسم کھائی کہ ''اگر میں فلاں کام کروں تو یہودی یا نصرانی ہوں، یا دین اسلام سے یا پیغمبر اسلام سے اور یا قرآن سے بیزار ہوں'' اور پھر اس نے اس کے برخلاف کیا یعنی قسم کو جھوٹی کردیا اس طور پر کہ اس نے وہ کام کرلیا جس کے نہ کرنے کی اس نے قسم کھائی تھی تو وہ ایسا ہی ہے یہودی و نصرانی ہوگیا یا دین اسلام یا پیغمبر اسلام اور قرآن سے بیزار ہوگیا کیوں کہ قسم دراصل کام کو روکنے کے واسطے ہوتی ہے جس کے لیے وہ قسم کھائی گئی ہے، لہٰذا قسم کا سچ ہونا تو یہ ہے کہ قسم کھانے والا وہ کام نہ کرے اور اگر وہ کام کرے گا تو اپنی قسم میں جھوٹا ہوگا۔ اور جب جھوٹا ہوگا تو ویسا ہی ہوگا جیسا کہ اس نے کہا ہے۔

اس حدیث شریف کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کی قسم کھانے والا محض قسم کھانے کی وجہ سے اس قسم کے توڑنے کے بعد کافر ہوجاتا ہے کیوں کہ وہ اس طرح قسم کھا کر ایک صریح حرام فعل کا ارتکاب کرتا ہے۔ اور پھر اس قسم کو جھوٹا کر کے گویا اپنی رغبت اور رضامندی

سے کفر کو اختیار کرتا ہے لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مقصود تنبیہ کرتا ہو کہ وہ شخص یہودیوں وغیرہ کے مانند عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔

''اور کسی انسان پر اس چیز کی نذر پوری کرنا واجب نہیں جس کا وہ مالک نہ ہو'' کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً اگر کوئی شخص یوں کہے: ''اگر میرا فلاں عزیز صحت یاب ہو جائے تو میں فلاں غلام آزاد کروں گا'' جب کہ وہ فلاں غلام اس کی ملکیت میں نہ ہو تو اس صورت میں اس نذر کو پورا کرنا واجب نہیں ہے۔ (از مظاہر حق)

(۸/ ۲۱۲۸) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا، فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَسْكَرِهٖ، وَمَالَ الْآخَرُوْنَ إِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِيْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهٖ، فَقَالُوْا: مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''أَمَا إِنَّهٗ مِنْ أَهْلِ النَّارِ''۔

ترجمہ:...... ''حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان جنگ ہوئی چنانچہ نبی پاک ﷺ اپنے لشکر کے پاس اور مشرکین اپنے لشکر کے پاس چلے گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں میں ایک شخص تھا جو (ایسا بہادر تھا کہ) کسی کافر کو جو اپنے لشکر سے الگ ہوتا نہ چھوڑتا جو سامنے آتا اس کا پیچھا تلوار سے کرتا صحابہ نے کہا ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جیسا کہ فلاں شخص کہ وہ ہم سب کی طرف سے کافی ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے (بذریعہ وحی) فرمایا وہ تو دوزخی ہے''۔

(۸/ ۲۱۲۹) وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالُوْا: أَيُّنَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنْ كَانَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهٗ أَبَدًا: قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهٗ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهٗ، وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهٗ. قَالَ: فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيْدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهٗ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰى سَيْفِهٖ، فَقَتَلَ نَفْسَهٗ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: ''وَمَا ذَاكَ؟'' قَالَ: الرَّجُلُ الَّذِيْ ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهٗ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهٖ، فَخَرَجْتُ فِيْ طَلَبِهٖ حَتّٰى جُرِحَ جُرْحًا شَدِيْدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهٖ بِالْأَرْضِ وَ ذُبَابَهٗ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ، فَقَتَلَ نَفْسَهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ''إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ''۔ رواه البخاري و مسلم۔

ترجمہ:...... ''ایک روایت میں اس کے بعد یہ بھی اضافہ ہے کہ ہم نے آپس میں کہا کہ اگر وہ دوزخی ہے تو پھر ہم میں کون جنتی ہوگا، چنانچہ ایک شخص نے کہا کہ میں اس کے ساتھ مستقل رہوں گا (کہ دیکھوں گا کیا کرتا ہے) چنانچہ وہ اس کے ساتھ نکلا جب بھی وہ کھڑا ہوتا یہ بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا۔ اور جب وہ تیزی سے کہیں جاتا یہ بھی اس کے ساتھ تیزی سے جاتا۔ وہ شخص سخت زخمی ہوا۔ جان دینے میں اس نے جلد بازی کی اور تلوار کو زمین پر اس طرح رکھا کہ اس کی دھار اس کے سینے پر تھی۔ پھر اسی تلوار سے اپنے کو قتل کر ڈالا۔ جو شخص اس کے ساتھ تھا وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا بات ہوئی؟ اس نے عرض کیا کہ ابھی ابھی جس شخص کا آپ نے تذکرہ فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے لوگوں کو یہ بات بہت عجیب لگی تھی میں نے ان سے کہا تھا کہ میں تم سب کی طرف سے اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہوں چنانچہ میں اس کی تلاش میں نکلا تو وہ سخت زخمی ہوا اس نے موت کی جلدی کی اور تلوار کا پھل زمین پر رکھ کر اس کی دھار اپنے سینے کی طرف کر کے اپنے کو قتل کر ڈالا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کبھی لوگوں کی نگاہ میں جنتیوں کے سے اعمال کرتا ہے حالاں کہ وہ دوزخی ہوتا ہے اور ایک آدمی لوگوں کی نگاہ میں دوزخیوں کے سے اعمال کرتا ہے حالاں کہ وہ جنتی ہوتا ہے''۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... اس حدیث پاک سے یہ معلوم ہوا کہ آدمی کو اپنے اعمال سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیے بلکہ ڈرتے رہنا چاہیے کہ نہ معلوم انجام کیا ہو۔ کیسا ہو اکسی شخص کے اخلاص کا فیصلہ ظاہری اعمال پر نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ ہمیں مسلمان کے ساتھ اچھا گمان رکھنے کا حکم ہے، نبی کریم ﷺ نے بذریعہ وحی اس شخص کا دوزخی ہونا تنبیہ کرنے کے لیے بتلا دیا تھا لیکن وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا لہٰذا کسی شخص کے متعلق جنتی یا دوزخی کا فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

## کسی انسان کے ظلماً قتل ہونے یا ظلماً مارے جانے کے وقت اس جگہ کھڑے ہونے پر وعید اور ناحق کسی مسلمان کی پیٹھ کو (مارنے کی غرض سے) ننگا کرنے پر وعید

(۱/ ۳۱۳۰) عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَشْهَدْ أَحَدُكُمْ قَتِيلًا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ مَظْلُومًا، فَتُصِيبَهُ السَّخْطَةُ. رواہ احمد، واللفظ لہ، والطبرانی إلا أنہ قال: فَعَسَى أَنْ يُقْتَلَ مَظْلُومًا، فَتَنْزِلَ السَّخْطَةُ عَلَيْهِمْ، فَيُصِيبَهُ مَعَهُمْ) ورجالهما رجال الصحیح خلا ابن لہیعۃ۔

ترجمہ:...... ''حضرت خرشہ بن حرؓ جو صحابہ میں سے ہیں نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی کے قتل میں نہ آئے کہ ممکن ہے کہ وہ ظلماً قتل کیا جا رہا ہو کہیں اس کے قتل میں موجود رہنے والے کو بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ پہنچ جائے۔ (احمد)
اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ، بہت ممکن ہے کہ وہ ظلماً قتل کیا جا رہا ہو اور اس کی وجہ سے قتل کرنے والوں پر جب اللہ کی ناراضگی اور غصہ اترے تو یہ بھی اس ناراضگی اور غصہ کی لپیٹ میں آجائے اور ان کے ساتھ اس سے بھی حق تعالیٰ شانہٗ ناراض ہو جائیں''۔

(۲/ ۳۱۳۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَا يَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ مَوْقِفًا يُقْتَلُ فِيهِ رَجُلٌ ظُلْمًا، فَإِنَّ اللَّعْنَةَ تَنْزِلُ عَلَى كُلِّ مَنْ حَضَرَ حِينَ لَمْ يَدْفَعُوا عَنْهُ، وَلَا يَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ مَوْقِفًا يُضْرَبُ فِيهِ رَجُلٌ ظُلْمًا، فَإِنَّ اللَّعْنَةَ تَنْزِلُ عَلَى مَنْ حَضَرَهُ حِينَ لَمْ يَدْفَعُوا عَنْهُ'' ۔ رواہ الطبرانی والبیہقی بإسنادہ حسن۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ایسی جگہ نہ کھڑا ہو جہاں کسی شخص کو ظلماً ناحق قتل کیا جا رہا ہو، کیوں کہ قتل کے وقت موجود رہنے والے لوگ اس کو اس قتل سے نہیں بچائیں گے تو اللہ کی لعنت سب موجود لوگوں پر برسے گی۔ اور نہ کوئی شخص تم میں سے ایسی جگہ کھڑا ہو جہاں کسی کو ناحق مارا جا رہا ہو۔ اس لیے کہ اگر اس وقت موجود لوگوں نے اس کو نہ بچایا تو سب حاضرین پر اللہ کی لعنت برسے گی۔'' (طبرانی، بیہقی)

(۳/ ۳۱۳۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ جَرَّدَ ظَهْرَ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لَقِيَ اللّٰهَ، وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ'' ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط بإسناد جید۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسلمان کی پیٹھ ناحق (مارنے کی غرض سے) ننگی کی، حق تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ حق تعالیٰ اس پر ناراض ہوں گے''۔ (طبرانی، کبیر، اوسط)

## قاتل، ظالم، زیادتی کرنے والے کو معاف کرنے کی ترغیب اور مسلمان کی تکلیف پر خوشی کے اظہار پر وعید

(۱/ ۳۱۳۳) عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: هَشَمَ رَجُلٌ فَمَ رَجُلٍ عَلَى عَهْدِ مُعَاوِيَةَ، فَأُعْطِيَ دِيَتَهُ، فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ حَتَّى أُعْطِيَ ثَلَاثًا، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ''مَنْ تَصَدَّقَ بِدَمٍ أَوْ دُونَهُ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ إِلَى يَوْمِ تَصَدَّقَ) رواہ أبو یعلی، ورواتہ رواۃ الصحیح غیر عمران بن ظبیان۔

ترجمہ:...... ''حضرت عدی بن ثابت سے روایت ہے: حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں ایک شخص نے دوسرے کا منہ توڑ دیا تھا چنانچہ اس نے دیت دینا چاہا لیکن دوسرے نے لینے سے انکار کر دیا۔ یہاں تک تین بار پیش کش کی ہر بار اس نے لینے سے انکار کر دیا (پھر اس کی وجہ بتلائی کہ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص خون (یعنی قصاص) کو یا اس سے کم درجہ کی جنایت کو معاف کر دے تو یہ معاف کرنا اس کے ان تمام گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہوگا جو اس نے پیدائش سے معاف کرنے کے دن تک کیے ہوں''۔ (ابویعلی)

(۳/ ۲۱۳۴) وَعَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ: دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ. فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ. فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّي. فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: إِنَّا سَنُرْضِيكَ مِنْهُ. وَأَلَحَّ الْآخَرُ عَلَى مُعَاوِيَةَ شَأْنُكَ بِصَاحِبِكَ، وَأَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ، فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةً. فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي قَالَ: فَإِنِّي أَذَرُهَا لَهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا جَرَمَ لَا أُخَيِّبُكَ. فَأَمَرَ لَهُ بِمَالٍ۔ رواه الترمذي، وقال: حديث غريب، ولا أعرف لأبي السفر سماعا من أبي الدرداء. وروى ابن ماجه المرفوع منه عن أبي السفر أيضا عن أبي الدرداء، وإسناده حسن لولا الانقطاع۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابو سفرؒ سے روایت ہے کہ قریش کے ایک شخص نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا تو انصاری نے حضرت معاویہؓ سے اس کے خلاف مدد کی درخواست کی اور واقعہ بتلایا کہ اے امیر المؤمنین! اس قریشی نے میرا دانت توڑ دیا۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا ہم تم کو اس سے راضی کر دیں گے دوسرے فریق نے حضرت معاویہؓ پر اصرار کیا) کہ آپ اس سے معاف کروائیں حضرت معاویہؓ نے فرمایا تم جانو اور تمہارے ساتھی کہ اگر وہ معاف کرنا چاہے تو معاف کر دے بدلہ لینا چاہے تو بدلہ لے سکتا ہے کہ تم جانو اور یہ شخص جانے (گویا میں اس کا کوئی عوض نہیں دیتا) حضرت ابو درداءؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کے بدن کے کسی حصہ کو زخمی کیا گیا اور اس نے زخمی کرنے والے کو معاف کر دیا (یعنی اس سے کوئی بدلہ نہ لیا بلکہ درگزر کر دیا اور تقدیر الٰہی پر صابر رہا) تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور اس کا ایک گناہ معاف کر دے گا انصاری نے ابو درداءؓ سے دریافت کیا کہ کیا تم نے یہ ارشاد خود رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ ابو درداءؓ نے جواب دیا کہ میرے ان کانوں نے سنا اور میرے دل نے اس کو محفوظ رکھا۔ انصاری نے کہا پھر میں اپنا حق معاف کرتا ہوں۔ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کوئی بات نہیں (تم نے تو اس کو معاف کیا) لیکن میں تمہیں محروم نہیں واپس کروں گا، چنانچہ اسے مال دینے کا حکم دیا''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

(۴/ ۲۱۳۵) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَنْ أُصِيبَ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَتَرَكَهُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ'' ۔ رواه أحمد موقوفا من رواية مجالد۔

ترجمہ:...... ''ایک صحابیؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں جس شخص کو اس کے جسم میں کسی کی طرف سے کوئی تکلیف یا زخم وغیرہ پہنچا پھر اس نے اللہ کے لیے معاف کر دیا تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے''۔ (احمد)

(۳/ ۲۱۳۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ'' ۔ رواه مسلم والترمذي۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ مال کو کم نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کسی کو معاف کرنے سے معاف کرنے والے کی عزت ہی بڑھاتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتا ہے اس کو اونچا ہی کرتے ہیں''۔ (مسلم، ترمذی)

(۳/ ۲۱۳۷) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُشْرَفَ لَهُ

(۹/ ۴۱۲۲) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَجَدْنَا فِي قَائِمِ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ، وَصِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَأَحْسِنْ إِلٰى مَنْ أَسَاءَ إِلَيْكَ، وَقُلِ الْحَقَّ وَلَوْ عَلٰى نَفْسِكَ۔

ذکرہ رزین بن العبدری ولم ارہ، وباقی احادیث من ھذا النوع فی صلۃ الرحم۔

ترجمہ:...... ''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے قبضہ میں یہ لکھا پایا جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو اور جو تمہارے ساتھ برا سلوک کرے تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اور حق بات کہو خواہ تمہارے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو''۔ (رزین)۔

(۱۰/ ۴۱۲۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُرِقَ لَهَا شَيْءٌ، فَجَعَلَتْ تَدْعُوْ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَا تُسَبِّخِيْ عَنْهُ''۔ رواہ ابوداؤد، ومعنی لا تسبخی عنه، ای لا تخففی عنه العقوبة و تنقصی اجرك فی الأخرة بدعائك علیه۔

ترجمہ:...... ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک باران کی کوئی چیز چوری ہوگئی تو انہوں نے چور کو بددعا دینی شروع کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا کہ تم اس بددعا کے ذریعے چور کی سزا کو ہلکا نہ کرو (کہ تمہاری یہ بددعا کی وجہ سے سزا کا کچھ حصہ یہیں دنیا میں مل جائے گا) اور اپنا اجر آخرت میں (جو اس پریشانی سے تمہیں ملنے والا ہے) نہ گھٹاؤ''۔

(۱۱/ ۴۱۲۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''إِذَا وَقَفَ الْعِبَادُ لِلْحِسَابِ جَاءَ قَوْمٌ وَاضِعِيْ سُيُوْفِهِمْ عَلٰى رِقَابِهِمْ تَقْطُرُ دَمًا، فَازْدَحَمُوْا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَقِيْلَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قِيْلَ: ''الشُّهَدَاءُ كَانُوْا أَحْيَاءً مَرْزُوْقِيْنَ. ثُمَّ نَادٰى مُنَادٍ: لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ. ثُمَّ نَادَى الثَّانِيَةَ: لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ: وَمَنْ ذَا الَّذِيْ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: الْعَافُوْنَ عَنِ النَّاسِ. ثُمَّ نَادَى الثَّالِثَةَ لِيَقُمْ مَنْ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، فَلْيَدْخُلِ الْجَنَّةَ. فَقَامَ كَذَا وَكَذَا أَلْفًا. فَدَخَلُوْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ) رواہ الطبرانی فبلسناد حسن۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندے حساب دینے کے لیے (قیامت کے دن) کھڑے ہوں گے تو کچھ لوگ اس حال میں آئیں گے کہ ان کی گردنوں میں تلواریں لٹکی ہوں گی اور خون ان سے ٹپک رہا ہوگا وہ جنت کے دروازہ پر جمع ہو کر ازدحام کردیں گے پوچھا جائے گا کہ یہ لوگ کون ہیں؟ ارشاد ہوگا: یہ شہداء ہیں جو زندہ ہیں جن کو روزی دی جاتی ہے۔ پھر ایک پکارنے والا آواز دے گا۔ جس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے وہ اٹھے اور جنت میں داخل ہو پھر دوسری بار پکارنے والا آواز دے گا جس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اٹھے اور جنت میں داخل ہو جائے۔ عرض کیا: وہ کون شخص ہے جس کا اجر اللہ پر ہے؟ ارشاد ہوگا: لوگوں کو معاف کرنے والے۔ پھر تیسری بار آواز لگے گی: جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ اٹھے اور جنت میں داخل ہو چنانچہ اتنے اتنے ہزاروں کی تعداد میں لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوجائیں گے (یہ وہ لوگ ہوں گے جو درگزر اور معاف کرنے والے تھے)''۔ (طبرانی)

(۱۲/ ۴۱۲۵) وَعَنْ أَنَسٍ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ إِذْ رَأَيْنَاهُ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ ثَنَايَاهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ. قَالَ: ''رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِيْ جَثَيَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعِزَّةِ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَبِّ! خُذْ لِيْ مَظْلِمَتِيْ مِنْ أَخِيْ. فَقَالَ اللّٰهُ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِأَخِيْكَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْءٌ؟ قَالَ: يَا رَبِّ فَلْيَحْمِلْ مِنْ أَوْزَارِيْ'' وَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُكَاءِ، ثُمَّ قَالَ: ''إِنَّ ذٰلِكَ لَيَوْمٌ عَظِيْمٌ يَحْتَاجُ النَّاسُ أَنْ يُحْمَلَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ۔ فَقَالَ اللّٰهُ لِلطَّالِبِ: ارْفَعْ بَصَرَكَ فَانْظُرْ فَرَفَعَ، فَقَالَ: يَا رَبِّ أَرٰى مَدَائِنَ مِنْ ذَهَبٍ، وَقُصُوْرًا مِنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلَةً بِاللُّؤْلُؤِ، لِأَيِّ نَبِيٍّ هٰذَا؟ أَوْ لِأَيِّ صِدِّيْقٍ هٰذَا؟ أَوْ لِأَيِّ شَهِيْدٍ هٰذَا؟ قَالَ: لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ: يَا رَبِّ وَمَنْ يَمْلِكُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: أَنْتَ تَمْلِكُهُ۔ قَالَ: بِمَاذَا؟ قَالَ: بِعَفْوِكَ عَنْ أَخِيْكَ۔ يَا رَبِّ! إِنِّيْ قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ۔ قَالَ اللّٰهُ: فَخُذْ بِيَدِ أَخِيْكَ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ'' ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ: ''اتَّقُوْا

اللّٰهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ يُصْلِحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ'' ـ رواه الحاكم والبيهقي في البعث كلاهما عن عباد بن شيبة الحبطي عن سعيد بن انس عنه. وقال الحاكم: صحيح الإسناد كذا قال۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ہم نے دیکھا کہ آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے اگلے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کو کس نے ہنسایا؟ ارشاد فرمایا: میری امت کے دو شخص رب العزت کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھیں گے ان میں سے ایک عرض کرے گا: اے میرے رب! میرے بھائی سے میرا حق دلوا دے، اللہ جل شانہٗ فرمائے گا: تو اپنے بھائی سے کیا لے گا؟ اس کے پاس تو نیکیوں میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! پھر یہ میرے گناہ اس پر ڈال دے۔ اس بات پر نبی کریم ﷺ کی آنکھوں سے رونے کی وجہ آنسو بہہ پڑے پھر ارشاد فرمایا: بلاشبہ وہ قیامت کا دن بہت بڑا دن ہے، لوگوں کو اس دن اس کی حاجت ہوگی کہ ان کے گناہ ان سے اٹھا کر (کسی پر لا ددیے جائیں) اللہ جل شانہٗ حق کے طلب گار سے فرمائے گا: اپنی نگاہ اوپر کی جانب اٹھا اور پھر دیکھ، چنانچہ وہ نگاہ اوپر کی جانب اٹھائے گا اور عرض کرے گا: اے میرے رب! میں سونے کے شہر اور سونے کے محلات جن کو موتیوں سے سجایا گیا ہے دیکھ رہا ہوں۔ یہ کس نبی کے ہیں؟ یا کس صدیق کے ہیں؟ یا کس شہید کے ہیں؟ ارشاد ہوگا جو اس کی قیمت دے دے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! اس کی قیمت کا کون مالک ہو سکتا ہے؟ اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہوگا تو اس کا مالک ہے وہ عرض کرے گا: اس کی قیمت کیا ہے جس کو ادا کر کے اس کا مالک بنا جا سکتا ہے؟ ارشاد ہوگا: اپنے بھائی کو معاف کر کے اس کا مالک بن سکتا ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے اسے درگزر کیا، معاف کیا، اللہ جل شانہٗ فرمائیں گے اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اسے بھی جنت میں داخل کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح کر لو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں صلح کرائے گا۔۔ (حاکم، بیہقی)

(۱۳/ ۴۱۳۶) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيْكَ، فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ) رواه الترمذي، وقال: حديث حسن غريب، و مكحول قد سمع من واثلة۔

ترجمہ:...... ''حضرت واثلہ بن اسقع ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار مت کرو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرما کر (اس سے مصیبت دُور کر دے گا) اور تمہیں اس میں مبتلا کر دے گا''۔

(۱۴/ ۴۱۳۷) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ'' ـ قال أَحْمَدُ قَالُوا: إسناده بمتصل۔ خالد بن معدان لم يدرك معاذ بن جبل۔ (ترمذی)

ترجمہ:...... ''حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے بھائی کو کسی گناہ کی عار دلائی اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ خود اس گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔ احمدؒ فرماتے ہیں کہ علماء نے فرمایا ہے کہ یہ وعید اس شخص کے لیے ہے جو دوسرے کو ایسے گناہ کی عار دلائے اور اس پر اس کو شرمندہ کرے جس گناہ سے وہ توبہ کر چکا ہو''۔ (ترمذی)

☆☆☆

# نیکی اور حسن سلوک کا بیان

## چھوٹے، صغیرہ گناہ اور وہ گناہ جن کو کم اور حقیر سمجھا جاتا ہے ان کے ارتکاب پر اور ان پر اصرار پر وعید

(۱/ ۲۱۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَإِنْ هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَتْ فَإِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ، فَهُوَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى: كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (المطففين: ۱۴)

رواه الترمذي، وقال: حديث حسن صحيح والنسائي وابن ماجه وابن حبان في صحيحه والحاكم.

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ لگ جاتا ہے پھر اگر وہ گناہ چھوڑ کر توبہ واستغفار کر لے تو دل پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ اگر دوبارہ گناہ کرتا ہے تو سیاہ نقطہ بڑھتے بڑھتے پورے دل کو سیاہ کر دیتا ہے۔ یہ وہی ران اور زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اس آیت میں فرمایا: كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ'' جس کا ترجمہ یہ ہے: کوئی نہیں پر زنگ پکڑ گیا ہے ان کے دلوں پر جو وہ کماتے تھے''۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۲/ ۲۱۴۹) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''إِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ، فَإِنَّهُنَّ يَجْتَمِعْنَ عَلَى الرَّجُلِ حَتّٰى يُهْلِكْنَهُ، وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ لَهُنَّ مَثَلًا كَمَثَلِ قَوْمٍ نَزَلُوْا أَرْضَ فَلَاةٍ، فَحَضَرَ صَنِيْعُ الْقَوْمِ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْطَلِقُ فَيَجِيْءُ بِالْعُوْدِ، وَالرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالْعُوْدِ حَتّٰى جَمَعُوْا سَوَادًا، وَأَجَّجُوْا نَارًا، وَأَنْضَجُوْا مَا قَذَفُوْا فِيْهَا'' ۔ رواه أحمد والطبراني والبيهقي كلهم من رواية عمران القطان وبقية رجال احمد والطبراني رجال الصحيح، ورواه ابويعلى بنحوه من طريق ابراهيم الهجري عن ابي الاحوص عنه، وقال في اوله:

''إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ تُعْبَدَ الْأَصْنَامُ فِيْ أَرْضِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنَّهُ سَيَرْضٰى مِنْكُمْ بِدُوْنِ ذٰلِكَ بِالْمُحَقَّرَاتِ، وَهِيَ الْمُوْبِقَاتُ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ'' الحديث۔ ورواه الطبراني والبيهقي ايضًا موقوفا عليه۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان گناہوں سے خاص طور پر بچنے کی کوشش کرو جن کو حقیر اور معمولی سمجھا جاتا ہے، کیوں کہ وہ سب مل کر آدمی کو ہلاک و برباد کر دیتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی مثال بیان فرمائی کہ کچھ لوگ وسیع بیابان میں اترے ان کا کھانا آ گیا (لیکن اس کو پکانا ہے) چنانچہ ایک شخص ایک لکڑی لاتا ہے۔ دوسرا شخص بھی لکڑی لاتا ہے یہاں تک کہ ایک ایک لکڑی جمع کرتے کرتے بہت سی لکڑیوں کا ایندھن جمع کر لیتے ہیں اور پھر انہی لکڑیوں کے ایندھن میں آگ لگا کر کھانا اس پر پکاتے ہیں (ایک لکڑی پر آگ لگا کر کھانا نہیں پک سکتا تھا لیکن چھوٹی چھوٹی لکڑیوں کا ڈھیر لگا کر اس کی آگ میں کھانا پکا لیا جاتا ہے اسی طرح چھوٹے چھوٹے گناہ جمع ہوتے ہوتے انسان کی تباہی اور ہلاکت کا سامان بن جاتے ہیں۔ (احمد، طبرانی، ابویعلی) البتہ ابویعلی کی روایت کے شروع میں ہے کہ شیطان اس سے تو مایوس ہو گیا کہ جزیرہ عرب میں اس کی پرستش کی جائے گی، لیکن اس کے بغیر ہی ان گناہوں کو تم سے کرا کر خوش ہو جائے گا جن کو حقیر اور معمولی سمجھا جاتا ہے۔ اور حقیقت میں وہی گناہ قیامت کے دن انسان کو ہلاک کرنے والے ہوں گے''۔ (طبرانی، بیہقی)

(۳/ ۲۱۵۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا ۔ رواه النسائي، واللفظ له وابن ماجه، وابن حبان في صحيحه، وقال: الاعمال، بدل الذنوب۔

ترجمہ:...... ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اپنے کو ان گناہوں سے بچانے کی خاص طور سے

کوشش اور فکر کرو جن کو حقیر اور معمولی سمجھا جاتا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی بھی باز پرس ہونے والی ہے"۔ (نسائی ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ: ...... جن لوگوں کو آخرت اور حساب کتاب کی کچھ فکر ہوتی ہے، اور جو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی پکڑ سے ڈرتے ہیں وہ کبیرہ یعنی بڑے گناہوں سے بچنے کا تو عام طور پر اہتمام کرتے ہیں، لیکن جو گناہ ہلکے اور صغیرہ سمجھے جاتے ہیں، ان کو خفیف اور معمولی سمجھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بہت سے خدا ترس بندے بھی ان سے بچنے کی فکر زیادہ نہیں کرتے۔ حالاں کہ اس حیثیت سے کہ وہ گناہ ہیں، اور ان کے کرنے میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی ان کی باز پرس ہونی ہے۔ ہمیں ان سے بچنے کی بھی پوری پوری فکر اور کوشش کرنی چاہیے۔

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو یہی نصیحت فرمائی ہے اگر چہ اس کی خاص مخاطب حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں، لیکن درحقیقت یہ انتباہ اور یہ ہدایت ونصیحت رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اپنی امت کے سب مردوں اور عورتوں کے لیے ہے جب آنحضرت ﷺ کے خاص گھر والوں کو بھی اس فکر اور احتیاط کی ضرورت ہے تو آپ کے اور ہمارے لیے اس میں غفلت اور بے پروائی کی کیا گنجائش ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ صغیرہ گناہ اگر چہ کبیرہ کے مقابلے میں صغیرہ ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہونے کی حیثیت سے، اور اس حیثیت سے کہ آخرت میں اس کی بھی باز پرس ہونے والی ہے ہرگز صغیرہ اور ہلکا نہیں ہے۔ دونوں میں بس اتنا ہی فرق ہے جتنا کہ زہریلے اور کم زہریلے سانپوں میں ہوتا ہے۔ پس جس طرح کم زہر والے سانپ سے بھی ہم بچتے اور بھاگتے ہیں، اسی طرح ہمیں صغیرہ گناہوں سے بھی اپنے کو بچانے اور محفوظ رکھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ یہی اس حدیث کا منشاء اور مقصد ہے۔ (از معارف الحدیث)

(۳/ ۲۱۵۱) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ۔ رواه النسائي بإسناد صحيح، وابن حبان في صحيحه بزيادة والحاكم، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ: ...... "حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ انسان گناہ کی وجہ سے روزی سے محروم کر دیا جاتا ہے"۔ (نسائی، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ: ...... مطلب یہ ہے کہ آدمی کے گناہوں کی سزا میں حق تعالیٰ شانہ اس سے روزی کو روک لیتے ہیں اور اس پر روزی کو تنگ کر دیتے ہیں اس کے برخلاف شریعت پر چلنے اور دین پر عمل کرنے اور اس پر جمنے کی برکت سے روزی کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس کو حق تعالیٰ نے بیان فرمایا:

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا

ترجمہ: ...... "اور یہ حکم آیا کہ اگر لوگ سیدھے رہتے راہ پر تو ہم پلاتے ان کو پانی بھرپور"۔

اور دوسری جگہ فرمایا:

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

ترجمہ: ...... "اور بستیوں والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو ہم کھول دیتے ان پر نعمتیں"۔

حضرت نوحؑ نے اپنی قوم کو گناہوں سے استغفار کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے استغفار کے فوائد بتلائے جیسا کہ سورہ نوح میں ذکر ہے:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝
وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝

ترجمہ: ...... "تو میں نے کہا گناہ بخشواؤ اپنے رب سے بے شک وہ ہے بخشنے والا چھوڑ دے گا آسمان کی تم پر دھاریں اور بڑھا دے گا تم کو مال اور بیٹوں سے اور بنا دے گا تمہارے واسطے باغ اور بنا دے گا تمہارے لیے نہریں"۔

اور ایک اور حدیث پاک میں وارد ہے کہ جو استغفار کو لازم پکڑ لیتا ہے حق تعالیٰ شانہ ہر مشکل میں سے راستہ دیتا ہے اور ہر غم سے نجات

دیتا ہے اور ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے وہم وگمان نہ ہو۔

معلوم ہوا کہ اعمال صالحہ سے روزی کے دروازے کھلتے ہیں اور گناہوں کی وجہ سے روزی سے محرومی ہوتی ہے۔ اور بے برکتی ہوتی ہے۔

(۵/ ۲۱۵۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي لَأَحْسِبُ الرَّجُلَ يَنْسَى الْعِلْمَ كَمَا تَعَلَّمَهُ لِلْخَطِيْئَةِ يَعْمَلُهَا۔ رواه الطبراني موقوفًا. ورواته ثقات إلا أن القاسم لم يسمع من جده عبدالله۔

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میرا یہ گمان ہے کہ ایک آدمی علم سیکھ کر جو بھول جاتا ہے اس کی وجہ کوئی گناہ اور غلطی ولغزش ہوتی ہے جو اس سے سرزد ہوتی ہے''۔ (طبرانی فی کبیر)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کی ایک نحوست یہ ہوتی ہے کہ آدمی میں بھول کا مادہ پیدا ہوجاتا ہے اور علم دین سے محرومی ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ امام شافعیؒ نے اپنے استاذ امام وکیعؒ سے حافظہ کی کمزوری کی شکایت کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس کا علاج یہ ہے کہ گناہوں کو چھوڑ دو، کیوں کہ علم حق تعالیٰ کا ایک نور ہے جو گناہ گار کے دل میں نہیں ڈالا جاتا۔

(۶/ ۲۱۵۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُوْنَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعْرِ كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُوْبِقَاتِ، يَعْنِي الْمُهْلِكَاتِ۔

رواه البخاري وغيره، ورواه احمد من حديث ابي سعيد الخدري بإسناد صحيح۔

ترجمہ: ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے (اپنے زمانے کے مسلمانوں کو مخاطب کرکے) فرمایا: تم ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بھی زیادہ باریک ہیں لیکن ہم ان کاموں کو نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں موبقات یعنی ہلاک کرنے والے کاموں میں شمار کرتے تھے''۔ (بخاری، احمد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ تم لوگ ایسے ایسے کام کرتے ہو اور ایسی ایسی چیزیں اختیار کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بہت معمولی درجہ کی اور بہت حقیر ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تم ان کو مکروہات میں شمار کرتے ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ کام اور وہ چیزیں بڑی نقصان دہ ہیں اور بڑی تباہی کی طرف لے جانے والی ہیں چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم لوگ ایسے کاموں کو بھی ان کاموں میں شمار کرتے تھے جو اخروی انجام کے اعتبار سے ہلاکت میں ڈالنے والے ہیں۔ (از مظاہر حق)

(۷/ ۲۱۵۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ اللّٰهَ يُؤَاخِذُنِي وَعِيْسَى بِذُنُوْبِنَا لَعَذَّبَنَا، وَلَا يَظْلِمُنَا شَيْئًا۔ قَالَ: وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالَّتِي تَلِيْهَا۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ جل شانہٗ مجھ کو اور عیسیٰؑ سے ہماری لغزشوں کے بارے میں مواخذہ کرے یقیناً ہمیں بھی عذاب دے گا اور ہم پر ذرا بھی ظلم نہیں کرے گا اور آپ نے شہادت کی اور اس کے ساتھ کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

(۸/ ۲۱۵۵) وَفِي رِوَايَةٍ: ''لَوْ يُؤَاخِذُنِيَ اللّٰهُ وَابْنَ مَرْيَمَ بِمَا جَنَتْ هَاتَانِ، يَعْنِي الْإِبْهَامَ وَالَّتِي تَلِيْهَا لَعَذَّبَنَا اللّٰهُ ثُمَّ لَمْ يَظْلِمْنَا شَيْئًا''۔ رواه ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ: ''ایک روایت میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے اور ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) سے ان غلطیوں کے بارے میں مواخذہ کرلے جو ان شہادت کی اس کے ساتھ کی انگلی نے کی ہیں تو ہمیں ضرور عذاب دے پھر ہم پر ذرا بھی ظلم نہ کرے''۔ (صحیح ابن حبان)

فائدہ: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات معصوم ہوتے ہیں ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ حدیث بالا میں نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی کا

مقصد یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کے گناہوں پر پکڑ فرمائیں تو اس کو ضرور عذاب وسزا دیں خواہ وہ کوئی بھی ہو عربی ہو یا عجمی فقیر ہو یا تونگر، عورت ہو یا مرد حتیٰ کہ بالفرض مجھ سے اور عیسیٰ علیہ السلام سے بھی گناہ سرزد ہوں (حالاں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام سے گناہ سرزد نہیں ہوئے) تو بھی اللہ تعالیٰ کا ضابطہ اتنا سخت ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے ضابطہ کی اتنی رعایت فرماتے ہیں کہ ہمارے گناہوں پر ہمیں کبھی عذاب دیں، تو دوسرے عام لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈر کر بطریقہ اولیٰ گناہوں سے بچنا چاہیے۔ (صحیح ابن حبان)

(۹/ ۲۱۵۶) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''لَوْ غُفِرَ لَكُمْ مَا تَأْتُونَ إِلَى الْبَهَائِمِ لَغُفِرَ لَكُمْ كَثِيرًا۔ رواه أحمد والبيهقي مرفوعًا هكذا، ورواه عبدالله في زياداته موقوفًا على أبي الدرداء، وإسناده أصح، وهو أشبه۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم جانوروں کے ساتھ برا سلوک کرتے ہو اور ان پر ظلم کرتے ہو (کہ ان کو مارتے ہو اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادتے ہو) اگر یہ تمہیں معاف کر دیا جائے تو یہ سمجھ لو کہ بہت زیادہ گناہوں کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا''۔ (احمد، بیہقی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ تمہارے بہت سے گناہ تو ان جانوروں سے ہی متعلق ہیں جن کو عموماً گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا اگر جانوروں پر ظلم وغیرہ کے گناہ بھی معاف ہو گئے تو بہت سے معاف ہو گئے۔

# كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَغَيْرِهِمَا / حسن سلوک اور صلہ رحمی کا بیان

## والدین کے ساتھ حسن سلوک کی ترغیب اور ان کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور ان کے انتقال کے بعد ان کے دوستوں سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید

(۱/ ۲۱۵۷) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ. قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ. رواه البخاری۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا عمل حق تعالیٰ شانہ کے نزدیک محبوب اور پسندیدہ ہے؟ ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا، میں نے عرض کیا کہ پھر کون سا عمل؟ فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا عمل؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد''۔ (بخاری مسلم)

(۲/ ۲۱۵۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ۔ رواہ مسلم و ابوداؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجه۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی لڑکا اپنے والد کو اس سے بہتر بدلہ نہیں دے سکتا کہ اس کو غلام کسی کا مملوک پائے پھر اس کو خرید کر آزاد کردے''۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۳/ ۲۱۵۹) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: ''أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ۔ رواہ البخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی والنسائی۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر جہاد پر جانے کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم انہیں کے درمیان رہ کر جہاد کرو۔ (یعنی پوری محنت وتندہی کے ساتھ ان کی خدمت کرو کہ تمہارے حق میں یہی جہاد ہے)''۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

فائدہ:...... شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے جو حکم ثابت ہوتا ہے اس کا تعلق نفلی جہاد سے ہے کہ جس شخص کے والدین زندہ ہوں اور مسلمان ہوں وہ ان کی اجازت کے بغیر نفلی جہاد میں شرکت کے لیے گھر سے نہ جائے۔ ہاں! اگر جہاد فرض ہو تو پھر اس صورت میں ان کی اجازت کی حاجت نہیں ہے، بلکہ اگر وہ منع بھی کریں اور جہاد میں جانے سے روکیں تو ان کا حکم نہ مانا جائے اور جہاد میں جایا جائے۔ اسی طرح علماء نے لکھا ہے کہ اگر مسلمان ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کو ناگوار خاطر ہو تو ان کی اجازت کے بغیر کسی بھی نفل عبادت جیسے نفل حج وعمرہ کے لیے نہ جائے اور نہ نفل روزہ رکھے۔ (از مظاہر حق جدید)

(۴/ ۲۱۶۰) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللّٰهِ، قَالَ: ''فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَلْ كِلَاهُمَا حَيٌّ، قَالَ: ''فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللّٰهِ''، قَالَ: نَعَمْ! قَالَ: ''فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ، فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا۔

ترجمہ:...... ''مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ اور میں اجر کا اللہ جل شانہ سے طلب گار ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ

ہے۔اس نے عرض کیا: جی ہاں! بلکہ دونوں ہی زندہ ہیں ارشاد فرمایا تم اللہ تعالیٰ سے اجر چاہتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: پھر اپنے والدین کے پاس واپس جاؤ اور ان کے ساتھ اچھی طرح رہو (یعنی ان کی خدمت اور حقوق کی ادائیگی اچھی طرح کرو)''۔(مسلم)

(۵/ ۲۱۶۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ، وَتَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ؟ فَقَالَ: ''ارْجِعْ إِلَيْهِمَا، فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا''. رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپ سے ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں اور میں اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: واپس انہی کے پاس جاؤ۔اور ان کو ویسے ہی ہنسا کر آؤ یعنی ان کو راضی کر کے آؤ جیسا کہ تم ان کو روتا چھوڑ کر آئے تھے''۔(ابوداؤد)

(۶/ ۲۱۶۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ هَاجَرَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْيَمَنِ؟ قَالَ: أَبَوَايَ۔ قَالَ: ''أَذِنَا لَكَ؟ قَالَ: لَا۔ قَالَ: ''فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا، فَاسْتَأْذِنْهُمَا، فَإِنْ أَذِنَا لَكَ فَجَاهِدْ وَإِلَّا فَبِرَّهُمَا. رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ یمن کا ایک شخص ہجرت کر کے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچا تو آپ نے اس سے پوچھا: کیا یمن میں تمہارا کوئی ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں میرے والدین ہیں۔آپ نے دریافت فرمایا: کیا انہوں نے تم کو اجازت دی ہے؟ (اور تم ان کی اجازت سے یہاں آئے ہو؟ اس نے عرض کیا: ایسا تو نہیں ہے۔آپ نے فرمایا تو پھر ماں باپ کے پاس واپس جاؤ۔اور یہاں آنے کی (اور جہاد اور دین کی محنت میں لگنے کی) ان سے اجازت مانگو، پھر وہ اگر تمہیں اجازت دے دیں تو آؤ اور جہاد میں لگ جاؤ۔اور اگر وہ اجازت نہ دیں تو ان کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے رہو''۔(سنن ابوداؤد)

فائدہ:...... ہجرت کر کے آنے والوں اور جہاد میں شرکت کرنے والوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا جو عام مستقل رویہ اور اسوہ حسنہ تھا اس کی روشنی میں اس قسم کی تمام احادیث کے بارے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ ان کا تعلق اس صورت سے جب ماں باپ خدمت کے سخت محتاج ہوں۔اور کوئی دوسرا ان کی خبر گیری کرنے والا نہ ہو۔اور اس وجہ سے وہ اجازت بھی نہ دیں تو پھر بلاشبہ ان کی خدمت اور خبر گیری ہجرت اور جہاد سے بھی مقدم ہوگی۔البتہ اس حدیث سے یہ نتیجہ نکالنا غلط ہوگا کہ جس کسی کے ماں باپ ہوں وہ جہاد اور دین کی کسی خدمت کے لیے بھی گھر سے نہ نکلے اور صرف وہی لوگ جہاد اور دین کی خدمت میں لگیں جن کے ماں باپ نہ ہوں۔رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جو صحابہ کرامؓ جہاد کرتے تھے ان میں بڑی تعداد انہی کی ہوتی تھی جن کے ماں باپ زندہ ہوتے تھے۔(از معارف الحدیث)

(۷/ ۲۱۶۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي أَشْتَهِي الْجِهَادَ وَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَالَ: هَلْ بَقِيَ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: أُمِّي. قَالَ: ''قَابِلِ اللّٰهَ فِي بِرِّهَا، فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَأَنْتَ حَاجٌّ وَمُعْتَمِرٌ وَمُجَاهِدٌ۔

رواہ ابو یعلی والطبرانی فی الصغیر والاوسط، واسنادهما جيد، وميمون بن نجيح وثقه ابن حبان، و بقية رواته ثقات مشهورون۔

ترجمہ:...... ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اس نے عرض کیا میں جہاد کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے اس پر قدرت نہیں ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے کہا: میری ماں ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ان کے ساتھ اچھا سلوک کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرو جب تم یہ کر لو گے تو تم حج کرنے والے عمرہ کرنے والے، جہاد کرنے والے ہو گئے (یعنی ماں کو خوش کرنے پر حج و عمرہ اور جہاد سب کا ثواب مل جائے گا)''۔(ابو یعلی طبرانی صغیر و اوسط)

(۸/ ۲۱۶۴) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَى وَلَدِهِمَا؟ قَالَ: ''هُمَا

جَنَّتُكَ وَ نَارُكَ''. رواه ابن ماجه من طريق علي بن يزيد عن القاسم۔

ترجمہ: ''حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اولاد پر ماں باپ کا کتنا حق ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہاری جنت ودوزخ ہیں''۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر تم ماں باپ کو راضی رکھو گے ان کی خدمت کرو گے تو جنت پالو گے۔ اور اگر اس کے برعکس ان کی نافرمانی اور ایذاء رسانی کر کے انہیں ناراض کرو گے اور ان کا دل دکھاؤ گے تو پھر تمہارا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ (از معارف الحدیث)

(۹/ ۳۱۶۵) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ، وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيْرُكَ؟ فَقَالَ: ''هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: ''فَالْزَمْهَا، فَإِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا''. رواه ابن ماجه و النسائي، واللفظ له والحاكم، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ: ''حضرت معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ میرے والد جاہمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے اور میں آپ سے اس بارے میں مشورہ لینے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تمہاری ماں ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: ''ہاں! ہیں'' آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر انہی کے پاس انہی کی خدمت میں رہو ان کے قدموں میں تمہاری جنت ہے۔'' (ابن ماجہ، نسائی، حاکم)

(۱۰/ ۳۱۶۶) ورواه الطبراني بإسناد جيد، ولفظه قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَشِيْرُهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَكَ وَالِدَانِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ۔ قَالَ: ''الْزَمْهُمَا، فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ أَرْجُلِهِمَا''۔

ترجمہ: ''طبرانی کی روایت میں مذکورہ بالا واقعہ یوں ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تا کہ جہاد کا اپنے بارے میں مشورہ کروں۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: پھر تو انہی کے پاس انہی کی خدمت میں رہو ماں باپ دونوں کے قدموں میں تمہاری جنت ہے''۔ (طبرانی)

(۱۱/ ۳۱۶۷) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ فَقَالَ: إِنَّ لِي امْرَأَةً، وَإِنَّ أُمِّي تَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا؟ فَقَالَ۔ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَإِنْ شِئْتَ فَأَضِعْ هٰذَا الْبَابَ او احْفَظْهُ. رواه ابن ماجه والترمذي واللفظ له، وقال: ربما قال سفيان امي، و ربما قال ابي، قال الترمذي: حديث صحيح۔

ترجمہ: ''حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان کے پاس آ کر عرض کیا کہ میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے اسے طلاق دینے کو کہتی ہیں؟ (میں کیا کروں؟) ابودرداءؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ والد جنت کے دروازوں میں سب سے بہتر اور عمدہ دروازہ ہے تمہیں اختیار ہے کہ چاہو تو اس کو ضائع کر دو یا اس کی حفاظت رکھو۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

ایک روایت میں ماں کے بجائے باپ کا ذکر ہے کہ وہ طلاق دینے کو کہتے ہیں۔

(۱۲/ ۳۱۶۸) ورواه ابن حبان في صحيحه و لفظه: أَنَّ رَجُلًا أَتَى أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ: إِنَّ أَبِي لَمْ يَزَلْ بِي حَتّٰى زَوَّجَنِي، وَإِنَّهُ الْآنَ يَأْمُرُنِي بِطَلَاقِهَا؟ قَالَ: مَا أَنَا بِالَّذِي اٰمُرُكَ أَنْ تُطَلِّقَ امْرَأَتَكَ غَيْرَ أَنَّكَ إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ''اَلْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، فَحَافِظْ عَلٰى ذٰلِكَ الْبَابِ إِنْ شِئْتَ أَوْدَعْ''، قَالَ: فَأَحْسِبُ عَطَاءً، قَالَ: فَطَلَّقَهَا۔

ترجمہ: ''ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے ابودرداءؓ کی خدمت میں آ کر عرض کیا: میرے باپ نے میری شادی اصرار کر کے کسی

سے کرائی۔ اب وہ مجھے اسے طلاق دینے کو کہتے ہیں؟ (اس صورت میں میرے لیے کیا حکم ہے؟) حضرت ابودرداءؓ نے جواب میں ارشاد فرمایا: نہ تو میں ماں باپ کی نافرمانی کا تمہیں کہوں گا اور نہ ہی تمہیں بیوی کو طلاق دینے کو کہوں گا البتہ اتنی بات ہے کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ حدیث سنادوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ والد جنت کا سب سے بہتر دروازہ ہے (اس کی فرمانبرداری کر کے) چاہو تو اس دروازہ کی حفاظت رکھو اور یا (اس کی نافرمانی کر کے) اس دروازہ کو چھوڑ دو جو جنت میں داخلہ کے لیے تھا۔ راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ عطاءؒ نے فرمایا کہ اس کو طلاق دے دو"۔ (صحیح ابن حبان)

(۱۳/ ۳۱۶۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ تَحْتِي امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا، وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا، فَقَالَ لِي: طَلِّقْهَا، فَأَبَيْتُ، فَأَتَى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "طَلِّقْهَا"۔ رواہ ابوداؤد و الترمذی والنسائی وابن ماجہ و ابن حبان فی صحیحہ، وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی جس سے مجھے محبت تھی۔ حضرت عمرؓ اس کو (کسی وجہ سے) پسند نہ فرماتے تھے مجھ سے فرمایا: اس کو طلاق دے دو، میں نے انکار کر دیا، چنانچہ حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے طلاق دے دو"۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... ماں باپ کی شفقت اولاد پر حد سے زیادہ ہوتی ہے وہ ہمیشہ اولاد کے لیے خیر اور بھلا ہی سوچتے ہیں پھر باپ بھی جب حضرت عمرؓ ہوں جن کی فراست معروف ومشہور ہے۔ آخر انہوں نے اپنے بیٹے کو جو طلاق دینے کے لیے فرمایا ضرور اس میں کوئی مصلحت ہوگی تب ہی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی ابن عمرؓ کو وہی فرمایا جو حضرت عمرؓ نے کہا تھا۔ واللہ اعلم۔

(۱۴/ ۳۱۷۰) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَيُزَادَ فِي رِزْقِهِ فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. رواہ احمد ورواتہ محتج بہم فی الصحیح وهو فی الصحیح باختصار ذکر البر

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو یہ چاہتا ہو کہ اس کی عمر بڑھا دی جائے اور اس کی روزی کو بڑھا دیا جائے اسے چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے"۔ (مسند احمد)

فائدہ:...... اس طرح کی احادیث کا تقدیر کی احادیث سے کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ازل سے معلوم تھا اور معلوم ہے کہ فلاں آدمی ماں باپ کی خدمت اور فرمانبرداری کرے گا اسی لحاظ سے اس کی عمر اس سے زیادہ مقرر فرمائی گئی جتنی کہ اس کو ماں باپ کی خدمت اور فرمانبرداری نہ کرنے کی صورت میں دی جاتی۔ اسی طرح سب حدیثوں کو سمجھنا چاہیے جن میں کسی اچھے عمل پر رزق میں وسعت اور برکت وغیرہ کی خوشخبری سنائی گئی ہے حالاں کہ رزق کی تنگی اور وسعت بھی مقدر ہے۔ (از معارف الحدیث)

(۱۵/ ۳۱۷۱) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوْبٰى لَهُ زَادَ اللّٰهُ فِي عُمُرِهِ. رواہ ابویعلی والطبرانی والحاکم والاصبہانی، کلہم من طریق زبان بن فائد عن سہل بن معاذ عن ابیہ، وقال الحاکم: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:...... "حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا اس کے لیے جنت میں طوبیٰ نامی بہت عمدہ درخت ہوگا اور حق تعالیٰ شانہ اس کی عمر بڑھا دیں گے"۔ (ابویعلی، طبرانی، حاکم، اصبہانی)

(۱۶/ ۳۱۷۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَرُّوْا آبَاءَكُمْ تَبَرَّكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ، وَعِفُّوْا تَعِفَّ نِسَاؤُكُمْ". رواہ الطبرانی بإسناد حسن. ورواہ ایضا هو وغیرہ من حدیث عائشۃ۔

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے آباء (ماں باپ) کی خدمت و فرمانبرداری کرو،

تمہاری اولاد تمہاری فرمانبرداری اور خدمت گزار ہوگی تم پاکدامنی کے ساتھ رہو تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی"۔ (طبرانی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جو اولاد ماں باپ کی فرمانبرداری اور خدمت کرے گی اللہ تعالیٰ اس کی اولاد کو اس کا فرمانبردار اور خدمت گزار بنادے گا اسی طرح جو لوگ پاکدامنی کی زندگی گزاریں گے اللہ تعالیٰ ان کی بیویوں کو پاکدامنی کی توفیق دے گا۔ (از معارف الحدیث)

(۱۷/ ۳۱۷۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ" - قِيلَ: مَنْ يَارَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: "مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَوْ أَحَدَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ". رواه مسلم.

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی ذلیل ہو، وہ خوار ہو، وہ رسوا ہو، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ کون؟ (یعنی کس کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے) آپ نے فرمایا وہ (بدنصیب) جو ماں باپ کو یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پائے، پھر (ان کی خدمت اور ان کا دل خوش کرکے) جنت حاصل نہ کرے"۔ (مسلم)

(۱۸/ ۳۱۷۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: "أُمُّكَ" - قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "أُمُّكَ". قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "أُمُّكَ". قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: "أَبُوكَ" - رواه البخاري ومسلم.

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر دریافت کیا کہ مجھ پر خدمت اور حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں کا، اس نے دریافت کیا اس کے بعد کس کا حق زیادہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: میں پھر کہتا ہوں تمہاری ماں کا۔ اس نے عرض کیا: پھر کس کا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر میں کہتا ہوں تمہاری ماں کا۔ اس نے عرض کیا: اس کے بعد کس کا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: پھر اس کے بعد تمہارے باپ کا حق ہے"۔ (بخاری، مسلم)

(۱۹/ ۳۱۷۵) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي، وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: "نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ". رواه البخاري ومسلم وابوداؤد.

ترجمہ:...... "حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور قریش مکہ کے (حدیبیہ والے) معاہدے کے زمانے میں، میری ماں جو اپنے مشرکانہ مذہب پر قائم تھی (سفر کرکے مدینہ میں) میرے پاس آئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: یارسول اللہ! میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ خدمت کی خواہش مند ہے تو کیا میں اس کی خدمت کروں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اس کی خدمت کرو (اور اس کے ساتھ وہ سلوک کرو جو بیٹی کو ماں کے ساتھ کرنا چاہیے)"۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

فائدہ:...... حضرت اسماء صدیق اکبرؓ کی صاحبزادی اور دوسری ماں سے حضرت عائشہؓ کی بڑی بہن تھیں ان کی ماں کا نام روایات میں قتیلہ بنت عبدالعزیٰ ذکر کیا گیا ہے (جن کو حضرت ابوبکرؓ نے زمانہ جاہلیت میں طلاق دے کر الگ کردیا تھا) بہرحال! اسلام کے دور میں یہ ان کی بیوی نہیں رہیں اور اپنے مشرکانہ طریقے ہی پر قائم رہیں صلح حدیبیہ کے زمانہ میں جب مشرکین مکہ کو مدینہ آنے کی اور مدینہ کے مسلمانوں کو مکہ جانے کی آزادی حاصل ہوگئی تو حضرت اسماء کی یہ ماں اپنی بیٹی کے پاس مدینہ آئیں حضرت اسماءؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: مجھے ان کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ کیا ان کے کافر ومشرک ہونے کی وجہ سے میں ان سے "ترک موالات" کروں، یا ماں کے رشتہ کا لحاظ کرکے ان کی خدمت اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ آپ نے حکم فرمایا: ان کی خدمت کرو۔ اور ان کے ساتھ وہی سلوک کرو جو ماں کا حق ہے جیسا کہ سورہ لقمان میں ہے کہ ماں باپ اگر بالفرض مشرک ہوں اور اولاد کو بھی کفر وشرک کے لیے مجبور کریں تو اولاد کو چاہیے کہ ان کے کہنے

سے کفر و شرک تو نہ کرے لیکن دنیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک اور ان کی خدمت پھر بھی کرتی رہے۔ (از معارف الحدیث)

(۲۰/ ۲۱۷۶) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''رِضَا اللّٰهِ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَسُخْطُ اللّٰهِ فِي سُخْطِ الْوَالِدِ''، رواه الترمذی، ورجح وقفه، وابن حبان في صحيحه و الحاكم، صحيح على شرط مسلم، ورواه الطبرانی من حديث ابی هريرة الا انه قال: ''طَاعَةُ اللّٰهِ طَاعَةُ الْوَالِدِ، وَ مَعْصِيَةُ اللّٰهِ مَعْصِيَةُ الْوَالِدِ''، وَرَوَاه البزار من حديث عبدالله بن عمر، أو ابن عمرو، ولا يحضرني أيهما۔ ولفظه قَالَ: ''رِضَا الرَّبِّ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ فِي رِضَا الْوَالِدَيْنِ، وَسُخْطُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ فِي سُخْطِ الْوَالِدَيْنِ''۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے، اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے (ترمذی، صحیح ابن حبان، حاکم)۔ طبرانی کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری باپ کی اطاعت وفرمانبرداری میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی باپ کی نافرمانی ہے''۔

فائدہ:...... حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو اپنے مالک اور مولیٰ کو راضی کرنا چاہے وہ اپنے والد کو راضی اور خوش رکھے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونے کے لیے والد کی رضا جوئی شرط ہے اور والد کی ناراضگی کا لازمی نتیجہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے، لہٰذا جو کوئی والد کو ناراض کرے گا وہ رضاء الٰہی سے محروم رہے گا۔ اس حدیث میں والد کا لفظ آیا ہے جو عربی زبان میں باپ ہی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ (ماں کے لیے والدہ کا لفظ بولا جاتا ہے) اس بناء پر اس حدیث میں ماں کا ذکر صراحۃً نہیں آیا ہے لیکن چوں کہ دوسری احادیث میں ماں کا درجہ باپ سے بھی بلند اور بالاتر بیان کیا گیا ہے اس لیے ماں کی خوشی اور ناخوشی کی بھی وہی اہمیت ہوگی اور اس کا بھی وہی درجہ ہوگا جو اس حدیث میں باپ کی رضامندی اور ناراضگی کا بتایا گیا ہے۔ (از معارف الحدیث)

(۲۱/ ۲۱۷۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: ''هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ''فَهَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ''فَبِرَّهَا''، رواه الترمذی واللفظ له، وابن حبان في صحيحه والحاكم الا انهما قالا: هَلْ لَكَ وَالِدَانِ بالتثنية، وقال الحاكم: صحيح على شرطهما۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے تو کیا میری توبہ بھی قبول ہوسکتی ہے۔ (اور مجھے معافی مل سکتی ہے) آپ نے پوچھا تمہاری ماں زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا: ماں تو نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: تو کیا تمہاری کوئی خالہ ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں خالہ موجود ہے، آپ نے فرمایا: تو اس کی خدمت اور اس کے اچھا سلوک کرو۔ (اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمہاری توبہ قبول فرمالے گا اور تمہیں معاف فرمادے گا) ایک روایت میں آپ نے والدین کے متعلق سوال فرمایا کہ وہ زندہ ہیں؟'' (ترمذی، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ:...... یوں تو سارے ہی اعمال صالحہ میں یہ خاصیت ہے کہ وہ گناہوں کے گندے اثرات کو مٹاتے اور اللہ تعالیٰ کی رضا و رحمت کو کھینچتے ہیں اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ، لیکن بعض اعمال صالحہ اس بارے میں غیر معمولی امتیازی شان رکھتے ہیں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت اور اسی طرح خالہ کی خدمت بھی انہی اعمال میں سے ہے جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ بڑے بڑے گناہ گاروں اور سیاہ کاروں کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور ان سے راضی ہوجاتا ہے۔ (از معارف)

(۲۲/ ۲۱۷۸) وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيْعَةَ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ:

''نَعَمْ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا بِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا''، رواه ابوداؤد و ابن ماجه وابن حبان في صحيحه، وزاد في آخره: قَالَ الرَّجُلُ: مَا أَكْثَرَ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ أَطْيَبَهُ، قَالَ: ''فَاعْمَلْ بِهِ''۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابواسید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ ایک وقت جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے بنی سلمہ میں سے ایک شخص آئے اور انہوں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! کیا میرے ماں باپ کے مجھ پر کچھ ایسے حقوق بھی ہیں جوان کے مرنے کے بعد مجھے ادا کرنا چاہئیں؟ آپ نے فرمایا کہ جی ہاں ان کے لیے خیروبرکت کی دعا کرتے رہنا، ان کے واسطے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور بخشش مانگنا، ان کا اگر کوئی معاہدہ کسی سے ہو اس کو پورا کرنا۔ ان کے تعلق سے جو رشتے ہیں ان کا لحاظ رکھنا اور ان کا حق ادا کرنا اور ان کے دوستوں کا اکرام و احترام کرنا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)۔ اور ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ انہوں نے سن کر عرض کیا: یارسول اللہ! کیسی بہترین اور بڑھیا بات ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اس پر عمل کرو''۔

(۲۳/ ۲۱۷۹) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ، وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ۔ قَالَ ابْنُ دِيْنَارٍ فَقُلْنَا لَهُ: أَصْلَحَكَ اللّٰهُ فَإِنَّهُمُ الْأَعْرَابُ وَهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيْرِ، فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: إِنَّ أَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيْهِ''۔ رواه مسلم

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مکہ کے راستہ میں ایک دیہات کا شخص ملا، اس کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے سلام کیا اور اس کو گدھے کی سواری دے دی جس پر خود سوار ہوتے تھے اور اپنے سر کا عمامہ اتار کر اسے عنایت فرمایا۔ ابن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا رکھے۔ یہ تو دیہاتی لوگ ہیں اور تھوڑی سی چیز پر راضی ہوجاتے ہیں۔ آپ نے اتنا زیادہ اس کا اکرام کیا (کہ سواری بھی دی اور عمامہ بھی) عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ اس شخص کا باپ (میرے والد) حضرت عمر کا دوست تھا۔ اور بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ باپ کی خدمت اور حسن سلوک کی ایک اعلیٰ قسم یہ ہے کہ (ان کے انتقال کے بعد) ان کے دوستوں کے ساتھ (اکرام واحترام کا) تعلق رکھا جائے (اور باپ کی دوستی ومحبت کا حق ادا کیا جائے)''۔ (مسلم)

(۲۴/ ۲۱۸۰) وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَأَتَانِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ: أَتَدْرِي لِمَ أَتَيْتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: (مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصِلَ أَبَاهُ فِي قَبْرِهِ فَلْيَصِلْ إِخْوَانَ أَبِيْهِ بَعْدَهُ، وَإِنَّهُ كَانَ بَيْنَ أَبِي عُمَرَ وَ بَيْنَ أَبِيْكَ إِخَاءٌ وَوُدٌّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَصِلَ ذَاكَ''، رواه ابن حبان في صحيحه.

ترجمہ:...... ''حضرت ابوبردہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا میرے پاس حضرت عبداللہ بن عمرؓ تشریف لائے اور فرمایا معلوم ہے کہ میں کیوں تمہارے پاس آیا ہوں؟ میں نے عرض کیا مجھے تو معلوم نہیں فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو کوئی یہ چاہے کہ قبر میں اپنے باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو باپ کے انتقال کے بعد اس کے بھائیوں (دوستوں) کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھے (جو برتاؤ رکھنا چاہیے) اور میرے باپ عمرؓ میں اور تمہارے والد میں دوستی اور محبت تھی اس لیے میں نے یہ سلوک کرنے کو پسند کیا (اور تمہارے پاس آیا)''۔ (صحیح ابن حبان)

## والدین کی نافرمانی اور ایذاء رسانی پر وعید

(۱/ ۲۱۸۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَنْ

الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ''، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: ''نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ. رواه البخاری و مسلم و ابوداؤد، والترمذی۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ماں باپ کو گالی دینا بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! کیا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے سکتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں! اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی کے ماں باپ کو گالی دے پھر وہ جواب میں اس کے ماں باپ کو گالی دے، تو گویا اس نے خود ہی اپنے ماں باپ کو گالی دلوائی''۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی آدمی کا کسی دوسرے کو ایسی بات کہنا یا ایسی حرکت کرنا جس کے نتیجہ میں دوسرا آدمی اس کے ماں باپ کو گالی دینے لگے، اتنی ہی بری بات ہے جتنی کہ خود اپنے ماں باپ کو گالی دینا اور یہ گناہ کبیرہ کے درجہ کی چیز ہے۔

(۲/ ۲۱۸۲) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِي و مسلم: ''إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ''، قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: ''يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ''۔

ترجمہ:...... ''حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ کبیرہ گناہوں میں سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آدمی اپنے والدین پر کیسے لعنت کرسکتا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ہاں اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی کے باپ کو گالی دے وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دے''۔ (بخاری و مسلم)

(۳/ ۲۱۸۳) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَصَلَّيْتُ الْخَمْسَ، وَأَدَّيْتُ زَكَاةَ مَالِي، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ مَاتَ عَلَى هٰذَا كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا، وَنَصَبَ أُصْبُعَيْهِ، مَالَمْ يَعُقَّ وَالِدَيْهِ''، رواه احمد والطبرانی باسناد احدهما صحیح، ورواه ابن خزیمة، وابن حبان فی صحیحهما باختصار۔

ترجمہ:...... ''حضرت عمرو بن مرہ الجہنیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور پانچ نمازیں پڑھیں اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی اور رمضان کے روزے رکھے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں انتقال کرجائے وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین شہداء کے ساتھ ایسے اٹھے گا جیسا کہ دو انگلیاں قریب قریب ہیں آپ نے اپنی دو انگلیوں کو کھڑا کر کے دکھایا۔ جب تک کہ ماں باپ کی نافرمانی نہ کرے''۔ (طبرانی، ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

(۴/ ۲۱۸۴) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''كُلُّ الذُّنُوْبِ يُؤَخِّرُ اللّٰهُ مِنْهَا مَاشَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ، فَإِنَّ اللّٰهَ يُعَجِّلُهُ لِصَاحِبِهِ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ''۔

رواه الحاكم والاصبهانی كلاهما من طريق بكار بن عبدالعزيز وقال الحاكم: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جل شانہ تمام گناہوں کی سزا جو چاہتے ہیں قیامت تک مؤخر کردیتے ہیں، البتہ والدین کی نافرمانی اور ایذا رسانی کا گناہ ایسا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ موت سے پہلے زندگی میں بہت جلد اس کی سزا دے دیتے ہیں''۔ (حاکم، اصبہانی)

(۵/ ۲۱۸۵) وَعَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلْتُ مَرَّةً حَيًّا، وَإِلَى جَانِبِ ذٰلِكَ الْحَيِّ مَقْبَرَةٌ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ الْعَصْرِ انْشَقَّ مِنْهَا قَبْرٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ رَأْسُهُ رَأْسُ الْحِمَارِ وَجَسَدُهُ جَسَدُ إِنْسَانٍ، فَنَهَقَ ثَلَاثَ نَهَقَاتٍ، ثُمَّ انْطَبَقَ

عَلَيْهِ الْقَبْرُ، فَإِذَا عَجُوزٌ تَغْزِلُ شَعْرًا أَوْ صُوفًا، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: تَرَى تِلْكَ الْعَجُوزَ؟ قُلْتُ: مَا لَهَا؟ قَالَتْ: تِلْكَ أُمُّ هٰذَا، قُلْتُ: وَمَا كَانَ قِصَّتُهُ؟ قَالَتْ: كَانَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ فَإِذَا رَاحَ تَقُولُ لَهُ أُمُّهُ: يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللّٰهَ إِلَى مَتٰى تَشْرَبُ هٰذِهِ الْخَمْرَ؟ فَيَقُولُ لَهَا؟ إِنَّمَا أَنْتِ تَنْهَقِينَ كَمَا يَنْهَقُ الْحِمَارُ، قَالَتْ: فَمَاتَ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَتْ: فَهُوَ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ بَعْدَ الْعَصْرِ كُلَّ يَوْمٍ، فَيَنْهَقُ ثَلَاثَ نَهَقَاتٍ، ثُمَّ يَنْطَبِقُ عَلَيْهِ الْقَبْرُ''۔

رواه الأصبهاني وغيره، وقال الاصبهاني: حدث ابو العباس الاصم املاء بنيسابور بمشهد من الحفاظ فلم ينكروه۔

ترجمہ:...... ''حضرت عوام بن حوشب اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کسی محلہ میں پہنچا اور اس محلہ میں ایک طرف قبرستان تھا، چنانچہ عصر کی نماز کے بعد کیا دیکھتا ہوں کہ ایک قبر پھٹی اس میں سے ایک شخص نکلا جس کا سر گدھے کا تھا اور جسم انسان کا۔ وہ تین مرتبہ گدھے کی طرح چیخا پھر قبر بند ہوگئی۔ اس جگہ ایک بوڑھی عورت بیٹھی سوت کات رہی تھی۔ ایک عورت نے کہا: تم اس بوڑھی کو دیکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ اس کو کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ قبر سے نکلنے والے شخص کی یہ ماں ہے میں نے کہا اس کا کیا واقعہ ہے؟ اس نے بتایا کہ یہ شخص شراب کا عادی تھا جب یہ شراب پینے جاتا تو اس کی ماں کہتی اللہ سے ڈر! کب تک شراب پیے گا؟ وہ جواب میں کہتا کہ تو ایسی چیختی ہے کہ گدھا چیختا ہے اس شخص کا عصر کی نماز کے بعد انتقال ہوگیا۔ اب (اس کی سزا اللہ تعالیٰ نے یہ دی کہ) روزانہ عصر کے بعد اس کی قبر پھٹتی ہے، یہ تین مرتبہ گدھے کی طرح رینکتا اور چیختا ہے پھر قبر بند ہو جاتی ہے (اصبہانی وغیرہ) اور حضرت اصبہانیؒ فرماتے ہیں کہ ابو عباس اصم نے نیساپور میں حفاظ حدیث کے مجمع میں یہ واقع سنایا کسی نے اس کا انکار نہ کیا (معلوم ہوا واقعہ صحیح ہے)''۔

## رشتہ داروں کے قطع رحمی کے باوجود ان کے ساتھ صلہ رحمی کی ترغیب اور قطع رحمی پر وعید

(۱/ ۲۱۸۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ''، رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے اور جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ خیر کی بات کہے یا پھر خاموش ہو جائے''۔ (بخاری، مسلم)

(۲/ ۲۱۸۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ''۔ رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی یہ چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی اور کشادگی ہو۔ اور دنیا میں اس کے آثار قدم تادیر رہیں (یعنی اس کی عمر درازی ہو) تو وہ (اہل قرابت کے ساتھ) صلہ رحمی کرے''۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... صلہ رحمی کی دو ہی صورتیں ہیں: ایک یہ کہ آدمی اپنی کمائی سے اہل قرابت کی مالی خدمت کرے، دوسرے یہ کہ اپنے وقت اور اپنی زندگی کا کچھ حصہ ان کے کاموں میں لگائے اس کے صلہ میں رزق و مال میں وسعت اور زندگی میں اضافہ اور برکت بالکل قرین قیاس اور اللہ تعالیٰ کی حکمت و رحمت کے عین مطابق ہے۔ (از معارف الحدیث)

(۳/ ۲۱۸۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ''مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ''۔ رواه البخاري والترمذي، ولفظه:

قَالَ: ''تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَاتَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ، فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ وقال: حديث غريب، و معنى منسأة في الأثر، يعني به الزيادة في العمر. انتهى. رواه الطبراني من حديث العلاء بن خارجة كلفظ الترمذي بإسناد لابأس به۔

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہ چاہے کہ اس کی روزی میں فراخی اور کشادگی ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری)

اور ترمذی میں ہے کہ اپنے نسب سیکھو معلوم کرو تاکہ اس کے ذریعہ (رشتہ معلوم کر کے) قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو، کیوں کہ صلہ رحمی گھر والوں میں محبت کا ذریعہ ہے مال کے بڑھنے کا ذریعہ ہے عمر میں برکت کا ذریعہ ہے''۔ (ترمذی)

(۴/ ۲۱۶۹) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّلَهُ فِي عُمْرِهِ، وَيُوسَّعَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَيُدْفَعَ عَنْهُ مِيتَةُ السُّوءِ، فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ، وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ''. رواه عبدالله ابن الإمام احمد في زوائده، والبزار بإسناد جيد والحاكم۔

ترجمہ: ''حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کی روزی کشادہ ہو اور وہ بری موت مرنے سے بچے تو اسے چاہیے کہ (ہر حال میں) اللہ تعالیٰ سے ڈرے تقویٰ اختیار کرے اور صلہ رحمی کرے''۔ (احمد، بزار، حاکم)

(۵/ ۲۱۷۰) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ خَثْعَمٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقُلْتُ: أَنْتَ الَّذِي تَزْعُمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالَ: ''نَعَمْ''. قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: ''الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ'' قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ''ثُمَّ صِلَةُ الرَّحِمِ''۔ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ''ثُمَّ الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ''. قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَبْغَضُ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: ''الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ'' قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ''ثُمَّ قَطِيعَةُ الرَّحِمِ'' قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ''ثُمَّ الْأَمْرُ بِالْمُنْكَرِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمَعْرُوفِ''. رواه أبو يعلى بإسناد جيد۔

ترجمہ: ''قبیلہ خثعم کے ایک شخص سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ اس وقت اپنے صحابہؓ کے ایک مجمع میں بیٹھے تھے، میں نے عرض کیا: کیا آپ ہی کا گمان ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! تمام اعمال میں اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل محبوب ہے؟ ارشاد فرمایا: صلہ رحمی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کون سا عمل؟ ارشاد فرمایا: امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اعمال میں کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ ہے؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کون سا عمل؟ ارشاد فرمایا پھر قطع رحمی (رشتہ توڑنا) میں نے عرض کیا: پھر کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو مبغوض اور ناپسندیدہ ہے؟ ارشاد فرمایا: پھر منکر وگناہ کا حکم کرنا اور معروف ونیکی سے روکنا''۔ (ابویعلی)

(۶/ ۲۱۷۱) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَأَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ أَوْ بِزِمَامِهَا ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ يَا مُحَمَّدُ! أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَظَرَ فِي أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ وُفِّقَ أَوْ لَقَدْ هُدِيَ، قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ فَأَعَادَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَاتُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، دَعِ النَّاقَةَ۔

ترجمہ: ''حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سفر پر تھے کہ ایک بدو سامنے آگیا اور آپ کی اونٹنی مبارکہ کی لگام پکڑ کر کہنے لگا یارسول اللہ! مجھے وہ عمل بتائیں جو جنت سے مجھے قریب کردے اور دوزخ سے دُور کردے۔ راوی کہتے ہیں نبی کریم ﷺ یہ سن کر کچھ

دیر رُک گئے۔ پھر اپنے صحابہؓ کو دیکھا پھر ارشاد فرمایا: اسے اچھی بات پوچھنے کی توفیق ہوئی ہے یا اسے خیر ورشد کی ہدایت دی گئی ہے۔ ارشاد فرمایا تم نے کیسے کہا تھا چنانچہ اس نے اپنا سوال دہرایا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور صلہ رحمی کرو۔ یہ جواب دے کر اس اعرابی کو فرمایا (اب) میری اونٹنی کی لگام چھوڑ (تاکہ میں آگے سفر کروں)"۔

(۷/ ۲۱۹۲) وَفِي رِوَايَةٍ: ''وَتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ''۔ فَلَمَّا أَدْبَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ رواه البخاري و مسلم واللفظ له۔

ترجمہ:...... "ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو، چنانچہ جب وہ شخص واپس چلا گیا تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اگر یہ شخص اس عمل کو جس کا میں نے اسے حکم کیا مضبوطی سے تھام لے تو جنت میں داخل ہو جائے"۔ (بخاری، مسلم)

(۸/ ۲۱۹۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيُعَمِّرُ بِالْقَوْمِ الدِّيَارَ، وَيُثَمِّرُ لَهُمُ الْأَمْوَالَ وَمَا نَظَرَ إِلَيْهِمْ مُنْذُ خَلَقَهُمْ بُغْضًا لَهُمْ۔ قِيلَ: وَكَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِصِلَتِهِمْ أَرْحَامَهُمْ۔

رواه الطبراني بإسناد حسن والحاكم، وقال: تفرد به عمران بن موسى الرملي الزاهد عن ابي خالد، فان كان حفظه فهو صحيح۔

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگوں کی وجہ سے اللہ جل شانہ شہروں کو آباد رکھتا ہے۔ اور ان کا مال و دولت خوب بڑھتا ہے اس میں برکت دیتا ہے اور جب سے ان کو پیدا کیا کبھی ان کی طرف ناپسندیدگی و ناگواری سے نہیں دیکھا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ انعامات ان کو کس وجہ سے دیے جاتے ہیں؟ ارشاد فرمایا ان کی قرابت داروں و رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کی وجہ سے"۔ (طبرانی حاکم)

(۹/ ۲۱۹۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: ''إِنَّهُ مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ، وَحُسْنُ الْجِوَارِ، أَوْ حُسْنُ الْخُلُقِ يُعَمِّرَانِ الدِّيَارَ، وَيَزِيدَانِ فِي الْأَعْمَارِ''۔ رواه أحمد، ورواته ثقات، الا ان عبدالرحمن بن القاسم لم يسمع من عائشة۔

ترجمہ:...... "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو نرمی کا حصہ دیا گیا اسے دنیا و آخرت کی بھلائی میں سے اس کا حصہ دے دیا گیا اور صلہ رحمی اور پڑوس کے ساتھ اچھا برتاؤ یا ارشاد فرمایا اچھے اخلاق شہروں کی آبادی اور عمر میں اضافہ کا ذریعہ ہیں"۔ (احمد)

(۱۰/ ۲۱۹۵) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِصَالٍ مِنَ الْخَيْرِ: أَوْصَانِي أَنْ لَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي، وَأَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي، وَأَوْصَانِي بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ، وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ، وَأَوْصَانِي أَنْ أَصِلَ رَحِمِي وَإِنْ أَدْبَرَتْ، وَأَوْصَانِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَأَوْصَانِي أَنْ أَقُولَ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا، وَأَوْصَانِي أَنْ أُكْثِرَ مِنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ۔ رواه الطبراني وابن حبان في صحيحه واللفظ له۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل یعنی رسول اللہ ﷺ نے چند خیر کی باتوں اور عادتوں کی نصیحت فرمائی (پہلی) وصیت یہ فرمائی کہ میں ان لوگوں کی طرف نہ دیکھوں جو مال و دولت وغیرہ میں مجھ سے زیادہ حیثیت والے ہیں (تاکہ دنیا کی حرص پیدا نہ ہو) بلکہ جو دنیا کے اعتبار سے مجھ سے کم درجہ کے ہیں ان کو دیکھوں (تاکہ قناعت اور شکر پیدا ہو)۔ (دوسری) وصیت یہ فرمائی کہ میں مساکین و فقراء سے محبت کروں اور ان سے قریب رہوں۔ (تیسری) وصیت یہ فرمائی کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ قطع رحمی کریں۔ (چوتھی) وصیت یہ فرمائی کہ اللہ جل شانہٗ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کروں۔ (پانچویں) وصیت یہ فرمائی کہ میں حق بات کہوں خواہ کڑوی ہی ہو (چھٹی) وصیت یہ فرمائی کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کی کثرت رکھوں، کیوں کہ یہ جنت

کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے''۔ (طبرانی، صحیح ابن حبان)

(۱۱/ ۳۱۹۶) وَعَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَهَا، وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ قَالَتْ: أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي؟ قَالَ: ''أَوَ فَعَلْتِ؟ قَالَتْ نَعَمْ. قَالَ: ''أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ''۔ رواه البخاري، و مسلم و ابوداود و النسائي۔

ترجمہ:...... ''حضرت میمونہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی ایک لونڈی نبی کریم ﷺ سے پوچھے بغیر آزاد کردی۔ جب نبی کریم ﷺ ان کی باری والے دن تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کو خبر ہے کہ میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کردیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واقعی تم نے آزاد کردیا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو تمہارے لیے بڑے اجر کا باعث تھا''۔ (بخاری، مسلم، ابوداود، نسائی)

(۱۲/ ۳۱۹۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''الرَّحِمُ مُتَعَلِّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ''۔ رواه البخاري و مسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشتہ داری عرش الٰہی سے چمٹی رہتی ہے اور کہتی ہے کہ جو مجھے جوڑے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے ملائے اور جو مجھے توڑے اللہ اسے توڑے''۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ رشتہ داری اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے جو مجھے جوڑے اے اللہ! تو اسے اپنے سے جوڑ دے یعنی اپنا بنالے۔ اور جو مجھے توڑے اور قطع رحمی کا رویہ اختیار کرے۔ اے اللہ! اسے اپنے سے کاٹ دے اور اپنے سے دُور اور بے تعلق کردے۔ اس ایک حدیث سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ صلہ رحمی کی کتنی اہمیت ہے۔ اور اس میں کوتاہی کرنا کتنا سنگین جرم اور کتنی بڑی محرومی ہے۔

(۱۳/ ۳۱۹۸) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ''قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: أَنَا اللّٰهُ وَأَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ، وَشَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنَ اسْمِي، فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ، وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ، أَوْ قَالَ بَتَتُّهُ''۔ رواه ابوداؤد و الترمذي من رواية ابي سلمة عنه، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: اللہ عزوجل نے فرمایا میں اللہ ہوں۔ میں الرحمن ہوں میں نے رشتہ قرابت کو پیدا کیا ہے۔ اور اپنے نام رحمن کے مادہ سے نکال کر اس کو رحم کا نام دیا ہے۔ لہٰذا جو اسے جوڑے گا میں اس کو جوڑوں گا اور جو اس کو توڑے گا میں اس کو توڑ دوں گا''۔ (ابوداود، ترمذی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور مشیت سے پیدائش کا ایسا نظام بنایا ہے کہ ہر پیدا ہونے والا رشتوں کے بندھن میں بندھا ہوتا ہے پھر ان رشتوں کے کچھ فطری تقاضے اور حقوق ہیں جن کا عنوان اللہ تعالیٰ نے رحم مقرر فرمایا ہے جو اس پاک نام رحمن سے گویا مشتق ہے (یعنی دونوں کا مادہ ایک ہی ہے) لہٰذا جو بندہ انسان کی فطرت میں رکھے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے ان حقوق اور تقاضوں کو پورا کرے گا (یعنی صلہ رحمی کرے گا اس کے لیے اللہ کا اعلان ہے کہ وہ اس کو جوڑے گا (یعنی اس کو اپنا بنائے گا اور فضل وکرم سے نوازے گا) اور اس کے برعکس جو کوئی قطع رحمی کا رویہ اختیار کرے گا اور قرابت کے ان حقوق کو پامال کرے گا جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں اور انسان کی فطرت میں رکھے ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کو توڑ دے گا یعنی اپنے قرب اور اپنی رحمت وکرم سے محروم کردے گا۔
آج جتنی مسلمانوں پر پریشانیاں ہیں بلاشبہ وہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی ہماری بہت سی بداعمالیوں کا نتیجہ ہے لیکن ان احادیث کی روشنی میں یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس بربادی اور محرومی میں بڑا دخل ہمارے اس جرم کو بھی ہے کہ صلہ رحمی کی تعلیم و

ہدایت کو ہماری غالب اکثریت نے بالکل ہی بھلا دیا ہے۔ (از معارف، بتغیر یسیر)

(۱۴/ ۲۱۹۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ. فَقَالَتْ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ. قَالَ: نَعَمْ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ. وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلٰى. قَالَ: فَذَاكِ لَكِ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ. أُولٰٓئِكَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ (محمد: ۲۲)۔ رواه البخاری و مسلم۔

ترجمہ:..... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ حق تعالیٰ شانہ جب مخلوق کو پیدا کر چکے (یعنی تمام بنی آدم کی روح کو عالم ارواح میں پیدا کر چکے) تو رشتہ داری قرابت داری نے اٹھ کر کہا کہ میں آپ سے اس کی پناہ چاہتی ہوں کہ کوئی مجھے کاٹے اور توڑے اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ جو تجھے ملائے گا (صلہ رحمی کرے گا) میں اسے (اپنی رحمت سے) ملاؤں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اسے اپنی رحمت سے دُور کر دوں گا۔ رشتہ داری نے کہا ہاں اس پر خوش ہوں۔ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا: اچھا تو وعدہ تیرے لیے ثابت و برقرار ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ. أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصَارَهُمْ (ترجمہ) پھر تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو خرابی ڈالو ملک میں اور قطع کرو اپنی قرابتیں''۔ (بخاری، مسلم)

(۱۵/ ۲۲۰۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''إِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ تَقُوْلُ يَارَبِّ إِنِّي قُطِعْتُ. يَارَبِّ إِنِّي أُسِيْءَ إِلَيَّ. يَارَبِّ إِنِّي ظُلِمْتُ. يَارَبِّ. فَيُجِيْبُهَا: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ. وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ''. رواه احمد باسناد جيد قوي. وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:..... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: رحم (یعنی قرابت) رحمٰن سے مشتق ہے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ایک شاخ ہے) اللہ تعالیٰ سے یہ رحم (رشتہ داری) شکایت کرتی ہے کہ اے میرے رب! مجھے توڑا گیا۔ اے میرے رب! (جیسا کہ دوسری روایت میں ہے کہ رحم کو فصیح و بلیغ زبان دی گئی) اللہ تعالیٰ جواباً اسے فرماتے ہیں کہ کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں اسے اپنی رحمت سے ملاؤں اور جو تجھے توڑے میں اسے اپنی رحمت سے توڑوں اور دُور کروں''۔ (احمد، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ انسانوں کی باہمی قرابت اور رشتہ داری کے متعلق اللہ تعالیٰ کے اسم پاک رحمٰن سے اور اس کی صفت رحمت سے خاص نسبت ہے اور وہی اس کا سرچشمہ ہے۔ اور اسی لیے اس کا عنوان رحم مقرر کیا گیا ہے۔ (از معارف)

(۱۶/ ۲۲۰۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْءِ. وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا''. رواه البخاری واللفظ له وابوداؤد والترمذی۔

ترجمہ:..... ''حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی صلہ رحمی کا حق ادا نہیں کرتا جو (صلہ رحمی کرنے والے اپنے اقرباء کے ساتھ) بدلہ کے طور پر صلہ رحمی کرتا ہے۔ صلہ رحمی کا حق ادا کرنے والا در اصل وہ ہے جو اس حالت میں بھی صلہ رحمی کرے (اور قرابت داروں کا حق ادا کرے) جب وہ اس کے ساتھ قطع رحمی (اور حق تلفی) کا معاملہ کریں''۔ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:..... بالکل ظاہر اور بدیہی امر ہے کہ جب آپ ہر بات میں یہ دیکھ رہے ہیں کہ جیسا برتاؤ دوسرا کرے گا ویسا ہی میں بھی کروں گا تو آپ نے صلہ رحمی کیا کی۔ یہ بات تو ہر اجنبی کے ساتھ بھی ہوتی ہے کہ جب دوسرا شخص آپ پر احسان کرے گا تو آپ خود اس پر احسان

کرنے پر مجبور ہیں، صلہ رحمی تو درحقیقت یہی ہے کہ اگر دوسرے کی طرف سے بے التفاتی، بے نیازی، قطع تعلق ہو تو آپ اس کے جوڑنے کی فکر میں رہو۔ اس کو مت دیکھو کہ وہ کیا برتاؤ کرتا ہے۔ اس کو ہر وقت سوچو کہ میرے ذمہ کیا حق ہے مجھے کیا کرنا چاہیے دوسرے کے حقوق ادا کرتے رہو۔ ایسا نہ ہو کہ اس کا کوئی حق اپنے ذمہ رہ جائے جس کا قیامت میں اپنے سے مطالبہ ہو جائے اور اپنے حقوق کے پورا کرنے کا واہمہ بھی دل میں نہ ہو۔ بلکہ اگر وہ پورے نہیں ہوتے تو اور بھی زیادہ مسرور اور خوش ہو کہ دوسرے عالم میں جو اجر و ثواب اس پر ملے گا وہ اس سے بہت زیادہ ہوگا جو یہاں اس کے ادا کرنے سے وصول ہوتا۔ (از فضائل صدقات)

(۱۷/ ۳۳۰۲) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَا تَكُوْنُوا إِمَّعَةً، تَقُوْلُوْنَ: إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَحْسَنَّا، وَإِنْ ظَلَمُوا ظَلَمْنَا، وَلٰكِنْ وَطِّنُوا أَنْفُسَكُمْ، إِنْ أَحْسَنَ النَّاسُ أَنْ تُحْسِنُوا، وَإِنْ أَسَاؤُوا أَنْ لَا تَظْلِمُوا''۔ رواه الترمذي، وقال: حديث حسن۔

ترجمہ:...... ''حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے کم عقل نہ بنو کہ تم لوگوں کی دیکھا دیکھی کہنے لگو کہ اگر لوگ ہم پر احسان کریں تو ہم بھی ان کے ساتھ احسان کریں گے اگر وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے۔ بلکہ تم اپنے آپ کو اس بات پر قائم رکھو اگر لوگ اچھا برتاؤ کریں تو تم ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اگر وہ برا سلوک کریں تو (تب بھی) ان پر ظلم نہ کرو''۔ (ترمذی)

(۱۸/ ۳۳۰۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِي، وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ إِلَيَّ، وَأَحْلُمُ عَلَيْهِمْ، وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ، فَقَالَ: ''إِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ، فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ، وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ''۔ رواه مسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے رشتہ دار ہیں میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہوں وہ قطع رحمی کرتے ہیں میں ان پر احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں ہر معاملہ میں تحمل سے کام لیتا ہوں وہ جہالت پر اترے رہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گر یہ سب کچھ صحیح ہے تو ان کے منہ میں گرم خاک ڈال رہا ہے (یعنی خود ذلیل ہوں گے) اور تیرے ساتھ اللہ کی مدد شامل حال رہے گی جب تک تو اس عادت پر جما رہے گا''۔ (مسلم)

فائدہ:...... جب تک اللہ جل شانہ کی مدد کسی کے شامل حال رہے نہ کسی کی برائی سے نقصان پہنچ سکتا ہے نہ کسی کا قطع تعلق نفع پہنچنے سے مانع ہو سکتا ہے: ؎

تو نہ چھوٹے مجھ سے یارب تیرا چھٹنا ہے غضب
یوں میں راضی ہوں مجھ چاہے زمانہ چھوڑ دے

حدیث بالا میں ''ان کے منہ میں گرم خاک ڈال رہا ہے'' سے مراد یہ ہے کہ تمہارے وہ قرابت دار چوں کہ تمہارے نیک سلوک کے قدردان ہیں اور تمہاری نیکی کا شکریہ ادا نہیں کرتے اس لیے تم ان کو جو دیتے ہو وہ ان کے حق میں حرام مال کا حکم رکھتا ہے اور تمہاری دی ہوئی چیزیں ان کے پیٹ میں آگ کی طرح ہیں گویا اپنے ان قرابت داروں کے اس گناہ کو گرم راکھ کے ساتھ تشبیہ دی جو ان چیزوں کے کھانے کی وجہ سے ان کو لاحق ہوتا ہے۔

بعض حضرات نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ جیسے کوئی اگر گرم گرم راکھ منہ میں ڈالے اور اس کو پیٹ میں اتارے تو اس کا نفس خود اسے لعنت ملامت کرتا ہے ایسے ہی تم ان کے غلط برتاؤ کے باوجود ان کے ساتھ احسان و سلوک کر کے ان کو خود اپنے نفس کے سامنے ذلیل و رسوا کرتے ہو۔

بعض شارحین نے یہ مطلب بتایا کہ ان کے ساتھ تمہارا احسان گویا ان کے حق میں گرم راکھ ہے جو ان کو جلاتا اور ہلاک کرتا ہے۔ بعض شارحین نے یہ کہا کہ تمہارا احسان ان کا منہ کالا کرتا ہے جیسا کہ گرم راکھ کسی کے چہرے کو جلا کر سیاہ کردے۔ (از مظاہر حق)

(۱۹/ ۲۲۰۴) وَعَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ''۔ رواه الطبرانی وابن خزیمة فی صحیحه، والحاکم وقال: صحیح علی شرط مسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت ام کلثوم بنت عقبہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل صدقہ وہ ہے جو کاشح رشتہ دار کو دیا جائے''۔ (طبرانی، صحیح ابن خزیمہ، حاکم)

فائدہ:...... کاشح اس شخص کو کہتے ہیں جو دل میں کسی سے بغض وکینہ رکھے۔

(۲۰/ ۲۲۰۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَسِيْرًا، وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِهِ، قَالُوْا: وَمَا هِيَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي؟ قَالَ: تُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ، وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ، وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ، فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ يُدْخِلُكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ. رواه البزار والطبرانی والحاکم، وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس میں تین خوبیاں ہوں گی حق تعالیٰ شانہ اس سے آسان حساب لیں گے اور اسے اپنی مہربانی ورحمت سے جنت میں داخل فرمادیں گے صحابہؓ میں سے بعض نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان! یارسول اللہ وہ خوبیاں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ① ۔ جو تمہیں نہ دے محروم رکھے اسے دو۔ ② ۔ جو تم سے توڑے تم اس سے جوڑو۔ ③ ۔ جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو۔ جب تم یہ تین کام کرلو گے اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل فرمادے گا''۔ (بزار، طبرانی، حاکم)

(۲۱/ ۲۲۰۶) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ثُمَّ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي بِفَوَاضِلِ الْأَعْمَالِ، فَقَالَ: يَا عُقْبَةُ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَأَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ، وَأَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ۔

وفی روایة: ''وَاعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ''۔ رواه احمد، والحاکم۔

وزاد: ''أَلَا مَنْ أَرَادَ أَنْ يُمَدَّ فِي عُمُرِهِ، وَيُبْسَطَ فِي رِزْقِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ''، ورواة احد إسنادی احمد ثقات۔

ترجمہ:...... ''حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ملا میں نے آپ کا دست مبارک پکڑ کر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے سب سے افضل اعمال بتایئے؟ ارشاد فرمایا اے عقبہ! جو تم سے رشتہ توڑے تم اس سے جوڑو اور جو تم سے روکے تم اس کو دو۔ اور جو تم پر ظلم کرے اس سے اعراض کرلو۔ (بدلہ نہ لو) ایک روایت میں ہے کہ جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو۔ احمد اور حاکم کی روایت میں اس کے بعد یہ بھی اضافہ ہے کہ خبردار! توجہ سے سنو! جو چاہتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کے رزق میں وسعت ہو۔ اس کو چاہیے کہ صلہ رحمی کرے''۔

(۲۲/ ۲۲۰۷) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَكْرَمِ أَخْلَاقِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ، وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ، وَأَنْ تَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ''۔

رواه الطبرانی فی الاوسط من روایة الحارث الاعور عنه۔

ترجمہ:...... ''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تم کو دنیا وآخرت کے عمدہ اخلاق نہ بتاؤں، وہ یہ ہیں کہ تم صلہ رحمی کرو اور محروم کرنے والے کو دو اور ظلم کرنے والے کو معاف کردو''۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۲۳/ ۲۲۰۸) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ''إِنَّ أَفْضَلَ الْفَضَائِلِ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ، وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ، وَتَصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَكَ''. رواه الطبرانی من طریق زبان بن فائد۔

ترجمہ:...... ''حضرت معاذ بن انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فضیلت والے کاموں میں سے افضل کام یہ ہیں کہ تم سے جو رشتہ توڑے تم اس سے جوڑو اور جو تم سے روکے تم اس کو دو۔ اور جو تم کو برا بھلا کہے اس سے درگزر کرو''۔ (طبرانی)

(۲۴/ ۲۲۰۹) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْأٰخِرَةِ، مِنَ الْبَغْيِ، وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ''۔

رواہ ابن ماجہ والترمذی، وقال: حدیث حسن صحیح والحاکم، وقال صحیح الإسناد۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو گناہوں کے علاوہ کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جو اس بات کا زیادہ مستحق ہو کہ اس کا وبال آخرت میں ذخیرہ ہونے کے باوجود دنیا میں اس کی سزا بہت جلد بھگتنی پڑے وہ دو گناہ ہیں: ① ...... ایک ظلم۔ ② ...... دوسرا قطع رحمی''۔ (ابن ماجہ، ترمذی، حاکم)

فائدہ:...... یعنی دو گناہ ظلم اور قطع رحمی ایسے ہیں کہ آخرت میں تو ان پر جو کچھ وبال ہوگا وہ ہوہی گا آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی اس کی سزا بہت جلد ملتی ہے۔ (از فضائل صدقات)

(۲۵/ ۲۲۱۰) ورواہ الطبرانی فقال فیہ: ''مِنْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَالْخِيَانَةِ وَالْكَذِبِ، وَإِنَّ أَعْجَلَ الْبِرِّ ثَوَابًا لَصِلَةُ الرَّحِمِ، حَتّٰى إِنَّ أَهْلَ الْبَيْتِ لَيَكُوْنُوْنَ فَجَرَةً فَتَنْمُو أَمْوَالُهُمْ، وَيَكْثُرُ عَدَدُهُمْ إِذَا تَوَاصَلُوا''۔ ورواہ ابن حبان فی صحیحہ، ففرقہ فی موضعین، ولم یذکر الخیانۃ والکذب، وزاد فی آخرہ: ''وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَتَوَاصَلُوْنَ فَيَحْتَاجُوْنَ''۔

ترجمہ:...... ''طبرانی کی روایت میں ان دو گناہوں کے ساتھ دو اور گناہوں کا ذکر ہے (جن کا وبال آخرت کے ساتھ دنیا میں بہت جلد بھگتنا پڑتا ہے) وہ قطع رحمی کے علاوہ خیانت، اور جھوٹ ہے۔ (یہ بھی ذکر ہے) اور بلاشبہ وہ نیکی جس کا بدلہ بہت جلد (دنیا ہی میں) مل جاتا ہے وہ صلہ رحمی ہے حتیٰ کہ ایک گھرانا گنہگار ہوتا ہے لیکن ان کا مال بڑھتا ہے اور اولاد میں اضافہ ہوتا ہے جب وہ صلہ رحمی کرتے ہیں اور ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ کوئی گھرانہ صلہ رحمی کرے اور پھر وہ محتاج رہے (بلکہ اللہ تعالیٰ غنی کردیتے ہیں)''۔

(۲۶/ ۲۲۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''إِنَّ أَعْمَالَ بَنِي آدَمَ تُعْرَضُ كُلَّ خَمِيْسٍ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَلَا يُقْبَلُ عَمَلُ قَاطِعِ رَحِمٍ''، رواہ احمد ورواتہ ثقات۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ بلاشبہ! بنی آدم (انسانوں) کے اعمال حق تعالیٰ شانہ کے یہاں ہر جمعرات کو شب جمعہ میں پیش کیے جاتے ہیں، قطع رحمی کرنے والے کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا''۔ (مسند احمد)

(۲۷/ ۲۲۱۲) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ''.

قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ، رواہ البخاری ومسلم والترمذی۔

ترجمہ:...... ''حضرت جبیر بن مطعم ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جنت میں قطع رحمی کرنے والا داخل نہ ہوگا''۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

فائدہ:...... حدیث بالا کا مطلب یہ ہے کہ قطع رحمی یعنی رشتہ داروں کے ساتھ برا سلوک کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا سخت گناہ ہے کہ اس گناہ کی گندگی کے ساتھ کوئی جنت میں نہیں جاسکے گا ہاں جب اس کو سزا دے کر پاک کردیا جائے گا یا کسی وجہ سے اس کو معاف کردیا جائے گا تو جاسکے گا جب تک ان دونوں میں سے کوئی بات نہ ہو جنت کا دروازہ اس کے لیے بند رہے گا۔ (از معارف الحدیث)

(۲۸/ ۲۲۱۳) وَعَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَالِسًا بَعْدَ الصُّبْحِ فِي حَلْقَةٍ، فَقَالَ: أَنْشُدُ اللّٰهَ

قَاطِعُ رَحِمٍ لَمَا قَامَ عَنَّا، فَإِنَّا نُرِيْدُ أَنْ نَدْعُوَ رَبَّنَا، وَإِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ مُرْتَجَةٌ دُوْنَ قَاطِعِ رَحِمٍ۔

رواہ الطبرانی، ورواتہ محتج بھم فی الصحیح الا ان الاعمش لم یدرک ابن مسعود۔

ترجمہ:...... ''حضرت اعمشؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فجر کی نماز کے بعد ایک حلقہ میں تشریف فرما تھے، فرمانے لگے: میں تم لوگوں کو قسم دیتا ہوں کہ اگر اس مجمع میں کوئی شخص قطع رحمی کرنے والا ہو تو وہ چلا جائے، ہم لوگ اللہ جل شانہ سے ایک دعا کرنا چاہتے ہیں اور آسمان کے دروازے قطع رحمی کرنے والے کے لیے بند ہو جاتے ہیں''۔ (طبرانی)

فائدہ:...... یعنی اس کی دعا آسمان پر نہیں جاتی اس سے پہلے ہی دروازہ بند کر دیا جاتا ہے اور جب اس کے ساتھ ہماری دعا ہو گی تو وہ دروازہ بند ہو جانے کی وجہ سے رہ جائے گی۔ (از فضائل صدقات)

(۲۰/ ۲۲۱۳) وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ''لَا يُجَالِسُنَا الْيَوْمَ قَاطِعُ رَحِمٍ، فَقَامَ فَتًى مِنَ الْحَلْقَةِ، فَأَتٰى خَالَةً لَهُ قَدْ كَانَ بَيْنَهُمَا بَعْضُ الشَّيْءِ، فَاسْتَغْفَرَ لَهَا، وَاسْتَغْفَرَتْ لَهُ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمَجْلِسِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''إِنَّ الرَّحْمَةَ لَا تَنْزِلُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ''، رواہ الصبہانی۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن اوفیؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس (ایک دن) بیٹھے تھے نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا: آج ہمارے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ بیٹھے جو قطع رحمی کرنے والا ہو (دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عرفہ کا دن تھا) سارے حلقہ میں سے ایک نوجوان اٹھے اور اپنی خالہ کے پاس گئے ان کے اور ان کی خالہ کے درمیان کچھ نااتفاقی و ناچاقی تھی، چنانچہ انہوں نے اپنی خالہ کے لیے دعا مغفرت کی اور ان کی خالہ نے ان کے لیے دعا مغفرت کی (اور آپس میں صلح کر کے) پھر مجلس میں حاضر ہو گئے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''انہوں نے بہت اچھا کام کیا) اس قوم پر اللہ کی رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں کوئی قطع رحمی کرنے والا ہو''۔ (اصبہانی)

(۲۱/ ۲۲۱۵) ورواہ الطبرانی مختصرا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَنْزِلُ عَلٰى قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ''۔

ترجمہ:...... ''ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''رحمت کے فرشتے اس قوم پر نہیں نازل ہوتے جس میں کوئی قطع رحمی کرنے والا ہو''۔ (طبرانی)

فائدہ:...... فقیہ ابو اللیث فرماتے ہیں: اس قصہ سے یہ معلوم ہوا کہ قطع رحمی اتنا سخت گناہ ہے کہ اس کی وجہ سے پاس بیٹھنے والے بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ جو اس میں مبتلا ہو اس سے توبہ کرے اور صلہ رحمی کا اہتمام کرے۔ (از فضائل صدقات)

## یتیم کی کفالت و سرپرستی اور اس پر رحم کرنے اور خرچ کرنے کی ترغیب اور بیواؤں اور مسکینوں کی دیکھ بھال اور خبر گیری کی ترغیب

(۱/ ۲۲۱۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى، وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا، رواہ البخاری وابوداؤد والترمذی۔

ترجمہ:...... ''حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور (اپنے یا پرائے) یتیم کی کفالت کرنے والا

آدمی جنت میں اس طرح قریب قریب ہوں گے۔ اور آپ نے اپنی انگشت شہادت اور بیچ والی انگلی سے اشارہ کر کے بتلایا اور ان کے درمیان تھوڑی سی کشادگی رکھی''۔ (بخاری، ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:...... حدیث بالا میں یتیم سے عام یتیم مراد ہے خواہ اپنا قریبی رشتہ دار ہو جیسے پوتا اور بھتیجا وغیرہ یا کوئی غیر رشتہ دار ہو جیسا کہ اس روایت کے دوسرے طریق میں اس کی وضاحت ہے نبی کریم ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعہ اشارہ کر کے واضح طور پر بتلایا کہ جنت میں میرے اور یتیم کی پرورش کرنے والے کے درمیان اتنا قریبی علاقہ اور تعلق ہوگا جتنا کہ ان دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ آپ ﷺ نے دونوں انگلیوں کی کشادگی کے ذریعہ اس طرف بھی اشارہ فرمایا کہ مرتبہ نبوت جو سب سے اعلیٰ درجہ ہے اس کے اور اس کے مرتبہ کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں ہے۔ (از مظاہر حق)

(۲/ ۲۲۱۷) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَنْ قَبَضَ يَتِيمًا مِنْ بَيْنِ مُسْلِمِيْنَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ أَلْبَتَّةَ إِلَّا أَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ''۔ رواه الترمذي، وقال: حديث حسن صحيح۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے جس بندے نے مسلمانوں میں کسی یتیم بچے کو لے لیا۔ اور اپنے کھانے پینے میں شریک کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور بالضرور جنت میں داخل فرمائیں گے۔ البتہ اگر اس نے کوئی ایسا جرم کیا ہو جو ناقابل معافی ہو تو دوسری بات ہے''۔ (ترمذی)

فائدہ:...... اس حدیث سے صراحۃً معلوم ہوا کہ یتیم کی کفالت و پرورش پر داخلہ جنت کی قطعی بشارت اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ وہ آدمی کسی ایسے سخت گناہ کا مرتکب نہ ہو جو اللہ کے نزدیک ناقابل معافی ہو۔ (جیسے شرک و کفر و ناحق خون وغیرہ) دراصل یہ شرط اس طرح کی تمام بشارت والی حدیثوں میں ملحوظ ہوتی ہے۔ اگرچہ الفاظ میں مذکور نہ ہو لہٰذا یہ شرط بطور قاعدہ کلیہ کے ہے۔ اسے ہر بشارت والی حدیث میں ملحوظ رکھنا چاہیے۔ (از معارف الحدیث)

(۳/ ۲۲۱۸) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَا قَعَدَ يَتِيمٌ مَعَ قَوْمٍ عَلَى قَصْعَتِهِمْ، فَيَقْرَبُ قَصْعَتَهُمْ شَيْطَانٌ''، حديث غريب رواه الطبراني في الأوسط والاصبهاني كلاهما من رواية الحسن بن واصل، وكان شيخنا الحافظ ابو الحسن رحمه الله يقول: هو حديث حسن، و رواه الاصبهاني ايضا من حديث ابي موسى۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن لوگوں کے ساتھ کوئی یتیم ان کے برتن میں کھانے کے لیے بیٹھے تو شیطان ان کے برتن کے قریب نہیں آتا''۔ (طبرانی، فی الاوسط، اصبہانی)

(۴/ ۲۲۱۹) وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ''، رواه ابن ماجه۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے گھرانوں میں بہترین گھرانہ وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ برا سلوک کیا جائے''۔ (ابن ماجہ)

(۵/ ۲۲۲۰) وَرُوِيَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ. امْرَأَةٌ آمَتْ زَوْجُهَا ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى يَتَامَاهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا''، رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:...... ''حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اور وہ عورت کہ جس کا چہرہ (اپنی اولاد کی پرورش، دیکھ بھال اور محنت ومشقت کی وجہ سے) سیاہ پڑ گیا ہو قیامت کے دن اس طرح ہوں گے حدیث کے راوی حضرت ابوہریرہؓ نے یہ حدیث بیان کرنے کے بعد شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا (مطلب یہ تھا کہ جس طرح یہ دونوں انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہیں اسی طرح قیامت کے دن آپ ﷺ اور وہ عورت قریب ہوں گے نبی کریم ﷺ نے سیاہ چہرہ والی عورت کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد) وہ عورت ہے جو بیوہ ہوگئی ہو اور حسن وجمال، عزت ومنصب والی ہونے کے باوجود اپنے یتیم بچوں (کی پرورش) کی خاطر دوسرا نکاح نہ کرے یہاں تک کہ وہ بچے بالغ ہونے کی وجہ سے اپنی ماں کے محتاج نہ رہیں یا انہیں موت آجائے''۔ (ابوداود)

(۶/ ۲۲۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ إِلَّا أَنِّي أَرَى امْرَأَةً تُبَادِرُنِي فَأَقُوْلُ لَهَا: مَالَكِ وَمَنْ أَنْتِ. فَتَقُوْلُ: أَنَا امْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلَى أَيْتَامٍ لِي. رواه أبو يعلى، وإسناده حسن إن شاء الله۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا البتہ ایک عورت کو دیکھوں گا جو مجھ سے آگے جارہی ہوگی میں اس کو کہوں گا تو کون ہے کہ مجھ سے آگے جارہی ہے؟ وہ کہے گی میں وہ عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے خاطر (دوسرا نکاح کرنے سے) رکی رہی''۔ (ابویعلی)

(۷/ ۲۲۲۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَنْ مَسَحَ عَلَى رَأْسِ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهُ فِي كُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ، وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيْمَةٍ أَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ، وَفَرَّقَ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ: السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى. رواه احمد وغيره من طريق عبيدالله بن زحر عن على بن يزيد عن القاسم عنه۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے یتیم کے سر پر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہاتھ پھیرا تو سر کے جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پھرا تو ہر ہر بال کے حساب سے اس کی نیکیاں ثابت ہوں گی اور جس نے اپنے پاس رہنے والی کسی یتیم بچی یا یتیم بچے کے ساتھ بہتر سلوک کیا تو میں اور وہ آدمی جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح قریب قریب ہوں گے اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر بتایا اور دکھایا (کہ ان دو انگلیوں کی طرح بالکل پاس پاس ہوں گے)''۔ (احمد)

(۸/ ۲۲۲۳) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَشْكُوْ قَسْوَةَ قَلْبِهِ. قَالَ: ''أَتُحِبُّ أَنْ يَلِيْنَ قَلْبُكَ، وَتُدْرِكَ حَاجَتَكَ؟ ارْحَمِ الْيَتِيْمَ وَامْسَحْ رَأْسَهُ وَأَطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِكَ يَلِنْ قَلْبُكَ، وَتُدْرِكْ حَاجَتَكَ''۔ رواه الطبراني من رواية بقية، وفيه راو لم يسم ايضا۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اپنے دل کی سختی کی شکایت کر رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہارا دل نرم پڑ جائے اور تمہاری ضرورت پوری ہوجائے؟ یتیم پر رحم وشفقت کرو اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرو۔ اور اپنے کھانے میں سے اس کو کھلاؤ تمہارا دل نرم ہوجائے گا اور تمہاری ضرورت پوری ہوجائے گی''۔ (طبرانی)

(۹/ ۲۲۲۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا شَكَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْوَةَ قَلْبِهِ، فَقَالَ: ''امْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيْمِ وَأَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ''. رواه احمد، ورجاله رجال الصحيح۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی سخت دل کی شکایت کی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو''۔ (مسند احمد)

(۱۰/ ۲۲۲۵) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ

كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ: ''وَكَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ''۔ رواه البخاری و مسلم و ابن ماجه الا انه قال: ''السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، وَكَالَّذِي يَقُوْمُ اللَّيْلَ ، وَيَصُوْمُ النَّهَارَ''۔

ترجمہ:...... ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شوہر والی عورت اور مسکین و حاجت مند کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا شخص حق تعالیٰ شانہ کے نزدیک (اجر وثواب میں) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کے مثل ہے اور میرا گمان ہے کہ یہ بھی فرمایا تھا کہ اس قائم اللیل (یعنی شب بیدار) شخص کی طرح ہے جو (عبادت اور شب خیزی میں سستی نہ کرتا ہو۔ اور اس صائم الدھر (مسلسل روزے رکھنے والے) شخص کی طرح ہے جو کبھی ناغہ نہ کرتا ہو''۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جو شخص کسی حاجت مند مسکین یا کسی ایسی لاوارث عورت کی خدمت واعانت کرنے کے لیے جس کے سر شوہر کا سایہ نہ ہو دوڑ دھوپ کرے اس کا ثواب مجاہد اور مسلسل روزے اور رات بھر عبادت کرنے والے کے برابر ہے جس کی صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ خود محنت کر کے کمائیں اور ان پر خرچ کریں اور یہ بھی ہو سکتی ہے کہ دوسرے لوگوں کو ان کی خبر گیری اور اعانت کی طرف متوجہ کرنے کے لیے دوڑ دھوپ کریں۔ (از معارف الحدیث)

ضروری ملاحظہ:...... مذکورہ بالا روایت الترغیب میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے جب کہ بخاری باب فضل النفقه علی الأهل میں اور جدید الترغیب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔

## پڑوسی کے حق کی ادائیگی کی تاکید اور اسے تکلیف پہنچانے پر وعید

(۱/ ۳۳۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ''۔ رواه البخاری و مسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو (کسی بھی قسم کی) تکلیف نہ پہنچائے۔ اور جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے لازم ہے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ اچھی بات بولے یا پھر چپ رہے''۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... خیر میں ہر وہ چیز داخل ہے جن کا کہنا مطلوب ہے فرض ہو یا مستحب اس کے علاوہ جو رہ گیا وہ شر ہے یعنی اگر کوئی ایسی بات ہو جو بظاہر نہ خیر معلوم ہوتی ہو نہ شر حافظ کے کلام کے موافق شر میں داخل ہو جائے گی۔ (فتح الباری)

(۲/ ۳۳۳۷) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: ''وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ''۔

ترجمہ:...... ''مسلم کی روایت میں ہے کہ جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے''۔ (مسلم)

فائدہ:...... انسان کا اپنے ماں باپ اپنی اولاد اور قریبی رشتہ داروں کے علاوہ ایک مستقل واسطہ اور تعلق ہمسایوں اور پڑوسیوں سے بھی ہوتا ہے اور اس کی خوشگواری اور ناخوشگواری کا زندگی کے چین وسکون پر اور اخلاق کے بناؤ بگاڑ پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی تعلیم وہدایت میں ہمسائیگی اور پڑوس کے اس تعلق کو بڑی عظمت بخشی ہے اور اس کے احترام ورعایت کی بڑی تاکید فرمائی ہے یہاں تک کہ اس کو ایمان کا جزء اور جنت کے داخلہ کی شرط اور اللہ ورسول کی محبت کا معیار قرار دیا ہے۔ جیسا کہ روایات سے واضح ہے۔ (از معارف تفسیر)

(۳/ ۳۳۳۸) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: ''مَا

تَقُوْلُوْنَ فِي الزِّنَا'' قَالُوْا: حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِامْرَأَةِ جَارِهِ''. قَالَ: ''مَا تَقُوْلُوْنَ فِي السَّرِقَةِ؟ قَالُوْا: حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فَهِيَ حَرَامٌ. قَالَ: ''لَأَنْ يَسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشَرَةِ أَبْيَاتٍ أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْرِقَ مِنْ جَارِهِ''. رواه احمد واللفظ له، ورواته ثقات، والطبرانی فی الکبیر والاوسط۔

ترجمہ:...... ''حضرت مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے دریافت فرمایا: زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ وہ تو حرام ہے اللہ اور اس کے رسول نے اس کو حرام قرار دیا ہے لہٰذا وہ قیامت تک حرام ہی رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس پر ارشاد فرمایا: کوئی شخص (اللہ نہ کرے) دس عورتوں کے ساتھ بدکاری کرے یہ (گناہ میں) زیادہ ہلکا ہے بنسبت اس کے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ (العیاذ باللہ) بدکاری کرے۔ آپ ﷺ نے (پھر) دریافت فرمایا: تم چوری کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے تو اسے حرام قرار دیا ہے لہٰذا وہ تو حرام ہی ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا دس گھروں سے چوری کرنا (گناہ کے اعتبار سے) زیادہ ہلکا ہے بنسبت اس کے کہ وہ اپنے پڑوسی کی چوری کرے''۔ (احمد، طبرانی، کبیر اوسط)

(۴/ ۳۲۲۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ''. قِيْلَ: مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ''الَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ''۔ رواہ احمد البخاری و مسلم۔ وزاد احمد قالوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا بَوَائِقُهُ؟ قَالَ: ''شَرُّهُ''۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک دن) ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! وہ شخص مؤمن نہیں، اللہ کی قسم! اس میں ایمان نہیں اللہ کی قسم! وہ صاحب ایمان نہیں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ! کون شخص؟ (یعنی آپ ﷺ کس بدنصیب شخص کے متعلق قسم کے ساتھ ارشاد فرمارہے ہیں کہ وہ مؤمن نہیں، اور اس میں ایمان نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں اور مفسدہ پردازیوں سے مامون اور بے خوف نہ ہوں (یعنی ایسا آدمی ایمان سے محروم ہے) (احمد، بخاری، مسلم) احمد کی روایت میں اس کا بھی اضافہ ہے کہ عرض کیا: یا رسول اللہ! بوائق جس کا ذکر آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس سے مراد پڑوسی کا شر اور اس کی شرارتیں ہیں''۔

فائدہ:...... جس وقت نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہوگا اس خطاب کے وقت آپ پر جلال کی کیسی کیفیت ہوگی جس کا کچھ اندازہ الفاظ حدیث سے لگایا جاسکتا ہے لہٰذا ایمان والوں کے لیے لازم ہے کہ پڑوسیوں کے ساتھ ایسا شریفانہ رویہ رکھیں کہ وہ ان کی طرف سے بالکل مطمئن اور بے خوف رہیں ان کے دلوں اور دماغوں میں بھی ان کے بارے میں کوئی اندیشہ اور خطرہ نہ ہو اگر کسی مسلمان کا یہ خیال نہیں ہے، اور اس کے پڑوسی اس سے مطمئن نہیں ہیں تو رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اسے ایمان کا مقام حاصل نہیں ہے۔ (از معارف باختصار)

(۵/ ۳۲۳۰) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهِ، أَوْ قَالَ لِأَخِيْهِ، مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ''۔ رواہ مسلم۔

ترجمہ:...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی بندہ اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہوسکتا جب تک اپنے پڑوسی کے لیے یا فرمایا: اپنے بھائی کے لیے اس چیز کو پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے (صحیح مسلم شریف)

(۶/ ۳۲۳۱) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَسْتَقِيْمُ إِيْمَانُ عَبْدٍ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهُ وَلَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُهُ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهُ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ''۔

رواہ احمد، وابن ابی الدنیا فی الصمت کلاھما من روایۃ علی بن مسعدۃ۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بندہ کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا دل درست نہ ہو اور اس کا دل اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک زبان درست نہ ہو اور وہ آدمی جنت میں داخل نہ ہوگا جس کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں سے اس کے پڑوسی مامون و بے خوف نہ ہوں''۔ (احمد، ابن ابی الدنیا)

فائدہ:...... ان احادیث مبارکہ سے سمجھا جاسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیم و ہدایت میں ہمسایوں اور پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کا کیا درجہ ہے۔ نبوت کی زبان میں کسی عمل کی سخت تاکید اور دین میں اس کی انتہائی اہمیت جتانے کے لیے آخری تعبیر یہی ہوتی ہے کہ اس میں کوتاہی کرنے والا مؤمن نہیں یا یہ کہ وہ جنت میں نہ جاسکے گا۔ (از معارف الحدیث)

(۷/ ۳۲۳۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: ''اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ''، رواہ ابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:- اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِي دَارِ الْمُقَامَةِ فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ- (اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے پڑوس سے اپنے سکونت کے گھر میں کیوں کہ جنگل (یعنی سفر) کا پڑوسی تو چلا بھی جاتا ہے (اور سکونت کے گھر والا دیرپا ہوتا ہے''۔'' (صحیح ابن حبان)

(۸/ ۳۲۳۳) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ''، رواہ احمد، واللفظ لہ، والطبرانی باسنادین احدھما جید۔

ترجمہ:...... ''حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے (اللہ کی عدالت میں جن کا مقدمہ پیش ہوگا) وہ دو پڑوسی ہوں گے''۔ (احمد)

(۹/ ۳۲۳۴) وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ جَارَهُ قَالَ: ''اطْرَحْ مَتَاعَكَ عَلَى طَرِيْقٍ فَطَرَحَهُ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهِ وَيَلْعَنُوْنَهُ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَقِيْتُ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: ''وَمَا لَقِيْتَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يَلْعَنُوْنِي قَالَ: قَدْ لَعَنَكَ اللّٰهُ قَبْلَ النَّاسِ''، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَعُوْدُ، فَجَاءَ الَّذِيْ شَكَاهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ''اِرْفَعْ مَتَاعَكَ، فَقَدْ كُفِيْتَ''، رواہ الطبرانی والبزار باسناد حسن بنحوہ الا انہ قال: ضَعْ مَتَاعَكَ عَلَى الطَّرِيْقِ أَوْ عَلَى ظَهْرِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَهُ، فَكَانَ كُلُّ مَنْ مَرَّ بِهِ قَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: جَارِيْ يُؤْذِيْنِي، قَالَ: فَيَدْعُوْ عَلَيْهِ، فَجَاءَ جَارُهُ، فَقَالَ: رُدَّ مَتَاعَكَ، فَإِنِّي لَا أُوْذِيْكَ أَبَدًا۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اپنے پڑوسی (سے تکلیف پہنچنے) کی شکایت کی، نبی کریم ﷺ نے اس کو (اس کا حل) یہ بتایا کہ تم اپنا سامان (گھر سے نکال کر) راستہ پر ڈال دو، چنانچہ اس نے گھر سے (سامان نکال کر) راستہ پر پھینک دیا لوگوں کا جب وہاں سے گزر ہوتا تو لوگ اس کے پڑوسی پر لعنت کرتے (کہ اس نے ایسا ستایا ہے کہ اس شخص نے مجبور ہو کر گھر سے سامان نکال کر باہر پھینک دیا) چنانچہ اس کا پڑوسی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں سے مجھے تکلیف پہنچی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں لوگوں سے کیا تکلیف پہنچی ہے؟ اس نے کہا لوگ مجھ پر لعنت کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر لوگوں سے پہلے لعنت کرے (اپنی رحمت سے دور کرے) اس نے کہا اب میں کبھی اپنے پڑوسی کو دوبارہ تکلیف نہیں دوں گا۔ اس کے بعد وہ شخص حاضر خدمت ہوا جس نے پہلے نبی کریم ﷺ سے پڑوسی کو ستانے کی شکایت کی تھی آپ

نے ارشاد فرمایا: اب اپنا سامان اٹھا کر (گھر لے جاؤ) تمہاری کفایت کی گئی (اور اس تدبیر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہاری تکلیف دُور کرنے کا بندوبست کر دیا)۔ (طبرانی، بزار)

البتہ بزار کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنا سامان راستہ پر یا فرمایا بیچ راستہ پر رکھ دو، چنانچہ اس نے رکھ دیا تو جو کوئی گزرتا وہ پوچھتا کیا بات ہے؟ یہ شخص بتاتا کہ میرا پڑوسی مجھے ستاتا ہے تو وہ اسے بددعا دیتا پھر اس کا پڑوسی آیا اور کہا اپنا سامان گھر میں واپس لے جاؤ اب کبھی بھی تمہیں نہیں ستاؤں گا''۔ (مسند بزار)

(١٠/ ٢٢٢٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانَةً تُكْثِرُ مِنْ صَلَاتِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصِيَامِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا۔ قَالَ: ''هِيَ فِي النَّارِ''. قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَإِنَّ فُلَانَةً يُذْكَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَصَلَاتِهَا، وَأَنَّهَا تَتَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ، وَلَا تُؤْذِي جِيْرَانَهَا۔ قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ''. رواه احمد والبزار وابن حبان في صحيحه والحاكم، وقال: صحيح الإسناد، ورواه أبو بكر بن أبي شيبة بإسناد صحيح أيضًا، ولفظه وهو لفظ بعضهم:

قالوا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فُلَانَةٌ تَصُوْمُ النَّهَارَ، وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ، وَتُؤْذِي جِيْرَانَهَا، قَالَ: ''هِيَ فِي النَّارِ''۔ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فُلَانَةٌ تُصَلِّي الْمَكْتُوْبَاتِ، وَتَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِي جِيْرَانَهَا۔ قَالَ: ''هِيَ فِي الْجَنَّةِ''۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے (نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر) عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں ایک عورت نماز، صدقات، روزوں کی کثرت کرتی ہے، لیکن اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم میں داخل ہوگی (چاہے پھر سزا بھگت کر نکل آئے) اس نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں ایک عورت کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ نماز، روزے کی کثرت نہیں کرتی البتہ پنیر وغیرہ) صدقہ کرتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کو نہیں ستاتی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جنت میں جائے گی''۔ (احمد، بزار، صحیح ابن حبان، حاکم ابوبکر بن ابی شیبہ)

(١١/ ٢٢٢٦) وَرُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ دُوْنَ جَارِهِ مَخَافَةً عَلَى أَهْلِهِ وَمَالِهِ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارُهُ بَوَائِقَهُ أَتَدْرِيْ مَا حَقُّ الْجَارِ؟ إِذَا اسْتَعَانَكَ أَعَنْتَهُ، وَإِنَا اسْتَقْرَضَكَ أَقْرَضْتَهُ، وَإِذَا افْتَقَرَ عُدْتَ عَلَيْهِ، وَإِذَا مَرِضَ عُدْتَهُ، وَإِذَا أَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ عَزَّيْتَهُ، وَإِذَا مَاتَ اتَّبَعْتَ جَنَازَتَهُ، وَلَا تَسْتَطِيْلُ عَلَيْهِ بِالْبُنْيَانِ فَتَحْجُبَ عَنْهُ الرِّيْحَ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تُؤْذِهِ بِقُتَارِ رِيْحِ قِدْرِكَ إِلَّا أَنْ تَغْرِفَ لَهُ مِنْهَا، وَإِنِ اشْتَرَيْتَ فَاكِهَةً فَأَهْدِ لَهُ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَأَدْخِلْهَا سِرًّا، وَلَا يَخْرُجْ بِهَا وَلَدُكَ لِيَغِيْظَ بِهَا وَلَدَهُ''. رواه الخرائطي من مكارم الاخلاق۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پڑوسی سے اپنے گھر کا دروازہ اہل و عیال پر ڈر کی وجہ سے بند رکھے وہ کامل مؤمن نہیں اور وہ بھی کامل مؤمن نہیں جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں سے بے خوف اور مطمئن نہ ہوں جانتے ہو پڑوسی کا حق کیا ہے؟ اگر تم سے مدد چاہے تو اس کی مدد کرو اگر قرض مانگے تو اس کو قرض دو اگر محتاج ہو تو اس کی اعانت کرو اگر بیمار ہو تو عیادت کرو اگر اس کو خوشی اور بھلائی حاصل ہو تو مبارک باد دو اگر مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو اگر وہ مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ بغیر اس کی اجازت کے اس کی عمارت سے اپنی عمارت اس طرح بلند نہ کرو کہ اس کے گھر کی ہوا بند ہو جائے۔ (جب تمہارے گھر کوئی اچھا کھانا پکے تو اس کی کوشش کرو کہ (تمہاری ہانڈی کی مہک اس کے لیے (اور اس کے بچوں کے لیے) باعث ایذاء اور تکلیف کا سبب نہ ہو (یعنی اس کا اہتمام کرو کہ ہانڈی کی خوشبو اس کے گھر تک نہ جائے) مگر یہ کہ جو پکے اس میں سے کچھ حصہ پڑوسی کو بھی نکال کر دے دو۔ (اس صورت میں کھانے کی خوشبو اس کے گھر تک جانے میں کوئی مضائقہ نہیں) اگر کوئی پھول خرید و تو اس کو بھی ہدیہ دو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو اس پھل کو اس طرح پوشیدہ اور چھپا

کر گھر لاؤ کہ وہ نہ دیکھے اور اس کو تمہاری اولاد باہر لے کر نہ نکلے کہ پڑوسی کے بچے کے دل میں اسے دیکھ کر جلن پیدا ہو"۔

(۱۲/ ۲۲۲۷) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثَةٌ مِنَ الْفَوَاقِرِ: إِمَامٌ إِنْ أَحْسَنْتَ لَمْ يَشْكُرْ وَإِنْ أَسَأْتَ لَمْ يَغْفِرْ وَجَارُ سُوْءٍ إِنْ رَأَى خَيْرًا دَفَنَهُ، وَإِنْ رَأَى شَرًّا أَذَاعَهُ، وَامْرَأَةٌ إِنْ حَضَرْتَ آذَتْكَ وَإِنْ غِبْتَ عَنْهَا خَانَتْكَ"۔ رواہ الطبرانی بإسناد لا بأس به۔

ترجمہ:...... "حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں کمر کو توڑ دینے والی مصیبتیں ہیں ایک وہ بادشاہ، حاکم کہ اگر تم اس کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو تو شکر گزاری نہ کرے اور اگر تم سے کوئی برائی یا غلطی ہو جائے تو معاف نہ کرے۔ دوسرے برا پڑوسی کہ اگر تم میں کوئی بھلائی دیکھے تو اس کو دفن کر دے (چھپا دے کسی کو حسد کی وجہ سے نہ بتائے) اور اگر برائی دیکھے تو اس کو پھیلا دے، تیسرے وہ عورت (بیوہ) اور اگر پاس جاؤ تو تمہیں تکلیف پہنچائے اور اگر تم اس سے غائب ہو (اس کے پاس موجود نہ ہو) تو اپنی جان اور تمہارے مال میں) خیانت کرے۔ (اس کی حفاظت نہ کرے)۔" (طبرانی)

(۱۳/ ۲۲۲۸) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا آمَنَ بِي مَنْ بَاتَ شَبْعَانًا وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَعْلَمُ"، رواہ الطبرانی والبزار وإسنادہ حسن۔

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی مجھ پر ایمان نہیں لایا (اور وہ میری جماعت میں نہیں ہے) جو ایسی حالت میں اپنا پیٹ بھر کے رات کو (بے فکری سے) سو جائے کہ اس کے برابر رہنے والا پڑوسی بھوکا ہو۔ اور اس آدمی کو اس کے بھوکا ہونے کی خبر ہو"۔ (طبرانی، بزار)

فائدہ:...... یہ بات بھی ملحوظ رکھنے کے قابل ہے کہ ان تمام احادیث میں مسلم اور غیر مسلم پڑوسی کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی ہے۔ (از معارف الحدیث)

(۱۴/ ۲۲۲۹) وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ"، رواہ مسلم۔

ترجمہ:...... "حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے (یعنی جس چیز کا وہ محتاج ہو اس میں اس کی اعانت کرے اس سے برائی کو دور کرے) اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔ اور جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ اچھی بات بولے یا پھر چپ رہے"۔ (مسلم)

(۱۵/ ۲۲۳۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، رواہ أحمد بإسناد حسن۔

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ زبان سے کوئی بات نکالے تو بھلائی کی بات نکالے ورنہ چپ رہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے"۔ (مسند احمد)

فائدہ:...... ان احادیث سے تین باتوں کی تاکید معلوم ہوتی ہے: ① پڑوسی کا اکرام۔ ② پڑوسی کے ساتھ احسان کا معاملہ۔ ③ اور پڑوسی کو ایذا دینے سے بچنا، تینوں ہی باتیں مذکورہ روایات میں ذکر کی گئی ہیں۔

(۱۶/ ۲۲۲۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ، وَ خَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ''۔

رواه الترمذی وقال: حديث حسن غريب، وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما والحاكم، وقال: صحيح على شرط مسلم۔

ترجمہ: ...... ''حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق تعالیٰ شانہ کے ہاں دوستوں اور ساتھیوں میں بہتر وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہو (اس کی راحت رسانی کی اسے فکر ہو) اور پڑوسیوں میں وہ حق تعالیٰ شانہ کے ہاں بہتر ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہو (کہ اسے راحت رسانی کی فکر ہو)''۔ (ترمذی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۷/ ۲۲۲۲) وَعَنْ مُطَرِّفٍ، يَعْنِي ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: كَانَ يَبْلُغُنِي عَنْكَ حَدِيْثٌ، وَكُنْتُ أَشْتَهِيْ لِقَاءَكَ، قَالَ: لِلّٰهِ أَبُوْكَ قَدْ لَقِيْتَنِي فَهَاتِ، قُلْتُ: حَدِيْثٌ بَلَغَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَكَ قَالَ: ''إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُحِبُّ ثَلَاثَةً، وَيُبْغِضُ ثَلَاثَةً''۔ قَالَ: فَمَا إِخَالُنِي أَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَقُلْتُ فَمَنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: رَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ، وَأَنْتُمْ تَجِدُوْنَهٗ عِنْدَكُمْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ تَلَا: ''إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِي سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ'' (الصف:۴)، قُلْتُ: وَمَنْ؟ قَالَ: رَجُلٌ كَانَ لَهٗ جَارُ سُوْءٍ يُؤْذِيْهِ، فَيَصْبِرُ عَلٰى أَذَاهُ حَتّٰى يَكْفِيَهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ بِحَيَاةٍ أَوْ مَوْتٍ، فذكر الحديث۔ رواه احمد والطبرانی واللفظ له واحد إسنادی احمد رجالهما محتج بهم في الصحيح، ورواه الحاكم وغيره بنحوه وقال: صحيح على شرط مسلم۔

ترجمہ: ...... ''حضرت مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوذرؓ سے ایک حدیث پہنچی تھی اس لیے میں ان سے ملاقات کا خواہش مند تھا، چنانچہ میں نے ان سے ملاقات کی میں نے عرض کیا: اے ابوذر! آپ کی طرف سے مجھے ایک حدیث پہنچی تھی اور میں (اسی لیے) آپ سے ملاقات کا خواہش مند تھا حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ واہ جی واہ (بہت اچھا کیا آئے) مجھ سے تمہاری ملاقات ہوگئی ہے اب پوچھو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: ایک حدیث ہے جو مجھے پہنچی ہے کہ آپ سے رسول اللہ ﷺ نے بیان کی ہے کہ اللہ عزوجل تین قسم کے لوگوں کو پسند فرماتے ہیں اور تین قسم کے لوگوں کو ناپسند کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میرا گمان یہ ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی بات کی نسبت نہیں کرسکتا جو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو۔ میں نے دریافت کیا کہ وہ تین قسم کے لوگ کون ہیں جن سے اللہ عزوجل محبت کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ایک تو وہ شخص جو اللہ کے راستہ میں صبر اور ثواب کی امید کرتے ہوئے جہاد کرے اور لڑتا رہے یہاں تک کہ شہید ہوجائے اور تم اس کا ذکر اللہ کی کتاب میں پاتے ہو پھر یہ آیت تلاوت کی جس کا ترجمہ یہ ہے (اللہ چاہتا ہے ان لوگوں کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار باندھ کر گویا وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی) میں نے کہا دوسرا کون شخص ہے (جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں؟) فرمایا وہ شخص جس کا کوئی برا پڑوسی ہو جو اسے ستاتا ہو اور وہ اس کی تکلیف پر صبر کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی اس برے پڑوسی سے زندگی میں یا موت کے ذریعے اس کی کفایت کردے پھر پوری حدیث ذکر کی''۔ (احمد، طبرانی، حاکم)

(۱۸/ ۲۲۲۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَا زَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ''۔ رواه البخاری و مسلم والترمذی، ورواه ابوداؤد و ابن ماجه من حديث عائشة وحدها، وابن ماجه ايضا وابن حبان في صحيحه من حديث ابي هريرة۔

ترجمہ: ...... ''حضرت ابن عمر و حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے

میں مجھے جبرئیل علیہ السلام (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) برابر وصیت اور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ اس کو وارث تک بھی قرار دے دیں گے"۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۱۹/ ۳۳۳۴) وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَهْلِي أُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِذَا بِهِ قَائِمٌ، وَإِذَا رَجُلٌ مُقْبِلٌ عَلَيْهِ، فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ حَاجَةً، فَجَلَسْتُ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَعَلْتُ أَرْثِي لَهُ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ قَامَ بِكَ هٰذَا الرَّجُلُ حَتّٰى جَعَلْتُ أَرْثِي لَكَ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ. قَالَ: "أَتَدْرِي مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ: لَا۔ قَالَ: "جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا زَالَ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَلَّمْتَ عَلَيْهِ لَرَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ"۔ رواه احمد باسناد جيد، ورواته رواة الصحيح۔

ترجمہ:...... "ایک انصاری صحابیؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے ملاقات کرنے کی غرض سے گھر سے نکلا تو دیکھا کہ ایک شخص آپ کی طرف متوجہ ہے۔ میرا گمان تھا کہ اس کی کوئی ضرورت آپ ﷺ سے متعلق ہے اس لیے میں بیٹھ گیا (اور اس کے اور آپ کے درمیان خلل انداز نہ ہوا) اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ کے اتنی زیادہ دیر تک کھڑے رہنے سے رحم آنے لگا پھر وہ چلا گیا تو میں آپ کے پاس اٹھ کر گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص نے آپ کو اتنی دیر تک کھڑا رکھا کہ مجھے آپ کے اتنی زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے رحم آنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں پتہ ہے کہ یہ کون تھے؟ میں نے عرض کیا: مجھے تو معلوم نہیں۔ ارشاد فرمایا: جبرئیلؑ تھے مجھے پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) برابر وصیت اور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ اس کو وارث تک بھی قرار دے دیں گے"۔ (احمد)

(۲۰/ ۳۳۳۵) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَقُوْلُ: "أُوْصِيْكُمْ بِالْجَارِ"، حَتّٰى أَكْثَرَ، فَقُلْتُ: إِنَّهُ يُوَرِّثُهُ، رواه الطبراني باسناد جيد۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا جب کہ آپ حجۃ الوداع میں اپنی کان کٹی ہوئی اونٹنی پر سوار تھے اور یہ ارشاد فرما رہے تھے: میں تم کو پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت اور تاکید کرتا ہوں آپ نے بہت بار یہ فرمایا، میں اپنے جی میں کہنے لگا کہ آپ تو پڑوسی کو وارث بنا کر ہی رہیں گے"۔ (طبرانی)

(۲۱/ ۳۳۳۶) وَعَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي أَهْلِهِ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ، أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: "مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ"، رواه ابوداؤد والترمذي واللفظ له، وقال: حديث حسن غريب۔

ترجمہ:...... "حضرت مجاہدؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے گھر بکری ذبح ہوئی جب وہ تشریف لائے تو انہوں نے گھر والوں سے کہا تم لوگوں نے ہمارے یہودی پڑوسی کے لیے بھی گوشت کا ہدیہ بھیجا؟ تم لوگوں نے ہمارے یہودی پڑوسی کے لیے بھی ہدیہ بھیجا؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: آپ فرماتے تھے کہ پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں مجھے جبرئیل علیہ السلام برابر وصیت اور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ وہ اس کو وارث بھی قرار دے دیں گے"۔ (ابوداؤد، ترمذی)

(۲۲/ ۳۳۳۷) وَعَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ: الْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيْءُ، وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ"، رواه احمد ورواته الصحيح۔

ترجمہ:...... "حضرت نافع بن حارثؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی سعادت اور خوش بختی کی ایک بات یہ

ہے کہ اس کا پڑوسی نیک اور اچھا ہو۔ دوسرے اچھی سواری ہو (پریشان نہ کرتی ہو) تیسرے کشادہ گھر ہو''۔ (مسند احمد)

(۲۳/ ۲۲۴۸) وَعَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''أَرْبَعٌ مِنَ السَّعَادَةِ: الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ، وَالْمَسْكَنُ الْوَاسِعُ، وَالْجَارُ الصَّالِحُ، وَالْمَرْكَبُ الْهَنِيْئُ وَأَرْبَعٌ مِنَ الشَّقَاءِ: الْجَارُ السُّوْءُ، وَالْمَرْأَةُ السُّوْءُ، وَالْمَرْكَبُ السُّوْءُ، وَالْمَسْكَنُ الضَّيِّقُ''، رواه ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ: ...... ''حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں آدمی کی سعادت میں سے ہیں: ① ایک نیک بیوی ہے۔ ② دوسرے کشادہ گھر، ③ تیسرے نیک اور اچھا پڑوسی۔ ④ چوتھے اچھی سواری ہے۔

اور چار چیزیں آدمی کی بدنصیبی کی ہیں: ① ایک برا پڑوسی۔ ② دوسرے بری بیوی (جس کے اخلاق برے ہوں) ③ تیسرے بری سواری (جو پریشان کرتی رہتی ہو)، ④ چوتھے تنگ گھر (جو ضرورت کو پورا نہ کرتا ہو)''۔ (صحیح ابن حبان)

## مسلمان بھائیوں کی اور نیک لوگوں کی زیارت کرنے کی ترغیب اور ملاقاتی لوگوں کے اکرام کا بیان

(۱/ ۲۲۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ، فَأَرْصَدَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا أَتٰى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ۔ قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ، قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ'' رواه مسلم

ترجمہ: ...... ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص اپنے بھائی سے، جو دوسری بستی میں رہتا تھا۔ ملاقات کے لیے چلا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ گزر پر ایک فرشتہ کو منتظر بنا کے بٹھا دیا (جب وہ شخص اس جگہ سے گزرا تو) فرشتہ نے اس سے پوچھا: تمہارا کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا میں اس بستی میں رہنے والے اپنے ایک بھائی سے ملنے جارہا ہوں، فرشتہ نے کہا: کیا اس پر تمہارا کوئی احسان ہے، اور کوئی حق نعمت ہے جس کو تم پورا اور پختہ کرنے جارہے ہو۔ اس شخص نے کہا: نہیں! میرے جانے کی وجہ صرف یہی ہے کہ اللہ کے لیے مجھے اس بھائی سے محبت ہے فرشتہ نے کہا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس یہ بتانے کے لیے بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرتا ہے جیسا کہ تم اللہ کے لیے اس بندہ سے محبت کرتے ہو''۔ (مسلم)

فائدہ: ...... یہ واقعہ جو نبی کریم ﷺ نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے بظاہر کسی اگلی امت کے کسی فرد کا ہے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ کبھی کبھی فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی غیر نبی کے پاس بھی آسکتے ہیں اور اس سے اس طرح کی باتیں دوبدو کرسکتے ہیں حضرت جبرئیل کا اللہ کے حکم سے حضرت مریم صدیقہ کے پاس آنا اور ان سے باتیں کرنا قرآن مجید میں بھی مذکور ہے، حالاں کہ معلوم ہے کہ حضرت مریم نبی نہ تھیں۔ بہرحال واقعہ کا مقصود نبی کریم ﷺ کی اس حدیث مبارک میں یہ ہے کہ کسی بندہ سے محض رضائے الٰہی کی خاطر محبت کرنا اللہ تعالیٰ کی محبت کو واجب کرنے اور اس کا مستحق بنانے والا ہے۔ (از معارف بتغیر واختصار)

(۲/ ۲۲۵۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ عَادَ مَرِيْضًا، أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ بِأَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا''۔

رواه ابن ماجه والترمذي، واللفظ له، وقال: حديث حسن، وابن حبان في صحيحه، كلهم من طريق ابن سنان، عن عثمان بن ابي سودة عنه

ترجمہ: ...... ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی بیمار کی عیادت یا مسلمان بھائی کی ملاقات کی خاطر اس کے ہاں جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ (بلاواسطہ یا فرشتوں کی زبانی) فرماتے ہیں کہ (دنیا و آخرت میں) تیری زندگی خوش گوار ہوئی، اور تیرا

چلنا مبارک رہا (کہ تو چل کر یہاں تک آیا) اور تجھ کو جنت میں ایک بڑا اور عالی مرتبہ رتبہ جگہ حاصل ہوئی''۔ (ابن ماجہ، ترمذی، ابن حبان)

فائدہ:...... دنیا میں زندگی کو خوشی اور اطمینان ملنے کا تعلق جن چیزوں سے ہے وہ یہ ہیں کہ قناعت وتوکل کی دولت نصیب ہو جائے رضائے الٰہی کی سعادت ملے رزق میں برکت قلب میں وسعت وحوصلہ عادات واطوار میں تہذیب وشائستگی اور علم وعمل کی توفیق نصیب ہو۔

حدیث بالا کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ یہ تینوں جملے دعائیہ ہوں۔ اس صورت میں الفاظ کے معنی یہ ہوں گے کہ تیری زندگی کو خوشی وراحت نصیب ہو، تیرا راہ چلنا مبارک ثابت ہو اور تجھے جنت میں اعلیٰ مقام حاصل ہو۔ (از مظاہر حق)

(۳/ ۲۲۵۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَا مِنْ عَبْدٍ أَتَى أَخَاهُ يَزُوْرُهُ فِي اللّٰهِ إِلَّا نَادَاهُ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ طِبْتَ وَ طَابَتْ لَكَ الْجَنَّةُ، وَإِلَّا قَالَ اللّٰهُ فِي مَلَكُوْتِ عَرْشِهِ: عَبْدِيْ زَارَ فِيَّ، وَعَلَيَّ قِرَاهُ فَلَمْ يَرْضَ لَهُ بِثَوَابٍ دُوْنَ الْجَنَّةِ) الحديث۔ رواه البزار و ابو يعلى بإسناد جيد۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی بندہ اللہ کے لیے اپنے بھائی کی ملاقات کے لیے آتا ہے فرشتہ ضرور آسمان سے یہ اعلان کرتا ہے کہ تمہاری زندگی اچھی ہو۔ اور تمہیں جنت مبارک ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے عرش کی سلطنت میں (فرشتوں سے) فرماتے ہیں کہ میرے بندہ نے میری خاطر ملاقات کی ہے اور مجھ پر اس کی میزبانی ہے، لہٰذا جنت سے کم چیز بدلہ میں دینے پر راضی نہیں ہوتے''۔ (بزار، ابو یعلی)

(۴/ ۲۲۵۲) وَعَنْ أَنَسٍ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِرِجَالِكُمْ فِي الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: ''النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَالصِّدِّيْقُ فِي الْجَنَّةِ، وَالرَّجُلُ يَزُوْرُ أَخَاهُ فِي نَاحِيَةِ الْمِصْرِ لَا يَزُوْرُهُ إِلَّا لِلّٰهِ فِي الْجَنَّةِ، الحديث۔ رواه الطبراني في الاوسط والصغير، وتقدم بتمامه في حق الزوجين۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو جنت کے لوگ نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتایئے! ارشاد فرمایا: نبی جنت میں، صدیق جنت میں، اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کے لیے شہر کی ایک جانب سے دوسری جانب محض اللہ کی خوشنودی کی خاطر جائے وہ جنت میں''۔ (طبرانی، اوسط صغیر)

(۵/ ۲۲۵۳) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِيْ لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَلِلْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَلِلْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَلِلْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ''۔

رواه مالك بإسناد صحيح، وفيه قصة ابي ادريس، وسيأتي بتمامه في حب الله مع حديث عمرو بن عبسة۔

ترجمہ:...... ''حضرت معاذ بن جبل ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ میری محبت واجب ہے ان لوگوں کے لیے جو آپس میں میری وجہ سے محبت کریں، اور میری وجہ سے اور میرے تعلق سے کہیں جڑ کر بیٹھیں اور میری وجہ سے آپس میں ملاقات کریں، اور میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کریں''۔ (موطا امام مالک)

(۶/ ۲۲۵۴) وَعَنْ عَوْنٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ: يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَصْحَابِهٖ حِيْنَ قَدِمُوْا عَلَيْهِ: هَلْ تَجَالَسُوْنَ؟ قَالُوْا: لَا نَتْرُكُ ذَالِكَ۔ قَالَ: فَهَلْ تَزَاوَرُوْنَ ؟ قَالُوْا: نَعَمْ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ إِنَّ الرَّجُلَ مِنَّا لَيَفْقِدُ أَخَاهُ، فَيَمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْهِ إِلٰى اٰخِرِ الْكُوْفَةِ حَتّٰى يَلْقَاهُ۔ قَالَ: إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا بِخَيْرٍ مَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ، رواه الطبراني وهو منقطع

ترجمہ:...... ''حضرت عون ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے ساتھی ایک مرتبہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ لوگ ایک دوسرے کے پاس جڑ کر بیٹھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہم اس کو نہیں چھوڑتے، فرمایا: کیا آپ ایک دوسرے سے ملاقات

کرتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ اے ابوعبدالرحمن! (حضرت عبداللہؓ کی کنیت ہے) جی ہاں! یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ہم میں سے اپنے دینی بھائی کو نہیں پاتا تو وہ پیدل کوفہ شہر کے آخری کنارے تک اس کی تلاش میں چل دیتا ہے یہاں تک کہ اس سے ملاقات کر لیتا ہے حضرت عبداللہؓ نے فرمایا کہ تم جب تک یہ کرتے رہو گے خیر اور بھلائی سے رہو گے''۔ (طبرانی)

(۷/ ۲۲۵۵) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اِنْطَلِقُوا بِنَا إِلٰى بَنِي وَاقِفٍ نَزُوْرُ الْبَصِيْرَ''، رَجُلٌ كَانَ كَفِيْفَ الْبَصَرِ. رواه البزار بإسناد جيد۔

ترجمہ:...... ''حضرت جبیر بن مطعمؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھ بنو واقف کے پاس چلو وہاں چل کر ایک شخص سے ہم ملاقات کریں جو بینا ہے (دل کے لحاظ سے) اور وہ ظاہری بینائی سے محروم تھے''۔ (بزار)

فائدہ:...... معلوم ہوا کہ کسی سے ملاقات کے لیے جانا سنت ہے۔

(۸/ ۲۲۵۶) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا''۔

رواه الطبراني، ورواه البزار من حديث ابي هريرة. ثم قال: لا يعلم فيه حديث صحيح۔

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وقفہ وقفہ سے ملا کرو تمہاری محبت بڑھ جائے گی''۔ (طبرانی، بزار)

(۹/ ۲۲۵۷) وروى ابن حبان في صحيحه عن عطاء قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا، وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. فَقَالَتْ لِعُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: قَدْ آنَ لَكَ أَنْ تَزُوْرَنَا. فَقَالَ: أَقُوْلُ يَا أُمَّهْ كَمَا قَالَ الْأَوَّلُ: زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا۔ قَالَ: فَقَالَتْ دَعُوْنَا مِنْ بِطَالَتِكُمْ هٰذِهِ قَالَ ابْنُ عُمَيْرٍ: أَخْبِرِيْنَا بِأَعْجَبِ شَيْءٍ رَأَيْتِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فذكر الحديث في نزول: ''إِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ'' (البقرة: ۱۶۴)۔

ترجمہ:...... ''حضرت عطاءؒ سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہؓ کے پاس آئے۔ حضرت عائشہؓ نے عبید بن عمیر سے فرمایا کہ ہماری آپ کی ملاقات کا وقت آ گیا تھا (پھر بھی تاخیر کی) انہوں نے جواب میں عرض کیا اماں جان! میں وہی کہتا ہوں جو پہلے میں نے کہا تھا۔ وقفہ وقفہ سے ملو محبت بڑھ جائے گی۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہمارے سامنے یہ بے کار باتیں نہ کرو (یعنی ملاقات میں خود سستی کی اور اس سستی کے عذر کو حدیث سنا کر چھپا رہے ہو یہ بطور دل لگی کے فرمایا، واللہ اعلم) ابن عمیر نے عرض کیا سب سے عجیب بات جو آپ نے نبی کریم ﷺ دیکھی ہو اس کے متعلق فرما دیں۔ پھر وہ ساری حدیث ذکر کی جو ''اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ'' کے نزول کے متعلق ہے''۔ (صحیح ابن حبان)

(۱۰/ ۲۲۵۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلِحِيْ لَنَا الْمَجْلِسَ، فَإِنَّهُ يَنْزِلُ مَلَكٌ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ إِلَيْهَا قَطُّ''. رواه احمد ورواته ثقات الا ان لم يسم۔

ترجمہ:...... ''حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے لیے مجلس اور بیٹھک ٹھیک اور درست کر دو کیوں کہ زمین میں وہ فرشتہ اتر رہا ہے جو آج تک زمین پر نہیں آیا''۔ (مسند احمد)

(۱۱/ ۲۲۵۹) وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَأَتَّخِذُ لَهُ سَوِيْقًا فِيْ قُعْبَةٍ فَإِذَا جَاءَ سَقَيْتُهَا إِيَّاهُ. رواه احمد. ورواته ثقات سوى ابن اسحاق

ترجمہ:...... حضرت ام بجید حواء بنت یزید انصاریہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس قبیلہ بنو عمرو بن عوف کے پاس تشریف لاتے میں آپ کے لیے پیالہ میں ستو بنا کر رکھتی جب آپ تشریف لاتے تو میں آپ کو وہ ستو پلاتی''۔ (مسند احمد)

(۱۳/ ۲۲۹۰) وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَرَمٰى إِلَيْهِ بِوِسَادَةٍ كَانَتْ تَحْتَهُ، وَقَالَ: مَنْ لَمْ يُكْرِمْ جَلِيسَهُ فَلَيْسَ مِنْ أَحْمَدَ، وَلَا مِنْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ رواه الطبرانی موقوفا، ورواته ثقات۔

ترجمہ: ..... ''ابراہیم بن نشیط سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن حارث زبیدیؓ کے پاس گئے انہوں نے اپنے نیچے کا تکیہ ان کی طرف پھینکا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو اپنے ہم نشین کا اکرام نہیں کرتا اس کا احمد ﷺ سے اور نہ ابراہیم علیہ السلام سے کوئی تعلق ہے''۔ (طبرانی)

## مہمان نوازی مہمان کے اکرام اس کے حق کی تاکید کی ترغیب
## اور مہمان کے لیے اتنا زیادہ ٹھہرنے پر وعید کہ گھر والوں کو وہ گناہ گار بنا دے

(۱/ ۲۲۹۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ''أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ، وَتَصُوْمُ النَّهَارَ؟ قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: ''فَلَا تَفْعَلْ، قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا) الحدیث۔

رواه البخاری واللفظ له، ومسلم وغيرها۔

ترجمہ: ..... ''حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا: کیا مجھے یہ نہیں بتلایا گیا کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن بھر روزہ سے رہتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ رات کو عبادت بھی کرو اور آرام بھی، بعض دن روزہ رکھو اور بعض دن روزہ نہ بھی رکھو، کیوں کہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے اور تمہارے ملاقاتی مہمان کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے''۔ (بخاری، مسلم)

(۲/ ۲۲۹۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي مَجْهُوْدٌ، فَأَرْسَلَ إِلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقَالَتْ: لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ إِلَّا مَاءٌ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى أُخْرٰى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ: لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ إِلَّا مَاءٌ فَقَالَ: ''مَنْ يُضِيْفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلٰى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ؟ قَالَتْ لَا، إِلَّا قُوْتَ صِبْيَانِيْ قَالَ: فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ، فَإِذَا أَرَادُوا الْعَشَاءَ فَنَوِّمِيْهِمْ، فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِي السِّرَاجَ، وَأَرِيْهِ أَنَّا نَأْكُلُ۔

وفی رواية: فَإِذَا أَهْوٰى لِيَأْكُلَ، فَقُوْمِيْ إِلَى السِّرَاجِ حَتّٰى تُطْفِئِيْهِ۔ قَالَ: فَقَعَدُوْا وَأَكَلَ الضَّيْفُ، وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ''قَدْ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ صَنِيْعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا''۔

زاد فی روايته فنزلت هذه الأية: ''وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ'' (الحشر: ۹) رواه مسلم وغيره۔

ترجمہ: ..... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور بھوک اور پریشانی کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے اپنے گھروں میں سے ایک آدمی بھیجا۔ گھر سے پیغام آیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میرے پاس سوائے پانی کے کچھ نہیں پھر دوسری زوجہ کے پاس آدمی بھیجا وہاں سے بھی یہی جواب آیا یہاں تک کہ سب نے یہی جواب دیا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو دین حق دے کر بھیجا ہے پانی کے سوا کچھ نہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے صحابہؓ سے ارشاد فرمایا کہ کون شخص ان کی ایک رات کی مہمانی قبول کرتا ہے اللہ اس پر رحم فرمائے۔ ایک انصاری صحابیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں مہمانی کروں گا۔ ان کو اپنے گھر لے گئے اپنی بیوی سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ بیوی نے کہا کہ بچوں کا تھوڑا سا کھانا ہے اس کے علاوہ کچھ بھی گھر میں نہیں ہے۔ صحابیؓ نے فرمایا کسی

چیز سے بچوں کو بہلاتی رہنا۔ جب وہ رات کا کھانا چاہیں تو سلا دینا۔ جب وہ مہمان آجائے تو چراغ (درست کرنے کے بہانے سے اٹھ کر) اس کو بجھا دینا اور مہمان کو یہ دکھانا کہ ہم اس کے ساتھ کھا رہے ہیں، چنانچہ وہ مہمان کے ساتھ بیٹھ گئے اور مہمان نے (پیٹ بھر کر) کھالیا اور دونوں میاں بیوی نے بھوکے رات گزاری (اور بچوں کو بھی بہلا کر بغیر کھلائے سلا دیا تھا) صبح کو جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں میاں بیوی کے اس عمل سے جو مہمان نوازی کا تم دونوں نے مہمان کے ساتھ کیا راضی اور خوش ہوا ایک روایت میں ہے کہ اس بارے میں یہ آیت اتری جس کا ترجمہ یہ ہے: اور ترجیح دیتے ہیں اپنی جانوں پر اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو"۔ (مسلم وغیرہ)

فائدہ:...... بچوں کو اس لیے بھوکا سلایا کہ انہیں بچے کی عادت معلوم تھی کہ بھوک کو برداشت کر سکتے ہیں کہ اگر بچہ بھوک برداشت نہ کر سکتا ہو تو بچے کا حق مہمان سے زیادہ ہے۔ (فتح الباری جلد ۱۵ صفحہ ۷۸۰)

(۳/ ۲۲۶۳) وَعَنْ أَبِي شُرَيْحٍ خُوَيْلِدِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ. وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ. وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ". رواہ مالك والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجه

ترجمہ:...... "حضرت ابوشریح خویلد بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کی خاطر داری کرے مہمان کے ساتھ تکلف و احسان کرنے کا زمانہ ایک دن ایک رات ہے اور مہمان داری کا زمانہ تین دن ہے اس (تین دن) کے بعد جو دیا جائے گا وہ ہدیہ و خیرات ہوگا اور مہمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ میزبان کے ہاں (تین دن کے بعد اس کی ٹھہرنے کی درخواست کے بغیر) ہے کہ وہ میزبان کے ہاں (تین دن کے بعد اس کی ٹھہرنے کی درخواست کے بغیر) ٹھہرے کہ وہ تنگی میں مبتلا ہو جائے"۔ (مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... نہایہ جزری میں اس حدیث کی وضاحت میں لکھا ہے کہ مہمان کی تین دن اس طرح مہمان داری کی جائے کہ پہلے دن اس کے کھانے پینے کی چیزوں میں جو تکلف و اہتمام ہو سکے وہ کیا جائے۔ اور پھر دوسرے تیسرے دن بلا تکلف و اہتمام جو کچھ حاضر ہو اس کو مہمان کے سامنے پیش کرے۔ اس کے بعد کھانے پینے کی اتنی چیزیں دے دے جن کے سہارے وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر طے کر سکے۔

حدیث میں "جائزہ" کا جو لفظ آیا ہے اس کا مفہوم یہی ہے ویسے لغت کے اعتبار سے "جائزہ" کے معنی بخشش تحفہ اور انعام کے ہیں لیکن یہاں وہ چیز مراد ہے جو کہ ایک دن کی غذا کی ضرورت کے بقدر ہو۔ اور اس کے سہارے منزل تک پہنچ جائے مہمان کو "جائزہ" کے بعد جو کچھ دیا جائے گا وہ ایک زائد چیز ہوگی اور صدقہ و بھلائی اور احسان کے حکم میں ہوگا۔

یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ یہ "جائزہ" تین دن مہمان داری کرنے سے کوئی زائد چیز نہ ہو۔ بلکہ حدیث پاک میں اس کا ذکر اس تکلف و اہتمام اور الطاف و عنایات کی وضاحت کے طور پر ہے جو میزبان مہمان داری کے تین دنوں میں سے پہلے دن اپنے مہمان کے لیے کرتا ہے، چنانچہ ابوداؤد کی عبارت سے بھی یہی واضح ہوتا ہے کہ "جائزہ" مہمان کی خاطر داری اور تواضع و مدارات کو کہا گیا ہے جو پہلے دن کی جاتی ہے۔ اسی طرح حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ بھی یہی فرماتے تھے کہ ہمارا علم بھی یہی ہے کہ "جائزہ" کے معنی یہی ہیں "مہمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے...... الخ سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کے ہاں مہمان جائے اس کے لیے مطلقاً یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنے میزبان کے ہاں تین دن سے زیادہ ٹھہرے ہاں اگر خود میزبان کی خواہش ہو اور وہ درخواست کرے تو اس کی استدعا پر تین دن سے زائد ٹھہرنے میں کوئی مضائقہ نہ ہوگا۔ اسی لیے علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی مسافر (مہمان) کسی کے یہاں ٹھہرے اور کسی عذر مثلاً بیماری وغیرہ کے سبب اس کو تین دن سے زائد قیام کرنا پڑ جائے تو وہ تین دن کے بعد اپنے پاس سے کھائے پیے صاحب خانہ کو تنگی و کلفت میں نہ ڈالے۔ (از مظاہر حق)

(۴/ ۲۳۶۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''أَيُّمَا نَزَلَ بِقَوْمٍ، فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا، فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِقَدْرِ قِرَاهُ، وَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ''۔ رواه أحمد، ورواته ثقات والحاكم، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوکوئی شخص کسی قوم میں (کسی کے ہاں) مہمان ہوااور صبح تک وہ مہمان (کھانے سے) محروم رہا یعنی اس کے میزبان نے رات میں اس کی مہمان داری نہیں کی تو مہمان کے لیے جائز ہے کہ اپنی مہمانی کی مقدار وصول کرلے اور اس میں مہمان پر کوئی گناہ نہیں''۔ (احمد، حاکم)

(۵/ ۲۳۶۵) وَعَنْ أَبِي كَرِيْمَةَ وَهُوَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ الْكِنْدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''أَيُّمَا رَجُلٍ أَضَافَ قَوْمًا، فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا، فَإِنَّ نَصْرَهُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَتَّى يَأْخُذَ بِقِرَى لَيْلَتِهِ مِنْ زَرْعِهِ وَمَالِهِ''۔ رواه أبو داؤد والحاكم، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... ''حضرت مقدام ابو کریمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص کسی قوم میں (کسی کے ہاں) مہمان ہوااور صبح تک وہ مہمان (کھانے سے) محروم رہا تو اس کی مدد کرنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے یہاں تک کہ یہ مہمان اپنے میزبان کے مال اور کھیتی سے اپنی رات کی مہمانی کی مقدار وصول کرلے''۔ (ابوداود، حاکم)

(۶/ ۲۳۶۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ رَجُلٌ: وَمَا كَرَامَةُ الضَّيْفِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ''ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا زَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ''۔ رواه أحمد مطولًا مختصرًا بأسانيد أحدها صحيح والبزار وأبو يعلى۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کو چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مہمان کا اکرام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا (مہمان کا اکرام) تین دن ہے تین دن کے بعد میزبان کا مہمان کو کھلانا اس پر احسان ہے (یعنی تین دن کے بعد کھانا نہ کھلانا بے مروتی میں داخل نہیں''۔ (احمد، بزار، ابویعلی)

فائدہ:...... مذکورہ بالا احادیث مبارکہ کا ظاہری مفہوم اس پر دلالت کرتا ہے کہ اگر میزبان مہمان داری کے حقوق ادا نہ کرے تو مہمان اس سے اپنا حق زبردستی لے سکتا ہے، اس اعتبار سے یہ احادیث ان حضرات کے مسلک کی دلیل بھی ہے کہ جو ضیافت یعنی مہمان کو کھلانا پلانا ایک واجب حق قرار دیتے ہیں لیکن جمہور علماء کا مسلک چوں کہ یہ نہیں ہے اس لیے ان کی طرف سے اس حدیث کی کئی تاویلیں کی جاتی ہیں:

[۱]...... ایک تو یہ کہ یہ احادیث اصل میں مخمصہ (خالی پیٹ ہونے) اور اضطرار (بھوک کی وجہ سے بے تاب ومضطر ہونے) کی صورت پر محمول ہیں اور ایسی صورت میں جب کہ مہمان سخت بھوکا اور مضطر ہو اس کی ضیافت کرنا بلاشبہ میزبان پر واجب ہوگا کہ اگر وہ (میزبان) اس حق کو ادا نہ کرے تو یہ حق اس سے زبردستی لیا جاسکتا ہے۔

[۲]...... دوسرے یہ کہ حکم ابتداء اسلام میں تھا اس وقت محتاج اور فقراء کی خبرگیری کرنی واجب تھی مگر جب بعد میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں عام طور پر فقر واحتیاج کی جگہ وسعت وفراخی پیدا فرمادی تو یہ حکم منسوخ قرار دیا گیا۔

[۳]...... تیسرے یہ کہ ان ارشادات کا تعلق اہل ذمہ (وہ غیر مسلم جن کا مسلمانوں سے جان ومال کی مصالحت کا معاہدہ ہوچکا ہو) کے یہاں قیام کرنے سے تھا جب کہ ان کے ساتھ معاہدہ کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر مسلمان ان کے ہاں قیام کریں تو ان مسلمانوں کی ضیافت کرنا ان اہل ذمہ کے لیے ضروری ہوگا چنانچہ اس شرط کی بنا پر مسلمانوں کی مہمان داری کرنا ان پر واجب تھا اور جو حق واجب

ہواس کو زبردستی بھی لیا جاسکتا ہے۔

۴ ...... چوتھے یہ کہ یہ احادیث مبارکہ ''معاوضہ اور بدلہ'' کی صورت پر محمول ہیں یعنی اگر کچھ لوگ (مثلاً مسافر کسی جگہ قیام کریں اور وہاں کے لوگ نہ صرف یہ کہ ان کی ضیافت نہ کریں بلکہ) ان کے ہاتھ ایسی چیز فروخت کرنے سے انکار کریں جو ان (مہمان مسافروں) کے پاس نہیں ہے نیز وہ اضطرار (بے تابی) کی حالت میں ہوں تو ان کے لیے جائز ہے کہ وہاں کے لوگوں سے اس چیز کو زبردستی خرید لیں۔ (از مظاہر)

(۷/۲۲۶۷) وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيْرِ''۔ رواہ ابن ماجہ و رواہ ابن ابی الدنیا۔

ترجمہ: ...... ''حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں (مہمانوں کو) کھانا کھلایا جاتا ہے وہاں خیر یعنی رزق برکت، اور بھلائی اتنی تیزی سے پہنچتی ہے جتنی تیزی سے چھری بھی اونٹ کے کوہان کی طرف نہیں پہنچتی''۔ (ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا)

فائدہ: ...... جب اونٹ کا گوشت کاٹا جاتا ہے تو اس کے سب اعضاء سے پہلے اس کے کوہان کو کاٹتے ہیں اور چوں کہ کوہان کا گوشت زیادہ لذیذ ہوتا ہے اس لیے وہ شوق سے کھایا بھی جاتا ہے۔ حدیث بالا میں ارشاد فرمایا کہ جس طرح کوہان پر چھری جلد پہنچتی ہے اس سے بھی زیادہ جلد اس گھر میں خیر اور بھلائی پہنچتی ہے جس میں مہمانوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ (از مظاہر حق)

## زراعت (کھیتی کرنے) اور باغبانی (پھل دار درخت لگانے کی) ترغیب

(۱/۲۲۶۸) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ''۔

ترجمہ: ...... ''حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان درخت لگاتا ہے پھر اس میں سے جتنا حصہ کھالیا جائے وہ درخت لگانے والے کے لیے صدقہ ہوجاتا ہے اور جو اس میں سے چرالیا جائے وہ بھی صدقہ ہوجاتا ہے (یعنی اس پر بھی مالک کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے (غرض یہ کہ) جو کوئی اس درخت میں سے کچھ (بھی پھل وغیرہ) لے کر کم کردیتا ہے تو وہ اس (درخت لگانے والے) کے لیے (قیامت تک کے لیے) صدقہ ہوجاتا ہے''۔

(۲/۲۲۶۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ، أَوْ إِنْسَانٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ''۔ رواہ البخاری و مسلم والترمذی

ترجمہ: ...... ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مسلمان درخت کا پودا لگائے یا کاشت کرے پھر اس میں سے پرندے کھائیں یا کوئی آدمی کھائے تو وہ اس کے حق میں ضرور صدقہ ہوگا''۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

فائدہ: ...... اس حدیث پاک میں باغبانی اور کاشتکاری کے لیے جن پر انسانوں کی ضرورتوں کا دارومدار ہے کتنی بڑی ترغیب اور ہمت افزائی ہے۔

(۳/۲۲۷۰) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَنْ بَنَى بُنْيَانًا فِيْ غَيْرِ ظُلْمٍ وَلَا اعْتِدَاءٍ، أَوْ غَرَسَ غَرْسًا فِيْ غَيْرِ ظُلْمٍ، وَلَا اعْتِدَاءٍ كَانَ لَهُ أَجْرٌ جَارِيًا مَا انْتَفَعَ بِهِ مِنْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى''۔ رواہ احمد من طریق زبان۔

ترجمہ: ...... ''حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی عمارت بنائے بغیر ظلم اور زیادتی کے

(یعنی عمارت کی زمین لوٹ کر، چھین کر، دبا کر، ناحق نہ لی ہو) یا بغیر ظلم وزیادتی کے درخت کا پودا لگائے تو اس کے لیے اس کا اجر وثواب اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ رحمن تبارک وتعالیٰ کی مخلوق اس سے نفع وفائدہ اٹھاتی رہے گی"۔ (احمد)

(۴/ ۳۲۷۱) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ: ''مَنْ نَصَبَ شَجَرَةً، فَصَبَرَ عَلَى حِفْظِهَا، وَالْقِيَامِ عَلَيْهَا حَتّٰى تُثْمِرَ كَانَ لَهُ فِي كُلِّ شَيْءٍ يُصَابُ مِنْ ثَمَرِهَا صَدَقَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ''۔ رواه أحمد۔ وفيه قصة۔ وإسناده لا بأس به۔

ترجمہ: ''ایک صحابیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میرے ان دو کانوں نے سنا جو کوئی شخص درخت لگا کر اس کی دیکھ بھال، اور حفاظت کرے یہاں تک کہ وہ پھل دینے لگ جائے تو اس کے لیے ہر اس پھل میں صدقہ کا ثواب ہوگا جو کوئی اس سے فائدہ اٹھائے''۔ (احمد)

(۵/ ۳۲۷۲) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِهِ، وَهُوَ يَغْرِسُ غَرْسًا بِدِمَشْقَ۔ فَقَالَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هٰذَا وَأَنْتَ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ''مَنْ غَرَسَ غَرْسًا لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ آدَمِيٌّ، وَلَا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ''۔ رواه احمد وإسناده حسن بما تقدم۔

ترجمہ: ''(حضرت قاسمؒ کہتے ہیں کہ) حضرت ابودرداءؓ کے پاس سے دمشق میں ایک شخص کا گزر ہوا اس وقت حضرت ابودرداءؓ کوئی پودا لگا رہے تھے، اس شخص نے ابودرداءؓ سے کہا: کیا آپ بھی یہ (دنیاوی) کام کر رہے ہیں حالاں کہ آپ تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔ حضرت ابودرداءؓ نے فرمایا مجھے ملامت کرنے میں جلدی نہ کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو شخص پودا لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی انسان یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی مخلوق کھاتی ہے تو وہ اس (پودا لگانے والے کے لیے) صدقہ ہوتا ہے''۔ (احمد)

(۶/ ۳۲۷۳) وَعَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: ''مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ قَدْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْ ذٰلِكَ الْغَرْسِ''۔

رواه أحمد، ورواته محتج بهم في الصحيح إلا عبدالله بن عبدالعزيز الليثي۔

ترجمہ: ''حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پودا لگاتا ہے پھر اس درخت سے جتنا پھل پیدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ پھل کی پیداوار کے بقدر پودا لگانے والے کے لیے اجر لکھ دیتے ہیں''۔ (احمد)

(۷/ ۳۲۷۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ إِلٰى أَنْ قَالَ: ''يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ'' قَالُوْا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ''كُنْتُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ لَا تَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ تَحْمِلُوْنَ الْكَلَّ وَتَفْعَلُوْنَ فِي أَمْوَالِكُمُ الْمَعْرُوْفَ، وَتَفْعَلُوْنَ إِلَى ابْنِ السَّبِيْلِ حَتّٰى إِذَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِنَبِيِّهِ إِذَا أَنْتُمْ تُحَصِّنُوْنَ أَمْوَالَكُمْ: فِيْمَا يَأْكُلُ ابْنُ آدَمَ أَجْرٌ، وَفِيْمَا يَأْكُلُ السَّبُعُ وَالطَّيْرُ أَجْرٌ'' قَالَ: فَرَجَعَ الْقَوْمُ فَمَا مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا هَدَمَ مِنْ حَدِيْقَتِهِ ثَلَاثِيْنَ بَابًا۔ رواه الحاكم۔ وقال: صحيح الإسناد۔ قال: وفيه النهي الواضح عن تحصين الحيطان والنخيل والكرم وغيرها من المحتاجين والجائعين ان يأكلوا منها شيئا۔ انتهى۔

ترجمہ: ''حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ بدھ کے دن رسول اللہ ﷺ قبیلہ بن عمرو بن عوف کے پاس تشریف لائے سلسلۂ کلام میں ارشاد فرمایا: اے انصار کی جماعت! انصار نے جواب میں عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم حاضر ہیں۔ ارشاد فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں جب کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہ کرتے تھے تم لوگوں کے بوجھ اٹھاتے، اور اپنے مالوں کو نیکی اور بھلائی کے کاموں میں لگاتے، اور مسافروں کے ساتھ اچھا سلوک واحسان کرتے تھے، یہاں تک کہ حق تعالیٰ شانہ نے تم پر اسلام اور اپنے نبی ﷺ کے ذریعہ احسان فرمایا تو (تم نے

بجائے اور زیادہ مالوں کو خرچ کرنے کے جو اسلام کی تعلیم ہے) اپنے مالوں کو ذخیرہ کرنا اور روکنا شروع کردیا (پھر نبی کریم ﷺ نے خرچ کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا) انسان جو کھاتا ہے اس میں (کھلانے والے کے لیے) اجر ہے۔ اور جو درندے اور پرندے کھالیں اس میں اجر ہے۔ روای کا بیان ہے کہ انصار واپس گئے اور ان میں سے ہر ایک نے اپنے باغ کے تیس دروازوں کو توڑ دیا۔ (تاکہ فقراء و مساکین و ضرورت مند و مسافر بلا روک ٹوک باغات میں داخل ہو کر پیداوار سے فائدہ اٹھا سکیں"۔ (حاکم)

فائدہ:..... انصار ؓ کا جذبۂ ایمانی بھی خوب تھا۔ ادھر نبی کریم ﷺ سے ترغیب سنی اور ادھر عملاً باغات کے دروازوں اور رکاوٹوں کو توڑ کر سب کے لیے فائدہ اٹھانے کا راستہ اس اجر کی امید و شوق میں کھول دیا جس اجر و ثواب کی خبر رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی۔

"اللھم ارزقنا اتباعھم"

## بخل پر وعید اور سخاوت کی ترغیب

(۱/ ۳۳۷۵) وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ"۔ رواه مسلم وغيره

ترجمہ:..... "حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ" "اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں بخل اور کاہلی سے اور نکمی عمر (سخت بڑھاپے) سے اور زندگی اور موت کے وقت کے فتنہ سے)"۔ (مسلم)

(۲/ ۳۳۷۶) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ، وَإِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ، أَمَرَهُمْ بِالْقَطِيْعَةِ فَقَطَعُوْا، وَأَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوْا وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُوْرِ فَفَجَرُوْا، فَقَامَ رَجُلٌ: فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "أَنْ يَسْلَمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِكَ وَيَدِكَ" فَقَالَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: "أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ، وَالْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ: هِجْرَةُ الْحَاضِرِ، وَهِجْرَةُ الْبَادِي فَهِجْرَةُ الْبَادِي أَنْ يُجِيْبَ إِذَا دُعِيَ، وَيُطِيْعَ إِذَا أُمِرَ، وَهِجْرَةُ الْحَاضِرِ أَعْظَمُهَا بَلِيَّةً، وَأَفْضَلُهَا أَجْرًا"۔ رواه ابوداؤد مختصرًا والحاكم واللفظ له، وقال: صحيح على شرط مسلم۔

ترجمہ:..... "حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہم میں بیان فرمایا جس میں ارشاد فرمایا: تم ظلم سے بچتے رہنا۔ بلاشبہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا باعث ہوگا (یعنی آخرت میں تکالیف اور عذاب کا باعث ہوگا) اور تم بدزبانی اور فحش گوئی سے بچنا اور اپنے دل کے لالچ و بخل سے بچنا، اس لیے کہ تم سے پہلے لوگ اسی کی وجہ سے ہلاک ہوئے اس حرص و لالچ نے قطع رحمی (یعنی حقوق قرابت کی پامالی کے لیے کہا) آمادہ کیا، چنانچہ انہوں نے قطع رحمی اختیار کی۔ اور اسی نے بخل پر آمادہ کیا، چنانچہ انہوں نے بخل کیا اور اسی نے گناہوں پر آمادہ کیا چنانچہ انہوں نے فسق و فجور کیا۔ پھر ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل اسلام کا افضل ہے؟ ارشاد فرمایا یہ کہ مسلمان تمہاری ہاتھ اور زبان سے محفوظ رہیں پھر اسی شخص نے یا کسی دوسرے شخص نے عرض کیا سب سے افضل کون سی ہجرت ہے؟ ارشاد فرمایا: تم اپنے رب کی ناپسند چیزوں کو چھوڑ دو۔ اور ارشاد فرمایا ہجرت کی دو قسمیں ہیں شہر میں رہنے والے کی ہجرت، دیہات میں رہنے والے کی ہجرت، دیہات میں رہنے والے کی ہجرت یہ ہے کہ جب اس کو (اپنی جگہ سے) بلایا جائے تو آجائے اور جب اسے کوئی حکم دیا جائے تو اس کو مانے، (اور شہری کی ہجرت بھی یہی ہے لیکن) شہری کی ہجرت آزمائش کے اعتبار سے بڑی ہے اور اجر ملنے کے اعتبار سے بھی افضل ہے"۔ (ابوداؤد، حاکم)

(۳/ ۲۲۷۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ، وَ جُبْنٌ خَالِعٌ''، رواه ابوداؤد و ابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان میں سب سے بری بات کڑھا دینے والی حرص اور گھبرا دینے والی بزدلی ہے''۔ (ابوداؤد، صحیح ابن حبان)

فائدہ: یہ حقیقت ہے کہ حریص اور لالچی آدمی ہر وقت اس غم میں گھلتا اور کڑھتا رہتا ہے کہ یہ نہیں ملا وہ نہیں ملا۔ فلاں کے پاس یہ ہے۔ اور میرے پاس یہ نہیں ہے۔ اسی طرح زیادہ بزدل آدمی خواہ مخواہ موہوم خطرات سے بھی ہر وقت گھبراتا رہتا ہے اور اس کو اطمینان کے سانس لینے نصیب نہیں ہوتے رسول اللہ ﷺ نے انسان کے دل کی دونوں کیفیتوں کو بدترین کیفیت بتلایا اور فی الحقیقت یہ بدترین اور ذلیل ترین خصلتیں ہیں۔

(۴/ ۲۲۷۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا، وَلَا يَجْتَمِعُ شُحٌّ وَإِيْمَانٌ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا''۔

رواه النسائی وابن حبان فی صحیحہ، والحاکم واللفظ لہ، ورواہ اطول منہ باسانید علی شرط مسلم، وتقدم فی الجهاد۔

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ کا گرد وغبار اور جہنم کا دھواں ایک شخص کے پیٹ میں کبھی بھی جمع نہیں ہوسکتا اور حرص وبخل اور ایمان کبھی بھی ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔ (یعنی بخیلی وکنجوسی اور ایمان کا کوئی جوڑ نہیں)''۔ (نسائی، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بخل کی عادت اور ایمان کی حقیقت میں ایسی منافات ہے کہ جس دل کو حقیقی ایمان نصیب ہوگا اس میں بخل نہیں ہوسکتا۔ اور جس میں بخل دیکھا جائے تو سمجھ لیا جائے کہ اس میں ایمان کا نور نہیں ہے۔ ذرا سا غور کرنے کے بعد ہر ایک کی سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات پر کامل ایمان ویقین کے بعد دل میں بخل اور کنجوسی جیسی خصلت کے لیے کوئی گنجائش ہی نہیں رہ سکتی۔ (از معارف الحدیث)

(۵/ ۲۲۷۲) وَرُوِيَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ، وَلَا مَنَّانٌ، وَلَا بَخِيْلٌ''۔ رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن غریب۔

ترجمہ: ''حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں دھوکہ باز اور احسان جتلانے والا اور بخیل داخل نہ ہوسکے گا''۔ (سنن ترمذی)

فائدہ: دھوکہ بازی، کنجوسی، احسان کرکے جتانا، ان تباہ کن عادات میں سے ہیں جو جنت کے راستہ میں رکاوٹ بنتی ہیں۔

(۶/ ۲۲۷۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''خَلَقَ اللّٰهُ جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِهِ، وَدَلّٰى فِيْهَا ثِمَارَهَا، وَشَقَّ فِيْهَا أَنْهَارَهَا، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهَا، فَقَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي، فَقَالَتْ: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ، فَقَالَ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يُجَاوِرُنِي فِيْكِ بَخِيْلٌ''۔ رواه الطبرانی فی الکبیر والاوسط بإسنادین أحدهما جید۔ ورواہ ابن ابی الدنیا صفۃ الجنۃ من حدیث أنس بن مالک ویأتی إن شاء اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ: ''حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق تعالیٰ شانہ نے جنت عدن اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اور اس میں پھلوں کو لٹکایا اور نہروں کو چلایا۔ پھر اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: بول! اس نے کہا کہ یقیناً ایمان والے کامیاب ہوگئے حق

تعالیٰ نے فرمایا میری عزت اور جلال کی قسم! بخیل شخص تیرے اندر میرا ہمنشین بن کر نہیں رہ سکتا''۔ (طبرانی، کبیر، اوسط، ابن ابی الدنیا)

(۷/ ۲۲۸۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللّٰهِ، قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ، وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللّٰهِ، بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ، بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ، قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ، وَالْجَاهِلُ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ''۔ رواه الترمذی من حدیث سعید بن محمد الوراق عن یحیی بن سعید عن الأعرج عن ابی ھریرة، وقال: انما یروی عن یحیی بن سعید عن عائشة مرسلاً۔

ترجمہ:..... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سخی شخص حق تعالیٰ سے قریب ہے (یعنی اس کو قرب خداوندی حاصل ہے) اور جنت سے قریب ہے اور اللہ کے بندوں سے قریب ہے۔ (یعنی اللہ کے بندے اس کی سخاوت کی صفت کی وجہ سے اس سے تعلق اور محبت رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ لگے رہتے ہیں) اور دوزخ دُور ہے۔ اور بخیل اور کنجوس آدمی اللہ تعالیٰ سے دُور (یعنی قرب خداوندی کی نعمت سے محروم ہے) جنت سے بھی دُور اور لوگوں سے بھی دُور ہے (کہ اس کی کنجوسی کی وجہ سے وہ اس سے الگ اور بے تعلق رہتے ہیں) اور دوزخ سے قریب ہے۔ اور بلاشبہ ایک بے علم سخی اللہ تعالیٰ کو عبادت گزار کنجوس سے زیادہ پیارا ہوتا ہے''۔ (ترمذی)

(۸/ ۲۲۸۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''الْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيمٌ، وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيمٌ''۔ رواه ابوداؤد والترمذی، وقال: حدیث غریب۔

ترجمہ:..... ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن بڑا بھولا بھالا اور شریف ہوتا ہے جب کہ بدکار بڑا مکار اور بخیل اور کمینہ ہوتا ہے''۔ (ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:..... مطلب یہ ہے کہ نیک آدمی نرم مزاج ہوتا ہے اور ہر ایک پر اعتماد کر لیتا ہے اس وجہ سے وہ ہر دھوکہ دینے والے سے دھوکہ کھا لیتا ہے۔ یا اس کے دھوکہ کھانے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ ہر ایک کے ساتھ حسن ظن رکھتا ہے کوئی بھی اس کو کسی قسم کی بات کہہ دے وہ سچ مان لیتا ہے تیسری وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس کے سامنے ہمیشہ آخرت ہوتی ہے اس لیے کوئی آدمی اس سے کوئی بات کہہ دے تو وہ اس کو مان لیتا ہے اور آخرت میں معاف کرنے پر جن انعامات کی خوشخبریاں ہیں ان کی امید میں یہ سب کو معاف کر دیتا ہے۔ لوگ اس وجہ سے اس کو بھولا بھالا سمجھتے ہیں۔ جب کہ فاسق و فاجر دھوکہ باز اور مکار ہوتا ہے۔

(۹/ ۲۲۸۳) وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ، وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ، وَأُمُوْرُكُمْ شُوْرَى بَيْنَكُمْ، فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا، وَإِذَا كَانَتْ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ، وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ، وَأُمُوْرُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ، فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا''۔ رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن غریب۔

ترجمہ:..... ''حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہارے امیر بھلے ہوں اور تمہارے مال دار سخی ہوں اور تمہارے امور باہمی مشورہ سے طے ہوں تو زمین کی پشت تمہارے لیے زمین کے پیٹ سے بہتر ہے (یعنی زندگی موت سے بہتر ہے) اور جب تمہارے امیر برے ہوں اور تمہارے مال دار بخیل ہوں اور تمہارے معاملات عورتوں کے حوالہ ہو جائیں (کہ مرد عورتوں کی تابعداری کریں) تو زمین کا پیٹ اس کی پشت سے بہتر ہے (یعنی ایسی زندگی سے مرنا بہتر ہے)''۔ (ترمذی)

(۱۰/ ۲۲۸۴) وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ خَيْرًا وَلَّى أَمْرَهُمُ الْحُكَمَاءَ، وَجَعَلَ الْمَالَ عِنْدَ السُّمَحَاءِ، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ شَرًّا وَلَّى أَمْرَهُمُ السُّفَهَاءَ، وَجَعَلَ الْمَالَ عِنْدَ

الْبُخَلَاءِ"۔ رواہ ابوداؤد و فی مراسیلہ۔

ترجمہ: ...... "حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حق تعالیٰ شانہ کسی قوم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے امور کا ذمہ دار حکماء اور عقل مندوں کو بنا دیتے ہیں اور مال سخیوں کو دیتے ہیں (تاکہ لوگوں کی ضرورتیں پوری کریں) اور جب حق تعالیٰ شانہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے معاملات کا بے وقوف لوگوں کو ذمہ دار بنا دیتے ہیں اور مال بخیلوں کو دے دیتے ہیں (کہ وہ حاجت مندوں کی حاجات کو پورا نہیں کرتے)۔" (سنن ابوداؤد)

(۱۱/ ۲۲۸۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَيْتًا يُقَالُ لَهُ: بَيْتُ السَّخَاءِ. رواه الطبرانی و أبو الشيخ فی كتاب الثواب إلا أنه قال: الْجَنَّةُ دَارُ الْأَسْخِيَاءِ۔ قال الطبرانی: تفرد به جحدر بن عبدالله

ترجمہ: ...... "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک محل ہے اس کا نام بیت السخاء یعنی سخاوت کا گھر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جنت سخیوں کا گھر ہے"۔ (طبرانی، کتاب الثواب)

## ہدیہ دے کر واپس لینے پر وعید

(۱/ ۲۲۸۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اَلَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِيْ قَيْئِهٖ"۔ وفی روایة: "مَثَلُ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيْءُ، ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ فَيَأْكُلُهٗ"۔ رواه البخاری و مسلم و ابوداؤد والترمذی والنسائی و ابن ماجه۔

ترجمہ: ...... "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہدیہ دے کر واپس لے لے وہ اس کتے کی طرح ہے جو منہ سے نکلی ہوئی قے کو دوبارہ منہ میں لے لے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس شخص کی مثال جو ہدیہ دے کر واپس لے لے اس کتے کی سی ہے جو قے کرے پھر اپنی قے کو واپس منہ میں لے کر کھا جائے"۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ: ...... اس مثال سے مقصود اس فعل کی شناعت کا بیان ہے کہ ہدیہ دے کر واپس لینا انتہائی کمینگی کی علامت ہے۔

(۲/ ۲۲۸۷) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهٗ، فَظَنَنْتُ أَنَّهٗ يَبِيْعُهٗ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "لَا تَشْتَرِهٖ، وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ، وَإِنْ أَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ"۔ رواه البخاری و مسلم۔

ترجمہ: ...... "حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا۔ پھر میں نے چاہا کہ اس گھوڑے کو خرید لوں میرا گمان تھا کہ وہ شخص جس کو گھوڑا راہ خدا میں دیا تھا مجھے سستا بیچ دے گا میں نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کو مت خریدو اور اپنے اس صدقہ کو واپس نہ لو خواہ وہ شخص جس کو ثواب کی غرض سے دیا تھا ایک درہم ہی میں تمہیں فروخت کرے کیوں کہ صدقہ دے کر لینے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کو دوبارہ کھانے والا"۔ (بخاری، مسلم)

(۳/ ۲۲۸۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُعْطِيَ لِرَجُلٍ عَطِيَّةً، أَوْ يَهَبَ هِبَةً، ثُمَّ يَرْجِعَ فِيْهَا إِلَّا الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ، وَمَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ عَطِيَّتِهٖ أَوْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَأْكُلُ فَإِذَا شَبِعَ قَاءَ، ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ۔ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی و ابن ماجه، وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ: ...... "حضرت ابن عمر اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ کسی کو کوئی عطیہ یا ہدیہ دے کر واپس [illegible] لڑکے کو دے کر واپس لے سکتا ہے اور اس شخص کی مثال جو عطیہ دے کر واپس لے اس کتے

کی سی ہے جو خوب پیٹ بھر کر کھا کر قے کردے اور پھر قے کو دوبارہ کھالے۔"

## مسلمانوں کی ضرورتوں کے پورا کرنے اور مسلمانوں کو خوش کرنے کی ترغیب اور کسی کے لیے سفارش کرنے کی وجہ سے ہدیہ قبول کرنے پر وعید

(۱/ ۲۲۸۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ. مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه البخاري و مسلم ابوداؤد

ترجمہ: ...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، اس پر کوئی ظلم وزیادتی نہ کرے (اور جب وہ اس کی مدد واعانت کا محتاج ہو تو اس کی مدد کرے) اور اس کو بے مدد کے نہ چھوڑے اور جو کوئی شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے حق تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے اور جو کسی مسلمان سے ذرا سی تکلیف دور کرتا ہے حق تعالیٰ شانہ قیامت کی بڑی مصیبتوں میں سے کسی مصیبت کو دور کرے گا اور جو کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے حق تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب پر پردہ ڈالے گا۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

(۲/ ۲۲۹۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَأَسْبَغَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ جَعَلَ مِنْ حَوَائِجِ النَّاسِ إِلَيْهِ فَتَبَرَّمَ، فَقَدْ عَرَّضَ تِلْكَ النِّعْمَةَ لِلزَّوَالِ. رواه الطبراني باسناد جيد.

ترجمہ: ...... "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص پر اللہ تعالیٰ کوئی نعمت تمام کرے پھر لوگوں کا رجوع ضرورتوں میں اس کی طرف کردے پھر وہ تنگ ہو جائے (ضرورت مند لوگوں کے بار بار آنے سے پریشان ہو جائے) تو اس نے نعمت کو زائل کرنے کا سامان کرلیا۔" (طبرانی)

(۳/ ۲۲۹۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ مَشٰى فِي حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنِ اعْتِكَافِ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَمَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ، كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ. رواه الطبراني في الاوسط والحاكم، وقال: صحيح الإسناد الا انه قال:

لَأَنْ يَمْشِيَ أَحَدُكُمْ مَعَ أَخِيْهِ فِي قَضَاءِ حَاجَتِهِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ أَفْضَلُ مِنْ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي مَسْجِدِي هٰذَا شَهْرَيْنِ۔

ترجمہ: ...... "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام کے لیے چل کر جاتا ہے تو اس کا یہ عمل دس سال کے اعتکاف سے افضل ہے جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ فرما دیتے ہیں ہر خندق زمین وآسمان کی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔ (طبرانی، حاکم)

ایک روایت میں یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کے ساتھ ضرورت پوری کرنے کے لیے چلے پھرے آپ نے اپنی مسجد نبوی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ "میری اس مسجد میں دوماہ اعتکاف کرنے سے افضل ہے"۔

(۴/ ۲۲۹۲) وَعَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ" قِيْلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: "يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ". قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: "يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ" قَالَ: قِيْلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ؟ قَالَ: "يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ أَوِ الْخَيْرِ" قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: "يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ"۔ رواه البخاري و مسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو چاہیے کہ صدقہ دیا کرے۔ دریافت کیا گیا اگر اس کے پاس صدقہ دینے کے لیے کچھ نہ ہو تو کیا کرے؟ ارشاد فرمایا اپنے ہاتھوں سے محنت مزدوری کر کے اپنے آپ کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ بھی دے۔ دریافت کیا اگر یہ بھی نہ کر سکے ارشاد فرمایا: کسی غمزدہ محتاج کی مدد کرے عرض کیا گیا اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ ارشاد فرمایا تو کسی کو بھلی بات بتادے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کرے؟ ارشاد فرمایا تو (کم از کم) کسی کو نقصان پہنچانے سے ہی باز رہے کیوں کہ یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے''۔ (بخاری، مسلم)

(۵/ ۲۲۹۳) وَعَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمُوا يُثْنُونَ عَلَى صَاحِبٍ لَهُمْ خَيْرًا، قَالُوا: مَا رَأَيْنَا مِثْلَ فُلَانٍ هٰذَا قَطُّ مَا كَانَ فِي مَسِيرٍ إِلَّا كَانَ فِي قِرَاءَةٍ، وَلَا نَزَلْنَا فِي مَنْزِلٍ إِلَّا كَانَ فِي صَلَاةٍ، قَالَ: ''فَمَنْ كَانَ يَكْفِيهِ ضَيْعَتَهُ حَتّٰى ذَكَرَ، وَمَنْ كَانَ يَعْلِفُ جَمَلَهُ أَوْ دَابَّتَهُ؟ قَالُوا: نَحْنُ قَالَ: ''فَكُلُّكُمْ خَيْرٌ مِنْهُ''. رواه ابوداؤد فی مراسیله۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے آ کر ایک شخص کی خوب تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے فلاں شخص کی طرح کبھی کسی کو نہ دیکھا کہ سفر میں چلتے ہوئے تلاوت میں رہتے اور جب ہم کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو وہ نماز میں مشغول رہتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان کے کام کون کرتا تھا یہاں تک کہ آپ نے دریافت فرمایا ان کے اونٹ یا جانور کے چارہ کا کون انتظام کرتا تھا؟ انہوں نے عرض کیا ہم کرتے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سب اس سے بہتر ہو (کہ خدمت کا ثواب زیادہ ہے)''۔ (سنن ابوداؤد)

(۶/ ۲۲۹۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ كَانَ وُصْلَةً لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ إِلٰى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَبْلَغِ بِرٍّ، أَوْ تَيْسِيرِ عَسِيرٍ أَعَانَهُ اللّٰهُ عَلٰى إِجَازَةِ الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ دَحْضِ الْأَقْدَامِ''، رواه الطبرانی فی الصغیر والأوسط و ابن حبان فی صحیحه، کلاهما من روایة إبراهیم بن هشام الغسانی۔

ورواه الطبرانی فی الصغیر والأوسط من حدیث أبی الدرداء، والفظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ كَانَ وُصْلَةً لِأَخِيهِ إِلٰى ذِي سُلْطَانٍ فِي مَبْلَغِ بِرٍّ، أَوْ إِدْخَالِ سُرُوْرٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ فِي الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ''۔

ترجمہ:...... ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی تک خیر پہنچانے یا اس کی مشکل کو آسان کرنے کے لیے حاکم (عہدہ دار) کے پاس واسطہ و سفارشی بن جائے حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن قدموں کے پھسلنے کے وقت پل صراط سے پار ہونے میں مدد فرمائیں گے''۔ (طبرانی فی الصغیر والاوسط، صحیح ابن حبان)

دوسری روایت میں ہے کہ حاکم (عہدہ دار) کے پاس اپنے بھائی کو خیر پہنچانے یا خوش کرنے کے لیے واسطہ اور سفارشی بن جائے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات کو بلند کرے گا''۔ (طبرانی صغیر، اوسط)

(۷/ ۲۲۹۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ لَقِيَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِمَا يُحِبُّ لِيَسُرَّهُ بِذٰلِكَ سَرَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ''۔ رواه الطبرانی فی الصغیر بإسناد حسن، وابو الشیخ فی کتاب الثواب۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرنے کے لیے اس طرح ملتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں (مثلاً خندہ پیشانی کے ساتھ) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے خوش کر دیں گے''۔ (طبرانی، کتاب الثواب)

(۸/ ۲۲۹۶) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ''مَنْ شَفَعَ شَفَاعَةً لِأَحَدٍ، فَأَهْدٰى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا، فَقَدْ أَتٰى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ''۔ رواه ابوداؤد عن القاسم بن عبد الرحمن عنه۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کے لیے سفارش کرے پھر سفارش کرنے والے کو اس سفارش پر کوئی ہدیہ دے اور سفارش کرنے والا اس ہدیہ کو قبول کرلے تو یقیناً اس نے کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کیا''۔ (سنن ابوداؤد)

فائدہ:...... کسی کی سفارش محض رضاءِ الٰہی کے لیے ہونا ضروری ہے جیسا کہ ایک حدیث میں وارد ہے سفارش کرو اجر حاصل کرو۔

اور سفارش پر جو فوائد حاصل ہوتے ہیں وہ یہ ہیں:

۱...... سفارش کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ خیر و برکت کے دروازے کھول دیتے ہیں۔

۲...... دنیوی مصائب سے نجات ملتی ہے۔

۳...... آخرت کے مصائب سے چھٹکارا حاصل ہوتا ہے۔

۴...... قیامت کی ہولناکیوں میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے حفاظت ہوتی ہے۔

۵...... قیامت کے دن جس کی سفارش دنیا میں کی تھی کبھی اس کے سفارش کرنے سے جہنم سے بچاؤ اور جنت کا داخلہ نصیب ہوتا ہے۔

۶...... گناہ معاف ہوتے ہیں۔

۷...... مسلمان کی ضرورت پوری کرنا مستقل عبادت ہے۔

۸...... پل صراط سے پار ہونے میں مدد ملتی ہے۔

قرآن پاک میں بھی حق تعالیٰ شانہ نے سفارش کرنے کی ترغیب دی ہے چنانچہ ارشاد باری ہے:

مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝

ترجمہ:...... ''جو کوئی سفارش کرے نیک بات میں اس کو بھی ملے گا اس میں سے ایک حصہ اور جو کوئی سفارش کرے بری بات میں اس پر بھی ہے ایک بوجھ اس میں سے اور اللہ ہے ہر چیز پر قدرت رکھنے والا (تو نیکی اور بدی کے حصہ دینے میں اس کو کوئی دشواری نہیں)''۔

# کِتَابُ الْاَدَبِ وَغَیْرِہٖ / آداب واخلاق کا بیان

## حیا کی ترغیب اور اس کی فضیلت اور بے حیائی اور بدکلامی پر وعید

(۱/ ۲۲۹۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، وَھُوَ یَعِظُ أَخَاہُ فِی الْحَیَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: دَعْہُ فَإِنَّ الْحَیَاءَ مِنَ الْاِیْمَانِ۔

رواہ البخاری و مسلم و ابوداؤد و الترمذی والنسائی و ابن ماجہ۔

ترجمہ:......''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر انصار میں سے ایک شخص پر ہوا اور وہ اس وقت اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں کچھ نصیحت و ملامت کر رہا تھا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو کیوں کہ حیا تو ایمان کا جز (یا ایمان کا پھل) ہے''۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:......حدیث کا مطلب یہ ہے کہ انصار میں سے کوئی شخص تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے شرم وحیاء کا وصف خاص طور سے عطا فرمایا تھا جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اپنے معاملات میں نرم ہوں گے، سخت گیری کے ساتھ لوگوں سے اپنے حقوق کا مطالبہ بھی نہ کرتے ہوں گے اور بہت سے موقعوں پر اسی شرم وحیاء کی وجہ سے کھل کر باتیں بھی نہ کر پاتے ہوں گے جیسا کہ اہل حیاء کا عموماً حال ہوتا ہے اور ان کے کوئی بھائی تھے جو ان کی اس حالت اور روش کو پسند نہیں کرتے تھے ایک دن یہ بھائی ان صاحب حیاء بھائی کو اس پر ملامت اور سرزنش کر رہے تھے کہ تم اس قدر شرم وحیاء کیوں کرتے ہو۔ اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ کا ان دونوں بھائیوں پر گزر ہوا اور آپ نے ان کی باتیں سن کر ملامت و نصیحت کرنے والے بھائی سے ارشاد فرمایا کہ اپنے ان بھائی کو ان کے حال پر چھوڑ دو ان کا یہ حال تو بڑا مبارک حال ہے شرم وحیا تو ایمان کی ایک شاخ یا ایمان کا پھل ہے، اگر اس کی وجہ سے بالفرض دنیا کے مفادات کچھ فوت بھی ہوتے ہوں تو آخرت کے درجے بے انتہا بڑھتے ہیں۔ (از معارف الحدیث)

(۲/ ۲۲۹۸) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَلْحَیَاءُ لَا یَأْتِیْ إِلَّا بِخَیْرٍ۔

رواہ البخاری و مسلم۔

ترجمہ:......''حضرت عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیا صرف خیر ہی کو لاتی ہے''۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:......بعض اوقات شرم وحیاء کی وجہ سے دنیوی نقصان بھی ہو جاتا ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد باری کا مطلب یہ ہے کہ شرم وحیاء کے نتیجہ میں کبھی کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ نفع ہی ہوتا ہے عامیانہ نقطہ نظر سے جن مواقع میں نقصان کا شبہ ہوتا ہے وہاں بھی اگر ایمانی وسیع نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو بجائے نقصان کے نفع ہی نظر آئے گا۔

ہاں البتہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر میں شرم وحیاء کی وجہ سے اگر کوتاہی ہو رہی ہے تو وہ درحقیقت اس آدمی کی ایک فطری اور طبعی کمزوری ہوتی ہے لوگ ناواقفی سے اس میں اور حیاء میں فرق نہیں کر پاتے۔ (از معارف الحدیث بتغییر یسیر)

(۳/ ۲۲۹۹) وفی روایۃ لمسلم: اَلْحَیَاءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ۔

ترجمہ:......''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء سراسر خیر ہی ہے''۔ (صحیح مسلم)

(۴/ ۲۲۰۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ، أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً. فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ. وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ۔

رواه البخاري و مسلم و ابوداؤد و الترمذي و النسائي وابن ماجه۔

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر یا ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سب سے افضل شاخ لا الٰہ الا اللہ کا کہنا ہے اور ادنیٰ شاخ تکلیف دینے والی چیزوں کا راستہ سے ہٹانا ہے اور حیا ایمان کی ایک (اہم) شاخ ہے''۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ: اس حدیث میں ایمان کے شعبوں کے لیے ''ستر سے کچھ اوپر'' کا جو عدد استعمال کیا گیا ہے اس کے متعلق بعض شارحین نے لکھا ہے کہ ''اس سے غالباً صرف کثرت مراد ہے اور اہل عرب صرف مبالغہ اور کثرت کے لیے بھی ستر کا لفظ عام طور پر بولتے ہیں اور ''ستر پر جو کچھ اور'' کا اضافہ اس حدیث میں کیا گیا ہے یہ غالباً اور زیادہ مبالغہ پیدا کرنے کے لیے ہے۔

لیکن بعض حضرات نے ''بضع و سبعون'' کے لفظ سے خاص عدد ستر بھی سمجھا ہے۔ اس بنیاد پر کہ لفظ ''بضع'' خاص سات کے عدد کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور پھر ان حضرات نے اپنے اس خیال کے مطابق ایمان کے ان ستر شعبوں کو متعین کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔

حضرت مولانا منظور نعمانیؒ نے معارف الحدیث جلد ۱، صفحہ ۱۲۹ میں لکھا ہے کہ راجح یہی معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کا منشاء کوئی خاص عدد معین کرنا نہیں ہے بلکہ محاورۂ عرب کے مطابق صرف کثرت اور بہتات مراد ہے اور مطلب صرف یہ ہے کہ ایمان کے بہت زیادہ شعبے ہیں اور ایک قرینہ اس کا یہ بھی ہے کہ اگر ''بضع و سبعون'' سے آپ کا مطلب کوئی عدد معین ہوتا تو پھر آپ اس ابہام و اجمال پر اکتفاء نہ فرماتے بلکہ ان کی تفصیل بھی فرماتے جیسا کہ موقع اور مقام کا تقاضا تھا۔

حدیث بالا میں ایمان کا افضل شعبہ لا الہ الا اللہ اور ادنیٰ درجہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا فرمایا ہے اب اس کے درمیان جس قدر بھی امور خیر کا تصور کیا جا سکتا ہے وہ سب ایمان کے شعبے اور اس کی شاخیں ہیں خواہ ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے۔

حدیث شریف کے اخیر میں حیاء جو ایمان کا اہم شعبہ قرار دیا ہے اس کی دو وجہ ہو سکتی ہیں پہلی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ جس موقع پر نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا اس وقت حیا کے متعلق لوگوں میں کوتاہی ظاہر ہوئی ہوگی جس کی اصلاح آپ نے اس ارشاد سے فرمائی جیسا کہ صاحب حکمت معلّمین و مصلحین کا طریقہ ہوتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ حیاء کا مقام واقعۃً نہایت بلند ہے کہ اسی کی وجہ سے انسان تمام برائیوں اور گناہوں سے بچتا ہے اگر حیاء کی صفت پوری طرح آدمی میں بیدار اور کارفرما ہو تو نہ صرف یہ کہ اس کے ہم جنسوں کی نظروں میں اس کی زندگی پاکیزہ اور ستھری ہوگی بلکہ اس سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کا صدور بھی کم سے کم ہوگا۔

(۵/ ۲۲۰۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَالْإِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ، وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ۔

رواه أحمد، ورجاله رجال الصحيح، والترمذي وابن حبان في صحيحه، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح۔

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے کا ذریعہ) ہے۔ اور بے حیائی و بے شرمی بداخلاقی و بدکاری کا حصہ ہے اور بداخلاقی و بدکاری جہنم میں (لے جانے کا ذریعہ) ہے''۔ (احمد، ابن حبان، ترمذی)

(۶/ ۲۲۰۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ

الْإِيْمَانِ، وَالْبَذَاءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ ۔ رواه الترمذی، وقال: حديث حسن غريب، انما نعرفه من حديث ابی غسان محمد بن مطرف۔

(والعِیُّ) : قلّة الكلام۔(والبذاء) : هو الفحش فی الكلام والبيان: هو كثرة الكلام، مثل هؤلاء الخطباء الذين يخطبون فيتوسعون فی الكلام، ويتفصحون فيه من مدح الناس فيما لا يرضی الله. انتهی۔

ورواه الطبرانی بنحوه، ولفظه قال:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ وَالْعِيُّ مِنَ الْإِيْمَانِ، وَهُمَا يُقَرِّبَانِ مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُبَاعِدَانِ مِنَ النَّارِ۔ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ لِأَبِي أُمَامَةَ: إِنَّا لَنَقُوْلُ فِي الشِّعْرِ: الْعِيُّ مِنَ الْحُمْقِ. فَقَالَ: إِنِّي أَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَ تَجِيْئُنِيْ بِشِعْرِكَ الْمُنْتِنِ۔

ترجمہ: ......''حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء اور کم گوئی دونوں ایمان کے شعبے اور شاخیں ہیں اور بدکلامی اور چرب زبانی (بے جا زیادہ باتیں) دونوں نفاق کے شعبے اور شاخیں ہیں۔ (ترمذی) ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیاء اور کم گوئی ایمان کا حصہ ہیں (کہ خوف خدا اور فکر آخرت کی وجہ سے باتیں کم ہوجاتی ہیں) اور جنت سے قریب اور جہنم سے دُور کرتی ہے اور بدزبانی ناشائستہ اور بری حرکت شیطان کی طرف سے ہے اور وہ جہنم سے قریب اور جنت سے دُور کرتی ہے۔ ایک دیہاتی نے حضرت ابوامامہؓ سے یہ حدیث پاک سن کر کہا ہم تو شعر میں یہ کہتے ہیں کہ کم گوئی حماقت اور بے وقوفی کا حصہ ہے (جب کہ حدیث پاک میں اس کو ایمان کا حصہ بتایا ہے یہ سن کر ابوامامہؓ ناراض ہوگئے) اور فرمایا میں کہتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے یوں ارشاد فرمایا یعنی حدیث سناتا ہوں۔ اور تم میرے سامنے اپنا بدبودار گندا شعر پیش کرتے ہو (کیا نسبت ہے تمہارے شعر کو نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارک کے ساتھ)۔''

(۷/ ۳۳۰۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ لَوْ كَانَ الْحَيَاءُ رَجُلًا كَانَ رَجُلًا صَالِحًا، وَلَوْ كَانَ الْفُحْشُ رَجُلًا لَكَانَ رَجُلًا سَوْءٍ۔

رواه الطبرانی فی الصغير والأوسط وابو الشيخ ايضا، وفی إسنادهما ابن لهيعة، وبقية رواة الطبرانی محتج بهم فی الصحيح۔

ترجمہ: ......''حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اگر حیاء کوئی مرد (کی شکل میں) ہوتی تو یقیناوہ ایک مرد صالح ہوتا۔ اور بے حیائی اگر کوئی آدمی (کی شکل میں) ہوتی تو یقیناوہ ایک برا مرد ہوتا''۔ (طبرانی، صغیر، اوسط)

(۸/ ۳۳۰۴) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا، وَ خُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ. رواه مالك. ورواه ابن ماجه، وغيره عن أنس مرفوعًا. ورواه أيضًا من طريق صالح بن حسان عن محمد بن كعب القرظی عن ابن عباس قال: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فذكره۔

ترجمہ: ......''حضرت زید بن طلحہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دین کا کوئی امتیازی وصف ہوتا ہے اور دین اسلام کا امتیازی وصف حیا ہے''۔ (مالک، ابن ماجہ)

فائدہ: ......مطلب یہ ہے کہ ہر دین اور شریعت میں اخلاق انسانی کے کسی خاص پہلو پر نسبتاً زیادہ زور دیا جاتا ہے اور انسانی زندگی میں اسی کو نمایاں اور غالب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم میں رحم دلی اور عفو و درگزر پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے (یہاں تک کہ مسیحی تعلیمات کا مطالعہ کرنے والے کو صاف محسوس ہوتا ہے کہ رحم دلی اور عفو و درگزر ہی گویا ان کی شریعت کا مرکزی نقطۂ نظر اور ان کی تعلیم کی روح ہے) اسی طرح شریعت اسلامیہ کی تعلیم میں ''حیا'' پر خاص زور دیا گیا ہے۔ (از معارف الحدیث)

(۹/ ۲۳۰۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاكَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ. رواه ابن ماجه، والترمذی، وقال: حديث حسن غريب، ويأتي في الباب بعده احاديث في ذم الفحش ان شاء الله تعالى۔

ترجمہ:...... ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے حیائی جس چیز میں بھی آئے گی اسے عیب دار کر کے رہے گی۔ اور ''حیا'' جس چیز میں بھی ہوگی اسے مزین اور خوبصورت ہی بنائے گی''۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

(۱۰/ ۲۳۰۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْحَيَاءُ، وَالْإِيْمَانُ قُرَنَاءُ جَمِيْعًا، فَإِذَا رُفِعَ أَحَدُهُمَا رُفِعَ الْآخَرُ. رواه الحاكم، وقال: صحيح على شرط الشيخين، ورواه الطبرانی في الاوسط من حديث ابن عباس

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیا اور ایمان یہ دونوں ہمیشہ ساتھ اکٹھے ہی رہتے ہیں جب ان میں سے کوئی ایک اٹھالیا جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے''۔ (حاکم، طبرانی)

فائدہ:...... یعنی حیا اور ایمان میں بڑا گہرا تعلق ہے کسی شخص یا قوم میں حیا اور ایمان یا تو دونوں ہوں گے یا دونوں میں سے ایک بھی نہ ہوگا۔

(۱۱/ ۲۳۰۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ. قَالَ: قُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّا لَنَسْتَحْيِي، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ! قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنِ الْاسْتِحْيَاءُ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ: أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى، وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى، وَلْتَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ، فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ. رواه الترمذی، وقال: هذا حديث إنما نعرفه من هذا الوجه من حديث أبان بن إسحاق عن الصباح بن محمد۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کرو جیسی اس سے کرنی چاہیے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! الحمدللہ ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ نہیں (یعنی حیا کا مفہوم اتنا محدود نہیں ہے جتنا کہ سمجھ رہے ہو) بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ سر اور سر میں جو افکار و خیالات ہیں ان سب کی نگہداشت کرو۔ اور پیٹ کی اور جو کچھ اس میں بھرا ہے ان سب کی نگرانی کرو۔ (یعنی برے خیالات سے دماغ کی اور حرام و ناجائز غذا سے پیٹ کی حفاظت کرو) اور موت اور موت کے بعد قبر میں جو حالت ہوتی ہے اس کو یاد کرو اور جو شخص آخرت کو اپنا مقصد بنائے وہ دنیا کی آرائش و عشرت سے دستبردار ہو جائے گا جس نے یہ سب کچھ کیا سمجھو کہ اللہ سے حیا کرنے کا حق اس نے ادا کیا''۔ (ترمذی)

فائدہ:...... حدیث بالا سے حیا کے معنی کی وسعت معلوم ہوئی۔ اور حدیث بالا کے آخری حصہ سے ایک اصولی بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق وہی بندے ادا کر سکتے ہیں جن کی نظر میں اس دنیا اور اس کے عیش و عشرت کی کوئی قیمت نہ ہو۔ اور دنیا کو ٹھکرا کر آخرت کو انہوں نے مطمع نظر بنالیا ہو اور موت اور موت کے بعد کی منزلیں ان کو ہر وقت یاد رہتی ہوں۔ (از معارف الحدیث)

## اچھے اخلاق کی ترغیب اور فضیلت اور برے اخلاق پر وعید اور مذمت

(۱/ ۲۳۰۸) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ، فَقَالَ: اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ. رواه مسلم و الترمذی۔

ترجمہ:...... ''حضرت نواس بن سمعانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کی خبر ہو''۔ (مسلم، ترمذی)

(۱/ ۲۳۰۹) وَعَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُوْلُ: إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا. رواه البخاری و مسلم والترمذی۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص'' فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہ طبعی طور پر شرم کی اور بے ہودہ بات کرتے اور نہ قصداً کرتے اور خود بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے تم میں سب سے اچھے لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں''۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

(۲/ ۲۳۱۰) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلَ فِي مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ، وَإِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيْءَ۔

رواه الترمذی وابن حبان فی صحیحه وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابو درداء'' سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مؤمن کے میزان عمل میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور بھاری چیز کوئی نہ ہوگی اور حق تعالیٰ بدگو بد خلق کو ناپسند کرتا ہے (ترمذی، صحیح ابن حبان)۔ اور ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ اچھے اخلاق والا اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے روزہ رکھنے والے اور نماز پڑھنے والے کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے''۔

(۳/ ۲۳۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ: تَقْوَى اللهِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ. وَسُئِلَ عَنْ أَكْثَرِ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ؟ فَقَالَ: الْفَمُ وَالْفَرْجُ۔ رواه الترمذی ابن حبان فی صحیحه والبیهقی فی الزهد وغیره. وقال الترمذی: حدیث حسن صحیح غریب۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہ'' سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ کس وجہ سے لوگ جنت میں داخل ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق اور دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ کس وجہ سے لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: منہ (یعنی حرام مال کھانا اور زبان سے غیبت وغیرہ کرنا) اور شرم گاہ (اس کے غلط استعمال کی وجہ سے)''۔ (ترمذی، صحیح ابن حبان، بیہقی)

(۵/ ۲۳۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ۔

رواه الترمذی والحاكم، وقال: صحیح علی شرطهما، كذا قال. وقال الترمذی، حدیث حسن، ولا نعرف لابی قلابة سماعا من عائشة۔

ترجمہ:...... ''حضرت عائشہ'' سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کامل ترین ایمان والوں میں سے وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور جس کا برتاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے اچھا ہو''۔ (ترمذی، حاکم)

(۶/ ۲۳۱۳) وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ. سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ الْخُلُقِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ وَالْقَائِمِ۔ رواه ابوداؤد و ابن حبان فی صحیحه. والحاكم و قال: صحیح علی شرطهما۔

ترجمہ:...... ''حضرت عائشہ'' سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤمن اپنے اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ رکھنے والے اور رات بھر عبادت کرنے والے کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے''۔ (ابوداؤد، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۷/ ۲۳۱۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَبْلُغُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ عَظِيْمَ دَرَجَاتِ الْآخِرَةِ وَشَرَفَ الْمَنَازِلِ، وَإِنَّهُ لَضَعِيْفُ الْعِبَادَةِ، وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ بِسُوْءِ خُلُقِهِ أَسْفَلَ دَرَجَةٍ فِي جَهَنَّمَ۔ رواه الطبرانی و رواته ثقات سوی شیخه المقدام بن داؤد، وقد وثق۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس'' سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بندہ اپنے اچھے اخلاق کے ذریعے آخرت کے درجات

اور اونچے مقامات کو حاصل کر لیتا ہے جب کہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے۔ اور اپنے برے اخلاق کی وجہ سے جہنم کے نچلے طبقے تک پہنچ جاتا ہے''۔ (طبرانی)

(۸/ ۲۳۱۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ الْمُسْلِمَ الْمُسَدِّدَ لَيُدْرِكُ دَرَجَةَ الصَّوَّامِ الْقَوَّامِ بِآيَاتِ اللّٰهِ بِحُسْنِ خُلُقِهِ، وَكَرَمِ ضَرِيْبَتِهِ۔

رواه احمد والطبراني في الكبير، ورواة احمد ثقات الا ابن لهيعة۔

ترجمہ: ...... ''حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: وہ مسلمان جو شریعت پر عمل کرنے والا ہو اپنی طبیعت کی شرافت اور اچھے اخلاق کی وجہ سے اس شخص کے درجے کو پالیتا ہے جو رات کو بہت زیادہ قرآن پاک کو نماز میں پڑھنے والا اور بہت روزے رکھنے والا ہو''۔ (احمد، طبرانی، کبیر)

(۹/ ۲۳۱۶) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَيْسَرِ الْعِبَادَةِ، وَأَهْوَنِهَا عَلَى الْبَدَنِ: الصَّمْتُ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ۔ رواه ابن ابي الدنيا في كتاب الصمت مرسلاً۔

ترجمہ: ...... ''حضرت صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی عبادت نہ بتلاؤں جو آسان اور بدن پر ہلکی ہو ایک خاموشی اور دوسرے اچھے اخلاق''۔ (کتاب الصمت)

(۱۰/ ۲۳۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَرَمُ الْمُؤْمِنِ دِيْنُهُ، وَمُرُوْءَتُهُ عَقْلُهُ، وَحَسَبُهُ خُلُقُهُ۔ رواه ابن حبان في صحيحه والحاكم والبيهقي كلهم من رواية مسلم بن خالد الزنجي، وقال الحاكم: صحيح على شرط مسلم. ورواه البيهقي ايضا موقوفا على عمر صحيح إسناده، ولعله اشبه۔

ترجمہ: ...... ''حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی عزت اس کا دین ہے۔ اور اس کی مروت اس کی عقل ہے۔ اور اس کی شرافت اس کے اخلاق ہیں''۔ (صحیح ابن حبان، حاکم، بیہقی)

(۱۱/ ۲۳۱۸) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا أَبَا ذَرٍّ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيْرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ، وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ۔ رواه ابن حبان في صحيحه، وغيره في آخر حديث طويل تقدم منه قطعة في الظلم۔

ترجمہ: ...... ''حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ ان کو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تدبیر کی طرح کوئی عقل نہیں اور گناہوں سے بچنے کی طرح کوئی پرہیزگاری نہیں اور اچھے اخلاق کی طرح کوئی شرافت نہیں''۔ (صحیح ابن حبان)

(۱۲/ ۲۳۱۹) وَعَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: حُسْنُ الْخُلُقِ، ثُمَّ أَتَاهُ عَنْ يَمِيْنِهِ، فَقَالَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: حُسْنُ الْخُلُقِ، ثُمَّ أَتَاهُ عَنْ شِمَالِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: حُسْنُ الْخُلُقِ، ثُمَّ أَتَاهُ مِنْ بَعْدِهِ، يَعْنِي مِنْ خَلْفِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَالَكَ لَا تَفْقَهُ حُسْنُ الْخُلُقِ هُوَ أَنْ لَا تَغْضَبَ إِنِ اسْتَطَعْتَ۔ ورواه محمد بن نصر المروزي في كتاب الصلاة مرسلاً هكذا۔

ترجمہ: ...... ''حضرت علاء بن شخیر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں چہرہ مبارک کی جانب سے آکر عرض کیا: یارسول اللہ! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق۔ پھر دائیں طرف سے آکر دریافت کیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق۔ پھر بائیں طرف سے آکر دریافت کیا: یارسول اللہ! سب سے افضل عمل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اچھے

اخلاق پھر پیچھے کی طرف سے آ کر عرض کیا: کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ چنانچہ پھر نبی کریم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا تم سمجھتے نہیں، اچھے اخلاق یہ ہیں کہ جتنا تم سے ہو سکے غصہ نہ کیا کر"۔ (کتاب الصلوٰۃ)

(۱۳/ ۲۲۲۰) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا زَعِيْمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ، وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ. رواه ابوداؤد، واللفظ له، وابن ماجه والترمذي، وتقدم لفظه، وقال: حديث حسن۔

ترجمہ: ''حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے لیے جنت کے اطراف میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود بھی جھگڑا چھوڑ دے۔ اور اس شخص کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو مذاق میں بھی جھوٹ چھوڑ دے اور اس شخص کے لیے جنت کے بلند ترین درجہ میں ایک گھر (دلانے) کی ذمہ داری لیتا ہوں جو اپنے اخلاق اچھے بنالے"۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی)

(۱۴/ ۲۲۲۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا. الحديث۔ رواه الترمذي، وقال: حديث حسن۔

ترجمہ: ''حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سب میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے"۔ (ترمذی)

(۱۵/ ۲۲۲۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَحَبِّكُمْ إِلَيَّ، وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔ قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: أَحْسَنُكُمْ خُلُقًا۔ رواه أحمد وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا میں تم کو وہ لوگ نہ بتلاؤں جو مجھے سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب ہوں گے؟ آپ ﷺ نے دو بار یا تین بار یہ سوال دہرایا۔ حاضرین مجلس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جی ہاں ارشاد فرمائیے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جن کے تم میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق ہوں"۔ (احمد، صحیح ابن حبان)

(۱۶/ ۲۲۲۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا ذَرٍّ فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَصْلَتَيْنِ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ، وَأَثْقَلُ عَلَى الْمِيْزَانِ مِنْ غَيْرِهِمَا؟ قَالَ: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ، وَطُوْلِ الصَّمْتِ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا عَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا ۔ رواه ابن أبي الدنيا و الطبراني والبزار و أبو يعلى بإسناد جيد رواته ثقات، واللفظ له، ورواه أبو الشيخ ابن حبان في كتاب الثواب بإسناد رواه عن أبي ذر:

ترجمہ: ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کی ملاقات حضرت ابوذرؓ سے ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا تم کو دو ایسی خصلتیں نہ بتاؤں جو بدن پر ہلکی ہوں اور اعمال کے ترازو میں دوسرے اعمال سے زیادہ بھاری ہوں۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق اور زیادہ خاموش رہنے کی عادت کو لازم پکڑ لو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مخلوقات کے اعمال میں یہ دونوں چیزیں بے مثل ہیں"۔ (ابن ابی الدنیا، طبرانی، ابویعلی، ابوالشیخ)

(۱۸/ ۲۲۲۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا، وَأَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا۔

رواہ البزار وابن حبان فی صحیحہ کلاهما من روایۃ ابن إسحاق، ولم یصرح فیه بالتحدیث۔

ترجمہ:..... ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو تم میں بہتر اور بھلے لوگ نہ بتاؤں؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمایئے۔ فرمایا تم میں جو عمر کے زیادہ ہوں۔ اور اخلاق کے اچھے ہوں۔ (کہ عموماً بڑھاپے میں چڑچڑاپن آجاتا ہے لیکن عمر زیادہ ہونے کے باوجود بھی اخلاق کو اچھا رکھا)۔'' (بزار،صحیح ابن حبان)

(۱۸/ ۳۳۳۵) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمُرَةُ، وَأَبُو أُمَامَةَ، فَقَالَ: إِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَيْسَا مِنَ الْإِسْلَامِ فِي شَيْءٍ، وَإِنَّ أَحْسَنَ النَّاسِ إِسْلَامًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔ رواہ احمد والطبرانی وإسناد احمد جید، ورواته ثقات۔

ترجمہ:..... ''حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت سمرہ اور ابوامامہؓ نبی کریم ﷺ کی مجلس مبارک میں تھے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: بدزبانی اور فحش گوئی کا اسلام سے ذرہ برابر بھی تعلق نہیں اور اسلام کے اچھے وہ ہیں جو اخلاق کے اچھے ہوں''۔ (احمد،طبرانی)

(۱۹/ ۳۳۳۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرَادَ سَفَرًا فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَوْصِنِي، قَالَ: اُعْبُدِ اللّٰهَ لَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! زِدْنِي قَالَ: إِذَا أَسَأْتَ فَأَحْسِنْ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ زِدْنِي، قَالَ: اسْتَقِمْ، وَلْتُحْسِنْ خُلُقَكَ۔ رواہ ابن حبان فی صحیحه، والحاکم وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:..... ''حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاذؓ نے سفر کا ارادہ کیا تو نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے وصیت فرمایئے! ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک ذرہ برابر بھی نہ ٹھہراؤ انہوں نے عرض کیا: مزید وصیت فرمایئے۔ ارشاد فرمایا: جب تم سے کوئی گناہ ہوجائے تو اس کے بعد کوئی نیکی کرلو (کہ نیکی گناہ کو مٹادیتی ہے) انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! مزید وصیت فرمایئے ارشاد فرمایئے فرمایا جمے رہنا اور اخلاق کے اچھے رہنا''۔ (صحیح ابن حبان،حاکم)

(۲۰/ ۳۳۳۷) ورواہ مالك عن معاذ قال: كَانَ آخِرُ مَا أَوْصَانِي بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعْتُ رِجْلِي فِي الْغَرْزِ أَنْ قَالَ: يَا مُعَاذُ! أَحْسِنْ خُلُقَكَ لِلنَّاسِ۔

ترجمہ:..... ''حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ آخری وصیت جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمائی جس وقت میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھ لیا تھا وہ یہ تھی معاذ! اپنے اخلاق کو لوگوں کے لیے اچھا بناؤ''۔ (موطا امام مالک)

فائدہ:..... نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ کے آخری دور میں حضرت معاذؓ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تھا مدینہ طیبہ سے ان کو رخصت کرتے وقت خاص اہتمام سے آپ نے ان کو بہت سی نصیحتیں فرمائی تھیں جو حضرت معاذؓ سے مختلف ابواب میں مروی ہیں حضرت معاذؓ کا اشارہ اس حدیث پاک میں اس موقع کی طرف ہے اور ان کا مطلب یہ ہے کہ جب میں نبی کریم ﷺ کے حکم سے اپنی سواری پر سوار ہونے لگا اور اس کی رکاب میں میں نے پاؤں رکھا۔ تو اس وقت آخری نصیحت نبی کریم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمائی تھی: اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا۔

واضح رہے کہ خوش اخلاقی کا یہ تقاضا نہیں کہ جو مجرم اور ظلم پیشہ بدمعاش سختی کے مستحق ہوں اور سختی کے بغیر ان کا علاج نہ ہوسکتا ہو ان کے ساتھ بھی نرمی کی جائے یہ تو اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی اور مداہنت ہوگی۔ بہر حال عدل وانصاف اور اللہ کی مقرر کی ہوئی حدود کی پابندیوں کے ساتھ مجرموں کی تادیب وتعزیر کے سلسلہ میں ان پر سختی کرنا کسی اخلاقی قانون میں بھی حسن اخلاق کے خلاف نہیں ہے۔ (از معارف الحدیث)

(۲۱/ ۳۳۳۸) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعْ

السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ، رواہ الترمذی، وقال: حدیث حسن صحیح۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا جہاں کہیں جس حال میں بھی تم ہو اور گناہ ہو جانے پر اس کے بعد نیکی کرنا کہ وہ نیکی گناہ کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا''۔ (ترمذی)

(۲۲/ ۲۳۲۹) وَعَنْ عُمَیْرِ بْنِ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! أَیُّ الصَّلَاۃِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔ قَالَ: فَأَیُّ الصَّدَقَۃِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: جُھْدُ الْمُقِلِّ قَالَ: أَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ أَکْمَلُ إِیْمَانًا؟ قَالَ: أَحْسَنُھُمْ خُلُقًا۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط من روایۃ سوید بن ابراھیم ابی حاتم. ولا بأس بہ فی المتابعات۔

ترجمہ:...... ''حضرت عمیر بن قتادہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون سی نماز سب سے افضل ہے ارشاد فرمایا: جس میں قیام لمبا ہو۔ پھر عرض کیا کون سا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ناداری کے باوجود محنت و مزدوری سے کما کر صدقہ کرنا۔ عرض کیا: ایمان والوں میں کمال ایمان والے کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: جو اخلاق کے اچھے ہوں'' (طبرانی فی الاوسط)۔

(۲۳/ ۲۳۳۰) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ کَمَا أَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَأَحْسِنْ خُلُقِیْ، رواہ احمد، ورواتہ ثقات۔

ترجمہ:...... ''حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ کَمَا أَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَأَحْسِنْ خُلُقِیْ'' یا اللہ! جیسے آپ نے میرے جسم کی ظاہری بناوٹ اچھی بنائی ہے میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجیے''۔ (احمد)

(۲۴/ ۲۳۳۱) وَعَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ إِیْمَانًا أَحْسَنُھُمْ خُلُقًا، وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِأَھْلِہٖ۔ رواہ ابوداؤد والترمذی، واللفظ لہ، وقال: حدیث حسن صحیح، والبیہقی الا انہ قال: وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِنِسَائِھِمْ۔ والحاکم دون قولہ: وَخِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ لِأَھْلِہٖ۔ ورواہ بدونہ أیضًا محمد بن نصر المروزی، وزاد فیہ: وَإِنَّ الْمَرْءَ لَیَکُوْنُ مُؤْمِنًا وَإِنَّ فِیْ خُلُقِہٖ شَیْئًا فَیَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ إِیْمَانِہٖ۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان والوں میں زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو اخلاق میں زیادہ اچھے ہیں اور تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہتر سلوک کرے۔ (ابوداؤد، ترمذی، بیہقی)

ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے: آدمی مؤمن ہوتا ہے لیکن اس کے اخلاق میں کوئی بری بات ہوتی ہے جو اس کے ایمان کو کم کر دیتی ہے''۔

فائدہ:...... معلوم ہوا کہ حسن اخلاق کمال ایمان کا ذریعہ ہے اور بد اخلاقی ایمان کو کم کرتی ہے۔

(۲۵/ ۲۳۳۲) وَعَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَیْضًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِنَّکُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِأَمْوَالِکُمْ، وَلٰکِنْ یَسَعُھُمْ مِنْکُمْ بَسْطُ الْوَجْہِ، وَحُسْنُ الْخُلُقِ۔ رواہ ابویعلی والبزار من طریق احدھما حسن جید۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہرگز اپنے مالوں کے ذریعے لوگوں کو خوش نہیں کر سکتے بلکہ جو چیز تمہاری انہیں خوش کرے گی وہ چہرہ کی بشاشت اور اچھے اخلاق ہیں''۔ (ابویعلی، بزار)

(۲۶/ ۲۳۳۳) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَۃَ قَالَ: قِیْلَ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! مَا أَفْضَلُ مَا أُوْتِیَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ؟ قَالَ: اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ۔ قَالَ: فَمَا شَرُّ مَا أُوْتِیَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ؟ قَالَ: إِذَا کَرِھْتَ أَنْ یُرٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ فِیْ نَادِی الْقَوْمِ، فَلَا تَفْعَلْہُ إِذَا خَلَوْتَ۔ رواہ عبدالرزاق فی کتابہ عن معمر عن ابی اسحاق عنہ۔

ترجمہ:...... ''قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا: یارسول اللہ! سب سے بہتر چیز جو مسلمان شخص

کو دی گئی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق عرض کیا سب سے بری چیز جو مسلمان کو دی گئی ہو وہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جب تم کو یہ بات نا گوار ہو کہ لوگوں کے سامنے تمہیں کسی نامناسب کام کو کرتے دیکھا جائے تو تنہائی میں بھی اسے نہ کرنا (گویا مسلمان کی سب سے بری چیز یہ ہے کہ جس کام کو لوگوں کے سامنے کرنا اچھا معلوم نہیں ہوتا ہوا سے تنہائی میں کرے)''۔ (عبدالرزاق)

(۲۰/ ۲۲۲۳) وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ مَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ، وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي فِي الْآخِرَةِ أَسْوَؤُكُمْ أَخْلَاقًا الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ۔ رواه أحمد ورواته رواة الصحيح والطبراني وابن حبان في صحيحه. ورواه الترمذي من حديث جابر. وحسنه لم يذكر فيه: أَسْوَؤُكُمْ أَخْلَاقًا۔

ترجمہ: ''حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخرت میں میرا سب سے زیادہ محبوب اور سب میں مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے۔ اور میرا سب سے زیادہ مبغوض اور سب میں زیادہ مجھ سے دُور وہ ہوں گے جو زیادہ باتونی اور حلق پھاڑنے والے اور بڑا بول بولنے والے تکبر والے ہوں گے''۔ (احمد، طبرانی، صحیح ابن حبان، ترمذی)

(۲۱/ ۲۲۲۴) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ مَكِيْثٍ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ الْحُدَيْبِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حُسْنُ الْخُلُقِ نَمَاءٌ، وَسُوْءُ الْخُلُقِ شُؤْمٌ، وَالْبِرُّ زِيَادَةٌ فِي الْعُمُرِ، وَالصَّدَقَةُ تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ۔ رواه احمد وابوداؤد باختصار، وفي إسنادهما راو لم يسم، وبقية إسناده ثقات۔

ترجمہ: ''حضرت رافع بن مکیثؓ جو صلح حدیبیہ میں شریک تھے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق خیر اور بھلائی میں بڑھنے کا ذریعہ ہیں اور برے اخلاق نحوست ہے اور نیکی عمر میں اضافہ اور برکت کا ذریعہ ہے اور صدقہ بھی بری موت سے بچاتا ہے''۔ (احمد، ابوداؤد)

(۲۲/ ۲۲۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ، وَالنِّفَاقِ، وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ۔ رواه ابوداؤد والنسائي۔

ترجمہ: ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ، وَالنِّفَاقِ، وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ۔ اے اللہ! میں تجھ سے ضد اضدی سے اور نفاق سے اور برے اخلاق سے پناہ مانگتا ہوں''۔ (ابوداؤد، نسائی)

## نرمی اور متانت و بردباری کی ترغیب

(۱/ ۲۲۲۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ۔ رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ: ''حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ (خود) نرم و مہربان ہے (نرمی و مہربانی کرنا اس کی ذاتی صفت ہے) اور تمام امور میں نرمی و مہربانی کرنا اس کو محبوب ہے (یعنی اس کو یہ بات پسند ہے کہ اس کے بندے بھی آپس میں نرمی و مہربانی کا برتاؤ کریں)''۔ (بخاری، مسلم)

(۲/ ۲۲۲۸) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى سِوَاهُ۔

ترجمہ: ''مسلم کی روایت میں ہے نرمی پر اللہ تعالیٰ جو کچھ (اجر و ثواب اور مقاصد میں کامیابی) عطا فرماتا ہے وہ درشتی اور سختی پر عطا نہیں

فرماتا۔ اور نرمی کے علاوہ کسی چیز پر بھی عطا نہیں فرماتا''۔ (صحیح مسلم)

(٣/٣٣٢٩) وَعَنْهَا أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ، رواه مسلم۔

ترجمہ: ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اس کو زینت بخشتی ہے اور جس چیز میں سے نکال لی جاتی ہے وہ عیب دار ہو جاتی ہے''۔ (صحیح مسلم)

(٤/٣٣٣٠) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْخُرْقِ، وَإِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا أَعْطَاهُ الرِّفْقَ، مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يُحْرَمُوْنَ الرِّفْقَ إِلَّا حُرِمُوْا. رواه الطبراني، ورواته ثقات ورواه مسلم وابوداؤد مختصرًا: مَنْ يُحْرَمُ الرِّفْقَ يُحْرَمُ الْخَيْرَ. زاد ابوداؤد: كُلَّهُ۔

ترجمہ: ''حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نرمی پر وہ عطا کرتا ہے جو سختی پر عطا نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتا ہے تو اس کو نرمی عطا کرتا ہے جو کوئی گھر والے نرمی سے محروم کردیے گئے وہ بڑی خیر سے محروم ہوگئے۔ اور ایک روایت میں ہے جو شخص نرمی کی صفت سے محروم رہا وہ (ساری) بھلائی سے محروم رہا''۔ (ابوداؤد)

(٥/٣٣٣١) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ أُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ، وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ. رواه الترمذي، وقال: حديث حسن صحيح۔

ترجمہ: ''حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) نرمی میں سے حصہ دیا گیا اس کو دنیا و آخرت کی بھلائیوں میں سے حصہ دیا گیا اور جو شخص نرمی کے حصہ سے محروم رہا وہ دنیا و آخرت میں خیر کے حصہ سے محروم رہا''۔ (ترمذی)

(٦/٣٣٣٢) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الرِّفْقَ، وَيَرْضَاهُ، وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ مَا لَا يُعِيْنُ عَلَى الْعُنْفِ) ۔ رواه الطبراني من رواية صدقة بن عبد الله السمين، وبقية إسناده ثقات۔

ترجمہ: ''حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نرمی کو پسند کرتا ہے اور اس سے خوش ہوتا ہے۔ اور نرمی پر وہ مدد کرتا ہے جو درشتی اور سختی پر نہیں کرتا''۔ (طبرانی)

(٧/٣٣٣٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ ارْفُقِي، فَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ بِأَهْلِ بَيْتٍ خَيْرًا أَدْخَلَ عَلَيْهِمُ الرِّفْقَ. رواه أحمد والبزار من حديث جابر، ورواتهما رواة الصحيح۔

ترجمہ: ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا: اے عائشہ! نرمی کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ جب کسی گھر والوں کے لیے خیر اور بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو نرمی کی صفت عطا کر دیتا ہے''۔ (احمد، بزار)

(٨/٣٣٣٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا أُعْطِيَ أَهْلُ بَيْتٍ الرِّفْقَ إِلَّا نَفَعَهُمْ۔ رواه الطبراني بإسناد جيد۔

ترجمہ: ''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی گھر والوں کو بھی نرمی کی صفت دی گئی اس نے ان کو ضرور نفع پہنچایا''۔ (طبرانی)

فائدہ: جس شخص کے مزاج میں نرمی ہوگی وہ گھر والوں، پڑوسیوں، افسروں ماتحتوں، شاگردوں، استادوں، اپنوں، بیگانوں، غرضیکہ سب کے ساتھ نرم ہوگا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کی نرمی کی بدولت خود بھی راحت سے رہے گا اور دوسرے کے لیے بھی سکون و راحت کا باعث ہوگا۔ پھر

یہ نرمی باہم محبت ومودت پیدا کرے گی اور اکرام واحترام اور خیر خواہی کے جذبات کو ابھارے گی۔ (از معارف الحدیث)

(۹/ ۴۴۴۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَقَعُوْا فِيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوْهُ وَأَرِيْقُوْا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ ذَنُوْبًا مِنْ مَاءٍ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ، وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ۔ رواه البخاري۔

ترجمہ:..... ’’حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں (ایک مرتبہ) ایک اعرابی نے (مسجد کے آداب سے ناواقفیت کی بناء پر مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کی طرف کھڑے ہوئے تا کہ اسے برا بھلا کہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو رہنے دو (کچھ نہ کہو) اور پیشاب پر پانی کا بھرا ڈول بہادو کیوں کہ تم کو آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے اور تنگی اور سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا‘‘۔ (بخاری)

(۱۰/ ۴۴۴۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔ رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ:..... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آسانیاں کرو تنگی نہ کرو اور خوشخبریاں سناؤ نفرتیں نہ دلاؤ۔ (بخاری، مسلم)

(۱۱/ ۴۴۴۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ ثَمَّ إِثْمٌ كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ تَعَالَى۔ رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ:..... ’’حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب کبھی بھی دو کاموں میں اختیار دیا گیا آپ نے ان میں آسان کو اختیار فرمایا جب تک کہ وہ گناہ اور نافرمانی کی حد تک نہ پہنچے ہاں اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ سب سے زیادہ اس سے دُور رہنے والے ہوتے۔ اور نبی کریم ﷺ نے اپنے لیے کسی بھی چیز کے بارے میں کسی سے بدلہ اور انتقام نہیں لیا ہاں البتہ اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کی بے حرمتی کی جاتی تو آپ ﷺ بدلہ اور انتقام لیتے‘‘۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:..... اس سے معلوم ہوا کہ ہر کام میں آسان اور نرم پہلو اختیار کرنا مستحب ہے جب تک کہ وہ حرام یا مکروہ نہ ہو۔

(۱۲/ ۴۴۴۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ، أَوْ بِمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ تَحْرُمُ عَلَى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ سَهْلٍ۔ رواه الترمذي، وقال: حديث حسن، وابن حبان في صحيحه، ولفظه في إحدى رواياته: إِنَّمَا تَحْرُمُ النَّارُ عَلَى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ۔

ترجمہ:..... ’’حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسے شخص کی خبر نہ دوں جو دوزخ کے لیے حرام ہے یا دوزخ کی آگ اس پر حرام ہے؟ (سنو! میں بتاتا ہوں) دوزخ کی آگ ہر ایسے شخص پر حرام ہے جو مزاج کا تیز نہ ہو، نرم ہو نرم خو ہو ایک روایت میں ایک اور صفت کا اضافہ ہے اور وہ لوگوں سے قریب ہونے والا ہے‘‘۔ (ترمذی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... حدیث بالا میں یہ ساری صفات قریب المعنی ہیں اور نرم مزاجی کے مختلف پہلوؤں کی یہ ترجمانی کرتے ہیں مطلب یہ ہے کہ جو آدمی اپنے مزاج اور رویہ میں نرم ہو اور اپنی نرم خوئی کی وجہ سے لوگوں سے خوب ملتا جلتا ہو اور دور اور الگ الگ نہ رہتا ہو اور لوگ بھی اس کی اچھی اور شیریں خصلت کی وجہ سے اس سے بے تکلف اور محبت سے ملتے ہوں۔ جس سے بات اور معاملہ کرتا ہو نرمی اور مہربانی سے کرتا ہو ایسا شخص جنتی ہے اور دوزخ کی آگ اس پر حرام ہے لیکن یہ بات ملحوظ رہے کہ اس قسم کی بشارتوں کا تعلق صرف انہی لوگوں سے ہے جو ایمان رکھتے ہوں کہ ایمان کے بغیر اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال اور اخلاق کی کوئی قیمت نہیں۔ (از معارف الحدیث)

(۱۳/ ۲۳۴۹) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّأَنِّي مِنَ اللّٰهِ، وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَمَا أَحَدٌ أَكْثَرَ مَعَاذِيْرَ مِنَ اللّٰهِ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْحَمْدِ۔ رواه أبو يعلى، ورواته رواة الصحيح۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جلدی نہ کرنے اور کاموں کو متانت اور اطمینان سے انجام دینے کی صفت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی کرنا شیطان کے اثر سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی عذر قبول کرنے والا (توبہ قبول کرنے والا) معافی دینے والا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی تعریف سے زیادہ کوئی عمل پسند نہیں ہے (سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ اس کی تعریف وحمد کی جائے''۔ (ابو یعلی)

(۱۴/ ۲۳۵۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَشَجِّ: إِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ: الْحِلْمَ وَالْأَنَاةَ۔ رواه مسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (قبیلہ عبدالقیس کے سردار) اشج سے فرمایا: تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب اور پیاری ہیں ایک بردباری (غصہ سے مغلوب نہ ہونا) اور دوسرے جلدی نہ کرنا''۔ (مسلم)

فائدہ:...... اس حدیث پاک کا پس منظر ایک واقعہ ہے اور وہ یہ کہ قبیلہ عبدالقیس کا ایک وفد نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ آیا۔ اس وفد کے سارے لوگ اپنی سواریوں سے کود کود کر جلدی جلدی آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں انتہائی محبت وشوق کے ساتھ پہنچ گئے لیکن اس وفد کے امیر جن کا نام منذر اور عرف اشج تھا۔ انہوں نے جلد بازی نہ کی۔ بلکہ اتر کر پہلے سارے سامان کو یکجا اور محفوظ کیا پھر غسل کیا اور کپڑے تبدیل کیے اور اس کے بعد قناعت اور وقار کے ساتھ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ان کی اس عادت وطرز کو انتہائی پسند فرمایا اور اس موقع پر مذکور ارشاد فرمایا۔ (از معارف باختصار)

(۱۵ / ۲۳۵۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ، فَجَذَبَهُ بِرِدَائِهِ جَذْبَةً شَدِيْدَةً، فَنَظَرْتُ الى صفحة عنق رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وقد اثرت بها حاشية الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ۔ رواه البخاري و مسلم

ترجمہ:...... ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا اور آپ کے جسم مبارک پر نجرانی موٹی چادر تھی (جس کو آپ اوڑھے ہوئے تھے) کہ اتنے میں ایک اعرابی نے آکر آپ ﷺ کی چادر مبارک کو زور سے پکڑ کر آپ کو اپنی طرف کھینچا میں نے جو آپ کی گردن مبارک کی طرف نگاہ کی تو دیکھا کہ آپ ﷺ کی چادر کو زور سے کھینچنے کی وجہ سے گردن پر نشان پڑ گیا پھر اس نے کہا: اے محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے جو مال دیا ہے اس میں سے مجھے بھی دو چنانچہ آپ اس کی طرف متوجہ ہو کر ہنس پڑے۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو کچھ دینے کے لیے فرمایا''۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... اس اعرابی کی سختی کا جواب آپ ﷺ نے نرمی اور بردباری کے ساتھ دیا۔ اللہ نے حق اور سچ فرمایا: "وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝" بے شک آپ بڑے اونچے اخلاق والے تھے اور آپ کو اپنی امت پر بڑی شفقت تھی۔ اور حق تعالیٰ نے آپ کی صفت بیان فرمائی: "بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝"۔ جو مذکورہ بالا واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ "اللهم ارزقنا من اخلاقه المباركة الطيبة الحسنة واسقنا من حوضه شربة هنيئة ريئة لا نظمأ بعدها ابدا امين وصلى الله على النبي الكريم وعلى اله وصحبه اجمعين"

(۱۶/ ۲۳۵۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ

ضَرَبَهُ قَوْمُهُ، فَأَدْمَوْهُ، وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَايَعْلَمُوْنَ، رواه البخاری و مسلم۔

ترجمہ: ''حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ گویا میں اس وقت نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں جب کہ آپ انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کا واقعہ بیان فرمارہے تھے کہ ان کی قوم نے ان کو مار کر خون آلود کردیا۔ اور وہ خون کو اپنے چہرہ سے پونچھتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے۔ اے اللہ! میری قوم کو معاف کردے وہ جانتے نہیں ہیں''۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... ایسا واقعہ خود نبی کریم ﷺ کے ساتھ طائف میں پیش آیا جو کتب سیرت میں تفصیل سے موجود ہے۔

(۱۷/ ۲۲۵۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَجَبَتْ مَحَبَّةُ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ أُغْضِبَ فَحَلُمَ۔ رواه الاصبهانی، وفی سنده احمد بن داؤد بن عبدالغفار المصری شیخ الحاکم، وقد وثقه الحاکم وحده۔

ترجمہ: ...... ''حضرت عائشہؓ کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کی محبت اس پر واجب ہے جس کو غصہ دلایا گیا پھر اس نے حلم و بردباری سے کام لیا اور غصہ سے مغلوب نہ ہوا''۔ (اصبہانی)

(۱۸/ ۲۲۵۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ رواه البخاری و مسلم

ترجمہ: ...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طاقتور وہ نہیں جو (اپنے مدمقابل کو) پچھاڑ دے بلکہ طاقت ور وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپ پر قابو پالے''۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کا مطالبہ یہ نہیں ہے کہ بندہ کے دل میں وہ کیفیت ہی پیدا نہ ہو جس کو غیظ، غضب اور غصہ کے لفظوں سے تعبیر کیا جاتا ہے (کیوں کہ کسی سخت ناگوار بات پر دل میں اس کیفیت کا پیدا ہوجانا تو بالکل فطری امر ہے اور اس سے انبیاء علیہم السلام بھی مستثنیٰ نہیں ہیں) البتہ مطالبہ یہ ہے کہ اس کیفیت کے وقت بھی نفس پر پورا قابو ہو ایسا نہ ہو کہ اس سے مغلوب ہو کر آدمی وہ حرکتیں کرنے لگے جو شانِ بندگی کے خلاف ہوں۔ (از معارف الحدیث)

## خندہ پیشانی و بشاشت اور اچھی و عمدہ بات وغیرہ امور کی ترغیب

(۱/ ۲۲۵۵) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاتَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ۔ رواه مسلم

ترجمہ: ...... ''حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی معمولی سی نیکی کو بھی معمولی نہ سمجھنا خواہ یہ نیکی ہی ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے مل لیا کرو''۔ (مسلم)

(۲/ ۲۲۵۶) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ أَخِيْكَ۔

رواه أحمد والترمذی، وقال: حديث حسن صحيح، وصدره فی الصحيحين من حديث حذيفة وجابر۔

ترجمہ: ...... ''حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے اور یہ بھی نیکی ہے کہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملو۔ اور اپنے ڈول سے (کنوئیں سے پانی نکال کر) اپنے بھائی کے برتن میں ڈال دو''۔ (احمد، ترمذی)

(۳/ ۲۲۵۷) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيْكَ صَدَقَةٌ،

وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ، صَدَقَةٌ؛ وَإِمَاطَتُكَ الْأَذٰى وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔ رواہ الترمذی و حسنہ، وابن حبان فی صحیحہ، وزاد: وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کے چہرہ کو دیکھ کر مسکرانا صدقہ ہے۔ اور تمہارا کسی کو نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور تمہارا کسی کو برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور کسی بھٹکے ہوئے شخص کو راستہ بتانا (بھی) صدقہ (کا ثواب) رکھتا ہے اور تمہارا راستہ سے تکلیف دہ چیز کو، کانٹے کو، اور ہڈی کو ہٹانا صدقہ (کا ثواب) رکھتا ہے (ترمذی، صحیح، ابن حبان)۔ اور ایک روایت میں اس کا بھی اضافہ ہے کہ کمزور نگاہ والے کو راستہ وغیرہ دکھانا بھی صدقہ ہے''۔

(۴/ ۲۳۵۸) وَعَنْ أَبِي جُرَيٍّ الْهُجَيْمِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَعَلِّمْنَا شَيْئًا يَنْفَعُنَا اللّٰهُ بِهٖ؟ فَقَالَ: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا، وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ الْمُسْتَسْقِي، وَلَوْ أَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَوَجْهُكَ إِلَيْهِ مُنْبَسِطٌ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهٗ مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَلَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ، وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تَشْتُمْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ، فَإِنَّ أَجْرَهٗ لَكَ وَوَبَالَهٗ عَلٰى مَنْ قَالَهٗ. رواہ ابوداؤد والترمذی، وقال: حدیث حسن صحیح، والنسائی مفرقا، وابن حبان فی صحیحہ واللفظ لہ۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوجری الہجیمیؓ کہتے ہیں کہ ایک بار نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم دیہات کے رہنے والے ہیں (زیادہ آپ کی صحبت میں رہنے کا موقع نہیں ملتا) لہٰذا کوئی ایسی چیز سکھادیں کہ حق تعالیٰ شانہ ہمیں اس سے فائدہ اور نفع پہنچائے آپ نے ارشاد فرمایا: کسی معمولی سی نیکی کو بھی معمولی نہ سمجھنا خواہ یہ نیکی ہی ہو کہ پانی مانگنے والے کے برتن میں تم اپنے ڈول سے پانی ڈال دو۔ اور خواہ اتنا ہی ہو کہ تمہارا چہرہ اپنے مسلمان بھائی سے بات کرتے وقت کھلا ہوا اور خوش ہو، اور تہبند (یا شلوار وغیرہ) کو ٹخنوں سے نیچے نہ لٹکانا کیوں کہ یہ تکبر کی علامت ہے اور حق تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتے اور اگر کوئی شخص تمہیں کسی ایسے عیب کے بارے میں برا بھلا کہے جو وہ تم میں جانتا ہو تم اس کو کسی ایسے عیب کے بارے میں برا بھلا نہ کہنا جو تمہارے علم میں ہو۔ ایسا کرنے سے (تمہیں اس کا عیب چھپانے کا) اجر ملے گا اور اس پر (تمہارے عیب اچھالنے کا) گناہ اور وبال ہوگا''۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان)

(۵/ ۲۳۵۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ۔

رواہ البخاری و مسلم فی حدیث۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور اچھی بات کرنا صدقہ ہے''۔ (بخاری، مسلم)

(۶/ ۲۳۶۰) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ يُوْجِبُ لِيَ الْجَنَّةَ، قَالَ: مُوْجِبُ الْجَنَّةِ إِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَإِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَحُسْنُ الْكَلَامِ. رواہ الطبرانی بإسنادين رواة احدهما ثقات۔ وابن ابی الدنیا فی کتاب الصمت، والحاکم الا انهما قالا: عَلَيْكَ بِحُسْنِ الْكَلَامِ، وَبَذْلِ الطَّعَامِ، وقال الحاکم: صحیح ولا علة له، رواہ البزار من حدیث أنس. قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي عَمَلًا يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ؟ قَالَ: أَطْعِمِ الطَّعَامَ، وَأَفْشِ السَّلَامَ، وَأَطِبِ الْكَلَامَ، وَصَلِّ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

ترجمہ:...... ''حضرت مقدام بن شریح اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسی چیز بتلادیں جو میرے لیے جنت کو واجب کردے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کو واجب کرنے والی چیزوں میں ایک کھانا کھلانا، دوسرے

سلام پھیلانا۔ اور تیسرے اچھی بات کرنا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتلا دیں جو مجھے جنت میں داخل کرا دے۔ ارشاد فرمایا: کھانا کھلاؤ اور سلام پھیلاؤ اور بات اچھی کرو۔ اور رات کو نماز پڑھو جب کہ لوگ سور ہے ہوں جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے''۔ (طبرانی، ابن ابی الدنیا، حاکم، بزار)

(۷/ ۲۳۶۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔ رواه البخاری ومسلم وابوداود۔ ولمسلم: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ۔ قِيْلَ: وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ۔ رواه الترمذی، والنسائی بنحو هذا۔

ترجمہ: ...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: (۱) سلام کا جواب دینا، (۲) بیمار کی عیادت کرنا، (۳) جنازے کے ساتھ جانا، (۴) دعوت قبول کرنا، (۵) اور چھینکنے والے کے جواب میں "یرحمک اللہ" کہنا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں، عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا:
(۱) جب ملاقات ہو اس کو سلام کرو، (۲) جب دعوت دے اس کو قبول کرو، (۳) جب نصیحت چاہے اس کو نصیحت کرو (۴) اور جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے اس کو جواب میں "یرحمک اللہ" کہو (۵) اور جب بیمار ہو اس کی عیادت کرو (۶) اور جب انتقال کر جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ''۔ (ترمذی، نسائی)

(۸/ ۲۳۶۲) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْشُوا السَّلَامَ كَيْ تَعْلُوْا۔ رواه الطبرانی بإسناد حسن۔

ترجمہ: ...... ''حضرت ابودرداءؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام پھیلاؤ تا کہ تم (اخلاق میں اور الفت ومحبت میں) بلند ہو جاؤ''۔ (طبرانی)

(۹/ ۲۳۶۳) وَعَنِ الْأَغَرِّ أَغَرِّ مُزَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ لِي بِجَرِيْبٍ مِنْ تَمْرٍ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَمَطَلَنِي بِهِ۔ فَكَلَّمْتُ فِيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اغْدُ يَا أَبَا بَكْرٍ، فَخُذْ لَهُ تَمْرَهُ، فَوَعَدَنِي أَبُوْ بَكْرٍ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّيْنَا الصُّبْحَ فَوَجَدْتُهُ حَيْثُ وَعَدَنِي، فَانْطَلَقْنَا، فَكُلَّمَا رَأَى أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ مِنْ بَعِيْدٍ سَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَمَا تَرَى مَا يُصِيْبُ الْقَوْمُ عَلَيْكَ مِنَ الْفَضْلِ؟ لَا يَسْبِقُكَ إِلَى السَّلَامِ أَحَدٌ فَكُنَّا إِذَا طَلَعَ الرَّجُلُ مِنْ بَعِيْدٍ بَادَرْنَاهُ بِالسَّلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْنَا۔ رواه الطبرانی فی الكبير والاوسط، واحد إسنادی الكبير رواته محتج بهم فی الصحيح۔

ترجمہ: ...... ''حضرت اغرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ فلاں انصاری آدمی سے کھجوروں کی اتنی مقدار لے لو، انہوں نے دینے میں ٹال مٹول کی، چنانچہ اس بارے میں میں نے رسول اللہ ﷺ سے بات کی۔ آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو فرمایا: اے ابوبکر! جاؤ اور اس کی کھجوریں اس کو دلواؤ، چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے صبح کی نماز کے بعد مسجد میں ملنے کا وعدہ فرمایا۔ میں نے وعدہ کے مطابق ان کو پالیا پھر ہم دونوں چلے (راستہ میں) کوئی شخص بھی دور سے حضرت ابوبکرؓ کو دیکھتا تو سلام کرتا۔ حضرت ابوبکرؓ نے (مجھ سے) فرمایا: دیکھتے نہیں کہ لوگ

کیسے ثواب کمارہے ہیں (سلام میں پہل کرنے کی وجہ سے) (پھر مجھے نصیحت کی) سلام کرنے میں (کوشش کرنا کہ) تم سے کوئی سبقت نہ لے جائے (تم سے پہلے سلام نہ کرے) کیوں کہ ہم (نبی ﷺ کے صحابہ کی یہ عادت ہے کہ) کوئی شخص دُور سے آتا نظر آتا ہے تو اس کے سلام کرنے سے پہلے ہم اسے سلام کرنے میں پہل کرتے ہیں"۔ (طبرانی فی الکبیر والاوسط)

(۱۰/ ۲۳۹۴) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ مَنْ بَدَأَهُمْ بِالسَّلَامِ۔ رواہ ابوداؤد والترمذی وحسنہ، ولفظہ۔

قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ؟ قَالَ (أَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ تَعَالَى۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے قرب کا زیادہ مستحق وہ ہے جو سلام کرنے میں پہلے کرے۔ ایک روایت میں ہے دریافت کیا گیا: یارسول اللہ! وہ شخص آپس میں ملاقات کریں سلام میں پہل کون کرے گا؟ ارشادفرمایا: جو دونوں میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور قرب کا زیادہ مستحق ہو"۔ (ابوداؤد، ترمذی)

(۱۱/ ۲۳۹۵) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْمَاشِيَانِ أَيُّهُمَا بَدَأَ، فَهُوَ أَفْضَلُ۔ رواہ البزار و ابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... "حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ اور چلنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے۔ اور دو چلنے والوں میں جو دوسرے کو سلام کرنے میں پہل کرے وہ افضل ہے"۔ (بزار، صحیح ابن حبان)

(۱۲/ ۲۳۹۶) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ، يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلسَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى وَضَعَهُ فِي الْأَرْضِ فَأَفْشُوْهُ بَيْنَكُمْ فَإِنَّ الرَّجُلَ الْمُسْلِمَ إِذَا مَرَّ بِقَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، فَرَدُّوْا عَلَيْهِ كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ فَضْلُ دَرَجَةٍ بِتَذْكِيْرِهِ إِيَّاهُمُ السَّلَامَ، فَإِنْ لَّمْ يَرُدُّوْا عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمْ۔ رواہ البزار و الطبرانی، واحد إسنادی البزار جید قوی۔

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: سلام اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا ہے لہٰذا اس کو آپس میں خوب پھیلاؤ، کیوں کہ مسلمان جب کسی قوم پر گزرتا ہے اور ان کو سلام کرتا ہے اور وہ اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں تو ان کو سلام یاد دلانے کی وجہ سے سلام کرنے والے کو اس قوم پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہوتی ہے اور اگر وہ جواب نہیں دیتے ہیں تو فرشتے جو انسانوں سے بہتر ہیں اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں"۔ (بزار، طبرانی)

(۱۳/ ۲۳۹۷) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُفَرِّقُ بَيْنَنَا شَجَرَةٌ فَإِذَا الْتَقَيْنَا يُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ۔ رواہ الطبرانی بإسناد حسن۔

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوئے اور راستہ میں چلتے ہوئے ہمارے درمیان کوئی درخت حائل ہوجاتا (اور تھوڑی دیر کے لیے ایک دوسرے سے غائب ہوجاتے) اور اس کے بعد آمنا سامنا ہوتا تو پھر ایک دوسرے کو سلام کرتے"۔ (طبرانی)

فائدہ:...... معلوم ہوا کہ اگر ملاقات اور سلام کے بعد دو چار لمحہ کے لیے بھی ایک دوسرے سے علیحدہ ہوجائیں اور اس کے بعد پھر ملیں تو دوبارہ سلام کیا جائے اور دوسرا اس کا جواب دے۔ اس سے خود اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ سلام کی شریعت اسلامیہ میں کتنی اہمیت ہے۔

(۱۴/ ۲۳۹۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ

فَلْيُسَلِّمْ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُوْمَ فَلْيُسَلِّمْ، فَلَيْسَتِ الْأُوْلٰى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ۔ رواہ ابوداؤد والترمذی و حسنہ، والنسائی۔

وزاد رزین: وَمَنْ سَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ حِيْنَ يَقُوْمُ عَنْهُمْ كَانَ شَرِيْكُهُمْ فِيْمَا خَاضُوا مِنَ الْخَيْرِ بَعْدَهٗ۔

ترجمہ: ..... ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جائے تو سلام کرے (اس کے بعد بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے جیسا کہ دوسری روایت میں اس کی صراحت بھی ہے) پھر جب مجلس سے اٹھ کر جانے لگے تو پھر سلام کرے کیوں کہ پہلا سلام دوسرے سلام سے بڑھا ہوا نہیں ہے (یعنی جس طرح ملاقات کے وقت سلام کرنا سنت ہے ایسے ہی رخصت ہوتے وقت بھی سلام کرنا سنت ہے) اور ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ جو شخص مجلس سے اٹھ کر جاتے وقت سلام کر کے جائے تو اس کے جانے کے بعد مجلس کے لوگ جس خیر میں مشغول ہوں گے یہ بھی (اجر و ثواب کے اعتبار سے) ان کا شریک رہے گا''۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

(۱۵/ ۴۲۶۹) وروی أحمد من طریق ابن لهیعة عن زبان بن فائد عن سهل بن معاذ عن أبیه عن رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ: حَقٌّ عَلٰى مَنْ قَامَ عَلٰى جَمَاعَةٍ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ، وَحَقٌّ عَلٰى مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسٍ أَنْ يُسَلِّمَ، فَقَامَ رَجُلٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَكَلَّمُ فَلَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَسْرَعَ مَا نَسِيَ۔

ترجمہ: ..... ''حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی مجمع میں آ کر شریک ہوا اس کے ذمہ ہے کہ وہ مجمع کو سلام کرے اور جو کسی مجلس سے اٹھ کر جائے اس کے ذمہ ہے کہ سلام کر کے جائے۔ کچھ ہی دیر بعد ایک شخص بغیر سلام کیے مجلس سے اٹھ کر چل دیا اور نبی کریم ﷺ بات فرما رہے تھے نبی کریم ﷺ نے (اس پر) ارشاد فرمایا کتنی جلدی یہ شخص (وہ بات جو ابھی بتائی تھی کہ مجلس سے جاتے وقت سلام کرنا چاہیے) بھول گیا''۔ (احمد)

(۱۶/ ۴۲۷۰) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا بُنَيَّ إِذَا كُنْتَ فِيْ مَجْلِسٍ تَرْجُوْ خَيْرَهٗ، فَعَجِلَتْ بِكَ حَاجَةٌ، فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَإِنَّكَ شَرِيْكُهُمْ فِيْمَا يُصِيْبُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ۔

رواہ الطبرانی موقوفًا ھکذا، و مرفوعًا، والموقوف اصح۔

ترجمہ: ..... ''حضرت معاویہ بن قرہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اے بیٹے! اگر تم کسی ایسی مجلس میں ہو جس کی خیر کی تمہیں امید ہو پھر تمہیں کوئی ضرورت پیش آئی جس کی وجہ سے جلدی جانا پڑ گیا تو السلام علیکم کہہ کر جاؤ۔ کہ اس کی وجہ سے تم مجلس والوں کے ساتھ اس خیر میں شریک ہو جاؤ گے''۔ (طبرانی)

(۱۷/ ۴۲۷۱) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشْرٌ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَرَدَّ فَجَلَسَ، فَقَالَ: عِشْرُوْنَ)، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ فَرَدَّ، فَجَلَسَ، فَقَالَ: ثَلَاثُوْنَ۔ رواہ أبو داؤد والترمذی و حسنه والنسائی والبیهقی وحسنه أیضًا، ورواه ابوداؤد أیضًا من طریق ابی مرحوم، واسمه عبدالرحیم بن میمون، عن سهل بن معاذ عن ابیه مرفوعا بنحوه۔ وزاد: ثُمَّ أَتٰى آخَرُ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ، فَقَالَ: أَرْبَعُوْنَ۔ قَالَ: هٰكَذَا تَكُوْنُ الْفَضَائِلُ۔

ترجمہ: ..... ''حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے کہا ''السلام علیکم'' آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر وہ مجلس میں بیٹھ گیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دس (یعنی اس شخص کے لیے اس کے سلام کی وجہ سے دس نیکیاں لکھی گئیں) پھر ایک شخص آیا اس نے کہا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا تو آپ نے ارشاد

فرمایا: بیس (یعنی اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی گئیں) پھر ایک تیسرا شخص آیا اس نے کہا: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ مجلس میں بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا تیس (یعنی اس کے لیے تیس نیکیاں ثابت ہو گئیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، بیہقی)

اور ابوداؤد کی روایت میں جو حضرت سہل بن معاذ اپنے والد معاذ بن انس سے نقل کرتے ہیں یہ ہے۔ پھر ایک چوتھا شخص آیا، اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ۔ آپ نے (اس کے سلام کا جواب دیا) اور فرمایا اس کے لیے چالیس نیکیاں لکھی گئی ہیں، نیز فرمایا کہ اسی طرح ثواب میں اضافہ ہوتا رہتا ہے (یعنی سلام کرنے والا جس قدر الفاظ بڑھاتا جائے گا اسی قدر اس کے ثواب میں اضافہ ہوتا جائے گا) البتہ دلائل کی وجہ سے زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ ومغفرتہ سے اضافہ نہ کیا جائے''۔

(۱۸/ ۴۲۴۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا، وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ۔ قَالَ حَسَّانُ: فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِمَاطَةِ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ وَنَحْوِهِ، فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ۔ رواه البخاري وغيره۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں: چالیس اعمال ہیں جن میں سب سے اعلیٰ یہ کہ کسی کو جانور دودھ کے استعمال کے لیے دیا جائے (اور جب وہ دودھ ختم ہو جائے تو جانور واپس کر دیا جائے) جو کوئی ان میں سے کسی عمل کو ثواب کی امید اور اس پر وعدہ کی تصدیق کے ساتھ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ضرور داخل کرے گا، حسان کہتے ہیں کہ ہم نے ان چالیس اعمال کو شمار کیا اعلیٰ عمل سے کم درجے کے اعمال جن میں سلام کا جواب چھینکنے والے کی چھینک کا جواب ''یرحمک اللہ'' سے اور راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا وغیرہ ہم پندرہ تک بھی شمار نہ کر سکے''۔ (بخاری وغیرہ)

فائدہ:...... حدیث بالا سے معلوم ہوا ان چالیس اعمال میں سے جن پر جنت کے داخلہ کی خوشخبری ہے ''سلام کا جواب'' دینا بھی ہے۔

(۱۹/ ۴۲۴۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ فِي الدُّعَاءِ، وَأَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ۔ رواه الطبراني في الاوسط، وقال: لا يروى عن النبي ﷺ الا بهذا الإسناد۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز وہ ہے جو دعا میں عاجز ہو (یعنی حق تعالیٰ سے دعا ہی نہ مانگے) اور لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو سلام میں بخل کرے''۔ (طبرانی، اوسط)

(۲۰/ ۴۲۴۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ لِفُلَانٍ فِي حَائِطِي عَذْقًا، فَإِنَّهُ قَدْ آذَانِي، وَشَقَّ عَلَيَّ مَكَانُ عَذْقِهِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بِعْنِي عَذْقَكَ الَّذِي فِي حَائِطِ فُلَانٍ، قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَبْهُ لِي۔ قَالَ: لَا، قَالَ: فَبِعْنِيهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ۔ قَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا رَأَيْتُ الَّذِي هُوَ أَبْخَلُ مِنْكَ إِلَّا الَّذِي يَبْخَلُ بِالسَّلَامِ۔ رواه احمد والبزار، وإسناد احمد لا بأس به۔

ترجمہ:...... ''حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرے باغ میں فلاں شخص کا کھجور کا درخت ہے اور صورت حال یہ ہے کہ وہاں اس درخت کے ہونے سے مجھے تکلیف پہنچتی ہے (کیوں کہ وہ شخص اپنے اس درخت کی وجہ سے بے وقت میرے باغ میں آتا جاتا ہے) چنانچہ نبی کریم ﷺ نے کسی کو اس شخص کے پاس بھیجا (تاکہ اس کو بلا لائے جب وہ آیا تو) آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنا کھجور کا درخت میرے ہاتھ فروخت کر دو جو فلاں کے باغ میں ہے۔ اس نے کہا کہ میں فروخت نہیں کرتا آپ نے فرمایا کہ اگر اس درخت کو بیچنے میں تمہیں عار محسوس ہوتا ہے تو) اس کو میرے نام ہبہ کر دو اس نے کہا: میں ہبہ بھی نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا کہ

''اچھا اس درخت کو تم میرے ہاتھ کھجور کے ایسے درخت کے عوض فروخت کردو جو تمہیں جنت میں ملے'' اس نے کہا میں اس طرح بھی فروخت نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے بڑا بخیل کسی شخص کو نہیں دیکھا اس شخص کے علاوہ جو سلام کرنے میں بخل کرتا ہے (یعنی سلام میں کوتاہی کرنے والا شخص تم سے بھی بڑا بخیل ہے کہ وہ اتنا ذرا سا کام کر کے بھی زیادہ ثواب حاصل کرنا نہیں چاہتا''۔ (احمد، بزار)

فائدہ:...... علماء نے لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص سے جو کچھ فرمایا وہ سفارش کے طور پر تھا حکم کے طور پر نہیں تھا اگر آپ ﷺ اس کو حکم کے طور پر فرماتے تھے تو وہ ہرگز انکار کرنے کی جرأت نہ کرتا، کیوں کہ بہر حال وہ مسلمان تھا اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے وہ نبی کریم ﷺ کے کسی حکم سے برملا انکار کسی صورت میں نہیں کر سکتا تھا ہاں اگر وہ مسلمان نہ ہوتا تو حکم نبوی سے اس کا انکار کرنا کوئی تعجب خیز امر نہ ہوتا لیکن نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ تم اس درخت کو جنت کے کھجور کے درخت کے بدلے میں میرے ہاتھ فروخت کردو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ یقیناً مسلمان تھا البتہ طبیعت کی سختی سے خالی نہ تھا۔ (از مظاہر حق)

(۳۱/ ۴۳۴۵) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ رواه ابوداؤد بإسناد صحيح والترمذي، وقال: حديث حسن۔

ترجمہ:...... ''حضرت معاویہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو اس بات سے خوشی ہو کہ لوگ اس کی تعظیم میں کھڑے رہیں اسے چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے''۔ (ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:...... ظاہر ہے کہ اس وعید کا تعلق اس صورت سے ہے جب کہ کوئی آدمی خود یہ چاہے اور اس سے خوش ہو کہ اللہ کے بندے اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوں، اور یہ تکبر کی نشانی ہے اور تکبر والوں کی جگہ جہنم ہے جس کے حق میں فرمایا گیا ہے: ﴿فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ﴾ (وہ دوزخ متکبرین کا برا ٹھکانا ہے)، لیکن اگر کوئی خود بالکل نہ چاہے مگر دوسرے لوگ اکرام اور محبت کے جذبہ میں اس کے لیے کھڑے ہو جائیں تو یہ بالکل دوسری بات ہے اگرچہ رسول اللہ ﷺ اپنے لیے اس کو بھی پسند نہیں فرماتے تھے۔ (از معارف الحدیث)

(۳۲/ ۴۳۴۶) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَكِّئًا عَلَى عَصًا، فَقُمْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ: لَا تَقُوْمُوْا كَمَا تَقُوْمُ الْأَعَاجِمُ يُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔ رواه أبو داؤد و ابن ماجه، وإسناده حسن۔ فيه ابوغالب، واسمه حزور و يقال نافع، ويقال: سعيد بن الحزور، فيه كلام طويل ذكرته في مختصر السنن وغيره، والغالب عليه التوثيق، وقد صحح له الترمذي وغيره، والله اعلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ عصا کا سہارا لیتے ہوئے باہر تشریف لائے تو ہم کھڑے ہو گئے آپ نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح مت کھڑے ہو جس طرح عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں''۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ یہ عجمی لوگوں کا دستور ہے کہ جب ان کا کوئی سردار یا بڑا آدمی ان کی مجلس میں آتا ہے تو صرف اس کو دیکھتے ہی بڑبڑا کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر اس کے سامنے باادب دست بستہ کھڑے رہتے ہیں چنانچہ حدیث بالا کے الفاظ سے اسی طرف اشارہ فرمایا کہ ان میں کے چھوٹے اور کمتر لوگ اپنے بڑے اور اونچی حیثیت کے لوگوں کو صرف دیکھ کر اس طرح کھڑے ہو جاتے ہیں کہ اگر وہ کھڑے نہ ہوئے تو وہ بڑے لوگ ان سے ناراض ہو جائیں گے اور پھر تعظیماً ان کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اس توجیہ سے یہ بات واضح ہو گئی کہ یہاں حدیث میں اصل کھڑے ہونے کے ممنوع ہونا ثابت نہیں ہوتا جس کا جواز دوسری احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ جب حضرت سعد بنو قریظہؓ کا فیصلہ کرنے کے لیے بطور ثالث آئے اور مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے (ان کو دیکھ کر) فرمایا اے انصار! تم اپنے سردار کے

لیے کھڑے ہو جاؤ لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی خود بالکل نہ چاہے مگر دوسرے لوگ اکرام وعقیدت ومحبت کے جذبے میں اس کے لیے کھڑے ہو جائیں تو یہ بالکل دوسری بات ہے اگرچہ رسول اللہ ﷺ اپنے لیے اس کو بھی پسند نہیں فرماتے تھے۔ (از مظاہر معارف)

## مصافحہ کی ترغیب اور اشارہ سے سلام کرنے پر وعید اور کفار کو سلام کرنے کا بیان

(۱/ ۲۳۷۷) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا۔ رواه أبوداؤد والترمذی کلاهما من رواية الاجلح عن ابی اسحاق عن ابی البراء، وقال الترمذی: حديث حسن غريب۔

ترجمہ:...... ''حضرت براء ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے دونوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں''۔ (ابوداؤد، ترمذی)

(۲/ ۲۳۷۸) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا۔

ترجمہ:...... ''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان ملاقات کریں اور مصافحہ کریں اور اس کے ساتھ) اللہ تعالیٰ کی حمد اور اپنے لیے مغفرت طلب کریں تو ان کی مغفرت ہو ہی جائے گی''۔ (ابوداؤد)

(۳/ ۲۳۷۹) وَرَوَى الطَّبْرَانِيُّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْأَعْمٰى، وَهُوَ مَتْرُوْكٌ قَالَ: لَقِيَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، فَأَخَذَ بِيَدِي وَصَافَحَنِي، وَضَحِكَ فِي وَجْهِي، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرِي لِمَ أَخَذْتُ بِيَدِكَ؟ قُلْتُ: لَا، إِلَّا أَنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ لَمْ تَفْعَلْهُ إِلَّا لِخَيْرٍ، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَنِي، فَفَعَلَ بِي ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرِي لِمَ فَعَلْتُ بِكَ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ لَا. قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُسْلِمَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا وَتَصَافَحَا، وَضَحِكَ كُلٌّ مِنْهُمَا فِي وَجْهِ صَاحِبِهِ لَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ إِلَّا لِلّٰهِ لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُمَا۔

ترجمہ:...... ''ابوداؤد اعمی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میری ملاقات حضرت براء بن عازب ؓ سے ہوئی۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مصافحہ فرمایا اور میری طرف دیکھ کر ہنسے۔ پھر فرمایا معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ہاتھ کیوں پکڑا؟ میں نے کہا اس کی وجہ تو مجھے معلوم نہیں البتہ میرا گمان یہی تھا کہ آپ نے کسی خیر اور بھلائی ہی کی وجہ سے یہ کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مجھ سے ملے تھے اور میرے ساتھ بھی آپ نے یہی کیا تھا۔ پھر فرمایا تھا معلوم ہے میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا مجھے تو معلوم نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تھا دو مسلمان جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور ہر ایک دوسرے کے سامنے (بشاشت اور خوشی سے) ہنستا ہے اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کی رضامندی کے لیے کرتے ہیں تو ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے''۔ (طبرانی)

(۴/ ۲۳۸۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ الْتَقَيَا، فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهِ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَحْضُرَ دُعَاءَهُمَا وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ أَيْدِيْهِمَا حَتّٰى يَغْفِرَ لَهُمَا۔ واللفظ له والبزار وابو يعلى، ورواة احمد كلهم ثقات الا ميمون المرادی، وهذا الحديث مما انكر عليه۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی دو مسلمان آپس میں ملاقات کریں پھر ان میں سے ایک اپنے ساتھی کا ہاتھ (مصافحہ کے لیے) پکڑے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کی دعا کو قبول کرے اور دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی مغفرت کر دے''۔ (احمد، بزار، ابویعلی)

(۵/ ۲۳۸۱) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَلَاقَوْا تَصَافَحُوا، وَإِذَا قَدِمُوا مِنْ سَفَرٍ تَعَانَقُوْا۔ رواه الطبرانی، ورواته محتج بهم فی الصحيح۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس؄ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ جب ایک دوسرے سے ملاقات کرتے تو مصافحہ کرتے اور جب سفر سے واپس آتے تو ایک دوسرے سے معانقہ کرتے''۔ (طبرانی)

(۶/ ۲۳۸۲) وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا لَقِيَ الْمُؤْمِنَ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، وَأَخَذَ بِيَدِهٖ، فَصَافَحَهٗ تَنَاثَرَتْ خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ۔

رواه الطبرانی فی الاوسط، ورواته لا اعلم فيهم مجروحا۔

ترجمہ:...... ''حضرت حذیفہ بن یمان؄ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن جب مؤمن سے ملتا ہے اس کو سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں''۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۷/ ۲۳۸۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقِيَ حُذَيْفَةَ فَأَرَادَ أَنْ يُصَافِحَهٗ، فَتَنَحّٰى حُذَيْفَةُ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا، فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا صَافَحَ أَخَاهُ تَحَاتَّتْ خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ۔ رواه البزار من رواية مصعب بن ثابت۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابو ہریرہ؄ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت حذیفہ؄ سے ہوئی آپ نے ان سے مصافحہ کرنا چاہا تو حضرت حذیفہ؄ ایک طرف کو ہٹ گئے اور کہنے لگے میں تو حالت جنابت میں ہوں (یعنی اس حالت میں مصافحہ کیسے کروں؟) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ ایسے گرجاتے ہیں جیسے درخت سے پتے گرتے ہیں''۔ (بزار)

(۸/ ۲۳۸۴) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُسْلِمَيْنِ إِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا وَتَسَاءَلَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا مِائَةَ رَحْمَةٍ: تِسْعَةٌ وَتِسْعِيْنَ لِأَبَشِّهِمَا وَأَطْلَقِهِمَا وَأَبَرِّهِمَا وَأَحْسَنِهِمَا مَسَاءَلَةً بِأَخِيْهِ۔ رواه الطبرانی بإسناده فيه نظر۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابو ہریرہ؄ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں مل کر مصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی خیریت اور حال دریافت کرتے ہیں حق تعالیٰ شانہٗ ان پر سو رحمتیں نازل کرتا ہے۔ ننانوے رحمتیں اس پر جو دونوں میں زیادہ بشاشت اور تازہ روائی و خندہ پیشانی سے ملنے والا اور اپنے بھائی کا حال اور خیریت زیادہ اچھی طرح دریافت کرنے والا ہو''۔ (طبرانی)

(۹/ ۲۳۸۵) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا لَقِيَ أَخَاهُ، فَأَخَذَ بِيَدِهٖ تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا ذُنُوْبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ فِي يَوْمِ رِيْحٍ عَاصِفٍ، وَإِلَّا غُفِرَ لَهُمَا، وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُهُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔ رواه الطبرانی بإسناد حسن۔

ترجمہ:...... ''حضرت سلمان فارسی؄ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے یعنی مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ ایسے گرجاتے ہیں جیسے تیز ہوا چلنے کے دن سوکھے درخت سے پتے گرتے ہیں اور ان دونوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اگرچہ ان کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں''۔ (طبرانی)

(۱۰/ ۲۳۸۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ۔ رواه الترمذی عن رجل لم يسمه عنه، وقال: حديث غريب۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلام کی تکمیل مصافحہ ہے''۔ (ترمذی)

فائدہ:...... ملاقات کے وقت محبت ومسرت اور جذبہ اکرام واحترام کے اظہار کا ایک ذریعہ سلام کے علاوہ اور اس سے بالاتر مصافحہ بھی ہے عموماً سلام کے ساتھ اور اس کے بعد ہوتا ہے اور اس سے سلام کے ان مقاصد کی گویا تکمیل ہوتی ہے۔ (از معارف الحدیث)

(۱۱/ ۲۳۸۷) وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ۔ رواه البخاری والترمذی۔

ترجمہ:...... ''حضرت قتادہ (تابعی رحمۃ اللہ تعالیٰ) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ کیا رسول کریم ﷺ کے صحابہ (باہمی ملاقات کے وقت سلام کے بعد) مصافحہ کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں!''۔ (بخاری، ترمذی)

(۱۲/ ۲۳۸۸) وَعَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيْرٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ حَيْثُ سُيِّرَ إِلَى الشَّامِ: إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: إِذَنْ أُخْبِرُكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ سِرًّا، قُلْتُ: إِنَّهُ لَيْسَ بِسِرٍّ، هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِيْ وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِيْ أَهْلِيْ، فَجِئْتُ فَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيْرِهِ فَالْتَزَمَنِيْ، فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ۔ رواه أبو داود، والرجل المبهم اسمه عبدالله مجهول۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوایوب ابن بشیر بنو عنزہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوذرؓ سے کہا جب ان کو شام کی طرف بھیجا گیا کہ میں آپ سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں سے ایک حدیث کے متعلق دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا میں تمہیں بتاؤں گا البتہ اگر (مصلحت نہ ہوئی) تمہیں بتانا مناسب نہ ہوا تو نہیں بتاؤں گا۔ میں نے کہا اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو نامناسب ہو۔ آپ لوگ جب نبی کریم ﷺ سے ملاقات کیا کرتے تھے تو کیا نبی کریم ﷺ آپ لوگوں سے مصافحہ بھی کیا کرتے تھے؟ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے جب بھی نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی تو آپ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا اور ایک دن کا واقعہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے بلانے کے لیے میرے پاس ایک شخص کو بھیجا اس وقت میں اپنے گھر میں موجود نہیں تھا جب میں گھر آیا تو مجھے اس کی اطلاع کی گئی کہ آپ نے مجھے بلانے کے لیے کسی کو بھیجا تھا، چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ایک تخت پر تشریف فرما تھے آپ نے مجھے گلے لگایا اور گلے لگانا (حصول لطف وسرور اور برکت کے اعتبار سے مصافحہ کی بہ نسبت) بہتر تھا کہیں زیادہ بہتر!'' (ابوداؤد)

فائدہ:...... اس سے معلوم ہوا کہ سفر سے آنے کے علاوہ دوسری حالتوں میں بھی اظہار محبت وعافیت کے پیش نظر معانقہ کرنا ثابت ہے۔'' (از مظاہر حق شرح مشکوۃ المصابیح)

(۱۳/ ۲۳۸۹) وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَصَافَحُوا يَذْهَبْ عَنْكُمُ الْغِلُّ، وَتَهَادَوْا تَحَابُّوْا وَتَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ۔ رواه مالك هكذا معضلًا وقد اسند من طرق فيها مقال۔

ترجمہ:...... ''حضرت خراسانی تابعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم باہم مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ کی صفائی ہوتی ہے اور آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے تم میں باہمی محبت پیدا ہوگی اور دلوں سے دشمنی دُور ہوگی''۔ (مالک)

فائدہ:...... یہاں اس بات کو یاد کرلیا جائے کہ ہر عمل کی تاثیر اور برکت اسی شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ اس کا یقین ہو اور عمل کے وقت اس کا استحضار اور دھیان ہو یہی اس کی روح ہے جو دانہ بے جان ہو چکا ہو اس سے پودا نہیں اگتا۔

(۱۴/ ۲۳۹۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسْلِيْمُ الرَّجُلِ بِأُصْبُعٍ وَاحِدَةٍ يُشِيْرُ بِهَا

فِعْلُ الْيَهُوْدِ۔ رواه ابو يعلى، ورواته رواة الصحيح، والطبراني واللفظ له۔

ترجمہ:...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا ایک انگلی کے اشارہ سے سلام کرنا یہ یہود کا فعل ہے۔ (ابویعلی)

(۱۵/ ۲۳۹۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبْدَؤُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ، وَإِذَا لَقِيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيْقٍ، فَاضْطَرُّوْهُمْ إِلٰى أَضْيَقِهِ۔ رواه مسلم واللفظ له، وابوداؤد والترمذی۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب تم راستے میں ان میں سے کسی سے ملو تو ان کو تنگ ترین راستہ پر چلے جانے پر مجبور کرو''۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:...... ''سلام کرنے میں ابتداء نہ کرو'' کا مطلب یہ ہے کہ پہلے تو ان کو ''السلام علیکم'' نہ کہو، کیوں کہ سلام میں پہل کرنا در حقیقت اسلامی تہذیب کا بخشا ہوا ایک اعزاز ہے جس کے مستحق وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اسلامی تہذیب کے پیرو ہوں اور مسلمان ہوں۔ اس اعزاز کا استحقاق ان لوگوں کو حاصل نہیں ہو سکتا جو دین کے دشمن اور اللہ تعالیٰ کے باغی ہیں اسی طرح ان باغیوں اور دشمنوں کے ساتھ سلام اور اس جیسی دوسری چیزوں کے ذریعے الفت و محبت کے مراسم قائم کرنا بھی جائز نہیں ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

ترجمہ:...... ''آپ ایسی کوئی قوم نہ پائیں گے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اور ان لوگوں سے بھی دوستی رکھتے ہوں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں''۔

ہاں! اگر وہ لوگ سلام میں پہل کریں اور السلام علیک یا السلام علیکم کہیں تو اس کے جواب میں صرف علیک یا علیکم کہہ دیا جائے اور علماء نے لکھا ہے کہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ غیر مسلم کے جواب میں ''ھداک اللہ'' کہا جائے۔ نیز بعض علماء نے لکھا ہے کہ کسی مجبوری و ضرورت کی بنا پر یہود و نصاریٰ کے ساتھ سلام میں پہل کرنی جائز ہے اور یہی حکم ان مسلمانوں کا بھی ہے جو بدعت اور فسق میں مبتلا ہوں۔

اسلامی سلطنت میں رہنے والے کسی مسلمان نے کسی اجنبی کو سلام کیا اور پھر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہے تو اس صورت میں مستحب یہ ہے کہ اپنے سلام کو واپس کرنے کا مطالبہ کرے یعنی کہے کہ ''استرجعت سلامی'' (میں اپنے سلام کو واپس لینے کا مطالبہ کرتا ہوں)۔

حدیث بالا کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ جو دین کے دشمن ہیں اور اپنے مکر و فریب کی طاقتوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے جھنڈے کے سرنگوں کرنا چاہتے ہیں اس سلوک کے مستحق ہیں کہ جب وہ راستہ میں ملیں تو ان پر اتنا دباؤ ڈالا جائے کہ وہ یکسو ہو کر گزرنے پر مجبور ہو جائیں اور ان پر راستہ تنگ ہو جائے تاکہ اسلام کی عظمت و شوکت اور مسلمانوں کا دبدبہ ظاہر ہو۔ مشکوۃ کے بعض حواشی میں یہ مطلب لکھا ہے کہ ان کو یہ حکم دو کہ وہ ایک طرف ہو جائیں اور کنارے پر چلیں تاکہ راستہ کا درمیانی حصہ مسلمانوں کی آمد و رفت کے لیے مخصوص رہے! (از مظاہر حق جدید)

(۱۶/ ۲۳۹۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا: وَعَلَيْكُمْ۔ رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجه، ومن نوع هذين الحديثين كثير ليس من شرط كتابنا فتركناها۔

ترجمہ:...... ''حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ تمہیں سلام کریں تو ان کے جواب میں کہو ''وعلیکم''۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... امام نوویؒ کہتے ہیں کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اہل کتاب کے سلام کا جواب دیا جائے لیکن ''وعلیکم السلام'' نہ کہا جائے یعنی جواب دینے والا نہ علیکم السلام کہے اور نہ علیک السلام بلکہ صرف وعلیکم یا وعلیک کہے (کہ تجھ پر وہ برائی پڑے کہ

جس کا تو مستحق ہے) بلکہ وعلیکم بھی اس صورت میں کہے جب کہ وہ ایک سے زائد ہوں۔ اور اگر ایک ہی ہو تو علیکم نہ کہے کیوں کہ اس طرح اس کی تعظیم و توقیر لازم آئے گی! (از مظاہر حق)۔

## کسی کے گھر میں داخلہ کی اجازت لینے سے پہلے اندر جھانکنے پر وعید

(۱/ ۲۳۹۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ يَفْقَؤُوْا عَيْنَهُ۔ رواه البخاری و مسلم و ابوداؤد الا انه قال: فَفَقَؤُوْا عَيْنَهُ فَقَدْ هُدِرَتْ۔ وفی روایۃ للنسائی أن النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ، فَفَقَؤُوْا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ وَلَا قِصَاصَ)

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکا تو گھر والوں کے لیے جائز ہے کہ وہ جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دیں اور ایک روایت میں ہے اگر جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دی تو بدر ہوئی (اس پر کوئی قصاص یا دیت واجب نہیں جیسا کہ نسائی کی روایت میں اس کی صراحت ہے)''۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

(۲/ ۲۳۹۴) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا رَجُلٍ كَشَفَ سِتْرًا، فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَقَأَ عَيْنَهُ لَهُدِرَتْ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ، فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ، فَلَا خَطِيْئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلَى أَهْلِ الْمَنْزِلِ۔ رواه أحمد، ورواته رواة الصحيح الا ابن لهيعة، ورواه الترمذی، وقال: حديث غريب لا نعرفه الا من حديث ابن لهيعة۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (کسی کے گھر کے دروازے کے) پردہ کو اجازت لینے سے پہلے اٹھا کر اپنی نگاہ اندر ڈال دی تو اس نے ایسے کام کا ارتکاب کیا جو اس کے لیے جائز نہیں تھا۔ اور اگر کوئی شخص اس کی آنکھ پھوڑ دیتا تو بدر جاتی۔ اور اگر کوئی شخص کسی کے دروازے پر سے گزرا جس پر کوئی پردہ نہیں تھا اور گھر والوں کے ستر کو دیکھ لیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں بلکہ گھر والوں پر گناہ ہے (کہ پردہ کیوں نہیں ڈالا)''۔ (احمد، ترمذی)

(۳/ ۲۳۹۵) وَعَنْ عُبَادَةَ، يَعْنِي ابْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُئِلَ عَنِ الْاِسْتِئْذَانِ فِي الْبُيُوْتِ؟ فَقَالَ: مَنْ دَخَلَتْ عَيْنُهُ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ وَيُسَلِّمَ، فَلَا إِذْنَ، وَقَدْ عَصَى رَبَّهُ۔

رواه الطبرانی من حديث اسحاق بن يحيى عن عبادة، ولم يسمع منه، ورواته ثقات۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گھروں میں داخل ہونے کی اجازت لینے کے متعلق دریافت کیا گیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کے گھر میں اجازت لینے اور سلام کرنے سے پہلے اپنی نگاہ ڈال دی یہ کوئی اجازت نہ ہوئی اور یقیناً اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی (گناہ کا ارتکاب کیا)''۔ (الطبرانی)

(۴/ ۲۳۹۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ، فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعَنَهُ۔ رواه البخاری و مسلم و أبو داؤد والترمذی والنسائی، ولفظه: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَمَ عَيْنَهُ خَصَاصَةَ الْبَابِ، فَبَصُرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَوَخَّاهُ بِحَدِيْدَةٍ أَوْ عُوْدٍ لِيَفْقَأَ عَيْنَهُ، فَلَمَّا أَنْ أَبْصَرَهُ انْقَمَعَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ عَلَيْكَ لَفَقَأْتُ عَيْنَكَ۔

ترجمہ:...... ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے بعض حجروں میں جھانکا۔ نبی کریم ﷺ تیر لے کر اس کی طرف

کھڑے ہوئے گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ اس شخص کی طرف آہستہ سے چھپ کر اٹھے تاکہ اس کو تیر ماریں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کے دروازے پر آیا اور اپنی آنکھ دروازے کے سوراخ کے سامنے کر دی۔ نبی کریم ﷺ نے اس کو دیکھ لیا چنانچہ آپ نے کوئی لوہا یا لکڑی کو لینا چاہا تاکہ اس کی آنکھ پھوڑ دیں جب اس اعرابی نے آپ کو دیکھا تو پیچھے کو ہٹ گیا نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا: اگر تم یہیں کھڑے رہتے تو میں تمہاری آنکھ پھوڑ دیتا''۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

(۵/ ۲۳۹۷) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ النَّبِيِّ مِدْرَاةٌ يَحُكُّ بِهَا رَأْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ۔ رواہ البخاری و مسلم والترمذی والنسائی۔

ترجمہ:...... ''حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے کسی حجرے میں جھانکا۔ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک کنگھی تھی جس سے آپ اپنے سر مبارک کو کھجا رہے تھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں تمہاری آنکھ میں یہ کنگھی مارتا۔ اجازت لینا گھر کے اندر دیکھنے ہی کے لیے تو ہے۔ (یعنی اگر اجازت لینے سے پہلے اندر دیکھ لو تو گویا اجازت کے بغیر گھر کے اندر داخل ہو گئے)۔'' (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

(۶/ ۲۳۹۸) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ: لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ، فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ، وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ، وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ۔

رواہ ابوداؤد، واللفظ لہ، والترمذی وحسنہ وابن ماجہ مختصرًا، ورواہ ابوداؤد ایضًا من حدیث ابی ہریرۃ۔

ترجمہ:...... ''حضرت ثوبان ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جس کا کرنا کسی کے لیے جائز نہیں ہے: ①...... کوئی شخص لوگوں کی امامت کرائے اور دعا صرف اپنے لیے کرے مقتدیوں کے لیے نہ کرے اگر ایسا کیا تو اس نے مقتدیوں کے ساتھ خیانت کی (کہ مقتدیوں کے لیے دعا کرنا یہ امام پر ان کا حق ہے)۔ ②...... اجازت لینے سے پہلے کسی کے گھر کے اندر نہ دیکھے اگر ایسا کیا تو وہ (اجازت کے بغیر) اندر داخل ہو گیا۔ ③...... پیشاب کو روک کر نماز نہ پڑھے جب تک کہ قضاء حاجت نہ کر لے (کہ اس صورت میں نماز میں خشوع نہیں رہتا اور نماز جلدی جلدی پڑھی جاتی ہے)''۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

(۷/ ۲۳۹۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ أَبْوَابِهَا، وَلٰكِنِ ائْتُوْهَا مِنْ جَوَانِبِهَا فَاسْتَأْذِنُوْا فَإِنْ أُذِنَ لَكُمْ فَادْخُلُوْا وَإِلَّا فَارْجِعُوْا۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر من طرق احدھا جید۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن بسر ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا۔ گھروں کے دروازوں کے بالکل سامنے آکر کھڑے نہ ہو۔ بلکہ دروازے سے دائیں بائیں کھڑے ہو کر پہلے اندر آنے کی اجازت مانگو (کہ دروازے کے سامنے کھڑے ہونے سے کہیں اچانک دروازے کھلنے کی صورت میں بے پردگی نہ ہو جائے) اگر اجازت مل جائے تو اندر داخل ہو ورنہ واپس لوٹ جاؤ''۔ (طبرانی، کبیر)

فائدہ:...... جیسا کہ خود حضور نبی کریم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ آپ جب کسی کے گھر جانے کے لیے اس کے دروازے پر پہنچتے تو دروازہ کی طرف منہ کر کے کھڑے نہ ہوتے بلکہ دائیں بائیں جانب کھڑے ہوتے اور پھر اجازت مانگنے کے لیے فرماتے: السلام علیکم۔ السلام علیکم۔ (ابوداؤد)

سبحان اللہ! ہمارے پیارے نبی ﷺ کیسی پیاری معاشرت امت کو دے گئے جس میں حیاء و شرم عصمت وعفت اور پاکی و پاکدامنی ہے کاش! امت اس کو سیکھے اور عمل کرے۔

## لوگوں کی ایسی باتوں کے سننے پر وعید جس کا سننا ان کو ناپسند ہو

(۱/ ۲۲۰۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ، وَلَنْ يَفْعَلَ. وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيْثِ قَوْمٍ، وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ، أَوْ كُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔ رواه البخاري وغيره۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی ایسا خواب دیکھنا بیان کیا جو حقیقت میں اس نے نہ دیکھا ہو اس پر یہ لازم کیا جائے گا کہ دو جو کے درمیان گرہ لگائے اور ہرگز وہ ایسا نہ کر سکے گا اور اس نے ان لوگوں کی بات سنی جس کا سننا ان کو ناگوار تھا قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی (جاندار کی) تصویر بنائی اس کو عذاب دیا جائے گا یا اس پر لازم کیا جائے گا کہ اس میں روح ڈالے جب کہ وہ روح ڈال نہ سکے گا''۔ (بخاری وغیرہ)

## گوشہ گزینی کی ترغیب اس شخص کے لیے جس کو مخالطت (لوگوں کے ساتھ رہن سہن) کے وقت اپنے دین کو نقصان پہنچنے اور ایمان کو کمزور ہونے کا خوف ہو

(۱/ ۲۲۰۱) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي بَيْتِهِ، فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ، فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ: أَنَزَلْتَ فِي إِبِلِكَ وَغَنَمِكَ، وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُوْنَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ، فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ، وَقَالَ: اسْكُتْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔ رواه المسلم۔

ترجمہ:...... ''عامر بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ اپنے گھر میں تھے کہ ان کے پاس ان کا بیٹا عمر آیا۔ جب حضرت سعد ؓ نے ان کو دیکھا تو فرمایا میں اس سوار کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، چنانچہ وہ سواری سے اتر کر آئے۔ اور حضرت سعد ؓ سے کہنے لگے آپ (اطمینان سے) اپنے اونٹوں اور بکریوں میں آ گئے اور لوگوں کو اس حال میں چھوڑ دیا کہ وہ آپس میں ملک وسلطنت کے بارے میں جھگڑتے رہیں۔ حضرت سعد ؓ نے یہ سن کر ان کے سینہ میں مارا اور فرمایا خاموش رہو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو پسند فرماتے ہیں جو تقویٰ والا ہو دل کا غنی ہو اور چھپا ہوا ہو''۔ (مسلم)

(۲/ ۲۲۰۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! سب سے افضل کون شخص ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مؤمن جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے۔ اس نے دریافت کیا پھر کون؟ ارشاد فرمایا: پھر وہ شخص جو کسی گھاٹی میں لوگوں سے الگ تھلگ رہ کر اپنے رب کی عبادت کرتا ہے''۔ (بخاری، مسلم)

(۳/ ۲۲۰۳) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ خَيْرِ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ

مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ أَوِ الْمَوْتَ مَظَانَّهُ، وَرَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشُّعَفِ، أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ۔ رواه مسلم، وتقدم بشرح غريبه في الجهاد۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسانی زندگی میں بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھوڑے کی باگ پکڑ لے اور جب کسی کی خوفزدہ آواز یا کسی کی فریاد کرنے کی آواز سنے تو عجلت کے ساتھ گھوڑے کی پشت پر سوار ہو جائے اور اس خوفزدہ یا فریادرس کی آواز کی طرف دوڑتا ہوا چلا جائے اور اپنی موت کو یا اس جگہ کو تلاش کرتا پھرے جہاں موت کا گمان ہو (یعنی موت سے نہ ڈرے) یا بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو کچھ بکریوں کے ساتھ ان پہاڑوں میں سے کسی ایک پہاڑی کی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی ایک وادی میں اقامت گزین ہے اور نماز پڑھتا ہے (اور اگر وہ بکریاں حد نصاب کو پہنچتی ہیں) تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اپنے پروردگار کی عبادت و بندگی میں مشغول رہتا ہے یہاں تک کہ اس کو موت آ جائے لوگوں سے اس کو سوائے بھلائی کے کوئی واسطہ نہیں''۔ (مسلم)

فائدہ:...... جمہور علماء فرماتے ہیں:

① ...... یہ حدیث یا تو فتنوں سے بھرپور زمانہ پر محمول ہے۔

② ...... یا اس کے علاوہ اس کا تعلق اس شخص سے ہے جو لوگوں کی ایذاء پر صبر نہ کر سکتا ہو۔

③ ...... یا لوگ خود اس کی وجہ سے سلامت نہ رہتے ہوں۔

پھر ان حضرات کی سب سے بڑی دلیل وہ ہے کہ انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم اکثر صحابہ کرامؓ تابعین عظام، علماء و مشائخ اور زاہدان طریقت کا معمول یہی رہا ہے کہ انہوں نے دنیا سے کنارہ کشی اور گوشہ نشینی سے احتراز کر کے اسی دنیا میں اور اسی دنیا والوں کے درمیان رہن سہن کو اختیار کیا اور اس کے ذریعے وہ بہت سارے دینی فوائد حاصل کرتے رہے جو گوشہ گزینی کی صورت میں ناممکن تھے جیسے نماز جمعہ جماعت، نماز جنازہ، اور بیمار پرسی وغیرہ وغیرہ۔ (از مظاہر حق)

(۴/ ۴۴۰۴) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ۔

رواه الترمذي وابن ابي الدنيا والبيهقي، كلهم من طريق عبيدالله بن زحر عن علي بن يزيد، وقال الترمذي: حديث حسن۔

ترجمہ:...... ''حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نجات حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو اپنے گھر میں رہو (فضول باہر نہ پھرو) اور اپنے گناہوں پر رویا کرو''۔ (ترمذی، ابن ابی الدنیا، بیہقی)

(۵/ ۴۴۰۵) وَعَنْ مَكْحُولٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: مَتٰى قِيَامُ السَّاعَةِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلٰكِنْ لَهَا أَشْرَاطٌ وَتَقَارُبُ أَسْوَاقٍ۔ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا تَقَارُبُ أَسْوَاقِهَا؟ قَالَ: كَسَادُهَا، وَمَطَرٌ وَلَا نَبَاتَ، وَأَنْ تَفْشُوَ الْغِيبَةُ وَتَكْثُرَ أَوْلَادُ الْبَغِيَّةِ، وَأَنْ يُعَظَّمَ رَبُّ الْمَالِ، وَأَنْ تَعْلُوَ أَصْوَاتُ الْفَسَقَةِ فِي الْمَسَاجِدِ، وَأَنْ يَظْهَرَ أَهْلُ الْمُنْكَرِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ. قَالَ رَجُلٌ فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: فِرَّ بِدِينِكَ وَكُنْ حِلْسًا مِنْ أَحْلَاسِ بَيْتِكَ۔ رواه ابن ابي الدنيا هكذا مرسلا۔

ترجمہ:...... ''حضرت مکحولؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے پوچھا جا رہا ہے، وہ پوچھنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے، لیکن اس کی کچھ علامات ہیں اور بازاروں کا تقارب ہے؟ عرض کیا: یا

رسول اللہ! بازاروں کا تقارب کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: تجارت مندی پڑ جانا یا بند ہو جانا اور بارش کا ہونا اور پھر بھی نباتات کا نہ اگنا اور غیبت کا عام ہونا اور زنا کی اولاد کا کثرت سے ہونا اور مال والوں کی عزت (ان کے مال کی وجہ سے باوجود ان کے نااہل ہونے کے) ہونا اور فساق و فجار کی آوازوں کا مساجد میں بلند ہونا اور منکرات و باطل والوں کا اہل حق پر غالب ہونا، ایک شخص نے عرض کیا (ایسے حالات میں) آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اپنے دین کو سنبھالتے پھرنا (کہ کہیں ضائع نہ ہو جائے) اور اپنے گھر کے ٹاٹ بن جانا"۔ (ابن ابی الدنیا)

فائدہ:...... حدیث بالا کے آخری جملہ "اور اپنے گھر کے ٹاٹ بن جاؤ" کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح کسی آدھے فرش، جیسے قالین وغیرہ کے نیچے جو ٹاٹ بچھا ہوتا ہے وہ ہمیشہ اور ہر وقت اپنی جگہ پڑا رہتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے گھروں میں پڑے رہنا اور مکان کی چار دیواری سے نکل کر ادھر اُدھر نہ جانا تا کہ تم اس فتنے میں مبتلا نہ ہو جاؤ اور اس کے اثرات تمہارے دین کو تباہ نہ کر دیں، حاصل یہ کہ فتنہ انگیزی کی جگہ سے دُور رہنا، لوگوں کے معاملات و کاروبار سے بے تعلقی و یکسوئی اختیار کرنا اور گوشہ عافیت میں پڑے رہ کر اپنے دین کی حفاظت کرنا اس وقت نجات کی بہترین راہ ہوگی۔ (از مظاہر حق)

(۶/ ۲۲۰۶) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا، وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي۔ قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: كُوْنُوْا أَحْلَاسَ بُيُوْتِكُمْ۔ رواه أبوداؤد، وفي هذا المعنى أحاديث كثيرة في الصحاح وغيرها۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوموسیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے آگے آگے ایسے (بڑے اور سخت) فتنے ہوں گے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے (کہ ان کی گہری ظلمت میں امر حق مشتبہ ہو کر راہ صواب نظر آنا مشکل ہو جائے گا اور اس لیے مخلوق کے ایمان میں تزلزل کا یہ عالم ہوگا کہ) ایک شخص صبح کو مؤمن ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر۔ ایسے وقت میں بیٹھنے والا شخص بہتر ہوگا کھڑے ہوئے سے اور کھڑے ہونے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے اور اس میں چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے (کہ جتنا فتنہ سے دُور اور اس میں پڑنے سے معذور ہوگا اتنا ہی خطرہ جان و ایمان سے محفوظ و مامون رہے گا) صحابہؓ نے عرض کیا ایسے وقت میں آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ (کہ ہم وہی کریں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جانا (کہ گھر سے باہر ہی نہ نکلنا)"۔ (ابوداؤد)

(۷/ ۲۲۰۷) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: أَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيْدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا۔ رواه أبو داؤد۔

ترجمہ:...... "حضرت مقداد بن الاسودؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے بڑا خوش نصیب ہے جو فتنوں سے علیحدہ رہا۔ بڑا خوش نصیب ہے جو فتنوں سے یکسو رہا۔ بڑا خوش نصیب ہے جو فتنوں سے کنارہ کش رہا اور جو اس میں مبتلا ہوا اور صابر بنا رہا تو واہ واہ (کہ بڑی ہمت کی)"۔ (ابوداؤد)

(۸/ ۲۲۰۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ ذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ النَّاسَ قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ، وَخَفَّتْ أَمَانَاتُهُمْ وَكَانُوْا هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهٖ، قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: كَيْفَ أَفْعَلُ عِنْدَ ذٰلِكَ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِدَاكَ؟ قَالَ: الْزَمْ بَيْتَكَ، وَابْكِ عَلٰى نَفْسِكَ، وَأَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَخُذْ مَا تَعْرِفُ، وَدَعْ مَا تُنْكِرُ، وَعَلَيْكَ بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ أَمْرَ الْعَامَّةِ۔ رواه أبوداؤد والنسائي بإسناد حسن۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد بیٹھے تھے کہ آپ نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو دیکھو کہ ان کے عہد و پیمان خلط ملط اور گڑ بڑ ہوں اور ان کی امانتیں کم ہو جائیں اور وہ لوگ اس طرح کے ہو جائیں گے یہ فرما کر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل فرمایا (جس میں اشارہ تھا کہ ان میں باہم اختلاف ہو جائے گا) میں آپ کی طرف اٹھا اور میں نے عرض کیا اللہ مجھے آپ پر قربان کرے ایسے حالات میں کیا کروں؟ ارشاد فرمایا اپنے گھر کو لازم پکڑ لو اور اپنے حال پر روتے رہنا اور اپنی زبان کو قابو میں رکھنا اور (ہمت اور احتیاط کو کام میں لا کر) جس بات کو اچھا سمجھو اس کو لے لینا اور جسے برا سمجھو اسے چھوڑ دینا اور اپنے خاص لوگوں پر (اصلاح و نصیحت میں) توجہ رکھنا (یا معنی یہ ہے کہ صرف اپنے کام اور اپنی بھلائی سے مطلب رکھنا) اور عوام سے یکسو ہو بیٹھنا''۔ (ابوداؤد، نسائی)

فائدہ:...... اس حدیث پاک کے ذیل میں حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ رحمۃً واسعۃً درر فرائد میں لکھتے ہیں وعدہ کا لحاظ اور امانت کی پاسداری دین کا جزو اعظم ہیں کہ روز الست کا وعدۂ توحید اور امانت محبت خدا اور رسول جس کے تحمل سے پہاڑوں کو بھی لرزہ آیا وہی پورا کر سکے گا جسے اس کی قدر و منزلت ہوگی اور جب اسی سے رخ پھر گیا تو دنیا کی اتنی رغبت ہوگی جتنی صحابہ کو دین پر جاں نثاری اور دنیا سے وحشت و زہد کا حال سامنے رکھ کر ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ میں کس طبقہ میں ہوں اور زمانہ کیسا ہے۔ نور نبوت ہی کا کام ہے کہ بجلی کی بہترین روشنی چلنے کے زمانہ میں گہری گھٹا چھائی ہوئی شب دیجور کی اندھیری کا بھی ادراک ہوا اور اس میں چلنے والے مسافر کو ٹھوکر کھانے سے بچانے کی تعلیم کی جائے ورنہ شاہی گود کے ناز پروردہ کو فاقہ کی تکلیف کا شعور ہی نہیں ہو سکتا لہٰذا ایسے وقت میں چوں کہ دینی نصیحت کا بھی مذاق اڑتا ہے اور اندیشہ ہے کہ جس میں کسی لحاظ سے ذرا سی دینداری نہ ہو مذاق اڑتا دیکھ کر وہ بھی کھل کھیلیں اس لیے عوام سے کنارہ کشی میں نجات ہے اپنے خواص یعنی گھر والے بیوی بچے ہی بد دینی سے بچے رہے تو غنیمت ہے اور جب ان پر بھی اس طاغوتی ہوا کا اثر ہو چلے تو وہ وقت ہوگا جس میں صرف اپنے نفس کا تحفظ مامور ہے اور تجرد و عزلت میں بلکہ پہاڑ کی چوٹی پر جہاں خاص الخاص کا پہنچنا بھی دشوار ہو پر مرنا سبب امن و نجات ہے۔ (از درر فرائد)

(۹/ ۲۲۰۹) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللّٰهِ كَفَاهُ اللّٰهُ كُلَّ مُؤْنَةٍ، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَيْهَا۔ رواه الطبرانی و أبو الشیخ وابن حبان فی الثواب، وإسناد الطبرانی مقارب، وأملینا لهذا الحدیث نظائر فی الاقتصاد والحرص، ویأتی له نظائر فی الزهد إن شاء الله تعالیٰ۔

ترجمہ:...... ''حضرت عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے (یعنی اس کی عبادت اور تعمیل حکم میں لگا رہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کی ہر ضرورت و پریشانی میں اس کے لیے کافی ہو جاتے ہیں اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتے ہیں جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو۔ اور جو دنیا کا ہو رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دنیا ہی کے حوالہ کر دیتے ہیں۔ (یعنی اس کی مدد نہیں فرماتے)''۔ (طبرانی، ابوالشیخ، ابن حبان)

## غصہ کو دور کرنے اور پی جانے کی ترغیب اور غصہ کرنے پر وعید اور غصہ کے وقت کیا کرنا چاہیے

(۱/ ۲۲۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْصِنِي، قَالَ: لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لَا تَغْضَبْ۔ رواه البخاری۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: مجھے کوئی وصیت فرمائیے، آپؐ نے ارشاد فرمایا: غصہ مت کیا کرو، اس شخص نے پھر وہی اپنی درخواست کئی بار دہرائی کہ مجھے اور وصیت فرمائیے مگر آپ ﷺ نے ہر دفعہ یہی فرمایا: غصہ مت کیا کرو''۔ (بخاری)

فائدہ:...... معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے وصیت کی درخواست کرنے والے یہ صاحب کچھ غیر معمولی قسم کے تیز مزاج اور مغلوب الغضب تھے اور اس وجہ سے ان کے لیے مناسب ترین اور مفید ترین وصیت اور نصیحت یہی ہو سکتی تھی کہ "غصہ نہ کیا کرو"۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے بار بار ان کو یہی نصیحت فرمائی اور یہ بھی واقعہ ہے کہ بری عادتوں میں غصہ نہایت ہی خطرناک اور بہت ہی بدانجام عادت ہے غصہ کی حالت میں آدمی کو نہ اللہ تعالیٰ کی حدود کا خیال رہتا ہے نہ اپنے نفع ونقصان کا۔ اور انسان پر شیطان کا قابو جیسا غصہ کی حالت میں چلتا ہے ایسا شاید کسی دوسری حالت میں نہیں چلتا گویا اس وقت انسان اپنے بس میں نہیں ہوتا بلکہ شیطان کی مٹھی میں ہوتا ہے اور حد یہ ہے کہ غصہ کی حالت میں آدمی کبھی کبھی کفریہ کلمات بھی بکنے لگتا ہے۔

لیکن واضح رہے کہ شریعت میں جس غصہ کی ممانعت اور سخت مذمت کی گئی ہے اس سے مراد وہی غصہ ہے جو نفسانیت کی وجہ سے ہو اور جس سے مغلوب ہو کر آدمی اللہ تعالیٰ کی حدود اور شریعت کے احکام کا پابند نہ رہے، لیکن جو غصہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور حق کی بنیاد پر ہو اور اس میں حدود سے تجاوز نہ ہو بلکہ بندہ اس میں حدود اللہ کا پورا پابند رہے تو وہ کمال ایمان کی نشانی اور جلال خداوندی کا عکس ہے۔ (از معارف الحدیث، مظاہر حق جدید)

(۲/ ۴۲۱۱) وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْصِنِيْ قَالَ: لَاتَغْضَبْ۔ قَالَ: فَفَكَّرْتُ حِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ. فَإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ. رواه أحمد و رواته محتج بهم في الصحيح۔

ترجمہ:...... "حضرت حمید بن عبدالرحمن ایک صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے آپ نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ ہونا صحابیؓ کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد میں جب غور کیا تو نتیجہ یہی نکلا کہ در حقیقت غصہ (ایسی بری عادت ہے کہ) ساری برائیوں کو جمع کرتا ہے (کہ ساری برائیاں اسی سے پیدا ہوتی ہیں مثلاً غصہ میں حدود اللہ کی پامالی، کلمات کفر کا زبان سے نکال دینا وغیرہ وغیرہ)۔" (احمد)

(۳/ ۴۲۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبَاعِدُنِيْ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: لَاتَغْضَبْ۔ رواه أحمد و ابن حبان في صحيحه الا انه قال: ما يمنعني؟۔

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا مجھے اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصہ سے کیا چیز دور کرے گی؟ ارشاد فرمایا: غصہ نہ کرنا"۔ (احمد)

(۴/ ۴۲۱۳) وَعَنْ جَارِيَةَ بْنِ قُدَامَةَ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِيْ قَوْلًا وَأَقْلِلْ لَعَلِّيْ أَعِيْهِ. قَالَ: لَاتَغْضَبْ۔ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مِرَارًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: لَاتَغْضَبْ. رواه أحمد واللفظ له، ورواته رواة الصحيح، وابن حبان في صحيحه، ورواه الطبراني في الكبير والأوسط إلا أنه قال: عن الأحنف بن قيس عن عمه، وعمه جارية بن قدامة أنه قال: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِيْ قَوْلًا يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهِ. فَذَكَرَهُ۔ وأبو يعلى إلا أنه قال:

عن جارية بن قدامة أخبرني عم أبي أنه قال للنبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فذكر نحوه، ورواته أيضًا رواة الصحيح۔

ترجمہ:...... "حضرت جاریہ بن قدامہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمادیں تاکہ میں اس کو (ہمیشہ) یاد رکھ سکوں؟ ارشاد فرمایا غصہ نہ ہونا اس نے بار بار یہی درخواست کی۔ آپ ﷺ ہر مرتبہ یہی فرماتے رہے کہ غصہ نہ ہونا (احمد، صحیح ابن حبان) اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی بات فرمادیں جس سے حق تعالیٰ شانہٗ مجھے نفع پہنچائیں آپ ﷺ نے اسے غصہ نہ کرنے کی نصیحت فرمائی"۔ (طبرانی فی الکبیر الاوسط)

(۵/ ۳۳۱۴) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ۔ رواه الطبراني بإسنادين أحدهما صحيح۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابودرداء ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر عرض کیا مجھے ایسا عمل بتادیں جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ نہ کرنا بس تمہارے لیے جنت ہے''۔ (طبرانی کبیر)

(۶/ ۳۳۱۵) وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَعَ رَجُلٌ بِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَآذَاهُ، فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ آذَاهُ الثَّانِيَةَ، فَصَمَتَ عَنْهُ أَبُوْ بَكْرٍ، ثُمَّ آذَاهُ الثَّالِثَةَ فَانْتَصَرَ أَبُوْ بَكْرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقال أَبُوْ بَكْرٍ وجدت عَلَيَّ يا رَسُوْل الله فَقَال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نَزَلَ مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُكَذِّبُهُ بِمَا قَالَ لَكَ، فَلَمَّا انْتَصَرْتَ، ذَهَبَ الْمَلَكُ وَقَعَدَ الشَّيْطَانُ، فَلَمْ أَكُنْ لِأَجْلِسَ إِذْنْ مَعَ الشَّيْطَانِ۔ رواه أبو داؤد هكذا مرسلًا و متصلًا من طريق محمد بن غيلان عن سعيد بن أبي سعيد المقبري عن أبي هريرة بنحوه، وذكر البخاري في تاريخه ان المرسل اصح۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن مسیب ؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے اور آپ کے ساتھ آپ کے صحابہ کرام ؓ بھی تھے ایک شخص نے حضرت ابوبکر ؓ کو برا بھلا کہہ کر تکلیف پہنچائی۔ حضرت ابوبکر ؓ خاموش رہے پھر دوسری مرتبہ تکلیف پہنچائی۔ حضرت ابوبکر خاموش رہے پھر تیسری مرتبہ جب برا بھلا کہہ کر تکلیف دی تو حضرت ابوبکر ؓ نے بھی اس کی بات کا جواب دے دیا۔ نبی کریم ﷺ اٹھ کر تشریف لے گئے۔ (حضرت ابوبکر ؓ پیچھے پیچھے گئے) اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ مجھ پر ناراض ہوگئے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بات یہ ہے کہ آسمان سے ایک فرشتہ اترا تھا جو اس شخص کی بات کی تکذیب کر رہا تھا جو وہ آپ کے متعلق کہہ رہا تھا جب تم نے جواب دے کر بدلہ لے لیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آ کر بیٹھ گیا میرے لیے اس صورت میں مناسب نہ تھا کہ میں شیطان کے ساتھ بیٹھتا''۔ (ابوداؤد)

(۷/ ۳۳۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔ رواه البخاري ومسلم وغيرهما۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلوان اور طاقتور وہ نہیں ہے جو مدمقابل کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو رکھے''۔ (بخاری، مسلم، وغیرہما)

(۸/ ۳۳۱۷) وَرواه ابن حبان في صحيحه مختصرًا: لَيْسَ الشَّدِيْدُ مَنْ غَلَبَ النَّاسَ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ مَنْ غَلَبَ نَفْسَهُ۔

ترجمہ:...... ''پہلوان وہ نہیں جو لوگوں پر غالب آجائے بلکہ پہلوان وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب آجائے''۔ (صحیح ابن حبان)

(۹/ ۳۳۱۸) وَرواه أحمد في حديث طويل عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَلَمْ يُسَمِّهِ، وَقَالَ فِيْهِ: ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا الصُّرَعَةُ؟ قَالَ: قَالُوْا: الصَّرِيْعُ۔ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الصُّرَعَةُ كُلُّ الصُّرَعَةِ، الصُّرَعَةُ كُلُّ الصُّرَعَةِ، الصُّرَعَةُ كُلُّ الصُّرَعَةِ الرَّجُلُ الَّذِيْ يَغْضَبُ، فَيَشْتَدُّ غَضَبُهُ، وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ، وَيَقْشَعِرُّ جِلْدُهُ، فَيَصْرَعُ غَضَبَهُ۔

ترجمہ:...... ''ایک صحابی جن کا نام امام احمد ؒ نے ذکر نہیں کیا جو نبی کریم ﷺ کے خطبہ میں شریک ہوئے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: پورا طاقتور پہلوان تین مرتبہ فرمایا وہ شخص ہے جس کو غصہ آئے اور سخت غصہ آئے اور اس کا چہرہ سرخ ہوجائے اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں پھر وہ اپنے غصہ پر قابو پالے''۔ (احمد)

(۱۰/۲۲۱۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا، فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهٖ، حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ، وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ وَكَانَ فِيْمَا قَالَ: إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا، وَاتَّقُوا النِّسَاءَ، وَكَانَ فِيْمَا قَالَ: أَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُوْلَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهٗ) قال فبكى ابو سعيد وَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ فَهِبْنَا وَكَانَ فِيْمَا قَالَ أَلَا إِنَّهٗ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ، وَلَا غَدْرَةَ أَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ إِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَاؤُهٗ عِنْدَ اسْتِهٖ. وَكَانَ فِيْمَا حَفِظْنَاهُ يَوْمَئِذٍ: أَلَا إِنَّ بَنِيْ آدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيْءَ الْغَضَبِ الْبَطِيْءَ الْفَيْءِ، وَمِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ، فَتِلْكَ بِتِلْكَ. أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ. أَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ، وَشَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ، أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِيْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، أَمَا رَأَيْتُمْ إِلٰى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ، وَانْتِفَاخِ أَوْدَاجِهٖ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْأَرْضِ، رواه الترمذی وقال: حدیث حسن۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر آپ بیان کرنے کھڑے ہو گئے اس میں قیامت ہونے تک پیش آنے والی ہر اہم دینی چیز کو ذکر فرما دیا جس نے ان تمام چیزوں کو یاد رکھنے کی کوشش کی اسے تو یاد رہیں اور جس نے اسے بھلا دیا اسے بھول گئیں اس بیان میں آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: دنیا سرسبز اور میٹھی ہے (اور بڑی مزیدار اور اچھی لگتی ہے بہت خوش نما نظر آتی ہے) اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا خلیفہ بنا کر اور دنیا دے کر دیکھنا چاہتے تھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو اس لیے دنیا کے فتنے سے بچو بقدر ضرورت حاصل کرو اور ضرورت سے زائد آ جائے تو اسے دوسروں پر خرچ کر دو) اور عورتوں کے فتنہ سے بچو (ان کی باتوں میں آ کر یا ان کی محبت سے مغلوب ہو کر اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کرو) اور اس خطبہ میں آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا خبردار! لوگوں کی ہیبت کسی شخص کو حق بات کہنے سے نہ روکے جس حق بات کو جانتا ہو اور یہ بھی ارشاد فرمایا توجہ سے سنو! ہر بدعہدی اور خیانت کرنے والے کو اس کی خیانت اور بدعہدی کے بقدر قیامت کے دن جھنڈا ملے گا (جس سے اس کے اس برے کام کی لوگوں میں شہرت ہو گی) اور سب سے بڑی بدعہدی اور خیانت اس شخص کی ہے جو حاکم وقت ہو کر بدعہدی کرے اس کی خیانت کا جھنڈا اس کے سرین پر گاڑ دیا جائے گا اور جو آپ کے ارشادات میں سے ہمیں یاد رہ گیا اس میں یہ بھی تھا کہ غور سے سنو! آدم کی اولاد کو مختلف قسم کا بنا کر پیدا کیا گیا ہے ان میں بعض وہ ہیں جنہیں غصہ دیر سے آتا ہے اور دیر سے چلا جاتا ہے اور کچھ ایسے ہیں جلدی غصہ آتا ہے اور جلدی ہی چلا جاتا ہے۔ یہ برابر سرابر ہو گیا۔ توجہ سے سنو! ان میں بعض وہ ہیں جن کو جلدی غصہ آتا ہے اور دیر سے جاتا ہے توجہ سے سنو! ان میں بہتر وہ ہے جس کو دیر سے غصہ آئے اور جلدی چلا جائے۔ اور ان میں برا وہ شخص ہے جس کو جلدی غصہ آئے اور دیر سے جائے توجہ سے سنو! غصہ ایک انگارہ ہے جو ابن آدم کے پیٹ میں دہکتا رہتا ہے کیا تم دیکھتے نہیں کہ غصہ میں انسان کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور اس کے گلے کی رگیں پھول جاتی ہیں لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے زمین سے چمٹ جانا چاہیے۔ (کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہو تو لیٹ جائے زمین کی طرح عاجز اور مسکین بن جائے)''۔ (ترمذی)

(۱۱/۲۲۲۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ''اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ'' (المؤمنون: ۹۶)
قَالَ: الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ، وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْإِسَاءَةِ، فَإِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ۔ ذکره البخاری تعلیقًا۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عباسؓ نے حق تعالیٰ کے اس ارشاد اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ (جواب میں وہ کہہ جو اس سے بہتر ہو) (یعنی برائی کو بھلائی سے دفع کرو) کی تفسیر کے متعلق فرمایا: غصہ کے وقت صبر کرنا اور کسی کے برا سلوک کرنے پر معاف کرنا۔ جب وہ ایسا کریں اللہ تعالیٰ کسی کی اور مخلوقات کی آفتوں سے حفاظت فرمائے گا اور ان کے دشمن کو ان کا تابع اور پست بنا دے گا''۔ (بخاری)

(۱۲/ ۴۴۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ آوَاهُ اللّٰهُ فِيْ كَنَفِهٖ، وَسَتَرَ عَلَيْهِ بِرَحْمَتِهٖ، وَأَدْخَلَهُ فِيْ مَحَبَّتِهٖ، مَنْ إِذَا أُعْطِيَ شَكَرَ، وَإِذَا قَدَرَ غَفَرَ، وَإِذَا غَضِبَ فَتَرَ۔ رواہ الحاکم من روایۃ عمر بن راشد، وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:.....''حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جس شخص میں تین باتیں ہوں گی حق تعالیٰ شانہ اسے اپنے سایہ عاطفت میں ٹھکانا دے گا اور اپنی رحمت سے ڈھانپ دے گا اور اپنا محبوب بنالے گا: ① جب اس کو دیا جائے شکر کرے۔ ② اور جب بدلہ لینے پر قدرت ہو تو معاف کر دے۔ ③ جب غصہ آئے تو نرم پڑ جائے''۔(حاکم)

(۱۳/ ۴۴۲۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَعْظَمَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ جُرْعَةِ غَيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ۔ رواہ ابن ماجہ، ورواتہ محتج فی الصحیح۔

ترجمہ:.....''حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: کوئی گھونٹ حق تعالیٰ شانہ کے یہاں غصہ کا گھونٹ پینے سے زیادہ (اجر وثواب میں) بڑا نہیں ہے جس کو بندہ محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے پی جائے''۔(ابن ماجہ)

فائدہ:.....مطلب یہ ہے کہ پینے کی بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کا پینا اللہ تعالیٰ کی رضا کا باعث ہوسکتا ہے لیکن ان سب میں افضل ترین اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کی خاطر غصہ کو پی جانا ہے۔(از معارف)

(۱۴/ ۴۴۲۳) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُنْفِذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ مَاشَاءَ۔ رواہ أبو داود والترمذی وحسنہ، وابن ماجہ کلهم من طریق أبي مرحوم، واسمه عبدالرحیم بن میمون، عن سهل بن معاذ عنه، ویاتي الکلام علی سهل وأبي مرحوم ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ:.....''حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جو شخص غصہ کو اس حال میں پی جائے کہ اس میں اتنی طاقت اور قوت ہے کہ اپنے غصہ کے تقاضے کو وہ نافذ اور پورا کرسکتا ہے (لیکن اس کے باوجود محض اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے غصہ کو پی جاتا ہے اور جس پر اس کو غصہ ہے اس کو کوئی سزا نہیں دیتا) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے اس کو بلائیں گے اور اس کو اختیار دیں گے کہ جنت کی حوروں میں سے جس حور کو چاہے اپنے لیے انتخاب کرلے''۔(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

(۱۵/ ۴۴۲۴) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ، وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ۔ رواہ أبوداؤد وابن حبان فی صحیحه، کلاهما من روایة أبي حرب بن الأسود عن أبي ذر، وقد قیل: إن أبا حرب إنما یروی عن عمه عن أبي ذر، ولا یحفظ له سماع من أبي ذر، وقد رواہ أبو داؤد أیضا عن داؤد، وهو ابن هند عن بکر أن النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا ذَرٍّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، ثم قال أبوداؤد: وهو أصح الحدیثین، یعنی أن هذا المرسل أصح من الأول، والله أعلم۔

ترجمہ:.....''حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اس کو چاہیے کہ بیٹھ جائے اگر بیٹھنے سے غصہ چلا جائے (تو ٹھیک ہے) ورنہ اس کو چاہیے کہ لیٹ جائے''۔(ابوداؤد)

فائدہ:.....رسول اللہ ﷺ نے غصہ کے فرو کرنے کی یہ ایک نفسیاتی تدبیر بتلائی ہے جو بلاشبہ نہایت کارگر ہے۔ جس میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ غصہ میں آدمی سے جو بے جا حرکتیں اور جو لغویات سرزد ہوسکتی ہیں کسی جگہ جم کر بیٹھ جانے سے ان کا امکان بہت کم ہوجاتا ہے اور پھر لیٹ جانے سے ان کا امکان اور کم سے کم کمتر ہوجاتا ہے۔(از معارف الحدیث)

(۱۶/ ۳۳۳۵) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَغْضَبُ، وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ. فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ ذَا: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ آنِفًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَمَجْنُونًا تُرَانِي؟ رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت سلیمان بن صردؓ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں دو شخصوں کے درمیان کچھ سخت کلامی ہوگئی ان میں سے ایک غصہ ہونا شروع ہوا اور اس کا چہرہ سرخ ہونے لگا اور رگیں پھولنے لگیں، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ اس کو پڑھ لے تو اس کی یہ ساری کیفیت غصہ کی چلی جائے (اور وہ کلمہ یہ ہے) ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' اس کے بعد ایک صحابی جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ ارشاد سنا اس غصہ کرنے والے شخص کے پاس اٹھ کر گئے اور اس سے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ ابھی نبی کریم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا اس نے کہا: نہیں! انہوں نے کہا: یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر غصہ والا شخص وہ کہہ دے تو غصہ چلا جائے (اور وہ کلمہ) ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' ہے اس شخص نے کہا کیا تم مجھے مجنون خیال کرتے ہو''۔ (بخاری، مسلم)

(۱۷/ ۳۳۳۶) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى خُيِّلَ إِلَيَّ أَنَّ أَنْفَهُ يَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ مِنَ الْغَضَبِ۔ فَقَالَ: مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: تَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ قَالَ: فَجَعَلَ مُعَاذٌ يَأْمُرُهُ، فَأَبَى وَضَحِكَ، وَجَعَلَ يَزْدَادُ غَضَبًا۔ رواه أبو داؤد والترمذي والنسائي، كلهم من رواية عبدالرحمن بن أبي ليلى، عنه وقال الترمذي: هذا حديث مرسل، عبدالرحمن بن ابي ليلى يسمع من معاذ بن جبل۔

ترجمہ:...... ''حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں دو آدمیوں کے درمیان کچھ سخت کلامی ہوگئی ان میں سے ایک شخص اتنا سخت غصہ ہوا کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ غصہ کی شدت سے اس کی ناک ٹوٹ کر الگ ہو جائے گی (غصہ میں کانپنے لگا) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایک دعائیہ کلمہ جانتا ہوں اگر یہ آدمی اس وقت کہہ لے تو اس کا غصہ ٹھنڈا پڑ جائے گا۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کلمہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا، یہ کہو: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ'' یہ سن کر حضرت معاذؓ اس شخص کو یہ کلمہ پڑھنے کو کہتے رہے۔ اس نے انکار کیا اور ہنسا۔ اور غصہ میں بڑھتا رہا''۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

(۱۸/ ۳۳۳۷) وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ الْقَاصِّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ السَّعْدِيِّ فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ فَأَغْضَبَهُ. فَقَامَ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ، فَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابووائل القاص کہتے ہیں کہ ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس گئے۔ ایک شخص نے ان سے کوئی ایسی بات کی کہ ان کو ناراض کر دیا۔ وہ اٹھے اور وضو فرمایا اور فرمایا کہ میرے والد نے میرے دادا حضرت عطیہؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: غصہ شیطان (کے اثر) سے ہوتا ہے۔ شیطان کی پیدائش آگ سے ہوئی ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اس کو چاہیے کہ وضو کر لے''۔ (ابوداؤد)

## باہم قطع تعلقی اور بغض اور دشمنی وعداوت پر وعید

(١/ ٣٢٢٨) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاتَقَاطَعُوا وَلَاتَدَابَرُوا، وَلَاتَبَاغَضُوا، وَلَاتَحَاسَدُوا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا، وَلَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

رواہ مالك والبخاری وابوداؤد والترمذی والنسائی، ورواہ مسلم اخصر منه، والطبرانی، وزاد فيه:

(يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا، وَيُعْرِضُ هٰذَا، وَخَيْرُهُمُ الَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ، وَالَّذِيْ يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ يَسْبِقُ إِلَى الْجَنَّةِ۔

قال مالك: وَلَا أَحْسِبُ التَّدَابُرَ إِلَّا الْإِعْرَاضَ عَنِ الْمُسْلِمِ يُدْبِرُ عَنْهُ بِوَجْهِهٖ۔

ترجمہ:...... ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے نہ قطع تعلقی کیا کرو نہ پشت پھیر کر چلو نہ باہم بغض رکھو نہ ایک دوسرے پر حسد کرو اور سب ایک اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بنو، اور کسی مسلمان کو حلال نہیں کہ (قطع تعلقی کرکے) اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ (مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ (چھوڑنے سے مراد یہ ہے کہ ایسے چھوڑے رکھے کہ جب وہ کہیں ایک دوسرے کے سامنے آئیں تو) یہ اپنا منہ ادھر کو پھیر لے اور وہ اپنا منہ دوسری طرف پھیر لے (یعنی دونوں ہی ایک دوسرے سے سلام وکلام اور ملاقات سے احتراز کریں) اور ان دونوں میں بہتر شخص وہ ہے جو (ناراضگی کو دُور کرنے اور تعلقات کو بحال کرنے کے لیے) سلام میں پہل کرے۔ اور جو سلام میں پہل کرے گا وہ جنت میں بھی پہلے جائے گا''۔

فائدہ:...... ''تین دن سے زیادہ'' کی قید جو حدیث بالا میں مذکور ہے اس سے یہ سمجھا گیا ہے کہ اگر کسی وجہ سے ناراضگی کے اظہار کی خاطر تین دن تک ملنا جلنا چھوڑے رکھا جائے تو یہ حرام نہیں ہے، کیوں کہ انسان کی طبیعت میں غیظ وغضب، غیرت وحمیت اور بے صبری کا جو مادہ ہے وہ بہرحال اپنا اثر ظاہر کرتا ہے اس لیے اس قدر مدت معاف کردی گئی ہے تاکہ انسان کے ان جذبات کی بھی کچھ تسکین ہوجایا کرے اور اس تین دن کے عرصہ میں خفگی وناراضگی اور بغض ونفرت کے جذبات بھی ختم ہوجائیں یا کم سے کم ہلکے پڑجائیں اور صلح وصفائی ہوجائے۔ (از مظاہر حق)

(٢/ ٣٢٢٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ۔ رواہ أبو داؤد والنسائی بإسناد علی شرط البخاری و مسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے مسلمان بھائی سے بے تعلق رہے، جس نے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھا اور مرگیا تو جہنم میں جائے گا''۔ (ابوداؤد، نسائی)

(٣/ ٣٢٣٠) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَايَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَهْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنْ مَرَّتْ بِهٖ ثَلَاثٌ فَلْيَلْقَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَإِنْ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَكَا فِي الْأَجْرِ، وَإِنْ لَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَقَدْ بَاءَ بِالْإِثْمِ، وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْهِجْرَةِ۔

ترجمہ:...... ''نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے لیے جائز نہیں کہ اپنے مؤمن بھائی کو (قطع تعلقی کرکے) تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔ اگر تین دن گزریں تو اس کو چاہیے کہ (اپنے بھائی سے) ملے اور اس کو سلام کرے پھر اگر اس نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر میں دونوں شریک ہوئے اور اگر جواب نہ دیا تو اس کا بھی گناہ اس پر رہا اور سلام کرنے والا قطع تعلقی (کے گناہ) سے نکل گیا''۔ (ابوداؤد)

(٤/ ٣٢٣١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَايَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ، كُلُّ ذٰلِكَ لَايَرُدُّ عَلَيْهِ، فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهٖ۔ رواہ أبوداؤد۔

ترجمہ:...... ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے درست نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی (سے قطع

تعلق کر کے ) اسے تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے لہٰذا جب اس سے ملاقات ہو تو تین مرتبہ اس کو سلام کرے اگر وہ ایک مرتبہ بھی سلام کا جواب نہ دے تو سلام کرنے والے کا ( تین دن قطع تعلق کا ) گناہ بھی سلام کا جواب نہ دینے والے کے ذمہ ہو گیا''۔ (ابوداؤد)

(۵/ ۳۳۳۲) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَايَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَإِنَّهُمَا نَاكِبَانِ عَنِ الْحَقِّ مَا دَامَا عَلٰى صِرَامِهِمَا، وَأَوَّلُهُمَا فَيْئًا يَكُوْنُ سَبْقُهُ بِالْفَيْءِ كَفَّارَةً لَهُ، وَإِنْ سَلَّمَ فَلَمْ يَقْبَلْ وَرَدَّ عَلَيْهِ سَلَامَهُ رَدَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ، وَرَدَّ عَلَى الْآخَرِ الشَّيْطَانُ، فَإِنْ مَاتَا عَلٰى صِرَامِهِمَا لَمْ يَدْخُلَا الْجَنَّةَ جَمِيْعًا أَبَدًا۔ رواہ أحمد، ورواته محتج بهم في الصحيح، وأبو يعلى والطبراني وابن حبان في صحيحه، إلا أنه قال: لم يدخلا الجنة، ولم يجتمعا في الجنة، رواہ ابوبکر ابن ابي شيبة الا انه قال: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَايَحِلُّ أَنْ يَصْطَرِمَا فَوْقَ ثَلَاثٍ، فَإِنِ اصْطَرَمَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لَمْ يَجْتَمِعَا فِي الْجَنَّةِ أَبَدًا، وَأَيُّهُمَا بَدَأَ صَاحِبَهُ كُفِّرَتْ ذُنُوْبُهُ، وَإِنْ هُوَ سَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ وَلَمْ يَقْبَلْ سَلَامَهُ رَدَّ عَلَيْهِ الْمَلَكُ وَرَدَّ عَلٰى ذٰلِكَ الشَّيْطَانُ۔

ترجمہ: ..... ''حضرت ہشام بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دنوں سے زیادہ قطع تعلق رکھے اور جب تک وہ اس قطع تعلقی پر قائم رہیں گے حق سے ہٹے رہیں گے اور ان دونوں میں سے جو ( صلح کرنے میں ) پہل کرے گا اس کا پہل کرنا اس کے قطع تعلقی کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گا پھر اگر اس پہل کرنے والے نے سلام کیا اور دوسرے نے سلام قبول نہ کیا اور اس کا جواب نہ دیا تو سلام کرنے والے کو فرشتے جواب دیں گے اور دوسرے کو شیطان جواب دے گا اگر اسی ( پہلی ) قطع تعلقی کی حالت میں دونوں مرگئے تو نہ جنت میں داخل ہوں گے نہ جنت میں اکٹھے ہوں گے''۔ (احمد، ابویعلی، طبرانی، صحیح ابن حبان، ابن ابی شیبہ)

(۶/ ۳۳۳۳) وَعَنْ أَبِي أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَاتَدَابَرُوْا وَلَاتَقَاطَعُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا هَجْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ثَلَاثًا، فَإِنْ تَكَلَّمَا وَإِلَّا أَعْرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهُمَا حَتّٰى يَتَكَلَّمَا۔ رواه الطبراني، ورواته ثقات إلا عبدالله بن عبدالعزيز الليثي۔

ترجمہ: ..... ''حضرت ایوبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے سے نہ قطع تعلقی کرو نہ پشت پھیر کر چلو اور سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بنو۔ تین دن تک قطع تعلقی کر کے اگر بات کر لی تو گناہ نہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان دونوں سے اعراض فرماتے رہیں گے جب تک دونوں بات نہ کر لیں''۔ (طبرانی)

(۷/ ۳۳۳۴) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَهُوَ فِي النَّارِ أَنْ يَتَدَارَكَهُ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهِ۔ رواه الطبراني ورواته رواة الصحيح۔

ترجمہ: ..... ''حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی رکھے ( اگر اس حالت میں مرگیا ) تو جہنم میں جائے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کی مدد فرمائیں ( تو دوزخ سے بچ جائے گا )''۔ (طبرانی)

(۸/ ۳۳۳۵) وَعَنْ أَبِي خِرَاشٍ حَدْرَدِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً، فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ۔ رواه ابوداؤد والبيهقي۔

ترجمہ: ..... ''حضرت ابوخراش حدرد اسلمیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا جس شخص نے ( ناراضگی کی وجہ سے ) اپنے مسلمان بھائی سے ایک سال تک ملنا جلنا چھوڑ دے اس نے گویا اس کا خون کیا یعنی سال بھر قطع کا گناہ اور ناحق قتل کرنے کا

گناہ قریب قریب ہے"۔ (ابوداؤد، بیہقی)

(۹/ ۳۳۳۶) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِي جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ۔ رواه مسلم۔

ترجمہ:...... "حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: شیطان اس سے تو مایوس ہوگیا ہے کہ جزیرہ عرب میں مسلمان اس کی پرستش کریں یعنی کفر وشرک کریں لیکن ان کے درمیان فتنہ وفساد پھیلانے اور ان کو آپس میں بھڑکانے سے مایوس نہیں ہوا" (مسلم)

(۱۰/ ۳۳۳۷) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ رَجُلَيْنِ دَخَلَا فِي الْإِسْلَامِ فَاهْتَجَرَا لَكَانَ أَحَدُهُمَا خَارِجًا عَنِ الْإِسْلَامِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔ يَعْنِي الظَّالِمَ مِنْهُمَا۔ رواه البزار، ورواته رواة الصحيح۔

ترجمہ:...... "حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دو شخص اسلام میں داخل ہوکر ایک دوسرے سے قطع تعلق کریں تو یقیناً ان میں سے ایک اسلام (کامل) سے نکلا رہے گا جب تک تعلق بحال نہ کرے اور اسلام کامل سے نکلا رہنے والا وہ ہوگا جو ان دونوں میں سے ظلم کرنے والا ہوگا"۔ (بزار)

(۱۱/ ۳۳۳۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا امْرَءًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيْهِ شَحْنَاءُ، فَيَقُوْلُ: اتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔ رواه مالك ومسلم واللفظ له، وابوداؤد والترمذی وابن ماجه بنحوه۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے بندوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس دن ہر اس شخص کی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو مغفرت فرمادیتے ہیں البتہ وہ شخص اس مغفرت سے محروم رہتا ہے کہ جس کی اپنے کسی (مسلمان) بھائی سے دشمنی ہو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں) کو کہا جائے گا ان دونوں کو رہنے دو جب تک آپس میں صلح وصفائی نہ کرلیں، ایک روایت میں دوسری بار بھی آپ نے ارشاد فرمایا: فرشتوں سے کہا جائے گا)۔"
(مالک، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

(۱۲/ ۳۳۳۹) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَطَّلِعُ اللّٰهُ إِلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ۔ رواه الطبرانی فی الأوسط وابن حبان فی صحيحه والبيهقی، ورواه ابن ماجه بلفظ من حديث أبي موسى الأشعري، والبزار والبيهقي من حديث أبي بكر الصديق ﷺ بنحوه بإسناد لا بأس به۔

ترجمہ:...... "حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پندرہ شعبان کی رات اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کی طرف توجہ فرماتے ہیں اور تمام مخلوق کی مغفرت فرماتے ہیں مگر دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی، ایک شرک کرنے والا یا وہ شخص جو کسی سے کینہ رکھے"۔ (طبرانی، صحیح ابن حبان، بیہقی، ابن ماجہ، بزار)

(۱۳/ ۳۳۴۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لَهُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَمْ يَكُنْ سَاحِرًا يَتَّبِعُ السَّحَرَةَ، وَلَمْ يَحْقِدْ عَلٰى أَخِيْهِ۔ رواه الطبرانی فی الكبير الأوسط من رواية ليث بن ابی سليم۔

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں ان میں سے ایک بھی نہ ہو اللہ تعالیٰ جس کی چاہے گا مغفرت کردے گا (یعنی اگر ان تین میں سے ایک بھی ہوئی تو مغفرت نہ ہوگی) پہلی چیز جو اس حال میں مرا کہ اللہ تعالیٰ

کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو دوسری چیز جادوگر نہ ہو کہ جادوگروں کے پیچھے چلتا ہو۔ تیسری چیز اپنے بھائی سے کینہ نہ رکھتا ہو''۔(طبرانی، کبیر، اوسط)

(۱۴/ ۲۲۲۱) وَعَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى، فَأَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَدْ قُبِضَ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ قُمْتُ حَتّٰى حَرَّكْتُ إِبْهَامَهُ، فَتَحَرَّكَ فَرَجَعَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: يَا عَائِشَةُ أَوْ يَا حُمَيْرَاءُ أَظَنَنْتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَاسَ بِكِ؟ قُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلٰكِنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ قُبِضْتَ لِطُوْلِ سُجُوْدِكَ، فَقَالَ: أَتَدْرِيْنَ أَيُّ لَيْلَةٍ هٰذِهِ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ۔ قَالَ: هٰذِهِ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَطَّلِعُ عَلٰى عِبَادِهِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَيَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِيْنَ، وَيُؤَخِّرُ أَهْلَ الْحِقْدِ كَمَا هُمْ۔

رواه البيهقي أيضًا، وقال: هذا مرسل جيد، ويحتمل أن يكون العلاء اخذه من مكحول۔

ترجمہ:...... ''حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات اٹھ کر نماز شروع کی۔ اس میں اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی۔ جب میں نے یہ دیکھا تو اٹھ کر آپ کے انگوٹھے مبارک کو حرکت دی تو اس میں حرکت ہوئی۔ پھر جب آپ نے سجدہ سے اپنا سر مبارک اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! یا فرمایا: اے حمیرا! کیا تمہارا گمان تھا کہ نبی ﷺ نے تمہارے ساتھ بے وفائی کی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! ایسی بات نہیں! بلکہ میرا گمان آپ کے طویل سجدہ کی وجہ سے یہ ہوا تھا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔ (آپ نے دنیا سے پردہ فرمالیا) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جانتی ہو یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: یہ پندرہ شعبان کی رات ہے اللہ عزوجل پندرہ شعبان کی رات اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ استغفار کرنے والوں کو معاف کرتا ہے اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم کرتا ہے اور کینہ رکھنے والوں کو ان کے حال پر چھوڑے رکھتا ہے (ان کی مغفرت نہیں ہوتی)۔''(بیہقی)

(۱۵/ ۲۲۲۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا تُرْفَعُ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُوْسِهِمْ شِبْرًا: رَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا، وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَأَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ۔

رواه ابن ماجه، واللفظ له، وابن حبان في صحيحه الا انه قال: ثلاثة لا يقبل الله لهم صلاة۔ فذكر نحوه۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ ان کی نماز ان کے سروں سے بالشت بھر بھی اوپر کو نہیں جاتی (قبول نہیں ہوتی) ایک وہ شخص جو ایسے لوگوں کو امامت کرائے جو اس کو (شرعی وجہ سے) ناپسند کرتے ہوں۔ دوسرے وہ عورت جو اس حال میں رات گزارے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو۔ تیسرے وہ دو مسلمان بھائی جو ایک دوسرے سے قطع تعلق کیے ہوئے ہوں''۔(ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... جن احادیث مبارکہ میں تین دن سے زیادہ قطع تعلقی پر وعیدوں کا ذکر ہے ان سے مراد یہ ہے کہ اگر اجتماعی طور پر ایک جگہ رہنے سہنے اور روزمرہ کے باہمی معاملات کی وجہ سے آپس میں نزاع ہو جایا کرتا ہے اور ایک دوسرے سے کوئی شکایت پیدا ہونے کی وجہ سے خفگی و ناراضگی کی صورت پیش آجاتی ہے مثلاً ایک شخص کی غیبت کردی، اس کو برا بھلا کہہ دیا اور یا اس کو اس شخص سے خیر خواہی کی امید تھی مگر اس نے خیر خواہی نہ کی تو اس طرح کی صورتوں میں اگر آپس میں ناراضگی و خفگی ہو جائے اور ترک ملاقات کی نوبت آجائے تو اس خفگی اور ترک ملاقات کو تین دن سے زیادہ نہیں رہنے دینا چاہیے، ہاں اگر تعلق کو ختم کرنا کسی دینی معاملہ کی وجہ سے ہو جیسے کوئی شخص خواہشات نفسانی کا غلام بن گیا ہو۔ یا کوئی شخص بدعتی ہو تو اس سے ملاقات چھوڑنا اس وقت تک جائز ہے جب تک وہ توبہ کرکے راہ راست اختیار نہ کرے۔ اور حق کی طرف رجوع نہ کرے۔

علامہ سیوطیؒ نے موطا کے حاشیہ میں ابن عبدالبرؒ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی شخص کو یہ خوف ہو کہ اگر میں فلاں آدمی سے سلام کروں اور اس سے ملنا جلنا رکھوں تو اس کی وجہ سے مجھے دینی یا دنیوی نقصان برداشت کرنا پڑے گا اور میرا قیمتی وقت لا یعنی امور میں ضائع ہوگا تو وہ اس شخص سے کنارہ کشی اختیار کرے اور اس سے دور رہنے کی کوشش کرے لیکن یہ کنارہ کشی اور دوری اختیار کرنا اچھے انداز میں ہونا چاہیے۔ یہ نہیں کہ اس کی غیبت کی جائے اس پر عیب لگائے جائیں اور اس کے کینہ عداوت کو ظاہر کیا جائے۔

نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جن میں مسلمانوں کا دینی مصالح کے پیش نظر ایک دوسرے سے تین دن سے بھی زیادہ ملاقات چھوڑے رکھنا ثابت ہے۔

۱...... چنانچہ احیاء العلوم میں صحابہ کرامؓ وغیرہ کی ایک جماعت کے بارے میں منقول ہے کہ ان میں سے بعض مرتے دم تک ملاقات چھوڑے رکھنے پر قائم رہے۔

۲...... ان میں تین صحابہؓ کا واقعہ تو بہت مشہور ہے جو غزوۂ تبوک میں نہیں گئے تھے اور نبی کریم ﷺ نے ان کو تمام مسلمانوں سے الگ تھلگ کر دیا تھا یہاں تک کہ ان کے اعزہ و اقارب اور ان کی بیویوں تک سے سلام، ملاقات، بات چیت چھوڑنے کا حکم فرمایا تھا یہ حکم اور اس پر عمل پچاس دنوں تک جاری رہا۔

۳...... خود نبی کریم ﷺ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ نے ایک ماہ تک اپنی ازواج مطہرات سے ملنا جلنا چھوڑے رکھا تھا۔

۴...... حضرت عائشہؓ نے ایک مدت تک حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے ملاقات چھوڑ رکھی تھی۔

۵...... اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ اپنے بیٹے حضرت بلالؓ سے ایک دینی معاملہ میں اس درجہ ناراض ہوئے کہ ان سے بات چیت چھوڑ دی تھی۔ اور ان سب واقعات میں ملاقات چھوڑنا دینی مصلحت سے تھا غرضیکہ ایسے بہت سے واقعات منقول ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ دینی معاملات میں خفگی و ناراضگی تین دن سے زیادہ بھی جاری رکھی جاسکتی ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ نیت صادق اور سچی رکھی جائے اور اس میں کسی نفسانی خواہش اور دنیوی غرض کا دخل نہ ہو۔ (از مظاہر حق حاشیہ ترغیب)

## مسلمان کو "اے کافر" کہنے پر وعید

(۱/ ۲۲۲۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ: يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ: وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ۔ رواه مالك و البخاري و مسلم وابوداؤد و الترمذي۔

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی کو "اے کافر" کہے تو ان دونوں میں سے ایک کی طرف ضرور لوٹے گا۔ اگر وہ شخص کافر ہو گیا تھا جیسا کہ اس نے کہا تو ٹھیک ہے ورنہ کفر خود کہنے والے کی طرف لوٹے گا"۔ (مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

(۲/ ۲۲۲۴) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: يَا عَدُوَّ اللّٰهِ، وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ۔ رواه البخاري و مسلم في حديث۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی شخص کو کافر یا "اللہ کا دشمن" کہہ کر پکارا حالاں کہ وہ ایسا نہیں ہے تو اس کا کہا ہوا خود اس پر لوٹ آتا ہے"۔ (بخاری، مسلم)

(۳/ ۲۲۲۵) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيْهِ

یَاکَافِرُ، فَھُوَ کَقَتْلِہٖ۔ رواہ البزار، ورواتہ ثقات۔

ترجمہ:...... ''حضرت عمران بن حصین ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص نے اپنے بھائی کو'' اے کافر'' کہا تو یہ اس کو قتل کرنے کی طرح ہے''۔ (بزار)

## گالم گلوچ اور لعن طعن خاص طور پر کسی معین خواہ انسان ہو یا جانور ہو یا ان کے علاوہ کوئی ہو لعنت کرنے پر وعید اور مرغ، پسو، ہوا کو گالی دینے کی ممانعت اور پاکدامن عورت یا غلام پر تہمت لگانے پر وعید

(۱/ ۴۲۲۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا، فَعَلَى الْبَادِیءِ مِنْهُمَا حَتّٰى يَتَعَدَّى الْمَظْلُوْمُ۔ رواہ مسلم و ابوداؤد والترمذی۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گالم گلوچ کرنے والے دو شخص جو کچھ بھی بکتے ہیں اس کا گناہ اس پر ہوتا ہے جس نے ابتداء کی (کہ وہی دوسرے کی گالیاں بکنے کا بھی سبب ہوا) جب تک کہ یہ مظلوم زیادتی نہ کرے''۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:...... یعنی انتقام کی حد سے آگے بڑھ کر دو کی جگہ چار سنائے اس لیے کہ اضافہ میں یہ شخص ظالم اور ابتداء کرنے والا بن گیا لہٰذا گناہ میں دونوں برابر کے شریک ہوگئے۔

(۲/ ۴۲۲۷) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔ رواہ البخاری و مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا بددینی ہے اور قتل کرنا کفر ہے''۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... بعض چیزیں زہر نہیں ہوتیں مگر زہر کا کام دے جاتی ہیں کہ ان کی عادت موت کا سبب بن جاتی ہے۔ لہٰذا اگر مسلمان کو کسی نے اس کے اسلام کی وجہ سے قتل کیا تب تو کفر حقیقی ہے اور اگر دنیوی قصہ میں یا شرعی غلط تاویل پر قتل کیا تو کفران نعمت ہے کہ اپنے قوتِ بازو اور اس کے وجود کی قدر نہ سمجھی جو زندہ رہ کر نہ معلوم کتنی عبادتیں کرتا حق تعالیٰ نے تو مٹی میں جان ڈال کر پتلہ بنایا اور ایمان دے کر اپنا محبوب قرار دیا اور اس نے اس کو خاک میں ملا دیا اور جلتے چراغ کو پھونک مار کر بجھا دیا، گویا موت وحیات اپنے قبضہ میں سمجھی اور خالقِ اجسام وارواح کا مقابلہ کیا، اس لیے ہر پہلو سے سنگین جرم ہے جو عجب نہیں کفر پر مرنے کا سبب بن جائے''۔ (از درفوائد)

(۳/ ۴۲۲۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفَعَهٗ قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ كَالْمُشْرِفِ عَلَى الْهَلَكَةِ۔

رواہ البزار باسناد جید۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو گالی دینا اس شخص کی طرح ہے جو اپنے آپ کو ہلاکت پر پیش کرے (کہ اس کی وجہ سے وہ عذاب کا مستحق ہوگا)''۔ (بزار)

(۴/ ۴۲۲۹) وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ الرَّجُلُ يَشْتِمُنِيْ وَهُوَ دُوْنِيْ، أَعَلَيَّ مِنْ بَأْسٍ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهُ؟ قَالَ: اَلْمُسْتَبَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... ''حضرت عیاض بن حمار ؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ایک شخص باوجودیکہ مجھ سے کم درجہ ہے مجھے برا بھلا کہتا ہے

کیا اگر میں اس سے بدلہ لوں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو شخص آپس میں گالم گلوچ کرنے والے دو شیطان ہیں جو ایک دوسرے پر جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف جھوٹ بناتے ہیں"۔ (صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ کسی کی گالی کے جواب میں گالی نہ دی جائے کہ عموماً گالی گلوچ میں حد سے تجاوز ہو جاتا ہے اور ایک دوسرے پر جھوٹے دعوے اور غلط باتیں منسوب کر دی جاتی ہیں۔

(۵/ ۴۳۵۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ إِلَّا وَبَيْنَهُمَا سِتْرٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَإِذَا قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ كَلِمَةَ هُجْرٍ خَرَقَ سِتْرَ اللّٰهِ۔ رواه البيهقي هكذا مرفوعًا، وقال: الصواب موقوف۔

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دو مسلمانوں کے درمیان اللہ عزوجل کی طرف سے پردہ ہوتا ہے جب ان میں سے کوئی اپنے ساتھی کے ساتھ فحش گوئی کرتا ہے تو اس نے اللہ تعالیٰ کے پردہ کو اپنے سے ہٹا دیا (یعنی اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کریں گے)"۔ (بیہقی)

(۶/ ۴۳۵۱) وَعَنْ أَبِي جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهٖ، لَا يَقُوْلُ شَيْئًا إِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: لَا تَقُلْ: عَلَيْكَ السَّلَامُ، عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ۔ قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ إِذَا أَصَابَكَ ضُرٌّ، فَدَعَوْتَهٗ كَشَفَهٗ عَنْكَ، وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ أَنْبَتَهَا لَكَ، وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَاةٍ، فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ، فَدَعَوْتَهٗ رَدَّهَا عَلَيْكَ۔ قَالَ: قُلْتُ: اعْهَدْ إِلَيَّ۔ قَالَ: لَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ، وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ، إِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ، وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلٰى نِصْفِ السَّاقِ، فَإِنْ أَبَيْتَ، فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ، فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ، وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ۔

رواه أبوداؤد واللفظ له، والترمذي وقال: حديث حسن صحيح وابن حبان في صحيحه والنسائي مختصرًا في رواية لابن حبان نحوه

ترجمہ:...... "حضرت جابر بن سلیم کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے کو مانتے ہیں اور وہ جو کچھ ان کو بتاتا ہے اس کو قبول کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا رسول اللہ ﷺ ہیں میں نے کہا: علیک السلام یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا "علیک السلام" نہ کہو۔ یہ میت کا سلام ہے، السلام علیک کہو۔ میں نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں! ارشاد فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں وہ اللہ کہ جب تم کو کوئی نقصان پہنچے اور تم اس کو پکارو تو وہ تمہارے نقصان کو دُور کرے اور جب تم پر قحط سالی آئے اور پھر تم اس کو پکارو تو وہ تمہارے لیے غلہ اگا دے۔ اور جب تم چٹیل میدان میں ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے اور تم اس کو پکارو تو وہ تمہاری سواری تمہیں واپس کر دے۔ میں نے عرض کیا مجھے نصیحت فرمایئے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کو بھی گالی نہ دینا چنانچہ میں نے اس نصیحت کے بعد نہ کسی آزاد شخص کو نہ کسی غلام کو نہ کسی اونٹ کو نہ کسی بکری کو گالی دی آپ نے دوسری وصیت فرمائی کسی نیکی کو بھی معمولی سمجھ کر نہ چھوڑنا یہاں تک کہ اپنے مسلمان بھائی سے بشاشت اور خندہ پیشانی سے بات کرنا یہ بھی نیکی ہے اور اپنا ازار (تہبند شلوار وغیرہ) آدھی پنڈلی تک اونچا رکھنا۔ اگر ایسا نہ کیا تو (کم از کم) ٹخنوں تک اونچا رکھنا۔ (ٹخنوں سے نیچے) لٹکانے سے بچنا، کیوں کہ یہ تکبر کی علامت ہے اور حق تعالیٰ شانہ تکبر کو پسند نہیں کرتے۔ اگر کوئی شخص تمہیں گالی دے اور تمہیں اس عیب اور برائی پر عار دلائے جو وہ تم میں جانتا ہو تو تم اس عیب اور برائی پر اسے عار نہ دلانا جو تم اس میں جانتے ہو اس صورت میں اس عار دلانے کا وبال اور نقصان و گناہ اسی پر ہوگا (اور تمہارے صبر کرنے کا ثواب تمہیں ملے گا جیسا کہ دوسری روایت میں ہے)"۔ (ابوداود، ترمذی، صحیح ابن حبان، نسائی)

(۷/ ۳۴۵۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ. قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ. رواه البخاري وغيره.

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑے گناہوں میں سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! آدمی اپنے والدین پر کیسے لعنت کرسکتا ہے۔ ارشاد فرمایا: اس کی صورت یہ ہے کہ) آدمی کسی کے والد کو گالی دے وہ (جواباً) اس کے والد کو گالی دے۔ اور آدمی کسی کی ماں کو گالی دے وہ (جواباً) اس کی ماں کو گالی دے (یعنی یہ شخص اپنے والدین کو گالی دیے جانے کا سبب بنے)''۔ (بخاری وغیرہ)

(۸/ ۳۴۵۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْبَغِي لِصِدِّيْقٍ أَنْ يَكُوْنَ لَعَّانًا. رواه مسلم وغيره. والحاكم وصححه، واللفظه: قال: لَا يَجْتَمِعُ أَنْ تَكُوْنُوا لَعَّانِيْنَ صِدِّيْقِيْنَ.

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدیق کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ بہت زیادہ لعنت ملامت کرنے والا ہو۔ (مسلم وغیرہ) ایک روایت میں ہے کہ یہ دونوں باتیں جمع نہیں ہوسکتیں کہ صدیق بھی ہو اور لعنت کرنے والا بھی ہو''۔ (حاکم)

فائدہ:...... ''صدیق'' کے معنی بہت زیادہ سچا بعض حضرات نے کہا ہے کہ ''صدیق'' اس شخص کو کہتے ہیں کہ جس کے قول و فعل کے درمیان کوئی تضاد نہ ہو۔ بلکہ پوری یکسانیت و مطابقت ہو۔ بعض نے کہا: صدیقیت ایک مقام ہے جس کا درجہ مقام نبوت کے بعد سب سے اعلیٰ ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی آیت ﴿فَأُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ﴾ سے مفہوم ہوتا ہے۔

حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص سچائی کی صفت سے مزین ہو اور ایسے اونچے مقام پر پہنچ چکا ہو جو مقام نبوت کے بعد سب سے اعلیٰ ہے اور اس اعتبار سے اس کے مرتبہ کو مرتبۂ نبوت سے سب سے قریبی نسبت حاصل ہے تو اس کی نشانی یہ نہیں ہونی چاہیے کہ وہ دوسروں پر لعنت کرتا رہے کیوں کہ کسی کو لعنت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو رحمت خداوندی اور بارگاہ الوہیت سے محروم اور بعید قرار دے دیا جائے جب کہ تمام انبیاء کرام کا مقصد ہی یہ رہا ہے کہ وہ مخلوق خدا کو رحمت خداوندی سے بہرہ یاب کریں اور جو بارگاہ الوہیت سے دُور ہو چکے ہیں ان کو قریب تر لائیں اسی وجہ سے اہل سنت والجماعت کا پسندیدہ شیوہ یہ ہے کہ لعن طعن ترک کیا جائے اور کسی بھی شخص کو لعنت نہ کی جائے اگرچہ وہ اس لعنت کا مستحق ہی کیوں نہ ہو، کیوں کہ جو شخص اپنے قول و فعل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خود ملعون قرار دیا جا چکا ہے اس پر لعنت کرنے کی ضرورت ہی کیا باقی رہ جاتی ہے لہٰذا ایسے شخص پر لعنت کرنا اپنی زبان کو خواہ مخواہ آلودہ کرنا اس کی لعنت میں اپنا وقت صرف کرنا اپنے وقت کو ضائع کرنا ہے۔ البتہ اس کافر پر لعنت کرنے میں حرج بھی نہیں ہے جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے خبر دی ہو کہ وہ کفر ہی کی حالت میں مرا ہے۔

لفظ ''لعان'' حدیث مذکور میں مبالغہ کا صیغہ ہے۔ جس کے معنی بہت زیادہ لعنت کرنے والا، چنانچہ ابن مالکؒ نے لکھا ہے کہ اس ارشاد گرامی میں اس لفظ کا بصیغہ مبالغہ ذکر ہونا اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ لعنت کرنے کی جو برائی اس حدیث سے واضح ہوتی ہے کہ وہ اس شخص کے حق میں نہیں ہے جس سے کبھی کبھار یعنی ایک مرتبہ یا دو مرتبہ لعنت کا صدور ہو چکا ہو۔ (از مظاہر حق تغییر یسیر)

(۹/ ۳۴۵۴) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَكُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه مسلم، وأبو داؤد لم يقل: يوم القيامة.

ترجمہ:...... ''حضرت ابودرداءؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ

(گناہگاروں کے) سفارشی بن سکیں گے اور نہ (انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ کے) گواہ بن سکیں گے"۔ (مسلم، ابوداؤد)

فائدہ:...... یعنی جو دوسروں پر بہت زیادہ لعنت کرنے والے ہوں گے قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کی تبلیغ پر گواہی دینے کے اعزاز واکرام سے محروم کیے جائیں گے اگر وہ چاہیں گے بھی کہ دوسرے لوگوں کی شفاعت کریں تو بھی نہ کر سکیں گے۔ (از مظاہر حق)

(۱۰/ ۴۳۵۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا۔ رواه الترمذی وقال: حديث حسن غريب۔

ترجمہ:...... "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ لعنت ملامت کرنے والا ہو"۔ (ترمذی)

(۱۱/ ۴۳۵۶) وَعَنْ جَرْمُوْزٍ الْهُجَيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْصِنِيْ؟ قَالَ: أُوْصِيْكَ أَلَّا تَكُوْنَ لَعَّانًا۔ رواه الطبرانی من رواية عبيد بن هوذة عن جرموز، وقد صححها ابن أبي حاتم، وتكلم فيها غيره، ورواته ثقات، ورواه أحمد فأدخل بينهما رجلا لم يسم۔

ترجمہ:...... "حضرت جرموز جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے ارشاد فرمایا میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم لعنت ملامت کرنے والے نہ بننا"۔ (طبرانی، احمد)

(۱۲/ ۴۳۵۷) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ، وَلَا بِغَضَبِهٖ، وَلَا بِالنَّارِ۔ رواه أبوداؤد والترمذی، وقال: حديث حسن صحيح، والحاكم وقال: صحيح الإسناد، رواه كلهم من رواية الحسن البصري عن سمرة، واختلف في سماعه منه۔

ترجمہ:...... "حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو نہ اللہ کی پھٹکار سے لعنت کیا کرو نہ اللہ کے غصہ سے اور نہ آگ سے"۔ (ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:...... تو ملعون ہے یا تجھ پر اللہ کی پھٹکار یا تجھ پر اللہ کا غضب ٹوٹے یا اللہ کی آگ برسے یا اللہ تجھے دوزخ میں لے جائے یہ سب کوسنے لعن میں داخل ہیں اور ممنوع ہیں۔ (از در فوائد)

(۱۳/ ۴۳۵۸) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَلْعَنُ أَخَاهُ رَأَيْنَا أَنْ قَدْ أَتٰى بَابًا مِنَ الْكَبَائِرِ۔ رواه الطبرانی بإسناد جيد۔

ترجمہ:...... "حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ اپنے بھائی پر لعنت کر رہا ہے تو ہم یہ سمجھتے کہ اس نے ایک بڑے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے"۔ (طبرانی)

(۱۴/ ۴۳۵۹) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الْأَرْضِ، فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُوْنَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِيْ لُعِنَ، فَإِنْ كَانَ أَهْلًا، وَإِلَّا رَجَعَتْ إِلٰى قَائِلِهَا۔ رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:...... "حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے، آسمان کے دروازے اس سے پرے ہی بند کر دیے جاتے ہیں تب وہ زمین پر اترتی ہے تو اس کے دروازے بھی اس سے ورے ہی بند کر دیے جاتے ہیں۔ پھر وہ دائیں، بائیں جاتی ہے پھر جب وہ کہیں گنجائش نہیں پاتی تو اس کی طرف لوٹتی ہے جس کو ملعون کہا گیا پھر اگر اس کو اس قابل پاتی ہے تو خیر ورنہ کہنے والے کی طرف پلٹتی ہے"۔ (ابوداؤد)

فائدہ:...... حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ اس حدیث کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں گنبد کے نیچے کھڑے ہو کر کسی کا گالی دو۔ اگر چھت میں کوئی سوراخ یا دائیں بائیں کوئی دریچی کھلی پائے گی تو اس کے راستہ نکل کر یا فنا ہو جائے گی یا جس کو گالی دی اس کے کان میں پہنچے گی اور کہیں جگہ نہ پائے گی تو قائل کے کان سے ٹکرائے گی اور وہ خود سنے گا کہ جو لفظ زبان سے نکالے تھے وہ اپنے اوپر پڑ رہے ہیں۔

لعنت کے معنی ہیں اللہ کی رحمت سے دُور ہونا۔ جب کوئی شخص کسی کو ملعون کہتا ہے تو اس کے دو معنی ہیں:

(۱)...... یا خبر ہے کہ اطلاع دیتا ہے تجھے اللہ نے اپنی رحمت سے دُور پھینک دیا ہے اور یہ غیب دانی کا دعویٰ ہے، اور اللہ پر حکم لگانا۔

(۲)...... یا انشاء ہے یعنی بد دعا دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے راندہ درگاہ بنائے۔

اور یہ شفقت کے خلاف ہے کیوں کہ مسلمان کی خواہش تو یہ ہونی چاہیے کہ ساری دنیا رحمت الٰہیہ میں داخل ہو جائے نہ یہ کہ داخل شدہ کو باہر کرے، اس بنا پر نبی کریم ﷺ نے کسی کافر پر بھی کبھی لعنت نہیں کی کہ آپ جنت اور دائرہ رحمت الٰہیہ کی وسعت سے واقف تھے اور آپ کی عین تمنا بلکہ کوشش یہ تھی کہ تمام ملعون تائب ہو کر مرحوم و مغفور بن جائیں۔

مگر اس کے ساتھ ہی ایک درجہ معصیت اور اظہار حقیقت کا ہے کہ معصیت پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مرتب ہوتی ہے اور اس کا مرتکب بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دُور ہے۔ لہٰذا شخصیت پر تو لعنت کا حکم لگانا ممنوع ہے مگر معصیت کے ساتھ متصف پر لعن کرنا جائز بلکہ مامور ہے مثلاً ''جھوٹے پر لعنت'' یا ''سود خور پر پھٹکار'' کہ یہ لعنت اصل میں جھوٹ اور سود خوری پر ہے اور تبعاً اس کے فاعل و متصف پر (یعنی جھوٹ بولنے والے اور سود کھانے والے پر ہے) چنانچہ ایسی لعنتیں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہیں۔ اب کسی کو ملعون کہنے کا ایک درجہ یہ بھی نکل سکتا ہے کہ دعویٰ کرتا ہے اس میں ایسی معصیت کا کہ مثلاً کذب موجود ہے جس نے اس کو مستحق لعنت بنا دیا ہے تو اب دیکھنا یہ ہے کہ اس دعویٰ میں سچا ہے یا جھوٹا۔ اگر سچا ہے تو کچھ گناہ نہیں مگر ثواب بھی نہیں۔ اور اگر جھوٹا ہے تو خود مستحق لعنت ہو گیا۔ اور حشر کے دن شفاعت اور شہادت دونوں کے قابل نہ رہا۔ چوں کہ اس کے اکثر پہلو پر خطر ہیں اس لیے معین شئے یا شخص پر لعنت کرنا مطلقاً ممنوع ہے۔ اور ارشاد ہے کہ لعنت کرنا مؤمن کی شان ہی نہیں۔ (از درر)

(۱۵/ ۴۲۶۰) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا، فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا، فَإِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ۔ قَالَ عِمْرَانُ: فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ۔ رواہ مسلم وغیرہ۔

ترجمہ:...... ''حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے کہ انصار کی ایک عورت نے جو کہ اونٹنی پر سوار تھی (اس کی سست رفتاری سے) تنگ دل ہو کر اس کو لعنت کی، رسول اللہ ﷺ نے اس کو سن لیا اور فرمایا جو کچھ اس پر لدا ہوا ہے اسے اتار لو اور اونٹنی کو چھوڑ دو کیوں کہ یہ ملعونہ ہے۔ عمرانؓ فرماتے ہیں کہ گویا میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ آدمیوں میں چلتی پھرتی ہے اور اس سے کوئی تعرض نہیں کرتا'' (مسلم وغیرہ)

فائدہ:...... یہ تنبیہ تھی کہ جب تیرے لیے معلون ہے تو اس سے نفع کیوں اٹھاتی ہے۔ لہٰذا یہ سزا خود مالک کے لیے اور دوسروں کے لیے کافی عبرت ہوگئی کہ آئندہ بے زبان جانور کے لیے لعنت کا لفظ استعمال نہ کریں۔ (از درر)

(۱۶/ ۴۲۶۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَارَ رَجُلٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَعَنَ بَعِيْرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسِرْ مَعَنَا عَلَى بَعِيْرٍ مَلْعُوْنٍ۔ رواہ ابو یعلی وابن ابی الدنیا باسناد جید۔

ترجمہ:...... ''حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا۔ اس نے اپنے اونٹ کو لعنت کی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندے! ہمارے ساتھ ایسے اونٹ پر نہ چل جو ملعون ہے''۔ (ابو یعلی، ابن ابی الدنیا)

(۱۷/ ۲۲۶۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ يَسِيْرٍ، فَلَعَنَ رَجُلٌ نَاقَةً فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا، فَقَالَ: أَخِّرْهَا فَقَدْ أُجِيْبَ فِيْهَا۔ رواہ أحمد بإسناد جید۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی چھوٹے سفر میں تھے ایک شخص نے ایک اونٹنی کو لعنت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کا مالک کہاں ہے؟ اس شخص نے کہا میں ہی ہوں۔ فرمایا: اس کے پیچھے کردو (اس کو ساتھ نہ لو) کہ تیری بددعا اس کے بارہ میں قبول ہوچکی ہے''۔ (مسند احمد)

فائدہ:...... وہ اونٹنی رحمت خداوندی سے اس معنی میں دُور ہوگئی کہ جس کی سواری میں رہے گی فلاح و مسرت کا سبب نہ بنے گی یا یہ مطلب ہے کہ انسان کسی کو بددعا دیتا ہے تو یہی خواہش رکھتا ہے کہ قبول ہو۔ لہٰذا سمجھ لے کہ قبول ہوگئی۔ لہٰذا وہ برتاؤ کر جو ملعون کے ساتھ ہونا چاہیے کیوں کہ شریف کا کام ہے کہ جو زبان سے کہے تو اس کو پورا کر کے دکھائے۔ (از درر باختصار)

(۱۸/ ۲۲۶۳) وَعَنْ زَيْدِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ فَإِنَّهُ يُوْقِظُ لِلصَّلَاةِ۔ رواہ أبو داؤد وابن حبان فی صحیحہ إلا أنہ قَالَ: فَإِنَّهُ يَدْعُوْ لِلصَّلَاةِ، رواہ النسائی مسندًا و مرسلًا

ترجمہ:...... ''حضرت زید بن خالد جہنیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرغ کو برا نہ کہو کہ وہ نماز کے لیے جگاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے وہ نماز کی دعوت دیتا ہے''۔ (ابوداود، نسائی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... جانوروں کو بھی سخت لفظ نکالنا برا ہے کہ اللہ کی بے زبان مخلوق ہے اور معذور ہے لہٰذا جو جانور کسی وجہ میں اطاعت کا سبب بنے اس کو گندے لفظ سے یاد کرنا تو کفرانِ نعمت بھی ہے، بعید نہیں کہ طاعت کی توفیق سلب ہوجائے۔ (از درر)

(۱۹/ ۲۲۶۴) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ دِيْكًا صَرَخَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَبَّهُ رَجُلٌ، فَنَهٰى عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ۔ رواہ البزار بإسناد لا بأس بہ والطبرانی إلا أنہ قال فیہ: قَالَ: لَا تَلْعَنْهُ وَلَا تَسُبَّهُ، فَإِنَّهُ يَدْعُوْ إِلَى الصَّلَاةِ۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) ایک مرغ نبی کریم ﷺ کے پاس چیخا۔ اس کو ایک شخص نے برا کہا۔ آپ نے مرغ کو برا کہنے سے منع فرمایا۔

اور ایک روایت میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کو لعنت نہ کرو، نہ برا کہو، کیوں کہ وہ نماز کے لیے بلاتا ہے''۔ (بزار، طبرانی)

(۲۰/ ۲۲۶۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَغَتْ رَجُلًا بُرْغُوْثٌ فَلَعَنَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْعَنْهَا فَإِنَّهَا نَبَّهَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لِلصَّلَاةِ۔ رواہ أبو یعلی واللفظ لہ، والبزار الا انہ قال: لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ أَيْقَظَ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ۔

ورواتہ رواۃ الصحیح الا سوید بن إبراھیم، و رواہ الطبرانی فی الاوسط، ولفظہ: ذُكِرَتِ الْبَرَاغِيْثُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّهَا تُوْقِظُ لِلصَّلَاةِ۔ ورواۃ الطبرانی ثقات الا سعید بن بشیر۔

ترجمہ:...... ''حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ ایک شخص کو پسو نے کاٹ لیا، اس نے اس کو لعنت کی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو لعنت نہ کرو اس نے انبیاءؑ میں سے ایک نبی کو نماز کے لیے جگایا تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس نے ایک نبی کو نماز فجر کے لیے جگایا تھا۔

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے پسوؤں کا ذکر آیا آپ نے ارشاد فرمایا: یہ نماز کے لیے جگاتے ہیں''۔ (ابویعلی، بزار، طبرانی)

(۲۱/ ۲۲۶۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

لَا تَلْعَنِ الرِّیْحَ، فَإِنَّهَا مَأْمُوْرَةٌ، مَنْ لَعَنَ شَیْئًا لَیْسَ لَهٗ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَیْهِ۔

رواه أبو داؤد والترمذی وابن حبان فی صحیحه، وقال الترمذی: حدیث غریب لا نعلم احدا اسنده غیر بشر بن عمر۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے ہوا پر لعنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہوا پر لعنت نہ کرو کہ وہ (بے چاری تو) مامور ہے (کہ اللہ تعالیٰ کا اسے جیسے حکم ہوتا ہے ویسے ست یا تیز چلتی ہے) اور جو ایسی چیز پر لعنت کرتا ہے جو اس کی اہل نہیں تو لعنت اسی (کہنے والے پر) پلٹتی ہے''۔ (ابوداؤد، ترمذی، صحیح ابن حبان)

(۲۲/ ۲۳۹۶) وَعَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ امْرَأً بِشَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ لِیَعِیْبَهٗ بِهٖ حَبَسَهُ اللّٰهُ فِی نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى یَأْتِیَ بِنَفَاذِ مَا قَالَ فِیْهِ۔ رواه الطبرانی بإسناد جید، ویاتی هو وغیره فی الغیبة ان شاء الله تعالیٰ۔

ترجمہ:...... حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کو بدنام کرنے کے لیے اس میں ایسی برائی بیان کرے جو اس میں نہ ہوتی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ میں قید رکھے گا یہاں تک کہ وہ اس برائی کو ثابت کردے (اور کیسے ثابت کر سکے گا) (طبرانی)

(۲۳/ ۲۳۹۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ زَارَ عَمَّةً لَهٗ فَدَعَتْ لَهٗ بِطَعَامٍ، فَأَبْطَأَتِ الْجَارِیَةُ فَقَالَتْ: أَلَا تَسْتَعْجِلِی یَا زَانِیَةُ؟ فَقَالَ عَمْرٌو: سُبْحَانَ اللّٰهِ! لَقَدْ قُلْتِ عَظِیْمًا هَلِ اطَّلَعْتِ مِنْهَا عَلٰى زِنًا؟ قَالَتْ: لَا وَاللّٰهِ. فَقَالَ: إِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: أَیُّمَا عَبْدٍ أَوِ امْرَأَةٍ قَالَ أَوْ قَالَتْ لِوَلِیْدَتِهَا: یَا زَانِیَةُ، وَلَمْ تَطَّلِعْ مِنْهَا عَلٰى زِنًا جَلَدَتْهَا وَلِیْدَتُهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِأَنَّهٗ لَا حَدَّ لَهُنَّ فِی الدُّنْیَا۔ رواه الحاکم وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:...... ''حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ وہ اپنی پھوپھی سے ملنے گئے ان کی پھوپھی نے ان کے لیے کھانا منگوایا۔ خادمہ نے کھانا لانے میں دیر کی انہوں نے خادمہ سے (غصہ میں) کہہ دیا اے زانیہ: جلدی کیوں نہیں لے آتی۔ عمروؓ نے کہا: سبحان اللہ! تم نے اس خادمہ پر بڑی بات کہہ دی، کیا تم اس کے زنا پر مطلع ہو۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں حضرت عمرؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے جس نے اپنی باندی کو اے زانیہ! کہا۔ حالاں کہ وہ اس کے زنا پر مطلع نہ ہو۔ قیامت کے دن اس کی باندی الزام دینے والے کو کوڑے لگائے گی، کیوں کہ باندیوں پر زنا کی تہمت لگانے پر دنیا میں کوئی حد نہیں ہے۔'' (حاکم)

## زمانہ کو برا کہنے پر وعید

(۱/ ۲۳۶۹) وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: یَسُبُّ بَنُوْ آدَمَ الدَّهْرَ، وَأَنَا الدَّهْرُ بِیَدِی اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ۔

وفی روایة: ''أُقَلِّبُ لَیْلَهٗ وَنَهَارَهٗ وَإِذَا شِئْتُ قَبَضْتُهُمَا''۔ رواه البخاری ومسلم وغیرهما

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی زمانہ کو برا بھلا کہتا ہے، حالاں کہ زمانہ میں ہوں کہ میرے ہی ہاتھ میں رات اور دن ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں اس کی رات اور دن کو گردش دیتا ہوں۔ اور جب چاہوں دن رات کو سمیٹ لوں گا''۔ (بخاری ومسلم)

وَفِی رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: لَا یَسُبُّ أَحَدُكُمُ الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

''ایک روایت میں ہے تم میں سے کوئی زمانہ کو برا نہ کہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے (یعنی وہی زمانہ میں جو چاہتا ہے کرتا ہے)۔'' (مسلم)

(۲/ ۲۳۷۰) وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: یُؤْذِیْنِی ابْنُ آدَمَ، یَقُوْلُ:

يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ، فَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ، فَإِنِّي أَنَا الدَّهْرُ، أُقَلِّبُ لَيْلَهُ وَنَهَارَهُ۔

رواه أبوداؤد والحاكم، وقال: صحيح على شرط مسلم۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم مجھے ایذادیتا ہے کہ کہتا ہے ہائے زمانہ بڑاخراب تم میں سے کوئی یوں نہ کہے کہ ہائے زمانہ خراب کیوں کہ زمانہ میں ہوں کہ گردش دیتاہوں اس کی رات اوردن کو"۔(ابوداؤد، حاکم)

فائدہ:...... عوام الناس بالخصوص شعراء حوادث اور پریشانیوں کو زمانہ کی طرف منسوب کر کے اس کو برا بھلا کہتے ہیں کہ ہائے گردش زمانہ نے مار لیا۔ ہائے زمانہ نے پیس دیا حالاں کہ زمانہ نام ہے گردش لیل ونہار کا۔ اور وہ خود بے حس اور محکوم ہے کہ اس کی گردش اللہ کے ہاتھ میں ہے اور وہی حوادث کا خالق اور حالات کے بدلنے میں تصرف کرنے والا ہے۔ لہٰذا زمانہ کو برا کہنا درحقیقت اللہ موجد زمانہ کو برا کہنا ہے۔ جیسے کوئی سست رفتار ریل کو کہے کمبخت چھکڑا ہے تو یہ الزام درحقیقت ڈرائیور کو ہے جو اس کو کم رفتار پر چلا رہا ہے ورنہ بے چاری ریل کا اس میں کیا دخل۔(از درر)

## مسلمان کو حقیقتاً یا مذاقاً ڈرانے اور اس کی طرف ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنے پر وعید

(۱/ ۴۲۷۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَسِيْرُوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَانْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى حَبْلٍ مَعَهُ فَأَخَذَهُ، فَفَزِعَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا۔ رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:...... "حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے یہ قصہ سنایا کہ وہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جارہے تھے کہ ان میں سے ایک صحابی کو نیند آگئی دوسرے آدمی نے جاکر (مذاق میں) اس کی رسی لے لی۔(جب سونے والے کی آنکھ کھلی اور اسے اپنی رسی نظر نہ آئی) تو وہ پریشان ہوگیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے"۔(ابوداؤد)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ مذاق میں بھی کسی مسلمان کو ڈرانا جائز نہیں۔

(۲/ ۴۲۷۲) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيْرٍ فَخَفَقَ رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَتِهِ، فَأَخَذَ رَجُلٌ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، فَانْتَبَهَ الرَّجُلُ فَفَزِعَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا۔ رواه الطبراني في الكبير، ورواته ثقات، و رواه البزار من حديث ابن عمر مختصرًا۔

(لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَوْ مُؤْمِنٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا)

ترجمہ:...... "حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص کو اپنی سواری پر اونگھ آگئی۔ دوسرے کسی شخص نے (اسی دوران) اس کے ترکش میں سے تیر لے لیا۔ جب وہ اچانک بیدار ہوا تو (تیر نہ پاکر) پریشان ہوگیا اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کسی مسلمان یا مؤمن کے لیے حلال نہیں کہ کسی مسلمان کو ڈرائے"۔(طبرانی، بزار)

(۳/ ۴۲۷۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَأْخُذَنَّ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ أَخِيْهِ لَاعِبًا، وَلَا جَادًّا۔ رواه الترمذي، فقال: حديث حسن غريب۔

ترجمہ:...... "حضرت یزیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے

سامان کو نہ مذاق میں لے اور نہ حقیقت میں (بغیر اجازت کے) لے"۔ (سنن ترمذی)

(۴/ ۴۲۷۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُشِيْرُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ، فَيَقَعَ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ. رواه البخاری و مسلم۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اس لیے کہ اس کو معلوم نہیں کہ کہیں شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار کھینچ لے (ہتھیار اشارے اشارے میں مسلمان بھائی کے جا لگے اور اس کی سزا میں وہ اشارہ کرنے والا) جہنم میں جا گرے"۔ (بخاری، مسلم)

(۵/ ۴۲۷۵) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَنْتَهِيَ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهِ. رواه مسلم۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ابوالقاسم محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی طرف لوہے یعنی ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرتا ہے اس پر فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اس (لوہے سے اشارہ کرنے) کو چھوڑ نہیں دیتا اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو"۔ (مسلم)

(۶/ ۴۲۷۶) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوبکر ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے سامنے آئیں (اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے) تو قاتل و مقتول دونوں (دوزخ کی) آگ میں ہوں گے"۔

(۷/ ۴۲۷۷) وَفِي رِوَايَةٍ: إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيْهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلَى حَرْفِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيْعًا۔ قَالَ: فَقُلْنَا: أَوْ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔ رواه البخاری و مسلم۔

ترجمہ:...... "اور ایک روایت میں ہے کہ جب دو مسلمانوں میں سے ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائے تو دونوں جہنم کے کنارے پر ہوں گے۔ جب ایک دوسرے کو قتل کر دے تو دونوں جہنم میں داخل ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یا عرض کیا گیا: یارسول اللہ! قاتل کا دوزخ میں جانا تو ظاہر ہے لیکن مقتول (دوزخ میں) کیوں جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس لیے کہ اس نے بھی تو اپنے ساتھی کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا"۔ (بخاری، مسلم)

## لوگوں کے درمیان صلح کرانے کی ترغیب

(۱/ ۴۲۷۸) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوْا بَلَى. قَالَ: إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ۔ رواه أبوداؤد و الترمذی و ابن حبان في صحيحه، وقال الترمذی: حديث صحيح۔

ترجمہ:...... "حضرت ابودرداء ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسا عمل نہ بتادوں جس کے ثواب کا درجہ روزے، نماز، اور صدقہ کے ثواب سے زیادہ ہے۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمایئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپس میں دشمنی رکھنے والے) دو شخصوں کے درمیان صلح کرانا۔ (اس کے بعد فرمایا کہ) اور دو آدمیوں کے درمیان فساد بگاڑ پیدا کرنا ایک ایسی خصلت ہے جو مونڈنے والی ہے (یعنی اس خصلت کی وجہ سے مسلمانوں کے معاملات اور دین میں نقصان وخلل پیدا ہوتا ہے)"۔ (ابوداؤد، ترمذی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... ملا علی قاریؒ نے بعض حضرات کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حدیث پاک میں صلح کرانے کو جو روزہ، صدقہ اور نماز سے افضل کہا گیا ہے یہاں فرض نماز، فرض روزہ، فرض صدقہ مراد نہیں بلکہ نوافل مراد ہیں اس کے بعد ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ میرا کہنا یہ ہے کہ ویسے تو یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ حقیقی مراد کیا ہے لیکن اگر دو فریقوں کے درمیان پائی جانے والی دشمنی و عداوت و دشمنی کو ختم کرانا اور دونوں فریقوں کے درمیان صلح صفائی کرانا مذکورہ فرض عبادات سے بھی افضل ہو کیوں کہ اول تو وہ عبادات ایسا عمل ہے جو کسی وقت چھوٹ جائیں تو ان کی قضا، ہو سکتی ہے۔ جب کہ اس عداوت و دشمنی کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والی جانیں تباہ و برباد ہونے والے مال و اسباب اور بے حرمت ہونے والی عزت و ناموس کی مکافات ممکن نہیں۔ دوسرے یہ کہ ان عبادات کا تعلق حقوق اللہ سے ہے۔ اور مذکورہ ہلاکت و تباہی کا تعلق حقوق اللہ سے زیادہ حقوق العباد کی اہمیت ہے۔ لہٰذا اس حقیقت کی بناء پر یہ کہنا زیادہ صحیح ہو سکتا ہے کہ جنس عمل کو ان عبادات پر جزوی فضیلت بہر حال حاصل ہے اور حدیث پاک کے آخری جملہ ''دو آدمیوں کے درمیان فساد و بگاڑ پیدا کرنا ایک ایسی خصلت ہے جو مونڈنے والی ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان افتراق و انتشار کے فتنہ کا بیج بونا ایک ایسی خصلت ہے جو دین کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ اور ثواب کے حصول کو بالکل ختم کر دیتی ہے۔ جیسا کہ استرا بالوں کو جڑ سے صاف کر دیتا ہے۔ (از مظاہر حق باختصار)

اور مولانا عاشق الٰہیؒ لکھتے ہیں کہ ہر قسم کی قومی اور ملکی بہبودی جو کہ متعدی نفع ہے چوں کہ باہمی اتفاق پر موقوف ہے لہٰذا عبادات کے لازمی نفع سے مقدم ہے۔ (از ذرر)

(۲/ ۲۲۷۹) وَعَنْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمْ يَكْذِبْ مَنْ نَمَى بَيْنَ اثْنَيْنِ لِيُصْلِحَ۔

ترجمہ:...... ''حضرت ام کلثوم (بنت عقبہ بن ابی معیط) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ آدمی جھوٹا نہیں ہے جو باہم لڑنے والے آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کرے اور اس سلسلہ میں (ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو) خیر اور بھلائی کی باتیں پہنچائے اور (اچھا اثر ڈالنے والی) اچھی باتیں کرے''۔ (سنن ابوداؤد)

فائدہ:...... معلوم ہوا اختلاف اور فتنہ کو ختم کرنے کے لیے اپنی طرف سے کچھ کہہ دینا جھوٹ نہیں ہے۔

(۳/ ۲۲۸۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ إِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ۔ رواه الطبراني والبزار، وفي إسناده عبدالرحمٰن بن زياد بن انعم، وحديثه هذا حسن لحديث ابي الدرداء المتقدم۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل صدقہ آپس میں صلح کرانا ہے''۔ (طبرانی، بزار)

## اپنے مسلمان بھائی کی عذرخواہی کو قبول نہ کرنے پر وعید

(۱/ ۲۲۸۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عِفُّوا عَنْ نِسَاءِ النَّاسِ تعف نِسَاؤُكُمْ، وَبِرُّوْا آبَاءَكُمْ تَبَرَّكُمْ أَبْنَاؤُكُمْ وَمَنْ أَتَاهُ أَخُوْهُ مُتَنَصِّلًا فَلْيَقْبَلْ ذٰلِكَ مُحِقًّا كَانَ أَوْ مُبْطِلًا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ لَمْ يَرِدْ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔ رواه الحاكم من رواية سويد عن قتادة عن ابي رافع عنه، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ تم لوگوں کی عورتوں سے عفت و پاکدامنی اختیار کرو (یعنی تم دوسری عورتوں پر بری نظر نہ رکھو) تمہاری عورتیں (دوسرے لوگوں سے) عفیف اور پاکدامن رہیں گی۔ تم اپنے والد کے ساتھ اچھا سلوک کرو نیکی

کرو، تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے اور جس کا کوئی (مسلمان) بھائی عذر لے کر آئے تو وہ اس کے عذر کو قبول کرے خواہ وہ عذر خواہی صحیح ہو یا غلط اگر وہ عذر قبول نہیں کرے گا تو اسے میرے حوض پر آنا نصیب نہ ہوگا"۔ (حاکم)

(۲/ ۲۲۸۲) وَعَنْ جُوْدَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اعْتَذَرَ إِلٰى أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ، فَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ كَانَ عَلَيْهِ مَا عَلٰى صَاحِبِ مَكْسٍ، رواه أبوداؤد فی المراسيل وابن ماجه بإسنادين جيدين، الا انه قال: كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ، ورواه الطبرانی فی الاوسط من حديث جابر بن عبدالله۔

ترجمہ:......"حضرت جودان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے (اپنے کسی قصور پر) عذر خواہی کرے اور وہ مسلمان شخص (اس کو معذور نہ قرار دے کر) اس کے عذر کو قبول نہ کرے (مثلاً یوں کہے کہ تمہیں کوئی عذر نہ تھا بلکہ تم عذر کے نام پر جھوٹ بولتے ہو یا یوں کہے کہ تم عذر تو رکھتے ہو مگر میں تمہارا عذر قبول نہیں کرتا) تو وہ اسی درجہ کا گنہگار ہوگا جس درجہ کا محصول لینے والا عشر لینے والا گناہگار ہوتا ہے"۔ (ابوداؤد)

فائدہ:...... ناحق محصول لینے والا اور خلاف شرع محصولات لگانے والا بہت سخت گناہگار ہوتا ہے۔ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ وہ جنت میں نہ جائے گا عذر خواہی کو قبول نہ کرنے اور محصول لینے والے میں مشابہت کی وجہ شاید یہ ہے کہ عذر قبول نہ کرنے والا بھی محصول لینے والے کی طرح عذر قبول نہیں کرتا کوئی تاجر لاکھ کہے کہ مجھ پر اس قدر محصول نہیں آتا یا میرے پاس تجارت کا مال نہیں بلکہ امانت کا ہے اور یا یہ کہ میں قرض دار ہوں۔ یہ محصول ادا نہیں کر سکتا وغیرہ وغیرہ مگر وہ اس کی کسی بات کو تسلیم نہیں کرتا اور اس سے زبردستی محصول وصول کرتا ہے۔

## چغل خوری پر وعید

(۱/ ۲۲۸۳) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ۔

وفی رواية: قَتَّاتٌ۔ رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی۔

ترجمہ:......"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چغل خور آدمی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا"۔

(بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ چغل خوری کی عادت ان سنگین گناہوں میں سے ہے جو جنت کے داخلہ میں رکاوٹ بننے والے ہیں اور کوئی آدمی اس گندی اور شیطانی عادت کے ساتھ جنت میں نہ جا سکے گا، ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کسی کو معاف کر کے یا اس جرم کی سزا دے کر اس کو پاک کر دے تو اس کے بعد داخلہ ہو سکے گا۔

"چغل خوری" کے معنی ہیں کسی کی خطا کو ایسے شخص تک پہنچانا جو سزا پر قدرت رکھتا ہو اور یہ سنگ دلی کا اثر ہے کہ اپنے بھائی کو دکھ میں دیکھے بلکہ اپنے ہاتھوں ڈالنے سے خوش ہوتا ہے۔ ایسی گندی طبیعت عقلاً بھی جنت کے شایان نہیں کہ وہاں ہر شخص کو اس کی خواہش کے موافق عطا کرنے کا وعدہ ہے، لہٰذا اگر چغل خور جنت میں بھی گیا تو اہل جنت کی راحت دیکھ کر چاہے گا کہ ان کو عذاب میں مبتلا دیکھے اس کی خواہش پوری کی جائے تو ان کی عزت چھنی جائے اور ان کو خوش رکھا جائے تو اس کی خواہش پوری نہ ہو اس لیے یہ جنت میں جانے کے قابل نہیں۔

البتہ چغل خوری یا غیبت اگر خود غرضی کے لیے نہیں بلکہ خود مجرم کی یا دوسروں کی اصلاح کے لیے ہو تو ایسا ہے جیسا کہ کسی کے مرض کا طبیب سے کہنا یا اس کے نشتر لگوانا یا اس نیت سے اس کے ہاتھ کٹوانا کہ جان اور باقی جسم بچ جائے۔ لہٰذا جہاں شریعت میں اس کی اجازت یا صحابہ سے ارتکاب اور نبی کریم ﷺ سے اس کی سماع ثابت ہو وہ ایسے ہی مواقع ہیں کہ صورت سے غیبت یا چغل خوری کی مگر جرائم کا سد باب اور

امن عام کا نظم اسی پر موقوف ہے۔ معلوم ہوا مدار نیت پر ہے کہ وہی فعل کی محرک ہوتی ہے اگر وہ خود غرضی و سنگ دلی ہے تو حرام ہے اور اصلاح خلق ورفاہِ عام ہے تو جائز بلکہ مامور ہے۔ (از معارف، درر)

(۲/ ۲۳۸۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَرَّ بِقَبْرَیْنِ یُعَذَّبَانِ فَقَالَ: إِنَّھُمَا یُعَذَّبَانِ، وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ بَلٰی إِنَّہٗ کَبِیْرٌ، أَمَّا أَحَدُھُمَا فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ. الحدیث رواہ البخاری، واللفظ لہ ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ، ورواہ ابن خزیمة فی صحیحہ بنحوہ

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بھی کسی بڑی چیز پر نہیں ہو رہا (کہ جس سے بچنا مشکل ہو) ان میں ایک تو چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا''۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن خزیمہ)

(۳/ ۲۳۸۵) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: خِیَارُ عِبَادِاللّٰہِ الَّذِیْنَ إِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ، وَشِرَارُ عِبَادِاللّٰہِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِیْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْأَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ لِلْبُرَآءِ الْعَنَتَ. رواہ احمد۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبدالرحمن بن غنم ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے سب سے بہتر بندے وہ ہیں کہ ان کو دیکھ کر اللہ یاد آئے اور سب سے برے وہ ہیں جو چغل خور ہوں دوستوں میں جدائی ڈالنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے پاک دامن بندوں کو کسی گناہ یا کسی پریشانی میں مبتلا کرنے کی کوشش میں لگے رہنے والے ہوں''۔ (احمد)

## غیبت اور بہتان پر وعید اور غیبت پر رد اور بہتان کے ازالہ کی ترغیب

(۱/ ۲۳۸۶) عَنْ أَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: إِنَّ دِمَاءَکُمْ وَأَمْوَالَکُمْ وَأَعْرَاضَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذا، أَلَا ھَلْ بَلَّغْتُ. رواہ البخاری ومسلم وغیرھما۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجة الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: بے شک تمہاری جانیں، تمہارے مال، تمہاری آبروئیں، ایک دوسرے کے لیے ایسی قابل احترام ہیں جیسا کہ تمہارا آج کا دن، تمہارے اسی مہینہ اور اس شہر میں توجہ سے سنو! میں نے تم تک پیغام الٰہی پہنچا دیا''۔ (بخاری، مسلم وغیرہما)

(۲/ ۲۳۸۷) وَعَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مِنْ أَرْبَی الرِّبَا اسْتِطَالَةُ الْمَرْءِ فِیْ عِرْضِ أَخِیْہِ. رواہ البزار بإسنادین أحدھما قوی، وھو فی بعض نسخ أبی داؤد۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین سود اپنے مسلمان بھائی کی آبروریزی کرنا (یعنی اس کی عزت کو نقصان پہنچانا ہے چاہے کسی طریقے سے ہو مثلاً غیبت کرنا، حقیر سمجھنا، رسوا کرنا، وغیرہ وغیرہ)''۔ (بزار)

(۳/ ۲۳۸۸) وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَرْبَی الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةَ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ. رواہ ابوداؤد۔

ترجمہ:...... ''حضرت سعید بن زید ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدترین سود کسی مسلمان کی عزت پر ناحق حملہ کرنا ہے''۔ (سنن ابوداؤد)

(۴/ ۲۳۸۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: حَسْبُکَ مِنْ صَفِیَّةَ کَذَا وَ کَذَا، قَالَ

بَعْضُ الرُّوَاةِ: تَعْنِي قَصِيْرَةً۔ فَقَالَ: لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَتْ بِمَاءِ الْبَحْرِ لَمَزَجَتْهُ۔ قَالَتْ: وَحَكَيْتُ لَهُ إِنْسَانًا فَقَالَ: مَا أُحِبُّ أَنْ حَكَيْتِ لِي إِنْسَانًا وَأَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا۔

رواه ابوداؤد والترمذي والبيهقي، وقال الترمذي: حديث حسن صحيح۔

ترجمہ:...... ''حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ سے کہا بس آپ کو تو صفیہ کا پست قد ہونا کافی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے (طعن وتحقیر کے ساتھ) ایسا کلمہ کہا کہ اگر اس میں سمندر کو ملا دیا جائے تو اس پر بھی غالب آ جائے اور میں نے آپ کے سامنے ایک شخص کی نقل اتاری تو آپ نے فرمایا مجھے اتنا اور اتنا (مال بھی) ملے تب بھی پسند نہیں کہ تم کسی کی نقل میرے سامنے اتارو''۔ (ابوداؤد، ترمذی، بیہقی)

(۵/ ۴۲۹۰) وَعَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُ اعْتَلَّ بَعِيْرٌ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ، وَعِنْدَ زَيْنَبَ فَضْلُ ظَهْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَبَ: أَعْطِيْهَا بَعِيْرًا، فَقَالَتْ: أَنَا أُعْطِي تِلْكَ الْيَهُوْدِيَّةَ؟ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَجَرَهَا ذَا الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمَ، وَبَعْضَ صَفَرٍ۔ رواه أبو داؤد عن سمية عنها، وسمية لم تنسب۔

ترجمہ:...... ''حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں، حضرت صفیہؓ کا اونٹ بیمار ہو گیا۔ حضرت زینبؓ کے پاس زائد اونٹ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت زینبؓ سے کہا تم صفیہؓ کو ایک اونٹ دے دو حضرت زینبؓ نے کہا میں اور اس یہودی عورت کو اونٹ دوں؟ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر ان سے ناراض ہو گئے۔ اور ذوالحجہ، محرم اور صفر کے چند دن تک حضرت زینبؓ کو نبی کریم ﷺ نے چھوڑے رکھا (ان کے ہاں نہ جاتے تھے)''۔ (ابوداؤد)

(۶/ ۴۲۹۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُمْ ذَكَرُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالُوْا: لَا يَأْكُلُ حَتّٰى يُطْعَمَ، وَلَا يَرْحَلُ حَتّٰى يُرْحَلَ لَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْتَبْتُمُوْهُ۔ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا حَدَّثْنَا بِمَا فِيْهِ۔ قَالَ: حَسْبُكَ إِذَا ذَكَرْتَ أَخَاكَ بِمَا فِيْهِ. رواه الأصبهاني بإسناد حسن۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں، نبی کریم ﷺ کے سامنے لوگوں نے ایک آدمی کا تذکرہ کیا اور کہا کوئی دوسرا اس کے کھانے کا انتظام کرے تو یہ کھاتا ہے اور کوئی دوسرا اس کو سواری پر کجاوہ کس کر دے دے تو یہ پھر اس پر سوار ہوتا ہے (یہ بہت سست ہے اپنے کام خود نہیں کر سکتا) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کی غیبت کی۔ ان لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے وہی بات کہی ہے جو اس میں موجود ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غیبت ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ تم اپنے بھائی کا وہ عیب بیان کرو جو اس میں موجود ہے''۔ (اصبہانی)

(۷/ ۴۲۹۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَخَلَّلْ، فَقَالَ: وَمِمَّا أَتَخَلَّلُ؟ مَا أَكَلْتُ لَحْمًا، قَالَ: إِنَّكَ أَكَلْتَ لَحْمَ أَخِيْكَ۔ حديث غريب رواه ابو بكر بن ابي شيبة والطبراني، واللفظ له، ورواته رواة الصحيح۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی اُٹھ کر چلا گیا اس کے جانے کے بعد ایک آدمی اس کے عیب بیان کرنے لگ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا خلال کرو (اس گوشت کو جو تم نے غیبت کر کے کھایا ہے مراد ہے کہ توبہ کرو) اس نے عرض کیا میں کس چیز سے خلال کروں میں نے تو کوئی (حرام) گوشت نہیں کھایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: غیبت کر کے) تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے''۔ (ابوبکر بن ابی شیبہ)

(۸/ ۴۲۹۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ لَحْمَ أَخِيْهِ فِي الدُّنْيَا قُرِّبَ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ لَهُ: كُلْهُ مَيْتًا كَمَا أَكَلْتَهُ حَيًّا، فَيَأْكُلُهُ وَيَكْلَحُ وَيَضِجُّ. رواه أبو يعلى والطبراني وأبو الشيخ في كتاب التوبيخ إلا أنه قال: يصيح، بالصاد المهملة. كلهم من رواية محمد بن اسحاق، وبقية رواة بعضهم ثقات۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھایا (یعنی اس کی غیبت کی) قیامت کے دن اس کے قریب کیا جائے گا۔ اور اس سے کہا جائے گا اس کو جیسا کہ تم نے زندہ کھایا تھا اب مردار کھاؤ۔ وہ کھائے گا اور تیوری چڑھائے گا اور چیخے چلائے گا''۔ (ابویعلیٰ، طبرانی، ابوالشیخ)

(۹/ ۴۳۹۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى بَغْلٍ مَيِّتٍ فَقَالَ لِبَعْضِ أَصْحَابِهٖ: لَأَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ مِنْ هٰذَا حَتّٰى يَمْلَأَ بَطْنَهٗ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ. رواه أبو الشيخ ابن حبان وغيره موقوفا۔

ترجمہ:...... ''حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ ان کا گزر کسی مرے ہوئے خچر پر ہوا انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آدمی اس مرے ہوئے خچر کا گوشت پیٹ بھر کر کھائے یہ مسلمان کے گوشت کھانے (یعنی اس کی غیبت کرنے) سے بہتر ہے''۔ (ابوالشیخ ابن حبان وغیرہ)

(۱۰/ ۴۳۹۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالزِّنَا أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ يَقُوْلُ: أَتَيْتُ امْرَأَةً حَرَامًا وَفِي كُلِّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ إِلٰى أَنْ قَالَ: فَمَا تُرِيْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي، فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجَمَ. فَرُجِمَ. فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: انْظُرْ إِلٰى هٰذَا الَّذِيْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَدَعْ نَفْسَهٗ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ۔ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً. فَمَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ، فَقَالَ: أَيْنَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ؟ فَقَالُوْا: نَحْنُ ذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُمَا: كُلَا مِنْ جِيْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ، فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ، مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هٰذَا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ هٰذَا الرَّجُلِ آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ هٰذِهِ الْجِيْفَةِ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّهُ الْآنَ فِيْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيْهَا۔

رواه ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں حضرت (ماعز بن مالک) اسلمیؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور انہوں نے چار مرتبہ اپنے بارے میں اس بات کا اقرار کیا کہ میں نے ایک عورت سے حرام کا ارتکاب کیا ہے۔ ہر مرتبہ نبی کریم ﷺ دوسری طرف منہ پھیر لیتے تھے۔ پھر آگے حدیث کا مضمون اور بھی ہے جس میں یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس بات سے کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک فرمادیں چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان کو رجم کرنے کا حکم فرمایا۔ اس پر ان کو رجم کیا گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے دو انصاری صحابہؓ کو سنا ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا اس آدمی کو دیکھو، اللہ تعالیٰ نے تو اس پر پردہ ڈالا تھا لیکن یہ خود اپنے پیچھے پڑ گیا جس کی وجہ سے اسے کتے کی طرح پتھر مارے گئے۔ نبی کریم ﷺ یہ سن کر خاموش ہوگئے پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد آپ کا گزر ایک مردار گدھے کے پاس سے ہوا جس کا پاؤں (پھولنے کی وجہ سے) اوپر اٹھا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں اور فلاں آدمی دونوں کہاں ہیں؟ ان دونوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم دونوں یہ ہیں آپ نے فرمایا تم دونوں اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ، ان دونوں نے کہا یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اس کو کون کھا سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی تم دونوں نے اپنے بھائی کی (پیٹھ پیچھے) بے عزتی کی ہے وہ مردار کھانے سے زیادہ سخت ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے''۔ (صحیح ابن حبان)

(۱۱/ ۴۳۹۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَظَرَ فِي النَّارِ، فَإِذَا قَوْمٌ يَأْكُلُوْنَ الْجِيَفَ۔ قَالَ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ، وَرَأٰى رَجُلًا أَحْمَرَ أَزْرَقَ جِدًّا، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰذَا عَاقِرُ النَّاقَةِ۔ رواه أحمد ورواته الصحيح خلا قابوس بن ابي ظبيان۔

ترجمہ:…… ''حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ جس رات نبی کریم ﷺ کو معراج پر لے جایا گیا تو آپ نے دوزخ میں ایسے لوگوں کو دیکھا جو مردار کھا رہے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے گوشت کھاتے تھے (یعنی ان کی غیبت کرتے تھے) اور آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو سرخ اور گہرے نیلے رنگ کا تھا۔ دریافت فرمایا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا وہ ہے جس نے (حضرت صالح علیہ السلام) کی اونٹنی کے کونچے کاٹے تھے''۔ (مسند احمد)

(۱۳/ ۲۲۹۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ، وَيَقَعُوْنَ فِي أَعْرَاضِهِمْ۔ رواه أبوداؤد، وذكر ان بعضهم رواه مرسلًا۔

ترجمہ:…… ''حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میرے رب نے مجھے معراج نصیب فرمائی تو میرا گزر ایک قوم پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور ان سے اپنے منہ اور سینے کھرچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں (جو غیبتیں کر کے گویا) لوگوں کے گوشت کھاتے اور ان کی آبرو کے پیچھے پڑتے ہیں''۔ (ابوداود)

فائدہ:…… اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے عیوب کو چھپا رکھا ہے کون انسان ہے جو عیوب سے خالی ہو۔ جیسے ہر پیٹ میں پاخانہ کی الابلا بھری پڑی ہے مگر گوشت نے پردہ ڈال رکھا ہے ورنہ کوئی کسی کے پاس بیٹھ نہ سکتا جو شخص کسی کی پیٹھ پیچھے کسی کی غیبت کرتا ہے اور اپنی عزت بڑھانے کے لیے اس کے عیوب کا پردہ چاک کرتا ہے وہ گویا مردار کا گوشت کھاتا ہے اور اپنا مٹاپا بڑھانے کے لیے اس کو چھپی ڈھکی گھناؤنی چیزوں کو کھولتا ہے کہ اس بے چارے کو خبر بھی نہیں کہ اس کا بھائی اس کے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہے، شیر باوجود جانور اور درندہ ہونے کے مردار گوشت کھانے سے نفرت کرتا ہے تو مسلمان جس کو انسانیت کے ساتھ اللہ والوں کی ہمدردی کا دعویٰ ہے زیادہ مستحق ہے کہ کراہت کرے کیوں کہ یہ بدمذاقی زنا وغیرہ سے بھی زیادہ گندی ہے کہ وہ صرف اپنے نفس کے ساتھ بے دردی ہے۔ (از درِ تفسیر واختصار)

(۱۳/ ۲۲۹۸) وَعَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ الْمَقْرَائِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِرِجَالٍ تُقْرَضُ جُلُوْدُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يَتَزَيَّنُوْنَ لِلزِّنْيَةِ. قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِجُبٍّ مُنْتِنِ الرِّيْحِ، فَسَمِعْتُ فِيْهِ أَصْوَاتًا شَدِيْدَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: نِسَاءٌ كُنَّ يَتَزَيَّنَّ لِلزِّنْيَةِ، وَيَفْعَلْنَ مَا لَا يَحِلُّ لَهُنَّ. ثُمَّ مَرَرْتُ عَلَى نِسَاءٍ وَرِجَالٍ مُعَلَّقِيْنَ بِثُدِيِّهِنَّ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْلُ؟ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ اللَّمَّازُوْنَ وَالْهَمَّازُوْنَ. وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ''وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ'' (الهمزة: ۱) رواه البيهقي۔

ترجمہ:…… ''حضرت راشد بن سعد مقرائی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج نصیب ہوئی میرا ایسے لوگوں پر سے گزر ہوا جن کی کھالوں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹا جا رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا یہ وہ ہیں جو بدکاری کی (طرف بلانے کے لیے) زینت کرتے تھے پھر میں ایسے کنوئیں پر سے گزرا جو بڑا بدبودار تھا؟ اس میں، میں نے سخت خطرناک آوازیں سنیں۔ میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں! انہوں نے بتایا یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا و بدکاری کے لیے زینت کرتی تھیں اور حرام کا ارتکاب کرتی تھیں پھر میں ایسے مردوں اور عورتوں پر سے گزرا جو اپنے پستانوں کے ساتھ لٹکے پڑے تھے میں نے دریافت کیا: اے جبرئیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ عیب چننے والے طعنہ دینے والے ہیں اور اس پر اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ جس کا ترجمہ یہ ہے ''خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والے کی)''۔ (بیہقی)

(۱۳/ ۲۲۹۹) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَفَعَتْ رِيْحٌ مُنْتِنَةٌ، فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرُوْنَ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ؟ هٰذِهِ رِيْحُ الَّذِيْنَ يَغْتَابُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ رواه أحمد و ابن أبي الدنيا، و رواة أحمد ثقات۔

ترجمہ:...... ''حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے کہ ایک گندی بو اٹھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جانتے بھی ہو کہ یہ بو کس چیز کی ہے؟ یہ ان کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کرتے ہیں''۔ (احمد، ابن ابی الدنیا)

(۱۵/ ۲۵۰۰) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أُمَاشِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِيْ، وَرَجُلٌ عَلٰى يَسَارِهٖ، فَإِذَا نَحْنُ بِقَبْرَيْنِ أَمَامَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ وَبَلٰى، فَأَيُّكُمْ يَأْتِيْنِيْ بِجَرِيْدَةٍ فَاسْتَبَقْنَا فَسَبَقْتُهٗ فَأَتَيْتُهٗ بِجَرِيْدَةٍ، فَكَسَرَهَا بِنِصْفَيْنِ، فَأَلْقٰى عَلٰى ذَا الْقَبْرِ قِطْعَةً وَعَلٰى ذَا الْقَبْرِ قِطْعَةً، قَالَ: إِنَّهٗ يُهَوَّنُ عَلَيْهِمَا مَا كَانَتَا رَطْبَتَيْنِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ إِلَّا فِي الْغِيْبَةِ وَالْبَوْلِ۔ رواه أحمد وغيره بإسناد رواته ثقات۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابی بکرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک دفعہ) میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ میرے ہاتھ کو پکڑے ہوئے تھے اور ایک صاحب آپ کے بائیں طرف چل رہے تھے کہ ہمارے سامنے دو قبریں آئیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بھی کسی بڑی چیز پر نہیں ہو رہا (کہ جس سے بچنا مشکل ہو) اور بے شک وہ بڑے گناہوں میں سے ہے تم میں سے کون ایک ٹہنی لائے گا؟ ہم دونوں لینے کو دوڑے میں ان صاحب سے آگے بڑھ کر لے آیا، چنانچہ آپ نے اس کے آدھے دو ٹکڑے کیے اس قبر پر ایک ٹکڑا ڈالا۔ اور دوسری قبر پر ایک ٹکڑا ڈالا۔ ارشاد فرمایا: جب تک یہ تازہ رہیں گے ان پر سے عذاب ہلکا کر دیا جائے گا اور ان کو عذاب غیبت کرنے اور پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے پر ہو رہا ہے''۔ (احمد)

فائدہ:...... پہلے اسی قسم کی ایک روایت گزری ہے جس میں چغل خوری کی وجہ سے عذاب کا ذکر تھا۔ حافظ منذریؒ فرماتے ہیں ممکن ہے دو مرتبہ ایسا واقعہ پیش آیا ہو ایک مرتبہ آپ نے چغل خوری کی وجہ سے عذاب کا ذکر فرمایا اور دوسری مرتبہ غیبت کا۔

(۱۶/ ۲۵۰۱) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ۔ قِيْلَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيْ أَخِيْ مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ۔ رواه مسلم و أبوداؤد والترمذي والنسائي، وقد روى هذا الحديث من طرق كثيرة، وعن جماعة من الصحابة اكتفينا بهذا عن سائرها لضرورة البيان۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جانتے بھی ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: اپنے بھائی کا اس طرح ذکر کرنا جو اسے ناگوار گزرے۔ عرض کیا گیا: بھلا اگر بھائی میں وہ (عیب) موجود ہو جس کا میں تذکرہ کرتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: اگر وہ عیب موجود ہے تب تو غیبت ہوئی۔

(۱۷/ ۲۵۰۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ أَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔

رواه أبو داؤد في حديث، والطبراني، (وزاد: وليس بخارج) والحاكم بنحوه، وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو کسی مسلمان کے بارے میں ایسی برائی کرے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو ''ردغة الخبال'' (جہاں دوزخیوں کی پیپ اور خون کی کیچڑ ہوتی ہے) اس وقت تک رکھے گا جب تک (سزا پا کر) اس

سے صاف نہ ہو جائے جو اس نے کہا تھا۔ اور ایک روایت میں ہے اس سے صاف نہ ہو سکے گا''۔ (حاکم)

(۱۸/ ۲۵۰۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسٌ لَيْسَ لَهُنَّ كَفَّارَةٌ: اَلشِّرْكُ بِاللهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَبَهْتُ مُؤْمِنٍ وَالْفِرَارُ مِنَ الزَّحْفِ وَيَمِيْنٌ صَابِرَةٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالًا بِغَيْرِ حَقٍّ۔ رواه احمد من طريق بقية، وهو قطعة من حديث۔

ترجمہ: ...... ''حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ گناہ ایسے ہیں کہ جن کا کوئی کفارہ نہیں ہے (کہ آدمی اس کے بدلہ کچھ دے دلا کر چھٹکارا حاصل کرلے)۔ ① ۔ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، ② ۔ ناحق قتل، ③ ۔ مسلمان پر بہتان باندھنا، ④ ۔ عین جہاد کے وقت میدان سے بھاگنا، ⑤ ۔ ایسی (جھوٹی) پکی قسم کھانا کہ ناحق اس سے کسی کا مال ہتھیالے''۔ (احمد)

(۱۹/ ۲۵۰۴) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ بِالْغَيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ. رواه أحمد بإسناد حسن، وابن أبي الدنيا والطبراني وغيرهم۔

ترجمہ: ...... ''حضرت اسماء بنت یزیدؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے پیٹھ پیچھے اس کی آبرو کی حفاظت کے لیے مدافعت کرتا ہے (مثلاً غیبت کرنے والے کو روکتا ہے) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس کو دوزخ کی آگ سے آزاد کردے''۔ (مسند احمد)

(۲۰/ ۲۵۰۵) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ رَدَّ اللهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ رواه الترمذي، وقال: حديث حسن، وابن ابي الدنيا وابو الشيخ في كتاب التوبيخ، ولفظه قال: مَنْ ذَبَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيْهِ رَدَّ اللهُ عَنْهُ عَذَابَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ'' (الروم: ۴۷)۔

ترجمہ: ...... ''حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی آبرو کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے دوزخ کی آگ ہٹادیں گے۔ (ترمذی) اور ایک روایت میں ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ دوزخ کے عذاب کو ہٹادیں گے۔ اور آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ ہے: ''اور ہمارے ذمہ ہے ایمان والوں کی مدد کرنا''۔

(۲۱/ ۲۵۰۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَى مُؤْمِنًا مِنْ مُنَافِقٍ أُرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللهُ مَلَكًا يَحْمِي لَحْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ، وَمَنْ رَمَى مُسْلِمًا يُرِيْدُ بِهِ شَيْنَهُ حَبَسَهُ اللهُ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ۔ رواه أبو داؤد وابن ابي الدنيا۔

ترجمہ: ...... ''حضرت معاذ بن انس جہنیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی منافق (یعنی دوست نما دشمن) سے کسی مسلمان کی (عزت و آبرو کی) حمایت کی (کہ اس کی غیبت کی تردید کردی) تو حق تعالیٰ شانہ ایک فرشتہ بھیجے گا جو قیامت کے دن اس کے گوشت کو دوزخ کی آگ سے بچائے رکھے گا اور جس نے کسی مسلمان کو (لفظاً یا اشارۃً کیا) تیر مارا کہ اس سے مقصود اس کو دھبہ لگانا تھا اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کے ایک پل پر قید رکھے گا جب تک (سزا پاکر) اپنے الزام (کے گناہ کی گندگی) سے پاک صاف نہ ہو جائے''۔ (ابوداؤد، ابن ابی الدنیا)

(۲۲/ ۲۵۰۷) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ نَصَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ بِالْغَيْبِ نَصَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ رواه ابن ابي الدنيا موقوفا۔

ترجمہ: ...... ''حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں: جس نے اپنے مسلمان بھائی کی پیٹھ پیچھے مدد کی (مثلاً اس کی غیبت کی تردید کی اس کی طرف

سے مدافعت کی) اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا"۔ (ابن ابی الدنیا)

(۲۳/ ۳۵۰۸) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ، وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ إِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ، وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ، وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ إِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ. رواه ابوداؤد، وابن ابی الدنیا و غیرهما، واختلف فی إسناده.

ترجمہ:..... "حضرت جابر بن ابی طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی مدد سے ایسے موقع پر ہاتھ کھینچ لیتا ہے جب کہ اس کی عزت پر حملہ کیا جا رہا ہو اور اس کی آبرو کو نقصان پہنچایا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسے موقع پر اپنی مدد سے محروم رکھیں گے جب وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا خواہش مند (اور طلب گار) ہوگا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی ایسے موقع پر مدد اور حمایت کرتا ہے جب کہ اس کی عزت پر حملہ کیا جا رہا ہو اور آبرو کو نقصان پہنچایا جا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے موقع پر اس کی مدد فرمائیں گے جب وہ اس کی نصرت کو خواہش مند (اور طلب گار) ہوگا"۔ (ابوداؤد، ابن ابی الدنیا)

## خیر اور بھلی بات کے علاوہ خاموش رہنے کی ترغیب

(۱/ ۳۵۰۹) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. رواه البخاری و مسلم والنسائی.

ترجمہ:..... "حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مسلمانوں میں سب سے افضل کون ہے؟ ارشاد فرمایا: مسلمان جس کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رہیں"۔ (بخاری، مسلم، نسائی)

(۲/ ۳۵۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ. رواه البخاری و مسلم.

ترجمہ:..... "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے"۔ (بخاری، مسلم)

(۳/ ۳۵۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى مِيقَاتِهَا قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَنْ يَسْلَمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِكَ. رواه الطبرانی بإسناد صحيح، وصدره فی الصحيحين.

ترجمہ:..... "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل کون سا عمل ہے؟ ارشاد فرمایا: نماز اپنے وقت پر پڑھنا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر کون سا عمل ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری زبان سے لوگ محفوظ رہیں"۔ (طبرانی)

(۴/ ۳۵۱۲) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوبَى لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهُ وَوَسِعَهُ بَيْتُهُ، وَبَكَى عَلَى خَطِيئَتِهِ. رواه الطبرانی فی الاوسط والصغير و حسن إسناده.

ترجمہ:..... "حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مبارک ہو اس شخص کے لیے جو اپنی زبان کو قابو میں رکھے اور اپنے گھر میں رہے اور اپنے گناہوں پر روئے"۔ (طبرانی فی الاوسط والصغیر)

(۵/ ۲۵۱۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔ رواہ البخاری و الترمذی۔

ترجمہ:...... ''حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے اپنے جبڑوں اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والے اعضاء کی ذمہ داری دے دے (کہ وہ زبان اور شرم گاہ کو غلط استعمال نہیں کرے گا) تو میں اس کے لیے جنت کی ذمہ داری دیتا ہے''۔ (بخاری، ترمذی)

(۶/ ۲۵۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواہ الترمذی وحسنہ و ابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... ''جس کو اللہ تعالیٰ نے ان اعضاء کی برائیوں سے بچالیا جو دونوں جبڑوں اور ٹانگوں کے درمیان ہیں یعنی زبان اور شرم گاہ تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔ (ترمذی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... یہاں یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیے کہ اس قسم کے وعدوں کا تعلق صرف ان لوگوں سے ہے جو صاحب ایمان ہوں۔

(۷/ ۲۵۱۵) وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: فَسَكَتُوْا، فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ، قَالَ: هُوَ حِفْظُ اللِّسَانِ۔

رواہ ابو الشیخ ابن حبان، والبیہقی، وفی إسنادہ من لا یحضرنی الآن حالہ

ترجمہ:...... حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ سب خاموش رہے کسی نے جواب نہ دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ پسندیدہ عمل زبان کی حفاظت کرنا ہے (ابوالشیخ ابن حبان، بیہقی)

(۸/ ۲۵۱۶) وَرَوَى الطبرانی فی الصغیر والاوسط عنه أيضًا عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ حَقِيْقَةَ الْإِيْمَانِ حَتّٰى يَخْزُنَ مِنْ لِسَانِهِ۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب تک اپنی زبان کی حفاظت نہ کرلے ایمان کی حقیقت کو حاصل نہیں کرسکتا''۔ (طبرانی، فی الصغیر والاوسط)

(۹/ ۲۵۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَحْوَجَ إِلَى طُوْلِ سِجْنٍ مِنْ لِسَانٍ، رواہ الطبرانی موقوفا باسناد صحیح۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، زمین کی پشت پر کسی چیز کو زبان سے زیادہ طویل قید کی حاجت نہیں''۔ (طبرانی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ سب سے زیادہ زبان کو روکے رکھنے اور بے جا استعمال کرنے سے بچانے کی ضرورت ہے۔

(۱۰/ ۲۵۱۸) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ اثْنَيْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا تُخْبِرُنَا؟ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَلَا تُخْبِرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا، ثُمَّ ذَهَبَ الرَّجُلُ يَقُوْلُ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، فَأَسْكَتَهُ رَجُلٌ إِلَى جَنْبِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ اثْنَيْنِ وَلَجَ الْجَنَّةَ: مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ، وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ۔ رواہ مالک مرسلا ھکذا۔

ترجمہ:...... ''حضرت عطا ابن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ دو چیزوں کے شر اور برائی سے بچالے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں کیوں نہیں بتاتے (کہ وہ چیزیں کیا ہیں؟) نبی کریم ﷺ نے سکوت فرمایا (کچھ دیر کے بعد) پھر وہی ارشاد دہرایا ایک شخص نے عرض کیا آپ کیوں نہیں بتاتے (کہ وہ کیا ہیں؟) پھر نبی کریم ﷺ نے وہی ارشاد دہرایا۔ دوبارہ وہ شخص وہی سوال کرتا ہوا گیا اس کو اس کے برابر والے شخص نے خاموش کرایا (نبی کریم ﷺ کا اس ارشاد کو اس کے برابر والے شخص نے خاموش کرایا (نبی کریم ﷺ کا اس ارشاد کو بار بار دہرانا اور سائل کے سوال کے جواب میں سکوت فرمانا اہمیت کے پیش نظر تھا تاکہ سامنے والوں میں کامل طلب پیدا کر کے بتایا جائے تو یاد بھی رہے اور عمل بھی ہو) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ تعالیٰ دو چیزوں کے شر سے بچالے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ دو چیزوں میں ایک تو دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور دوسری دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرم گاہ)''۔ (موطا امام مالک)

(۱۱/ ۲۵۱۹) وَعَنْ رَكْبٍ الْمِصْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوْبٰى لِمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهٖ وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهٖ، وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهٖ۔ رواه الطبرانی فی حدیث یأتی فی التواضع إن شاء اللّٰه۔

ترجمہ:...... ''حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مبارک ہو خوشخبری ہو اس شخص کے لیے جو اپنے علم پر عمل کرے اور ضرورت سے زائد مال خرچ کر دے اور ضرورت سے زائد فضول بات سے رکا رہے''۔ (طبرانی)

(۱۲/ ۲۵۲۰) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهٖ؟ قَالَ: قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ۔ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ۔ ثُمَّ قَالَ: هٰذَا۔

رواه الترمذی، وقال: حدیث حسن صحیح، وابن ماجه وابن حبان فی صحیحه، والحاكم وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:...... ''حضرت سفین بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی بات بتا دیں جس کے ساتھ میں چمٹ جاؤں (اس کو لازم کرلوں) ارشاد فرمایا: کہو میرا رب اللہ ہے، پھر اسی پر قائم رہو۔ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ کو مجھ پر سب سے زیادہ کس کا خطرہ و خوف ہے؟ آپ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑ کر فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: اس کا (کہ زبان غلط استعمال نہ ہو)''۔ (ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۳/ ۲۵۲۱) وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرْنِيْ بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهٖ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْلِكْ هٰذَا، وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهٖ۔ رواه الطبرانی بإسنادین أحدهما جید۔

ترجمہ:...... ''حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: مجھے ایسی چیز بتا دیں جسے میں مضبوطی سے پکڑ رہوں؟ آپ ﷺ نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اس کو اپنے قابو میں رکھو''۔ (طبرانی)

(۱۴/ ۲۵۲۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَسْتَقِيْمُ إِيْمَانُ عَبْدٍ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ قَلْبُهٗ، وَلَا يَسْتَقِيْمُ قَلْبُهٗ حَتّٰى يَسْتَقِيْمَ لِسَانُهٗ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ لَا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔

رواه أحمد وابن ابن الدنیا فی الصمت كلاهما من روایة علی بن مسعدة الباهلی عن قتادة عنه۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بندہ کا ایمان درست نہیں رہ سکتا جب تک اس کا دل درست نہ۔ اور دل درست نہیں رہ سکتا جب تک اس کی زبان درست اور سیدھی نہ ہو۔ اور وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے پڑوسی اس کی شرارتوں اور آفتوں سے بے خوف نہ ہوں''۔ (احمد، ابن ابی الدنیا)

(۱۵/ ۲۵۲۳) ورواه الطبرانی مختصرًا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَكُلُّ مَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ يُكْتَبُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ وَهَلْ

يَكُبُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ. إِنَّكَ لَنْ تَزَالَ سَالِمًا مَا سَكَتَّ، فَإِذَا تَكَلَّمْتَ كُتِبَ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ۔

ترجمہ:...... ''حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: جو بات بھی ہم کرتے ہیں کیا یہ سب ہمارے اعمال نامہ میں لکھی جاتی ہیں (اور کیا ان پر بھی پکڑ ہوگی) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھ کو تیری ماں روئے! (اچھی طرح جان لو کہ) لوگوں کو ناک کے بل دوزخ میں گرانے والی ان کی زبان ہی کی بری باتیں ہوں گی اور جب تک تم خاموش رہو گے (زبان کی آفت سے) بچے رہو گے اور جب کوئی بات کرو گے تو تمہارے لیے اجر یا گناہ لکھا جائے گا''۔ (طبرانی)

فائدہ:...... ''تجھ کو تیری ماں روئے'' عربی محاورہ کے مطابق یہ پیار کا کلمہ ہے بددعا نہیں ہے۔

(۱۶/ ۴۵۲۳) وَعَنْ أَسْوَدَ بْنِ أَصْرَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ! أَوْصِنِي، فَقَالَ: تَمْلِكُ يَدَكَ۔ فَمَا قُلْتُ ذَا أَمْلِكُ إِذَا لَمْ أَمْلِكْ يَدِي؟ قَالَ: تَمْلِكُ لِسَانَكَ۔ قُلْتُ: فَمَا ذَا أَمْلِكُ إِذَا لَمْ أَمْلِكْ لِسَانِي! قَالَ: لَاتَبْسُطْ يَدَكَ إِلَّا إِلَى خَيْرٍ، وَلَاتَقُلْ بِلِسَانِكَ إِلَّا مَعْرُوفًا۔ رواه ابن أبي الدنيا والطبراني بإسناد حسن والبيهقي۔

ترجمہ:...... ''حضرت اسود بن اصرمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھ کو قابو میں رکھو۔ (کہ اس سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے) میں نے عرض کیا اگر میرا ہاتھ میرے قابو میں نہ رہے تو پھر اور کیا چیز قابو میں رہ سکتی ہے؟ یعنی ہاتھ تو میرے قابو میں رہ سکتا ہے ارشاد فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔ میں نے عرض کیا: اگر میری زبان ہی میرے قابو میں نہ رہے تو پھر اور کیا چیز قابو میں رہ سکتی ہے؟ یعنی زبان تو میرے قابو میں رہ سکتی ہے۔ ارشاد فرمایا: تو پھر تم اپنے ہاتھ کو بھلے کام کے لیے ہی بڑھاؤ اور اپنی زبان سے بھلی بات ہی کہو''۔ (طبرانی، ابن ابی الدنیا، بیہقی)

(۱۷/ ۴۵۲۵) (وَعَلَى الْعَاقِلِ أَنْ يَكُونَ بَصِيرًا بِزَمَانِهِ، مُقْبِلًا عَلَى شَأْنِهِ حَافِظًا لِلِسَانِهِ وَمَنْ حَسِبَ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ إِلَّا فِيمَا يَعْنِيهِ. (الحديث)۔

ترجمہ:...... ''عقل مند کو چاہیے کہ اپنے زمانہ اور وقت کو غور سے دیکھے (کہ اس کو بہت کم سمجھ کر اہم امور میں خرچ کرے وقت کو ضائع نہ کرے) اپنی حالت کی اصلاح کی طرف متوجہ رہے اپنی زبان کی حفاظت کرے اور جس نے اپنے کلام کو عمل میں شمار کرکے اس کا محاسبہ کیا تو اس کا کلام کم ہو کر صرف مفید اور مقصود میں ہی خرچ ہوگا (یہ حدیث پاک کا ایک جز ہے)۔

(۱۸/ ۴۵۲۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصِنِي۔ قَالَ: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، فَإِنَّهَا جِمَاعُ كُلِّ خَيْرٍ، وَعَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَإِنَّهَا رَهْبَانِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ، وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَتِلَاوَةِ كِتَابِهِ، فَإِنَّهُ نُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ، وَذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ، وَاخْزُنْ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ، فَإِنَّكَ بِذٰلِكَ تَغْلِبُ الشَّيْطَانَ۔ رواه الطبراني في الصغير وابوالشيخ في الثواب كلاهما من رواية ليث بن ابي سليم. ورواه ابن ابي الدنيا و ابوالشيخ ايضا مرفوعا عليه مختصرا۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمادیجیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کو لازم پکڑلو۔ یہ تمام خیروں کے لیے جامع ہے اور اللہ کے راستہ کے جہاد کو لازم پکڑلو، یہ مسلمانوں کی رہبانیت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کو اور قرآن کی تلاوت کو لازم پکڑو کہ یہ تمہارے لیے زمین میں نور ہے (کہ اس کے ذریعہ سیدھی راہ دیکھ سکو گے) اور آسمان میں تمہارے تذکرہ کا ذریعہ ہے اور اپنی زبان کو سوائے خیر کے ہر قسم کی بات سے محفوظ رکھو اس سے تم شیطان پر قابو پالو گے''۔ (طبرانی فی الصغیر ابوالشیخ فی الثواب)

(۱۹/ ۲۵۲۷) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْصِنِيْ قَالَ: أُعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، وَاعْدُدْ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتٰى، وَإِنْ شِئْتَ أَنْبَأْتُكَ بِمَا هُوَ أَمْلَكُ بِكَ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ؟ قَالَ: هٰذَا) وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلٰى لِسَانِهِ۔ رواه ابن ابی الدنیا باسناد جید

ترجمہ:...... ''حضرت معاذؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسی کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو کہ لمبی امیدیں نہ کرو) اگر تم چاہو تو تم کو وہ چیز بتادوں جو ان تمام چیزوں سے زیادہ تم پر غالب ہو۔ اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کر کے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ہے''۔ (ابن ابی الدنیا)

(۲۰/ ۲۵۲۸) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ: إِذَا أَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ، فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ: اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا، فَإِنَّمَا نَحْنُ بِكَ، فَإِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا، وَإِنِ اعْوَجَجْتَ اعْوَجَجْنَا۔

رواه الترمذی وابن ابی الدنیا وغیرهما، وقال الترمذی: رواه غیر واحد عن حماد بن زید ولم یرفعوه قال: وهو اصح۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان جب صبح کرتا ہے تو اس کے جسم کے سارے اعضاء زبان سے نہایت عاجزی کے ساتھ کہتے ہیں کہ تو ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈر، کیوں کہ ہمارا معاملہ تیرے ہی ساتھ (جڑا ہوا) ہے۔ اگر تو سیدھی رہے گی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے (اور پھر اس کی سزا بھگتنی پڑے گی)''

(ترمذی، ابن ابی الدنیا، وغیرہما)

(۲۱/ ۲۵۲۹) وَعَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ارْتَقَى الصَّفَا، فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ، فَقَالَ: يَا لِسَانُ قُلْ خَيْرًا تَغْنَمْ، وَاسْكُتْ عَنْ شَرٍّ تَسْلَمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْدَمَ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَكْثَرُ خَطَايَا ابْنِ آدَمَ فِيْ لِسَانِهِ۔ رواه الطبرانی، ورواته رواة الصحیح، وابو الشیخ فی الثواب والبیهقی باسناد حسن۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابووائلؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہؓ (ایک دن) صفا پہاڑی پر چڑھے اور اپنی زبان کو پکڑ کر فرمایا اے زبان! صرف خیر کی بات کہا کر دنیا و آخرت میں اس کا فائدہ اٹھائے گی اور برائی سے خاموش رہا کر اس سے پہلے کے تجھے ندامت اور پشیمانی اٹھانی پڑے۔ برائی میں پڑنے سے محفوظ رہے گی۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اکثر و بیشتر انسان کی خطائیں اور غلطیاں اس کی زبان سے ہوتی ہیں (کہ زبان کو غلط استعمال کرتا ہے)''۔ (طبرانی، ابو الشیخ فی الثواب، بیہقی)

(۲۲/ ۲۵۳۰) وَعَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰى أَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: مَهْ، غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ، فَقَالَ لَهُ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ هٰذَا أَوْرَدَنِيْ شَرَّ الْمَوَارِدِ، رواه مالك وابن ابی الدنیا والبیهقی۔

ترجمہ:...... ''حضرت اسلمؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کو کھینچ رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا آپ چھوڑیں (کیا کر رہے ہیں) اللہ تعالیٰ آپ کو معاف کرے حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا یہی زبان مجھے بری جگہوں میں (ہلاکت کی جگہوں میں) لے آئی ہے''۔ (مالک، ابن ابی الدنیا، بیہقی)

(۲۳/ ۲۵۳۱) وَفِيْ لَفْظٍ لِلْبَيْهَقِيِّ قَالَ: إِنَّ هٰذَا أَوْرَدَنِيْ شَرَّ الْمَوَارِدِ۔ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْجَسَدِ إِلَّا يَشْكُوْ ذَرَبَ اللِّسَانِ عَلٰى حِدَّتِهِ۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوبکرؓ نے (زبان کے متعلق) فرمایا۔ یہی زبان مجھے بری جگہوں میں لے آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جو زبان کی بدگوئی اور تیزی کی شکایت نہ کرتا ہو''۔ (بیہقی)

(۲۴/ ۲۵۳۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَمَتَ نَجَا۔

رواہ الترمذی، وقال: حدیث غریب، والطبرانی، ورواتہ ثقات۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو چپ رہا وہ نجات پا گیا''۔ (ترمذی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جس شخص نے بری اور فضول باتوں سے زبان کو روک کے رکھا اسے دنیا و آخرت کی بہت سی آفتوں، مصیبتوں اور نقصانات سے نجات مل گئی کیوں کہ عام طور پر انسان جن آفتوں میں مبتلا ہوتا ہے ان میں سے اکثر کا ذریعہ زبان ہی ہوتی ہے۔ (مرقاۃ)

(۲۵/ ۲۵۳۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔ رواہ البخاری و مسلم و النسائی، ورواہ ابن ماجہ و الترمذی الا انہما قالا: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَرٰى بِهَا بَأْسًا يَهْوِيْ بِهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: بندہ کبھی بے سوچے سمجھے ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ دور دوزخ میں جا گرتا ہے۔ (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی)

ایک روایت میں ہے انسان کوئی بات کہہ دیتا ہے اور اس کے کہنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے جہنم میں ستر سال کی مسافت کے برابر (نیچے) گر جاتا ہے''۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

(۲۶/ ۲۵۳۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَحَدَّثُ بِالْحَدِيْثِ مَا يُرِيْدُ بِهٖ سُوْءً إِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ يَهْوِيْ بِهٖ أَبْعَدَ مِنَ السَّمَاءِ۔ رواہ ابوالشیخ عن ابی اسرائیل عن عطیۃ، وھوالعوفی عنہ۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی صرف لوگوں کو ہنسانے کے لیے کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس میں کوئی برائی نہیں سمجھتا اس کی وجہ سے جہنم میں آسمان (زمین کے درمیانی فاصلہ) سے بھی زیادہ گہرائی میں پہنچ جاتا ہے۔ (ابوالشیخ)

اس کو مسند احمد ۳/ ۳۸ میں بھی روایت کیا ہے''۔

(۲۷/ ۲۵۳۵) وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا كَانَ يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا سَخَطَهُ إِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ۔ رواہ مالک والترمذی، وقال: حدیث حسن صحیح، والنسائی وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:...... ''حضرت بلال بن حارث مزنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے والی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ بہت زیادہ اہم نہیں سمجھتا لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لیے اس سے راضی ہونے کا فیصلہ فرما دیتے ہیں اور آدمی اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کو وہ بہت زیادہ اہم نہیں سمجھتا لیکن اس بات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لیے اس سے ناراض ہونے کا فیصلہ فرما دیتے ہیں''۔ (مالک، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۲۸/ ۲۵۳۶) وَعَنْ أُمِّ بِنْتِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَدْنُوْ مِنَ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا إِلَّا قِيْدُ رُمْحٍ فَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ فَيَتَبَاعَدُ مِنْهَا أَبْعَدَ مِنْ صَنْعَاءَ۔

رواہ ابن ابی الدنیا والاصبہانی کلاھما من روایۃ محمد بن اسحاق۔

ترجمہ:...... ''حضرت حکم کی صاحبزادی کی باندیؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ایک شخص جنت کے اتنے قریب ہو جاتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک نیزہ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر کوئی ایسا بول بول دیتا ہے جس کی وجہ سے جنت سے اس سے بھی زیادہ دور ہو جاتا ہے جتنا مدینہ سے (یمن کا شہر) صنعاء دور ہے (ابن ابی الدنیا اصبہانی) یہ روایت مسند احمد میں بھی ہے''۔ (مجمع الزوائد ۱۰/ ۵۳۳)

(۲۹/ ۲۵۳۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاتُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ، وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى الْقَلْبُ الْقَاسِيْ

رواہ الترمذی والبیہقی، وقال الترمذی: حدیث حسن غریب۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کیا کرو کیوں کہ اس سے دل میں سختی (اور بے حسی) پیدا ہوتی ہے اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے دُور وہ آدمی ہے جس کا دل سخت ہو''۔ (ترمذی، بیہقی)

(۳۰/ ۲۵۳۸) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلَغَهُ أَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُوْلُ: لَاتُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ، فَتَقْسُوَ قُلُوْبُكُمْ، فَإِنَّ الْقَلْبَ الْقَاسِيَ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لَاتَعْلَمُوْنَ، وَلَاتَنْظُرُوا فِيْ ذُنُوْبِ النَّاسِ كَأَنَّكُمْ أَرْبَابٌ، وَانْظُرُوْا فِيْ ذُنُوْبِكُمْ كَأَنَّكُمْ عَبِيْدٌ، فَإِنَّمَا النَّاسُ مُبْتَلًى وَمُعَافًى، فَارْحَمُوْا أَهْلَ الْبَلَاءِ، وَاحْمَدُوا اللّٰهَ عَلَى الْعَافِيَةِ. ذکرہ فی الموطا۔

ترجمہ:...... ''حضرت مالکؒ سے روایت ہے کہ ان تک یہ بات پہنچی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کیا کرو، اس سے تمہارے دل سخت (اور بے حس) ہو جائیں گے کیوں کہ سخت دل اللہ تعالیٰ سے دُور ہوتا ہے لیکن تم جانتے نہیں ہو اور لوگوں کے گناہ کو اس طرح نہ دیکھا کرو گویا کہ تم ان کے ارباب ہو (اور ان گناہوں سے چھٹکارا دلانے پر تمہیں قدرت ہے) بلکہ اپنے گناہوں کی طرف نظر رکھا کرو گویا کہ تم غلام ہو (کہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کے اور اس کے احسان کے ہر وقت امیدوار رہو) کیوں کہ لوگ مختلف قسم کے ہوتے ہیں بعض گناہوں اور مختلف بیماریوں میں مبتلا کیے جاتے ہیں اور بعض بچائے جاتے ہیں۔ لہٰذا جو مبتلا ہوں ان پر ترس کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کی عافیت وحمد وتعریف کرو کہ اس نے تمہیں گناہوں اور بیماریوں سے بچالیا''۔ (موطا)

(۳۱/ ۲۵۳۹) وَعَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ، أَوْ ذِكْرُ اللّٰهِ۔

رواہ الترمذی وابن ماجہ وابن ابی الدنیا، وقال الترمذی: حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث محمد بن یزید بن خنیس۔

ترجمہ:...... ''رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام حبیبہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم کرنے یا برائی سے روکنے یا اللہ تعالیٰ کے ذکر کرنے کے علاوہ انسان کی تمام باتیں اس پر وبال ہیں یعنی پکڑ کا ذریعہ ہیں''۔ (ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا)

(۳۲/ ۲۵۴۰) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيْلَ وَقَالَ: وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ۔

رواہ البخاری واللفظ لہ ومسلم، وابوداؤد، ورواہ ابو یعلی وابن حبان فی صحیحہ من حدیث ابی ہریرۃ بنحوہ۔

ترجمہ:...... ''حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسند فرمایا ہے: ① ۔ ایک (بے فائدہ) اِدھر اُدھر کی باتیں کرنا، ② ۔ دوسرے مال کو ضائع کرنا، ③ ۔ تیسرے زیادہ سوالات کرنا''۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابو یعلی، صحیح ابن حبان)

(۳۳/ ۲۵۴۱) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَايَعْنِيْهِ۔ رواہ الترمذی، وقال: حدیث غریب۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ وہ فضول

کاموں اور باتوں کو چھوڑ دے''۔ (ترمذی)

فائدہ:...... یعنی بے ضرورت باتیں نہ کرنا اور فضول مشغلوں سے بچنا کمال ایمان کی نشانی ہے اور آدمی کے اسلام کی رونق اور زینت ہے۔

(۳۴/ ۳۵۲۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ آخَرُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ: أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَلَا تَدْرِيْ؟ فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ أَوْ بَخِلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ. رواه الترمذی وقال: حديث حسن غريب۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا انتقال ہوگیا تو ایک دوسرے شخص نے (مرحوم کو مخاطب کرکے) کہا: تمہیں جنت کی بشارت ہو رسول اللہ ﷺ یہ سن رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بات تم کس طرح کہہ رہے ہو جب کہ حقیقت حال کا تمہیں علم نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس شخص نے کوئی ایسی بات کہی ہو جو بے فائدہ ہو یا کسی ایسی چیز میں بخل کیا ہو جو دیے جانے کے باوجود کم نہیں ہوتی (مثلاً علم کا سکھانا یا کوئی چیز عاریۃً دینا اللہ تعالیٰ کی مرضیات میں مال کا خرچ کرنا کہ یہ علم اور مال کو کم نہیں کرتا)۔'' (ترمذی)

(۳۵/ ۳۵۲۳) وَرَوَى ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا، وَأَبُوْ يَعْلَى عَنْ أَنَسٍ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُسْتُشْهِدَ رَجُلٌ مِنَّا يَوْمَ أُحُدٍ فَوُجِدَ عَلَى بَطْنِهِ صَخْرَةٌ مَرْبُوْطَةٌ مِنَ الْجُوْعِ فَمَسَحَتْ أُمُّهُ التُّرَابَ عَنْ وَجْهِهِ، وَقَالَتْ: هَنِيْئًا لَكَ يَا بُنَيَّ الْجَنَّةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُدْرِيْكِ؟ لَعَلَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ فِيْمَا لَا يَعْنِيْهِ، وَيَمْنَعُ مَا لَا يَضُرُّهُ۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس ؓ فرماتے ہیں ایک شخص ہم (صحابہ) میں سے احد کے دن شہید ہوا۔ اس کے پیٹ پر بھوک کی شدت کی وجہ سے ایک سخت پتھر بندھا ہوا پایا گیا۔ اس کی ماں نے اس کے چہرے پر سے مٹی کو پونچھا اور کہا: اے میرے بیٹے! تمہیں جنت مبارک ہو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا معلوم ہوسکتا ہے کہ کوئی بے فائدہ بات کرتا ہو اور ایسی چیز کو دینے سے روکتا ہو جس کا دینا اس کو نقصان نہیں دیتا''۔ (ابن ابی الدنیا، ابویعلی)

(۳۶/ ۳۵۲۴) وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ، وَمَعَهَا نِسْوَةٌ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: وَاللّٰهِ لَأَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ. فَقَدْ أَسْلَمْتُ، وَمَا سَرَقْتُ، وَمَا زَنَيْتُ. فَأُتِيْتُ فِي الْمَنَامِ. فَقِيْلَ لَهَا: أَنْتِ الْمُتَأَلِّيَةُ لَتَدْخُلِنَّ الْجَنَّةَ؟ كَيْفَ وَأَنْتِ تَبْخَلِيْنَ بِمَا لَا يُغْنِيْكِ، وَتَتَكَلَّمِيْنَ فِيْمَا لَا يَعْنِيْكِ فَلَمَّا أَصْبَحَتْ دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا بِمَا رَأَتْ وَقَالَتْ: أَجْمِعِي النِّسْوَةَ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدَكِ حِيْنَ قُلْتُ مَا قُلْتُ. فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَجِئْنَ فَحَدَّثَتْهُنَّ الْمَرْأَةُ بِمَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ. رواه البيهقي۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن ؒ سے روایت ہے کہ ایک عورت حضرت عائشہ ؓ کے پاس تھی اور اس کے ساتھ اور عورتیں بھی تھیں۔ ان میں سے ایک عورت نے کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور جنت میں داخل ہوں گی (کیوں کہ) یقیناً میں مسلمان ہوئی، نہ میں نے چوری کی، اور نہ زنا کیا چنانچہ خواب میں اس کو کہا گیا تمہیں (اللہ تعالیٰ پر) قسم کھانے والی ہو کہ تم جنت میں ضرور داخل ہوگی؟ یہ کیسے ہوگا جب کہ تم ان چیزوں میں بخل کرتی ہو جو تمہیں فائدہ نہیں دیتیں اور تم بے فائدہ باتیں کرتی ہو۔ صبح کو یہ عورت حضرت عائشہ ؓ کے پاس آئی اور خواب میں جو کچھ دیکھا تھا اس کے متعلق بتایا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ان عورتوں کو جمع کرو جو تمہارے پاس (کل) اس وقت بیٹھی تھیں جب تم نے وہ بات کہی تھی (جس کے متعلق خواب میں تنبیہ ہوئی) چنانچہ حضرت عائشہ ؓ نے ان عورتوں کے پاس (بلانے کے لیے) کسی کو بھیجا، وہ آگئیں پھر اس عورت نے جو خواب دیکھا تھا وہ سب عورتوں کے سامنے بیان کیا''۔ (بیہقی)

## حسد کرنے پر وعید اور دل کو سب کی طرف سے پاک صاف رکھنے کی فضیلت

(۱/ ۲۵۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَاتَجَسَّسُوا، وَلَاتَنَافَسُوْا، وَلَاتَحَاسَدُوْا، وَلَاتَبَاغَضُوا، وَلَاتَدَابَرُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمْ۔ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَايَظْلِمُهُ، وَلَايَخْذُلُهُ، وَلَايَحْقِرُهُ۔ التَّقْوٰى هٰهُنَا، التَّقْوٰى هٰهُنَا، التَّقْوٰى هٰهُنَا۔ وَأَشَارَ إِلٰى صَدْرِهٖ، بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ۔ رواہ المالك والبخاری ومسلم، واللفظ لہ، وھو اھم الروایات وابوداؤد والترمذی۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے اپنے آپ کو بچاؤ کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے (کیوں کہ اکثر واقعہ کے خلاف ہوتی ہے) اور دوسرے کے عیوب کی تلاش میں نہ رہا کرو اور جاسوسی نہ کیا کرو اور نہ دوسروں سے بڑھنے چڑھنے کی ہوس کیا کرو۔ نہ باہم حسد کیا کرو، نہ بغض رکھا کرو نہ (محبت کا تعلق قطع کرو کہ) ایک دوسرے سے پیٹھ پھیر کر چلو، بلکہ سب ایک اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بنے رہو جیسا کہ اس نے حکم فرمایا ہے، ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑے نہ اسے حقیر سمجھے اور سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرماتے تھے کہ تقویٰ اس جگہ ہے، تقویٰ اس جگہ ہے (لہٰذا دل کا متقی ہونا کام دے ہوگا صرف متقیانہ صورت بنا لینے سے کچھ نفع نہ ہوگا) برائی کے لیے انسان کو اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے (کہ ظلم اور قطع تعلق سب اسی سے پیدا ہوتا ہے) مسلمان سب کا سب (محترم ہے اور اس کی بے حرمتی) مسلمان پر حرام ہے خون ہو یا آبرو یا مال''۔

(مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:...... حسد ایک مادہ ہے جو کسی کو اچھی حالت میں دیکھ کر اس جیسا بننے کی ہوس دلاتا ہے اور جب وہ بڑھ جاتا ہے تو اس کی اچھی حالت پر رنج پیدا کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ نعمت اس سے چھن جائے چوں کہ برادرانہ محبت کے خلاف ہے اور تجویز خداوندی پر اعتراض اور اپنے آپ کو بے نتیجہ کوفت میں ڈال کر راحت واطمینان قلب کو برباد کر دیتا ہے اس لیے حرام ہے لیکن اگر اعتدال پر رہے کہ صرف اس جیسا بننے کی ہوس ہو جسے رشک اور غبطہ کہتے ہیں تو جائز ہے بشرطیکہ دین کے بارے میں ہو۔ (از درر باختصار)

(۲/ ۲۵۳۶) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَايَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَفَيْحُ جَهَنَّمَ، وَلَايَجْتَمِعُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ الْإِيْمَانُ وَالْحَسَدُ۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ، ومن طریقہ البیھقی۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مؤمن بندہ کے پیٹ میں اللہ کے راستہ کا گرد و غبار اور جہنم کی گرمی جمع نہیں ہو سکتی اور نہ کسی بندہ میں ایمان اور حسد جمع ہو سکتا ہے''۔ (صحیح ابن حبان، بیہقی)

فائدہ:...... اس لیے کہ ایمان کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نعمتیں تقسیم کرنے والا اور روزی دینے والا یقین کرے اور اللہ کی تقسیم پر راضی ہو اور حسد اس کے خلاف ہے کہ تجویز خداوندی پر اعتراض ہے اس لیے ایمان اور حسد جمع نہیں ہو سکتے۔

(۳/ ۲۵۳۷) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ، أَوْ قَالَ: الْعُشْبَ، رواہ ابوداؤد والبیھقی ورواہ ابن ماجہ والبیھقی ایضا۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حسد سے بچو کہ حسد نیکیوں کو کھا لیتا ہے جیسے آگ کھا لیتی ہے سوکھی لکڑیوں کو یا فرمایا سوکھی گھاس کو''۔ (ابوداؤد، بیہقی، ابن ماجہ)

(۴/ ۲۵۳۸) وَعَنْ ضَمْرَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَايَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَالَمْ يَتَحَاسَدُوْا۔ رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات۔

ترجمہ:...... ''حضرت ضمرہ بن ثعلبہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ خیر پر رہیں گے جب تک آپس میں ایک دوسرے پر حسد نہ کریں''۔ (طبرانی)۔

فائدہ:...... حسد کرنے سے خیر اٹھتی ہے اور محبت و اخوت رخصت ہوتی ہے اور شر و برائی اور اختلاف پیدا ہوتا ہے۔

(۵/ ۲۵۴۹) وعن الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الأُمَمِ قَبْلَكُمْ: الحَسَدُ وَالبَغْضَاءُ، وَالبَغْضَاءُ هِيَ الحَالِقَةُ: أَمَا إِنِّي لَا أَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ، وَلٰكِنْ تَحْلِقُ الدِّيْنَ۔

رواہ البزار بإسناد جيد، والبيهقي وغيرهما۔

ترجمہ:...... ''حضرت زبیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلی امتوں کا مرض یعنی حسد اور بغض تمہارے اندر بھی سرایت کرے گا حالاں کہ وہ مونڈنے والا ہے میرا مطلب یہ نہیں کہ وہ بال مونڈے گا بلکہ مراد ہے کہ دین کو (صفاچٹ) کر دے گا''۔ (بزار، بیہقی)

(۶/ ۲۵۵۰) وعن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ عَلَى أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ) الحديث۔ رواه الترمذي وقال: حديث حسن غريب۔

ترجمہ:...... ''حضرت بن مالکؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تم سے ہو سکے کہ صبح و شام اس حال میں کرو کہ تمہارے دل میں کسی کی طرف سے کھوٹ نہ ہو تو ایسا کرو''۔ (ترمذی)

(۷/ ۲۵۵۱) وعن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَطْلُعُ الآنَ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ۔ فَطَلَعَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ تَنْطِفُ لِحْيَتُهُ مِنْ وُضُوْئِهِ قَدْ عَلَّقَ نَعْلَيْهِ بِيَدِهِ الشِّمَالِ. فَلَمَّا كَانَ الغَدُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَطَلَعَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِثْلَ المَرَّةِ الأُوْلَى. فَلَمَّا كَانَ اليَوْمُ الثَّالِثُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ أَيْضًا، فَطَلَعَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ عَلَى مِثْلِ حَالِهِ الأُوْلَى، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، فَقَالَ: إِنِّي لَاحَيْتُ أَبِي، فَأَقْسَمْتُ أَنِّي لَا أَدْخُلُ عَلَيْهِ ثَلَاثًا، فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُؤْوِيَنِي إِلَيْكَ حَتَّى تَمْضِيَ فَعَلْتَ۔ قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ أَنَسٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَاتَ مَعَهُ تِلْكَ الثَّلَاثَ اللَّيَالِي فَلَمْ يَرَهُ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ إِذَا تَعَارَّ تَقَلَّبَ عَلَى فِرَاشِهِ ذَكَرَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، وَكَبَّرَ حَتَّى لِصَلَاةِ الفَجْرِ۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: غَيْرَ أَنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ يَقُوْلُ إِلَّا خَيْرًا، فَلَمَّا مَضَتِ الثَّلَاثُ اللَّيَالِي، وَكِدْتُ أَنْ أَحْتَقِرَ عَمَلَهُ قُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي غَضَبٌ وَلَا هِجْرَةٌ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ) فَطَلَعْتَ أَنْتَ الثَّلَاثَ المَرَّاتِ، فَأَرَدْتُ أَنْ آوِيَ إِلَيْكَ، فَأَنْظُرَ مَا عَمَلُكَ، فَأَقْتَدِيَ بِكَ، فَلَمْ أَرَكَ عَمِلْتَ كَبِيْرَ عَمَلٍ، فَمَا الَّذِيْ بَلَغَ بِكَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ. فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِي، فَقَالَ: مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ غَيْرَ أَنِّي لَا أَجِدُ فِي نَفْسِي لِأَحَدٍ مِنَ المُسْلِمِيْنَ غِشًّا وَلَا أَحْسُدُ أَحَدًا عَلَى خَيْرٍ أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: هٰذِهِ الَّتِي بَلَغَتْ بِكَ۔ رواه أحمد بإسناد على شرط البخاري و مسلم و النسائي. ورواته احتجابهم ايضا الا شيخه سويد بن نصر، وهو ثقة وابو يعلى والبزار بنحوه، وسمى الرجل المبهم سعدا۔

وقال في آخره: فَقَالَ سَعْدٌ: مَا هُوَ إِلَّا مَا رَأَيْتَ يَا ابْنَ أَخِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَبِتْ ضَاغِنًا عَلَى مُسْلِمٍ۔ أو كلمة نحوها۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں آپ نے فرمایا ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آئے گا تو اتنے میں ایک انصاری آئے جن کی ڈاڑھی سے وضو کے پانی کے قطرے گر رہے تھے۔ اور انہوں نے بائیں ہاتھ میں جوتیاں لٹکا رکھی تھیں اگلے دن پھر نبی کریم ﷺ نے وہی بات فرمائی تو پھر وہی انصاری اسی حال میں آئے جب رسول اللہ ﷺ مجلس سے

اٹھے تو حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) اسی انصاری کے پیچھے پیچھے گئے اور ان سے کہا میرا والد صاحب سے جھگڑا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں نے قسم کھائی ہے کہ میں تین دن تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ تین دن مجھے اپنے ہاں ٹھہرا لیں، انہوں نے کہا ضرور! حضرت انس کہتے ہیں پھر حضرت عبداللہؓ بیان کرتے تھے کہ میں نے ان کے پاس تین راتیں گزاریں لیکن میں نے ان کو رات میں زیادہ عبادت کرتے ہوئے نہ دیکھا البتہ رات کو جب ان کی آنکھ کھل جاتی تو بستر پر اپنی کروٹ بدلتے اور تھوڑا سا اللہ کا ذکر کرتے اور اللہ اکبر کہتے اور نماز فجر کے لیے بستر سے اٹھتے۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں ہاں البتہ میں نے ان سے خیر کے علاوہ کوئی بات نہ سنی۔ جب تین راتیں گزر گئیں اور قریب تھا کہ میں ان کے عمل کو معمولی سمجھتا اور میں حیران ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے بشارت تو اتنی بڑی دی لیکن ان کا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں تو میں نے ان سے کہا اے اللہ کے بندے! میرے والد سے نہ کوئی ناراضگی ہوئی اور نہ میں نے ان کو چھوڑنے کی قسم کھائی بلکہ قصہ یہ ہوا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو آپ کے بارے میں تین مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ابھی تمہارے پاس ایک جنتی آدمی آنے والا ہے اور تینوں مرتبہ آپ ہی آئے اس پر میں نے سوچا کہ میں آپ کے پاس رہ کر آپ کا خاص عمل دیکھوں اور پھر (اس عمل میں) آپ کے نقش قدم پر چلوں میں نے آپ کو کوئی بڑا کام کرتے ہوئے تو دیکھا نہیں تو آپ ایک بات بتائیں کہ آپ کا وہ کون سا خاص عمل ہے جس کی وجہ سے آپ اس درجہ کو پہنچ گئے جو نبی کریم ﷺ نے بتایا؟ انہوں نے کہا: میرا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں وہی عمل ہیں جو تم نے دیکھے ہیں (میں یہ سن کر چل پڑا) جب میں نے پشت پھیری تو انہوں نے مجھے بلایا اور کہا میرے اعمال تو وہی ہیں جو تم نے دیکھے ہیں البتہ یہ ایک خاص عمل ہے کہ میرے دل میں کسی مسلمان کے بارے میں کوئی کھوٹ نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے کسی کو کوئی خاص نعمت دے رکھی ہو تو میں اس پر حسد نہیں کرتا حضرت عبداللہ نے ان سے کہا: اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنے بڑے درجہ تک پہنچا دیا۔ (احمد، مسلم، نسائی)

ایک روایت میں ہے کہ ان صاحب کا نام حضرت سعد بن ابی وقاصؓ تھا) اور اس کے اخیر میں یہ ہے کہ حضرت سعدؓ نے کہا: اے میرے بھتیجے! عمل تو وہی ہیں جو تم نے دیکھے ہیں البتہ میں رات اس حال میں نہیں گزارتا کہ میرے دل میں کسی مسلمان کا کینہ ہو۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا: یہی مرے بس میں نہیں ہے''۔

(۸/ ۴۵۵۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ اللِّسَانِ. قَالُوْا: صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ، فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ؟ قَالَ: هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا إِثْمَ فِيْهِ وَلَا بَغْيَ، وَلَا غِلَّ، وَلَا حَسَدَ. رواه ابن ماجه بإسناد صحيح والبيهقي وغيره اطول منه۔

ترجمہ: ...... ''حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ پوچھا گیا: یارسول اللہ! لوگوں میں کون افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ہر مخموم القلب اور صدق اللسان۔ صحابہ نے عرض کیا: صدوق اللسان تو ہم پہچانتے ہیں (کہ اس کا معنی ہے زبان کا سچا) مخموم القلب سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا: اس سے مراد ہے جو متقی ہو پاک صاف ہو جس میں کوئی گناہ، نہ ظلم، نہ کسی کا بیر، نہ حسد ہو''۔ (ابن ماجہ، بیہقی)

(۹/ ۴۵۵۴) وَرَوَى الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بُدَلَاءَ أُمَّتِيْ لَمْ يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِكَثْرَةِ صَلَاةٍ، وَلَا صَوْمٍ، وَلَا صَدَقَةٍ، وَلٰكِنْ دَخَلُوْهَا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ، وَسَخَاوَةِ الْأَنْفُسِ، وَسَلَامَةِ الصُّدُوْرِ. رواه ابن الدنيا في كتاب الاولياء مرسلًا۔

ترجمہ: ...... ''حضرت حسنؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ابدال (جو اللہ تعالیٰ کے خاص اولیاء ہوتے ہیں ان میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو دوسرا اس کے بدل کر دیا جاتا ہے) جنت میں نماز کی کثرت، روزوں، صدقات کی کثرت کی وجہ سے داخل نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے (جو حقیقی سبب ہے) اور (ظاہری سبب) سخاوت، اور دلوں کی سلامتی اور (ہر قسم کی گندگیوں، حسد، بغض، کینہ

کبر وغیرہ سے) صفائی کی وجہ سے"۔ (ابن ابی الدنیا)۔

## تواضع وخاکساری کی ترغیب اور تکبر غرور اور عجب اور فخر کرنے پر وعید

(۱/ ۲۵۵۴) عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ أَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ، وَلَا يَبْغِيْ أَحَدٌ عَلٰى أَحَدٍ۔ رواہ مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ۔

ترجمہ:...... "حضرت عیاض بن حمارؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی اور حکم بھیجا ہے کہ تواضع اور خاکساری اختیار کرو (جس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ) کوئی کسی کے مقابلے میں فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرے"۔ (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ)

فائدہ:...... تواضع یعنی فروتنی اور خاکساری ان خاص اخلاق میں سے ہے جن کی قرآن وحدیث میں بہت زیادہ تاکید فرمائی گئی ہے اور بڑی ترغیب دی گئی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ انسان بندہ ہے اور بندہ کا حسن وکمال یہی ہے کہ اس کے عمل سے بندگی اور نیازمندی ظاہر ہو اور تواضع اور خاکساری بندگی اور عبدیت کا مظہر ہے جیسے کہ بالکل اس کے برعکس تکبر کبریائی کا مظہر ہے۔ اور اسی لیے وہ شانِ بندگی کے قطعاً خلاف اور صرف حق تعالیٰ ہی کے لیے زیبا ہے۔

(۲/ ۲۵۵۵) وَعَنْ نُصَيْحٍ الْعَنْسِيِّ عَنْ رَكْبٍ الْمِصْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوْبٰى لِمَنْ تَوَاضَعَ فِيْ غَيْرِ مَنْقَصَةٍ، وَذَلَّ فِيْ نَفْسِهٖ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ، وَأَنْفَقَ مَالًا جَمَعَهٗ فِيْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ، وَرَحِمَ أَهْلَ الذُّلِّ وَالْمَسْكَنَةِ، وَخَالَطَ أَهْلَ الْفِقْهِ وَالْحِكْمَةِ۔ طُوْبٰى لِمَنْ طَابَ كَسْبُهٗ وَصَلَحَتْ سَرِيْرَتُهٗ وَكَرُمَتْ عَلَانِيَتُهٗ وَعَزَلَ عَنِ النَّاسِ شَرَّهٗ طُوْبٰى لِمَنْ عَمِلَ بِعِلْمِهٖ، وَأَنْفَقَ الْفَضْلَ مِنْ مَالِهٖ، وَأَمْسَكَ الْفَضْلَ مِنْ قَوْلِهٖ۔ رواہ الطبرانی۔

ترجمہ:...... "حضرت رکب مصریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مبارک ہو خوشخبری ہو اس شخص کے لیے جو تواضع اختیار کرے بغیر کسی کمی اور نقص وعیب کے۔ اور اپنے جی میں اپنے کو کم سمجھے بغیر سوال اور مانگنے کے (یعنی بغیر فقر وفاقہ کے) اور اپنے جمع شدہ مال کو خرچ کرے بغیر نافرمانی اور گناہ کی جگہ میں خرچ کرنے کے اور پست اور مسکین لوگوں پر رحم کرے اور دین کی سمجھ اور حکمت والوں سے ملنا جلنا رکھے۔ مبارک ہو خوشخبری ہو جس کی کمائی حلال ہو۔ اور اس کا باطن (نیت وغیرہ) درست ہو اور اس کا ظاہر عمدہ اور اچھا ہو اور لوگوں کے شر اور برائی سے الگ تھلگ ہو، مبارک ہو خوشخبری ہو جو اپنے علم پر عمل کرے اور ضرورت سے زائد مال خرچ کرے اور فضول باتوں سے اپنے کو بچائے رکھے"۔ (طبرانی)

(۳/ ۲۵۵۶) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ، وَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ رواہ الترمذی، واللفظ لہ والنسائی وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ والحاکم، وقال: صحیح علی شرطھما. وقد ضبطہ بعض الحافظ۔

ترجمہ:...... "حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حال میں انتقال کر جائے کہ وہ غرور وتکبر سے اور خیانت سے اور لوگوں کے مالی حقوق ذمہ میں ہونے سے بری ہو وہ جنت میں داخل ہوگا"۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۴/ ۲۵۵۷) وَعَنْ طَارِقٍ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الشَّامِ، وَمَعَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ، فَأَتَوْا عَلٰى مَخَاضَةٍ، وَعُمَرُ عَلٰى نَاقَةٍ لَهٗ، فَنَزَلَ وَخَلَعَ خُفَّيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَلٰى عَاتِقِهٖ وَأَخَذَ بِزِمَامِ نَاقَتِهٖ فَخَاضَ، فَقَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْتَ تَفْعَلُ هٰذَا! مَا يَسُرُّنِيْ أَنَّ أَهْلَ الْبَلَدِ اسْتَشْرَفُوْكَ، فَقَالَ: أَوْهٍ، وَلَوْ يَقُلْ ذَا غَيْرُكَ أَبَا عُبَيْدَةَ جَعَلْتُهٗ نَكَالًا لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ إِنَّا كُنَّا

أَذَلَّ قَوْمٍ فَأَعَزَّنَا اللّٰهُ بِالإِسْلَامِ، فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّ بِغَيْرِ مَا أَعَزَّنَا بِهِ أَذَلَّنَا اللّٰهُ. رواہ الحاکم، وقال: صحیح علی شرطھما۔

ترجمہ:...... ''حضرت طارقؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ شام تشریف لے گئے اور ہمارے ساتھ حضرت ابوعبیدہؓ تھے چنانچہ پانی کے جمع ہونے کی ایک جگہ پر آئے، حضرت عمرؓ اپنی ایک اونٹنی پر سوار تھے، اونٹنی سے اترے اور اپنے موزے اتار کر گلے میں ڈال دیے اور اونٹنی کی لگام پکڑ کر پانی میں گھس گئے حضرت ابوعبیدہؓ نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! آپ یہ حلیہ اختیار کر رہے ہیں مجھے تو یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ شہر والے آپ کو (اس حلیہ میں) دیکھیں، حضرت عمرؓ نے کہا تف! اے ابوعبیدہ! اگر تمہارے علاوہ کوئی کہتا تو میں امت محمد ﷺ کے لیے اس کو سزا دے کر) عبرت بنا دیتا۔ ہم تو ذلیل لوگ تھے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ذریعہ عزت دی، اگر ہم جب کبھی اس دین کے علاوہ اور چیزوں (کپڑوں، سواری وغیرہ) کے ذریعے عزت چاہیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں (پھر) ذلیل کر دے گا''۔ (حاکم)

(۵/ ۲۵۵۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ دَرَجَةً يَرْفَعُهُ اللّٰهُ دَرَجَةً حَتّٰى يَجْعَلَهُ اللّٰهُ فِي أَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ، وَمَنْ تَكَبَّرَ عَلَى اللّٰهِ دَرَجَةً يَضَعُهُ اللّٰهُ دَرَجَةً حَتّٰى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ سَافِلِيْنَ، وَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ يَعْمَلُ فِي صَخْرَةٍ صَمَّاءَ لَيْسَ عَلَيْهَا بَابٌ، وَلَا كُوَّةٌ لَخَرَجَ مَا غَيَّبَهُ لِلنَّاسِ كَائِنًا مَا كَانَ. رواہ ابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ کلاھما من طریق دراج عن ابی الھیثم عنہ ولیس عند ابن ماجہ: وَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إلی آخرہ۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو حق تعالیٰ شانہ کے لیے جس درجہ تواضع وخاکساری اختیار کرتا ہے حق تعالیٰ شانہ اس کو اسی درجہ بلند کرتا ہے یہاں تک کہ علیین کے اعلیٰ مقام میں پہنچا دیتا ہے اور جو اللہ پر کسی درجہ بڑائی اور تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسی کے بقدر اس کو نیچے گرا دیتا ہے یہاں تک کہ اس کو نیچوں سے نیچے پھینک دیتا ہے، اور اگر تم سے کوئی بند چٹان میں جس کا کوئی نہ دروازہ ہو نہ کھڑکی ہو عمل کرے (اخلاص کی وجہ سے لوگوں سے اس کو چھپا کر عمل کرے) وہ عمل ظاہر ہو کر ہی رہے گا خواہ لوگوں سے کتنا ہی چھپاتا پھرے (اس کو اپنے اخلاص کے مطابق ثواب مل جائے گا اور اس کی عزت ومحبت دلوں میں آ کر رہے گی''۔ (ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۶/ ۲۵۵۹) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: مَنْ تَوَاضَعَ لِي هٰكَذَا وَجَعَلَ يَزِيْدُ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى الْأَرْضِ وَأَدْنَاهَا. رَفَعْتُهُ هٰكَذَا. وَجَعَلَ بَاطِنَ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ، وَرَفَعَهَا نَحْوَ السَّمَاءِ، رواہ أحمد والبزار ورواتھما محتج بھم فی الصحیح والطبرانی۔

ترجمہ:...... ''حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے لیے (یعنی اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لیے) اس طور پر کیا یزید راوی اپنی ہتھیلی کو زمین کے قریب جھکا کر اشارہ سے بتاتے) میں اس کو یوں بلند کروں گا (راوی اپنی ہتھیلی کو آسمان کی طرف بلند کر کے اشارہ سے بتاتے)''۔ (احمد، بزار، طبرانی)

(۷/ ۲۵۶۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ آدَمِيٍّ إِلَّا فِي رَأْسِهِ حَكَمَةٌ بِيَدِ مَلَكٍ، فَإِذَا تَوَاضَعَ قِيْلَ لِلْمَلَكِ: ارْفَعْ حَكَمَتَهُ وَإِذَا تَكَبَّرَ قِيْلَ لِلْمَلَكِ ضَعْ حَكَمَتَهُ.

رواہ الطبرانی والبزار بنحوہ من حدیث ابی ھریرۃ وإسنادھما حسن۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر شخص کے سر میں ایک لگام فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے جب وہ تواضع کرتا ہے فرشتے کو کہا جاتا ہے اس کی لگام کو بلند کر دو اور جب تکبر کرتا ہے فرشتہ سے کہا جاتا ہے اس کی لگام کو پست کر دو''۔ (طبرانی، بزار)

(۸/ ۲۵۶۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْكِبْرَ، فَإِنَّ الْكِبْرَ يَكُوْنُ فِي الرَّجُلِ، وَإِنَّ عَلَيْهِ الْعَبَاءَةَ. رواہ الطبرانی فی الاوسط ورواتہ ثقات۔

ترجمہ:......"حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تکبر سے بچو، کیوں کہ تکبر آدمی میں ہوتا ہے اور وہ چادر پہنا ہوتا ہے (یعنی تکبر فاخرانہ چادر اور لباس کے پہننے سے بھی آجاتا ہے)"۔(طبرانی)

(۹/ ۲۵۶۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ، وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنَّ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ، وَأَبْعَدَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ. قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارِيْنَ وَالْمُتَشَدِّقِيْنَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُوْنَ؟ قَالَ: الْمُتَكَبِّرُوْنَ. رواه الترمذي وقال: حديث حسن غريب ورواه احمد والطبراني، وابن حبان في صحيحه من حديث ابي ثعلبه، وتقدم۔

ترجمہ:......"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میرا سب سے زیادہ محبوب اور سب میں زیادہ میرے قریب بیٹھنے والا تم میں وہ ہوگا جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں گے اور قیامت کے دن میرا سب سے زیادہ مبغوض اور سب سے زیادہ مجھ سے دُور وہ ہوں گے جو زیادہ باتونی اور حلق پھاڑنے والے اور بڑا بول بولنے والے ہوں گے عرض کیا یارسول اللہ! پہلے دو تو سمجھ آگئے تیسرے کون لوگ ہیں فرمایا: تکبر کرنے والے۔ (یعنی کبر کی وجہ سے بڑا بول بولنے والے)"۔(ترمذی، احمد، طبرانی، صحیح ابن حبان)

(۱۰/ ۲۵۶۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: الْعِزُّ إِزَارِي، وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ. رواه مسلم، ورواه البرقاني في مستخرجه من الطريق الذي اخرجه مسلم۔

ترجمہ:......"حضرت ابوسعید خدری اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق تعالیٰ فرماتا ہے عزت میرا تہبند ہے اور کبریائی میری چادر، لہٰذا جس نے بھی اس کے متعلق ذرا بھی مجھ سے کھینچا تانی کی ہے میں نے اس کو عذاب دیا ہے اور ایک روایت میں ہے میں اس کو آگ میں پھینک دوں گا"۔(مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:......حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں تمام صفات حسنہ حقیقتًا اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہیں مگر صورۃً اور مجازًا انسان بھی اس سے متصف ہوتا ہے اور رحیم و کریم و مربی وغیرہ بھی کہا جاسکتا ہے سوائے عزت و کبریائی کے کہ جس طرح ایک چادر اور تہبند میں دو شخص نہیں سما سکتے اسی طرح یہ دونوں صفتیں حق تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں کہ برائے نام بھی کوئی ان کے ساتھ متصف نہیں ہوسکتا لہٰذا اگر کسی نے کھینچا تانی کر کے بناوٹی تعزز و تکبر کا لباس پہنا تو بڑا بننے کی جگہ دنیا ہی میں ذلت کا عذاب چکھا ہے ایک زمیندار کا سرکاری سپاہی کی وردی پہن کر حکومت جتانا سنگین جرم ہے چہ جائیکہ تخت و تاج میں منازعت کرتا جو بادشاہ کے لیے مخصوص چیزیں ہیں اور شاہانہ اختیارات عمل میں لانا کہ اس ناقابل عفو بغاوت میں تو وزیر کی شفاعت بھی قابل سماعت نہیں۔(از درر فرائد شرح جمع الفوائد)

(۱۱/ ۲۵۶۴) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ۔ رواه البخاري و مسلم۔

ترجمہ:......"حضرت حارثہ بن وہبؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: کیا میں تم کو دوزخی لوگ بتاؤں؟ (تو سنو) ہر وہ شخص دوزخی ہے جو جھوٹی اور لغو باتوں پر سخت گوئی کرنے والا جھگڑالو ہو۔ مال جمع کرنے والا بخیل ہو اور تکبر کرنے والا ہو"۔(بخاری، مسلم)

فائدہ:......حاصل یہ ہے کہ غرور و استکبار اور اکھڑپن دوزخیوں کے اوصاف ہیں۔

(۱۲/ ۲۵۶۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: فِيَّ الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: فِيَّ ضُعَفَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَسَاكِيْنُهُمْ. فَقَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا: إِنَّكِ الْجَنَّةُ

رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ، وَإِنَّكِ النَّارُ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا ۔ رواہ مسلم

ترجمہ:...... ''حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ میں مباحثہ ہوا دوزخ نے کہا مجھ میں جبار اور متکبر داخل ہوں گے۔ جنت نے کہا کہ مجھ میں کمزور اور مسکین داخل ہوں گے اللہ تعالیٰ نے دونوں کے درمیان فیصلہ فرمایا (جنت سے فرمایا) بے شک تو جنت ہے میری رحمت ہے میں تیری وجہ سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور (دوزخ سے فرمایا) بلاشبہ تو جہنم ہے، میرا عذاب ہے تیرے ذریعہ سے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور میرے ذمہ ہے کہ تم دونوں کو پر کروں گا''۔

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ میں عارضی طور پر ایک ایسی قوت پیدا فرمادی تھی کہ جس کی وجہ سے وہ ادراک کر سکے اور بحث ہوئی۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان میں یہ قوت ادراک ہمیشہ ہو۔ (از نووی)

(۱۳/۳۵۶۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَلَا يُزَكِّيْهِمْ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ۔ رواہ مسلم والنسائی

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا۔ اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ان کی طرف نگاہ بھی نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ایک بوڑھا زانی۔ دوسرا جھوٹا فرمانروا، اور تیسرا نادار غریب متکبر''۔ (مسلم،نسائی)

فائدہ:...... بعض معصیتیں بذات خود بھی سنگین اور گناہ کبیرہ ہوتی ہیں لیکن بعض خاص حالات میں اور خاص اشخاص سے اگر ان کا صدور ہو تو ان کی سنگینی اور زیادہ بڑھ جاتی ہے مثلاً چوری بذات خود بڑی معصیت ہے لیکن اگر چوری کرنے والا کوئی دولت مند ہو جس کو چوری کی کوئی ضرورت نہ ہو۔ سرکاری سپاہی اور چوکیدار ہو تو پھر اس کا چوری کرنا اور بھی زیادہ سنگین جرم ہوگا اور اس کو قابل معافی نہیں سمجھا جائے گا اس حدیث پاک میں اسی قسم کے تین مجرموں کے حق میں اعلان فرمایا گیا ہے کہ ان بدبختوں، بدنصیبوں سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہم کلام نہ ہوگا۔ اور ان کا تزکیہ بھی نہ فرمائے گا۔ اور آخرت میں یہ مجرم اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے بھی قطعی محروم رہیں گے۔ ایک بوڑھا زناکار، دوسرا جھوٹا فرمانروا، تیسرا ناداری کی حالت میں تکبر کرنے والا اور یہ اس لیے کہ جوانی کی حالت میں اگر کوئی شخص زنا کا مرتکب ہوا تو اس کا یہ گناہ کبیرہ ہونے کے باوجود بھی قابل درگزر ہو سکتا ہے کیوں کہ جوانی کی حالت میں شہوت سے مغلوب ہونا ایک فطری کمزوری ہے لیکن اگر کوئی بوڑھا بڑھاپے میں یہ حرکت کرے تو یہ اس کی طبیعت کی سخت خباثت کی نشانی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی بے چارہ عام آدمی اپنی ضرورت نکالنے کے لیے جھوٹ بول جائے تو اس کا گناہ بھی کبیرہ ہونے کے باوجود قابل معافی ہو سکتا ہے، لیکن اگر ایک صاحب اقتدار جھوٹ بولتا ہے تو یہ اس کی طبیعت کی انتہائی گندگی اور اللہ تعالیٰ سے بے خوفی کی نشانی ہے ایسے ہی اگر کوئی دولت مند تکبر کرے تو انسان کی عام فطرت کے لحاظ سے کچھ زیادہ مستبعد نہیں لیکن گھر میں فقر و فاقہ کے باوجود اگر کوئی شخص غرور و تکبر کی چال چلتا ہے تو بلاشبہ یہ اس کی انتہائی دناءت اور کمینہ پن ہے۔ تزکیہ نہ کیے جانے کا مطلب بظاہر یہ ہے کہ ان کے گناہ معاف نہیں کیے جائیں گے اور صرف عقیدہ یا بعض اعمال صالحہ کی بنیاد پر ان کو مؤمنین صالحین کے ساتھ شامل نہ کیا جائے گا بلکہ ان کو سزا بھگتنی ہی پڑے گی۔ واللہ اعلم۔ (از معارف الحدیث)

(۱۳/۳۵۶۷) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثٍ يَدْخُلُونَ النَّارَ: أَمِيْرٌ مُسَلَّطٌ، وَذُو ثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ فِيْهِ، وَفَقِيْرٌ فَخُوْرٌ۔ رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحہما۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر وہ تین شخص پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جہنم

میں داخل ہوں گے: ① ۔ ایک ظالم حاکم، ② ۔ دوسرے وہ مال دار جو مال میں اللہ کا حق ادا نہ کرے، ③ ۔ تیسرے فخر وغرور کرنے والا فقیر"۔ (ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

(۱۵/ ۲۵۶۸) وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: اِلْتَقٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلَى الْمَرْوَةِ فَتَحَدَّثَا، ثُمَّ مَضٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، وَبَقِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَبْكِيْ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَا يُبْكِيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: هٰذَا، يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو، زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ كَبَّهُ اللّٰهُ لِوَجْهِهِ فِي النَّارِ۔ رواه احمد، ورواته الصحيح۔

ترجمہ:......"حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمروؓ چلے گئے اور عبداللہ بن عمرؓ وہیں روتے رہے کسی شخص نے ان سے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمن! تم کو کیا چیز رلاتی ہے؟ فرمایا: انہوں نے یعنی عبداللہ بن عمرو کا خیال ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں گرا دے گا"۔ (احمد)

(۱۶/ ۲۵۶۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ فِي السُّوْقِ، وَعَلَيْهِ حُزْمَةٌ مِنْ حَطَبٍ، فَقِيْلَ لَهُ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى هٰذَا؟ وَقَدْ أَغْنَاكَ اللّٰهُ عَنْ هٰذَا؟ قَالَ: أَرَدْتُ أَنْ أَدْفَعَ الْكِبْرَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِيْ قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ مِنْ كِبْرٍ۔ رواه الطبراني باسناد حسن، والأصبهاني۔

ترجمہ:......"حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے متعلق منقول ہے کہ ان کا گزر ایک بازار پر سے ہوا، ان کے اوپر لکڑیوں کا ایک گٹھر تھا، ان سے عرض کیا: یہ کس وجہ سے اٹھار کھا ہے، حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنی اور تونگری عطا کی ہے (آپ کو اس مشقت کرنے کی کیا ضرورت؟) ارشاد فرمایا: میں تکبر کو اپنے سے دور کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جنت میں وہ شخص داخل نہ ہو سکے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی کبر ہوگا"۔ (طبرانی)

(۱۷/ ۲۵۷۰) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرِّ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ إِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهُ: بُوْلَسُ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْأَنْيَارِ، يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ: طِيْنَةِ الْخَبَالِ) رواه النسائي والترمذي واللفظ له، وقال: حديث حسن۔

ترجمہ:......"حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ قیامت کے دن تکبر کرنے والے آدمیوں کی شکل وصورت میں چھوٹی چھوٹی چیونٹیوں کے برابر اٹھائے جائیں گے۔ ہر طرف سے ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی۔ جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف جس کا نام بولس ہے ہنکائے جائیں گے آگوں کی آگ ان کے (سروں سے) اونچی ہوگی دوزخیوں کا پیپ ان کو پلایا جائے گا جس نام طینۃ الخبال ہے"۔ (نسائی، ترمذی)

(۱۸/ ۲۵۷۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا، وَنَعْلُهُ حَسَنَةً؟ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ: الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ۔ رواه مسلم والترمذي۔

ترجمہ:......"حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا (یہ سن کر) ایک شخص نے عرض کیا کہ کوئی آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس عمدہ ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں تو کیا اس کو بھی تکبر کہیں گے؟) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل یعنی اچھا اور آراستہ ہے اور جمال یعنی اچھائی اور آراستگی کو پسند کرتا ہے اور تکبر یہ ہے کہ حق بات کو ہٹ دھرمی کے ساتھ نہ مانا جائے اور لوگوں کو حقیر وذلیل سمجھا جائے"۔ (مسلم، ترمذی)

فائدہ:...... ''ذرہ'' سے یا تو چھوٹی چیونٹی مراد ہے جیسا کہ ترجمہ میں ذکر کیا جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس جیسی سو چیونٹیاں مل کر ایک جو کے وزن کے برابر ہوتی ہیں یا وہ ریزہ وغبار مراد ہے جو ہوا میں باریک نظر آتا ہے اور روشنی کے وقت چمکتا ہے۔ جس شخص نے سوال کیا وہ کون تھا اس بارے میں مختلف اقوال ہیں بعض نے کہا اس وقت جن صحابی نے مذکورہ بات عرض کی تھی وہ معاذ بن جبل؄ تھے بعض نے کہا وہ عبداللہ بن عمرو؄ تھے۔ بعض نے ربیعہ؄ کا نام ذکر کیا ہے۔

ان صحابی نے جو سوال کیا اس کا ایک پس منظر تھا وہ یہ دیکھا کرتے تھے کہ جو لوگ غرور وتکبر کرتے ہیں اور اپنے علاوہ ہر ایک کو ذلیل وحقیر سمجھتے ہیں ان کے جسم پر اعلیٰ اور نفیس لباس ہوتا ہے ان کے پیروں میں نہایت اعلیٰ جوتیاں ہوتی ہیں اور ان کے کپڑے وغیرہ اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہیں چنانچہ جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کا مذکورہ ارشاد سنا تو ان کو گمان ہوا کہ کہیں یہ چیزیں تو تکبر کی نشانی نہیں ہیں اور اعلیٰ ونفیس لباس وغیرہ ہی سے تو تکبر پیدا نہیں ہوتا لہٰذا انہوں نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص محض اپنی ذاتی خواہش وپسند اور استطاعت کی بناء پر اچھے اچھے کپڑے پہنے اور عمدہ جوتے وغیرہ استعمال کرے اور اس کے خیال میں بھی یہ بات نہ ہو کہ وہ اپنے کپڑے وغیرہ کے ذریعے دوسروں پر اپنی امارت وبڑائی کا رعب ڈالے گا لوگوں کو ذلیل وحقیر سمجھے گا اور اتراہٹ وگھمنڈ کرے گا اور اس شخص کی اس نیت کی علامت یہ ہے کہ وہ جس طرح لوگوں کے سامنے اچھے کپڑے وغیرہ استعمال کرنا پسند کرتا ہو اسی طرح تنہائی میں بھی ان چیزوں کو پسند کرتا ہو تو کیا ایسے شخص پر بھی تکبر کا اطلاق ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے جواب میں فرمایا: ایسے شخص کو متکبر نہیں کہا جائے گا بلکہ اس کا لباس عمدہ زیب تن کرنا اور اچھے جوتے پہننا اس کی تہذیب وشائستگی اور اس کی خوش ذوقی کی علامت ہوگا جس سے شریعت نے منع نہیں کیا۔ اس کے بعد آپ نے کبر کی حقیقت بتلائی جس کبر کو مذموم اور برا کہا گیا ہے۔ وہ دراصل اس کیفیت وحالت کا نام ہے جو انسان کو حق کے راستہ سے ہٹادے یعنی توحید وعبادت خداوندی سے بے پرواہ بنادے حق وصداقت سے سرکشی کرنے پر مائل کرے حقیقت تک پہنچنے سے روکے اور سچائی کو قبول کرنے سے باز رکھے اور مخلوق خدا کو ذلیل وحقیر سمجھنے پر مجبور کرے۔

''اللہ تعالیٰ جمیل ہے'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی ذات وصفات میں اور اپنے افعال وقدرت میں اوصاف کاملہ سے موصوف ہے اور تمام ظاہری وباطنی حسن وجمال اسی کے جمال کا عکس ہیں اور جمال وجلال بس اسی کی ذات پاک کا خاصہ ہے بعض حضرات نے جمیل کے معنی آراستہ کرنے والے اور جمال بخشنے کے کیے ہیں۔ (از مظاہر حق)

(۱۹/ ۳۵۷۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ، فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ رواه النسائي وغيرهما

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عمر؄ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے پہلی امت میں کا ایک شخص براہ تکبر تہبند لٹکا کر چلتا تھا اس کو دھنسا دیا گیا وہ قیامت تک زمین میں اترتا رہے گا (عجب نہیں یہ قارون کا قصہ ہو جسے مال نے متکبر بنادیا تھا)''۔ (نسائی)

(۲۰/ ۳۵۷۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ إِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهُ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خُيَلَاءَ۔

رواه مالك والبخاري، واللفظ له، وهو اتم، ومسلم والترمذي والنسائي وتقدم في اللباس احاديث من هذا۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عمر؄ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص غرور وتکبر کے طور پر اپنے (بدن) کے کپڑے کو زمین پر گھسیٹتا (ہوا چلے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف رحمت وعنایت کی نظر سے نہیں دیکھے گا حضرت ابوبکر؄ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا تہبند خود نیچے کو لٹک جاتا ہے البتہ خاص خیال رکھوں تو پھر نیچے کو لٹکے رکھنے سے بچا سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا: آپ ان

لوگوں میں سے نہیں ہیں جو ازراہ تکبر تہبند لٹکاتے ہیں''۔ (مالک، ترمذی، بخاری، مسلم، نسائی)

فائدہ:...... بدن پر جو بھی کپڑا سنت کے دائرے سے باہر ہوگا اس پر مذکورہ ممانعت کا حکم عائد ہوگا۔ جہاں تک ازار کی تخصیص کا تعلق ہے تو اس کی وجہ محض یہ ہے کہ اس زمانہ میں چادر اور ازار عام طور پر لباس ہوتا تھا اس لیے اس کے کثرت استعمال کی بناء پر بعض احادیث میں اس کا ذکر ہے۔

بہرحال عزیمت یعنی اولیٰ درجہ یہ ہے کہ ازار یعنی تہبند و پاجامہ کو آدھی پنڈلی تک رکھا جائے، چنانچہ نبی کریم ﷺ اپنا تہبند آدھی پنڈلی تک ہی رکھتے تھے البتہ رخصت یعنی اجازت و آسانی کا درجہ ٹخنوں تک ہے کہ تہبند و پائجامے کو زیادہ سے زیادہ ٹخنوں تک رکھا جا سکتا ہے کرتے و قمیص اور عبا و شیروانی وغیرہ کے دامن کا بھی یہی حکم ہے۔ اسی طرح قمیص و کرتے وغیرہ کی آستینوں کی مسنون لمبائی یہ ہے کہ وہ ہاتھ کے جوڑ تک ہو، عمامہ کا شملہ زیادہ سے زیادہ اتنا ہی چھوڑا جانا چاہیے جو آدھی پشت تک رہے جو شملہ لمبائی یا چوڑائی میں اس سے زائد ہوگا وہ بدعت اور اس زائد لٹکانے میں شمار ہوگا جو ممنوع ہے۔

(۲۱/ ۲۵۵۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَعَظَّمَ فِي نَفْسِهٖ أَوِ اخْتَالَ فِي مِشْيَتِهٖ، لَقِيَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

رواه مالك والبخاري، واللفظ له، وهو اتم، ومسلم والترمذي والنسائي وتقدم في اللباس احاديث من هذا۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو اپنے کو اپنے جی میں بڑا سمجھے یا تکبر کی چال چلے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوں گے''۔ (طبرانی، کبیر، حاکم)

(۲۲/ ۲۵۵۵) وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطَيْطَاءَ، وَخَدَمَتْهُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ سُلِّطَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔

رواه ابن حبان في صحيحه، ورواه الترمذي وابن حبان ايضا من حديث ابن عمر۔

ترجمہ:...... ''حضرت خولہ بنت قیسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب میری امت تکبر کی چال چلے اور روم و فارس والے ان کے خادم بن جائیں (یعنی فتوحات کی کثرت ہو خوش حالی ہو) تو ان میں کے بعض کو بعض پر مسلط کر دیا جائے گا''۔ (صحیح ابن حبان، ترمذی)

(۲۳/ ۲۵۵۶) وَرُوِيَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ، وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالَ۔ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى، وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى۔ بِئْسَ الْعَبْدُ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلَى۔ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَى وَطَغَى، وَنَسِيَ الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهَى۔ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِالشَّهَوَاتِ۔ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهُ۔ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهُ۔ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهُ۔

رواه الترمذي، وقال: حديث غريب، ورواه الطبراني من حديث نعيم بن همار الغطفاني اخصر منه وتقدم۔

ترجمہ:...... ''حضرت اسماء بنت عمیسؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: برا بندہ ہے وہ بندہ جس نے اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر جانا اور تکبر کیا اور اللہ تعالیٰ و بزرگ و برتر کو بھول گیا (یعنی اس نے یہ فراموش کر دیا کہ بزرگی اور بلندی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے یا یہ بھول گیا کہ اسے آخرت میں اللہ کے سامنے جواب دینا ہوگا) برا بندہ ہے وہ جس نے لوگوں پر ظلم کیا اور ظلم و فساد ریزی میں حد سے بڑھ گیا اور اللہ تعالیٰ بلند و بالا جبار کو بھول گیا جس کی قدرت و عزت سب سے بلند ہے۔ برا بندہ ہے وہ جو دین کے کاموں کو بھول گیا اور دنیاداری میں مشغول رہا اور اس نے قبروں کو اور خاک میں ملنے والے جسم کی بوسیدگی کو بھلا دیا (یعنی قبر میں رہنے کو اور موت کو بھلا دیا) برا بندہ ہے وہ جس نے فتنہ و فساد برپا کیا اور حد سے آگے بڑھا اور اپنی ابتداء اور انتہاء کو بھول گیا (یعنی نہ تو اس کو یہ یاد رہا کہ وہ کتنی حقیر چیز سے پیدا کیا گیا ہے اور ابتداء میں وہ کس قدر عاجز و

ناتواں تھا اور نہ اس کو اپنا انجام یاد رہا کہ ابھی اس کو کیا کیا دیکھنا ہے اور آخر کار زیر زمین جانا ہے) برا بندہ ہے وہ جو دین کے ذریعے دنیا حاصل کر کے اپنی ساری خواہشات جائز و ناجائز پوری کرے (یعنی دنیا کو حاصل کرنے کے لیے دین کو وسیلہ بنائے یا یہ کہ نیک لوگوں کی سی شکل وصورت اختیار کر کے اور دین کا لبادہ اوڑھ کر اہل دنیا کو دھوکہ دے تا کہ وہ اس کے معتقد اور مداح ہوں اور ان سے مال وجاہ حاصل کرے) برا بندہ ہے وہ جس نے مخلوق سے طمع وامید قائم کی اور حرص وطمع اس کو دنیاداروں کے دروازہ پر کھینچے کھینچے پھرتی ہے اور جدھر چاہتی ہے لے جاتی ہے برا بندہ ہے وہ جس کی خواہش اس کو گمراہی کی طرف گناہوں کی طرف لے جائے برا بندہ ہے وہ جس کو دنیا کی رغبت اور ہوس ذلیل وخوار کرتی ہے"۔ (ترمذی، طبرانی)

فائدہ:...... بندہ نے اپنے اس ترجمہ کے مقدمہ میں لکھا تھا کہ جو روایات حافظ منذریؒ روی کے ساتھ نقل کرتے ہیں ان کو ترجمہ میں ذکر نہیں کیا جائے گا اس لیے کہ وہ روایات شدید درجہ ضعیف ہوتی ہیں جس کی تصریح خود صاحب کتاب حافظ منذریؒ نے کی ہے مذکورہ بالا روایت بھی روی سے ذکر کی ہے، لیکن اس کے باوجود اس روایت کو ترجمہ میں ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ روایت کو علامہ امام ترمذیؒ اور طبرانیؒ نے اور بیہقیؒ نے دو سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے نیز اس کو حاکم نے مستدرک میں بھی نقل کیا ہے اور اس میں شک نہیں کہ کسی روایت کا مختلف سندوں سے اور کثرت طرق سے نقل ہونا حدیث کو قوی کرتا ہے اور اس کو حسن لغیرہ کے درجہ پر پہنچا دیتا ہے جس سے روایت کا مقصود پورا ہو جاتا ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب فرمایا ہے تو واضح رہے کہ اول تو غرابت صحت اور حسن کے منافی نہیں دوسرے یہ کہ تمام محدثین کے نزدیک فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل کیا جاتا ہے لہٰذا وعظ ونصیحت کے موقع پر اس حدیث کو ذکر کرنا اور لوگوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کی تلقین کرنا بطریق اولیٰ مناسب ہوگا۔ (از مظاہر حق)

(۳۴/ ۴۵۷۷) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي جَهَنَّمَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ هَبْهَبُ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُسْكِنَهُ كُلَّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ. رواه ابو يعلى والطبراني والحاكم كلهم من رواية ازهر بن سنان، وقال الحاكم صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... "حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جسے ہبہب کہا جاتا ہے حق تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس میں ہر سرکش ضدی متکبر کو رکھے"۔ (ابو یعلیٰ، طبرانی، حاکم)

(۳۵/ ۴۵۷۸) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهُ مَا أَصَابَهُمْ. رواه الترمذي، وقال: حديث حسن۔

ترجمہ:...... "حضرت سلمہ بن اکوعؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نام سرکشوں یعنی ظالم و متکبروں میں لکھ دیا جاتا ہے پھر جو ان (سرکشوں کو دنیا و آخرت میں) پہنچتی ہے (یعنی آفت اور سزا) وہی اس کو بھی پہنچتی ہے"۔ (ترمذی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنے نفس کے دھوکے میں پڑ کر خود بینی خود ستائی کا شکار ہو جاتا ہے تو اپنے آپ کو اصل مرتبہ ومقام سے اوپر اٹھا کر بڑے مرتبہ ومقام تک پہنچانے کی کوشش کرتا رہتا ہے نفس اس کو جس طرح مصنوعی بڑائی کی طرف بہکاتا ہے وہ بھٹکتا رہتا ہے جدھر لے جاتا ہے ادھر جاتا ہے اور نفس پر قابو پانے کے بجائے خود اس کے قابو میں ہو جاتا ہے یہاں تک کہ تکبر اور سرکشی میں پوری طرح مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کے لیے دنیا و آخرت کا وہ عذاب مقدر ہو جاتا ہے جو سرکشوں کے لیے مخصوص ہے۔ (از مظاہر)

(۳۶/ ۴۵۷۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَخَشِيتُ عَلَيْكُمْ مَا هُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ: الْعُجْبَ. رواه البزار باسناد جيد۔

ترجمہ:....."حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم گناہ نہ کرو تو مجھے تم پر ایسی چیز کا ڈر ہے جو گناہ سے بھی بڑا ہے اور وہ عجب یعنی خود بینی ہے"۔ (بزار)

فائدہ:.....مطلب یہ ہے کہ آدمی نیک اعمال کرتے کرتے کبھی خود بینی اور خود نمائی میں مبتلا ہو جاتا ہے اپنے کو دوسروں سے افضل اور دوسروں کو حقیر جاننے لگتا ہے جو ظاہری گناہوں سے بھی بدتر ہے کیوں کہ گناہگار اپنے کو حقیر سمجھتا ہے اور نادم و پشیمان ہوتا ہے اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہلک بیماری سے امت کو خبردار کیا۔ بزرگوں کا مقولہ ہے "طاعت کا انکبار سے معصیت کا استغفار افضل ہے یعنی وہ نیک کام جس کے بعد آدمی میں کبر پیدا ہوا اس سے بہتر وہ گناہ ہے جس کے بعد ندامت پیدا ہو لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز کوئی نہ سمجھے کہ گناہوں پر جری کیا جارہا ہے۔ اور نیکیوں کا جذبہ ختم کیا جارہا ہے العیاذ باللہ بلکہ عجب کی بیماری کے خطرہ سے آگاہ کیا جارہا ہے تاکہ اس سے بچیں۔

(۲۷/ ۲۵۸۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا إِنَّمَا هُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ، أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِي يُدَهْدِهُ الْخُرْءَ بِأَنْفِهِ إِنَّ اللّٰهَ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ۔ إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ، النَّاسُ بَنُو آدَمَ، وَآدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ۔

رواه ابوداؤد والترمذی واللفظ له، وقال: حديث حسن، وستاتی احاديث من هذا النوع فی الترهيب من احتقار المسلم ان شاء اللّٰه.

ترجمہ:....."حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ ان باپ دادا پر فخر کرنا چھوڑ دیں جو مر چکے ہیں اور جن کی حقیقت اس کے علاوہ کچھ نہیں کہ وہ دوزخ کا کوئلہ بن گئے ہیں ورنہ (اگر فخر کرنے سے باز نہ آئے تو) وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گوہ (غلاظت) کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل و خوار ہوں گے جو گوہ (غلاظت) کو اپنی ناک سے ہٹاتا ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے جاہلیت کی نخوت کو اور باپ دادا پر فخر کرنے کی عادت کو دور کر دیا ہے (یادرکھو) آدمی (اب) یا تو مؤمن متقی ہے یا فاجر بدکار (یعنی اگر کوئی شخص ایمان و تقویٰ اور اعمال صالحہ کی دولت سے مالا مال ہے تو وہ خود قابل تکریم اور معزز ہے اس صورت میں اس کو کیا ضرورت ہے کہ وہ اپنے باپ دادا اور فخر کا اظہار کر کے اپنی حیثیت کو بڑھانے کی کوشش کرے اور اگر کوئی شخص فاجر و بدکار ہے تو وہ اللہ کے نزدیک ذلیل و خوار ہے اس صورت میں اس کو کیا حق ہے کہ تکبر و گھمنڈ کرے) تمام انسان آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہیں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے (اور مٹی چوں کہ ایک بہت کمتر اور بے حیثیت چیز ہے لہٰذا مٹی سے بنائے گئے انسان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ اپنی عظمت و بڑائی کا دعویٰ کرے اور غرور و تکبر میں مبتلا ہو)"۔ (ابوداود، ترمذی)

فائدہ:.....حدیث بالا کے جملہ "دوزخ کا کوئلہ بن گئے" کا مطلب یہ ہے کہ اگر باپ دادا کافر و مشرک تھے تو وہ بالیقین دوزخ میں جائیں گے اور اگر وہ کافر و مشرک نہیں تھے تو ان کے بارے میں یہ احتمال تو ہو ہی سکتا ہے کہ کسی وجہ سے ان کا خاتمہ بالخیر نہ ہوا ہو اور وہ اس دنیا سے بغیر ایمان کے رخصت ہو گئے ہوں لہٰذا وہ دوزخ میں ڈالے جائیں لہٰذا اس صورت میں ظاہر ہے کہ جو لوگ دوزخ کی آگ میں جل کر کوئلہ کی طرح سوختہ و سیاہ ہو جانے والے ہیں ان کے متعلق شیخیاں بگھارنا اور ان پر اظہار فخر کرنا بڑی نادانی کی بات ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کی غلاظت کے کیڑے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ (از مظاہر حق)

## کسی فاسق یا بدعتی کو یا سیدی (اے میرے سردار!) وغیرہ تعظیمی کلمات کہنے پر وعید

(۱/ ۲۵۸۱) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَاتَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا، فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ۔ رواه ابوداؤد والنسائی باسناد صحيح، والحاكم، والفظه قال:

إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلْمُنَافِقِ: يَاسَيِّدُ، فَقَدْ أَغْضَبَ رَبَّهُ، وقال: صحيح الإسناد كذا قال۔

ترجمہ:...... ''حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافق کو سید (وغیرہ تعظیمی کلمات) نہ کہو، کیوں کہ اگر وہ تمہارا سید یعنی سردار ہے (تو ظاہر ہے کہ تم بھی اس کی طرح فسق وفجور ونفاق میں مبتلا ہو گو اس سے کم درجہ ہو) تو یقیناً تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کر دیا ایک روایت میں ہے اگر کسی شخص نے منافق (فاسق) کو یا یا سید کہہ دیا تو اس نے اپنے رب کو ناراض کر دیا''۔ (ابوداؤد، نسائی، حاکم)

## سچ بولنے کی ترغیب اور جھوٹ پر وعید

(۱/ ۲۵۸۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ. قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ، غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ، وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ إِنَّمَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْمُسْلِمُوْنَ يُرِيْدُوْنَ عِيْرَ قُرَيْشٍ، حَتّٰى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيْعَادٍ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا. وَكَانَ مِنْ خَبَرِي حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوٰى، وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَاللّٰهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ فَغَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيْدٍ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَاوِزَ، وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلَّا لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوْا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ، وَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيْدُ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَثِيْرٌ لَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الدِّيْوَانَ. قَالَ كَعْبٌ: فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيْدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ. فَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ، وَطَفِقْتُ أَغْدُوْ لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ، فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، وَأَقُوْلُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ إِذَا أَرَدْتُ، وَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ، فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ، وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جِهَازِي شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ، وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِي حَتّٰى أَسْرَعُوْا، وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ، فَيَالَيْتَنِي فَعَلْتُ، ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ لِي ذٰلِكَ وَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِي أَنِّي لَا أَرٰى لِي أُسْوَةً إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوْصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللّٰهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَلَغَ تَبُوْكَ، فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوْكَ: مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَمَا قُلْتَ، وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ، فَرَأٰى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ)، فَإِذَا هُوَ أَبُوْ خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ، وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِيْنَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُوْنَ. قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوْكَ حَضَرَنِي بَثِّي فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُوْلُ بِمَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِيْنُ عَلٰى ذٰلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قِيْلَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتّٰى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْهُ بِشَيْءٍ أَبَدًا فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ: وَصَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ

مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ، فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ، فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ، وَيَحْلِفُونَ لَهُ، وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ، وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ، ثُمَّ قَالَ: تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْشِي حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: مَا خَلَّفَكَ؟ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟ قُلْتُ: يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ، وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا، وَلٰكِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عُقْبَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ وَفِي رِوَايَةٍ: عَفْوَاللّٰهِ، وَاللّٰهِ مَاكَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ۔ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ، فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ، فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ، فَاتَّبَعُونِي، فَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا، لَقَدْ عَجَزْتَ فِي أَنْ لَاتَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ، فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونَنِي حَتّٰى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي. قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِي أَحَدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ: وَقِيلَ لَهُمَا مَا قِيلَ لَكَ. قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ رَبِيعَةَ الْعَامِرِيُّ، وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ۔ قَالَ: فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أُسْوَةٌ، قَالَ: فَمَضَيْتُ حَتّٰى ذَكَرُوهُمَا لِي قَالَ: وَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ۔ قَالَ: فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ، أَوْ قَالَ: تَغَيَّرُوا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِي فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي أَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَايَ، فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ، وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ، وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ فَلَايُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَأُسَلِّمُ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا؟ ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ، فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِي نَظَرَ إِلَيَّ، فَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّي، حَتّٰى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي، وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللّٰهِ مَارَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ، فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ، فَسَكَتَ، فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ، فَقَالَ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَفَاضَتْ عَيْنَايَ، وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ، فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِطَعَامٍ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ؟ قَالَ: فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتّٰى جَاءَنِي، فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ، وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ، وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ، وَلَا مَضْيَعَةٍ، فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ۔ قَالَ: فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا: وَهٰذِهِ أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهَا حَتّٰى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ، وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ، وَإِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ قَالَ: فَقُلْتُ: أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ؟ قَالَ: لَا۔ بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَاتَقْرَبْهَا، وَأَرْسَلَ إِلٰى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي: الْحَقِي بِأَهْلِكِ، فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِي هٰذَا الْأَمْرِ۔ قَالَ: فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله! ان هلال بن امية شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ، فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدِمَهُ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لَايَقْرَبَنَّكِ قَالَتْ: إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَابِهِ

حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ، وَاللّٰهِ مَازَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَاكَانَ إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا۔ قَالَ: فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي: لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ۔ قَالَ: فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يُدْرِيْنِي مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا؟ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ. قَالَ: فَلَبِثْتُ بِذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ، فَكَمُلَ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِنْ حِيْنَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا۔ قَالَ: ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الصُّبْحِ صَبَاحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِنَا. فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالَةِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي، وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى سَلْعٍ يَقُوْلُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَاكَعْبَ بْنَ مَالِكٍ! أَبْشِرْ. قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَلِمْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ. قَالَ: وَآذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ. فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا. فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ، وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا، وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ قِبَلِي، وَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ. فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا، وَانْطَلَقْتُ أَتَيَمَّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُوْنِي بِالتَّوْبَةِ، وَيَقُوْلُوْنَ: وَلْيَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَسْجِدَ، فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي، وَاللّٰهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ غَيْرُهُ۔ قَالَ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ۔ قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُوْرِ، قَالَ: أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ۔ قَالَ: فَقُلْتُ: أَمِنْ عِنْدِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، أَمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ؟ قَالَ: بَلْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ. قَالَ: وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ۔ قَالَ: فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ۔ قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ۔ قَالَ: وَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَنْجَانِي اللّٰهُ بِالصِّدْقِ، وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَابَقِيْتُ. قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا أَبْلَاهُ اللّٰهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيْثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا، وَإِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ يَحْفَظَنِيَ اللّٰهُ فِيْمَا بَقِيَ۔ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ''لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ'' حَتّٰى بَلَغَ: ''إِنَّهُ بِهِمْ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ''. حَتّٰى بَلَغَ: ''اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ'' (التوبة: ۱۱۷، ۱۱۹) قَالَ كَعْبٌ: وَاللّٰهِ مَا أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِيَ اللّٰهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَكُوْنَ كَذَبْتُهُ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ نَزَلَ الْوَحْيُ شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ: ''سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوْا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ، يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ'' (التوبة ۹۵، ۹۶) قَالَ كَعْبٌ: كُنَّا خُلِّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُوْلٰئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ بِذٰلِكَ۔ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ''وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا'' وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَهُ مَا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ، وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهُ إِيَّانَا، وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ، وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ، فَقَبِلَ مِنْهُ۔

رواہ البخاری ومسلم، واللفظ لہ، ورواہ ابوداؤد والنسائی بنحوہ مفرقا مختصرًا، وروی الترمذی قطعة من اولہ ثم قال: وذکر الحدیث۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے جناب کعب بن مالک ؓ سے ان کے غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ سنا۔ آپ نے بتایا کہ میں غزوۂ تبوک کے علاوہ کسی بھی غزوہ میں حضور ﷺ کی ہمراہی کے شرف سے محروم نہیں رہا۔ البتہ غزوۂ بدر میں میری شرکت نہیں ہوسکی تھی مگر بدر میں شرکت نہ کرنے والوں پر کسی قسم کا عتاب نہیں ہوا تھا۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ صرف قریش کے قافلہ پر حملہ کا ارادہ سے تشریف لے گئے تھے اور مشیت الٰہی نے جنگ کے ارادہ کے بغیر دشمن سے مقابلہ کرا دیا۔ شب عقبہ میں بھی میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھا جہاں میں نے اسلام پر قائم رہنے کا عہد و پیمان کیا تھا۔ میں جنگ بدر کی حاضری کے عوض شب عقبہ کی حاضری سے دست برداری کو پسند نہیں کرتا۔ گو لوگوں میں جنگ بدر کی شہرت زیادہ ہے۔

غزوۂ تبوک کی عدم شرکت کا قصہ یوں ہے کہ اس وقت مال و طاقت کے لحاظ سے میرے حالات اتنے اچھے تھے کہ اس سے پہلے کبھی نہ رہے تھے اللہ کی قسم اس غزوہ سے پہلے میرے پاس کبھی دو دو اونٹنیاں نہیں رہی تھیں اس غزوہ میں میرے پاس دو دو اونٹنیاں تھیں۔

جنگی تدبیر کے طور پر حضور ﷺ جب کسی غزوہ پر تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے تو کسی اور ہی جگہ کا ذکر فرما کر اصل مقام کو پوشیدہ رکھتے لیکن غزوہ تبوک کا جب وقت آیا تو موسم گرما انتہائی سخت تھا بے آب و گیاہ، خشک و بنجر علاقہ قطع کرنا تھا اور دشمن بھی بڑے لاؤ لشکر والا اور تعداد میں بھی بہت زیادہ تھا اس لیے حضور ﷺ نے کوئی پردہ نہ رکھا سارے حالات سے مسلمانوں کو واقف کر دیا تا کہ وہ حالات کا اندازہ کر کے جنگ کی تیاری کر لیں اس موقع پر آپ ﷺ نے اپنے ارادوں کا کھلے طور پر اظہار فرما دیا تھا۔ اس وقت گو مسلمانوں کی بھی تعداد بہت تھی مگر ایسا کوئی رجسٹر نہ تھا جس میں سب کے ناموں کا اندراج کیا جاتا ہوتا کہ پتہ چل سکے کہ کون شریک ہوا کون نہیں۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ اس وقت جنگ میں شریک نہ ہونے والا یہ سمجھتا تھا کہ جب تک میرے متعلق وحی نازل نہ ہوگی میری غیر حاضری پوشیدہ ہی رہے گی، کسی کو پتہ نہ چلے گا کہ فلاں غیر حاضر ہے۔

جب حضور ﷺ نے اس غزوہ کا ارادہ فرمایا وہ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا درختوں کے سائے (شدت گرما کی وجہ سے) اچھے لگنے لگے تھے اور میرا میلان بھی انہیں فوائد کی طرف تھا میں بھی صبح کے وقت تیاری کے لیے نکلتا مگر کسی کام کی تکمیل و تیاری کیے بغیر یوں ہی گھوم پھر کر لوٹ جاتا۔ اور دل میں کہتا کہ ابھی موسم ذرا گرم ہے اور وقت کافی ہے دوسرے وقت یہ کام کر لوں گا۔ اسی ٹال مٹول میں وقت گزرتا گیا، ادھر مسلمان استطاعت بھر سامان تیار کر چکے تھے بالآخر ایک صبح رسول اللہ ﷺ مسلمان کی معیت میں روانہ ہو گئے مگر میں اسی عالم کو مگوں میں رہا اور کچھ بھی تیاری نہ کر سکا مسلمان آگے بڑھتے رہے میں یہی سوچتا رہا کہ میں تنہا سفر کر کے ان کو جا پکڑوں گا اے کاش میں نے ایسا ہی کیا ہوتا۔ مگر یہ میرے مقدر ہی میں نہ تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی روانگی کے بعد اب جو میں لوگوں میں چلنے پھرنے لگا تو مجھے یہ دیکھ کر رنج ہوتا کہ سوائے ان لوگوں کے جن پر منافق ہونے کے خیال ہو سکتا تھا یا ضعیف و بیمار اشخاص کے جو عنداللہ معذور تھے۔ مجھ سا اور کوئی بھی نظر نہ آتا تھا۔

تبوک پہنچنے تک حضور ﷺ نے میرا کوئی تذکرہ نہیں فرمایا، ایک روز تبوک میں لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کعب بن مالک کو کیا ہوا؟ تب بنی سلمہ قبیلہ کے ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ اس کو اس کی چادروں اور پہلوؤں پر نظر ڈالنے سے روک دیا۔ (یعنی اپنے لباس و جسمانی صحت و قوت پر اترانے نے شرکت سے روک دیا) اس پر حضرت معاذ بن جبل ؓ نے اس شخص سے کہا: تم نے غلط بات کہی پھر حضور ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم ہم تو سوائے بھلائی کے ان کے اندر کوئی برائی نہیں دیکھتے مگر حضور ﷺ خاموش رہے اسی دوران صحراء میں ایک سفید پوش آدمی دور سے آتے نظر آئے جن کے سفید لباس کے سبب سراب کا گمان گزرتا تھا حضور ﷺ نے فرمایا: یہ ابوخیثمہ ؓ ہی ہیں جن کے ایک صاع کھجور صدقہ کرنے پر منافقین نے طعن کیا تھا (کہ اللہ ان کے ایک صاع صدقہ سے غنی ہو جائے گا) حضرت کعب ؓ کہتے ہیں کہ (وقت

یوں ہی گزر گیا) جب حضور ﷺ کی تبوک سے واپسی کی خبر ملی تو دلی رنج ہو گیا۔ میں جھوٹ موٹ کی باتیں اور غلط سلط عذر سوچنے لگا جن سے حضور ﷺ کے عتاب و ناراضگی سے نکل سکوں اہل خانہ میں جو کچھ سوجھ بوجھ والے تھے ان سے بھی مدد کا طلب گار ہوا۔ اور جب مجھے یہ اطلاع ملی کہ بس اب صبح وشام حضور ﷺ تشریف لانے ہی والے ہیں تو مجھے کسی حیلہ حوالہ سے اس معاملہ سے عہدہ برآمد ہونے اور نجات پانے کی کوئی صورت نظر نہ آئی اور پھر پوچ عذرات اور جھوٹے حیلے دل سے نکال کر سچ بولنے کا پکا ارادہ کر لیا بالآخر ایک صبح حضور ﷺ تشریف لے ہی آئے، آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو اول مسجد میں تشریف لے جا کر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر لوگوں کی طرف رخ فرما کر تشریف فرما ہوتے، اب بھی آپ ﷺ نے حسب معمول ایسا ہی فرمایا اب جو لوگ تبوک جانے سے رہ گئے تھے، وہ ایک ایک کر کے آتے اور اپنے اپنے عذر بیان کرتے اور قسمیں کھا کھا کر کہنے لگے کہ ہم مجبور تھے، اور یہ وجوہ و اسباب تھے جس کی بناء پر ہم شرکت نہ کر سکے۔

ایسے لوگ کچھ اوپر اسی کے قریب تھے حضور ﷺ نے ان کے ظاہر پر نظر فرماتے ہوئے سب کو معافی عنایت فرمائی، ان کے عذر قبول فرمائے ان سے بیعت لی اور ان کے لیے دعائے بخشش فرمائی اور ان کے باطن وحقیقت حال کو اللہ کے حوالے کیا بالآخر میں بھی حاضر ہوا اور آپ کو سلام عرض کیا آپ ﷺ نے تبسم فرمایا مگر آپ ﷺ غصہ میں تھے، فرمایا: آؤ، میں سامنے آ کر بیٹھ گیا تو فرمایا: تمہارے نہ آنے کی کیا وجہ تھی؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں کسی دنیاوی سردار کی خدمت میں حاضر ہوتا اور میں سمجھتا کہ کوئی بھی عذر کر کے اس کی ناراضگی سے نجات مل سکتی ہے تو مجھے قوت گویائی حاصل ہے (کوئی نہ کوئی عذر گڑھ لیتا) لیکن واللہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ آپ سے جھوٹ بولوں اس کی وجہ سے آپ مجھ سے خوش ہو جاتے تب بھی جلد ہی اللہ تعالیٰ میرا جھوٹ ظاہر کر کے آپ کو مجھ سے ناراض کر دیں گے اور اگر میں آپ سے سچ بات عرض کر دوں اور وہ آپ کی ناراضگی کا باعث بن جائے تب بھی مجھے اللہ تعالیٰ سے بہتر انجام کی امید ہے!

اللہ کی قسم مجھے کوئی عذر پیش نہ تھا۔ اور واللہ میں اس جہاد کے وقت سے بڑھ کر کبھی طاقت ور و خوش حال بھی نہ تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے سچ بولا اچھا اب تم جاؤ جب تک اللہ تعالیٰ خود ہی تمہارا فیصلہ نہ فرما دے، میں اٹھا تو قبیلہ بنی سلمہ کے چند لوگ بھی اٹھ کر میرے پیچھے پیچھے آئے! وہ کہنے لگے اللہ کی قسم! ہمارے خیال میں اس سے پہلے تم نے کوئی کوتاہی اور قصور نہیں کیا پھر تم نے بھی حضور ﷺ کی خدمت میں دوسرے لوگوں کی طرح عذر کیوں پیش نہیں کیا۔ تمہاری خطا کے لیے حضور ﷺ کی دعائے عفو کافی ہو جاتی! ان لوگوں نے مجھے اتنی لعنت ملامت کی کہ میرا ارادہ بھی ڈانواں ڈول ہو گیا اور میں نے سوچا کہ حضور کی خدمت میں واپس جاؤں اور اپنے پہلے کہے ہوئے کی تردید کروں پھر میں نے ان سے پوچھا کیا میرے جیسا معاملہ کسی اور سے بھی ہوا ہے، انہوں نے کہا ہاں دو آدمی اور بھی ہیں جنہوں نے وہی بات کہی جو تم نے کہی ہے، اور ان سے بھی حضور ﷺ نے وہی فرمایا جو تم سے فرمایا۔ میں نے ان کے نام پوچھے تو بتایا کہ ایک مرارہ بن ربیعہ عامری ہیں اور دوسرے ہلال بن امیہ واقفی! (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) جب ان لوگوں نے دو ایسے آدمیوں کے نام بتائے، جو نیک، بڑی خوبیوں والے اور غزوہ بدر کے شرکاء میں سے تھے تو میں اپنے پہلے ہی خیال پر جم گیا۔ دیگر غیر حاضر افراد کو چھوڑ کر صرف ہم تین اشخاص سے گفتگو کرنے کو حضور ﷺ نے تمام مسلمانوں کو منع فرما دیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ لوگ ہم سے کنارہ کشی کرنے لگے، اور ہمارے لیے بالکل ہی اجنبی اور بیگانے بن گئے! اور میرے لیے تو دنیا ہی بدل گئی، مدینہ تو جان پہچان والوں کا شہر ہی نہ لگتا تھا۔ پچاس دن تک اسی حالت میں گزر گئے! دو ساتھی تو خانہ نشین ہو گئے اور گھروں ہی میں پڑے روتے دھوتے رہے، کیوں کہ وہ کمزور وضعیف تھے! مگر میں نوجوان اور طاقت ور تھا، باہر بھی نکلتا، اور مسلمانوں کے ساتھ شریک نماز بھی ہوتا، بازاروں میں بھی گھومتا پھرتا تھا، مگر کوئی بھی مجھ سے بات کرنے کا روادار نہ ہوتا۔ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا، اور نماز کے بعد جب حضور ﷺ تشریف فرما ہوتے تو میں سلام عرض کرتا اور دل میں سوچتا کہ معلوم نہیں جواب میں حضور ﷺ نے لب مبارک بھی ہلائے یا نہیں! پھر میں آپ کے نزدیک ہی نماز پڑھنے لگتا اور کن انکھیوں سے دیکھتا رہتا، جب میں نماز میں

مشغول ہوتا تو حضور ﷺ مجھے دیکھتے تھے، اور جب میں ادھر متوجہ ہوتا تو آپ اپنا رخ مبارک پھیر لیتے۔

جب مسلمانوں کی ترش روئی کچھ زیادہ ہی بڑھ گئی تو ایک دن اپنے چچازاد بھائی اور جگری دوست حضرت ابوقتادہؓ کے باغ کی دیوار پر جا چڑھا، میں نے اسے سلام کیا مگر واللہ! اس نے جواب تک نہ دیا۔ میں نے کہا: ابوقتادہؓ! میں اللہ کی قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ مجھے اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت ہے؟ مگر وہ خاموش رہا! میں نے دوبارہ قسم دے کر پوچھا تب بھی وہ چپ ہی رہا۔ جب تیسری مرتبہ دی تو یہ جواب ملا اللّٰہ ورسولہ اعلم (اللہ ورسول ہی بہتر جانتے ہیں) یہ سنا تو میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ اور میں دیوار پھلانگ کر واپس آ گیا۔ ایک دن بازار مدینہ میں پھر رہا تھا کہ شام کا رہنے والا ایک نبطی جو مدینہ میں غلہ برائے فروخت لایا تھا، لوگوں سے پوچھ رہا تھا کہ کیا کوئی مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتا سکتا ہے، تو لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا تو وہ میرے پاس آیا اور شاہ غسان کا خط جو میرے نام تھا مجھے دیا میں پڑھا لکھا تھا اس لیے وہ خط پڑھ لیا، اس میں لکھا تھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے صاحب (رسول اللہ ﷺ) نے تم پر ظلم کیا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے تم کو ذلت کی جگہ اور حق تلفی کے مقام میں رہنے کے لیے نہیں بنایا تم ہمارے پاس چلے آؤ، ہم تمہاری قدر اور دلجوئی کریں گے"۔

خط پڑھ کر میں نے دل میں سوچا کہ میرا ایک اور امتحان ہوا۔ اور خط کو تنور میں جھونک دیا۔ پچاس دن میں سے ایک چلہ گزر رہا تھا اور ابھی تک میرے متعلق بذریعہ وحی کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا کہ حضور کا قاصد میرے پاس آیا اور پیغام دیا کہ حضور ﷺ نے تم کو اپنی بیوی سے علیحدہ رہنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ طلاق دے دوں یا کیا کروں: قاصد نے کہا نہیں بس علیحدہ رہو، فعل زوجیت نہ کرو، حضور ﷺ کی طرف سے یہی حکم میرے دونوں ساتھیوں کو بھی پہنچا دیا گیا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا تم اپنے میکے چلی جاؤ۔ اور جب تک اس معاملہ کا اللہ تعالیٰ فیصلہ نہ فرما دیں وہیں رہو! حضرت بلال بن امیہ کی بیوی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں عرض کیا کہ بلال اتنے بوڑھے ہو گئے ہیں کہ اپنا کام خود نہیں کر سکتے، نہ خادم رکھ سکتے ہیں، اگر میں ان کی خدمت کیا کروں تو کیا یہ حضور کی مرضی کے خلاف ہوگا؟ آپ نے فرمایا نہیں! مگر فعل زوجیت نہ ہو! وہ کہنے لگیں، واللہ اس کام کی تو ان میں حس ہی باقی نہیں! اور اللہ کی قسم! جس روز سے یہ واقعہ ہوا ہے وہ مسلسل روئے جا رہے ہیں!

مجھ سے میرے گھر والوں نے کہا کہ تم بھی حضور ﷺ سے اپنی بیوی کے لیے اجازت لے لو، جس طرح بلال کی بیوی نے لی ہے! تو تمہاری بیوی بھی تمہاری خدمت کر دیا کرے گی۔ میں نے کہا کہ اس سلسلہ میں حضور ﷺ سے میں کوئی درخواست نہیں کروں گا معلوم نہیں کہ کیا جواب مرحمت فرمائیں گے اور پھر میں جوان آدمی بھی تو ہوں۔ اس کے بعد دس راتیں مزید گزر گئیں، مقاطعہ کے دن سے پچاس راتیں پوری ہوئیں پچاسویں رات کی فجر کی نماز میں نے گھر کے چبوترہ پر پڑھی، نماز کے بعد ایسی حالت میں بیٹھا تھا کہ دل سخت بے چین اور زمین ساری وسعتوں کے باوجود تنگ معلوم ہوتی تھی کہ اچانک کوہ سلع سے ایک انتہائی بلند آواز سنائی دی کہنے والا چیخ کر کہہ رہا تھا کہ اے کعب بن مالک! تمہارے لیے خوشخبری ہے۔ یہ سنتے ہی میں سجدہ میں گر پڑا میں سمجھ گیا اللہ تعالیٰ نے کشادگی کی صورت پیدا فرما دی فجر کی نماز کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اصحاب کرام کو ہماری توبہ قبول ہونے کی اطلاع دے دی تھی اور لوگ ہم کو بشارت دینے کے لیے دوڑ پڑے تھے کچھ لوگ میرے دونوں ساتھیوں کو یہ خوش کن اطلاع دینے کے لیے دوڑے اور ایک شخص گھوڑے پر سوار میری طرف چل دیا تھا کہ اس کے پہنچنے سے پیشتر ہی قبیلہ بنی اسلم کا ایک شخص پہاڑ پر جا چڑھا، اور اس کی آواز گھڑسوار سے پہلے ہی مجھے سنائی دی گئی۔ اور جب یہ شخص میرے پاس آیا تو میں نے اظہار تشکر کے طور پر اپنے بدن کے دونوں کپڑے، اس کو پہنا دیے، اللہ کی قسم اس وقت میرے پاس ان دو کپڑوں کے سوا کوئی کپڑا نہ تھا۔ میں نے خود عاریتاً۔ مانگ تانگ کر کپڑے پہنے، اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چل پڑا راستہ میں گروہ گروہ ملتے تھے اور قبولیت توبہ پر مبارک بادی دیتے ہوئے کہتے تھے کہ مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی جب میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو حضور تشریف فرما تھے اردگرد صحابہ کرام حلقہ کیے ہوئے بیٹھے تھے مجھے دیکھ کر طلحہ بن عبید اللہؓ لپک کر آئے مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارک باد دی۔

اللہ کی قسم طلحہؓ کے سوا اور کوئی مہاجر نہیں اٹھا اور کعبؓ اسی لیے جناب طلحہؓ کے اس طرز عمل کو کبھی فراموش نہ کر سکے کعبؓ کہتے ہیں میں نے جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو دیکھا کہ آپ کا روئے مبارک مسرت بخوشی کے نور سے دمک رہا تھا آپ نے فرمایا یوم ولادت سے لے کر آج تک جتنے ایام تم پر گزرے ان میں سے سب سے بہتر دن کی تم کو بشارت ہو۔ میں نے عرض کیا یہ (بشارت وخوشخبری) آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کا معمول تھا کہ مسرت وشادمانی کے لمحات میں آپ کا روئے انور ایسا دمکنے لگتا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہو! جس سے ہمیں آپ کی خوشی ومسرت کا اندازہ ہو جاتا تھا۔

غرض جب میں حضور ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ میں اپنی دولت سے ہاتھ اٹھالوں اور اللہ و رسول کی خدمت میں اپنا سارا مال ومنال بطور صدقہ پیش کر دوں! جواب میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کچھ مال اپنے لیے رکھ لو کہ بہتر یہی ہے، میں نے عرض کیا تو پھر میں خیبر کا حصہ اپنا رکھ لیتا ہوں! پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے سچ کی بدولت مجھے نجات مرحمت فرمائی اب تکمیل توبہ کی غرض سے میں عہد کرتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں میں سچ ہی بولوں! جناب کعبؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کی ایسی آزمائش نہیں فرمائی جیسی کہ میری آزمائش ہوئی۔ اور واللہ اس وقت سے لے کر آج تک میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور اللہ تعالیٰ کی پاک ذات سے امید ہے کہ وہ آئندہ بھی مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔ اس واقعہ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے (سورۂ توبہ کی آیت ۱۱۷، ۱۱۹) نازل فرمائیں۔ یعنی "اللہ تعالیٰ نے پیغمبر ﷺ (کے حال پر نیز ان مہاجرین وانصار کے حال پر توجہ فرمائی جنہوں نے تنگی کے وقت نبی ﷺ کا ساتھ دیا۔ جب کہ بعض لوگوں کے دلوں میں تزلزل پیدا ہو چلا تھا پھر اللہ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی لاریب اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی شفیق مہربان ہے۔ اور ان تینوں کے حال پر بھی جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب (ان کی پریشانی کی یہ نوبت پہنچی کہ) زمین اپنی فراخی کے باوجود ان پر تنگی کرنے لگی اور خود وہ اپنی جان سے تنگ آ گئے، اور انہوں نے سمجھ لیا کہ خدا سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کے کہ اس کی طرف رجوع کیا جائے۔ پھر ان کے حال پر بھی توجہ فرمائی تا کہ وہ آئندہ بھی رجوع کیا کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت توجہ فرمانے والے اور بڑے رحم کرنے والے ہیں۔ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور سچوں کے ساتھ رہو" کعبؓ کہتے ہیں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے اسلام کی دولت سے جس وقت مجھے نوازا اس کے بعد سے آج تک کبھی کوئی نعمت سچائی سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوئی۔ میں بھی اگر جھوٹ بول دیتا تو اسی طرح تباہ وبرباد ہو جاتا جس طرح اور جھوٹ بولنے والے ہوئے نزول وحی کے وقت اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی بہت مذمت فرمائی، چنانچہ آیات سیحلفون لکم آخری آیت تک میں ان کی مذمت فرمائی کہ اب وہ تمہارے سامنے آ کر اللہ کی جھوٹی قسمیں کھائیں گے (کہ ہم بڑے معذور ومجبور تھے) تا کہ تم ان کو ان کی حالت پر چھوڑ دو۔ سو تم ان کو ان کے حال پر ہی چھوڑ دو۔ وہ بالکل گندے لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ ان اعمال کے سبب جو وہ کیا کرتے تھے یہ قسمیں اس لیے کھائیں گے کہ آپ ان سے راضی ہو جائیں۔ سو اگر آپ ان سے راضی بھی ہو جائیں تو بھی اللہ ایسے فاسقوں سے راضی نہیں ہوتا۔

حضرت کعبؓ کہتے ہیں کہ ہم تینوں کا معاملہ ان سے علیحدہ اور پیچھے رہ گیا تھا۔ جنہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں قسمیں کھا کھا کر اپنے عذر بیان کیے تھے۔ اور حضور ﷺ نے ان کی عذر خواہی قبول فرما کر ان سے بیعت لے لی تھی، ان کے لیے دعائے مغفرت فرمائی تھی ہمارے قصہ میں رسول اللہ ﷺ نے خود کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تھا بلکہ آیت (وعلی الثلاثۃ) کے ذریعہ خود اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا تھا۔ سو اس آیت میں ہمارے جہاد سے پیچھے رہ جانے کی طرف اشارہ نہیں ہے بلکہ مراد یہ کہ ہمارے معاملے کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے معاملہ کے بعد رکھا جنہوں نے جھوٹی قسمیں کھا کر حضور ﷺ کے سامنے اظہار معذرت کیا۔ اور آپ نے جن کی معذرت قبول فرمائی۔ ایک روایت میں مزید اضافہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ غزوۂ تبوک کے لیے جمعرات کو تشریف لے گئے تھے اس لیے کہ آپ عموماً جمعرات کو سفر کرنا پسند فرماتے تھے! دوسری ایک اور روایت میں ہے کہ آپ سفر سے واپس چاشت کے وقت تشریف لاتے، آتے ہی پہلے مسجد نبوی میں تشریف لے جاتے دو رکعت نفل

ادا فرماتے اور پھر تشریف فرما ہوتے''۔ (بخاری ومسلم)

''اَللّٰھُمَّ أنتَ مقصودُنا ورضاک مطلوبنا وارحمنا بالإخلاص''

(۲/ ۲۵۸۳) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اضْمَنُوْا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ؟ أُصْدُقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَأَوْفُوْا إِذَا وَعَدْتُمْ، وَأَدُّوْا إِذَا ائْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ، وَغُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوْا أَيْدِيَكُمْ۔ رواہ أحمد وابن ابي الدنيا وابن حبان في صحيحه، والحاكم والبيهقي كلهم من رواية المطلب بن عبداللّٰه بن حنطب عنه، وقال الحاكم: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:......''حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے بارے میں مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو یعنی چھ باتوں پر عمل کرنے کا عہد کرلو تو میں (نجات پائے ہوئے اور صالحین) کے ساتھ تمہارے جنت میں جانے کا ضامن بنتا ہوں:

① ۔ جب بھی بولو سچ بولو، ② ۔ وعدہ کرو تو پورا کرو، ③ ۔ تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو امانت کو ادا کرو، ④ ۔ اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو یعنی حرام کاری سے بچو، ⑤ ۔ اپنی نگاہ کو محفوظ رکھو (یعنی اس چیز کی طرف نگاہ اٹھانے سے پرہیز کرو جس کو دیکھنا جائز نہیں، ⑥ ۔ اپنے ہاتھوں پر قابو رکھو (یعنی اپنے ہاتھوں کو ناحق مارنے اور حرام ومکروہ چیزوں کو پکڑنے سے باز رکھو مراد یہ ہے کہ اپنے آپ کو ظلم سے باز رکھو)''۔ (احمد، ابن ابی الدنیا صحیح ابن حبان، حاکم، بیہقی)

(۳/ ۲۵۸۴) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِطَهُوْرٍ، فَغَمَسَ يَدَهُ فَتَوَضَّأَ فَتَتَبَّعْنَاهُ فَحَسَوْنَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ؟ قُلْنَا: حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، قَالَ: فَإِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ يُحِبَّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، فَأَدُّوْا إِذَا ائْتُمِنْتُمْ، وَاصْدُقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَأَحْسِنُوْا جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكُمْ۔ رواہ الطبراني۔

ترجمہ:......''حضرت عبدالرحمن بن الحارث سلمی ؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے آپ نے وضو کے لیے پاک پانی منگوایا اپنا دست مبارک اس میں ڈالا وضو فرمایا پھر ہم نے وضو کا بچا ہوا پانی منہ بھر کر پی لیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کو کس چیز نے اس عمل پر آمادہ کیا؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو کہ اللہ اور اس کے رسول تم سے محبت کریں تو جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو اسے ادا کیا کرو اور جب بات کیا کرو تو سچ بولا کرو اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو''۔ (طبرانی)

(۴/ ۲۵۸۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْبَعٌ إِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ مِنَ الدُّنْيَا: حِفْظُ أَمَانَةٍ، وَصِدْقُ حَدِيْثٍ، وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ، وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ۔

رواہ احمد و ابن ابي الدنيا والطبراني والبيهقي باسانيد حسنة۔

ترجمہ:......''حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہارے اندر چار باتیں اور خصلتیں ہوں تو تم دنیا (اور اس کی نعمتیں) چلے جانے کا غم نہ کرو (تمہیں کوئی گھاٹا نہیں) ① ۔ امانت کی حفاظت، ② ۔ سچ بولنا، ③ ۔ اچھے اخلاق، ④ ۔ کھانے میں احتیاط اور پرہیز گاری''۔ (احمد، ابن ابی الدنیا، طبرانی، بیہقی)

(۵/ ۲۵۸۶) وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِيْنَةٌ، وَالْكَذِبَ رِيْبَةٌ۔ رواہ الترمذي وقال: حديث حسن صحيح۔

ترجمہ:......''حضرت حسن بن علی ؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر یہ بات محفوظ رکھی ہے کہ جو چیز تم کو شبہ میں ڈالے اس کو چھوڑ کر وہ

صورت لو جو تم کو شبہ میں نہ ڈالے کیوں کہ دل کا اطمینان صدق اور سچائی ہے اور شک وشبہ کذب وجھوٹ ہے''۔ (سنن ترمذی)

فائدہ:...... یعنی جس کام کے جواز وعدم جواز میں شک ہو اس پر عمل کر کے طبیعت میں اطمینان وسکون نصیب نہ ہوگا لہٰذا جس کو دیکھو کہ اسے چھوڑ کر بے شبہ صورت کی طرف جاتا ہے تو سمجھو کہ اس کو صدق حالی حاصل ہے۔ (از درر فرائد)

(۶/ ۴۵۸۶) وَعَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (تَحَرَّوُا الصِّدْقَ، وَإِنْ رَأَيْتُمْ أَنَّ الْهَلَكَةَ فِيْهِ فَإِنَّ فِيْهِ النَّجَاةَ۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الصمت ھٰکذا معضلا، ورواتہ ثقات۔

ترجمہ:...... ''حضرت منصور بن معتمرؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ سچ بولو اگر چہ (ظاہری طور پر) تم کو سچ بولنے میں ہلاکت نظر آئے کیوں کہ (ظاہر کے خلاف) سچ بولنے میں نجات ہی ہے''۔ (ابن ابی الدنیا)

(۷/ ۴۵۸۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ، وَالْبِرُّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ، وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا۔ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ، وَالْفُجُوْرُ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ، وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔ رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وصححہ، واللفظ لہ۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمیشہ سچ کو لازم پکڑو کیوں کہ سچ بولنا نیکی کی طرف رہبری کرتا ہے اور نیکی جنت تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی جب ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی تلاش رکھتا ہے تو وہ اللہ کے ہاں صدیقین میں لکھا جاتا ہے (مقام صدیقیت تک پہنچ جاتا ہے) اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہو کیوں کہ جھوٹ بولنے کی عادت آدمی کو بدکاری کے راستہ پر ڈال دیتی ہے اور بدکاری اس کو دوزخ تک پہنچا دیتی ہے اور آدمی جب ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی تلاش میں رہتا ہے تو انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ کے یہاں کذاب (جھوٹوں) میں لکھا جاتا ہے''۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:...... یعنی جب مسلمان کو سچ بولنے کا ہر وقت اہتمام رہتا ہے تو دوسرے اعمال صالحہ کی بھی توفیق نصیب ہوتی ہے اور اس کو صدیقیت کا درجہ عطا کیا جاتا ہے جس کا اثر یہ ہے کہ مخلوق میں بھی اس کا نام سچا مشہور ہو جاتا ہے اور کافر تک اس پر اعتماد کرنے لگتا ہے اور من جانب اللہ اس کی حفاظت ہوتی ہے کہ پھر کسی کے جبر واکراہ سے بھی جھوٹ اس کی زبان سے نہیں نکلنے پاتا۔ (از درر فرائد)

(۸/ ۴۵۸۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَمَلُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: الصِّدْقُ، إِذَا صَدَقَ الْعَبْدُ بَرَّ، وَإِذَا بَرَّ آمَنَ، وَدَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا عَمَلُ النَّارِ؟ قَالَ: الْكَذِبُ، إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ فَجَرَ، وَإِذَا فَجَرَ كَفَرَ، وَإِذَا كَفَرَ، يَعْنِيْ دَخَلَ النَّارَ۔ رواہ احمد من روایۃ ابن لهيعة۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ! جنت کا عمل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: سچائی جب بندہ صدق وسچائی اختیار کرتا ہے تو نیک ہو جاتا ہے اور جب نیک بن جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر اس کا (کامل) ایمان (یعنی اس کا خوف وخشیت دل میں) آ جاتا ہے، جس کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! دوزخ میں لے جانے والا عمل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا جھوٹ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فسق وفجور میں مبتلا ہو جاتا ہے اور جب فسق وفجور میں مبتلا ہوتا ہے تو (کبھی) کفر تک پہنچ جاتا ہے اور جب کفر کو اختیار کرتا ہے تو دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے''۔ (احمد)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ سچائی نیکی کی طرف اور نیکی اللہ تعالیٰ پر کامل درجہ ایمان اور خوف وخشیت کی طرف انسان کو کھینچتی ہے اور ایمان جنت میں پہنچا دیتا ہے اس کے برخلاف جھوٹ فسق وفجور کی طرف اور فسق وفجور کفر تک بھی پہنچا دیتا ہے اور کفر دوزخ تک پہنچا دیتا ہے یاد رہے کہ سچائی

کا تعلق جیسا زبان سے ہے ایسے حال سے بھی اور عمل سے بھی ہے انسان بات کا بھی سچا ہو عمل کا بھی سچا ہو۔

(۹/ ۲۵۹۰) وَعَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ، فَيُنْكَتُ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةٌ حَتَّى يَسْوَدَّ قَلْبُهُ، فَيُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ۔ ذكره مالك فى الموطا هكذا، وتقدم بنحوه متصلا مرفوعًا۔

ترجمہ:...... ''حضرت مالکؒ سے منقول ہے کہ ان تک ابن مسعودؓ کا قول پہنچا ہے کہ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کی تلاش میں رہتا ہے اس کے دل میں ایک نقطہ لگا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ دل سیاہ ہو جاتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کی فہرست میں جھوٹوں میں لکھ دیا جاتا ہے''۔ (موطا)

(۱۰/ ۲۵۹۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ۔ رواه البخاری و مسلم۔

وزاد فی مسلم فی رواية له: وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ۔

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں:

① جب بات کرے تو جھوٹ بولے، ② وعدہ کرے تو اس کو پورا نہ کرے، ③ اور جب کسی سے کوئی عہد کرے تو بدعہدی کرے۔

ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ خواہ وہ نماز بھی کیوں نہ پڑھتا ہو اور روزہ بھی رکھتا ہو اور اپنے کو مسلمان سمجھتا ہو''۔ (صحیح بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

(۱۱/ ۲۵۹۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُؤْمِنُ الْعَبْدُ الْإِيْمَانَ كُلَّهُ حَتَّى يَتْرُكَ الْكَذِبَ فِي الْمُزَاحَةِ وَالْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا۔ رواه احمد و الطبرانی۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک مزاح میں بھی جھوٹ بولنا نہ چھوڑ دے اور حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہ چھوڑ دے''۔ (احمد، طبرانی)

(۱۲/ ۲۵۹۳) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ۔ رواه احمد قال: حدثنا وكيع سمعت الاعمش قال: حدثت عن ابی امامة۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی طبیعت اور فطرت میں ہر خصلت کی گنجائش ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے''۔ (احمد)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جھوٹ اور خیانت کا اتفاقیہ صادر ہو جانا تو مؤمن سے ممکن ہے مگر یہ مؤمن کی عادت ہو کر طبیعت ثانیہ بن جائے یہ ناممکن ہے اگر کسی میں یہ عادتیں موجود ہوں تو اس کو سمجھ لینا چاہیے کہ اسے ایمان کی حقیقت نصیب نہیں ہوئی اور اگر وہ اپنی اس محرومی پر مطمئن نہیں رہنا چاہتا ہے تو اس کو ان خلاف ایمان عادتوں سے اپنی زندگی کو پاک کرنا چاہیے۔

(۱۳/ ۲۵۹۴) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْكَذِبُ مُجَانِبُ الْإِيْمَانِ۔ رواه البيهقی، وقال: الصحيح انه موقوف۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جھوٹ ایمان سے الگ اور دور ہے (یعنی ایمان اور جھوٹ کی عادت جمع نہیں ہو سکتے)''۔ (بیہقی)

(۱۴/ ۲۵۹۵) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا؟ قَالَ: نَعَمْ۔ قِيْلَ لَهُ: أَيَكُوْنُ

الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا؟ قَالَ: نَعَمْ۔ قِيلَ لَهُ: أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ قَالَ: لَا۔ رواه مالك هكذا مرسلا۔

ترجمہ:...... ''حضرت صفوان بن سلیمؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا: یارسول اللہ! کیا مؤمن بزدل ہوسکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! پھر عرض کیا گیا: کیا مؤمن بخیل ہوسکتا ہے؟ فرمایا: جی ہاں! عرض کیا گیا: کیا مؤمن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں''۔ (مالک)

فائدہ:...... اتفاقیہ زبان سے جھوٹ نکل جانا زبان کا گناہ ہے مگر اس کی عادت قلب کی کجی اور ظلمت ہے جو نور ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتی۔ (از درر فرائد)

(۱۵/ ۴۵۹۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَجْتَمِعُ الْكُفْرُ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ امْرِئٍ، وَلَا يَجْتَمِعُ الصِّدْقُ وَالْكَذِبُ جَمِيعًا، وَلَا تَجْتَمِعُ الْخِيَانَةُ وَالْأَمَانَةُ جَمِيعًا۔ رواه احمد من رواية ابن لهيعة۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے دل میں کفر و ایمان جمع نہیں ہوسکتے اور سچ اور جھوٹ اکٹھے نہیں ہوسکتے اور خیانت و امانت اکٹھے دونوں جمع نہیں ہوسکتیں۔'' (احمد)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ مؤمن کامل کی تین نشانیاں ہیں ①...... ایمان، ②...... سچائی، ③...... امانت۔

(۱۶/ ۴۵۹۷) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ، وَأَنْتَ لَهُ كَاذِبٌ۔ رواه احمد عن شيخه عمر بن هارون، وفيه خلاف، وبقية رواته ثقات۔

ترجمہ:...... ''حضرت نواس بن سمعانؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی بات جھوٹی بیان کرو حالاں کہ وہ تم کو اس بیان میں سچا سمجھتا ہو''۔ (احمد)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جھوٹ اگرچہ بہرحال گناہ ہے اور بہت سنگین گناہ ہے لیکن بعض خاص صورتوں میں اس کی یہ سنگینی اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے انہی صورتوں میں سے ایک صورت یہ بھی ہے کہ ایک شخص تم پر پورا بھروسہ اور اعتبار کرے اور تم کو بالکل سچا سمجھے اور تم اس کے اعتبار اور حسن ظن سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس سے جھوٹ بولو اور اس کو دھوکا دو۔ (از معارف الحدیث)

(۱۷/ ۴۵۹۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ الْمَلَكُ عَنْهُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ۔ رواه الترمذي وابن ابي الدنيا في كتاب الصمت، وقال الترمذي: حديث حسن۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب جھوٹ بولتا ہے تو (رحمت کا) فرشتہ اس بدبو کی وجہ سے جو کہ جھوٹ کی وجہ سے یہ شخص لایا ہے، اس سے ایک میل دور چلا جاتا ہے''۔ (ترمذی، ابن ابی الدنیا)

فائدہ:...... جس طرح اس مادی عالم کی مادی چیزوں میں خوشبو اور بدبو پیدا ہوتی ہے اسی طرح اچھے اور برے اعمال اور کلمات کی بھی خوشبو اور بدبو ہوتی ہے جس کو اللہ کے فرشتے اسی طرح محسوس کرتے ہیں جس طرح ہم یہاں کی مادی خوشبو اور بدبو محسوس کرتے ہیں اور کبھی کبھی وہ اللہ کے بندے بھی اس کو محسوس کرتے ہیں جن کی روحانیت ان کی مادیت پر غالب آجاتی ہے۔ (از معارف)

(۱۸/ ۴۵۹۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا كَانَ مِنْ خُلُقٍ أَبْغَضَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَذِبِ مَا اطَّلَعَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ ذَالِكَ بِشَيْءٍ فَيَخْرُجَ مِنْ قَلْبِهِ حَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ تَوْبَةً۔

رواه احمد والبزار واللفظ له، وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... ''حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو بری عادتوں میں سے سب سے ناپسند عادت جھوٹ بولنے کی تھی آپ کو جب کسی کے

بارے میں تھوڑا سا جھوٹ بولنے کا بھی علم ہوجاتا تو وہ آپ کے دل سے نہیں نکلتا اور اس کی طرف سے آپ کا دل صاف نہ ہوتا جب تک آپ کو یہ معلوم نہ ہوجاتا کہ اس نے جھوٹ بولنے سے توبہ کرلی ہے"۔ (احمد، بزار، صحیح ابن حبان)

(۱۹/ ۲۶۶۰) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ قَالَتْ إِحْدَانَا لِشَيْءٍ تَشْتَهِيهِ: لَا أَشْتَهِيهِ يُعَدُّ ذٰلِكَ كَذِبًا؟ قَالَ: إِنَّ الْكَذِبَ يُكْتَبُ كَذِبًا حَتّٰى تُكْتَبَ الْكُذَيْبَةُ۔

رواه أحمد في حديث، وابن ابي الدنيا في الصمت والبيهقي۔

ترجمہ: "حضرت اسماء بن یزید ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی کسی چیز کے متعلق جس کا حقیقت میں تو اس کا جی چاہ رہا ہو (ویسے زبان سے) کہہ دے میرا جی تو اس کو نہیں چاہ رہا کیا یہ جھوٹ شمار ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جھوٹ تو جھوٹ ہی لکھا جائے گا یہاں تک کہ ذرا سا چھوٹا جھوٹ بھی چھوٹا جھوٹ لکھا جائے گا"۔ (احمد، ابن ابی الدنیا، بیہقی)

(۲۰/ ۲۶۶۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ لِصَبِيٍّ تَعَالَ هَاكَ. ثُمَّ لَمْ يُعْطِهِ. فَهِيَ كَذِبَةٌ۔ رواه احمد و ابن ابي الدنيا كلاهما عن الزهري عن ابي هريرة. ولم يسمع منه۔

ترجمہ: "حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بچے کو یہ کہا آؤ لے لو پھر اس کو کچھ نہ دیا تو جھوٹ ہے"۔ (احمد، ابن ابی الدنیا)

(۲۱/ ۲۶۶۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا. وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا. فَقَالَتْ: هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ؟ قَالَتْ: أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كَذِبَةٌ۔ رواه أبوداؤد والبيهقي عن مولى عبدالله بن عامر. ولم يسماه عنه. ورواه ابن ابي الدنيا فسماه زيادا۔

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن عامر ؓ کہتے ہیں کہ ایک دن میری والدہ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کہا کہ لو آؤ! تمہیں (ایک چیز) دوں گی اس وقت رسول اکرم ﷺ ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے (جب میری والدہ نے مجھ سے کہا تو) نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم نے اس کو کیا چیز دینے کا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ میں اس کو ایک کھجور دینا چاہتی تھی نبی کریم ﷺ نے (یہ سن کر) ان سے فرمایا: یاد رکھو اگر تم اس کو کچھ نہ دیتیں تو تمہارے نامۂ اعمال میں ایک جھوٹ لکھا جاتا"۔ (ابوداؤد، بیہقی، ابن ابی الدنیا)

فائدہ: یہ واقعہ حضرت عبداللہ بن عامر ؓ کے بچپن کا ہے چنانچہ ان کی والدہ نے ان کو بلایا اور کوئی چیز دینے کا وعدہ کیا تو نبی کریم ﷺ یہ سمجھے کہ اپنے بچے کو محض بہلانے کے لیے ادھر اُدھر کی باتیں کی جاتی ہیں اس کو اس کی مطلوبہ چیز یا کچھ اور دینے کا جھوٹ موٹ وعدہ کیا جاتا ہے یا اس کو ڈرانے دھمکانے کے لیے خوف ناک چیزوں کا ذکر کیا جاتا ہے اور اس موقع پر ان باتوں کا حقیقی مفہوم مراد نہیں ہوتا لہٰذا نبی کریم ﷺ نے حضرت عبداللہ ؓ کی والدہ کو اس بارے میں آگاہ کرنے کے لیے مذکورہ سوال کیا۔ (از مظاہر حق)

(۲۲/ ۲۶۶۳) وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبَ، وَيْلٌ لَهُ، وَيْلٌ لَهُ۔ رواه ابوداؤد والترمذي وحسنه والنسائي والبيهقي

ترجمہ: "بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی بات کرے ہلاکت ہو اس کے لیے اور (پھر) ہلاکت ہو اس کے لیے"۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، بیہقی)

فائدہ: معلوم ہوا کہ مذاق میں بھی جھوٹ بولنے پر سخت وعید ہے حق تعالیٰ ہی اس بڑے گناہ سے اپنے فضل سے چھٹکارا نصیب فرمائے، آمین

## دو رخے پن پر وعید

(۱/ ۳۶۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا، وَتَجِدُوْنَ خِيَارَ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهَةً، وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ. رواہ مالك والبخاری ومسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو کان پاؤ گے جو لوگ ایام جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہیں اگر وہ سمجھیں۔ اور تم لوگوں میں سب سے بہتر ان لوگوں کو پاؤ گے جو اس معاملہ میں جاہلیت کو سب سے زیادہ ناپسند کریں گے اور سب سے برے حال میں اس آدمی کو پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اس کا رخ اور ہوتا ہے اور دوسروں کے پاس جاتا ہے تو اور''۔ (مالک، بخاری، مسلم)

فائدہ:...... حدیث بالا کی شرح حدیث نمبر ۳ اور نمبر ۴ کے فائدہ میں آرہی ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

(۲/ ۳۶۰۵) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ نَاسًا قَالُوْا لِجَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: إِنَّا نَدْخُلُ عَلَى سُلْطَانِنَا فَنَقُوْلُ بِخِلَافِ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ، فَقَالَ: كُنَّا نَعُدُّ هٰذَا نِفَاقًا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواہ البخاری

ترجمہ:...... ''حضرت محمد بن زید کا بیان ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے عرض کیا کہ ہم اپنے افسر اور حکام کے سامنے جاتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں اور جب باہر نکلتے ہیں تو اس کے خلاف کہتے ہیں۔ فرمایا: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تو ہم اس کو نفاق سمجھا کرتے تھے''۔ (بخاری)

فائدہ:...... حاکم کے سامنے اس کی تعریف اور پیچھے اس کی برائی کرنا یہ عملی نفاق ہے کہ حقیقت میں اس کو برا سمجھتے ہیں مگر دنیوی فائدہ کی خاطر منہ پر اس کی مدح سرائی کرتے ہیں رہا وہ قصہ کہ ایک شخص آیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کی مدارت کی اور جب چلا گیا تو فرمایا برا شخص ہے سو اول تو وہاں پہ منہ پر تعریف نہیں ہوئی اور آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم بڑے اچھے آدمی ہو بلکہ صرف خوش خلقی کا برتاؤ کیا تھا دوسرے یہ کہ اتنا بھی اس کے شر سے بچنے کے لیے کیا تھا کہ رکاوٹ برتنے سے اس کی شرارت رنگ لائے گی اور دفع مضرت کے لیے وہ بات جائز ہے جو جلب منفعت کے لیے ناجائز ہے بالخصوص جب کہ مضرت بھی متعدی ہو، لہٰذا اگر حاکم ظالم ہو اور اس کی مضرت سے بچنا ہی مقصود ہو تو سکوت اور ضابطہ کی اطاعت کافی ہے کہ نہ مدح سرائی۔ نیز وہ غیبت بھی نہ تھی جس کی ممانعت ہے، کیوں کہ مخلوق کو اس کے شر سے بچنے کی ہدایت مقصود تھی اور ساتھ ہی یہ تعلیم دینا اور سکھانا بھی مقصود تھا کہ شریر کا مقابلہ کرنا اس کے بارود میں آگ دکھانا ہے جس کی برداشت سید ھا سادا مسلمان نہیں کر سکتا۔ (از درر فرائد)

(۳/ ۳۶۰۶) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ذُوالْوَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ وَلَهُ وَجْهَانِ مِنْ نَارٍ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔

ترجمہ:...... ''حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص دنیا میں دو رخا ہوگا (اور منافقوں کی طرح مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی باتیں کرے گا) قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے آگ کے دو چہرے ہوں گے''۔ (طبرانی فی الاوسط)

(۴/ ۳۶۰۷) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ وَجْهَانِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَارٍ۔ رواہ ابوداؤد، وابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... ''حضرت عمار ابن یاسرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں دو رخا ہوگا قیامت کے دن اس کے منہ میں

آگ کی دو زبانیں ہوں گی''۔ (ابوداؤد)

فائدہ:...... ''دورخا'' یا ''دوروبہ'' اصل میں منافق صفت آدمی کو کہتے ہیں یعنی وہ شخص جو کسی کے حق میں مخلص نہ ہو۔ زبان سے کچھ کہے اور دل میں کچھ رکھے جب کسی کے سامنے بات کرے تو اس طرح کرے کہ مخاطب سمجھے کہ یہ میرا بڑا دوست و ہمدرد ہے مگر جب اس کے پیچھے بات کرے تو زبان سے ایسے الفاظ نکالے کہ جو اس کی تکلیف کا باعث ہوں۔

بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ ''دوروبہ'' اصل میں منافق صفت آدمی کو کہتے ہیں یعنی وہ شخص جو کسی کے حق میں مخلص نہ ہو۔ زبان سے کچھ کہے اور دل میں کچھ رکھے جب کسی کے سامنے بات کرے تو اس طرح کرے کہ مخاطب سمجھے کہ یہ میرا بڑا دوست و ہمدرد ہے مگر جب اس کے پیٹھ پیچھے بات کرے تو زبان سے ایسے الفاظ نکالے کہ جو اس کی تکلیف کا باعث ہوں۔ بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ ''دوروبہ'' شخص وہ ہوتا ہے جو آپس میں مخاصمت رکھنے والے دو آدمیوں میں سے ہر ایک کی منہ دیکھی بات کرے ایک کے پاس جائے تو اس کی پسند کی بات کرے اور وہ یہ سمجھے کہ یہ میرا دوست ہے اسی طرح دوسرے کے پاس جائے تو اس کی سی کہے اور وہ سمجھے کہ یہ میرا دوست ہے غرضیکہ دونوں میں سے ہر ایک کے پاس اس کی محبت ظاہر کرے اور دوسرے کی برائی کرے اسی طرح دونوں ہی اس کے بارے میں غلط فہمی کا شکار رہیں اور ہر ایک یہ سمجھتا ہے کہ یہ میرا دوست و ہمدرد اور مددگار ہے اور میرے مخالف کا دشمن و بدخواہ ہے! (از مظاہر حق)

## غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت خاص طور پر امانت کی قسم اور اسلام سے بیزاری یا کافر ہونے کی قسم کھانے کا بیان

(۱/ ۲۶۰۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ۔ رواہ مالك والبخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم کو اپنے باپوں کی قسم کھانے سے روکتا ہے جس کو قسم کھانا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ (کے نام یا اس کی صفات) کی قسم کھائے یا پھر خاموش رہے''۔ (مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... باپ کی قسم کھانے سے منع کرنا مثال کے طور پر ہے، اصل مقصد تو ہدایت دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی قسم نہ کھایا کرو بطور خاص ''باپ'' کو ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کی عادت ہے کہ وہ باپ کی قسم بہت کھاتے ہیں غیر اللہ کی قسم کھانے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کمال عظمت وجلالت کے سبب چوں کہ قسم اسی کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے اس لیے کسی غیر اللہ کو اللہ کے مشابہ نہ قرار دیا جائے چنانچہ حضرت ابن عباسؓ کے بارہ میں منقول ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ ''میں سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھاؤں اور پھر اس کو توڑ ڈالوں اس کو اس سے بہتر سمجھتا ہوں کہ کسی غیر اللہ کی قسم کھاؤں اور اس کو پورا کروں'' ہاں جہاں تک حق تعالیٰ کی ذات پاک کا سوال ہے تو اس کو سزاوار ہے کہ وہ اپنی عظمت وجلالت کے اظہار کے لیے اپنی مخلوقات میں سے جس کی چاہے قسم کھائے۔

(۲/ ۲۶۰۹) وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجَةَ مِنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَحْلِفُ بِأَبِيْهِ فَقَالَ: لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ، مَنْ حَلَفَ بِاللّٰهِ فَلْيَصْدُقْ، وَمَنْ حُلِفَ لَهُ بِاللّٰهِ فَلْيَرْضَ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ بِاللّٰهِ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ۔

ترجمہ:...... ''حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اپنے باپ کی قسم کھاتے سنا تو ارشاد فرمایا اپنے باپوں کی قسم نہ کھاؤ۔ جو اللہ تعالیٰ (کے نام یا اس کی صفات کی قسم کھائے اس کو چاہیے کہ سچ قسم کھائے اور جس کسی کے سامنے اللہ کی قسم کھائی جائے تو (اللہ تعالیٰ کی عظمت وادب کا تقاضا یہ ہے کہ) وہ اس پر راضی ہو جائے اور جو اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم) پر راضی نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ (کا خوف اور

اس کی عظمت کچھ نہیں ہے)''۔(ابن ماجہ)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ کی قسم کھانے والے کو ہدایت دی کہ وہ اللہ کی عظمت اور خوف دل میں رکھتے ہوئے کبھی اس کے نام کو غلط اور جھوٹ میں استعمال نہ کرے۔ سچی قسم کھائے تو دوسری طرف دوسروں کو حکم ہے جن کو یقین دہانی کرانے کے لیے ان کے سامنے حق تعالیٰ کی قسم کھائی ہے کہ وہ اس پر راضی ہو جائیں، ورنہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے نام کا پاس اور لحاظ تک نہیں ہے۔

(۳/ ۲۶۱۰) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: لَا وَالْكَعْبَةِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللّٰهِ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ أَوْ أَشْرَكَ۔

رواه الترمذي وحسنه، وابن حبان في صحيحه، والحاكم وقال: صحيح على شرطهما۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عمرؓ کے متعلق منقول ہے کہ انہوں نے کسی شخص کو کعبہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو اس شخص سے ابن عمرؓ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غیر کی قسم نہ کھائی جائے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے غیر کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا''۔(ترمذی، صحیح ابن حبان)

(۴/ ۲۶۱۱) وَفِي رواية للحاكم: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: كُلُّ يَمِيْنٍ يُحْلَفُ بِهَا دُوْنَ اللّٰهِ شِرْكٌ)

ترجمہ:...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: ہر وہ قسم جو اللہ کے غیر کی کھائی جائے وہ شرک ہے(حاکم)

(۵/ ۲۶۱۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَأَنْ أَحْلِفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَحْلِفَ بِغَيْرِهِ وَأَنَا صَادِقٌ۔ رواه الطبراني موقوفا، ورواته رواة الصحيح۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے منقول ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اللہ تعالیٰ کی جھوٹی قسم کھاؤں اس سے زیادہ یہ پسند ہے کہ میں اس کے غیر کی سچی قسم کھاؤں''۔(طبرانی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کو جھوٹ میں استعمال کرنے سے بہتر یہ ہے کہ غیر اللہ کی سچی قسم کھاؤں۔ جب کہ غیر اللہ کی قسم کھانا بھی درست نہیں ہے لیکن اللہ کے نام کی جھوٹی قسم کھانا اس سے بھی سخت برا ہے۔

(۶/ ۲۶۱۳) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا۔ رواه ابوداؤد

ترجمہ:...... حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے(ابوداؤد)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کیے بغیر صرف امانت کی قسم کھائے گا اس کا شمار ہمارے متبعین میں نہیں ہوگا کیوں کہ یہ اہل کتاب (یعنی غیر مسلموں) کی عادات میں سے ہے اور غیر اللہ کی قسم کے حکم میں ہے۔ بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ اس ارشاد گرامی میں ''امانت'' سے مراد ''فرائض'' ہیں گویا آپ کا مقصد نماز اور حج جیسے فرائض کی قسم کھانے سے منع کرنا ہے بہرکیف دونوں صورتوں میں تمام علماء کے نزدیک اس قسم کے توڑنے پر کفارہ واجب نہیں ہوتا اور اگر ''امانت اللہ'' (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کر کے امانت) کی قسم کھائی جائے تو اکثر علماء کے نزدیک اس میں بھی کفارہ واجب نہیں ہوتا لیکن امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ چوں کہ ''امین'' اللہ تعالیٰ کے ایک نام ہونے کی بناء پر ''امانت'' اس کی صفات میں سے ہے اس لیے ان کے نزدیک اس قسم کے توڑنے میں کفارہ واجب ہوتا ہے یا یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ''امانت اللہ'' سے مراد کلمہ توحید ہے۔(از مظاہر حق)

(۷/ ۲۶۱۴) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ قَالَ إِنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ، فَإِنْ

كَانَ كَاذِبًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا۔

رواه ابوداؤد وابن ماجه، والحاكم وقال: صحيح على شرطهما۔

ترجمہ:...... ''حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یوں قسم کھائے کہ (اگر میں نے ایسا کیا ہو یا ایسا نہ کیا ہو تو) میں اسلام سے بری ہوں۔ لہٰذا اگر وہ اپنی بات میں سچا ہے تب بھی وہ اسلام کی طرف پوری طرح واپس نہ آئے گا''۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم)

فائدہ:...... حدیث بالا کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس طرح قسم کھائے کہ ''اگر میں نے فلاں کام کیا ہو تو میں اسلام سے بیزار ہوں'' تو اگر وہ اپنی بات میں جھوٹا ہے یعنی واقعۃً اس نے وہ کام کیا ہے تو وہ اسلام سے بیزار ہو گیا گویا یہ ارشاد تو اس طرح قسم کھانے کی شدید ممانعت کو ظاہر کرنے کے لیے بطور مبالغہ فرمایا گیا ہے! اگر وہ شخص اپنی بات میں سچا ہے یعنی واقعۃً اس نے وہ کام نہیں کیا تو اس صورت میں اس کا اس طرح کہنا گناہ سے خالی نہیں ہے کیوں کہ اس طرح کی قسم کھانے سے مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے۔ لہٰذا حدیث پاک کے اخیر جملہ ''تب وہ اسلام کی طرف پوری طرح واپس نہ آئے گا''۔ کا مطلب یہ ہو گیا کہ گناہ ہونے کی وجہ سے دین پورے طور پر سالم نہ رہا بلکہ اس میں نقص آ گیا۔ (از مظاہر حق)

(۸/ ۳۶۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ فَهُوَ كَمَا حَلَفَ إِنْ قَالَ: هُوَ يَهُوْدِيٌّ، وَإِنْ قَالَ: هُوَ نَصْرَانِيٌّ، فَهُوَ نَصْرَانِيٌّ، وَإِنْ قَالَ هُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَهُوَ بَرِيْءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ. وَمَنِ ادَّعٰى دُعَاءَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ۔ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى؟ قَالَ: وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى۔ رواه ابو يعلى والحاكم واللفظ له، وقال: صحيح الإسناد كذا قال۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی چیز پر قسم کھائی تو وہ اپنی قسم کے مطابق ہوگا۔ (مثلاً) اگر (قسم میں) کہا وہ یہودی ہو (اگر ایسا کیا) تو وہ یہودی ہو گیا اور اگر کہا عیسائی ہو (اگر ایسا کیا) تو وہ عیسائی ہو گیا اگر کہا اسلام سے بیزار ہوں (اگر فلاں کام کیا یا نہ کیا) تو وہ ویسے ہی ہو گیا اور جس شخص نے جاہلیت (قومیت وغیرہ) کا نعرہ لگایا تو وہ جہنم کے خس وخاشاک میں سے ہے صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر چہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے؟ ارشاد فرمایا! اگر چہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے''۔ (ابویعلی، حاکم)

(۹/ ۳۶۱۶) وَرَوَى ابْنُ مَاجَه مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُوْلُ: أَنَا إِذًا يَهُوْدِيٌّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ۔

ترجمہ:...... ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو یوں کہتے ہوئے سنا (یعنی سلسلۂ گفتگو میں کہتے ہوئے سنا اگر میں نے ایسا کیا) پھر میں یہودی ہوں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے جیسے کہا ویسے) یہودیت اس کے لیے ثابت ہو گئی''۔ (ابن ماجہ)

## مسلمان کو حقیر سمجھنے پر وعید اور کسی کو کسی پر فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے

(۱/ ۳۶۱۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ، التَّقْوٰى هٰهُنَا، التَّقْوٰى هٰهُنَا، التَّقْوٰى هٰهُنَا، وَيُشِيْرُ إِلَى صَدْرِهِ، بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ وَعِرْضُهُ وَمَالُهُ. رواه مسلم وغيره۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ اس پر کوئی ظلم وزیادتی نہ کرے (اور جب وہ اس کی اعانت کا محتاج ہو تو اس کی مدد کرے) اس کو بے مدد کے نہ چھوڑے اور اس کو حقیر نہ جانے (نہ اس کے ساتھ

حقارت کا برتاؤ کرے کیا خبر ہے کہ اس کے دل میں تقویٰ ہو جس کی وجہ سے وہ اللہ کے نزدیک مکرم اور محترم ہو) پھر آپ نے تین بار اپنے سینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تقویٰ یہاں ہوتا ہے ہوسکتا ہے کہ تم کسی کو اس کے ظاہری حال سے معمولی سمجھو اور وہ اپنے دل کے تقویٰ کی وجہ سے اللہ کے نزدیک محترم ہو کبھی کسی مسلمان کو حقیر نہ سمجھو) آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے اور اس کے ساتھ حقارت سے پیش آئے مسلمان کی ہر چیز دوسرے مسلمان کے لیے قابل احترام ہے، اس کا خون، اس کا مال اور اس کی آبرو (اس لیے ناحق اس کا خون گرانا، اس کا مال لینا، اور اس کی آبرو ریزی کرنا یہ سب حرام ہیں")۔ (مسلم وغیرہ)

فائدہ:...... حدیث پاک کے اس جملہ "جب وہ اس کی مدد کا محتاج ہو تو مدد کرے" کا مطلب یہ ہے کہ یہ اسی صورت کا حکم ہے جب وہ حق پر ہو اور مظلوم ہو۔ ایک دوسری حدیث میں فرمایا: تمہارا بھائی اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کرو اور اگر ظالم ہو تو اس کو ظلم سے روکو۔ اس کو ظلم سے روکنا ہی اس کی مدد کرنا ہے۔ (از معارف الحدیث)

(۳/ ۲۶۱۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ۔ فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهُ حَسَنًا، وَنَعْلُهُ حَسَنًا؟ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ۔ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ۔ رواہ مسلم والترمذی، والحاکم الی انہ قال:

وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَازْدَرَى النَّاسَ، وقال الحاکم: احتجا برواتہ۔

ترجمہ:...... "حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔ (یہ سن کر) ایک شخص نے عرض کیا کہ کوئی آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس عمدہ ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں (اور وہ اپنی پسند و خواہش کے تحت اچھا لباس پہنتا ہے اور اچھے جوتے استعمال کرتا ہے تو کیا اس کو بھی تکبر کہیں گے؟) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل یعنی اچھا اور آراستہ ہے۔ اور جمال یعنی اچھائی اور آراستگی کو پسند کرتا ہے اور تکبر یہ ہے کہ حق بات کو ہٹ دھرمی کے ساتھ نہ مانا جائے اور لوگوں کو ذلیل و حقیر سمجھا جائے"۔ (مسلم، ترمذی، حاکم)

فائدہ:...... حدیث بالا میں "ایک شخص نے عرض کیا" وہ شخص کون تھے، اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں:

بعض حضرات نے کہا کہ اس وقت جن صحابی نے سوال کیا تھا وہ معاذ بن جبلؓ تھے بعض حضرات نے عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ اور بعض حضرات نے ربیعہ بن عامرؓ کا ذکر کیا ہے۔ (از مظاہر حق)

حدیث پاک کے مطلب کے متعلق حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ در رفرائد میں لکھتے ہیں "خوبیوں کو خوبی سمجھنا اور خواہش کرنا کہ مجھے بھی نصیب ہوں انسان کا فطری امر ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اس خواہش کا محرک کیا ہے۔ اگر یہ ہے کہ اللہ میں سب خوبیاں ہیں اور اس کو اپنے بندہ کی بھی خوبیاں پسند ہے اس لیے مجھے بھی ظاہری اور باطنی خوبیاں حاصل کرنی چاہئیں تا کہ اس کو پسند آؤں تو یہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا اثر ہے۔ اور خود ایک خوبی کی خصلت ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس کا ثمرہ یہ ہوگا کہ شریعت کا غلام بن کر صورت اور سیرت دونوں کو سنوارے گا اور جو خوبی حاصل ہوتی جائے گی اس کو خداداد نعمت سمجھے گا بار احسان سے گردن جھکے گی منعم کا شکر گزار رہو گا ان کے چھن جانے کا خوف رہے گا۔ اور دعا کرے گا کہ یہ نعمت قائم رہے۔ جو لوگ اس نعمت سے محروم ہیں ان پر ترس کھائے گا اور ان کو بھی اپنے جیسا بنانے کی کوشش کرے گا کہ محبوب کو تو سب ہی کی خوبیاں پسند ہیں اور اگر اس خواہش کی غرض یہ ہوگی کہ لوگ مجھ کو بڑا سمجھیں گے اور زیر اثر رہیں گے تو یہ تکبر اور فرعونیت ہے اس کا اثر یہ ہوگا کہ تمام خوبیوں کا اپنے کو مستحق سمجھے گا اور جو نعمت حاصل نہ ہوگی اس کو بھی حاصل شدہ ظاہر کرے گا۔ اترائے گا، شکر گزاری سے محروم اور زوال نعمت سے نڈر ہوگا۔ لباس، گفتار، رفتار، نشست و برخاست، خورد و نوش، بول و براز سب ہی باتوں

میں امتیازی شان رکھے گا کہ سب کے برابر اور شریک حال رہنا کسر شان ہے۔ مخلوق پر جبر وظلم کرے گا اور ان کو گدھا گھوڑا سمجھ کر اپنا محکوم اور آلہ کار قرار دے گا۔ غرض کہ حق بات کو کہ نطفہ منی سے پیدا ہوا اور گل سڑ کر مور و مار کی غذا بننے والا ہے دھکا دے گا ممکن ہے متکبر کا نفس دھوکہ دے کہ بڑائی بھی ایک خوبی ہے جو اللہ کو حاصل ہے لہٰذا اس خوبی کا بھی بندہ میں آنا خدا کو پسند ہوگا مگر یاد رکھے کہ صرف اللہ کے لیے خوبی ہے اس لیے کہ اس کی خانہ زاد ہے اور اسی لیے وہ مستحق عبادت ہے۔ بندہ کے لیے خوبی اس کی ضد یعنی غلامی ہے۔ لہٰذا اگر متکبر خدا کی صفت کا بندہ میں آنا اچھا سمجھتا ہے تو پہلے اپنے کو بندہ تو سمجھ لے اور جب بندہ سمجھ لیا تو اب معبودیت کو اپنے لیے خوبی سمجھنا عقلاً محال ہو گیا کہ اجتماع ضدین ہے۔ نیز اگر اس کو خوبی سمجھتا ہے تو ساری مخلوق کے لیے خوبی ہوگی کہ بندے تو سب ہی ہیں اور اس صورت میں اپنی بڑائی پھر ہاتھ سے جاتی رہے کہ چھوٹا کوئی رہا ہی نہیں۔ الحاصل تکبر اگر اس حد کو پہنچ گیا کہ اللہ کا بندہ بننے سے بھی عار آتی ہے تب تو صریح کفر ہے اور اللہ کا مقابلہ ہے۔ اور دخول جنت قطعاً حرام، اور اگر ایمان قائم ہے تو ایسا ہے جیسا جنبی ناپاک کہ جب تک ایک بال بھی جنابت کا اثر باقی رہے گا وہ مسجد میں نہ جا سکے گا ہاں دنیوی و اخروی ذلتیں اٹھا کر جس وقت دماغ ٹھکانے آ جائے گا تو داخلہ نصیب ہو جائے گا"۔ (از درر فرائد)

(۳/ ۲۶۱۹) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَمِعْتُمُ الرَّجُلَ يَقُوْلُ: هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلَكُهُمْ۔ رواه مالك و مسلم و ابوداؤد۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی آدمی یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہو گئے (یعنی جہنم کی آگ کے مستحق ہو گئے) تو اس طرح کہنے والا سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے"۔ (مالک، مسلم، ابوداؤد)

فائدہ:...... حدیث بالا کے دو مطلب علماء نے بیان فرمائے ہیں:

① ...... اگر کوئی شخص محض عیب جوئی حقارت اور ان لوگوں کی رحمت خداوندی سے مایوس کرنے کے لیے اس طرح کے الفاظ نکالے کہ وہ تو ہلاک ہو گئے تو یہ سخت برا ہوگا اور اس طرح کہنے والا شخص خود سب سے زیادہ ہلاک و تباہی میں پڑے گا کیوں کہ اس کے الفاظ سے یہی سمجھا جائے گا کہ وہ اپنے نفس کی براءت اور اپنے اعمال کے غرور و تکبر میں مبتلا ہو گیا ہے دوسرے لوگوں کو چشم حقارت سے دیکھتا ہے۔

② ...... دوسرا مطلب یہ ہے کہ "اس طرح کہنے والا ان کو ہلاک و برباد کر دیتا ہے" اور مطلب یہ ہوگا کہ جب کوئی شخص اپنے مشاہدہ کے مطابق بدعملیوں میں مبتلا لوگوں کے بارے میں اپنی زبان سے یہ الفاظ نکالے کہ "وہ لوگ ہلاک و برباد ہو گئے" تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگ رحمت خداوندی سے مایوس ہو کر ترک طاعت و عبادت اور ارتکاب معصیت و گناہ میں اور زیادہ مشغول و منہمک ہو جاتے ہیں کیوں کہ اس طرح کے الفاظ گناہ گاروں کو شکستہ دل، ناامید اور بے شوق بنا دیتے ہیں جو اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے گویا دنیا ہی میں اللہ کے قہر و جلال میں گرفتار ہوئے ہیں اس لیے شریعت کی تعلیم یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو نہایت نرمی و شفقت و محبت کے ساتھ تذکیر و نصیحت کی جانی چاہیے۔ (از مظاہر حق، باختصار)

(۴/ ۲۶۲۰) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ رَجُلٌ. وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ. فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَأَلّٰى عَلَيَّ أَنْ لَا أَغْفِرَ لَهٗ؟ إِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ۔ رواه مسلم

ترجمہ:...... "حضرت جندب بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے یہ کہہ دیا تھا اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں کی مغفرت نہ کرے گا، اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو مجھ پر قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہ کروں گا میں نے اس شخص کی تو مغفرت کر دی اور (اے قسم کھانے والے!) تیرے اعمال کو ضائع کر دیا"۔ (مسلم)

(۵/ ۲۶۲۱) وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ بِالنَّاسِ يُفْتَحُ

لأحدهم في الآخرة بابٌ من الجنة، فيقال له: هلمَّ فيجيء بكربه وغمه، فإذا جاءه أُغلق دونه ثم يُفتح له بابٌ آخر، فيقال له: هلمَّ هلمَّ، فيجيء بكربه وغمه، فإذا جاءه أُغلق دونه، فما يزال كذلك حتى إن أحدهم ليُفتح له الباب من أبواب الجنة فيقال له: هلمَّ، فما يأتيه من الإياس. رواه البيهقي مرسلًا۔

ترجمہ:...... ''حضرت حسن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے ساتھ تمسخر اور استہزاء کرنے والے کے لیے آخرت میں جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا آجاؤ، چنانچہ وہ دشواری اور غم کے ساتھ (جنت کی طرف) آئے گا جب وہ دروازہ پر پہنچے گا تو اس کے لیے دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر دوسرا دروازہ کھولا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا آؤ آؤ، جب وہ انتہائی مشکل اور غم کے ساتھ جنت کے دروازہ تک آئے گا جنت کا دروازہ اس کے لیے بند کر دیا جائے گا، اسی طرح اس کے ساتھ سلوک کیا جاتا رہے گا یہاں تک کہ جنت کا دروازہ ایک شخص کے لیے کھولا جائے گا اور جب اس کو بلایا جائے گا تو وہ مایوس ہو کر آنا ہی چھوڑ دے گا (کہ مجھے تو تمسخر و استہزاء کے طور پر بلایا جاتا ہے داخلہ کی اجازت نہیں ملتی)''۔ (بیہقی)

فائدہ:...... جیسے وہ دنیا میں تمسخر اور استہزاء کر کے دھوکہ دیا کرتا تھا آخرت میں اس کے ساتھ یہی معاملہ کیا جائے گا۔

(۶/ ۳۶۲۲) وعن عقبة بن عامر رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن أنسابكم هذه ليست بسباب على أحد، وإنما أنتم ولد آدم طفُّ الصاع لم تملؤوه ليس لأحد فضل على أحد إلا بالدين، أو عمل صالح. رواه احمد والبيهقي كلاهما من رواية ابن لهيعة ولفظ البيهقي قال:

(ليس لأحد على أحد فضل إلا بالدين، أو عمل صالح، حسب الرجل أن يكون فاحشًا بذيًا بخيلًا۔

ترجمہ:...... ''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نسب کوئی ایسی چیز نہیں جس کی وجہ سے تم کسی کو برا کہو اور عار دلاؤ۔ تم سب آدم کی اولاد ہو تمہاری مثال اس صاع (یعنی پیمانے) کی طرح ہے جس کو تم نے بھرا نہ ہو یعنی تم میں کوئی بھی کامل نہیں ہے ہر ایک میں کچھ نہ کچھ نقص ہے اور ایک دوسرے کے قریب ہے زیادہ فرق نہیں ہے جیسے ایک صاع دوسرے صاع کے قریب ہوتا ہے (تم میں سے) کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے البتہ دین یا نیک عمل کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت ہے ایک روایت میں اس کے ساتھ یہ اضافہ بھی ہے۔ آدمی (کے برا ہونے) کے لیے یہ بہت ہے کہ وہ فحش، بے ہودہ باتیں کرنے والا، بخیل ہو''۔ (احمد، بیہقی)

(۷/ ۳۶۲۳) وعن أبي ذر رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له: أُنظر فإنك لست بخير من أحمر ولا أسود إلا أن تفضله بتقوى۔ رواه أحمد، ورواته ثقات مشهورون الا ان بكر بن عبدالله المزني لم يسمع من أبي ذر۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ارشاد فرمایا: دیکھو تم اپنی ذات سے نہ کسی گورے سے بہتر ہو نہ کسی کالے سے البتہ تقویٰ کی وجہ سے دوسرے پر فضیلت حاصل کر سکتے ہو''۔ (احمد)

(۸/ ۳۶۲۴) وعن جابر بن عبدالله رضي الله عنهما قال: خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في أوسط أيام التشريق خطبة الوداع فقال: يا أيها الناس! إن ربكم واحد، وإن أباكم واحد۔ ألا لا فضل لعربي على عجمي، ولا لعجمي على عربي، ولا لأحمر على أسود، ولا لأسود على أحمر إلا بالتقوى إن أكرمكم عند الله أتقاكم۔ ألا هل بلغت؟۔ قالوا: بلى يا رسول الله! قال فليبلغ الشاهد الغائب۔ ثم ذكر الحديث في تحريم الدماء والأموال والأعراض۔ ورواه البيهقي، وقال في إسناده بعض من يجهل۔

ترجمہ:...... ''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایام تشریق کے درمیانی دن الوداعی خطبہ دیا (جس میں)

ارشاد فرمایا اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ (آدم) بھی ایک ہے خبردار! کسی عربی کو عجمی پر نہ کسی عجمی کو عربی پر نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر فضیلت ہے البتہ تقویٰ کی بناء پر فضیلت حاصل ہو سکتی ہے۔ بے شک تم میں اللہ کے یہاں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں تقویٰ میں بڑھا ہوا ہو، خبردار! توجہ سے سنو! کیا میں نے (پیغام) پہنچا دیا؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! بے شک پہنچا دیا ارشاد فرمایا پھر حاضر غائب تک پہنچا دے"۔ (بیہقی)

(۹/ ۳۹۳۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَمَرَ اللّٰهُ مُنَادِيًا يُنَادِي: أَلَا إِنِّي جَعَلْتُ نَسَبًا، وَجَعَلْتُمْ نَسَبًا، فَجَعَلْتُ أَكْرَمَكُمْ أَتْقَاكُمْ، فَأَبَيْتُمْ إِلَّا أَنْ تَقُوْلُوْا: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ خَيْرٌ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ، فَالْيَوْمَ أَرْفَعُ نَسَبِي، وَأَضَعُ نَسَبَكُمْ، أَيْنَ الْمُتَّقُوْنَ؟۔ رواه الطبراني في الاوسط والصغير والبيهقي مرفوعا وموقوفا، وقال: المحفوظ الموقوف، وتقدم في اول كتاب العلم حديث أبي هريرة۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم دے گا کہ یہ آواز لگائے خبردار! سنو! ایک نسب (فضیلت کا مدار) میں نے تمہارا مقرر کیا اور ایک نسب (فضیلت کا مدار) تم نے مقرر کیا میں نے اس کو زیادہ عزت والا قرار دیا جو تم میں زیادہ متقی ہو، لیکن تم نے اس بات کو نہ مانا اور تم یہی کہتے رہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے وہ فلاں ابن فلاں سے بہتر ہے لہٰذا آج میں اپنے مقرر کردہ معیار نسب کو بلند کروں گا اور تمہارے مقرر کردہ معیار نسب کو نیچا کروں گا۔ (پھر آواز لگے گی) تقوے والے کہاں ہیں"۔ (طبرانی، اوسط، صغیر، بیہقی)

(۱۰/ ۳۹۳۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ، النَّاسُ بَنُوْ آدَمَ، وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ: مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِرِجَالٍ إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ فَحْمِ جَهَنَّمَ أَوْ لَيَكُوْنُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجِعْلَانِ الَّتِي تَدْفَعُ النَّتْنَ بِأَنْفِهَا۔

رواه ابوداؤد والترمذي حسنه، وتقدم لفظه والبيهقي بإسناد حسن ايضا، واللفظ له، وتقدم معنى غريبه في الكبر۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حق تعالیٰ شانہ نے جاہلیت کی نخوت اور باپ دادا پر فخر کرنا تم سے دور کر دیا، تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم کی پیدائش مٹی سے ہوئی (یاد رکھو) آدمی یا تو مؤمن متقی ہے یا فاجر بدنصیب یا تو باز آجائیں وہ لوگ جو اپنے باپ دادا پر فخر کرتے ہیں (جو کفر پر مر چکے) کہ وہ جہنم کا کوئلہ بنے ہوئے ہیں ورنہ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس گو (غلاظت) کے کیڑے سے بھی زیادہ حقیر ہوں گے جو اپنی ناک سے نجاست کو دھکیلتا ہے"۔ (ابوداؤد، ترمذی، بیہقی)

فائدہ:...... تکبر بالعموم پانچ خوبیوں میں ہوتا ہے، علم، تقویٰ، حسب، مال، جمال، علم اور تقویٰ میں تکبر خود علم اور تقویٰ کے خلاف ہے ایسا عالم درحقیقت جاہل ہے اور ایسا متقی بلاشبہ فاسق، پھر نہ اس کا اطمینان کہ علم و تقویٰ ریا وغیرہ سے خالی ہے نہ اس کا تعین کہ مرتے دم تک قائم رہے حالاں کہ اعتبار آخری سانس کا ہے حسب میں تکبر یا باپ دادا کی بزرگی پر ہوتا ہے کہ ہم پیرزادہ ہیں یا نسب کی شرافت پر کہ ہم قریش ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ تو مسلم تھے اور ان کے باپ دادا عموماً کافر جب بیٹا تکبر کی وجہ سے خود بزرگی سے محروم ہے تو اپنے بزرگ باپ دادا پر فخر کرنا ایسا ہے جیسے ڈینگ مارے کہ میرا باپ رستم پہلوان تھا اور خود منہ پر سے مکھی بھی نہ اڑا سکے اور اگر باپ دادا کفر پر مرے ہیں اور ان کا نطفہ ہونے پر فخر کرتا ہے تو ایسا ہے جیسے غلاظت و گندگی کا کیڑا کہ نجاست کو ناک سے دھکیلتا اور اپنے آپ کو بڑی ناک والا سمجھتا ہے۔ رہا مال پر تکبر تو ظاہر ہے کہ آنے جانے والی چیز ہے اور خود مال دار اسی وقت ہوا ہے جب کہ مال دوسرے کے ساتھ سے نکلا ہے تو ایسے ہرجائی پر اترانا کون سی عقل مندی ہے جو آج تمہاری بغل میں ہے تو کل کو دوسرے کی گود میں۔ جمال کی حقیقت سب کو معلوم ہے کہ بول و براز کے

ڈھیر کو صاف چمڑے میں ڈال دیا گیا ہے۔ آج ذرا چیچک نکل آئے تو سارا حسن گھناؤنا بن جائے۔ ہاں شرافت نسبی وغیرہ وہبی نعمتوں پر فخر اگر براہ تکبر نہ ہو بلکہ تحدیث نعمت رب اور منعم کے شکر کے لیے ہو۔ یا جہاد میں کفار کے مقابلہ پر ہو تو مستحسن ہے۔ اس لیے کہ "انا ابن عبدالمطلب" کا رجز نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے اور یہ ایسا ہے جیسا قتل نفس کہ ظلم ہے مگر جہاد میں اس کا حکم ہے اسی طرح تقویٰ اور دیگر نعمتوں پر تکبر حرام ہے مگر خوش ہونا کہ اللہ تعالیٰ نے توفیق خیر بخشی اور فاجر و محروم نہ بنایا محمود اور "اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ" پر ایمان لانا ہے اور یہ فرق کہ تکبر ہے یا نعمت پر خوشی ہے اثرات سے معلوم ہوگا کہ تکبر میں مخلوق کی تحقیر کرنا ہوگا اور نعمت پر خوشی میں خشوع مسکنت اور عاجزی اور نعمت کے باقی رہنے کی دعا ہوگی اور اس پر رونا ہوگا"۔ (از درر فرائد، تفسیر یسیر)

## راستہ سے تکلیف دہ چیز کے ہٹانے کی ترغیب

(۱/ ۳۶۲۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ أَوْ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً أَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَأَرْفَعُهَا قَوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

رواه البخاري و مسلم و ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه.

ترجمہ: ...... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر سے بھی کچھ اوپر شاخیں ہیں۔ ان میں ادنیٰ درجہ کی چیز تکلیف دینے والی چیزوں کا راستے سے ہٹانا ہے اور سب سے اعلیٰ اور افضل لا الٰہ اللہ کا قائل ہونا یعنی توحید کی شہادت دینا ہے"۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ: ...... حدیث بالا میں ایمان کی ستر سے زیادہ جو شاخوں کا ذکر ہے اس کے متعلق بعض شارحین نے لکھا ہے کہ اس سے غالباً صرف کثرت مراد ہے اور اہل عرب صرف مبالغہ اور کثرت کے لیے بھی ستر کا لفظ عام طور پر بولتے ہیں لیکن بعض حضرات نے خاص ستر کا ہی سمجھا ہے۔ اس بنیاد پر کہ لفظ "بضع" خاص سات کے عدد کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے ان حضرات نے ایمان کے ستتر (۷۷) شعبوں کو متعین کرنے کی بھی کوشش کی ہے لیکن راجح بات پہلی ہی معلوم ہوتی ہے اور مطلب صرف یہ ہے کہ ایمان کے بہت زیادہ شعبے ہیں ایمان کے شعبے سے مراد وہ تمام اعمال و اخلاق اور ظاہری و باطنی وہ سب احوال ہیں جو کسی دل میں آجانے کے بعد اس کے نتیجہ اور ثمرہ کے طور پر اس میں پیدا ہونے چاہئیں۔ حدیث بالا میں ایمان کا ادنیٰ درجہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ارشاد فرمایا ہے اور اعلیٰ درجہ توحید کی شہادت کو بتایا ہے اب ان کے درمیان جس قدر بھی امور خیر کا تصور کیا جاسکتا ہے وہ سب ایمان کے شعبے اور اس کی شاخیں ہیں خواہ ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے۔ اور ظاہر ہے کہ ان کے عدد سینکڑوں تک پہنچے گا۔ (از معارف باختصار)

(۲/ ۳۶۲۸) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَ سَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِئِ أَعْمَالِهَا النُّخَامَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔ رواه مسلم و ابن ماجه.

ترجمہ: ...... "حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے ہیں میں نے اچھے اعمال میں سے ایک اچھا عمل راستہ سے تکلیف دینے والے چیز کو ہٹانا پایا اور اور برے اعمال میں سے ایک برا عمل، وہ تھوک جو مسجد میں تھوکا گیا ہو اور پھر اس کو (زمین میں) دفن نہ کیا گیا ہو (یعنی صاف نہ کیا گیا ہو)"۔

(۳/ ۳۶۲۹) وَعَنِ الْمُسْتَنِيْرِ بْنِ أَخْضَرَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي بَعْضِ الطُّرُقَاتِ،

فَمَرَرْنَا بِأَذًى فَأَمَاطَهُ، أَوْ نَحَّاهُ عَنِ الطَّرِيقِ، فَرَأَيْتُ مِثْلَهُ، فَأَخَذْتُهُ فَنَحَّيْتُهُ، فَأَخَذَ بِيَدِي وَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: يَا عَمِّ! رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ شَيْئًا، فَصَنَعْتُ مِثْلَهُ. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَمَاطَ أَذًى مِنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، وَمَنْ تُقُبِّلَتْ مِنْهُ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ رواه الطبراني في الكبير هكذا۔

ترجمہ:...... "مستیر بن اخضر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی راستے پر ایک تکلیف دہ چیز پر سے گزرے، چنانچہ حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے اس کو وہاں سے ہٹادیا، پھر (چلتے ہوئے) ایسی ہی کوئی تکلیف دہ چیز میں نے راستہ میں دیکھی میں نے اس کو اٹھا کر ایک طرف کردیا، حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور ارشاد فرمایا اے بھتیجے! تمھیں اس عمل پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ میں نے کہا چچا جان! میں نے آپ کو ایک کام کرتے ہوئے دیکھا (کہ آپ نے تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹا کر ایک طرف کردیا) میں نے بھی (آپ کے دیکھا دیکھی) ایسا ہی کرلیا حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دینے والی چیز کو دُور کردے گا اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کی ایک نیکی بھی قبول ہوگئی (بہت ممکن ہے کہ اسی ایک نیکی کی برکت سے) جنت میں داخل ہوجائے"۔ (طبرانی کبیر)

(۳/ ۳۳۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ مُنْذُ عَرَفْنَا الْإِسْلَامَ أَشَدَّ مِنْ فَرَحِنَا بِهِ، قَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُؤْجَرُ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَفِي هِدَايَةِ السَّبِيلِ، وَفِي تَعْبِيرِهِ عَنِ الْأَرْتَمِ، وَفِي مَنِيحَةِ اللَّبَنِ حَتَّى إِنَّهُ لَيُؤْجَرُ فِي السِّلْعَةِ تَكُونُ مَصْرُورَةً فَيَلْمِسُهَا فَتُخْطِئُهَا يَدُهُ۔ رواه ابو يعلى والبزار:

إِنَّهُ لَيُؤْجَرُ فِي إِتْيَانِهِ أَهْلَهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيُؤْجَرُ فِي السِّلْعَةِ تَكُونُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ، فَيَلْمِسُهَا، فَيَفْقِدُ مَكَانَهَا۔ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا۔ فَيَخْفِقُ بِذَلِكَ فُؤَادُهُ، فَيَرُدُّهَا اللَّهُ عَلَيْهِ، وَيُكْتَبُ لَهُ أَجْرُهَا۔

وفي إسناده المنهال بن خليفة، وقد وثقه غير واحد، وتقدم ما يشهد لهذا الحديث۔

ترجمہ:...... "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک حدیث بیان فرمائی، جب سے ہم نے اسلام کو پہچانا اس وقت سے ہمیں کسی بات سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنا کہ اس بات سے ہوئی کہ آپ نے ارشاد فرمایا: راستہ سے اذیت دینے والی چیز کے دُور کرنے پر ایمان والے کو اجر دیا جاتا ہے اور کسی کو راستہ دکھانے اور رہبری کرنے پر اور جو شخص صحیح بول نہ سکتا ہو (اپنی بات مثلاً زبان میں کسی تکلیف کی وجہ سے نہ کہہ سکتا ہو) اس کی (بات سمجھ کر) بتانے پر اور دودھ والا جانور کسی کو کچھ وقت کے لیے دینے پر تاکہ وہ اس کا دودھ استعمال کرتا رہے یہاں تک کہ اس سامان پر بھی جس کو (کسی تھیلی وغیرہ میں) بند کرکے رکھا ہو پھر اس سامان کو ہاتھ سے ٹٹولے اور وہ اس وقت نہ ملے جس پر پریشان ہو، اس پریشانی پر بھی ثواب ملتا ہے) ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ آدمی کو اپنی بیوی سے صحبت کرنے پر بھی اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس (معمولی بات) پر بھی اجر ملتا ہے کہ اپنی کوئی چیز کسی کپڑے کے کنارے میں (مثلاً جیب میں) رکھی تھی جب وہاں ہاتھ لگایا تو اس جگہ اپنی چیز کو نہ پایا اس پر اس کا دل دھڑکا (کہ میری چیز کہاں چلی گئی) پھر اللہ تعالیٰ نے وہ چیز اس کو ملادی (لیکن اس تھوڑی سی پریشانی پر بھی) اس کے لیے اجر لکھا جاتا ہے"۔ (ابویعلی، بزار)

(۵/ ۳۳۱) وَعَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْهَرَوِيِّ قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يَمْشِي، وَرَجُلٌ مَعَهُ، فَرَفَعَ حَجَرًا مِنَ الطَّرِيقِ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَفَعَ حَجَرًا مِنَ الطَّرِيقِ كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَةٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ رواه الطبراني في الكبير، ورواته ثقات، ورواه في الاوسط من حديث ابن الدرداء۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوشیبہ ہروی سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ چل رہے تھے ان کے ساتھ کوئی شخص تھا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے راستے سے ایک پتھر کو ہٹادیا اس شخص نے پوچھا یہ کیا؟ (یعنی آپ نے ایسا کیوں کیا؟) ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے:

جو راستہ سے کسی پتھر کو ہٹادے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جس کے پاس نیکی ہوگی وہ جنت میں داخل ہوگا"۔ (طبرانی، کبیر، اوسط)

(۶/ ۳۶۳۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَّرَهُ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ۔ رواه البخاري و مسلم۔

ترجمہ:..... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے راستہ میں چلتے ہوئے ایک کانٹے دار درخت کی ٹہنی کو دیکھ کر اس کو راستہ سے دُور کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر فرمائی اور اس کی مغفرت کر دی (بخاری، مسلم)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص نے کوئی خیر اور بھلائی کا کام کبھی نہیں کیا تھا بس (ایک مرتبہ) راستہ سے ایک ٹہنی کو الگ کر دیا تھا یا تو اس کو درخت سے کاٹ کر الگ کر دیا تا کہ راستہ صاف ہو جائے یا وہ نیچے زمین پر رکھی ہوئی تھی اس کو راستہ سے ہٹا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی قدر فرما کر مغفرت فرما دی۔" (ابوداؤد)

(۷/ ۳۶۳۳) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ شَجَرَةٌ تُؤْذِي النَّاسَ، فَأَتَاهَا رَجُلٌ فَعَزَلَهَا عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَتَقَلَّبُ فِي ظِلِّهَا فِي الْجَنَّةِ۔

رواه أحمد وأبو يعلى، ولا بأس بإسناده في المتابعات۔

ترجمہ:..... "حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک درخت لوگوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص نے اس کو لوگوں کے راستہ سے نکال کر ایک طرف کو الگ کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس کو دیکھا کہ وہ اس درخت کے سایہ میں الٹ پلٹ رہا ہے"۔ (احمدؒ، ابویعلی)

## گرگٹ کو مار ڈالنے کی ترغیب اور سانپ وغیرہ موذی جانوروں کو مارنے کا بیان

(۱/ ۳۶۳۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا حَسَنَةً، وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ۔

رواه مسلم و أبو داؤد والترمذي وابن ماجه

ترجمہ:..... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص گرگٹ کو ایک ہی وار میں مار ڈالے اس کے لیے اتنی اتنی نیکیاں لکھی جاتی ہیں دوسرے وار میں اس سے کم اور تیسرے وار میں دوسرے سے کم ملتی ہیں"۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

(۲/ ۳۶۳۵) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذٰلِكَ۔ وفي أخرى لمسلم و أبي داؤد أنه قال: فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً۔

ترجمہ:..... "جو شخص گرگٹ کو ایک ہی وار میں مار ڈالے اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی دوسرے وار میں اس سے کم تیسرے وار میں اس سے بھی کم نیکیاں لکھی جائیں گی ایک دوسری روایت میں ہے کہ پہلے وار میں مار ڈالنے پر ستر نیکیاں ملتی ہیں"۔ (مسلم، ابوداؤد)

(۳/ ۳۶۳۶) وَعَنْ سَائِبَةَ مَوْلَاةِ الْفَاكِهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا رُمْحًا مَوْضُوعًا، فَقَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا تَصْنَعِينَ بِهٰذَا؟ قَالَتْ: أَقْتُلُ بِهِ الْأَوْزَاغَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا أُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ دَابَّةٌ فِي الْأَرْضِ إِلَّا أَطْفَأَتِ النَّارَ عَنْهُ غَيْرَ الْوَزَغِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَنْفُخُ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ۔ رواه ابن حبان في صحيحه والنسائي بزيادة۔

ترجمہ:..... "سائبہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کے پاس گئیں تو ان کے گھر میں نیزہ پڑا دیکھا پوچھا اے ام المؤمنین! آپ اس کا کیا کرتی ہیں؟

ام المومنین نے فرمایا میں اس سے گرگٹوں کو مارتی ہوں، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تھا تو کوئی جانور ایسا نہیں تھا جس نے ان کی آگ بجھانے کی کوشش نہ کی ہو سوائے گرگٹ کے کہ ان کی آگ پر پھونکتا تھا (تاکہ آگ اور بھڑکے) اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس کے مارڈالنے کا حکم فرمایا ہے''۔ (صحیح ابن حبان، نسائی)

(۳/ ۲۴۳۷) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا۔ رواہ مسلم و ابوداؤد۔

ترجمہ:...... ''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو مارڈالنے کا حکم فرمایا اور اس کا نام فویسق رکھا''۔ (مسلم، ابوداؤد)

فائدہ:...... ''فویسق'' کے معنی ہیں چھوٹا فاسق، گرگٹ کو چھوٹا فاسق اس اعتبار سے فرمایا کہ ایک حدیث میں پانچ قسم کے فواسق جانوروں کو ہر جگہ مارڈالنے کا حکم ہے خواہ وہ حرم میں پائے جائیں یا حدود حرم سے باہر، یہ انہی پانچ میں سے ایک ہے۔ (از مظاہر حق)

(۵/ ۲۴۳۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ حَيَّةً فَلَهُ سَبْعُ حَسَنَاتٍ، وَمَنْ قَتَلَ وَزَغًا فَلَهُ حَسَنَةٌ، وَمَنْ تَرَكَ حَيَّةً مَخَافَةَ عَاقِبَتِهَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ رواه أحمد وابن حبان في صحيحه دون قوله: وَمَنْ تَرَكَ... إلى آخره۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سانپ کو مارڈالا اس کے لیے سات نیکیاں ہیں اور جس نے کسی گرگٹ کو مارڈالا اس کے لیے ایک نیکی ہے اور جس نے سانپ کو بغیر مارے چھوڑ دیا اس کے انجام (یعنی اس کے نقصان پہنچانے) کے ڈر سے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے کامل راستہ پر نہیں ہے)''۔ (احمد، صحیح ابن حبان)

(۶/ ۲۴۳۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ، فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي۔ رواه أبو داؤد والنسائي والطبراني بأسانيد رواتها ثقات إلا أن عبدالرحمن بن مسعود لم يسمع من أبيه۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام سانپوں کو مارڈالو اگر کوئی شخص ان کے انتقام سے خوف زدہ ہوا تو وہ مجھ سے نہیں ہے''۔ (ابوداؤد، نسائی، طبرانی)

فائدہ:...... اس حدیث کے ظاہری مفہوم سے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر قسم کے سانپوں کو مارنا چاہیے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس عمومی حکم سے عوامر یعنی گھروں میں رہنے والے سانپوں کا استثناء کیا جانا چاہیے۔ یا پھر یہ کیا جائے کہ مارنے سے مراد یہ ہے کہ آگاہ کرنے کے بعد مارو۔ جیسا کہ آگے ایک روایت آرہی ہے۔

(۷/ ۲۴۴۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا سَالَمْنَاهُنَّ مُنْذُ حَارَبْنَاهُنَّ يَعْنِي الْحَيَّاتِ۔ وَمَنْ تَرَكَ قَتْلَ شَيْءٍ مِنْهُنَّ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔ رواه ابوداؤد وابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سے ہم نے سانپوں سے لڑائی شروع کی ہے اس وقت سے ہم نے ان سے مصالحت نہیں کی ہے لہٰذا جو شخص ان سانپوں میں سے کسی سانپ کو (اس خوف کی وجہ سے مارنے سے باز رہے کہ (وہ خود سانپ یا اس کا جوڑا نقصان پہنچائے گا اور بدلہ لے گا) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔ (ابوداؤد، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ انسان اور سانپ کی دشمنی اور لڑائی ایک طبعی اور جبلی چیز ہے کہ ہر ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتا ہے اگر انسان سانپ کو دیکھتا ہے تو ضرور اس کو مارنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر سانپ انسان پر موقع پاتا ہے تو اس کو کاٹے اور ڈسے بغیر نہیں رہتا۔ (از مظاہر حق)

(۸/ ۳۶۳۱) وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّا نُرِيْدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ، وَإِنَّ فِيْهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ، يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ۔ رواہ أبوداؤد وإسنادہ صحیح الا ان عبدالرحمٰن بن سابط ما اراہ سمع من العباس۔

ترجمہ:...... ''حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے (ایک دن) نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: ہم زمزم کے کنوئیں کی صفائی کرنا چاہتے ہیں لیکن اس میں سانپ یعنی چھوٹے سانپ ہیں؟ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ان سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم دے دیا''۔ (ابوداؤد)

(۹/ ۳۶۳۲) وَعَنْ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ جِنَّانِ الْبُيُوْتِ، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا فِي مَسَاكِنِكُمْ فَقُوْلُوْا: أَنْشُدُكُمُ الْعَهْدَ الَّذِيْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ نُوْحٌ، أَنْشُدُكُمُ الْعَهْدَ الَّذِيْ أَخَذَ عَلَيْكُمْ سُلَيْمَانُ أَنْ لَا تُؤْذُوْنَا، فَإِنْ عُدْنَ، فَاقْتُلُوْهُنَّ۔ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابولیلیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے گھروں میں پائے جانے والے چھوٹے سانپوں کے متعلق دریافت کیا گیا۔ ارشاد فرمایا: جب تم ان میں سے کسی کو اپنے گھروں میں دیکھو تو (ان سے) یوں کہو، میں تم کو اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تم سے حضرت نوح علیہ السلام نے لیا تھا اور اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو تم سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے لیا تھا کہ ہم کو ایذاء اور تکلیف نہ دو۔ اس کے بعد پھر وہ نظر آئیں تو ان کو مار ڈالو''۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

فائدہ:...... حضرت نوح علیہ السلام نے سانپ سے اس وقت عہد لیا تھا جب کہ انہوں نے اپنی کشتی میں جانوروں کو داخل کیا تھا۔ (از مظاہر حق)

(۱۰/ ۳۶۳۳) وَعَنْ أَبِي السَّائِبِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي بَيْتِهِ قَالَ: فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، فَجَلَسْتُ أَنْتَظِرُهُ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ، فَسَمِعْتُ تَحْرِيْكًا فِي عَرَاجِيْنَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ، فَإِذَا حَيَّةٌ، فَوَثَبْتُ لِأَقْتُلَهَا، فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَشَارَ إِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ، فَقَالَ: أَتَرَى هٰذَا الْبَيْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَانَ فِيْهِ فَتًى مِنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ: فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْصَافِ النَّهَارِ، فَيَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاسْتَأْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ: خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ، فَإِنِّي أَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ، فَأَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهُ، ثُمَّ رَجَعَ فَإِذَا امْرَأَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةٌ، فَأَهْوٰى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهِ، وَأَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ، فَقَالَتْ لَهُ: اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ، وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِيْ أَخْرَجَنِي، فَدَخَلَ فَإِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيْمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ، فَأَهْوٰى إِلَيْهَا بِالرُّمْحِ، فَانْتَظَمَهَا بِهِ، ثُمَّ خَرَجَ، فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ، فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ، فَمَا يُدْرٰى أَيُّهُمَا كَانَ أَسْرَعَ مَوْتًا: الْحَيَّةُ أَمِ الْفَتٰى؟ قَالَ: فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ، وَقُلْنَا: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُحْيِيَهُ لَنَا، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ۔ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ أَسْلَمُوْا، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا، فَآذِنُوْهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ۔

ترجمہ:...... ''حضرت سائبؓ (جو حضرت ہشام بن زہرہؓ کے آزاد کردہ غلام تھے اور تابعی ہیں) سے روایت ہے کہ ایک دن وہ ابوسعید خدریؓ کے گھر گئے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعیدؓ کو نماز پڑھتے پایا، چنانچہ میں ان کے انتظار میں بیٹھ گیا اتنے وہ اپنی نماز پوری کرلیں (اسی دوران) میں نے گھر کے ایک کونے میں کھجور کے درخت کی ٹہنیوں میں ایک سرسراہٹ سنی، میں نے اس طرف توجہ کی تو وہاں ایک سانپ تھا۔ میں اس کو مارنے کے لیے جھپٹا مگر حضرت ابوسعیدؓ نے (جو نماز پڑھ رہے تھے) مجھ کو اشارہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں، تو میں بیٹھ گیا جب حضرت ابوسعیدؓ نماز پڑھ چکے تو انہوں نے مکان کے ایک کمرے کی طرف اشارہ کر کے پوچھا: کیا تم نے اس کمرہ کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! پھر حضرت ابوسعیدؓ نے کہا کہ ''اس کمرے میں ہمارے خاندان کا ایک نوجوان رہا کرتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی۔

حضرت ابوسعیدؓ نے فرمایا ہم سب لوگ (یعنی وہ نوجوان بھی) نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ خندق گئے (جس کا محاذ مدینہ منورہ کے مضافات میں قائم کیا گیا تھا) یہ نوجوان (روزانہ) دوپہر کے وقت نبی کریم ﷺ سے (گھر جانے کی) اجازت مانگ لیا کرتا تھا (کیوں کہ دلہن کی محبت اس کو اس پر مجبور کرتی تھی) چنانچہ (اجازت ملنے پر وہ اپنے گھر والوں کے پاس چلا جاتا (اور رات گھر میں گزار کر صبح کے وقت پھر آ کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جاتا) ایک دن (حسب معمول) اس نے نبی کریم ﷺ سے اجازت طلب کی تو نبی کریم ﷺ نے (اس کو اجازت دیتے ہوئے) فرمایا کہ اپنے ہتھیار اپنے ساتھ رکھو کیوں کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں بنوقریظہ (یہود) تم پر حملہ نہ کر دیں اس نوجوان نے اپنے ہتھیار لیے اور اپنے گھر کو روانہ ہو گیا (جب وہ اپنے گھر کے سامنے پہنچا) تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کی بیوی (گھر کے) دونوں دروازوں (یعنی اندر اور باہر کے دروازے) کے درمیان کھڑی ہے نوجوان نے عورت کو مارڈالنے کے لیے اس کی طرف نیزہ اٹھایا کیوں کہ (یہ دیکھ کر کہ اس کی بیوی باہر کھڑی ہے) اس کو بڑی غیرت آئی لیکن عورت نے (جھبی) اس سے کہا: اپنے نیزے کو اپنے پاس روک لو اور ذرا گھر جا کر دیکھو کہ کیا چیز میرے باہر نکلنے کا سبب ہوئی ہے (یہ سن کر) وہ نوجوان گھر میں داخل ہوا وہاں یکبارگی اس کی نظر ایک سانپ پر پڑی جو بستر پر لپٹا پڑا تھا۔ نوجوان نیزہ لے کر سانپ پر جھپٹا اور اس کو نیزہ میں پرو لیا پھر اندر سے باہر نکل آیا اور نیزہ کو گھر کے صحن میں گاڑ دیا سانپ نے تڑپ کر نوجوان پر حملہ کر دیا، پھر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ دونوں میں سے پہلے کون مرا۔ سانپ یا نوجوان؟ (یعنی وہ دونوں اس طرح ساتھ مرے کہ یہ بھی پتہ نہ چل سکا کہ پہلے کس کی موت واقع ہوئی حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے سارا واقعہ بیان کر کے عرض کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اس نوجوان کو ہمارے لیے زندہ کر دے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ساتھی کے لیے مغفرت طلب کرو پھر ارشاد فرمایا: مدینہ میں (کچھ) جن ہیں (اور ان میں وہ بھی ہیں) جو مسلمان ہو گئے ہیں ان میں سے جب تم کسی کو (سانپ کی صورت میں) دیکھو تو تین دن اس کو خبردار کرو پھر تین دن کے بعد بھی اگر وہ دکھائی دے تو اس کو مار ڈالو کہ وہ شیطان ہے''۔

(۱۱/ ۳۶۴۴) وَفِی رِوَایَةٍ نَحْوُہٗ، وَقَالَ فِیْهِ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا، فَحَرِّجُوْا عَلَيْهَا ثَلَاثًا، فَإِنْ ذَهَبَ، وَإِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَإِنَّهٗ كَافِرٌ۔ وَقَالَ لَهُمْ: اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ۔ رواہ مالک و مسلم وابوداؤد۔

ترجمہ:...... ''ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ کے ان گھروں میں ''عوامر'' یعنی جنات رہتے ہیں (جن میں مؤمن بھی ہیں کافر بھی ہیں) لہٰذا جب تم ان میں سے کسی کو (سانپ کی شکل میں) دیکھو تو تین بار تین دن اس پر تنگی پر اختیار کرو پھر اگر وہ چلا جائے تو بہت اچھا ورنہ اس کو مار ڈالو کیوں کہ اس صورت میں یہی سمجھا جائے گا کہ وہ (جنات میں کا) کافر ہے پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو فرمایا جاؤ اپنے ساتھی کی تکفین وتدفین کرو''۔ (مالک، مسلم، ابوداؤد)

فائدہ:...... صحابہ کرامؓ جو نبی کریم ﷺ سے اس نوجوان کے زندہ ہونے کی دعا کی درخواست کی اس کا مطلب علماء نے یہ بتایا ہے کہ صحابہؓ کی یہ روش نہ تھی کہ وہ نبی کریم ﷺ سے اس قسم کی فرمائش کریں اس موقع پر ان کا یہ خیال تھا کہ نوجوان حقیقت میں مرا نہیں بلکہ زہر کے اثر سے بے ہوش ہو گیا ہے اس خیال سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس دعا کی درخواست کی نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد مبارک ''مغفرت طلب کرو'' کا مطلب یہ تھا کہ اس کو زندہ کرنے کی درخواست کیوں کرتے ہو کیوں کہ وہ تو اپنے وقت پر مر گیا ہے جس کے حق میں زندگی کی دعا قطعاً فائدہ مند نہیں ہے اب تو اس کے حق میں سب سے مفید چیز یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت اور بخشش کی درخواست کرو۔

اور حدیث مذکورہ کے اس جملہ ”اس پر تنگی اختیار کرو یا اس کو خبردار کرو“ کا مطلب یہ ہے کہ جب سانپ نظر آئے تو اس سے کہو کہ تو تنگی اور گھیرے میں ہے اب نہ نکلنا اگر پھر نکلے گا تو ہم تجھ پر حملہ کر دیں گے اور تجھ کو مار ڈالیں گے آگے تو جان!

اور اس ارشاد مبارک ”وہ شیطان“ ہے کا مطلب یہ ہے کہ خبردار کرنے کے بعد بھی اب وہ غائب نہ ہوا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ مسلمان جن نہیں ہے بلکہ یا تو کافر جن ہے یا حقیقت میں سانپ ہے اور یا ابلیس کی ذریت میں سے ہے اس صورت میں اس کو فوراً مار ڈالنا چاہیے اس کو ”شیطان“ اس اعتبار سے کہا گیا ہے کہ خبردار کرنے کے بعد بھی نظروں سے غائب نہ ہوا تو اس نے اپنے آپ کو سرکش ثابت کر دیا اور یہ عام بات ہے کہ جو بھی سرکش ہوتا ہے خواہ وہ جنات میں کا ہو یا آدمیوں میں کا اور یا جانوروں میں کا۔ اس کو شیطان کہا جاتا ہے۔ (از مظاہر حق باختصار)

(۱۳/ ۳۶۳۵) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُوْلُ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالَى۔

قال الازہری: ونری ذلك من سمیتهما، والله اعلم۔

قال سالم قال عبدالله بن عمر: فَلَبِثْتُ لَا أَتْرُكُ حَيَّةً أَرَاهَا إِلَّا قَتَلْتُهَا فَبَيْنَمَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ مَرَّ بِي زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُوْلُبَابَةَ، وَأَنَا أُطَارِدُهَا، فَقَالَا: مَهْلًا يَا عَبْدَاللّٰهِ. فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ۔

ترجمہ:...... ”حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: عموماً) سانپوں کو مار ڈالو اور (خصوصاً) اس سانپ کو کہ جس کی پشت پر دو سیاہ دھاریاں ہوں اور اس سانپ کو کہ جس کو ”ابتر“ کہتے ہیں مار ڈالو کیوں کہ یہ دونوں قسم کے سانپ بینائی کو زائل کر دیتے ہیں (یعنی صرف ان کو دیکھنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے اس وجہ سے کہ ان کے زہر میں ایسی خاصیت ہوتی ہے اسی طرح یہ دونوں سانپ حمل کو گرا دیتے ہیں (یعنی اگر حاملہ عورت ان کو دیکھے تو اس زہر کی خاصیت کی وجہ سے یا خوف و دہشت کی وجہ سے اس کا حمل گر جاتا ہے) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) میں ایک سانپ پر حملہ کر کے اس کو مار ڈالنے کے پے در پے تھا کہ (ایک صحابی) حضرت ابولبابہ انصاریؓ نے مجھ کو آواز دے کر کہا کہ اس کو مت مارو۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمام سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہے حضرت ابولبابہؓ نے کہا کہ لیکن نبی کریم ﷺ نے اس (عام حکم) کے بعد گھر میں رہنے والے سانپوں کو مار ڈالنے سے منع کر دیا تھا، کیوں کہ وہ گھر کو آباد کرنے والے ہیں“۔ (بخاری، مسلم، مالک، ابوداؤد)

فائدہ:...... ”وہ گھر کو آباد کرنے والے ہیں“ کا مطلب یہ ہے کہ ان سانپوں کی عمریں بہت لمبی ہوتی ہیں ان کو ”عوامر“ کہتے ہیں یعنی مدت دراز تک زندہ رہنے والے اس وجہ سے وہ ہمیشہ گھروں میں رہتے ہیں ہمارے یہاں اس قسم کے سانپوں کو ”بھومیا“ کہا جاتا ہے توربشتی نے کہا ہے کہ اصل میں اس قسم کے سانپ جنات بھی ہوتے ہیں جو اکثر و بیشتر گھروں میں رہتے ہیں ایسا نہ ہو کہ ان کو مارنے کی وجہ سے ان سے کوئی نقصان پہنچ جائے“۔ (از مظاہر حق)

اور جن روایات میں عام سانپوں کو مار ڈالنے کا حکم ہے وہ ان گھروں میں رہنے والے سانپوں کے علاوہ پر محمول ہیں۔ (از مظاہر)

(۱۳/ ۳۶۳۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ”أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ، فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ فَأَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ“۔

زاد فی روایة: فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً۔ رواہ البخاری، و مسلم، وابوداؤد، والنسائی وابن ماجہ۔

ترجمہ:..... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اللہ تعالیٰ کے) جو انبیاء (پہلے گزر چکے ہیں ان) میں سے کسی نبی کا واقعہ ہے کہ ایک دن ان کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا انہوں نے چیونٹیوں کے بل کے متعلق حکم دے دیا کہ اس کو جلا دیا جائے، چنانچہ بل کو جلا دیا گیا تب اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل کی کہ تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور تم نے جماعتوں میں سے ایک جماعت کو جلا ڈالا جو تسبیح (یعنی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے) میں مشغول رہتی تھی۔ ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس نبی سے فرمایا کیوں نہ صرف ایک چیونٹی کو مار دیا (جس نے کاٹا تھا)''۔ (بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... حافظ منذریؒ نے اس حدیث پاک کو ذکر فرما کر اس کا پس منظر لکھا ہے کہ یہ نبی عزیر علیہ السلام تھے اور ہوا یہ کہ انہوں نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا تھا کہ ''اے رب! تو کسی آبادی کو اس کے باشندوں کے گناہوں کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کرتا ہے اور وہ پوری آبادی تہس نہس ہو جاتی ہے حالاں کہ اسی آبادی میں کچھ مطیع اور فرمانبردار نیک لوگ بھی ہوتے ہیں اور اس میں بچے اور جانور بھی ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر لیا کہ ان کی عبرت کے لیے کوئی مثال پیش ہونی چاہیے چنانچہ ان نبی پر سخت ترین گرمی مسلط کر دی گئی یہاں تک کہ وہ اس گرمی سے نجات پانے کے لیے ایک سایہ دار درخت کے نیچے چلے گئے وہاں ان پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور وہ سو رہے تھے کہ ایک چیونٹی نے ان کو کاٹ لیا انہوں نے حکم دیا کہ ساری چیونٹیوں کو جلا دیا جائے کیوں کہ یہ ان کے لیے آسان تھا کہ وہ اس چیونٹی کو پہچان کر جلواتے جس نے اس کو کاٹا تھا یا یہ کہ ان کے نزدیک ساری چیونٹیاں موذی اور تکلیف دہ تھیں اور موذی کی پوری جنس کو مار ڈالنا جائز ہے چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے لکھا ہے کہ ''قریۂ نمل'' سے مراد چیونٹیوں کا بل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی کی گویا ان نبی پر اللہ کی طرف سے عتاب ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ اس بات پر محمول ہے کہ ان نبی کی شریعت میں چیونٹیوں کو مار ڈالنا یا جلا ڈالنا جائز تھا اور عتاب اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے ایک چیونٹی سے زیادہ کو جلایا۔ لیکن واضح رہے کہ شریعت محمدی میں کسی بھی حیوان و جانور کو جلانا جائز نہیں ہے اگر چہ جوئیں کھٹمل وغیرہ ہی کیوں نہ ہوں۔ نیز موذی جانوروں کے علاوہ دوسرے جانوروں کو مار ڈالنا بھی جائز نہیں ہے، چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی بھی جاندار کو مار ڈالنے سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ وہ ایذا پہنچانے والا ہو۔ اسی طرح چیونٹی کو پانی میں ڈالنا بھی مکروہ لکھا ہے۔ نیز کسی چیونٹی کو جس نے ایذا پہنچائی ہو مار ڈالنے کے لیے ساری چیونٹیوں کے بل کو نہ جلایا جائے اور نہ تباہ کیا جائے۔ (از مظاہر حق)

(۱۴/ ۴۶۴۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ۔ رواہ أبوداؤد و ابن ماجہ و ابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:..... ''حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (ان) چار جانوروں کو مارنے سے منع فرمایا ہے: ① ۔ چیونٹی، ② ۔ شہد کی مکھی، ③ ۔ ہدہد، ④ ۔ ممولا''۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... چیونٹی کو مار ڈالنے سے منع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت تک نہ مارا جائے جب تک وہ نہ کاٹے اگر وہ کاٹے تو پھر اس کو مارنا جائز ہوگا۔ علامہ خطابیؒ کی رائے یہ ہے کہ جس کو حافظ منذریؒ نے ذکر کیا ہے کہ جس چیونٹی کو مارنے سے منع فرمایا گیا ہے اس سے وہ بڑی چیونٹی مراد ہے جس کے پر لمبے لمبے ہوتے ہیں اور اس کا مارنا ممنوع اس لیے ہے کہ اس کے کاٹنے سے نقصان نہیں پہنچتا۔

شہد کی مکھی کو مارنا اس لیے ممنوع ہے کہ اس سے انسان کو بہت زیادہ فائدے پہنچتے ہیں اس طور پر کہ شہد اور موم اس کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

ہدہد ایک پرندہ کا نام ہے جس کو کھٹ بڑھئی کہتے ہیں صرد بھی ایک پرندہ ہے جو بڑے سر اور بڑی چونچ اور بڑے بڑے پر والا ہوتا ہے وہ آدھا سفید اور آدھا کالا ہوتا ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ وہ شکاری پرندہ ہوتا ہے جو چڑیوں کا شکار کرتا ہے ان دونوں پرندوں کو مارنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ ان کا گوشت کھانا حرام ہے اور جو جانور اور پرندہ نہ کھایا جاتا ہو اس کو مارنا ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ ہدہد میں بدبو ہوتی ہے اہل عرب ہدہد اور صرد کی آوازوں کو منحوس اور بدفالی سمجھتے تھے اس لیے بھی نبی کریم ﷺ نے ان کو مارنے سے منع فرمایا کہ لوگوں کے دلوں سے ان کی نحوست کا اعتماد نکل جائے۔ (از مظاہر حق)

(۱۵/ ۳۹۳۸) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عِثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ طَبِيْبًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ، فَنَهَاهُ عَنْ قَتْلِهَا۔ رواه ابوداؤد والنسائی۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبدالرحمن بن عثمان ؓ سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے نبی کریم ﷺ سے مینڈک کے متعلق پوچھا کہ اس کو دوا میں استعمال کرنا کیسا ہے آپ نے اس کو مار ڈالنے سے منع فرما دیا''۔ (ابوداؤد، نسائی)

بندہ فقیر عاجز عرض کرتا ہے کہ محض فضل الٰہی سے الترغیب والترہیب کی تیسری جلد کا یہ ترجمہ آج بعد نماز ظہر ۲۸ / ۶ / ۱۴۲۴ھ بمطابق حرم مدنی میں آقائے نامدار ﷺ کے اقدام عالیہ کی جانب بیٹھے ہوئے پورا ہوا یہ حق تعالیٰ شانہ کا ہی کرم ہے کہ احادیث مبارکہ کی یہ خدمت لے لی، حق تعالیٰ شانہ خدام حدیث نبوی میں میرا بھی نام لکھ دے تو اس کی عنایت ہوگی اور جن کے ارشادات مبارکہ کا ترجمہ کیا ہے ان کا پڑوس دنیا و آخرت میں نصیب فرمائے آمین۔ بندہ کا کوئی استحقاق نہیں۔ اب الترغیب کی چوتھی جلد کا ترجمہ توکلا علی اللہ شروع کرتا ہوں اور اسی کے فضل و کرم سے اس کی تکمیل اور تسہیل کی امید کرتا ہوں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد و علی اله وأصحابه أجمعين۔

محمد عثمان بن محمد کبیر احمد عفی عنہ
مدینہ منورہ

جدید نظر ثانی شدہ ایڈیشن

بے شک ہم نے آپکو اس شان کا رسول بنا کر بھیجا ہے کہ آپ گواہ ہونگے اور آپ بشارت دینے والے ہیں
اور ڈرانے والے ہیں اور اللہ کی طرف اسکے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔

# البشیر والنذیر

ترجمہ وشرح

# التّرغیب والتّرہیب

آنحضرت ﷺ کی صحیح احادیث مبارکہ مع ترجمہ اور ضروری تشریحات کے ساتھ فضائل کا وہ مستند ذخیرہ
جس میں اعمال صالحہ پر دنیا و آخرت کے ثمرات اور کوتاہی پر نقصانات سے مطلع کیا گیا ہے۔
جسکے مطالعہ سے نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

تصنیف
حافظ زکی الدین عبد العظیم
بن عبد القوی المنذری المتوفی ۶۵۶ھ

ترجمہ وشرح
مولانا محمد عثمان صاحب مقیم مدینہ منورہ

پیش لفظ
مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ



دارالاشاعت
اُردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : گجرات پرنٹنگ پریس

## قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ


## ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

## انگلینڈ میں ملنے کے پتے

**Azhar Academy Ltd.**
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

**Islamic Books Centre**
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

## امریکہ میں ملنے کے پتے

**MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE**
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

**DARUL-ULOOM AL-MADANIA**
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

# حصہ چہارم

## أَلبشیر و النّذیر ترجمہ الترغب والترھیب

### وعدہ کو پورا کرنے اور امانت کی حفاظت کی ترغیب، وعدہ خلافی اور خیانت اور دھوکہ دینے اور جس سے صلح ومعاہدہ ہوا ہو اس کو قتل کرنے یا اس پر ظلم کرنے پر وعید

(۱/ ۳۶۴۹) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اضْمَنُوْا لِي سِتًّا أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: أُصْدُقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَأَوْفُوْا إِذَا وَعَدْتُمْ، وَأَدُّوْا إِذَا ائْتُمِنْتُمْ. الحدیث۔ رواہ احمد، وابن حبان فی صحیحہ والحاکم والبیہقی وتقدم۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم چھ باتوں کے ضامن ہو جاؤ اور ان کی ذمہ داری لے لو تو میں تمہارے لیے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں (وہ چھ باتیں یہ ہیں): ① ۔ جب بات کرو تو ہمیشہ سچ بولو، ② ۔ جب کسی سے وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو، ③ ۔ جب کوئی امانت تم کو سپرد کی جائے تو اس کو ٹھیک ادا کرو، ④ ۔ اور حرام کاری سے اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، ⑤ ۔ اور جن کی طرف نظر کرنے سے منع کیا گیا ہے ان کی طرف آنکھیں بند کرو، ⑥ ۔ اور جن موقعوں پر ہاتھ روکنے کا حکم ہے وہاں ہاتھ روکو''۔ (احمد، ابن حبان، حاکم، بیہقی)

(۲/ ۳۶۵۰) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ، فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْآنِ، وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ، فَقَالَ: (يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ، فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ الرَّجُلُ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفَطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا، وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ) ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلَى رِجْلِهِ (فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِيْنًا. حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا أَظْرَفَهُ مَا أَعْقَلَهُ. وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ)۔ رواہ مسلم وغیرہ۔

ترجمہ:...... ''حضرت حذیفہ ؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ نے ہم سے (امانت کے بارے میں) ارشاد فرمایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائی میں اتاری گئی پھر انہوں نے (اس امانت کے نور سے قرآن کو جانا اور سنت کو جانا پھر آپ نے امانت کے اٹھ جانے (یعنی ایمان کے ثمرات وبرکات کے اٹھ جانے اور اس میں نقص آجانے) کی حدیث بیان کی، چنانچہ فرمایا آدمی (جب معمولی) سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی (یعنی اس کے ایمان کے بعض ثمرات وانوار ناقص وکم ہو جائیں گے) لہٰذا امانت کا اثر یعنی نشان (جو ایمان کا ثمرہ ہے) وکت کے نشان کی طرح ہو جائے گا (یعنی ایمان کا نور دھندلا اور اس کا ثمرہ واثر ناقص ہو جائے گا) پھر جب وہ دوبارہ سوئے گا (اور زیادہ غفلت طاری ہوگی) تو اس کی امانت کا وہ حصہ بھی ناقص کر دیا جائے گا جو باقی رہ گیا تھا، لہٰذا (اس کے دل میں) ایک آبلہ جیسا نشان رہ جائے گا جیسا کہ تم آگ کی چنگاری کو اپنے پاؤں پر ڈال دو اور اس سے آبلہ پڑ جائے جو بظاہر پھولا ہوا اور اٹھا ہوا ہوگا لیکن اس کے اندر (خراب اور گندے پانی کے علاوہ) کچھ

نہیں ہوگا پھر (مثال بیان کرنے کے لیے) نبی کریم ﷺ نے ایک کنکری لے کر اس کو اپنے پاؤں پر لڑھکا دیا پھر (اس صورت حال کے بعد) جب لوگ صبح کو اٹھیں گے تو حسب معمول آپس میں خرید وفروخت کریں گے اور ان میں ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو امانت کو ادا کرے (یعنی شریعت کے حقوق ادا کرنے والا فرائض وواجبات کی تکمیل کرنے والا اور لوگوں کے حق میں کوئی خیانت وبددیانتی نہ کرنے والا کہیں دور دور بھی نظر نہ آئے گا) یہاں تک (امانت ودیانت میں کمی آنے کی وجہ سے) یہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ (یا فلاں شہر وآبادی) میں (لوگوں کی کثرت کے باوجود) بس ایک شخص ہے جو امانت دار ہے اور (اس زمانہ میں) ایک شخص کو (کہ جو دوسرے دنیاداروں کے مقابلے میں زیادہ ہوشیار وچالاک ہوگا مال وجاہ حاصل کرنے کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہوگا اونچے درجہ کا شاعر وادیب اور فصیح وبلیغ ہوگا زیادہ طاقت وقوت والا اور بہادر ہوگا اور زبردست چالاکی اور دنیاوی شان وشوکت والا ہوگا) یہ کہا جائے گا کہ وہ (اپنے دنیوی کاروبار اور معاملات میں) کس قدر عقل مند وہوشیار، کس قدر خوب صورت خوشگوار اور زبان آور ہے حالاں کہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا''۔ (مسلم وغیرہ)

فائدہ:...... حدیث بالا میں امانت سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں تین قول ہیں:

پہلا قول: یہ ہے کہ امانت کا مشہور معنی مراد ہے یعنی کسی کے حق میں یا کسی کی ملکیت میں خیانت نہ کرنا وغیرہ۔

دوسرا قول: یہ ہے کہ وہ تمام شرعی ذمہ داریاں مراد ہیں جو ہر شخص پر عائد کی گئی ہیں یعنی تمام اسلامی احکامات کو ماننا اور ان پر عمل کرنا۔ اور امانت کے یہ دونوں معنی قرآن کریم کی اس آیت ''إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ'' میں بھی مذکور ہیں اور ایسے ہی آیت ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا﴾ - میں بھی مذکور ہیں جس کے متعلق مفسرین نے لکھا ہے کہ امانت کے اندر جملہ حقوق آگئے ان کا ادا کرنا واجب ہے اس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد سب آگئے۔ علامہ قرطبیؒ نے اس آیت کے متعلق لکھا ہے کہ یہ آیت امہات الاحکام میں سے ہے تمام دین اور پوری شریعت کو شامل ہے۔

البتہ امانت کے دونوں مذکور معنی کی اصل اور بنیاد ایمان ہے اس لیے مزید وضاحت کے لیے یوں کہا جاسکتا ہے کہ یہاں ''امانت'' سے مراد ''ایمان'' ہے جیسا کہ خود حدیث پاک کے آخری الفاظ سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے ''اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا''۔

حدیث پاک کے اس جملہ ''آدمی جب سوئے گا'' سے مراد:

① ...... یا تو حقیقتاً سونا مراد ہے۔ ② ...... یا اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی غفلت اور کوتاہی بڑھ جائے گی۔

اور حدیث مذکور کے اس جملہ کہ امانت کا اثر اور نشان وکت کے نشان کی طرح ہو جائے گا کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح کسی سفید چیز میں سیاہ نقطہ ظاہر ہو جائے یا آنکھ کی سیاہی میں سفید نقطہ نما نشان پیدا ہو جائے اسی طرح دین سے غافل ہونے اور گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے دل میں ایمان کا نور کم ہو جائے گا اور وہ شخص جب اس صورت حال سے آگاہ ہوگا اور اپنے دل کی حالت اور کیفیت میں غور کرے گا تو یہ محسوس کرے گا کہ اس میں ایک نقطہ کے علاوہ نور ایمان میں سے اور کچھ باقی نہیں رہا اور ''پھر جب وہ دوبارہ سوئے گا'' سے اس طرف اشارہ ہے کہ جب دین سے غفلت اور بڑھ جائے گی اور گناہ زیادہ ہو جائیں گے تو دل میں سے ایمان کے نور کا باقی حصہ بھی نکل جائے گا اور وہاں صرف آبلہ کا نشان کی طرح کی صورت رہ جائے گی کہ آبلہ کا نشان اگرچہ اوپر سے ابھرا ہوا نظر آتا ہے اور بھرا ہوا معلوم دیتا ہے لیکن حقیقت میں اس کے اندر خراب اور گندے پانی کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا اسی طرح جس شخص کے دل میں امانت کا وہ باقی اثر ونشان بھی نکال لیا جائے گا تو اگرچہ وہ بظاہر بالکل صالح اور کارآمد نظر آئے گا لیکن حقیقت میں اس کے اندر سعادت وبھلائی اور اخروی زندگی میں فائدہ پہنچانے والی کوئی چیز نہ ہوگی۔

حدیث پاک کے آخری جملہ ''حالاں کہ اس کے دل میں ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی نہ ہوگا'' میں دونوں احتمال ہیں یا تو اصل ایمان کی نفی مراد ہے یعنی اس شخص میں سرے سے ایمان کا وجود بھی نہ ہوگا یا کمال ایمان کی نفی مراد ہے، ارشاد پاک کے اس جزء کا حاصل یہ

تھا کہ لوگ اس شخص کی عقل ودانائی کی زیادتی اور چالاکی اور مہارت وغیرہ کی تعریف کریں گے لیکن اس شخص کی تعریف نہیں کریں گے جس میں بہت زیادہ علم وفضل ہوگا اور جو عمل صالح کی دولت سے مالا مال ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ اصل دولت ایمان اور عمل کی پاکی ہے۔ اگر کسی شخص میں ایمان اور عمل کی پاکیزگی نہ ہو خواہ وہ دنیا بھر کی تمام نعمتوں اور خوبیوں کا حامل ہو اس کی کوئی حقیقت نہ ہوگی اگرچہ دنیا والے اسکی کتنی ہی تعریف کریں اور امانت کی تفسیر خود نبی کریم ﷺ نے فرمادی جو اگلی حدیث پاک میں ذکر کی جارہی ہے۔

(۳/ ۲۶۵۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَلْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا إِلَّا الْأَمَانَةَ قَالَ: يُؤْتَى الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَيُقَالُ: أَدِّ أَمَانَتَكَ، فَيَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ كَيْفَ، وَقَدْ ذَهَبَتِ الدُّنْيَا. فَيُقَالُ: انْطَلِقُوْا بِهِ إِلَى الْهَاوِيَةِ، فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلَى الْهَاوِيَةِ، وَتُمَثَّلُ لَهُ أَمَانَتُهُ كَهَيْئَتِهَا يَوْمَ دُفِعَتْ إِلَيْهِ، فَيَرَاهَا فَيَعْرِفُهَا. فَيَهْوِي فِي أَثَرِهَا حَتّٰى يُدْرِكَهَا. فَيَحْمِلُهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ حَتّٰى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ خَارِجٌ زَلَّتْ عَنْ مَنْكِبَيْهِ، فَهُوَ يَهْوِي فِي أَثَرِهَا أَبَدَ الْآبِدِيْنَ. ثُمَّ قَالَ: اَلصَّلَاةُ أَمَانَةٌ، وَالْوُضُوْءُ أَمَانَةٌ، وَالْوَزْنُ أَمَانَةٌ، وَالْكَيْلُ أَمَانَةٌ، وَأَشْيَاءُ عَدَّدَهَا، وَأَشَدُّ ذٰلِكَ الْوَدَائِعُ۔ قَالَ- يَعْنِي زاذان: فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ: أَلَا تَرٰى إِلٰى مَا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ؟ قَالَ: كَذَا. قَالَ: صَدَقَ أَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ يَقُوْلُ: {إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلٰى أَهْلِهَا}۔ (النساء: ۵۸) رواه أحمد والبيهقي موقوفا، وذكر عبدالله بن الإمام أحمد في كتاب الزهد انه سال اباه عنه فقال: إسناده جيد۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ اللہ کے راستہ کی شہادت یہ تمام گناہوں کا کفارہ ہے سوائے امانت کے (پھر اس کی تفصیل فرمائی کہ) ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا خواہ وہ اللہ کے راستہ میں کیوں نہ شہید ہوا ہو اس سے کہا جائے گا کہ اپنی امانت ادا کرو، وہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں اب کیسے امانت دے سکتا ہوں جب کہ دنیا ہی ختم ہوچکی۔ اس کے متعلق حکم ہوگا کہ اس کو ہاویہ (جہنم کا نچلا ترین طبقہ) لے جاؤ چنانچہ اسے وہاں لے جایا جائے گا اور اس کے سامنے امانت کو اس شکل پر لایا جائے گا جس شکل میں اس کے حوالے کی گئی تھی وہ اس کو دیکھ کر پہچان لے گا وہ اس کے پیچھے (نیچے کو) گرے گا اور اس کو پکڑ کر اپنے کاندھوں پر اٹھا کر لارہا ہوگا جب اپنے گمان میں نکلنے کے قریب ہی ہوگا کہ امانت اس کے کندھوں سے گرجائے گی اور وہ اس کے پیچھے ہمیشہ گرتا ہی چلا جائے گا پھر فرمایا (یہ نہ سمجھنا کہ امانت سے مراد صرف لوگوں کے حقوق ہی ہیں بلکہ) نماز (بھی) امانت ہے، وضو امانت ہے، صحیح ناپ تول امانت ہے اور چند چیزوں کو شمار کیا اور ان سب سے سخت لوگوں کی ودیعتیں ہیں (یعنی وہ مال واسباب جو کسی کے پاس امانت کے طور پر رکھوائے گئے ہوں) زاذان کہتے ہیں یہ سن کر حضرت براء بن عازبؓ کے پاس آیا میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ دیکھیں ابن مسعودؓ نے یہ کیا فرمادیا۔ یہ ارشاد فرمایا: حضرت براء بن عازبؓ نے فرمایا: ابن مسعودؓ نے سچ فرمایا، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا: اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے) ''یاد رکھو اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کو ادا کردیا کروں''۔ (احمد بیہقی)

(۴/ ۲۶۵۲) وَفِي رواية للترمذي من حديث أبي هريرة: إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ دِيْنٍ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وَعَقَّ أُمَّهُ، وَأَدْنٰى صَدِيْقَهُ، وَأَقْصٰى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا، وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ۔ قال الترمذي حديث غريب۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت غنیمت کو دولت بنایا جائے (یعنی غنیمت کا مال جو کفار سے حاصل ہوتا اور مجاہدین میں تقسیم ہونا چاہیے تھا اس کو ذاتی ملکیت کی چیز بنالیا جائے اور اس میں شرعی حقوق کی رعایت نہ کی جائے)

اور امانت کو مالِ غنیمت سمجھ لیا جائے (گویا کہ کافروں سے لوٹا ہوا مال حلال ہے) اور زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھا جائے (کہ اس کا ادا کرنا تاوان کی طرح شاق معلوم ہو) اور علم حاصل کیا جائے غیر دین کے لیے (کہ حدیث وفقہ پڑھنا دنیا کے لیے ہو جائے) اور آدمی اپنی بیوی کی اطاعت کرے اور ماں کی نافرمانی کرے (یعنی ماں پر بیوی کو ترجیح ہو) اور دوست کو اپنے پاس بٹھائے اور باپ کو دُور کرے (کہ اپنے دوست باپ سے زیادہ پیارے ہو جائیں) اور آوازوں کا مسجد میں ظہور ہو (کہ جہاں اللہ کا ذکر بلند آواز سے بے ادبی ہے وہاں دنیوی امور کے شور وشغب ہوں) اور قوم کا سرداران کا فاسق شخص بن جائے اور قوم کا متکفل (سردار یا چودھری) وہ بنے جو رذیل ہو (کہ افسری وحکومت بد دین اور کمینہ خصلت لوگوں کے ہاتھ میں آئے جنہیں نہ شرافت کا لحاظ ہو نہ شریعت کا پاس) اور آدمی کی عزت اس کی شرارت کے اندیشہ سے کی جائے (کہ ظالم کے ظلم کے خوف سے اس کی عزت کے بغیر چارہ نہ ہو) اور گانے والیاں اور باجے کھل کر آ جائیں (کہ بے حیائی عام ہو کر کنجیوں کے ناچ گانے اور طرح طرح کے مزامیر اور باجے علی الاعلان ہونے لگیں اور شرابیں پی جائیں اور اس امت کے بعد کے لوگ پہلے لوگوں پر طعن وتشنیع کرنے لگیں) ائمہ فقہاء وخلفاء راشدین پر طعن وتشنیع ہو) بس اس وقت انتظار کرو سرخ ہوا (خونی تند آندھی) کا اور زمین میں دھنسنے اور صورتیں (خنزیر و بندر کی شکل میں) بدل جانے اور (آسمان سے) پتھر برسنے کا (کہ بڑے بڑے اولے یا پتھر پڑیں گے) اور دیگر نشانیوں کا جو اس طرح آگے پیچھے ظاہر ہوں گی جیسے ہار یا تسبیح کا) پرانا ڈورا ٹوٹ جائے اور دانے پے در پے گرنے لگیں"۔ (ترمذی)

(د/ ۳۶۵۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَكُوْنُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ، وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ، وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ) ۔ رواه البخاری و مسلم۔

ترجمہ:...... "حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ میرے قرن کے لوگ ہیں (یعنی صحابہ ؓ ہیں) پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہیں (یعنی تابعین اور پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہیں (یعنی تبع تابعین) اور پھر ان قرنوں کے بعد جن لوگوں کا زمانہ آئے گا ان میں ایسے بھی لوگ ہوں گے جو خیانت کریں گے ان کی دیانت وامانت پر اعتماد نہیں کیا جائے گا ایسے لوگ بھی ہوں جو نذر مانیں گے اور اپنی نذر کو پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا (فربہی) پیدا ہوگی"۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... "قرن" عہد یا زمانہ کو کہتے ہیں جس کی مقدار بعض نے چالیس (۴۰) سال، بعض نے اسی (۸۰) سال بعض نے سو (۱۰۰) سال بتلائی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ قرن کا اطلاق ماہ وسال کے تعین کے اعتبار سے محدود عہد یا زمانہ پر نہیں ہوتا بلکہ وہ عہد یا زمانہ قرن کہلاتا ہے جو تقریباً یکساں عمر رکھنے والوں پر مشتمل ہو گویا لفظ "قرن" جو "اقتران" سے ماخوذ ہے ایسی مقدار ہے جس میں اس زمانہ کے لوگ اپنی عمروں اور احوال کے اعتبار سے ایک دوسرے کے نزدیک ہوتے ہیں نبی کریم ﷺ کے قرن سے مراد صحابہ ؓ کا زمانہ ہے اس قرن کی ابتداء زمانہ رسالت سے ہوتی ہے اور اس کا آخر وہ زمانہ ہے جب تک کہ ایک صحابی ؓ بھی دنیا میں باقی رہا۔ یعنی ۱۳۰ھ تک دوسرا قرن جو کہ تابعین کا زمانہ ہے ۱۰۰ھ سے ۱۷۰ھ تک کے زمانہ پر مشتمل ہے۔ اور تیسرا قرن جو کہ اتباع تابعین کا قرن ہے، تابعین کے قرن کے بعد سے شروع ہو کر تقریباً ۲۲۰ھ تک کے عرصہ پر مشتمل ہے۔ اس قرن کے بعد اس مخصوص خیر وبرکت کا سلسلہ ختم ہو گیا جو قرن اول (یعنی زمانۂ رسالت اور قرن صحابہ ؓ اور اس سے ملے ہوئے دونوں قرنوں کو زمانی قرن کی نسبت سے کم وبیش حاصل رہی۔ پھر تو بدعتوں کا ظہور شروع ہو گیا۔ اور دین کے نام پر عجیب وغریب چیزیں پیدا ہونے لگیں اور دنیا کی طرف رجحان بڑھنے لگ گیا حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ مؤلف حیاۃ الصحابہ وامانی الاحبار شرح معانی الآثار فرماتے تھے کہ حدیث مذکور میں نفس زمانہ مراد نہیں بلکہ اس زمانہ کی خیر وبرکت کی وجہ وہ اعمال خیر تھے جو خیر القرون میں ہوئے تھے گویا ذکر ظرف کا ہے۔ مراد مظروف ہے جو اس زمانہ میں ہوتے تھے۔ لہٰذا جس زمانہ میں بھی وہ خیر القرون والے اعمال خیر سے مراد نبی کریم ﷺ

کے مقاصد بعثت والے اعمال یعنی دعوت الی اللہ۔ تعلیم کتاب وحکمت۔ تزکیہ نفوس۔ جس قدر یہ اعمال خیر امت کے اندر زندہ ہوں گے اسی قدر خیر ہوگی۔ اگر تینوں کمال درجہ پر ہوں تو کمال خیر ہوگی۔ جیسے صحابہؓ کے زمانہ میں تھی اگر تعلیم کتاب وحکمت اور تزکیہ نفوس کا غلبہ ہو جیسا کہ تابعین کے زمانہ میں تھا تو تابعین کے زمانہ والی خیر ہوگی، اگر تزکیہ نفوس کا غلبہ ہو تو تبع تابعین والے زمانہ کی خیر و برکت ہوگی۔

حدیث مذکور میں "جو خود بخود گواہی دیں گے اور کوئی ان کی گواہی نہ چاہے گا" کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر طلب کے گواہی دینا ایک بری حرکت ہے یہ ایسے شخص کے متعلق ہے جس کے بارہ میں معلوم ہو کہ وہ فلاں واقعہ یا معاملہ کا گواہ ہے لیکن اس کے باوجود صاحب معاملہ (مدعی) نہ تو اس سے گواہی دینے کی درخواست کرتا ہے اور نہ اس کو عدالت میں بطور گواہ پیش کرنا چاہتا ہے ایسی صورت میں اگر وہ شخص از خود (بغیر طلب) گواہی دیتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس کی گواہ کے معنی تو ہوں گے نہیں البتہ یہ ضرور ثابت ہوگا کہ وہ اس گواہی کے پردہ میں کوئی غلط غرض رکھتا ہے اس کے برخلاف اگر یہ صورت ہو کہ ایک شخص کسی واقعہ یا معاملہ کا گواہ ہے لیکن اس کا گواہ ہونا صاحب معاملہ کو معلوم نہیں وہ دیکھ رہا ہے کہ اگر میں نے گواہی نہ دی تو ایک مسلمان بھائی کا حق ڈوب جائے گا یا اس کو بلا وجہ کوئی جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑے گا اسی جذبہ خیر کے ساتھ وہ صاحب معاملہ کو بتاتا ہے کہ میں اس واقعہ یا معاملہ کا گواہ ہوں اور اگر تم چاہو تو تمہاری طرف سے عدالت میں پیش ہو کر گواہی دے سکتا ہوں بغیر طلب گواہی دینے والا ایسا شخص یقیناً قابل تعریف ہوگا اور ایسے ہی شخص کے متعلق ایک دوسری حدیث پاک میں آتا ہے کہ گواہوں میں بہتر وہ گواہ ہے جو گواہی دے اس سے پہلے کہ اس سے گواہی کی درخواست کی جائے۔

حدیث مذکور کے اس جملہ "جو خیانت کریں گے اور ان کی دیانت وامانت پر اعتماد نہیں کیا جائے گا" کا مطلب یہ ہے کہ خیانت وبد دیانتی میں وہ اس قدر جری اور مشہور ہو جائیں گے کہ لوگ ان کو امانت دار اور با دیانت ماننا ہی چھوڑ دیں گے ہاں اگر کسی سے کبھی کبھی خیانت سرزد ہو جائے تو وہ الگ بات ہے۔

حدیث مذکور کے اس جملہ "جو نذر مانیں گے وہ اس نذر کو پورا نہیں کریں گے" کا مطلب یہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ نذر کو پورا نہیں کریں گے بلکہ اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دیں گے اللہ تعالیٰ نے ان بندوں کی تعریف کی ہے جو نذر کو پورا کرتے ہیں "یوفون بالنذر ویخافون یوما کان شرہ مستطیرا" وہ (اللہ تعالیٰ کے نیک بندے) نذر پوری کرتے ہیں اور اس (قیامت کے) دن سے ڈرتے ہیں، اور حدیث پاک کے اس جملہ "اور ان میں موٹاپا یعنی فربہی پیدا ہوگی اس سے مراد وہ موٹاپا ہے جو بہت کھانے پینے اور تنعم کے سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ موٹاپا مراد نہیں ہے جو خلقی اور طبعی طور پر ہو۔ بعض حضرات نے کہا کہ اس سے مراد مال ودولت جمع کرنا اور تن پروری میں مشغول ہونا ہے۔ (از مظاہر حق، واز ترجم)

(۶/ ۲۶۵۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي الْحَمْسَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعٍ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ فَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ وَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ، فَنَسِيْتُ، ثُمَّ ذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَجِئْتُ فَإِذَا هُوَ مَكَانَهُ فَقَالَ: (يَا فَتَى لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ، أَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ) ۔ رواہ ابوداؤد۔

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن ابی الحمساءؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے نبی ہونے سے پہلے (ایک مرتبہ) میں نے آپ سے (کسی چیز کو) خریدا اور اس کے کچھ حصہ کی ادائیگی مجھ پر باقی رہ گئی اور میں نے وعدہ کیا کہ میں بقیہ قیمت لے کر اسی جگہ (جہاں) آپ تشریف فرما تھے یا جہاں میں نے وہ چیز خریدی تھی) حاضر ہوں گا، لیکن میں اس وعدہ کو بھول گیا اور پھر تیسرے دن یہ بات یاد آئی (کہ میں نے آپ ﷺ سے کوئی وعدہ کیا تھا تو اسی وقت میں وہ بقیہ قیمت لے کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ اسی جگہ بیٹھے ہوئے ہیں اور (مجھے دیکھ کر) فرمایا کہ تم نے مجھے بڑی زحمت میں مبتلا کر دیا میں تین دن سے اسی جگہ (بیٹھا ہوا) تمہارا انتظار کر رہا ہوں"۔ (ابوداؤد)

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ نے اپنے عمل کے ذریعہ امت کو تعلیم دی کہ وعدہ کو بہر صورت پورا کرنا چاہیے خواہ اس کے لیے کتنی ہی زحمت کیوں

نہ اٹھانی پڑے، دین اسلام سے پہلے بھی تمام ادیان میں وعدہ کے پورا کرنے کا حکم تھا اور ہمارے رسول ایفاء وعدہ کی محافظت کرتے رہے ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہے۔ ''انہ کان صادق الوعد'' کہ وہ وعدے کے سچے تھے۔

واضح رہے کہ جس صورت کا ذکر حدیث بالا میں ہوا وعدہ کا اس حد تک پورا کرنا شرعی طور پر ضروری نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی فطرت میں جو ''خلق عظیم'' ودیعت فرمایا تھا اس کا تقاضا یہی تھا کس حد تک وعدہ کی پابندی ضروری ہے؟ ایک حدیث میں ارشاد ہے جس شخص نے کسی دوسرے شخص سے (کسی جگہ آکر ملنے کا) وعدہ کیا پھر نماز کے وقت تک ان میں سے ایک نہیں آیا (اور دوسرا وقت معین پر مقرر جگہ پر پہنچ گیا اور نہ آنے والے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ نماز کا وقت آ گیا) اور یہ پہلے پہنچ جانے والا نماز پڑھنے کے لیے مقررہ جگہ سے چلا گیا تو اس کو کوئی گناہ نہ ہوگا۔ (رزین)

معلوم ہوا کہ جب وعدہ کے مطابق یہ شخص مقررہ جگہ پر پہنچ گیا اور کچھ دیر تک دوسرے (آدمی کا انتظار بھی کرتا رہا تو اس نے اپنا حق ادا کر دیا اب اگر نماز پڑھنے کے لیے چلا جائے یا اپنی کسی ضرورت سے چلا جائے تو اس پر وعدہ خلافی کا الزام نہیں آئے گا اور یہ گنہگار نہیں ہوگا۔ (از معارف الحدیث)

(۷/ ۳۶۵۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (إِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ۔ فَقِيْلَ: هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ) ۔ رواه مسلم وغيره۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اگلے پچھلے لوگوں کو جمع کرے گا تو عہد کے توڑنے والے اور خیانت کرنے والے کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا۔ اور اعلان کیا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کے عہد کے توڑنے اور خیانت کرنے کی علامت ہے''۔ (مسلم وغیرہ)

(۸/ ۳۶۵۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا، فَاسْتَوْفَى مِنْهُ الْعَمَلَ، وَلَمْ يُوَفِّهِ أَجْرَهُ) ۔ رواه البخاري

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تین شخص ایسے ہیں کہ میں قیامت کے دن ان سے جھگڑوں گا، ایک شخص تو وہ جس نے میرے نام پر (یعنی میری قسم کھا کر) کوئی عہد کیا پھر اس کو توڑ ڈالا، دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد شخص کو بیچ کر اس کے پیسے استعمال کر لیے، تیسرا وہ شخص جس نے کوئی مزدور مزدوری پر لیا، اس سے کام پورا لیا اور اس کی مزدوری پوری پوری نہ دی''۔ (بخاری)

(۹/ ۳۶۵۷) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ، وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَنَشَرَهَا، فَإِذَا فِيْهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ، وَفِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلًا وَلَا صَرْفًا) ۔ الحديث۔ رواه مسلم وغيره۔

ترجمہ:...... ''حضرت یزید بن شریک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، میں نے ان سے خطبہ میں سنا کہ فرما رہے ہیں اللہ کی قسم! ہمارے پاس کوئی کتاب پڑھنے کی نہیں ہے سوائے اللہ کی کتاب (قرآن کریم) کے اور سوائے اس کے جو اس صحیفہ میں لکھا ہے۔ پھر اس کو کھولا تو اس میں اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا (یعنی کتنی عمر والے اونٹوں پر کتنی زکوٰۃ آئی ہے) اور اس میں کچھ زخموں (کی

ذمیوں وغیرہ) کا ذکر تھا۔ اور اس میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امان دینے میں سب مسلمان ایک (جیسے) ہیں ایک ادنیٰ مسلمان بھی امان دے سکتا ہے جس نے مسلمان کا عہد توڑا اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن نہ کوئی فرض نہ نفل قبول کرے گا"۔ (مسلم وغیرہ)

(۱۰/ ۳۶۵۸) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَبْنَاءِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آبَائِهِمْ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا، أَوِ انْتَقَصَهُ أَوْ كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ، أَوْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسِهِ. فَأَنَا حَجِيْجُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) ۔ رواہ ابوداؤد۔ الابناء مجھولون۔

ترجمہ:..... "صحابہ کرام کے بعض بیٹے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ذمی (وغیرہ جس سے صلح ہوگئی ہو یا اس کو امان دے دیا گیا ہو) پر ظلم کرے یا اس کے مال کو (ناحق) لے کر کم کردے یا اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام لے یا اس کی دلی رغبت کے بغیر اس سے کوئی چیز لے میں خود قیامت کے دن اس کی طرف سے جھگڑوں گا"۔ (ابوداؤد)

(۱۱/ ۳۶۵۹) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: (أَيُّمَا رَجُلٍ أَمَّنَ رَجُلًا عَلٰى دَمِهِ ثُمَّ قَتَلَهُ. فَأَنَا مِنَ الْقَاتِلِ بَرِيْءٌ، وَإِنْ كَانَ الْمَقْتُوْلُ كَافِرًا) ۔ رواہ ابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ، واللفظ لہ. وقال ابن ماجہ: (فَإِنَّهُ يَحْمِلُ لِوَاءَ غَدْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) ۔

ترجمہ:..... "حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا، جس نے کسی کو اس کی جان کا امن دیا پھر اس کو قتل کردیا میں قاتل سے بری ہوں اگرچہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایسا قاتل قیامت کے دن عہد توڑنے کا جھنڈا (علامت) اٹھائے ہوئے ہوگا"۔ (ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۱۲/ ۳۶۶۰) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً بِغَيْرِ حَقِّهَا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ رِيْحَ الْجَنَّةِ لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ مِائَةِ عَامٍ) ۔

ترجمہ:..... "حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ایسے شخص کو جس سے صلح ہوچکی ہو ناحق قتل کیا وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھے گا حالاں کہ اس کی خوشبو ایک سال کی مسافت دُور سے سونگھی جاسکے گی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ پانچ سو سال کی مسافت سے اس کی خوشبو محسوس ہوگی"۔ (صحیح ابن حبان، ابوداؤد، نسائی)

## اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنے کی ترغیب اور برے لوگوں اور بدعتیوں سے محبت کرنے پر وعید، کیوں کہ آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرتا ہوگا

(۱/ ۳۶۶۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا. وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ. وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ) ۔

ترجمہ:..... "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی حلاوت اسی کو نصیب ہوگی جس میں تین باتیں پائی جائیں گی: ① ۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت اس کے دل میں سب سے زیادہ ہو، ② ۔ دوسرے یہ کہ جس شخص سے بھی محبت ہو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو ③ ۔ تیسرے یہ کہ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور ایسی اذیت ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے

سے ہوتی ہے''۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

(۲/ ۳۶۶۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي) ۔ رواہ مسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کہے گا میری عظمت اور میری خوشنودی کی وجہ سے کہاں ہیں وہ لوگ جو ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج کے دن میں ان کو اپنے سایہ میں لوں گا جس دن میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں''۔ (مسلم)

(۳/ ۳۶۶۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَجِدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ فَلْيُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ) ۔ رواہ الحاکم من طریقین و صحح احدھما۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ پسند کرے کہ اسے ایمان کی حلاوت محسوس ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے دوسرے (مسلمان) سے محبت کرے''۔ (حاکم)

(۴/ ۳۶۶۴) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ مِنَ الْإِيْمَانِ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ رَجُلًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ مِنْ غَيْرِ مَالٍ أَعْطَاهُ فَذٰلِكَ الْإِيْمَانُ) ۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ایمان (کی نشانیوں) میں سے ہے کہ ایک شخص دوسرے سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے محبت کرے جب کہ دوسرے شخص نے اس کو مال (دونیوی فائدہ وغیرہ کچھ) نہیں دیا ہو، صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرنا یہ ایمان (کا کامل درجہ) ہے''۔ (طبرانی اوسط)

(۵/ ۳۶۶۵) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَا تَحَابَّ رَجُلَانِ فِي اللّٰهِ إِلَّا كَانَ أَحَبُّهُمَا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ) ۔ رواہ الطبرانی وابویعلی، ورواتہ رواۃ الصحیح إلا مبارك بن فضالة، ورواہ ابن حبان فی صحیحه، والحاکم إلا إنهما قالا:

كَانَ أَفْضَلُهُمَا أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ۔ وقال الحاکم: صحیح الإسناد۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے ایک دوسرے سے محبت کریں ان میں اللہ کا زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہو۔ (طبرانی، ابویعلی)

اور ایک روایت میں افضل وہ شخص ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہو''۔ (حاکم)

(۶/ ۳۶۶۶) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَاللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ ۔ رواہ الترمذی و حسنه و ابن خزیمة وابن حبان فی صحیحهما، والحاکم وقال: صحیح علی شرط مسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہو اور بہتر پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہو''۔ (ترمذی، ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

(۷/ ۳۶۶۷) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ: مَا مِنْ رَجُلَيْنِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا كَانَ أَحَبُّهُمَا إِلَى اللّٰهِ أَشَدَّهُمَا حُبًّا لِصَاحِبِهِ ۔ رواہ الطبرانی بإسناد جید قوی۔

ترجمہ:...... ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دو شخص آپس میں ایک دوسرے سے اللہ تعالیٰ کے لیے پیٹھ پیچھے محبت کریں (مثلاً ساتھی کی غیر موجودگی میں اس کا ذکر خیر سے کریں) ان میں اللہ کا زیادہ محبوب وہ ہے جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت کرتا ہو"۔ (طبرانی)

(۸/ ۳۹۶۸) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (مَنْ أَحَبَّ رَجُلًا لِلّٰهِ، فَقَالَ: إِنِّي أُحِبُّكَ لِلّٰهِ فَدَخَلَا جَمِيْعًا الْجَنَّةَ، فَكَانَ الَّذِيْ أَحَبَّ أَرْفَعَ مَنْزِلَةً مِنَ الْآخَرِ، وَأَحَقَّ بِالَّذِيْ أَحَبَّ لِلّٰهِ) - رواه البزار بإسناد حسن.

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے کسی شخص سے محبت کرے اور (اس محبت کا اظہار) یہ کہہ کر کرے میں اللہ تعالیٰ کے لیے تم سے محبت کرتا ہوں پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہوں تو جس شخص نے محبت کی وہ دوسرے کے مقابلے میں اونچے درجہ میں ہوگا اور اس درجہ کا زیادہ حق دار ہوگا"۔ (بزار)

(۹/ ۳۹۶۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّ رَجُلًا زَارَ أَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى، فَأَرْصَدَ اللّٰهُ عَلَى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا، فَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِ قَالَ: أَيْنَ تُرِيْدُ؟ قَالَ: أُرِيْدُ أَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ. قَالَ: هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ: لَا، غَيْرَ أَنِّي أُحِبُّهُ فِي اللّٰهِ. قَالَ: فَإِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيْهِ) - رواه مسلم.

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنے (مسلمان) بھائی سے دوسری بستی میں ملاقات کے لیے روانہ ہوا اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے راستہ پر ایک فرشتہ کو بٹھا دیا جب وہ شخص اس فرشتہ کے قریب پہنچا تو فرشتہ نے اس سے پوچھا: تمہارا کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ اس شخص نے کہا: میں اس بستی میں رہنے والے اپنے ایک بھائی سے ملنے جا رہا ہوں۔ فرشتہ نے پوچھا: کیا تمہارا اس پر کوئی حق ہے جس کو لینے کے لیے جا رہے ہو؟ اس شخص نے کہا نہیں میرے جانے کی صرف وجہ یہ ہے کہ مجھے اس سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت ہے فرشتہ نے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس یہ بتانے کے لیے بھیجا ہے کہ جس طرح تم اس بھائی سے محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرتا ہے"۔ (مسلم)

(۱۰/ ۳۹۷۰) وَعَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ، فَإِذَا فَتًى بَرَّاقُ الثَّنَايَا، وَإِذَا النَّاسُ مَعَهُ فَإِذَا اخْتَلَفُوْا فِي شَيْءٍ أَسْنَدُوْهُ إِلَيْهِ، وَصَدَرُوْا عَنْ رَأْيِهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِيْلَ: هٰذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ هَجَّرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي بِالتَّهْجِيْرِ، وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَانْتَظَرْتُهُ حَتّٰى قَضَى صَلَاتَهُ، ثُمَّ جِئْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلّٰهِ، فَقَالَ: آللّٰهِ. فَقُلْتُ: آللّٰهِ، فَقَالَ: آللّٰهِ، فَقُلْتُ: آللّٰهِ، فَأَخَذَ بِحُبْوَةِ رِدَائِي، فَجَبَذَنِي إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَبْشِرْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: (قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ) - رواه مالك بإسناد صحيح، وابن حبان في صحيحه.

ترجمہ:...... "حضرت ابوادریس خولانی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا (ایک دن) میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا تو ایک جوان چمکدار دانتوں والے بزرگ نظر آئے اور لوگ ان کے اردگرد جمع تھے کہ جب ان میں کسی بات کے اندر اختلاف ہوتا تو ان کی طرف رخ کرتے اور ان کی رائے (تسلیم کرتے ہوئے) لوٹتے تھے میں نے ان کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے کہا: یہ حضرت معاذ بن جبلؓ ہیں جب اگلا دن ہوا تو میں دوپہر کے اول وقت ان کی طرف چلا میں نے دیکھا کہ وہ مجھ سے بھی پہلے آگئے اور نماز پڑھ رہے ہیں، میں منتظر رہا حتیٰ کہ انہوں نے نماز پوری کی اس کے بعد میں ان کے سامنے کے رخ سے ان کے پاس آیا اور سلام کر کے عرض کیا کہ اللہ کی قسم! مجھے آپ کے ساتھ اللہ واسطے کی محبت ہے۔ فرمایا: کیا واللہ یہ سچ ہے؟ میں نے کہا: ہاں واللہ! فرمایا کیا واللہ ایسا ہی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! تب آپ نے میری چادر کا پلو پکڑ کر مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور فرمایا خوش خبری ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: حق تعالیٰ فرماتا ہے میری محبت

ان کے لیے واجب ہوگئی جو میری خاطر باہم محبت رکھتے اور میری خاطر ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے اور میری خاطر ایک دوسرے پر (راحت، وقت اور مال وغیرہ) خرچ کرتے ہیں"۔ (مالک، صحیح ابن حبان)

(۱۱/ ۳۹۶۱) وَروی الترمذی حدیث معاذ فقط، ولفظه: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: (قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: الْمُتَحَابُّوْنَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ) ۔ وقال: حديث حسن صحيح۔

ترجمہ:...... "حضرت معاذؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے جلال کی خاطر محبت رکھنے والوں کے لیے نور کے منبر ہیں کہ (ان کے اس احترام پر) انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے"۔ (ترمذی)

فائدہ:...... بعض دفعہ بادشاہ کو اپنی رعایا کے زمیندار پر رشک ہونے لگتا ہے جب کہ اپنے آپ کو ملک و رعایا کے افکار میں مبتلا اور اس کو بے فکر و ہنستا بولتا دیکھتا ہے لہٰذا حضرات انبیاء پر کسی صالح ولی کی افضلیت لازم نہیں آتی کہ بادشاہ بادشاہ ہی ہے۔ (از درر فوائد)

(۱۲/ ۳۹۶۲) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْثُرُ عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُوْلُ: (حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِيْنَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ) ۔ رواه احمد، بإسناد صحيح۔

ترجمہ:...... "حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور میری محبت واجب ہے ان لوگوں کے لیے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں"۔ (احمد)

(۱۳/ ۳۹۶۳) وَعَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ: هَلْ أَنْتَ مُحَدِّثِي حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْهِ نِسْيَانٌ، وَلَا كَذِبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: (قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: قَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَحَابُّوْنَ مِنْ أَجْلِي، وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَزَاوَرُوْنَ مِنْ أَجْلِي، وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَبَاذَلُوْنَ مِنْ أَجْلِي، وَقَدْ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِيْنَ يَتَصَادَقُوْنَ مِنْ أَجْلِي) ۔ رواه احمد و رواته ثقات، والطبرانی فی الثلاثة، واللفظ له، والحاكم وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... "شرحبیل بن سمط سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمرو بن عبسہؓ سے عرض کیا آپ مجھے نبی کریم ﷺ سے سنی ہوئی ایسی حدیث بیان کریں گے جس میں آپ سے نہ بھول ہوئی ہو، اور نہ اس میں جھوٹ ہو؟ انہوں نے کہا جی! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے میری محبت واجب ہے ان لوگوں کے لیے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں اور میری محبت ان لوگوں کے لیے واجب ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے دوستی رکھتے ہیں"۔ (احمد، طبرانی، حاکم)

(۱۴/ ۳۹۶۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (إِنَّ لِلّٰهِ جُلَسَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ، وَكِلْتَا يَدَيِ اللّٰهِ يَمِيْنٌ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ وُجُوْهُهُمْ مِنْ نُوْرٍ، لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ، وَلَا صِدِّيْقِيْنَ ۔ قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى) ۔ رواه احمد بإسناد لا بأس به۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہوں گے جو عرش کے دائیں جانب ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ داہنے ہی ہیں وہ نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، ان کے چہرے نور کے ہوں گے وہ نہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء اور نہ صدیقین عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کون ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلال کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت رکھتے تھے''۔ (احمد)

(۱۵/ ۳۶۷۵) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا يُجْلِسُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ يَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النُّوْرُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ) ۔ رواه الطبراني بإسناد جيد۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوامامہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن نور کے منبروں پر بٹھائے گا ان کے چہروں پر نور چھایا ہوا ہوگا یہاں تک کہ مخلوق کا حساب ختم ہو''۔ (طبرانی)

(۱۶/ ۳۶۷۶) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ لَأُنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ) ۔ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَخَبِّرْنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: (هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا، فَوَاللّٰهِ إِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ، وَإِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ، وَلَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ، وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: {أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ} (يونس: ٦٢) رواه أبو داؤد۔

ترجمہ:...... ''حضرت عمر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے بندوں میں کچھ لوگ ہیں کہ وہ نہ نبی ہیں نہ شہید مگر انبیاء اور شہداء اللہ کے ہاں ان کا مرتبہ دیکھ کر رشک کریں گے، صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمیں آگاہ فرمائیے کہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ لوگ ہیں جو محض اللہ کے واسطے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں کہ نہ ان میں کوئی خونی رشتہ ہے نہ مالی لین دین ان کے چہرے خالص نور کے ہوں گے اور نور پر متمکن ہوں گے نڈر ہوں گے جب لوگ ڈر رہے ہوں گے اور وہ بے غم ہوں گے جب کہ لوگ مبتلائے غم ہوں گے اور آپ نے آیت پڑھی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے (کہ سن لو مقربان خدا پر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے)''۔ (ابوداود)

(۱۷/ ۳۶۷۷) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (يَاأَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوْا وَاعْقِلُوْا، وَاعْلَمُوْا أَنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِبَادًا لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ، وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللّٰهِ) ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ، وَأَلْوٰى بِيَدِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلٰى مَجَالِسِهِمْ، وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللّٰهِ، اِنْعَتْهُمْ لَنَا جَلِّهِمْ لَنَا: يَعْنِيْ صِفْهُمْ لَنَا شَكِّلْهُمْ لَنَا، فَسُرَّ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُؤَالِ الْأَعْرَابِيِّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (هُمْ نَاسٌ مِنْ أَفْنَاءِ النَّاسِ، وَنَوَازِعِ الْقَبَائِلِ لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ، تَحَابُّوْا فِي اللّٰهِ وَتَصَافَوْا يَضَعُ اللّٰهُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ فَيُجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا، فَيَجْعَلُ وُجُوْهَهُمْ نُوْرًا، وَثِيَابَهُمْ نُوْرًا، يَفْزَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَفْزَعُوْنَ وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ، وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ) ۔ رواه أحمد وأبو يعلى بإسناد حسن، والحاكم وقال: صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابومالک اشعری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگو! سنو اور سمجھو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبی ہیں اور نہ شہید ہیں ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور اللہ تعالیٰ سے ان کے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے، ایک دیہاتی آدمی نے جو مدینہ منورہ سے دُور (دیہات کا) رہنے والا آیا ہوا تھا (متوجہ کرنے کے لیے) اپنے

ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے اور انبیاء اور شہداء ان کے بیٹھنے کے خاص مقام اور ان کے اللہ تعالیٰ سے خاص قرب اور تعلق کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔ آپ ان کا حال بیان فرما دیجیے یعنی ان کی صفات بیان کر دیجیے۔ اس دیہاتی کے سوال سے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ عام لوگوں میں سے غیر معروف افراد اور مختلف قبیلوں کے لوگ ہوں گے جن میں کوئی قریبی رشتہ داریاں بھی نہیں ہوں گی، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ایک دوسرے سے خالص و سچی محبت کی ہوگی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے لیے نور کے منبر رکھے گا جن پر ان کو بٹھائے گا پھر اللہ تعالیٰ ان کے چہروں اور کپڑوں کو نور والا بنا دے گا قیامت کے دن جب عام لوگ گھبرا رہے ہوں گے ان پر کسی قسم کی گھبراہٹ نہ ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے"۔ (احمد، ابویعلی، حاکم)

(۱۸/ ۳۹۷۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: (لَا يَجِدُ الْعَبْدُ صَرِيْحَ الْإِيْمَانِ حَتّٰى يُحِبَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى، وَيُبْغِضَ لِلّٰهِ، فَإِذَا أَحَبَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ، فَقَدِ اسْتَحَقَّ الْوَلَايَةَ لِلّٰهِ تَعَالٰى) ـ رواه احمد والطبرانی، وفیه رشدین بن سعد۔

ترجمہ:...... "حضرت عمرو بن جموح ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: آدمی خالص ایمان حاصل نہیں کر سکتا جب تک اللہ تعالیٰ کے لیے محبت نہ رکھے اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض نہ رکھے جب وہ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھے اور اسی کے لیے بغض رکھے تو وہ اللہ تعالیٰ کی دوستی کا مستحق ہو جاتا ہے"۔ (احمد، طبرانی)

(۱۹/ ۳۹۷۹) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (مَنْ أَعْطٰى لِلّٰهِ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَأَحَبَّ لِلّٰهِ، وَأَنْكَحَ لِلّٰهِ، فَقَدِ اسْتَكْمَلَ إِيْمَانَهُ) رواه احمد والترمذی، وقال: حدیث منکر، والحاکم وقال: صحیح الاسناد والبیہقی وغیرہم۔

ترجمہ:...... "حضرت معاذ بن انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ ہی کے لیے کسی کو دیا اور اللہ ہی کے واسطے منع کیا اور نہ دیا (جس کو منع کرنا اور نہ دینا عند اللہ بہتر سمجھا) اور اللہ ہی کے لیے کسی سے محبت کی اور اللہ ہی کے لیے دشمنی کی اور اللہ ہی کے لیے شادی (تاکہ گناہ سے بچے اور نیک اولاد پیدا ہو) تو اس نے اپنے ایمان کی تکمیل کر لی"۔ (احمد، ترمذی، حاکم، بیہقی وغیرہ)

فائدہ:...... یعنی تعلق باللہ اور کامل عبدیت کا مقام جس کو حاصل ہو جائے جس کی علامات مذکورہ حدیث میں ذکر فرمائی ہیں اس کا ایمان کامل ہو گیا۔ (از معارف الحدیث)

(۲۰/ ۳۹۸۰) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيُّ عُرَى الْإِسْلَامِ أَوْثَقُ؟ قَالُوْا: الصَّلَاةُ۔ قَالَ: (حَسَنَةٌ، وَمَا هِيَ بِهَا)؟ قَالُوْا: صِيَامُ رَمَضَانَ۔ قَالَ: (حَسَنٌ، وَمَا هُوَ بِهِ)؟ قَالُوْا: الْجِهَادُ۔ قَالَ: (حَسَنٌ، وَمَا هُوَ بِهِ)؟ قَالَ: (إِنَّ أَوْثَقَ عُرَى الْإِيْمَانِ أَنْ تُحِبَّ فِي اللّٰهِ وَتُبْغِضَ فِي اللّٰهِ) ـ رواه أحمد والبیہقی، کلاھما من روایة لیث بن ابی سلیم، ورواه الطبرانی من حدیث ابن مسعود اخصر منه۔

ترجمہ:...... "حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: بتلاؤ ایمان کی کون سی دست آویز زیادہ مضبوط ہے (یعنی ایمان کے شعبوں میں سے کون سا شعبہ زیادہ پائیدار ہے) صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا: نماز! ارشاد فرمایا نماز ایک اچھی نیکی ہے لیکن یہ وہ نہیں۔ عرض کیا: رمضان کے روزے ارشاد فرمایا وہ بھی اچھی بات ہے لیکن یہ بھی وہ نہیں (جس کے متعلق سوال ہے) عرض کیا جہاد! ارشاد فرمایا یہ بھی خوب ہے لیکن وہ نہیں۔ پھر خود ارشاد فرمایا ایمان کی سب سے مضبوط دست آویز یہ ہے کہ اللہ ہی کے لیے کسی سے محبت کرو اور اللہ ہی کے لیے کسی سے دشمنی رکھو"۔ (احمد، بیہقی، طبرانی)

(۲۱/ ۳۹۸۱) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ،

وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ) ۔ رواه أبو داؤد، وهو عند أحمد أطول منه، وقال فيه:

(إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ، وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ) ۔ وفي إسناد هما راولم يسم۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوذر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل اللہ ہی کے لیے محبت رکھنا اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھنا (سنن ابوداؤد)۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ دو عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں''۔

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ ایمانی اعمال واحوال میں سب سے زیادہ جاندار اور پائیدار عمل اور حال یہ ہے کہ بندہ کا دنیا میں جس کے ساتھ جو برتاؤ ہو خواہ محبت کا یا عداوت کا وہ اپنے نفس کے تقاضے سے اور کسی نفسانی جذبہ سے نہ ہو بلکہ صرف اللہ کے لیے اور اسی کے حکم کے ماتحت ہو۔ (از معارف)

(۲۲/ ۳۶۸۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: (وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا)؟ قَالَ: لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: (أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ) ۔ قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ) ۔ قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُوا أَنْ أَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ۔ رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ فرمایا اور تم نے اس کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا کچھ بھی نہیں بجز اس کے کہ اللہ ورسول سے محبت رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا تمہیں اسی کی معیت نصیب ہوگی جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس ؓ کہتے ہیں ''ہم کو جتنی خوشی نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد سے ہوئی کہ تم اس کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو''۔ اتنی خوشی کسی بات سے بھی نہیں ہوئی، کیوں کہ میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ وحضرت عمر ؓ کے ساتھ محبت رکھتا ہوں، امید ہے کہ ان کے ساتھ محبت کی وجہ سے ان کے ساتھ رہوں گا''۔ (بخاری، مسلم)

(۲۳/ ۳۶۸۳) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ، وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَعْمَلَ بِعَمَلِهِمْ۔ قَالَ: (أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ) ۔ قَالَ: فَإِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ. قَالَ: (فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ) ۔ قَالَ فَأَعَادَهَا أَبُوْذَرٍّ، فَأَعَادَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رواه ابوداؤد۔

ترجمہ:...... حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! انسان ایک گروہ سے محبت رکھتا ہے مگر ان کے سے عمل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا ارشاد فرمایا تم اے ابوذر! اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت رکھتے ہو عرض کیا میں تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت رکھتا ہوں، فرمایا بے شک تم اسی کے ساتھ ہوگے جس کی محبت رکھتے ہو۔ ابوذر ؓ نے پھر اس کو دہرایا تو نبی کریم ﷺ نے یہی جواب پھر دہرایا''۔ (ابوداؤد)

(۲۴/ ۳۶۸۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: (لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ) ۔ رواه ابن حبان في صحيحه۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مؤمن ہی سے دوستی رکھو اور تمہارا کھانا متقی ہی کھائے''۔ (صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... اگرچہ ہر بھوکے کو کھلانا جائز اور ایک نیک عمل ہے خواہ وہ پرہیزگار ہو یا غیر پرہیزگار لیکن بہتر یہ ہے کہ ایسے شخص کو کھلاؤ جو متقی، پرہیزگار ہو، اس میں نہ صرف یہ کہ تم کو اپنے نیک عمل کھلانے کا ثواب ملے گا بلکہ وہ تمہارا کھانا کھا کر عبادت کریں گے اس کا ثواب تمہیں بھی ملے گا اور تمہارے حق میں جو وہ دعا کریں گے وہ بھی قبول ہوگی اسی لیے متقی کی تخصیص کی۔ ورنہ جہاں تک مطلق احسان اور اعانت کا تعلق ہے وہ سب

مسلمانوں کے ساتھ کرنی چاہیے۔ (از مظاہر حق)

(۳۵/ ۳۶۸۵) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (ثَلَاثٌ هُنَّ حَقٌّ: لَا يَجْعَلُ اللّٰهُ مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الْإِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ، وَلَا يَتَوَلَّى اللّٰهُ عَبْدًا فَيُوَلِّيَهُ غَيْرَهُ، وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا إِلَّا حُشِرَ مَعَهُمْ) ۔ رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط بإسناد جید، ورواہ فی الکبیر من حدیث ابن مسعود۔

ترجمہ: ...... ''حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں جو بالکل پکی اور یقینی ہیں ایک یہ کہ جس کا اسلام میں کوئی حصہ ہو (نماز، روزہ وغیرہ ادا کرکے) اس کو اللہ تعالیٰ اس کی طرح نہیں کرے گا جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں (جس نے کوئی عمل خیر نہ کیا ہو) دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو دوست بنا کر اپنے غیر کو اس پر مسلط کردے (اللہ تعالیٰ ہرگز ایسا نہیں کرتا) اور آدمی جس کسی گروہ کے ساتھ محبت رکھے گا اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا''۔ (طبرانی، صغیر، اوسط، کبیر)

(۳۶/ ۳۶۸۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (الشِّرْكُ أَخْفَى مِنْ دَبِيْبِ الذَّرِّ عَلَى الصَّفَا فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ، وَأَدْنَاهُ أَنْ تُحِبَّ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْجَوْرِ، وَتُبْغِضَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الْعَدْلِ، وَهَلِ الدِّيْنُ إِلَّا الْحُبُّ وَالْبُغْضُ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ''قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ'' ... (آل عمران: ۳۱) رواہ الحاکم، وقال: صحیح الإسناد۔

ترجمہ: ...... ''حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اندھیری رات میں چٹان پر چھوٹی چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ چھپی ہوئی چیز شرک ہے اور شرک کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تم کسی سے اس کے ظلم کے باوجود محبت رکھو (یعنی ظالم سے محبت رکھنا شرک کا ادنیٰ درجہ ہے) اور یہ کہ کسی کے عدل وانصاف کے) باوجود تم اس سے بغض رکھو (یعنی عادل منصف سے بغض رکھنا شرک کا ادنیٰ حصہ ہے) دین تو محبت اور بغض ہی کا نام تو ہے (یعنی اللہ ورسول کے احکام پر چلنے والے سے محبت اور نافرمانی کرنے والے سے بغض کرنا) اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ''قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ'' (ترجمہ) (تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو تا کہ محبت کرے تم سے اللہ)''۔ (حاکم)

## سحر (جادو) اور کاہنوں، نجومیوں وغیرہ کے پاس جانے پر اور ان کی تصدیق کرنے پر وعید

(۱/ ۳۶۸۷) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيْهَا فَقَدْ سَحَرَ، وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ إِلَيْهِ) ۔ رواہ النسائی من روایۃ الحسن عن ابی ہریرۃ، ولم یسمع منہ عند الجمہور۔

ترجمہ: ...... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (جادو کے لیے) کسی (رسی وغیرہ پر) گرہ لگائی پھر اس میں پھونک ماری تو اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے یقیناً شرک کیا اور جس نے کوئی (گلے میں منکا گنڈا وغیرہ) لٹکایا (یا باندھا) اس کے حوالہ کردیا جائے گا (اللہ تعالیٰ اپنی مدد کو اس سے ہٹالے گا)''۔ (سنن نسائی)

فائدہ: ......ساحرین جادوگر جو جادو کرتے وقت کسی تانت یا رسی یا بال وغیرہ میں کچھ غیر شرعی چیزیں پڑھ کر اور پھونک مار کر گرہ لگایا کرتے ہیں جس کا ذکر سورۂ فلق آیت ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ﴾ میں بھی ہے اسی کا حدیث بالا میں ذکر ہے کہ جس نے ایسا کیا اس نے شرک کیا اور ''جس نے گلے میں منکا یا گنڈا وغیرہ لٹکایا'' سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کو زمانہ جاہلیت کے لوگ جھاڑ پھونک اور عملیات کے ضمن میں استعمال کرتے تھے، علامہ طیبیؒ نے فرمایا اگر عملیات اور تعویذ جو اسماء الٰہی اور آیات قرآنیہ وغیرہ پر مشتمل ہوں وہ اس حکم سے خارج ہیں وہ بھی اگرچہ مباح ہیں لیکن توکل اور اعتماد علی اللہ کا جو مرتبہ ومقام ہے وہ اس سے بلند وبالا ہے لہٰذا اسباب وذرائع کے اختیار کرنے میں زیادہ انہماک ورغبت گویا رب الارباب سے غافل ہوجانے کی دلیل ہے۔ لہٰذا جو جھاڑ پھونک وغیرہ جیسے عملیات کا سہارا لیتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا

ہے کہ یہ چیزیں فائدہ مند ہیں اور ضرر کو دفع کرتی ہیں تو اس کو اس حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے اور انہی چیزوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے گویا اس ارشاد سے مقصود تفویض وتوکل کی طرف راغب کرنا ہے۔ (از مظاہر حق)

(۲/ ۳۶۸۸) وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: (كَانَ لِدَاوُدَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ سَاعَةٌ يُوقِظُ فِيهَا أَهْلَهُ يَقُوْلُ: يَا آلَ دَاوُدَ قُومُوا فَصَلُّوا فَإِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ يَسْتَجِيبُ اللّٰهُ فِيهَا الدُّعَاءَ إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَاشِرٍ) ۔ رواه أحمد عن علي بن زيد عنه، وبقية رواته محتج بهم في الصحيح، واختلف في سماع الحسن من عثمان۔

ترجمہ: ...... ''حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: حضرت داؤد اللہ کے نبی علیہ السلام کی ایک گھڑی تھی جس میں وہ اپنے گھر والوں کو جگایا کرتے تھے اور فرماتے اے داؤد کے گھر والو! اٹھو نماز پڑھو، اس لیے کہ یہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے سوائے جادوگر اور ظلماً ٹیکس لینے والے کی''۔ (احمد)

(۳/ ۳۶۸۹) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ، أَوْ تُطُيِّرَ لَهُ، أَوْ تَكَهَّنَ، أَوْ تُكُهِّنَ لَهُ، أَوْ سَحَرَ، أَوْ سُحِرَ لَهُ، وَمَنْ أَتَى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) رواه البزار بإسناد جيد، ورواه الطبراني من حديث ابن عباس دون قوله: (وَمَنْ أَتَى) إلى آخره بإسناد حسن

ترجمہ: ...... ''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو خود بدشگونی لے یا اسکے لیے بدشگونی لی جائے (اور وہ ان کی بدشگونی کی تصدیق کرے) یا کہانت کا کام کرے یا اس کے لیے کیا جائے یا جادو کرے یا اس کے لیے جادو کیا جائے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس نے محمد ﷺ پر اتاری ہوئی وحی کا انکار کیا''۔ (بزار، طبرانی)

فائدہ: ...... مطلب یہ ہے کہ بدشگونی لینے کا اسلام میں کوئی اعتبار نہیں، لہٰذا اس کا اعتقاد رکھنا غلط ہے چوں کہ ہوگا وہی جو قادر مطلق (اللہ تعالیٰ) کی مرضی ہوگی اس لیے بدفالی لے کر اپنے آپ کو خواہ مخواہ خوف واندیشہ اور ناامیدی میں کیوں مبتلا کیا جائے اور کہانت کہتے ہیں فال گوئی کو۔ علامہ طیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کاہن اس شخص کو کہتے ہیں جو آئندہ پیش آنے والے واقعات وحوادث کی خبر دے اور علم غیب اور اسرار ورموز کا دعویٰ کرے۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے کہانت کا بڑا رواج تھا جب شیاطین آسمانوں پر جا کر چوری چھپے دنیا میں آئندہ پیش آنے والے واقعات جن کا تذکرہ فرشتوں میں ہوتا یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کو جو احکام دیے جاتے وہ شیاطین ادھر ادھر چھپ کر سن لیتے تھے اور پھر زمین پر آ کر ان میں اپنی من پسند باتوں کا اضافہ کر کے اور جھوٹ ملا کر اپنے متبعین کو بتا دیتے ان کے ذریعہ اہل عرب پر اپنی غیب دانی کا سکہ جماتے لیکن نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد جب شیاطین کو آسمانوں پر جانے سے روک دیا گیا اور یہ سلسلہ ختم ہو گیا تو کہانت کا کام پھر تمام ہو گیا۔ (از مظاہر)

(۴/ ۳۶۹۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لَهُ مَا سِوَى ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ مَنْ مَاتَ لَمْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَمْ يَكُنْ سَاحِرًا يَتَّبِعُ السَّحَرَةَ، وَلَمْ يَحْقِدْ عَلَى أَخِيهِ) ۔ رواه الطبراني في الكبير والأوسط، وفيه ليث بن أبي سليم۔

ترجمہ: ...... ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس میں ان میں سے ایک بھی نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ جن کو چاہے گا معاف کر دے گا (اگر ان میں سے ایک بات بھی ہوئی معاف نہ ہوگی) ایک یہ کہ جو اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، دوسرے یہ کہ وہ جادوگر نہ ہو جادوگروں کے پیچھے نہ جاتا ہو، تیسرے یہ کہ اپنے بھائی پر حسد نہ کرے اس سے کینہ نہ رکھے''۔ (طبرانی، کبیر، اوسط)

(۵/ ۲۶۹۱) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ أَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ بَرِيءٌ مِمَّا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ أَتَاهُ غَيْرَ مُصَدِّقٍ لَهُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً)۔ رواه الطبراني من رواية رشدين بن سعد۔

ترجمہ: ...... ''حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو وہ اس چیز سے بیزار ہوا جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی (یعنی قرآن وسنت وشریعت) اور جو اس کے پاس جائے (اس کی باتیں سنے) لیکن دل سے اس کی تصدیق نہ کرے تو اس کی چالیس دن رات کی نمازیں قبول نہیں کی جاتیں''۔ (طبرانی)

فائدہ: ...... یہ کتنی سخت وعید ہے کہ اس کی نماز افضل ترین عبادت ہی قبول نہ ہو یا مراد یہ ہے کہ جب اس شخص کی نماز ہی قبول نہیں ہوگی تو دوسرے اعمال بطریق اولیٰ قبول نہیں ہوں گے، اور نماز قبول نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کو ان نمازوں کا ثواب نہیں ملتا، اگرچہ اس کے ذمہ سے فرض ادا ہوجاتا ہے اور اس پر ان نمازوں کی قضا واجب نہیں ہوتی حدیث پاک میں اگرچہ چالیس راتوں کی نمازوں کا ذکر ہے لیکن مراد رات اور دن دونوں ہیں کیوں کہ اہل عرب کا یہ بھی اسلوب ہے کہ الفاظ میں تو ذکر صرف دن یا صرف رات کا ہوتا ہے مگر مراد رات اور دن دونوں ہوتے ہیں۔ (از مظاہر)

(۶/ ۲۶۹۲) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَنَالَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مَنْ تَكَهَّنَ، أَوِ اسْتَقْسَمَ، أَوْ رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ تَطَيُّرًا)۔ رواه الطبراني باسنادين رواة احدهما ثقات۔

ترجمہ: ...... ''حضرت ابو درداء ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اونچے درجات وہ حاصل نہیں کرسکتا جس نے کہانت کی یا (تیروں سے) تقسیم کی یا بدشگونی لے کر سفر سے لوٹ گیا''۔ (طبرانی)

فائدہ: ...... مشرکین مکہ کسی اشکال یا تردد کے وقت اپنے کاموں اور ارادوں کا فیصلہ کرتے تھے۔ یہ تیر خانہ کعبہ میں قریش کے سب سے بڑے بت ہبل کے پاس رکھتے تھے ان میں سے کسی پر ''اَمَرَنِيْ رَبِّيْ'' (میرے رب نے مجھے حکم دیا) لکھا ہوتا اور بعض پر ''نَهَانِيْ رَبِّيْ'' (میرے رب نے مجھے روکا) لکھا ہوتا اسی طرح ہر تیر پر یوں ہی الٹی پچو باتیں لکھی چھوڑی تھیں جب کسی کام میں تذبذب ہوا تو تیر نکال کر دیکھ لیے اگر ''اَمَرَنِيْ رَبِّيْ'' والا تیر ہوا تو کام شروع کردیا اور اگر اس کے خلاف نکلا تو رک گئے۔ گویا بتوں سے ایک قسم کا مشورہ اور استعانت تھی۔ چوں کہ اس رسم کا مبنی خالص جہل شرک اوہام پرستی اور افتراء علی اللہ پر تھا اس لیے اس کی قباحت وحرمت کا قرآن کریم میں متعدد مواقع میں نہایت تغلیظ وتشدید کے ساتھ ظاہر فرمایا۔ (از حاشیہ ترجمہ شیخ الہندؒ)

(۷/ ۲۶۹۳) وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (مَنْ أَتٰى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَصَدَّقَهُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا)۔ رواه مسلم۔

ترجمہ: ...... ''نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کاہن یا نجومی کے پاس جائے اور اس سے کچھ پوچھے (یعنی غیب کی باتیں دریافت کرے) تو اس کی چالیس دن رات کی نمازیں قبول نہیں کی جاتی''۔ (مسلم)

(۸/ ۲۶۹۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُوْمِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ)۔ رواه ابوداؤد وابن ماجه وغيرهما۔

ترجمہ: ...... ''حضرت ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص علم نجوم کا ایک حصہ سیکھتا ہے تو گویا، وہ علم سحر کا ایک حصہ سیکھتا ہے اس طرح وہ اتنی زیادہ سحر کا علم سیکھتا ہے جتنا زیادہ نجوم کا علم سیکھتا ہے''۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ، غیرہما)

فائدہ:...... علم نجوم کو سحر سے تشبیہ دی گئی ہے کہ نجوم کا علم سیکھنا ایسا ہی ہے جیسا کسی نے جادو ٹونے کا علم سیکھ لیا اور اس مشابہت کی وجہ سے علم نجوم کی برائی کو ظاہر کرتا ہے اس اعتبار سے علم نجوم پر عمل کرنے والا گویا جادوگروں اور کاہنوں میں کا ایک فرد ہے جو شریعت کے خلاف امور کو اختیار کرتے ہیں اور غیب کی باتوں کا دعویٰ کرتے ہیں۔

(۹/ ۲۹۹۵) وَعَنْ قَطَنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: (الْعِيَافَةُ وَالطِّيَرَةُ وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ) ۔ رواہ ابوداؤد و النسائی وابن حبان فی صحیحہ۔

ترجمہ:...... ''حضرت قطن بن قبیصہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: عیافہ، طرق، اور بدشگونی لینا یہ سب چیزیں جبت میں سے ہیں''۔ (ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... حدیث بالا میں ''عیافہ'' سے مراد یہ ہے کہ یہ پرندوں سے فال لینے کی ایک صورت ہے جس میں پرندے کو خاص طور پر اڑا کر یا اس کا خود بخود اڑنے اور اس کی آواز کے ذریعے نیک فالی یا بدفالی لی جاتی ہے پہلے زمانہ کے عربوں میں اس کا بہت زیادہ رواج تھا اور یہ ایک باقاعدہ فن سمجھا جاتا تھا اس میں عام طور پر پرندوں کے نام کا اعتبار کیا جاتا ہے مثلاً ''عقاب'' پرندہ کے ذریعہ عقوبت ''غراب'' (کوے) کے ذریعہ غربت اور ''ہدہد'' کے ذریعہ ہدایت کی فال لی جاتی تھی۔

''طرق'' (کنکریاں) مارنے کو کہتے ہیں فال لینے کی یہ بھی ایک صورت تھی، چنانچہ پہلے زمانہ میں خاص طور پر عرب عورتیں فال لیتے وقت کنکریاں مارتی تھیں، بعض حضرات کہتے ہیں کہ ریت پر خطوط اور لکیریں کھینچنے کو طرق کہتے ہیں ان کے ذریعے غیبت کی باتیں دریافت کرنے کا دعویٰ ہوتا ہے۔

''جبت'' سحر وکہانت کے معنی میں ہے، بعض حضرات کہتے ہیں کہ جبت کے معنی ہر وہ چیز جس میں بھلائی نہ ہو یا وہ چیز جو اللہ کے سوا پوجی جائے یعنی شرک۔ اور بعض حضرات کے نزدیک ''جبت'' شیطان کے کام کو کہتے ہیں حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مندرجہ بالا سب کام سحر وکہانت کے حکم میں داخل ہیں یہ سب شرک کے کام ہیں اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ سب چیزیں شیطان کے کام ہیں۔ (از مظاہر)

## جانوروں اور پرندوں کی تصویر بنانے گھروں وغیرہ میں اس کے رکھنے پر وعید

(۱/ ۲۹۹۶) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (إِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ: (أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ) ۔ رواہ البخاری و مسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ یہ (جانداروں) کی تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن ان کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تصویریں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈال کر زندہ کرو''۔ (بخاری، مسلم)

(۲/ ۲۹۹۷) وَفِي أُخْرَى أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ. فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ. فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُوْلِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ) ؟ فَقُلْتُ: اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَيُقَالُ لَهُمْ: (أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ) وَقَالَ: (إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ) ۔ رواہ البخاری و مسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) انہوں نے ایسا تکیہ خرید لیا جس میں تصویریں تھیں، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے

(حضرت عائشہؓ) کے حجرہ میں داخل ہوتے وقت) جب اس تکیہ کو دیکھا تو دروازہ پر رک گئے اور حجرہ میں داخل نہیں ہوئے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں چہرہ مبارک پر ناگواری کے اثرات کو دیکھ کر بھانپ گئی چنانچہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نافرمانی چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی رضا کی طرف متوجہ ہوتی ہوں میں نے کون سا ایسا گناہ کیا ہے (کہ آپ میرے حجرے میں داخل نہیں ہوئے ہیں) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے میں نے عرض کیا یہ تکیہ میں نے آپ کے لیے خریدا ہے کہ آپ (جس وقت چاہیں) اس کا سہارا لے کر بیٹھیں اور جب چاہیں اس کو (سوتے وقت) سر کے نیچے رکھیں۔ نبی کریم ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا: (یادرکھو) تصویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تصویریں تم نے بنائی ہیں ان کو زندہ کرو اور آپ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے"۔ (بخاری، مسلم)

(۳/ ۲۶۹۸) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ: إِنِّي رَجُلٌ أُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَأَفْتِنِي فِيْهَا، فَقَالَ: ادْنُ مِنِّي، فَدَنَا، ثُمَّ قَالَ: ادْنُ مِنِّي، فَدَنَا، حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ، وَقَالَ: أُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: (كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يُجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا، فَيُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ) - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنْ كُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لَا نَفْسَ لَهُ. رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ:...... "حضرت سعید بن ابی حسنؒ کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں یہ تصویریں بناتا ہوں آپ مجھے اس کے بارے میں فتویٰ دیں حضرت ابن عباسؓ نے اس سے فرمایا: میرے نزدیک ہو جاؤ، چنانچہ وہ ان کے قریب ہو گیا تو حضرت ابن عباسؓ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر فرمایا: میں تم کو نبی کریم ﷺ سے سنی ہوئی بات بتاتا ہوں۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہر تصویر بنانے والا دوزخ میں ڈالا جائے گا اور اس کی ہر بنائی ہوئی تصویر کے بدلے ایک شخص پیدا کیا جائے گا جو تصویر بنانے والے کو دوزخ میں عذاب دیتا رہے گا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا اگر تمہیں تصویر بنانے کی ضرورت ہو تو درختوں یا کسی غیر ذی روح کی تصویر بنالو"۔ (بخاری، مسلم)

(۳/ ۲۶۹۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: (إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ) - رواه البخاري ومسلم۔

ترجمہ:...... "حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا قیامت کے دن سخت ترین عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا"۔ (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو سخت ترین عذاب میں مبتلا کرے گا ان میں مصور بھی ہوگا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ وعید اس شخص کے حق میں ہے جو بتوں کی مورتیاں اس لیے بناتا ہے کہ ان کی پوجا کی جائے اور چوں کہ ایسا شخص یقیناً کافر ہوگا اس لیے اگر اس کو سخت ترین عذاب میں مبتلا کیا جائے تو کچھ بعید نہیں۔ اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی مشابہت کی نیت سے تصویر بنائے وہ بھی کافر ہے اور سخت ترین سزا کا مستحق ہے اور جو شخص اس نیت کے بغیر تصویر سازی کرے وہ کافر نہیں ہوگا بلکہ فاسق کہلائے گا اور اس کا وہی حکم ہوگا جو مرتکب معاصی کا ہوتا ہے۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ حدیث پاک میں جس مصور کے بارے میں وعید کا بیان ہے اس سے جاندار کی تصویر بنانے والا مراد ہے نہ کہ درختوں اور عمارتوں وغیرہ کی تصویر بنانے والا اسی لیے عام طور پر مصور کا اطلاق جاندار کی تصویر بنانے والے پر ہوتا ہے اور جمادات ونباتات وغیرہ کی تصویر بنانے والے کو نقاش کہتے ہیں۔ مجاہدؒ نے پھل دار درختوں کی تصویر بنانے کو بھی مکروہ کہا ہے دوسرے محققین کے نزدیک غیر جاندار کی تصویر بنانا کراہت سے خالی نہیں اور لہو ولعب نیز بے مقصد ولایعنی چیزوں میں داخل ہے۔ (از مظاہر)

(۳۵۰۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: (قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً. وَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً. وَلْيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً)۔ رواه البخاري و مسلم۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرے (یعنی جس طرح میں صورت بناتا ہوں اسی طرح وہ بھی صورت بناتا ہے اگرچہ وہ اس مادہ سے صورت نہیں بناتا جس مادہ سے میری صورت بنائی ہوئی ہے اگر تصویر بنانے والے واقعۃً تخلیق کا دعویٰ کرتے ہیں تو) ذرا وہ ایک چیونٹی تو بنائیں یا ایک دانہ تو پیدا کریں یا ایک جو تو پیدا کر کے دکھائیں''۔ (بخاری، مسلم)

(۳۵۰۱) وَعَنْ حَيَّانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا تَدَعَ صُوْرَةً إِلَّا طَمَسْتَهَا. وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ رواه مسلم و ابوداؤد و الترمذي۔

ترجمہ:...... ''حضرت حیان بن حصین کہتے ہیں مجھے حضرت علیؓ نے فرمایا: کیا میں تم کو اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کے لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا اور وہ یہ کہ کسی تصویر کو بغیر مٹائے نہ چھوڑو اور کسی اونچی بنی ہوئی قبر کو بغیر زمین کے ساتھ برابر کیے نہ چھوڑو''۔ (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

(۳۵۰۲) وَرَوَى أَحْمَدُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ: (أَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَلَا يَدَعُ فِيْهَا وَثَنًا إِلَّا كَسَرَهُ، وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَّاهُ، وَلَا صُوْرَةً إِلَّا لَطَخَهَا)، فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: فَهَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ. قَالَ: فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ أَدَعْ بِهَا وَثَنًا إِلَّا كَسَرْتُهُ، وَلَا قَبْرًا إِلَّا سَوَّيْتُهُ، وَلَا صُوْرَةً إِلَّا لَطَخْتُهَا. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ عَادَ إِلَى صَنْعَةِ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)۔ وإسناده جيد إن شاء الله۔

ترجمہ:...... ''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی جنازہ میں شریک تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو شہر جائے اور کسی بھی بت کو بغیر توڑے نہ چھوڑے اور کسی بھی قبر کو برابر کیے بغیر نہ چھوڑے اور کسی بھی تصویر کو بغیر زمین پر پٹکے نہ چھوڑے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ اس نے شہر والوں کو ڈرایا (کہ سب سہم گئے) چنانچہ وہ گیا پھر واپس آ کر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے کسی بت کو بغیر توڑے اور کسی قبر کو بغیر برابر کیے اور کسی تصویر کو بغیر زمین پر گرائے اور پٹکے نہیں چھوڑا پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ان تصویروں کے ختم ہو جانے کے بعد اگر کوئی دوبارہ بنائے گا تو اس نے محمد ﷺ پر جو اتارا گیا اس کا انکار کیا (یعنی قرآن کی تعلیم کا انکار کیا)''۔ (احمد)

(۳۵۰۳) وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ)۔ رواه البخاري و مسلم و الترمذي والنسائي و ابن ماجه۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوطلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو اور نہ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں تصویر ہو''۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... علماء نے لکھا ہے کہ حدیث بالا میں وہ کتا مراد ہے جس کا گھر میں رکھنا حرام ہے البتہ وہ کتا جو شکار یا کھیت اور مویشیوں وغیرہ کی حفاظت کے لیے پالا گیا ہو تو اس صورت میں فرشتوں کے داخل ہونے میں وہ کتا رکاوٹ نہیں بنتا ایسے ہی تصویر سے مراد وہ تصویر ہے جو حرام ہو یعنی جاندار کی تصویر بے جان چیزوں کی تصویریں ہوں یا ایسی تصویریں ہوں جو بچھونوں وغیرہ پر ہوں اور ان کی تحقیر و پامالی کی جاتی ہو اس میں کوئی حرج نہیں، اور فرشتوں سے مراد وہ رحمت کے فرشتے ہیں جو بندوں کے اعمال لکھتے ہیں اور ان کی حفاظت پر مامور نہیں ہوتے کیوں کہ جو فرشتے اعمال لکھنے اور حفاظت کرنے پر مقرر ہوتے ہیں وہ کسی بھی حال میں انسان سے جدا نہیں ہوتے۔ (از مظاہر حق)

(۹/ ۲۷۰۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَاعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَهُ فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتّٰى اشْتَدَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ، فَلَقِيَهُ جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَشَكَا إِلَيْهِ فَقَالَ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ۔ ورواه البخاری۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک مرتبہ جبرئیل علیہ السلام نے آنے کا وعدہ کیا تھا لیکن انہوں نے بہت دیر کی (نہ آئے) نبی کریم ﷺ پر یہ بات بڑی سخت گزری (کہ جبرئیل وعدہ کے باوجود کیوں نہیں آئے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی کیا بات پیش آگئی) چنانچہ آپ گھر مبارک سے نکلے تو جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے ان سے شکایت کی (کہ آپ وعدہ کے باوجود کیوں نہیں آئے) جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا ہم (فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا (جاندار) کی تصویر ہو''۔(بخاری)

(۱۰/ ۲۷۰۵) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ، وَلَا جُنُبٌ، وَلَا كَلْبٌ) ۔ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن حبان فی صحیحہ کلھم من روایۃ عبداللہ بن نجی۔ قال البخاری: فیہ نظر۔

ترجمہ:...... ''حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہو یا کوئی جنبی ہو (جس پر غسل فرض ہو) یا کوئی کتا ہو''۔(ابوداؤد،نسائی، صحیح ابن حبان)

(۱۱/ ۲۷۰۶) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا، وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ، وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ: إِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِمَنْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ، وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ، وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ) ۔ رواہ الترمذی، وقال: حدیث حسن صحیح غریب۔

ترجمہ:...... ''حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن دوزخ سے ایک گردن نکلے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جس سے وہ دیکھتی ہوگی اور دو کان ہوں گے جس سے وہ سنے گی اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گی اور وہ کہے گی کہ میں تین قسم کے لوگوں پر مسلط کی گئی ہوں ایک وہ جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے کو شریک کیا۔ دوسرے وہ جو ظالم اور سرکش ہو۔ اور تیسرے تصویر بنانے والوں پر''۔(ترمذی)

## نردشیر کھیلنے پر وعید

(۱/ ۲۷۰۷) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيْرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِيْ دَمِ خِنْزِيْرٍ) ۔ رواہ مسلم۔ ولہ ولأبی داؤد وابن ماجہ: (فَكَأَنَّمَا غَمَسَ يَدَهُ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَدَمِهِ) ۔

ترجمہ:...... ''حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نردشیر کے ذریعہ کھیلا اس نے گویا سور کے خون میں اپنا ہاتھ رنگ دیا۔ اور ایک روایت میں ہے اس نے اپنا ہاتھ گویا خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا''۔(مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ)

فائدہ:...... ''نردشیر'' چوسر کی قسم سے ایک کھیل ہے جس کا فارس (ایران) کے ایک بادشاہ شاپور ابن اردشیر ابن بابک نے ایجاد کیا تھا، چوں کہ سور کا گوشت اور خون نہ صرف یہ کہ نجس ہوتا ہے بلکہ اس سے بہت زیادہ نفرت بھی ہوتی ہے اس لیے خاص طور پر اس کا ذکر فرمایا تاکہ لوگ اس کھیل سے نہایت بیزاری برتیں۔ واضح رہے کہ مطلق نرد کے ذریعے کھیلنا تمام علماء کے نزدیک حرام ہے خواہ وہ چوسر کی صورت میں ہو یا تختہ نرد کی صورت میں ہو یا اور کسی طرح کا ہو۔(از مظاہر)

(۲/ ۲۷۰۸) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ لَعِبَ بِنَرْدٍ أَوْ نَرْدَشِيْرٍ فَقَدْ عَصٰى

اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ) ۔ رواہ مالک واللفظ لہ وابوداؤد وابن ماجہ والحاکم والبیھقی۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوموسیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے نرد یا نردشیر کے ذریعہ کھیلا یقیناً اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی"۔ (مالک، ابوداؤد، ابن ماجہ، حاکم، بیہقی)

فائدہ:...... ہدایہ میں لکھا ہے کہ نردشیر اور شطرنج کھیلنا مکروہ تحریمی ہے۔

## نیک ہم نشین بنانے کی ترغیب اور برے ہم نشین بنانے پر وعید اور حلقہ کے بیچ میں بیٹھنے اور مجلس کے آداب وغیرہ کا بیان

(۱/ ۴۷۱۰) عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ والجلیس السُّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ ونافخ الْکِیْرِ فحامل الْمِسْکِ إِمَّا أَنْ یحذیک وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْہُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا طَیِّبَۃً وَنَافِخُ الْکِیْرِ إِمَّا أَنْ یحرق ثِیَابَکَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْہُ رِیْحًا خَبِیْثَۃً. رواہ البُخاری وَمُسْلِم [یحذیک أی یعطیک]

ترجمہ:...... "حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک اور بد ہم نشین کی مثال مشک رکھنے والے اور دھونکنی دھونکنے والے کی سی ہے مشک رکھنے والا یا تو تمہیں مشک مفت دے دے گا یا تم اس سے خرید لوگے اور یا اگر کسی صورت میں اس کا مشک تمہارے ہاتھ نہیں لگتا تو کم از کم اس کی خوشبو تو ضرور تمہیں حاصل ہوجائے گی (اسی طرح نیک اور صالح ہم نشین سے کوئی فیض یا کوئی خاص نعمت نہ بھی ملے تو کیا یہی کم ہے کہ کچھ گھڑیاں اس کی صحبت میں سکون واطمینان کے ساتھ بیٹھنا نصیب ہوجائے) اور دھونکنی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑوں کو جلادے گا یا تمہیں اس سے دماغ پوش بویعنی دھواں آ ملے گا (اس طرح بدکار ہم نشین اول تو دین ودنیا دونوں کا نقصان پہنچاتا ہے وقت کو ضائع کرتا ہے اور حصول سعادت کی صلاحیت واستعداد کو مضمحل اور بے کار کردیتا ہے اور اگر یہ نہ بھی ہو تو اس کی صحبت میں کم از کم اتنا تو ضرور ہوتا ہے کہ زندگی کے وہ قیمتی لمحات دل ودماغ کی کبیدگی میں صرف ہوتے ہیں)"۔ (بخاری، مسلم)

(۲/ ۴۷۱۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الجلیس الصَّالِحِ کَمَثَلِ صاحب الْمِسْکِ إِنْ لَمْ یصبک مِنْہُ شَیْءٌ أصابک مِنْ ریحہ وَمثل الجلیس السُّوْءِ کَمَثَلِ صاحب الْکِیْرِ إِنْ لَمْ یصبک مِنْ سَوَادِہٖ أَصَابَکَ مِنْ دخانہ. رواہ أَبُوْدَاوٗد وَالنَّسَائِی

ترجمہ:...... "حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک ہم نشین کی مثال مشک والے کی سی ہے اگر اس سے تم کو مشک نہ بھی ملے تو اس کی خوشبو تو پہنچ کر رہے گی۔ اور برے ہم نشین کی مثال دھونکنے والے کی سی ہے اگر اس کی کالک اور سیاہی تمہیں نہ بھی پہنچے لیکن دھواں تو پہنچ کر رہے گا"۔ (ابوداؤد، نسائی)

(۳/ ۴۷۱۲) وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لعن مَنْ جَلَسَ وسط الْحَلْقَۃِ. رواہ أَبُوْدَاوٗد

ترجمہ:...... "حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو حلقہ کے درمیان بیٹھے"۔ (ابوداؤد)

(۴/ ۴۷۱۳) وَعَنْ أَبِیْ مجلز أَنَّ رجلا قعد وسط حلقۃ. قَالَ حُذَیْفَۃُ مَلْعُوْنٌ علی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَوْ لَعَنَ اللّٰہُ علی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من جَلَسَ وسط الْحَلْقَۃِ. رواہ التِّرْمِذِی۔ وَقَالَ حدیث حسن صحیح والحاکم بنحوہ وَقَالَ صحیح علی شرطھما

ترجمہ:...... "حضرت ابومجلز سے روایت ہے کہ ایک شخص حلقہ کے بیچ میں آ کر بیٹھ گیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ محمد ﷺ کی زبان

مبارک کے ذریعے اس شخص کو ملعون قرار دیا گیا ہے جو حلقہ کے درمیان بیٹھے۔" (ترمذی، حاکم)

فائدہ:...... صاحب مظاہر نے اس حدیث کے تین محمل بتلائے ہیں: (۱)۔ ایک تو یہ کہ مثلاً کسی جگہ لوگ حلقہ بنائے بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور بجائے اس کے کہ وہ جہاں جگہ دیکھتا وہیں بیٹھ جاتا لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے درمیان میں جا کر بیٹھ گیا چنانچہ ایسے شخص کو ملعون قرار دیا گیا ہے۔ (۲)۔ دوسرے یہ کہ کوئی شخص کچھ لوگوں کے حلقہ کے درمیان اس طرح بیٹھ گیا کہ ان میں سے بعض کے چہرے ایک دوسرے سے چھپ گئے اور انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کے چہرے نہ دیکھ سکنے سے اور اپنے درمیان خلل پڑ جانے کی وجہ سے اس شخص کو تکلیف وضرر کا باعث محسوس کیا لہٰذا ایسا شخص مذکورہ حدیث کا مصداق ہے اور لعنت کا مستحق ہے۔ (۳)۔ اور تیسرے یہ کہ اس حدیث کا تعلق اس شخص سے ہے جو مسخراپن کرنے کے لیے حلقہ کے بیچ میں جا کر بیٹھ جائے تا کہ لوگوں کو ہنسائے۔

(۵/ ۴۷۱۴) وَعَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جَالِسٌ وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِي الْيُسْرَى خَلْفَ ظَهْرِي وَاتَّكَأْتُ عَلَى أَلْيَةِ يَدِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَقْعُدْ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ. رواه أَبُوْدَاؤُد وابن حبان في صحيحه. وَزَادَ قَالَ ابن جريج وضع راحتيك عَلَى الْأَرْضِ.

ترجمہ:...... "حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بتلایا (ایک دن) نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے جب کہ میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ میرا بایاں ہاتھ تو میری پیٹھ کے پیچھے تھا اور انگوٹھے کی جڑ کے گوشت پر میں سہارا دیے ہوئے تھا آپ ﷺ نے (مجھے اس طرح بیٹھا ہوا دیکھ کر) فرمایا تم اس ہیئت پر مت بیٹھو جس ہیئت پر وہ لوگ بیٹھتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا ہے۔" (ابوداؤد، صحیح ابن حبان)

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے ہاتھ زمین پر رکھو۔

فائدہ:...... "جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا" سے مراد یہود ہیں، لیکن یہود کے لفظ کے بجائے یہ عنوان اختیار فرمایا تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اس ہیئت پر بیٹھنا ان چیزوں میں سے ہے جن کو حق تعالیٰ دشمن رکھتا ہے۔ دوسرے یہ کہ مسلمان چوں کہ ایک ایسی امت کا فرد ہیں جن پر اللہ نے اپنی رحمت و نعمت نازل فرمائی ہے اس لیے ان کو چاہیے کہ وہ ان لوگوں کی مشابہت اختیار نہ کریں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا غضب نازل کیا ہے اور ان کو ملعون قرار دیا ہے بعض علماء نے "جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا" سے مراد وہ لوگ لیے ہیں جو کافر ہوں یا وہ لوگ جو اپنے بیٹھنے چلنے پھرنے اور دوسرے افعال میں تکبر و غرور کرتے ہیں۔ (از مظاہر)

(۶/ ۴۷۱۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ فَذَهَبَ لِيَجْلِسَ فِيْهِ فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه أَبُوْدَاؤُد

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا ایک شخص اس کے احترام میں اپنی جگہ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا (تا کہ وہ اس جگہ بیٹھ جائے) رسول اللہ ﷺ نے اس کو اس سے منع فرمایا۔" (ابوداؤد)

(۷/ ۴۷۱۶) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ سعد بن أبي الحسن قَالَ جَاءَ أَبُوْبَكْرَةَ فِي شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ من مَجْلِسِهِ فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ذَا.

ترجمہ:...... "حضرت سعد بن ابی الحسن سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ گواہی دینے کے لیے تشریف لائے (جس میں وہ گواہ تھے) ایک شخص ان کے احترام میں اپنی جگہ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا (تا کہ وہ اس جگہ بیٹھ جائیں) لیکن انہوں نے اس جگہ بیٹھنے سے انکار فرما دیا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔" (ابوداؤد)

ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ، رواه مسلم وأبو داؤد وابن ماجه۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے اور پھر وہاں واپس آئے تو اس جگہ کا زیادہ حق دار وہی ہوگا۔" (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ)

فائدہ:...... علماء نے لکھا ہے کہ یہ اس صورت میں ہے کہ جب وہ شخص اپنی جگہ سے اس ارادہ و نیت کے ساتھ اٹھ کر گیا ہو کہ پھر جلد ہی اس جگہ واپس آئے گا مثلاً وہ وضوء کے لیے اٹھ کر گیا ہو یا اس کو کوئی ایسی ضرورت پیش آگئی ہو جس کی بنا پر اس کو تھوڑی دیر کے لیے وہاں سے اٹھ کر جانا ضروری ہو گیا ہو اور پھر وضو کر کے یا اس کام کو پورا کر کے جلد ہی واپس آ گیا ہو تو اس جگہ کا وہی زیادہ مستحق ہوگا۔ چنانچہ اس صورت میں اگر کوئی دوسرا شخص آ کر اس جگہ بیٹھ گیا ہو تو اس کو اٹھانا درست ہوگا کیوں کہ وہ (پہلا) شخص اس جگہ بیٹھنے کے حق سے محروم نہیں ہوا اس طور پر کہ وہ کسی ضرورت سے اٹھ کر جانے اور پھر جلد ہی اپنی جگہ پر واپس آجانے کی وجہ سے اس جگہ پر اس کا حق برقرار رہے گا۔ (از مظاہر)

(۱۵/ ۴۴۳۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْسَعُهَا، رواه أبو داؤد

ترجمہ:...... "ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔ بہترین مجلس وہ ہے جو کشادہ اور فراخ ہو۔" (ابوداؤد)

فائدہ:...... یہ اس لیے ارشاد فرمایا تا کہ لوگوں کو بیٹھنے میں تنگی نہ ہو۔

(۱۶/ ۴۴۳۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بالطرقات قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نتحدث فِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَبَيْتُمْ فَأَعْطُوا الطَّرِيْقَ حقه قَالُوْا وَمَا حق الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غض الْبَصَرِ وكف الْأَذَى ورد السَّلَامِ وَالْأَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، رواه البخاري ومسلم وأبو داؤد۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم راستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کرو (یہ سن کر) بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لیے راستوں میں بیٹھنے کے علاوہ اور کوئی چارہ کار نہیں ہے جہاں ہم باتیں کرتے ہیں (یعنی راستوں میں بیٹھنے سے بچنا ہمارے لیے ممکن نہیں ہے ہمارے پاس چوں کہ کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں ہم اپنی مجلس رکھا کریں ہم چند لوگ کہیں مل جاتے ہیں تو وہیں راستہ میں بیٹھ جاتے ہیں) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم (مجبوری کی بناء پر) بیٹھنے کے علاوہ دوسری صورت سے انکار کرتے ہو تو پھر راستہ کو اس کا حق ادا کرو! صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! راستہ کا حق کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آنکھوں کا جھکانا، ایذاء رسانی سے باز رہنا، (یعنی راستہ تنگ کر دینے یا کسی اور طرح گزرنے والوں کو ایذاء نہ پہنچانا) سلام کا جواب دینا، اور لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا۔" (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

فائدہ:...... حدیث مذکور میں سلام کرنے کا حکم دینے کے بجائے سلام کا جواب دینے کی ہدایت کرنا اس مسنون امر کے پیش نظر ہے کہ چلنے اور گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے۔ (از مظاہر)

## بغیر دیوار کی چھت پر سونے پر وعید

(۱/ ۴۴۳۵) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بن عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ شَيْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ عَلَى ظَهْرِ بيت لَيْسَ لَهُ حجار فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ، رواه أبو داؤد

قَالَ الحَافِظ هٰكَذَا وَقع فِي روايتنا حجار بالراء بعد الألف وَفِي بعض النّسخ حجاب بِالْبَاء الْمُوَحدَة وَهُوَ بمعناه

ترجمہ:..... "حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں گھر کی ایسی چھت پر سوئے جس کے گرد کوئی رکاوٹ والی چیز (دیوار، جنگلہ وغیرہ) نہ ہو یا ایک روایت میں پردہ کا لفظ ہے کہ جس پر پردہ نہ ہو تو اس سے ذمہ جاتا رہا۔" (ابوداؤد)

فائدہ:..... حدیث بالا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی نگہبانی وحفاظت کا ذمہ وعہد لیا ہے اور اس مقصد کے لیے محض اپنے فضل سے اس نے فرشتوں کو مقرر کیا ہے اور ایسے اسباب وذرائع پیدا فرمائے ہیں جن کو اختیار کر کے انسان اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتا ہے لیکن اگر کوئی شخص ایسی چھت پر سوتا ہے جس کے گرد کوئی آڑ یا پردہ ورکاوٹ نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ ایسی جگہ سو رہا ہے جو عام طور پر ہلاکت وضرر کا سبب بن سکتی ہے اور جب اس شخص نے خود اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کا ارادہ کر لیا ہے تو اب قدرت کو کیا ضرورت ہے کہ اس کی حفاظت کرے لہٰذا اللہ کی طرف سے اس کی حفاظت کا ذمہ اور عہد ختم ہو گیا۔ (از مظاہر)

(۳/ ۲۴۲۶) وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَام الرجل على سطح لَيْسَ بمحجور عَلَيْهِ. رواه التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث غَرِيب

ترجمہ:..... "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس پر پردہ (کی دیوار) نہ ہو۔" (ترمذی)

(۴/ ۲۴۲۷) وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بن جَعْفَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رمانا بِاللَّيْلِ فَلَيْسَ منا وَمن رقد على سطح لَا جِدَار لَهُ فَمَاتَ فدمه هدر (رواه الطَّبَرَانِيّ)

ترجمہ:..... "حضرت ابو عمران جونی کہتے ہیں کہ جب ہم فارس میں تھے ہم پر ایک امیر مقرر تھا جن کو زہیر بن عبداللہ کہا جاتا تھا، انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک گھر کے اوپر تھا یا چھت کے اوپر تھا جس کے اردگرد کوئی آڑ نہیں تھی۔ انہوں نے مجھ سے کہا کیا اس بارے میں تم نے کچھ سنا ہے؟ میں نے کہا نہیں! انہوں نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی ایسی چھت یا ایسے مکان کے اوپر رات گزارے جس کے اردگرد کوئی ایسی آڑ نہ ہو جو اس کے پیروں کو نیچے گرنے سے بچا سکے تو اس سے (اللہ کا) ذمہ (حفاظت) جاتا رہا اور جو سمندر میں طغیانی کے زمانے میں سفر کرے اس سے بھی ذمہ جاتا رہا۔" (احمد، بیہقی)

## بغیر عذر کے اوندھے لیٹنے پر وعید

(۱/ ۲۴۲۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُل مُضْطَجع على بَطْنه فغمزه بِرجلِهِ وَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ ضجعة لَا يُحِبهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. رواه أَحْمد وَابْن حِبَّان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَقَدْ تكلم البُخَارِيّ فِي هٰذَا الحَدِيث

ترجمہ:..... "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے پیٹ کے بل یعنی اوندھا لیٹا ہوا تھا، آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر اسے اپنے پاؤں مبارک سے زور سے ہلایا اور فرمایا: اس طرح کے (اوندھے) لیٹنے کو اللہ عز وجل پسند نہیں کرتا۔" (احمد، صحیح ابن حبان)

(۲/ ۲۴۲۹) وَعَنْ يعيش بن طخفة بن قيس الْغِفَارِيّ قَالَ كَانَ أبي من أَصْحَاب الصّفة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوْا بِنَا إِلَى بَيت عَائِشَة. فَانْطَلَقْنَا فَقَالَ يَا عَائِشَة أطعمينا فَجَاءَت بجشيشة فأكلنا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَة أطعمينا فَجَاءَت بحيسة مثل القطاة فأكلنا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَة اسقينا. فَجَاءَت بعس من لبن فشربنا فَجَاءَت بقدح صَغِير فشربنا ثُمَّ قَالَ إِنْ شِئْتُم بتم وَإِنْ شِئْتُم انطلقتم إِلَى الْمَسْجِد. قَالَ فَبينا أَنا مُضْطَجع من السحر على

بَطْنِی إِذْ جَاءَ رَجُلٌ یُحَرِّکُنِی بِرِجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ ضِجعة یبغضها الله عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَنَظَرتُ فَإِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. رواه أَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرواه النَّسَائِیُّ عَنْ قیس بن طخفة بالغین الْمُعْجَمَة قَالَ حَدَّثَنِی أَبِی فَذَکَرَه وَابْن مَاجَه عَنْ قیس بن طهفة بِالْهَاءِ عَنْ أَبِیْهِ مُخْتَصَرًا وَرواه ابْنِ حِبَّانَ فِیْ صَحِیحه عَنْ قیس بن طخفة بالغین الْمُعْجَمَة عَنْ أَبِیْهِ کَالنَّسَائِیِّ وَرواه ابن مَاجَه أَیْضًا عَنِ ابن طهفة أو طخفة علی اخْتِلَاف النَّسْخ عَنْ أَبِی ذر قَالَ مَرَّ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُضْطَجِعٌ علی بَطْنِی فرکضنی بِرِجْلِهِ وَقَالَ یَا جُنیدب إِنَّمَا هٰذِهِ ضِجعة أَهْلِ النَّارِ. قَالَ أَبُوْعمر النمری اختلف فِیْهِ اخْتِلَافًا کثیرا واضطرب فِیْهِ اضطرابا شَدِیدا فقیل طهفة بن قیس بِالْهَاءِ وَقِیلَ طخفة بِالْخَاءِ وَقِیلَ ضخفة بالغین وَقِیلَ طقفة بِالْقَافِ وَالْفَاءِ وَقِیلَ قیس بن طخفة وَقِیلَ عبد الله بن طخفة عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقِیلَ طهفة عَنْ أَبِیْ ذر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وحدیثهم کلهم وَاحِدٌ. قَالَ کنت نَائِمًا بِالصُّفَّةِ فرکضنی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ هٰذِهِ نومة یبغضها الله. وَکَانَ من أهل الصفة وَمن أَهْلِ الْعِلْمِ من یَقُوْلُ إِنَّ الصُّحْبَة لِأَبِیْهِ عبد الله وَإِنَّهُ صَاحِب الْقِصَّة الْمَعْنی وَذکر الْبُخَارِیُّ اخْتِلَافًا کثیرا وَقَالَ طخفة بالغین خطأ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

الحیسة علی معنی الْقِطْعَة مِنَ الحیس وَهُوَ الطَّعَام الْمُتَّخَذ مِنَ التَّمْرِ والأقط وَالسمن وَقَدْ یُجْعَلُ عوض الأقط دَقِیق والعس الْقدح الْکَبِیر الضخم حرز ثَمَانِیَة أَرْطَال أَوْ تِسْعَة

ترجمہ:..... "حضرت یعیش بن طخفہ غفاریؓ کہتے ہیں کہ میرے والد اصحاب صفہ میں سے تھے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھ عائشہؓ کے گھر چلو۔ چنانچہ ہم چلے آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! ہمیں (کچھ) کھلاؤ۔ وہ کوئی خاص قسم کی گھاس (ساگ کی طرح جسے کھایا جاتا ہے) لائیں ہم نے وہ کھایا پھر فرمایا اے عائشہ! (اور کچھ) کھلاؤ۔ وہ مالیدہ حیس (گھی، ستو اور کھجور کا مالیدہ) لائیں چڑیا کے برابر (بہت تھوڑا سا) ہم نے وہ کھایا پھر فرمایا: اے عائشہ! ہمیں (کچھ) پلاؤ چنانچہ وہ دودھ کا بڑا پیالہ لائیں ہم نے وہ پی لیا پھر وہ چھوٹا پیالہ لائیں ہم نے وہ بھی پی لیا پھر آپ نے ارشاد فرمایا اگر چاہو تو رات یہیں گزارو اور چاہو تو مسجد چلے جاؤ، کہتے ہیں میں اسی رات کو اپنے پیٹ کے بل رات کے اخیر حصہ میں لیٹا ہوا تھا کہ اچانک ایک شخص نے اپنے پیر سے مجھے ہلایا، اور یہ کہا لیٹنے کا یہ طریقہ اللہ عزوجل ناپسند کرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے آنکھ کھول کر جو دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت ابوذرؓ کو فرمایا۔ اے جنیدب! یہ دوزخیوں کے لیٹنے کا طریقہ ہے۔" (ابوداؤد، نسائی، ابن حبان، ابن ماجہ)

فائدہ:..... یا تو مطلب یہ ہے کہ دنیا میں کفار و فجار اسی طرح لیٹنے کی عادت رکھتے ہیں اور یا مراد یہ ہے کہ کفار و فجار دوزخ میں جس ہیئت پر لٹائے جائیں گے وہ یہی ہیئت ہوگی یعنی پیٹ کے بل۔ (از مظاہر)

## اس طرح بیٹھنے پر وعید کہ جسم کا کچھ حصہ دھوپ میں رہے اور کچھ سایہ میں اور قبلہ رخ بیٹھنے کی ترغیب

(۱/ ۴۵۳۰) عَنْ أَبِیْ عِیَاض عَنْ رَجُلٍ من أَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَی أَنْ یجلس الرجل بَیْنَ الضح والظل وَقَالَ مَجْلِسُ الشَّیْطَانِ. رواه أَحْمد بِإِسْنَاد جید وَالْبَزَّار بِنَحْوِهِ من حدیث جابر وَابْن مَاجَه بِالنَّهْی وَحده من حدیث بُرَیْدَةَ.

الضح بِفَتْحِ الضَّاد الْمُعْجَمَة وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَة هُوَ ضوء الشَّمْس إِذَا استمکن مِنَ الْأَرْضِ. وَقَالَ ابْن الْأَعْرَابِیِّ هُوَ لَوْنُ الشَّمْس

ترجمہ:..... "حضرت ابوعیاض نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے آدمی کو دھوپ اور سایہ کے درمیان

بیٹھنے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔"

(۲/ ۴۷۳۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الْفَيْءِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الشَّمْسِ فَقَلَصَ عَنْهُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُهُ فِي الشَّمْسِ وَبَعْضُهُ فِي الظِّلِّ فَلْيَقُمْ. رواه أَبُوْدَاوُد وتابعيه مجهول والحاكم وَقَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَفْظُهُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سایہ میں بیٹھا ہوا اور ایک روایت میں ہے دھوپ میں بیٹھا ہو پھر وہ سایہ ختم ہو رہا ہو جس کی وجہ سے اس کے جسم کا کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ حصہ سایہ میں ہو تو اس کو چاہیے کہ وہاں سے اٹھ جائے (اور ایسی جگہ جا کر بیٹھ جائے جو پوری طرح سایہ میں ہو یا پوری طرح دھوپ میں ہو)۔" (ابوداؤد)

فائدہ:...... پہلی حدیث پاک میں جو فرمایا "شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے" اس بارے میں بعض حضرات تو یہ کہتے ہیں کہ یہ اپنے ظاہر پر ہی محمول ہے یعنی واقعۃً ایسا ہوتا ہے کہ شیطان اس جگہ بیٹھتا ہے جس کا کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ حصہ سایہ میں ہوتا ہے اس اعتبار سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں بیٹھنا شیطان کا کام ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ ایسی جگہ کی نسبت شیطان کی طرف اس اعتبار سے کی گئی ہے کہ شیطان جس شخص کو پریشان کرنا چاہتا ہے اس کو ایسی جگہ پر بیٹھنے یا لیٹنے کی طرف راغب کرتا ہے اور اس سے شیطان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص تکلیف و دکھ میں مبتلا ہو گویا شیطان جیسے دین کا دشمن ہے اسی طرح اس کے بدن کا بھی بدخواہ ہے۔ (از مظاہر حق)

(۳/ ۴۷۳۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ سَيِّدًا وَإِنَّ سَيِّدَ الْمَجَالِسِ قُبَالَةُ الْقِبْلَةِ. رواه الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حسن

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کا کوئی سردار ہوتا ہے اور مجالس کی سردار وہ مجلس ہے جو قبلہ رخ ہو۔" (طبرانی)

## شام میں سکونت اختیار کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت کا بیان

(۱/ ۴۷۳۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا أَوْ قَالَ مِنْهَا يَخْرُجُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. رواه التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حديث حسن غريب

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ ہمارے (ملک) شام میں برکت دے اور ہمارے (ملک) یمن میں برکت دے۔ صحابہ نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں (بھی برکت کی دعا کر دیجیے) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (نہیں) وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے وہیں سے شیطان کی سینگ نکلے گی۔" (ترمذی)

فائدہ:...... شام اور یمن کے لیے برکت کی دعا کا ظاہری داعیہ یہ بھی تھا کہ اہل مدینہ کے لیے غلہ اور دوسری ضروری اشیاء انہی دونوں ملکوں سے آتی تھیں۔ اور نجد سے مراد حجاز کی مشرقی سمت ہے زلزلہ سے مراد ظاہری زلزلہ بھی ہے اور معنوی زلزلہ بھی ہے یعنی وہاں کے لوگوں کا دل بے قرار ہونا اور اتھل پتھل ہونا مراد ہے فتنوں سے مراد وہ آفات و مصائب ہیں جن سے دین میں ضعف و کمزوری آ جائے "شیطان کے سینگ" سے مراد اس کے مددگاروں کا ظہور ہے۔

(۲/ ۴۷۳۴) وَعَنِ ابْنِ حَوَالَةَ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيْرُ الْأَمْرُ أَنْ تَكُوْنُوْا أَجْنَادًا

مجندۃ جند بالشام وجند بالیمن وجند بالعراق۔ قَالَ ابن حوالۃ خر لی یا رَسُوْل اللّٰہِ اِن أدرکت ذلک فقال عَلَیْکَ بِالشَّام فَإِنَّھَا خِیَرۃ اللّٰہ مِنْ أرضہ یجتبی إلیھا خیرتہ من عبادہ فَأَما إن أبیتم فعلیکم بیمنکم واسقوا من غدرکم فإنّ اللّٰہ توکل وَفِیْ رِوَایَۃٍ تکفل لی بالشَّام وأھلہ. رواہ أبوداؤد وابن حبان فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایک وقت آئے گا کہ تم لوگوں کے کئی لشکر الگ الگ تقسیم ہوجائیں گے چنانچہ ایک لشکر شام میں ہوگا اور ایک یمن میں اور ایک عراق میں، ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے کوئی ایک لشکر پسند فرمالیں اگر وہ زمانہ میں پالوں؟ (تو کہاں رہوں) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شام کولازم پکڑنا کیوں کہ وہ اللہ کی منتخب اور برگزیدہ زمین ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے بہترین اور بھلے بندوں کو چنتا ہے۔ اگر وہاں سکونت نہ اختیار کرسکوتو اپنے یمن کو لازم پکڑنا اور شام میں اپنی نہروں کے پانی سے سیراب ہونا، اور جانوروں کو سیراب کرنا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے شام اور وہاں کے رہنے والوں کے لیے ضمانت لی ہے (کہ وہ کفار کے فتنہ وفساد اور ان کے غلبہ سے محفوظ رکھے گا)۔" (ابوداؤد، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ:...... اپنی نہروں سے پانی پینا کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کے ملکی وملی امن وانتظام میں تمہاری وجہ سے کوئی خرابی پیدا نہ ہو لڑائی اور جھگڑے سے اجتناب کرنا، دوسروں کے حصہ سے پانی نہ لینا۔

(۶/ ۴۴۳۵) وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْل اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْل لِحُذَیْفَۃ بن الیمان ومعاذ بن جبل وھما یستشیرانہ فِی الْمنزل فَأَوْمأ إلَی الشَّام ثُمَّ سألاہ فَأَوْمأ إلَی الشَّام قَالَ عَلَیْکُمْ بِالشَّام فَإِنَّھَا صفوۃ بلاد اللّٰہ یسکنھا خیرتہ مِنْ خَلْقِہٖ فَمَنْ أَبی فَلْیَلْحق بیمنہ وَلْیَسْق مِنْ غُدْرہ فإنَّ اللّٰہ تکفل لی بِالشَّام وَأَھْلِہٖ۔

ترجمہ:...... "حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جب حضرت حذیفہ بن یمان اور معاذ بن جبل آپ ﷺ سے اپنی سکونت کے متعلق مشورہ کررہے تھے، آپ ﷺ نے شام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا (کہ وہاں سکونت اختیار کریں) پھر دوبارہ ان دونوں حضرات نے دریافت کیا تو آپ نے شام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا شام کو لازم پکڑو، کیوں کہ وہ اللہ کے منتخب اور چنے ہوئے شہروں میں سے ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے بہتر لوگوں کو وہاں ٹھہراتا ہے، اور جو شام میں سکونت اختیار نہ کرے وہ یمن چلا جائے اور جب تم شام جانا تو وہاں اپنی ہی نہروں سے سیراب ہونا، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے شام اور وہاں کے لوگوں کی ضمانت لی ہے۔" (طبرانی)

(۷/ ۴۴۳۶) وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بن عمرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْل اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْل ستکون ہجرۃ بعد ہجرۃ فخیار أھل الأرض ألزمھم مھاجر إبراھیم ویبقی فِی الأرض شرار أھلھا تلفظھم أرضوھم وتقذرھم نفس اللّٰہ وتحشرھم النَّار مَعَ القردۃ والخنازیر. رواہ أبوداؤد عن شھر عنہ والحاکم عن أبی ھریرۃ عنہ وقال صحیح علی شرط الشیخین کذا قال۔

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: ہجرت کے بعد ہجرت ہوتی رہے گی روئے زمین پر بہتر وہ لوگ ہوں گے جو ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ (شام) کو لازم پکڑیں گے۔ اور زمین میں بدترین لوگ رہ جائیں گے جن کو ان کی زمین پھینک دے گی (یعنی ان کو اپنے ملک میں سکون نہ رہے گا مارے مارے پھریں گے) اور اللہ تعالیٰ کی ذات ان کو ناپسند کرے گی اور ان کو ایک آگ بندروں اور سوروں کے ساتھ اکٹھا کرکے ہانک لے جائے گی۔" (ابوداؤد)

فائدہ:...... ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی یعنی ایک ہجرت تو یہ ہے کہ لوگ اپنے وطن کو چھوڑ کر مدینہ آگئے ہیں پھر آخیر زمانہ میں ایک ہجرت اس وقت ہوگی جب لوگ اپنے دین وایمان کی حفاظت کے لیے ملک شام ہجرت کریں گے "بندروں اور سوروں سے مراد" حدیث پاک میں کافر

بھی ہو سکتے ہیں۔

(۸/ ۲۷۳۷) وعنه رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إني رأيت كأن عمود الكتاب انتزع من تحت وسادتي فأتبعته بصري فإذا هو نور ساطع عمد به إلى الشام، ألا وإن الإيمان إذا وقعت الفتن بالشام. رواه الطبراني في الكبير والأوسط والحاكم وقال صحيح على شرطهما

ترجمہ: ..... "حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے دیکھا گویا کہ کتاب اللہ کا ستون میرے تکیے کے نیچے سے نکال لیا گیا، چنانچہ میں نے اپنی نگاہ مسلسل اس پر جمائے رکھی تو وہ ایک چمکتا نور تھا جو شام لے جایا گیا، خبردار! جب فتنے آئیں گے ایمان شام میں ہوگا۔" (طبرانی، کبیر، اوسط، حاکم)

فائدہ: ..... اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کا دین بہت تیزی کے ساتھ ملک شام میں پھیلے گا اس کی برکات بہت مضبوطی کے ساتھ اس سرزمین پر قائم رہیں گی اور اس ملک میں اس کو سربلندی اور شوکت وغلبہ حاصل ہوگا۔

(۹/ ۲۷۳۸) وفي رواية للطبراني إذا وقعت الفتن فالأمن بالشام. ورواه أحمد من حديث عمرو بن العاص رضي الله عنه

ترجمہ: "طبرانی کی روایت میں ہے جب فتنے واقع ہوں گے امن شام میں ہوگا۔" (احمد)

(۱۳/ ۲۷۳۹) وعن خالد بن معدان أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نزلت علي النبوة من ثلاثة أماكن مكة والمدينة والشام فإن أخرجت من إحداهن لم ترجع إليهن أبدا. رواه أبو داود في المراسيل من رواية بقية

ترجمہ: ..... "حضرت خالد بن معدان ؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر نبوت تین جگہوں سے نازل ہوئی ہے: (۱) مکہ (۲) مدینہ (۳) شام۔ اگر ان میں سے ایک سے بھی نکال لی گئی تو دوبارہ ان کی طرف کبھی بھی لوٹ کر نہیں آئے گی۔" (ابوداؤد)

(۱۴/ ۲۷۴۰) وعن أبي الدرداء رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أهل الشام وأزواجهم وذراريهم وعبيدهم وإماؤهم إلى منتهى الجزيرة مرابطون. فمن نزل مدينة من المدائن فهو في رباط أو ثغرا من الثغور فهو في جهاد. رواه الطبراني وغيره من معاوية بن يحيى أبي مطيع وهو حسن الحديث عن أرطاة بن المنذر عمن حدثه عن أبي الدرداء ولم يسمه

ترجمہ: ..... "حضرت ابودرداءؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شام والے اور ان کی بیویاں اور ان کی اولاد اور ان کے غلام اور ان کی لونڈیاں جزیرہ عرب کے اخیر تک اللہ کی راہ میں چوکیداری کرنے والے ہیں جو کوئی اس کے کسی بھی شہر میں آکر ٹھہرا وہ اللہ کی راہ کی چوکیداری میں ہے یا وہ کسی بھی سرحد پر آیا وہ جہاد میں ہے۔" (طبرانی)

(۱۵/ ۲۷۴۱) وعن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما ونحن عنده طوبى للشام إن ملائكة الرحمن باسطة أجنحتها عليه. رواه الترمذي وصححه وابن حبان في صحيحه والطبراني بإسناد صحيح ولفظه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن عنده طوبى للشام، قلنا ما له يا رسول الله قال إن الرحمن لباسط رحمته عليه

ترجمہ: ..... "حضرت زید بن ثابتؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا جب کہ ہم آپ کے پاس تھے، مبارک ہو، شام کے لیے رحمن کے فرشتے اس پر اپنے بازوؤں کو پھیلائے ہوئے ہیں۔ (ترمذی، صحیح ابن حبان، طبرانی)

ایک روایت میں ہے کہ رحمن اپنی رحمت شام پر پھیلائے ہوئے ہے۔"

(۱۶/ ۲۷۴۲) وعن سالم بن عبد الله عن أبيه رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستخرج عليكم في آخر الزمان نار من حضرموت تحشر الناس، قال قلنا بما تأمرنا يا رسول الله قال عليكم بالشام. رواه أحمد والترمذي

وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ:...... حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اخیر زمانہ میں حضرموت سے تم پر ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو جمع کرے گی۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (اس وقت) آپ ہمارے لیے کیا حکم فرماتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: شام کو لازم پکڑنا (احمد، ترمذی، صحیح ابن حبان)

(۱۷/ ۴۴۳۳) وَعَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ أَھْلُ الشَّامِ سَوْطُ اللّٰہِ فِیْ أَرْضِہٖ یَنْتَقِمُ بِھِمْ مِمَّنْ یَشَاءُ مِنْ عِبَادِہٖ وَحَرَامٌ عَلٰی مُنَافِقِیْھِمْ أَنْ یَظْھَرُوْا عَلٰی مُؤْمِنِیْھِمْ وَلَا یَمُوْتُوْا إِلَّا ھَمًّا وَغَمًّا. رواہ الطَّبَرَانِیُّ مَرْفُوْعًا ھٰکَذَا وَأَحْمَدُ مَوْقُوْفًا وَلَعَلَّہُ الصَّوَابُ وَرُوَاتُھُمَا ثِقَاتٌ وَاللّٰہُ أَعْلَمُ

ترجمہ:...... "حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا شام کے رہنے والے اللہ تعالیٰ کا اس کی زمین میں کوڑا ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس سے چاہتا ہے ان کے ذریعے انتقام لیتا ہے۔ اور ان کے منافقین پر یہ بات ممنوع کردی ہے کہ وہ اس کے مخلص مؤمنوں پر غالب آسکیں۔ اور وہ منافقین پریشانی اور غم میں ہی مریں گے۔" (طبرانی، احمد)

(۱۸/ ۴۴۳۴) وَعَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْمَلْحَمَةِ الْکُبْرٰی فُسْطَاطُ الْمُسْلِمِیْنَ بِأَرْضٍ یُقَالُ لَھَا الْغُوْطَةُ فِیْھَا مَدِیْنَةٌ یُقَالُ لَھَا دِمَشْقُ خَیْرُ مَنَازِلِ الْمُسْلِمِیْنَ یَوْمَئِذٍ. رواہ الحاکم وَقَالَ صَحِیْحُ الْإِسْنَادِ

قَوْلُہٗ فُسْطَاطُ الْمُسْلِمِیْنَ بِضَمِّ الْفَاءِ أَیْ مُجْتَمَعُ الْمُسْلِمِیْنَ

ترجمہ:...... "حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ملحمہ کبریٰ (بڑی جنگ) کے بارے میں ارشاد فرماتے سنا: کہ (اس وقت) مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ شام کی زمین میں ایک جگہ ہوگی جس کو غوطہ کہا جاتا ہے اس میں ایک شہر ہے جس کو دمشق کہا جاتا ہے یہ اس دن مسلمانوں کی بہترین قیامگاہ ہوگا۔" (حاکم)

## بدشگونی پر وعید

(۱/ ۴۴۳۵) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّیَرَةُ شِرْكٌ الطِّیَرَةُ شِرْكٌ الطِّیَرَةُ شِرْكٌ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُذْھِبُہٗ بِالتَّوَکُّلِ. رواہ أَبُوْدَاؤُدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ۔ قَالَ الْحَافِظُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ الْأَصْبَھَانِیُّ وَغَیْرُہٗ فِی الْحَدِیْثِ إِضْمَارٌ وَالتَّقْدِیْرُ وَمَا مِنَّا إِلَّا وَقَدْ وَقَعَ فِیْ قَلْبِہٖ شَیْءٌ مِنْ ذٰلِكَ یَعْنِیْ قُلُوْبَ أُمَّتِہٖ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یُذْھِبُ ذٰلِكَ عَنْ قَلْبِ کُلِّ مَنْ یَتَوَکَّلُ عَلَی اللّٰہِ وَلَا یَثْبُتُ عَلٰی ذٰلِكَ ھٰذَا لَفْظُ الْأَصْبَھَانِیِّ وَالصَّوَابُ مَا ذَکَرَہُ الْبُخَارِیُّ وَغَیْرُہٗ أَنَّ قَوْلَہٗ وَمَا مِنَّا إِلٰی آخِرِہٖ مِنْ کَلَامِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مُدْرَجٌ غَیْرُ مَرْفُوْعٍ

قَالَ الْخَطَّابِیُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِیْلَ کَانَ سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ یُنْکِرُ ھٰذَا الْحَرْفَ وَیَقُوْلُ لَیْسَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَأَنَّہٗ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَحَکَی التِّرْمِذِیُّ عَنِ الْبُخَارِیِّ أَیْضًا عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ حَرْبٍ نَحْوَ ھٰذَا

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شگون بدلینا شرک ہے (آپ نے زیادہ سے زیادہ اہمیت بتانے کے لیے دوبارہ مزید فرمایا) شگون بدلینا شرک ہے۔ شگون بدلینا شرک ہے اور ہم میں سے جو شخص بھی ایسا ہوتا ہے (کہ جس کے دل میں بدشگونی کے ذریعہ تردد اور خلجان پیدا ہوجاتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کو اس پر بھروسہ اور اعتماد کرنے سے روک دیتا ہے۔ (ترمذی)

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اخیر کا جملہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔"

فائدہ:...... "شگون بدلینا شرک ہے" کا مطلب یہ ہے کہ یہ چیز مشرکوں کے طریقوں اور عادات میں سے ہے اور شرک خفی کا سبب ہے ہاں

اگر جزما یہ اعتقاد رکھا جائے کہ یوں ہی ہوگا تو وہ شگون بلاشبہ کفر کے حکم میں ہوگا اور آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ ایمان کا تقاضہ ہے کہ کسی کام اور سفر کے قصد اور ارادہ کے وقت کوئی چیز ایسی ظاہر ہو جائے جسے بشریت کے تقاضے کی بنا پر دل و دماغ میں کوئی وہم اور تردد پیدا ہو تو اس وہم اور تردد پر قطعاً اعتماد نہ کیا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل اور یقین رکھتے ہوئے اس کام کو کیا جائے اس وہم اور تردد کو دور کرنے کا علاج اللہ تعالیٰ پر توکل اور یقین ہی ہے۔

(۲/ ۴۷۴۶) وَعَن قطن بن قبیصة عَن أَبِیهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّم یَقُولُ العیافة والطیرة والطرق مِنَ الجبت، رواہ أَبُوداوُد والنَّسائی وابن حبان فی صحیحه وقال أَبُوداوُد الطرق الزجر والعیافة الخط

ترجمہ:...... "حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا پرندوں کی آواز کے ذریعہ، کنکریوں کو مارنے کے ذریعہ فال لینا اور رمل و زائچہ وغیرہ کھینچ کر آئندہ کے حالات بتانا یہ سحر و کہانت کے حکم میں ہے اور شیطانی اور شرکیہ کام ہیں۔"
(ابوداؤد، نسائی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... "عیافۃ" اور "طیرۃ" میں یہ فرق ہے کہ طیرہ کے مفہوم میں عمومیت ہے خواہ کسی پرندہ کے ذریعہ شگون بد لیا جائے اور "عیافۃ" کا استعمال خاص طور پر کسی پرندے کی آواز کے ذریعہ نیک یا بد فال لینے کے مفہوم میں ہوتا ہے۔

"طرق": کنکریاں مارنے کو کہتے ہیں فال لینے کی یہ بھی ایک صورت تھی چنانچہ پہلے زمانہ میں خاص طور پر عرب عورتیں فال لیتے وقت کنکریاں مارتی تھیں بعض علماء کہتے ہیں کہ ریت پر لکیریں کھینچنے کو طرق کہتے ہیں ان کے ذریعے غیب کی باتیں معلوم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

"جبت": سحر و کہانت کے معنی میں ہے بعض علماء کے نزدیک اس کا معنی شرک کا ہے بعض کے نزدیک شیطان کے کام کو کہتے ہیں۔

## شکار یا حفاظت کی ضرورت کے بغیر کتے کو پالنے پر وعید

(۱/ ۴۷۴۷) عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّم یَقُولُ من اقتنی کَلبًا إِلَّا کَلبَ صَیدٍ أَو مَاشِیَةٍ فَإِنَّهُ ینقص من أجره کُلَّ یَومٍ قیراطان. رواہ مالك والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص جانوروں کی حفاظت کرنے والے کتے اور شکاری کتے کے علاوہ کوئی کتا پالتا ہے اس کے اعمال کے ثواب میں سے روزانہ دو قیراط کے برابر کمی کر دی جاتی ہے۔" (مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ شریعت نے جن مقاصد کے لیے کتوں کو پالنے کی اجازت دی ہے جیسے مویشیوں (یا گھر کھیت) کی حفاظت اور شکار، ان کے علاوہ محض تفریحی طور پر اور شوق کی خاطر اگر کوئی شخص کتا پالے گا تو اس نے جو نیک اعمال کئے ہیں اور وہ اعمال نامہ میں محفوظ ہیں ان میں سے روزانہ اتنی مقدار میں کمی آتی رہے گی کہ اگر اس مقدار کو جسم تصور کر لیا جائے تو وہ دو احد پہاڑ کے برابر ہو یا یہ کہ دو قیراط سے مراد اس شخص کی نیکیوں کے حصوں میں سے دو حصے کی کمی ہوگی۔ بہر حال "دو قیراط" سے کچھ ہی مراد لیا جائے حدیث کا اصل منشا یہ ظاہر کرتا ہے کہ بلا ضرورت شرعی کتا پالنا اپنے اعمال کے اجر و ثواب کے ایک بہت بڑے حصے سے ہاتھ دھونا ہے۔ (از مظاہر)

(۲/ ۴۷۴۸) وَعَن عَبدِاللّٰهِ بنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ إِنِّی لممن یرفع أغصان الشَّجرة عن وجه رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّم وَهُوَ یخطب فَقَالَ لَولَا أَن الکِلَابَ أمة مِنَ الأُمَمِ لأمرت بقتلها فاقتلوا مِنهَا کل أسود بهیم وَمَا مِن أَهلِ بیت یرتبطون کَلبًا إِلَّا نقص مِن عَمَلِهِم کُلَّ یَومٍ قِیرَاط إِلَّا کَلبُ صَیدٍ أَو کَلبُ حَرثٍ أَو کَلبُ غَنَمٍ. رواہ الترمذی وقال حدیث حسن وابن ماجه إِلا أنه قَالَ وَمَا مِن قَومٍ اتخذوا کلبًا إِلَّا کلب مَاشِیَةٍ أَو کَلبُ صَیدٍ أَو کَلبُ حَرثٍ إِلَّا نقص مِن

أُجُوْرِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے خطبہ کے دوران درخت کی شاخوں کو اٹھائے رکھتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ خطبہ میں) ارشاد فرمایا: اگر یہ بات نہ ہوتی کہ کتے (بھی) گروہوں میں سے ایک گروہ ہیں تو میں یقیناً یہ حکم دیتا کہ ان سب کو مار ڈالا جائے۔ لہٰذا ان میں جو (بھی) کتا خالص سیاہ رنگ کا ہو اس کو مار ڈالو اور جو گھر والے (بلاضرورت) کتا پالتے ہیں ان کے عمل کے ثواب میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر کمی کردی جاتی ہے ہاں شکاری اور کھیت کی حفاظت کرنے والا اور ریوڑ کی چوکی کرنے والا کتا اس سے مستثنیٰ ہے۔" (ترمذی)

فائدہ:...... حدیث بالا کے اس جملہ "کتے بھی گرہوں میں سے ایک گروہ ہیں" کا مطلب قرآن کریم کی اس آیت کی طرف اشارہ ہے:

"وما من دابة فی الارض والطائر یطیر بجناحیه الا امم امثالکم"

(ترجمہ) "اور جتنی قسم کے جانور زمین پر چلنے والے ہیں اور جتنی قسم کے پرند جانور ہیں کہ اپنے دو بازوؤں سے اڑتے ہیں ان میں کوئی قسم ایسی نہیں جو تمہاری طرح گروہ نہ ہوں۔"

آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح انسان ایک امت اور ایک جنس ہیں اسی طرح جانور بھی ایک امت اور ایک جنس ہیں خواہ وہ زمین پر چلنے والے ہوں یا فضا میں اڑنے والے ہوں، جس طرح اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی خاص حکمت و مصلحت کی بناء پر پیدا کیا ہے اسی طرح جانوروں کو بھی حکمت و مصلحت ہی کے مطابق پیدا کیا ہے، لہٰذا ان کو بلاضرورت مار ڈالنا تخلیق خداوندی کی حکمت و مصلحت کے خلاف ہے گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس آیت کریمہ کے بموجب یہ تو ممکن نہیں کہ سارے کتوں کو مار ڈالا جائے البتہ ان کتوں میں جو کتے خالص سیاہ رنگ کے ہوں ان کو مار ڈالنا چاہیے۔ کیوں کہ اس قسم کے کتے نہایت شریر اور سخت خطرناک ہوتے ہیں جن سے لوگوں کو سوائے تکلیف اور ایذاء کے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ (از مظاہر)

(۷/۴۲۹۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَاعَةٍ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ قَالَتْ وَكَانَ بِيَدِهِ عَصًا فَطَرَحَهَا مِنْ يَدِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَلَا رُسُلُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيْرِهِ فَقَالَ مَتٰى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ مَا دَرَيْتُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَجَاءَهُ جِبْرِيْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدْتَنِيْ فَجَلَسْتُ لَكَ وَلَمْ تَأْتِنِيْ فَقَالَ مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِيْ كَانَ فِيْ بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ. رواہ مسلم

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے ایک وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا کہ فلاں وقت آؤں گا چنانچہ وہ وقت آ گیا اور جبرئیل نہ آئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں ایک عصا تھا آپ نے اپنے ہاتھ سے اس کو پھینک دیا اور آپ یہ فرمار ہے تھے اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا نہ ہی اس کے فرشتے، پھر آپ نے جو مڑ کر دیکھا تو ایک کتے کا بچہ پلنگ کے نیچے تھا، آپ نے فرمایا: یہ کتا کب داخل ہوا؟ میں نے کہا اللہ کی قسم! مجھے پتہ نہیں چلا چنانچہ آپ نے حکم فرمایا اس کو نکالا گیا، پھر جبرئیل علیہ السلام آ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا، میں آپ کے لیے انتظار میں بیٹھا رہا اور آپ (وعدہ کے مطابق) آئے نہیں، جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا مجھے آنے سے ایک کتا مانع ہوا جو آپ کے گھر میں تھا۔ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور (جاندار کی) تصویر ہو۔" (مسلم)

## تنہا سفر کرنے پر وعید

(۱/ ۴۸۰۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ. رواه البخاري والترمذي وابن خزيمة في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اس چیز کو جو تنہا سفر کرنے سے پیش آتی ہے اتنا جان لیں جتنا میں جانتا ہوں تو کوئی سوار رات میں کبھی سفر (کرنے کی ہمت) نہ کرے۔" (بخاری، ترمذی، صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ تنہا سفر کرنے سے دینی و دنیوی نقصانات ہوتے ہیں چنانچہ دینی نقصان تو یہ ہے کہ تنہائی کی وجہ سے نماز جماعت کے ساتھ میسر نہیں آتی اور دنیوی نقصان یہ ہے کہ کوئی غم خوار، مددگار نہیں ہوتا کہ اگر کوئی ضرورت یا کوئی حادثہ پیش آئے تو اس سے مدد لی جا سکے۔

حدیث پاک کے جملہ (کوئی سوار رات میں کبھی سفر نہ کرے) میں "سوار" اور "رات" کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ سوار کو بنسبت پیادہ کے زیادہ خطرہ رہتا ہے اور رات میں زیادہ ہوتا ہے۔ (از مظاہر)

(۲/ ۴۸۰۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَنَّثِي الرِّجَالِ الَّذِيْنَ يَتَشَبَّهُوْنَ بِالنِّسَاءِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ وَرَاكِبَ الْفَلَاةِ وَحْدَهُ. رواه أحمد من رواية الطيب بن محمد وبقية رواته رواة الصحيح.

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر بھی جو مردوں کے ساتھ مشابہت کرتی ہیں اور تنہا صحراء میں سفر کرنے والے سوار پر بھی۔" (احمد)

(۳/ ۴۸۰۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَحِبْتَ قَالَ مَا صَحِبْتُ أَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ. رواه الحاكم وصححه وروى المرفوع منه مالك وأبوداود والترمذي وحسنه والنسائي وابن خزيمة في صحيحه وبوب عليه باب النهي عن سير الاثنين والدليل على أن ما دون الثلاثة من المسافرين عصاة إذ النبي صلى الله عليه وسلم قد أعلم أن الواحد شيطان والاثنان شيطانان ويشبه أن يكون معنى قوله شيطان أي عاص كقوله شياطين الإنس والجن معناه عصاة الإنس والجن انتهى.

ترجمہ:...... "حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص سفر سے واپس آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ارشاد فرمایا کہ تم کس کے ساتھ (سفر میں) تھے؟ اس نے کہا میں کسی کے ساتھ نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سوار ایک شیطان ہے، دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار، سوار ہیں۔" (حاکم، مالک، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ تنہا سفر کرنے میں دینی و دنیوی نقصان دونوں ہیں جیسے کہ پہلے ایک حدیث کے فائدہ میں لکھا گیا اسی طرح اگر صرف دو ساتھی سفر کریں تو اس صورت میں اگر خدانخواستہ یہ بات پیش آجائے کہ ایک ساتھی بیمار ہوجائے یا مرجائے تو دوسرا ساتھی سخت پریشان ہوگا اور یہ چیز شیطان کی خوشی کا باعث ہے یا مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تنہا سفر کرے یا سفر کے دو ہی ساتھی ہوں تو شیطان کو بڑی آسانی کے ساتھ یہ موقع ملتا ہے کہ وہ ان کو گمراہ کرے اور برائی میں مبتلا کرے اس بات کو زیادہ اہمیت کے ساتھ بیان کرنے کے لیے ایک سوار یا دو سوار کو شیطان فرمایا گیا ہے۔ اور حدیث پاک کے اخیر کا جملہ "تین سوار، سوار ہیں" کا مطلب یہ ہے کہ تین سوار اس بات کے مستحق ہیں کہ ان کو سوار کہا جائے کیوں کہ وہ شیطان کی فریب کاریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ (از مظاہر حق)

(۴/ ۴۸۰۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا

أَرْبعمائة وخير الجيوش أربعة آلاف ولن يغلب اثنا عشر ألفا من قلة. رواه أبوداود والترمذي وابن خزيمة وابن حبان في صحيحهما وقال الترمذي حديث حسن غريب ولا يسنده كبير أحد وذكر أنه روي عن الزهري مرسلا.

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (سفر کے) بہترین ساتھی وہ ہیں جو (کم سے کم) چار کی تعداد میں ہوں۔ چھوٹے لشکروں میں بہترین لشکر وہ ہے جس میں چار سو (مجاہدین) ہوں۔ اور بڑے لشکروں میں بہترین لشکر وہ ہے جس میں چار ہزار (مجاہد) ہوں اور بارہ ہزار (مجاہد) کم ہونے کی وجہ سے کبھی مغلوب نہیں ہوتے۔" (ابوداؤد، ترمذی، صحیح ابن خذیمہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... چار رفقاء کو "بہترین" اس وجہ سے فرمایا گیا ہے کہ اگر چار میں سے مثلاً ایک بیمار ہوجائے اور وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو کر اپنے تین ساتھیوں میں سے کسی ایک ساتھی کو کوئی وصیت کرے تو باقی دو ساتھی اس کی وصیت کے گواہ ہو جائیں گے۔
علماء نے لکھا ہے کہ چار کا ذکر ادنیٰ درجہ کا بتلاتا ہے ورنہ جتنی تعداد زیادہ ہوگی اتنی خیر ہوگی حدیث بالا میں جو ارشاد ہوا کہ "بارہ ہزار قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوں گے" اس کا مطلب یہ ہے کہ بارہ ہزار کا عدد حدِ قلت سے نکل گیا اگر بارہ ہزار مغلوب بھی ہوئے تو اقلیت اور تعداد کی کمی کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی اور سبب سے مغلوب ہوں گے جیسے عجب وغرور وغیرہ۔ (از مظاہر)

## عورت کے لیے بغیر محرم کے تنہا سفر کرنے پر وعید

(۱/ ۲۷۵۴) عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوْهَا أَوْ أَخُوْهَا أَوْ زَوْجُهَا أَوِ ابْنُهَا أَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا. رواه البخاري ومسلم وأبوداود والترمذي وابن ماجه

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے لیے جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کرے مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کے والد یا اس کا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا کوئی محرم رشتہ دار ہو۔" (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

(۲/ ۲۷۵۵) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا أَوْ زَوْجُهَا.

ترجمہ:...... "ارشاد فرمایا: کوئی عورت دو دن کی مسافت کا سفر اپنے محرم رشتہ دار یا اپنے شوہر کے بغیر نہ کرے۔" (بخاری، مسلم)

(۳/ ۲۷۵۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا۔۔۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ۔ وَفِيْ أُخْرَى: مَسِيْرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُوْ حُرْمَةٍ مِنْهَا۔ رواه مالك والبخاري ومسلم وأبوداود والترمذي وابن ماجه وابن خزيمة في صحيحه۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ وَابْنِ خُزَيْمَةَ أَنْ تُسَافِرَ بَرِيْدًا۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو جائز نہیں کہ ایک دن اور ایک رات کا سفر بغیر محرم کے کرے۔" (مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، صحیح ابن خزیمہ)

فائدہ:...... بظاہر تین احادیث میں اختلاف نظر آتا ہے، علماء نے تمام احادیث کو سامنے رکھ کر مطلب یہ بتایا ہے کہ چوں کہ شرعی طور پر سفر کا اطلاق تین دن سے کم پر نہیں ہوتا اس لیے فقہاء نے حدیث پاک کو تین دن (یعنی اڑتالیس میل کی مسافت کے بقدر) سفر پر محمول کیا ہے۔ اور یہ فقہی قاعدہ مرتب کر دیا کہ کوئی عورت اتنی دور کا سفر کہ جو تین دن کی مسافت کے بقدر ہو بغیر محرم کے نہ کرے اور جب تین دن کی مسافت کے

بقدر سفر نہیں کر سکتی تو اس سے زائد مسافت کا سفر کرنا تو بدرجہ اولیٰ جائز نہ ہوگا اور جن حدیثوں میں دو دن یا ایک دن کی مسافت کے بقدر سفر سے بھی منع کیا گیا ہے تو اس کو فتنہ وفساد پر محمول کیا ہے کہ اگر سفر تین دن کی مسافت سے بھی کم ہو اور کسی فتنہ وفساد مثلاً عورت کی عزت وآبرو پر حرف آنے کا گمان ہو تو اس صورت میں بھی عورت کو تنہا سفر نہیں کرنا چاہیے۔

اس سلسلہ میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بات دل کو زیادہ لگتی ہے کہ ان تمام روایات کا مقصد سفر کی کسی حد اور مدت کو متعین کرنا نہیں ہے بلکہ ان روایات کا مجموعی حاصل یہ ہے کہ عورت بغیر خاوند یا محرم تنہا سفر بالکل نہ کرے مسافت خواہ طویل ہو اور چاہے کتنی ہی مختصر ہو۔ لہٰذا موجودہ دور میں جب کہ فتنہ وفساد کا خوف عام ہے تو احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ عورت بالکل تنہا سفر نہ کرے سفر چاہے تھوڑی دیر کا ہو یا زیادہ فاصلہ کا۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (خلاصہ از مظاہر حق)

## جانور پر سوار ہونے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی ترغیب

(۱/ ۴۴۵۷) عَنْ أَبِي لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حملنا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على إبل من إبل الصَّدَقَة بلح فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَرى أَن تحملنا هٰذِه فَقَالَ مَا مِنْ بَعِيْرٍ إِلَّا فِي ذروته شَيْطَان فاذكروا اسْم اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ إِذا ركبتموها كَمَا أَمركُم اللّٰه ثُمَّ امتهنوها لأنفسكم فَإِنَّمَا يحمل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ. رواه أَحمد وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

قَوْله بلح هُوَ بِضَم الْمُوَحدَة وَتَشْديد اللَّام بعدهَا حاء مُهْملَة وَمَعْنَاهُ أَنَّهَا قد أعيت وعجزت عَن السّير

يُقَال بلح الرجل بِتَخْفِيف اللَّام وتشديدها إِذا أعيا فَلم يقدر أَن يَتَحَرَّك وَاسم أبي لاس بِالسِّين الْمُهْملَة عبد اللّٰه بن غنمة وَقيل زِيَاد لَهُ حديثان عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحدهمَا هٰذَا

ترجمہ: ..... "حضرت ابولاس خزاعی ؓ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کے ایسے اونٹ پر سوار کیا جو چلنے سے عاجز تھا ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ ہمیں یہ جانور سواری کے لیے دیں (کہ یہ جانور چلنے کے قابل نہیں) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر اونٹ کی چوٹی میں شیطان ہوتا ہے، لہٰذا جب اس پر سوار ہو تو اللہ کا ذکر کیا کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے پھر اس کو چلاؤ اور اس سے اپنی سواری کی خدمت لو۔ تم کو اللہ تعالیٰ نے اس پر سوار کیا ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کی وجہ سے (وہ خود اس کو چلائے گا اور حفاظت کرے گا)۔" (احمد، طبرانی، صحیح ابن خزیمہ)

(۲/ ۴۴۵۸) وَعَنْ مُحَمَّد بن حَمْزَة عَن عَمْرو الْأَسْلَمِيّ أَنه سمع أَبَاهُ يَقُوْل سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْل على كل بعير شَيْطَان فَإِذا ركبتموها فَسَمُّوا اللّٰه عَزَّوَجَلَّ وَلَا تقصروا عَن حاجاتكم. رواه أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وإسنادهما جيد

ترجمہ: ..... "حضرت عمرو اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: ہر اونٹ پر شیطان ہوتا ہے لہٰذا جب تم اس پر سواری کرو تو اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو (بسم اللہ پڑھ لیا کرو) اور پھر اپنی ضرورتوں کو پورا کر لیا کرو۔" (احمد، طبرانی)

(۳/ ۴۴۵۹) وَعَنْ عُقْبَة بن عَامِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَاكب يَخْلُو فِي مسيره بِاللّٰه وَذكره إِلَّا ردفه ملك وَلَا يَخْلُو بِشعر وَنَحْوه إِلَّا ردفه شَيْطَان. رواه الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَاد حسن

ترجمہ: ..... حضرت عقبہ بن عامر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی سوار چلنے کے دوران اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے تو فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور جب غلط قسم کے اشعار وغیرہ پڑھنے میں لگا رہتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ سوار ہوتا ہے۔ (طبرانی)

## سفر وغیرہ میں کتے اور گھنٹال ساتھ رکھنے پر وعید

(۶/ ۴۷۶۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْب أَوْ جرس، رواه مُسْلِم وَأَبُوْدَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

ترجمہ:..... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس قافلہ کے ساتھ فرشتے نہیں ہوتے جس میں کتا اور گھنٹال ہو۔" (مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:..... فرشتوں سے مراد رحمت کے فرشتے ہیں، کتے سے مراد وہ کتا ہے جو حفاظت اور پاسبانی کے لیے نہ ہو۔ لہٰذا پاسبانی اور مویشیوں کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا مباح ہے۔ گھنٹال سے مراد وہ گھنٹیاں یا گھنگروں ہیں جو جانوروں کے گلے میں باندھی جاتی ہے، وہ ممنوع اس لیے ہے کہ وہ ناقوس کے مشابہ ہے یا اس وجہ سے کہ اس کی آواز ناپسند ہے ایک حدیث پاک میں جرس کو مزامیر شیطان کہا گیا ہے۔ (از مظاہر)

(۷/ ۴۷۶۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمر بالأجراس أن تقطع من أعناق الْإِبِل يَوْم بدر، رواه ابْن حِبَّان فِي صَحِيحه

ترجمہ:..... "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے دن حکم فرمایا کہ اونٹوں کے گلے سے گھنٹال توڑ کر نکال لیے جائیں۔" (صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... اس میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ دشمن اس کی آواز سن کر ہوشیار نہ ہو جائے۔

(۸/ ۴۷۶۲) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَوْلَاةً لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَفِي رِجْلَيْهَا أَجْرَاس فَقَطَعَهَا عمر وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ مَعَ كل جرس شَيْطَانا، رواه أَبُوْدَاوُد ومولاة لَهُم مَجْهُوْلَة وعامر لم يدْرك عمر بن الْخطاب

ترجمہ:..... "حضرت عامر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک آزاد کردہ لونڈی حضرت زبیرؓ کی بیٹی کو حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس لے گئی اور ان کے پیروں میں گھنگرو تھے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کو کاٹ ڈالا، اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہر گھنگرو اور گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔" (ابوداؤد)

(۹/ ۴۷۶۳) وَعَنْ بُنَانَة مَوْلَاة عَبْدِ الرَّحْمٰن بن حَيَّان الْأَنْصَارِيّ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِذْ دَخَلَ عَلَيْهَا جَارِيَة وَعَلَيْهَا جلاجل يصوتن فَقَالَت لَا تدخلنها إِلَّا أَن تقطعن جلاجلها وَقَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتا فِيْهِ جرس، رواه أَبُوْدَاوُد۔ [بُنَانَة: بِضَم الْبَاء الْمُوَحدَة ونونين]

ترجمہ:..... "حضرت بُنانہ سے جو عبدالرحمٰن بن حیان انصاریؓ کی آزاد کردہ لونڈی ہیں روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کے پاس تھیں کہ اتنے میں ان کے پاس ایک لڑکی آئی اس کے اوپر گھنگرو تھے جو آواز کرتے تھے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میرے پاس اس گھنگرو کو کاٹے بغیر اور نکالے بغیر نہ آنا میں نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سنا ہے: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔" (ابوداؤد)

(۱۰/ ۴۷۶۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جُلْجُل۔

ترجمہ:..... "حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس قافلہ کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنگرو یا گھنٹی ہو۔"

(۱۱/ ۴۷۶۵) وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَبُوْ بكر بن أبي شيخ كنت جَالِسا مَعَ سَالِم فَمَرَّ بِنَا رَكب لأم الْبَنِين مَعَهم أَجْرَاس فَحدث سَالم عَن أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَة ركبا مَعَهم جُلْجُل كم ترى مَعَ هٰؤُلَاءِ من جُلْجُل، رواه النَّسَائِيّ

ترجمہ:...... "ایک روایت میں ہے کہ ابوبکر بن ابی شیخ نے بیان کیا کہ میں حضرت سالم کے ساتھ بیٹھا تھا کہ راستے میں ایک قافلہ اُمّ البنین کا گزرا جس کے ساتھ گھنٹیاں تھیں، حضرت سالم نے اپنے والد حضرت عبداللہ سے روایت بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس کے ساتھ گھنگرو وغیرہ ہو تم دیکھو کہ ان کے ساتھ کتنے زیادہ گھنگرو ہیں۔" (نسائی)

## رات میں سفر کرنے کی ترغیب اور رات کے ابتدائی حصے میں سفر کرنے اور راستہ کے بیچ میں پڑاؤ ڈالنے جماعت کے الگ الگ جگہ پڑاؤ ڈالنے پر وعید اور جب رات کے اخیر حصہ میں کسی جگہ اتریں تو نماز کی ترغیب

(١/ ٢٧٦٦) عن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالدلجة فإن الأرض تطوى بالليل. رواه أبو داود

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم رات کے وقت چلنا اپنے لیے ضروری سمجھو کیوں کہ رات کے وقت زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔" (ابوداؤد)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ رات کے وقت سفر مسافر پر بھاری نہیں ہوتا ایک تو اس وجہ سے کہ رات کے وقت چلنے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہوتا مسلسل سفر کرنے سے مسافت جلدی طے ہوتی ہے۔ دوسرے فاصلے کی علامات اور نشانات پر نظر نہیں پڑتی اور یہ چیزیں راستہ چلنے والے کی نظر میں سفر کو بھاری کر دیتی ہیں۔ چنانچہ اسی مفہوم کو زمین کے لپیٹ دیے جانے سے تعبیر کیا گیا ہے اس سے واضح ہوا کہ یہاں یہ مراد نہیں ہے کہ دن کے وقت بالکل چلو ہی مت، چنانچہ دوسری احادیث میں یہ حکم بیان کیا گیا ہے کہ اپنا سفر دن کے ابتدائی حصے اور آخری حصے میں طے (کرنے کی کوشش) کرو اور کچھ رات کے وقت بھی چلو۔ (از مظاہر)

(٢/ ٢٧٦٧) وعن جابر وهو ابن عبد الله رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ترسلوا مواشيكم إذا غابت الشمس حتى تذهب فحمة العشاء، فإن الشياطين تبعث إذا غابت الشمس حتى تذهب فحمة العشاء، رواه مسلم وأبو داود والحاكم ولفظه: احبسوا صبيانكم حتى تذهب فوعة العشاء فإنها ساعة تخترق فيها الشياطين. وقال صحيح على شرط مسلم

ترجمہ:...... "حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سورج ڈوب جائے تو اپنے جانوروں کو (گھر سے نکلنے کے لیے) نہ چھوڑو جب تک کہ رات کے ابتدائی حصے کی تاریکی جاتی رہے (یعنی کچھ رات گزرنے کے بعد چھوڑ سکتے ہیں) کیوں کہ سورج ڈوبنے کے بعد سے رات کے ابتدائی حصے کے گزرنے کے وقت تک شیطان (یعنی جنات) کو پھیلنے دیا جاتا ہے۔ (مسلم، ابوداؤد، حاکم)
ایک روایت میں بچوں کو بھی رات کے ابتدائی حصے میں گھر میں روکے رکھنے کا حکم ہے۔"

(٣/ ٢٧٦٨) وعنه رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقلوا الخروج إذا هدأت الرجل إن الله عز وجل يبث في ليله من خلقه ما يشاء. رواه أبو داود وابن خزيمة في صحيحه واللفظ له والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم

ترجمہ:...... "حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگوں کا چلنا پھرنا بند ہو جائے تو اس وقت تم بھی (گھر سے) کم نکلو کیوں کہ (اس وقت رات میں اللہ عزوجل اپنی مخلوقات میں سے جن کو چاہتا ہے (یعنی جنات و شیاطین اور موذی جانور وغیرہ) ان کو چاروں طرف پھیل جانے دیتا ہے۔" (ابوداؤد، صحیح ابن خزیمہ، حاکم)

(٤/ ٢٧٦٩) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سافرتم في الخصب فأعطوا الإبل

حظها مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سافرتم في الجدب فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَبَادِرُوا بِهَا نقيها وَإِذَا عرستم فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طَرِيقُ الدَّوَابِّ ومأوى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ، رواه مسلم وأبوداود والترمذي والنسائي

''نقيها: بِكَسْرِ النُّونِ وَسُكُونِ الْقَافِ بعدها ياء مثناة تحت أي مخها ومعناه أسرعوا حتى تصلوا مقصدكم قبل أن يذهب مخها من ضنك السير والتعب''

ترجمہ:...... "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ایسی زمین میں سفر کرو جہاں خوب سبزہ ہو تو (اپنی سواری کے) اونٹوں کو ان کا کھانے کا حصہ دو (یعنی ان کو گھاس کھانے کا موقع دو اس طور پر کہ سفر کے دوران ان کو تھوڑی دیر کے بعد چرنے کے لیے چھوڑ دیا کرو تا کہ وہ پیٹ بھر کر چلیں اور تیز چلیں) اور جب صحراء میں (جہاں سبزہ نہ ہو) سفر کرو تو ان پر جلدی سفر کرو (یعنی سفر کے دوران سفر میں تاخیر نہ کرو) تا کہ اونٹ (پوری خوراک نہ ملنے کی وجہ سے) ضعف ونقاہت میں مبتلا ہونے سے پہلے تمہیں منزل مقصود تک پہنچا دیں اور جب تم پڑاؤ ڈالو تو راستہ میں پڑاؤ نہ ڈالو کیوں کہ اس پر چوپائے چلتے ہیں اور وہ (زہریلے) جانوروں (جیسے سانپ بچھو وغیرہ) کا مسکن اور ان کی گزرگاہیں ہیں۔" (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

(۵/ ۴۴۷۰) وَعَنْ جَابِرِ بن عبد الله رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ والتعريس على جواد الطَّرِيقِ وَالصَّلَاةَ عَلَيْهَا فَإِنَّهَا مأوى الحيات والسباع وقضاء الحاجة عليها فإنها الملاعن، رواه ابن ماجه ورواته ثقات

''التَّعْرِيسُ: هُوَ نُزُولُ الْمُسَافِرِ آخر اللَّيْلِ ليستريح''

ترجمہ:...... "حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کے اخیر حصہ میں آرام کرنے کے لیے راستہ کے بیچ میں اترنے سے اور وہاں نماز پڑھنے سے پرہیز کرو کیوں کہ وہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہوتا ہے (کہیں کسی موذی جانور سے تکلیف نہ پہنچ جائے) اور نہ ہی وہاں قضاء حاجت کرو کیوں کہ ہر گزرنے والا لعنت کرتا ہوا اور برا بھلا کہتا ہوا جائے گا۔" (ابن ماجہ)

(۶/ ۴۴۷۱) وعن أبي ثعلبة الخشني رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ إذا نزلوا تفرقوا في الشعاب والأودية فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن تفرقكم في الشعاب والأودية إِنَّمَا ذَٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ ينزلوا بعد ذلك منزلا إِلَّا انْضَمَّ بعضهم إلى بعض، رواه أبوداود والنسائي

ترجمہ:...... "حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (پہلے عام طور پر ایسا ہوتا تھا کہ) لوگ (یعنی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) جب کسی منزل پر اترتے تو الگ الگ ہو کر پہاڑوں، دروں اور وادیوں میں پھیل جاتے تھے (یعنی کوئی کہیں اترتا تھا اور کوئی کہیں) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمجھ لو تمہارا اس طرح ان دروں اور وادیوں میں الگ الگ ہو کر اترنا محض شیطان کی طرف سے ہے (یعنی شیطان یہ چاہتا ہے کہ تمہارے الگ الگ ہونے سے دشمن تم پر قابو پالے اور تمہیں نقصان پہنچائے) اس ارشاد کے بعد لوگ جب بھی کسی منزل پر اترتے تو آپس میں قریب قریب ٹھہرتے۔" (ابوداؤد، نسائی)

## سواروں کے جانور کے پھسل جانے اور بکرا جانے کی صورت میں حق تعالیٰ شانہ کے ذکر کی ترغیب

(۱/ ۴۴۷۲) عن أبي المليح عن أبيه رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كنت رديف النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فعثر بعيرنا فَقُلْتُ تعس الشَّيْطَانُ فَقَالَ لي النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تقل تعس الشيطان فَإِنَّهُ يعظم حتى يصير مثل البيت وَيَقُولُ بقوتي ولكن قل بسم الله فَإِنَّهُ يصغر حتى يصير مثل الذباب، رواه النسائي والطبراني والحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت ابو الملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے سوار تھا کہ ہمارا اونٹ پھسلنے لگا میری زبان

سے نکلا "شیطان برباد و ہلاک ہو اور اوندھے منہ گرے" نبی کریم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: یہ مت کہو کیوں کہ شیطان یہ سن کر (خوشی سے ایسا) پھول جاتا ہے اور بڑا ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک گھر ہو (کہ مجھ کو اتنی اہمیت دی اور میں ان پر غالب آ گیا) اور کہتا ہے یہ میرے زور اور طاقت کی وجہ سے (سواری پھسلی یا ٹکرائی ہے) البتہ (ایسی صورت میں بسم اللہ کہا کرو (شیطان یہ سن کر) مکھی کی طرح چھوٹا سا ہو جاتا ہے۔ (یہ اللہ تعالیٰ کے نام کی برکت ہے)۔" (طبرانی، حاکم)

## کسی جگہ ٹھہرنے کے وقت کی دعا

(۱/ ۲۴۴۳) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أعوذ بِكَلِمَاتِ اللّٰه التامات من شَرِّ ما خلق لَمْ يضرّه شيء حَتّٰى يرتحل من منزله ذٰلك. رواه مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحِه

ترجمہ:......"حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جو شخص کسی نئی جگہ آئے اور پھر یہ دعا پڑھے: "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" (پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات (یعنی اس کے اسماء وصفات یا اس کی کتابوں) کے ذریعے اس چیز کی برائی سے جو پیدا کی ہے) اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ وہ اس جگہ سے کوچ کر جائے۔" (مالک، مسلم، ترمذی، صحیح ابن خزیمہ)

(۲/ ۲۴۴۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت من حمص فآواني الليل إلى البيعة فحضرني من أهل الأرض فقرأت هٰذِهِ الآيَةَ من سُورَةِ الأَعْرَافِ إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خلق السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ (الأعراف: ۵۴) إلى آخر الآيَةِ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ احرسوه الآن حَتّٰى يصبح فَلَمَّا أن أصبحت ركبت دابتي. رواه الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُه رُوَاةُ الصَّحِيحِ إِلَّا المسيب بن واضح

ترجمہ:......"عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حمص سے نکلا تو رات ایک گرجہ میں گزارنی پڑ گئی رات میں زمین کی مختلف مخلوقات (جنات وغیرہ) میرے پاس آ گئے میں نے سورہ اعراف کی یہ آیت پڑھی: ان ربکم اللہ الذی خلق السماوات والارض سے آخر آیت تک۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے اب اس کے لیے صبح تک پہرہ داری کرو۔ چنانچہ صبح ہونے پر (عافیت کے ساتھ) میں اپنی سواری پر سوار ہو گیا۔" (طبرانی)

## اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے دعا کی ترغیب خاص طور پر مسافر کو ترغیب

(۱/ ۲۴۴۵) عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ حدثني سَيِّدِي أنه سمع رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَعَا الرجل لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ وَلَكَ بِمِثْلٍ. رواه مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ:

قَالَ الْحَافِظُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ هٰذِهِ هِيَ الصُّغْرَى تابعية وَاسْمُهَا هجيمة وَيُقَالُ جهيمة بِتَقْدِيمِ الْجِيمِ وَيُقَالُ جمانة لَيْسَ لَهَا صُحْبَةٌ إِنَّمَا الصُّحْبَةُ لِأُمِّ الدَّرْدَاءِ الْكُبْرَى وَاسْمُهَا خيرة وَلَيْسَ لَهَا فِي الْبُخَارِيِّ وَلَا مُسْلِمٍ حَدِيثٌ قَالَهُ غير واحد مِنَ الْحُفَّاظِ

ترجمہ:......"حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مجھے میرے سردار (یعنی شوہر نے) یہ حدیث سنائی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جب کوئی شخص اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے دعا کرتا ہے فرشتے کہتے ہیں تمہیں بھی اللہ تعالیٰ اس کے مثل دے۔" (مسلم، ابوداؤد)

(۲/ ۲۴۴۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن عمرو بن العاص رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أسرع

الدُّعَاءِ إِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ، رواه أَبُوْدَاؤُد وَالتِّرْمِذِيّ كِلَاهُمَا مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِالرَّحْمٰن بن زِيَاد بن أنعم وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حديث غريب

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے جلدی دعا جو قبول ہوتی ہے وہ غائب کی دعا غائب کے لیے ہے۔" (ابوداود، ترمذی)

(۴/ ۲۴۴۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثُ دعوات مستجابات لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ ودعوة الْمَظْلُوْمِ ودعوة الْمُسَافِرِ، رواه أَبُوْدَاؤُد وَالتِّرْمِذِيّ فِي موضعين وحسنه في أحدهما وَالْبَزَّار وَلَفظه: قَالَ ثَلَاثٌ حق عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يرد لَهُمْ دَعْوَةُ الصَّائِمِ حَتّٰى يُفطر والمظلوم حَتّٰى ينتصر وَالْمُسَافر حَتّٰى يَرْجِعَ۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں شک ہی نہیں، ایک والد کی دعا (اولاد کے حق میں) دوسرے مظلوم کی دعا، تیسرے مسافر کی دعا۔ (ابوداود، ترمذی)

اور ایک روایت میں ہے: تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو رد نہ کرنا اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ ایک روزہ دار کی افطار کرنے کے وقت تک۔ دوسرے مظلوم کی جب تک وہ بدلہ نہ لے لے۔ تیسرے مسافر کی جب تک وہ سفر سے لوٹ نہ آئے۔" (بزار)

## وطن سے دور موت کی ترغیب

(۱/ ۲۴۴۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ مِمَّنْ ولد بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يا ليته مَاتَ بِغَيْرِ مولده، قَالُوْا وَلِمَ ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ الرَّجل إِذا مَاتَ بِغَيْرِ مولده قيس بين مولده إِلى مُنْقَطَعِ أَثَرِه فِي الْجَنَّة، رواه النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابن ماجه وَابْن حِبَّان فِي صَحِيحه

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں ایک شخص کا جس کی پیدائش مدینہ منورہ ہی کی تھی مدینہ میں انتقال ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی پھر ارشاد فرمایا: کاش کہ یہ اپنے جائے پیدائش کے علاوہ کسی اور جگہ مرتا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایسا کیوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: آدمی کی جب اپنے وطن (جائے پیدائش) کے علاوہ کسی جگہ موت واقع ہوتی ہے تو اس کی جائے پیدائش کی جگہ سے اس کی موت واقع ہونے والی جگہ تک ناپ کر جنت میں اس کو (محل وغیرہ) دیا جاتا ہے۔" (نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۲/ ۲۴۴۹) وروى الطَّبَرَانِيّ مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ هَارُوْنَ بْن عَنْتَرة وَهُوَ مَتْرُوْكٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْمٍ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْد فِيْكُمْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ قتل فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ شُهَدَاء أُمَّتِي إِذا لَقَلِيْل مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ والمتردى شَهِيْدٌ وَالنُّفَسَاءُ شَهِيْدٌ وَالْغَرِق شَهِيْدٌ والسل شَهِيْدٌ وَالْحَرِيْق شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْبُ شَهِيْدٌ

قَالَ الْحَافِظ وَقَدْ جَاءَ فِي أَنَّ موت الْغَرِيْب شَهَادَة جملة مِنَ الْأَحَادِيْث لَا يبلغ شَيْء مِنْهَا دَرَجَة الْحسن فِيْمَا أعلم

ترجمہ:...... "حضرت عبدالملک اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا: تم شہید کس کو شمار کرتے ہو۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! جو اللہ کی راہ (جہاد میں) مارا جائے، فرمایا پھر تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے (نہیں بلکہ) جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔ اور جو اوپر سے گر کر مرجائے وہ شہید ہے اور جو عورت ولادت کے دوران مرجائے وہ شہید۔ اور جو ڈوب کر مرجائے وہ شہید ہے اور جو سینے کی بیماری میں مرجائے وہ شہید ہے اور جو آگ میں جل کر مرجائے وہ شہید ہے اور جو وطن سے دور مرے وہ شہید ہے۔" (ابن ماجہ، طبرانی)

*......*......*

# كِتَابُ التَّوْبَةِ وَالزُّهْدِ

## توبہ اور دنیا سے بے رغبتی کا بیان

### توبہ کرنے اور اس میں جلدی کرنے اور گناہ کے بعد نیکی کرنے کی ترغیب

(۱/ ۲۷۸۰) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. رواه مسلم والنسائي

ترجمہ: "حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل رات میں اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرے اور دن میں اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کرے یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے۔" (مسلم، نسائی)

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پھیلانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ گناہگاروں کو توبہ کی طرف بلاتا ہے اور توبہ قبول کرتا ہے جب تک کہ سورج مغرب سے نکلے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ قرب قیامت میں سورج مشرق کی بجائے مغرب سے نکلے گا تو توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ (از مظاہر)

(۲/ ۲۷۸۱) وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ لَبَابًا مَسِيرَةُ عَرْضِهِ أَرْبَعُونَ عَامًا أَوْ سَبْعُونَ سَنَةً فَتَحَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلتَّوْبَةِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَلَا يُغْلِقُهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ. رواه الترمذي في حديث البيهقي واللفظ له وقال الترمذي حديث حسن صحيح

ترجمہ:...... "حضرت صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مغرب کی جانب ایک دروازہ ہے جس کا عرض (۴۰) چالیس یا (۷۰) ستر سال کی مسافت کے بقدر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو توبہ کے لیے اس دن ہی سے کھول رکھا ہے جس دن آسمانوں اور زمینوں کو بنایا، اس دروازہ کو اس وقت تک بند نہیں کرے گا جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے۔" (ترمذی)

(۵/ ۲۷۸۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ سَبْعَةٌ مُغْلَقَةٌ وَبَابٌ مَفْتُوحٌ لِلتَّوْبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ. رواه أبو يعلى والطبراني بإسناد جيد

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں اس وقت سات بند ہیں اور ایک توبہ کا دروازہ اس وقت تک کھلا ہوا ہے جب تک سورج اس جانب (یعنی مغرب سے) نہ نکلے۔" (ابویعلی، طبرانی)

(۶/ ۲۷۸۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتّٰى تَبْلُغَ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ. رواه ابن ماجه بإسناد جيد

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ کو ضرور قبول کرے گا۔" (ابن ماجہ)

(۷/ ۲۷۸۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ أَنْ يَطُولَ عُمُرُهُ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ الْإِنَابَةَ. رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: آدمی کی سعادت اور خوش نصیبی یہ ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو اپنی طرف (توبہ یا اخلاص عمل کے ساتھ) رجوع اور انابت نصیب کرے۔" (حاکم)

(۹/ ۲۷۸۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْبِقَ الدَّائِبَ الْمُجْتَهِدَ فَلْيَكُفَّ عَنِ الذُّنُوْبِ. رواه أبو يعلى ورواته رواة الصحيح إلا يوسف بن ميمون

''الدائب'' بهمزة بعد الألف هو المتعب نفسه في العبادة المجتهد فيها

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو یہ چاہتا ہو کہ ایک عبادت گزار ریاضت ومجاہدہ کرنے والے سے آگے بڑھ جائے اس کو چاہیے کہ گناہوں سے رک جائے۔" (ابویعلی)

(۱۰/ ۲۷۸۶) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْإِيْمَانِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي آخِيَّتِهِ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى آخِيَّتِهِ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ فَأَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْأَتْقِيَاءَ وَأَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ. رواه ابن حبان في صحيحه

[''الآخية'': بمد الهمزة وكسر الخاء المعجمة بعدها ياء مثناة تحت مشددة هي حبل يدفن في الأرض مثنيا ويبرز منه كالعروة تشد إليها الدابة وقيل هو عود يعرض في الحائط تشد إليه الدابة]

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو اپنی رسی میں بندھا ہوا ہوتا ہے اور ادھر اُدھر چکر لگانے کے بعد اپنی رسی کے پاس آجاتا ہے اور اسی طرح مؤمن غفلت وکوتاہی کرتا ہے لیکن پھر (ایمان اور اعمال صالحہ کی طرف) لوٹ آتا ہے۔ لہٰذا تم اپنا کھانا متقی و پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنے عطایا سے سب ایمان والوں کو نوازو۔" (صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جس طرح گھوڑا اپنے کنڈے سے بندھا ہوا ادھر ادھر چکر لگاتا ہے اور پھر اپنے اسی کنڈے اور رسی کے پاس آکر کھڑا ہوجاتا ہے اور وہ اپنے کنڈے سے کبھی نزدیک ہوتا ہے کبھی دور مگر اس سے بالکل جدا نہیں ہوتا ٹھیک یہی حال ایمان اور مؤمن کے درمیان کے تعلق کا ہے کہ کبھی تو اعمال صالحہ کے ذریعہ اس کو حق تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور کبھی گناہوں کی وجہ سے دوری ہوجاتی ہے مگر اصل ایمان سے جدا نہیں ہوتا۔ چنانچہ اگر وہ گناہوں میں مبتلا ہوجاتا ہے تو آخر کار اس گناہ پر نادم ہو کر استغفار کرتا ہے اور اپنی فوت شدہ عبادت کا تدارک کر کے کمالِ ایمان کا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔ جب ایمان کی وہی حیثیت ہوئی جو کنڈے کی ہے تو ان چیزوں کو مضبوط کرنے کے لیے وہ طریقے اختیار کرو جو تمہارے اور ایمان کے درمیان وسائل کا درجہ رکھتے ہیں اور اس کا آسان طریقہ ضیافت کرنا (کھانا کھلانا) ہے اور متقیوں کو کھانا کھلانے کے تخصیص کی وجہ یہ ظاہر کرنا ہے کہ اگرچہ ہر بھوکے کو کھلانا جائز اور ایک نیک عمل ہے خواہ وہ نیک ہو یا نہیں لیکن اگر پرہیزگار کو کھانا کھلاؤ گے تو نہ صرف یہ کہ تمہیں اس نیک عمل پر ثواب ملے گا بلکہ وہ تمہارا کھانا کھا کر جو عبادت کریں گے اس کا ثواب بھی تمہیں ملے گا۔ اور وہ تمہارے حق میں جو دعا کریں گے وہ بھی قبول ہوگی، پرہیزگاروں کو کھلانے کی خاص وجہ یہ ہے ورنہ جہاں تک مطلق احسان اور اعانت کا تعلق ہے وہ سب مسلمانوں کے ساتھ کرنا چاہیے جیسا کہ حدیث بالا کا آخری جملہ ہے "اور اپنے عطایا سے سب مسلمانوں کو نوازو۔" (خلاصہ از مظاہر)

(۱۱/ ۲۷۸۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ. رواه الترمذي وابن ماجه والحاكم كلهم من رواية علي بن مسعدة وقال الترمذي حديث غريب لا نعرفه إلا من حديث علي بن مسعدة عن قتادة وقال الحاكم صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر انسان خطا کار ہے (یعنی ہر انسان گناہ کرتا ہے سوائے حضرات انبیاء علیہم السلام کے، کیوں کہ وہ معصوم عن الخطا ہیں) اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔" (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

(۱۲/ ۲۷۸۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا فَقَالَ

يَارَبِّ إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ عَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا آخَرَ وَرُبَّمَا قَالَ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا آخَرَ فَقَالَ يَارَبِّ إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي. قَالَ ربه علم عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا آخَرَ وَرُبَّمَا قَالَ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا آخَرَ فَقَالَ يَا رَبِّ إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ رَبُّهُ عَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ فَقَالَ رَبُّهُ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ. رواه البخاري ومسلم

قوله فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ مَعْنَاهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ مَا دَامَ كُلَّمَا أَذْنَبَ ذَنْبًا اسْتَغْفَرَ وَتَابَ مِنْهُ وَلَمْ يعد إِلَيْهِ بِدَلِيلِ قوله ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا آخَرَ فَلْيَفْعَلْ إِذَا كَانَ هٰذَا دأبه مَا شَاءَ لِأَنَّهُ كُلَّمَا أَذْنَبَ كَانَتْ تَوْبَتُهُ وَاسْتِغْفَارُهُ كَفَّارَةً لِذَنْبِهِ فَلَا يَضُرُّهُ لَا أَنَّهُ يُذْنِبُ الذَّنْبَ فيستغفر مِنْهُ بِلِسَانِهِ من غير إقلاع ثُمَّ يعاوده فَإِنَّ هٰذِهِ تَوْبَةُ الْكَذَّابِينَ

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: (اس امت یا گزشتہ امتوں میں) کسی بندے نے کوئی گناہ کیا اور پھر کہنے لگا: اے میرے رب! میں نے یہ گناہ کیا ہے تو اس کو بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں سے) فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے (جس کو اور جب چاہتا ہے) اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور (جس کو اور جب چاہتا ہے) اس کے گناہ پر مؤاخذہ کرتا ہے، چنانچہ اس بندے کو معاف کر دیا۔ پھر وہ بندہ اس مدت تک کہ اللہ نے چاہا (گناہ سے) باز رہا۔ اس کے بعد اس نے پھر دوسرا گناہ کیا۔ اور عرض کیا اے میرے رب! میں نے یہ دوسرا گناہ کر لیا تو اس کو بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے وہ (کبھی) گناہ معاف کرتا ہے اور (کبھی) مؤاخذہ کرتا ہے۔ چنانچہ (دوبارہ) اس کو معاف کر دیا پھر وہ بندہ اس مدت تک کہ اللہ نے چاہا (گناہ سے) باز رہا پھر اس نے گناہ کا ارتکاب کر لیا اور عرض کیا اے میرے رب! میں نے (تیسری بار) یہ گناہ کر لیا ہے تو اس کو بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو معاف کرتا ہے اور (کبھی) اس پر پکڑ کرتا ہے، چنانچہ (تیسری بار) بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے بندہ کو معاف کر دیا۔ لہٰذا جب (تک وہ استغفار کرتا رہے) جو چاہے کرے۔" (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... حدیث کے اخیر کا جملہ "جو چاہے کرے" کا مطلب یہ ہے کہ یہ بندہ جب تک گناہ کرتا رہے گا اور استغفار کرتا رہے گا میں اس کے گناہ بخشتا رہوں گا لہٰذا اس جملہ سے خدانخواستہ گناہ کی طرف رغبت دلانا مقصود نہیں ہے بلکہ استغفار کی فضیلت اور گناہوں کی بخشش میں استغفار کی تاثیر کو بیان کرنا مقصود ہے۔ (از مظاہر)

حافظ منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شرح میں لکھا ہے: مطلب یہ ہے کہ جب تک انسان گناہوں پر استغفار کرتا رہے گا اور سچے دل سے نادم ہو کر آئندہ نہ کرنے کا عزم رکھے گا پھر خدانخواستہ گناہ ہو جائے تو دوبارہ استغفار اور توبہ کرے گا تو گناہ معاف ہو جائے گا۔ یہ مطلب نہیں کہ گناہ کر کے صرف زبانی استغفار کر لے اور گناہ بھی نہ چھوڑے اور پھر دوبارہ گناہ کرے یہ جھوٹی توبہ ہے۔ (از ترغیب)

(۱۳/ ۲۷۸۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ ذَنْبًا كَانَتْ نُكْتَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ صقل مِنْهَا وَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى يغلف بِهَا قَلْبَهُ فَذٰلِكَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ (المطففين:۱۴) رواه الترمذي وصححه والنسائي وابن ماجه وابن حبان في صحيحه والحاكم واللفظ له من طريقين قال في أحدهما صحيح على شرط مسلم ولفظ ابن حبان وغيره إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً ينكت فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً فَإِنْ هُوَ نزع وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ صُقِلَتْ فَإِنْ عَادَ زيد فِيهَا حَتّٰى تعلو قَلْبَهُ الحديث

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مؤمن گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک

سیاہ نقطہ ہو جاتا ہے پھر وہ اگر اس گناہ سے توبہ کر لیتا ہے اور استغفار کرتا ہے تو اس کا دل (اس سیاہی سے) صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر زیادہ گناہ کرتا ہے تو وہ سیاہ نقطہ بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے، پس یہ ران یعنی زنگ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہے: كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ترجمہ: یوں ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر یہ اس چیز (یعنی گناہ) کا زنگ ہے جو وہ کرتے تھے (یہاں تک کہ ان کے دلوں پر خیر و بھلائی بالکل باقی نہیں رہی)۔" (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۱۴/ ۴۷۹۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ يَجْعَلْ لَنَا الصَّفَا ذَهَبًا فَإِنْ أَصْبَحَ ذَهَبًا اتَّبَعْنَاكَ فَدَعَا رَبَّهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ إِنْ شِئْتَ أَصْبَحَ لَهُمُ الصَّفَا ذَهَبًا فَمَنْ كَفَرَ مِنْهُمْ عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَإِنْ شِئْتَ فُتِحَتْ لَهُمْ بَابُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ. قَالَ "بَلْ بَابُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ"، رواه الطبراني ورواته رواة الصحيح

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ قریش نے نبی کریم ﷺ نے عرض کیا اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کریں کہ وہ ہمارے لیے صفا پہاڑ سونے کا بنا دے اگر وہ سونے کا بن گیا تو ہم آپ کی پیروی کر لیں گے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اپنے رب سے دعا کی۔ جبرئیل نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے کہتا ہے اگر چاہو تو ان کے لیے صفا کا پہاڑ سونے کا بنا دوں لیکن پھر جو ان میں سے کفر پر رہے گا تو اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ کسی کو عالم میں ایسا عذاب نہ دوں گا اور اگر آپ چاہیں تو ان کے لیے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دوں (کہ جب چاہیں توبہ کر کے میری رحمت کے مستحق ہو جائیں) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دیں۔" (طبرانی)

(۱۵/ ۴۷۹۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ. رواه ابن ماجه والترمذي وقال حديث حسن.

[يغرغر بغينين معجمتين الأولى مفتوحة والثانية مكسورة وبراء مكررة معناه ما لم تبلغ روحه حلقومه فيكون بمنزلة الشيء الذي يتغرغر به]

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندہ کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک کہ غرغرہ کی کیفیت شروع نہ ہو جائے۔" (ابن ماجہ، ترمذی) ﷺ

فائدہ:...... "غرغرہ" کی حالت سے مراد یہ ہے کہ جب جان پورے بدن سے کھنچ کر حلق میں آ جاتی ہے، سانس اکھڑ کر صاف غرغر کی سی آواز میں تبدیل ہو جاتا ہے اور زندگی کی بالکل آخری امید بھی یاس و ناامیدی کے یقینی درجہ تک پہنچ جاتی ہے، مطلب یہ ہے کہ جب مذکورہ کیفیت شروع ہونے کی وجہ سے موت کا بالکل یقین ہو جائے تو اس وقت توبہ قبول نہیں ہوتی۔

علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث مذکورہ بالا کے تحت جو حکم بیان کیا گیا ہے اس کا تعلق گناہوں سے توبہ کرنے سے ہے کہ حالت غرغرہ میں توبہ قبول نہیں ہوتی لیکن ایسی حالت میں اگر کسی سے اس کا کوئی حق معاف کرایا جائے اور وہ صاحب حق معاف کر دے تو یہ صحیح ہوگا۔

بعض علماء اس کے قائل ہیں کہ کفر سے حالت غرغرہ میں توبہ صحیح نہیں یعنی اس حالت کا ایمان غیر مقبول ہے لیکن اس حالت میں گناہوں سے توبہ صحیح ہوگی۔ (از مظاہر حق)

(۱۶/ ۴۷۹۲) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ حَجَرٍ وَشَجَرٍ وَمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوءٍ فَأَحْدِثْ لَهُ تَوْبَةً السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ بِالْعَلَانِيَةِ. رواه الطبراني بإسناد حسن إلا أن عطاء لم يدرك معاذا ورواه البيهقي فأدخل بينهما رجلا لم يسم

ترجمہ:...... "حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے۔ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اور ڈر کو لازم پکڑو جہاں تک تم سے ہو سکے اور ہر پتھر اور درخت کے پاس اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو اور جو کوئی برائی کرو تو اس کے لیے نئے سرے سے دوبارہ توبہ کرو اگر کوئی برائی چھپ کر کی ہے تو اس کی توبہ بھی چھپ کر ہو اور اگر سب کے سامنے کھلم کھلا برائی کی ہے تو اس کی توبہ بھی سب کے سامنے ہو۔" (طبرانی، بیہقی)

(١٨/ ٤٧٩٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّادِمُ يَنْتَظِرُ مِنَ اللّٰهِ الرَّحْمَةَ وَالْمُعْجِبُ يَنْتَظِرُ الْمَقْتَ وَاعْلَمُوْا عِبَادَ اللّٰهِ أَنَّ كُلَّ عَامِلٍ سَيَقْدَمُ عَلَى عَمَلِهِ وَلَا يَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى يَرَى حُسْنَ عَمَلِهِ وَسُوْءَ عَمَلِهِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيْمِهَا وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ مَطِيَّتَانِ فَأَحْسِنُوا السَّيْرَ عَلَيْهِمَا إِلَى الْآخِرَةِ وَاحْذَرُوا التَّسْوِيْفَ فَإِنَّ الْمَوْتَ يَأْتِي بَغْتَةً وَلَا يَغْتَرَّنَّ أَحَدُكُمْ بِحِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ (الزلزلة) ۔ رواه الأصبهاني من رواية ثابت بن محمد الكوفي العابد

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (گناہ کر کے) ندامت اور پشیمانی کرنے والا اللہ کی رحمت کا منتظر ہوتا ہے اور (نیک عمل کر کے) عجب اور خود نمائی میں مبتلا ہونے والا اللہ کی ناراضگی کا انتظار کرتا ہے اور اللہ کے بندو! جان لو ہر ایک عمل کرنے والا اپنے عمل پر آئے گا اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت (یعنی موت کے وقت) اپنے اچھے عمل کو اور برے عمل کو ضرور دیکھے گا اور بلاشبہ اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے اور دن رات دو سواریاں ہیں لہٰذا ان پر بیٹھ کر آخرت کی طرف اچھا سفر طے کرو (یعنی ان میں اچھے اعمال کرو) اور توبہ میں تاخیر کرنے اور اچھے اعمال کو بعد پر ٹال دینے سے بچو (کہ میں بعد میں نیک اعمال کر لوں گا) کیوں کہ موت اچانک آجاتی ہے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کا حلم (یعنی اللہ کی طرف سے سزا دینے میں ڈھیل) دھوکہ میں نہ ڈالے، کیوں کہ جنت اور دوزخ تمہارے جوتے کے تسمہ سے زیادہ قریب ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝ ترجمہ: (سو جس نے ذرہ برابر بھلائی کی وہ دیکھ لے گا اس کو اور جس نے کی ذرہ بھر برائی وہ دیکھ لے گا اُسے)۔" (اصبہانی)

(١٩/ ٤٧٩٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ. رواه ابن ماجه والطبراني كلاهما من رواية أبي عبيدة بن عبد الله بن مسعود عن أبيه ولم يسمع منه ورواة الطبراني رواة الصحيح ورواه ابن أبي الدنيا والبيهقي مرفوعا أيضا من حديث ابن عباس وزاد، والمستغفر من الذنب وهو مقيم عليه كالمستهزىء بربه وقد روي بهذه الزيادة موقوفا ولعله أشبه

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گناہوں سے (صحیح اور پختہ) توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے گناہ نہ کیا ہو اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے۔ گناہوں سے استغفار کر کے پھر بھی ان گناہوں پر اڑے رہنے والا ایسا ہے جیسا کہ اپنے رب سے استہزاء کرنے والا (کہ استغفار کرتا ہے پھر بھی گناہوں کو نہیں چھوڑتا یہ استہزاء نہ ہوا تو کیا ہوا۔" (طبرانی، ابن ابی الدنیا، بیہقی)

(٢٠/ ٤٧٩٥) وَعَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ قَالَ نَعَمْ!. رواه ابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حمید طویل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ (گناہوں پر شرمندگی اور) پشیمانی کا نام توبہ ہے، انہوں نے فرمایا: جی ہاں!۔" (صحیح ابن حبان)

(۲۲/ ۲۷۹۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ مِنْ عَبْدٍ نَدَامَةً عَلٰى ذَنْبٍ إِلَّا غَفَرَ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَّسْتَغْفِرَهُ مِنْهُ. رواه الحاكم من رواية هشام بن زياد وهو ساقط وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس بندے کے دل میں گناہ پر ندامت اور پشیمانی جان لیتا ہے تو اس کے استغفار کرنے سے پہلے اس کو ضرور معاف کر دیتا ہے۔" (حاکم)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ گناہ پر دل میں ندامت اور پشیمانی کا ہو جانا کہ میں یہ کیا کر بیٹھا جس کا لازمی نتیجہ آئندہ کے لیے اس گناہ سے بچنا ہوتا ہے اور دل میں ندامت اور پشیمانی سے آئندہ کے لیے اس گناہ کے نہ کرنے کا عزم خود بخود ہو جاتا ہے بس یہی استغفار کی حقیقت ہے اور جب اس شخص کو ندامت اور پشیمانی ہوگئی اس سے استغفار کی حقیقت حاصل ہوگئی اس لیے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف کر دیتا ہے خواہ وہ الفاظ استغفار کے زبان سے نہ بھی کہہ سکے، اگر خوانخواستہ الفاظ استغفار کے تو خوب زبان سے ادا کر لیے توبہ توبہ، استغفر اللہ وغیرہ، لیکن دل میں گناہ پر کسی قسم کی ندامت اور پشیمانی نہیں تو یہ رسمی استغفار ہوا جو حقیقت سے خالی ہے اور گناہ پر ندامت کا مطلب یہ ہے کہ دل پر ایک چوٹ سی لگے کہ ہائے یہ میں کیا کر بیٹھا۔ اور بس یہی گناہ مجھے جہنم کا مستحق بنا سکتا ہے اور آخرت کی ہمیشہ کی زندگی اجاڑ سکتا ہے اگر اللہ تعالیٰ نے معاف نہ کیا تو بس ہلاکت ہی ہلاکت ہے، یہ دلی کیفیت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

(۲۳/ ۲۷۹۷) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ أَنْزَلَ الْكِتَابَ وَأَرْسَلَ الرُّسُلَ. رواه مسلم

ترجمہ: "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو تعریف پسند نہیں ہے، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی تعریف فرمائی ہے اور نہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیور ہے، اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فواحش کو حرام کر دیا اور نہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو عذر قبول کرنا پسند ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے کتاب نازل کی اور رسولوں کو بھیجا۔" (مسلم)

(۲۴/ ۲۷۹۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ. رواه مسلم وغيره

ترجمہ:...... "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں اٹھا کر (تمہاری جگہ) ایسے لوگ پیدا کر دے جو گناہ کریں اور پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہیں اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دے۔" (مسلم وغیرہ)

فائدہ:...... حدیث بالا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور وسعت کو بیان کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اتنا بخشش کرنے والا ہے اس لیے لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرنے میں کوتاہی نہ کریں، خدانخواستہ اس حدیث کے ذریعے گناہ کی ترغیب مقصود نہیں ہے کیوں کہ گناہ سے بچنے کا حکم خود اللہ تعالیٰ نے ہی دیا ہے۔ اور اسی لیے اپنے نبی کو بھیجا ہے کہ لوگوں کو کفر و شرک اور گناہوں کے اندھیروں اور گندگیوں سے نکال کر توحید اور اطاعت کی طرف لائیں۔ (از مظاہر حق تغییر یسیر)

(۲۵/ ۲۷۹۹) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِيْ بِهَا فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى

عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تُصَلِّي عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ زَنَتْ قَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. رواه مسلم

ترجمہ:...... "حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت قبیلہ جُہینہ کی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی وہ زنا کی وجہ سے حاملہ تھی۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں (زنا کی وجہ سے) حد کی مستحق ہو چکی ہوں لہٰذا مجھ پر حد قائم کیجیے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے سرپرست کو بلا کر فرمایا اس عورت کو اچھے طریقے سے رکھو اس کے ساتھ اچھا سلوک رکھو جب اس کے ہاں بچے کی ولادت ہو جائے تو پھر اس کو میرے پاس لے آنا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا نبی کریم ﷺ نے اس عورت پر حد جاری کرنے کا حکم فرمایا اس پر کپڑے باندھے گئے پھر حکم فرمایا اور اس کو سنگسار کیا گیا پھر اس کی نماز جنازہ بھی پڑھائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اس کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں باوجود یکہ اس نے زنا (جیسے جرم) کا ارتکاب کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اہل مدینہ کے ستر لوگوں میں تقسیم کردی جائے تو ان سب کو کافی ہو جائے کیا تم نے اس سے بہتر کسی کو پایا ہے کہ اس نے اپنی جان تک کا نذرانہ اللہ عزوجل کو پیش کردیا (اور رجم کے لیے خود حاضر ہوگئی)۔" (مسلم)

(۳۶/ ۲۸۰۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيْثًا لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلٰى أَنْ يَطَأَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ أَرْعَدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ أَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّهُ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِيْنَ أَنْتِ هٰذَا وَمَا فَعَلْتِهِ قَطُّ اذْهَبِيْ فَهِيَ لَكِ وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَعْصِي اللّٰهَ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوْبًا عَلٰى بَابِهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ. رواه الترمذي وحسنه واللفظ له وابن حبان في صحيحه إلا أنه قال: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقُوْلُ: فَذَكَرَ بِنَحْوِهِ والحاكم والبيهقي من طريقه وغيرهما وقال الحاكم صحيح الإسناد.

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ایک مرتبہ دو مرتبہ نہیں بلکہ سات بار سے بھی زیادہ یہ ارشاد فرماتے سنا اور صحیح ابن حبان کی روایت میں ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بیس مرتبہ سے زیادہ سنا کہ بنی اسرائیل کا ایک کفل نامی شخص تھا وہ گناہ کرنے سے باز نہیں آتا تھا چنانچہ (ایک مرتبہ) ایک عورت اس کے پاس آئی اس نے عورت کو اپنے ساتھ بدکاری کرنے پر ساٹھ دینار دینے کو کہا جب وہ اس عورت پر بدکاری کے لیے بیٹھ گیا اور پوری طرح قابو پا گیا تو وہ عورت کانپنے لگی اور رو پڑی کفل نے عورت سے کہا کیوں روتی ہو کیا میں نے تم کو مجبور کیا تھا؟ عورت نے کہا نہیں، بلکہ بات یہ ہے کہ ایسا برا کام میں نے کبھی کیا نہیں مجھے صرف سخت ضرورت اور مجبوری نے اس پر آمادہ کیا (کہ میرے پاس پیسے نہیں جس کی وجہ سے میں مجبور ہوگئی) کفل نے اس پر کہا کہ اچھا! تم نے کبھی یہ برا کام نہیں کیا تھا اب (مجبور) ہو کر یہ کررہی ہو جاؤ وہ ساٹھ دینار بھی لے جاؤ اور کہا: اللہ کی قسم! آج کے بعد اللہ تعالیٰ کی کبھی نافرمانی نہیں کروں گا اور اسی رات اسے موت آگئی صبح کو اس کے دروازہ پر لکھا ہوا تھا "إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ" اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت کردی۔"

فائدہ:...... اس قصہ سے معلوم ہوا کہ انسان جتنا بھی اللہ کا نافرمان ہو لیکن سچے دل سے توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ مغفرت کردیتا ہے اور اپنے سے فوراً قریب کرلیتا ہے۔

(۳۸/ ۲۸۰۱) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلٰى رَاهِبٍ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ نَفْسًا

فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قتل مائة نفس فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَة فَقَالَ نَعَمْ من يحول بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَة انطلق إلى أَرْض كَذَا وَكَذَا فإِنَّ بِهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللهَ فَاعْبُدِ اللهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ إِلَى أَرْضِكَ فإِنَّهَا أَرْضُ سوء فَانطلق حَتَّى إِذَا نصف الطَّرِيق فَأَتَاهُ ملك الْمَوْت فاختصمت فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَة وملائِكَةُ الْعَذَاب فَقَالَتْ مَلَائِكَة الرَّحْمَة جاء تائبا مقبلا بِقَلْبِه إلى اللهِ تعالى وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَاب إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَأَتَاهُمْ ملك في صُورَةِ آدمِيٍّ فجعلوه بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيْسُوْا مَا بَيْنَ الْأَرْضين فَإِلَى أَيَّتِهِمَا كَانَ أدنى فَهُوَ لَهُ فقاسوا فوجدوه أدنى إِلَى الْأَرْض الَّتِي أَرَادَ فقبضته مَلَائِكَة الرَّحْمَة۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَة الصَّالِحَة أقرب بشبر فَجُعِلَ من أهلها... وَفِيْ رِوَايَةٍ فَأَوْحَى اللهُ إِلَى هٰذِه أَنْ تباعدي وَإِلَى هٰذِه أَنْ تقربي وَقَالَ قيسوا بَيْنَهُمَا فوجدوه إِلَى هٰذِه أقرب بشبر فَغُفِرَ لَهُ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قَتَادَة قَالَ الْحَسَن ذكر لَنَا أَنَّهُ لَمَّا أَتَاهُ ملك الْمَوْت نأى بصدره نحوها. رواه البخاري ومسلم وابن ماجه بنحوه

ترجمہ: "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے قوم (بنی اسرائیل) میں ایک شخص تھا جس نے (۹۹) ننانوے آدمیوں کو قتل کیا تھا اس نے لوگوں سے پوچھا کہ روئے زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے؟ اس کو ایک راہب کا بتایا گیا، چنانچہ وہ اس کے پاس آیا اور راہب سے کہا میں نے ننانوے قتل کیے ہیں کیا کوئی توبہ کی گنجائش ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ چنانچہ اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر کے (۱۰۰) سو پورے کر دیے۔ پھر پوچھا روئے زمین پر سب سے بڑا عالم کون ہے؟ چنانچہ اس کو ایک عالم کا بتایا گیا اس شخص نے عالم سے دریافت کیا کہ میں نے (۱۰۰) سو کو قتل کیا ہے کیا توبہ کی گنجائش ہے؟ اس عالم نے جواب دیا کہ کون تمہاری توبہ میں حائل ہو سکتا ہے؟ فلاں بستی میں چلے جاؤ وہاں عبادت گزار لوگ رہتے ہیں ان کے ساتھ رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اپنے علاقے میں واپس نہ آنا کہ وہ بری جگہ ہے۔ چنانچہ وہ عبادت گزاروں کی بستی کی طرف چل نکلا جب آدھے راستہ پر پہنچا تو موت کا فرشتہ آ پہنچا، رحمت اور عذاب دونوں کے فرشتے (ملک الموت سے روح قبض کرنے کے وقت) جھگڑنے لگے، رحمت کے فرشتوں نے (دلیل کے طور پر) یہ کہا کہ یہ توبہ کرتے ہوئے دل سے حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے آیا تھا (لہٰذا اس کی روح رحمت کے فرشتے لے جانے کے حقدار ہیں) عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ اس نے (ابھی تک) کوئی خیر کا اور اچھا عمل نہیں کیا تھا (لہٰذا عذاب کے فرشتے اس کی روح لے کر جائیں گے) اتنے میں ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں آ پہنچا فرشتوں نے اس کو اپنے درمیان فیصلہ کے لیے مقرر کر دیا اس نے یہ فیصلہ کیا کہ دونوں بستیوں کے درمیان پیمائش کرو جس بستی کے یہ زیادہ قریب ہو تو اسی بستی والوں میں اس کا شمار ہوگا۔ چنانچہ پیمائش کی تو اس شخص کو اسی بستی کے زیادہ قریب پایا جن نیک لوگوں کی بستی کی طرف جانے کا اس نے ارادہ کیا تھا چنانچہ (اسی پر فیصلہ ہوا) رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح کو قبض کر لیا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ نیک لوگوں کی بستی سے (صرف) ایک بالشت کی مقدار ہی قریب تھا تو اس کا شمار بھی انہی نیک لوگوں میں کر دیا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ اس بستی کو جہاں سے وہ آ رہا تھا حق تعالیٰ کا حکم ہوا کہ میت سے دور ہو جائے اور جن نیک لوگوں کی بستی کی طرف جا رہا تھا حکم ہوا کہ میت کے قریب ہو جا پھر اس شخص نے کہا اب پیمائش کرو تو میت کو نیک لوگوں کی بستی کے قریب پایا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت قتادہ نے حضرت حسن کا قول نقل کیا ہمیں بتایا گیا کہ جب ملک الموت اس شخص کے پاس آیا (اور اس کو موت کی علامات محسوس ہوئیں) تو اس نے اپنا سینہ نیک لوگوں کی بستی کی طرف جھکا دیا (تاکہ اس سے قریب ہو جائے)۔" (بخاری، مسلم، ابن ماجہ)

فائدہ: ...... حدیث بالا سے چند فوائد معلوم ہوئے:

۱ ...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد اس واقعہ کے ذکر سے اپنی امت کو اللہ کی رحمت سے پر امید کرنا ہے کہ انسان نے جیسا ہی کوئی گناہ کیا ہو اس کے لیے توبہ کا دروازہ بند نہیں۔ مذکورہ واقعہ میں سو قتل کرنے سے شنیع اور بدترین گناہ اور کیا ہوگا لیکن اس پر بھی اللہ عزوجل نے اپنے

فضل ورحمت سے اس کی توبہ پر معاف کردیا۔

۲ ...... توبہ کی حقیقت میں تین باتیں ہیں: ① ۔ گناہ کو فوراً ترک کردے۔ ② ۔ آئندہ نہ کرنے کا عزم کرے۔ ③ ۔ گناہ پر دلی ندامت اور پشیمانی ہو۔ مذکورہ واقعہ میں وہ گناہ کو ترک کرکے صلحاء کے پاس ندامت اور پشیمانی کے ساتھ جارہا تھا یہی توبہ ہے۔

۳ ...... نیک کام کا عزم کرکے جتنا اس کی قدرت میں ہو اس نیک کام کو کرنا شروع کردے چاہے اس کو پورا نہ بھی کرسکے اللہ تعالیٰ اس کو نیک کام کرنے والوں میں شامل کرلیتا ہے جیسا کہ سابقہ واقعہ میں ابھی اس نے نیک لوگوں کی بستی کی طرف چلنا ہی شروع کیا تھا کہ اس کی موت آگئی اس پر رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح کو قبض کیا یعنی وہ نیکوں میں شمار ہوگیا۔

۴ ...... گناہوں کو ترک کرنے اور گناہوں سے بچنے میں برے ماحول کو چھوڑ کر نیک ماحول میں اٹھنے بیٹھنے کو بہت بڑا دخل ہے۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ بروں کی صحبت آدمی کو برا بنا دیتی ہے اور نیکوں کی صحبت نیک بنا دیتی ہے اس لیے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنا چاہیے۔

۵ ...... ایک جگہ بیٹھے رہ کر نیک بن جانا مشکل ہے اس کے لیے حرکت ضروری ہے کہ جامد ماحول سے حرکت کرکے اچھے ماحول میں جانے کا خاص اثر ہوتا ہے۔

(٣٥/ ٢٨٠٢) وَعَنْ شُرَيْحٍ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ قُمْ إِلَيَّ أَمْشِ إِلَيْكَ وَامْشِ إِلَيَّ أُهَرْوِلْ إِلَيْكَ. رواه أحمد بإسناد صحيح

ترجمہ: ...... "شریح بن الحارث کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی کو یہ کہتے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے میری طرف تو (صرف) کھڑا ہو تو میں تیری طرف چل کر آؤں گا اور تو میری طرف چل کر آ میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔" (احمد)

(٣٦/ ٢٨٠٣) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أحسن فِيْمَا بَقِيَ غُفِرَ لَهُ مَا مَضَى وَمَنْ أَسَاءَ فِيْمَا بَقِيَ أُخِذَ بِمَا مَضَى وَمَا بَقِيَ. رواه الطبراني بإسناد حسن

ترجمہ: ...... "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنی بقیہ زندگی میں اچھے عمل کرے گا اس کے پچھلی زندگی کے گناہ معاف کردیے جائیں گے اور جو اپنی بقیہ زندگی میں برائیوں میں اور گناہوں میں مبتلا ہوگا اس کے اگلے اور پچھلے گناہوں پر پکڑ کی جائے گی۔" (طبرانی)

(٣٧/ ٢٨٠٤) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً أُخْرَى فَانْفَكَّتْ أُخْرَى حَتَّى تَخْرُجَ إِلَى الْأَرْضِ. رواه أحمد والطبراني بإسنادين رواة أحدهما رواة الصحيح

ترجمہ: ...... "حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص گناہ کرکے پھر نیکیاں کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے اوپر ایک تنگ زرہ ہو جس نے اس کو گھونٹ رکھا ہو (یہ گناہوں کی مثال ہوئی کہ گناہوں کی وجہ سے زندگی تنگ ہوجاتی ہے) پھر وہ نیک عمل کرے تو اس زرہ کی ایک کڑی کھل جائے پھر دوسری نیکی کرے تو دوسری کڑی کھل جائے اسی طرح نیکیاں کرتے کرتے (گویا وہ زرہ کھلتے کھلتے جسم سے بالکل نکل کر نیچے کو) زمین پر آجائے (ایسے ہی نیکیاں کرتے کرتے دلی بشاشت اور انبساط اور اطمینان وسکون نصیب ہوتا ہے اور سابقہ گناہوں کی وجہ سے جو تنگیاں تھیں وہ سب دور ہوجاتی ہیں۔" (احمد)

(٣٨/ ٢٨٠٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَرَادَ سَفَرًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْصِنِيْ. قَالَ اعْبُدِ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكْ بِهِ شَيْئًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ إِذَا أَسَأْتَ فَأَحْسِنْ وَلْيَحْسُنْ خُلُقُكَ. رواه ابن حبان في صحيحه

والحاکم وقال صحیح الإسناد

ترجمہ:..... "حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت معاذ بن جبل ؓ نے سفر کا ارادہ کیا تو عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرمایئے، ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، عرض کیا: یارسول اللہ! اور بھی کچھ فرمایئے ارشاد فرمایا: جب تم سے (خدانخواستہ) کوئی برائی گناہ ہو جائے تو کوئی نیک عمل کر لیا کرو اور تمہارے اخلاق اچھے ہوں۔" (صحیح ابن حبان، حاکم)

(۳۹/ ۲۸۰۶) ورواه الطبراني بإسناد ورواته ثقات عن أبي سلمة عن معاذ قال قلت يا رسول الله أوصني قال اعبد الله كأنك تراه واعدد نفسك في الموتى واذكر الله عند كل حجر وعند كل شجر وإذا عملت سيئة فاعمل بجنبها حسنة السر بالسر والعلانية بالعلانية۔ وأبوسلمة لم يدرك معاذا، ورواه البيهقي في كتاب الزهد من رواية إسماعيل بن رافع المدني عن ثعلبة بن صالح عن سليمان بن موسى عن معاذ قال: أخذ بيدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فمشى قليلا ثم قال يا معاذ أوصيك بتقوى الله وصدق الحديث ووفاء العهد وأداء الأمانة وترك الخيانة ورحم اليتيم وحفظ الجوار وكظم الغيظ ولين الكلام وبذل السلام ولزوم الإمام والتفقه في القرآن وحب الآخرة والجزع من الحساب وقصر الأمل وحسن العمل وأنهاك أن تشتم مسلما أو تصدق كاذبا أو تكذب صادقا أو تعصي إماما عادلا وأن تفسد في الأرض يا معاذ اذكر الله عند كل شجر وحجر وأحدث لكل ذنب توبة السر بالسر والعلانية بالعلانية

ترجمہ:..... "حضرت ابوسلمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ ؓ نے فرمایا: میں نے (نبی کریم ﷺ سے) عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمایئے آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسی کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کیا کرو اور ہر پتھر اور ہر درخت کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو اور اگر تم کوئی گناہ کر بیٹھو تو اس کے بعد ہی کوئی نیکی کر لیا کرو اگر گناہ چھپ کر کیا تو نیکی بھی چھپ کر اور اگر کھلم کھلا گناہ کیا تھا تو نیکی بھی اسی طرح کر لیا کرو اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاتھ کو پکڑ کر کچھ دیر چلے پھر فرمایا: اے معاذ! ① میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی، ② اور سچی بات کرنے، ③ اور عہد کو پورا کرنے، ④ اور امانت کی ادائیگی کرنے، ⑤ اور خیانت کو چھوڑنے، ⑥ اور یتیم پر مہربانی کرنے، ⑦ اور پڑوسی کا خیال رکھنے، ⑧ اور غصہ کو پی جانے ⑨ اور نرم بات کرنے، ⑩ اور سلام کو پھیلانے، ⑪ اور امام المسلمین کی اطاعت کو لازم پکڑنے ⑫ اور قرآن کریم میں تدبر اور سمجھ پیدا کرنے، ⑬ اور آخرت کو محبوب بنانے، ⑭ اور حساب سے ڈرنے، ⑮ اور امیدوں کو مختصر کرنے ⑯ اور اچھا عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور میں تم کو اس سے روکتا ہوں کہ ① تم کسی مسلمان کو گالی دو۔ ② یا کسی جھوٹے کی تصدیق کرو۔ ③ یا کسی سچے کو جھٹلاؤ۔ ④ یا امام عادل کی نافرمانی کرو۔ ⑤ اور اس سے کہ تم زمین میں فساد مچاؤ۔ اے معاذ! ہر درخت و پتھر کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو اور ہر گناہ پر نئی توبہ کر لیا کرو اگر گناہ چھپ کر ہوا تو توبہ بھی چھپ کر کرو ورنہ سب کے سامنے ہو۔" (طبرانی، بیہقی)

(۴۰/ ۲۸۰۷) وعن أبي ذر ومعاذ بن جبل رضي الله عنهما عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اتق الله حيثما كنت وأتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن. رواه الترمذي وقال حديث حسن

ترجمہ:..... "حضرت ابوذر ؓ اور حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں کہیں بھی ہو (اپنی ہر جگہ اور ہر وقت) اللہ سے ڈرتے رہو اور برائی کے بعد نیکی کر لو تو وہ برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔" (ترمذی)

(۴۱/ ۲۸۰۸) وروى أحمد بإسناد جيد عن أبي ذر ومعاذ بن جبل رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال ستة أيام ثم اعقل يا أبا ذر ما يقال لك بعد فلما كان اليوم السابع قال أوصيك بتقوى الله في سر أمرك وعلانيته وإذا أسأت فأحسن ولا تسألن أحدا شيئا، وإن سقط سوطك ولا تقبض أمانة

ترجمہ:...... "حضرت ابوذر اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ دن (انتظار کرو) پھر جو نصیحتیں تم کو کی جائیں اس کو خوب سمجھنا اور اس میں غور کرنا۔ (نبی کریم ﷺ نے چھ دن انتظار کرنے کو فرمایا تا کہ سچی طلب پیدا ہو اور پھر نصیحتوں پر اہتمام سے عمل ہو) پھر ساتویں دن فرمایا: ① میں تم کو تمام کاموں میں خواہ وہ خفیہ ہوں یا ظاہر ہوں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں ② اور برائی ہونے کے بعد نیک عمل کرلیا کرو اور کسی سے کوئی چیز کا سوال نہ کرنا خواہ تمہارا چابک ہی کیوں نہ گر جائے (اس کے اٹھانے کے لیے بھی کسی سے نہ کہنا بلکہ خود اٹھانا) اور کسی کی امانت اپنے پاس نہ رکھنا (کہ پھر اس کی حفاظت نہ ہوسکے)۔" (احمد)

(۳۲/ ۳۸۰۹) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوْصِنِي قَالَ إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَأَتْبِعْهَا حَسَنَةً تَمْحُهَا، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِنَ الْحَسَنَاتِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ هِيَ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ. رواه أحمد عن شمر بن عطية عن بعض أشياخه عنه

ترجمہ:...... "حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے۔ ارشاد فرمایا: جب کوئی گناہ ہوجائے تو اس کے بعد کوئی نیکی کرلینا نیکی گناہ کو مٹادے گی، میں نے عرض کیا کہ "کیا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ یہ بھی حسنات اور نیکیوں میں سے ہے"؟ ارشاد فرمایا: یہ تو حسنات اور نیکیوں میں سب سے افضل ہے۔ (گویا گناہ ہوجانے پر اس کلمہ طیبہ کے ذکر سے گناہ دُھل جائے گا)۔" (احمد)

(۳۳/ ۳۸۰۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ إِمْرَأَةٍ قُبْلَةً. وَفِي رِوَايَةٍ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي عَالَجْتُ إِمْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ أَنْ أَمَسَّهَا فَأَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ. قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَأَتْبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ: وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ (هود: ۱۱۴) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً. رواه مسلم وغيره

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک (اجنبی) عورت کا بوسہ لے لیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! شہر کے دور ایک کنارے پر میں نے ایک (اجنبی) عورت کا پیچھا کیا اور میں نے اس کا بوسہ وغیرہ لے لیا لیکن اس سے بدکاری نہیں کی اب میں آپ کے سامنے ہوں میرے بارے میں جو سزا طے فرمائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ کو چھپایا، کاش کہ تم بھی اپنے گناہ کو چھپائے رکھتے۔ راوی کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو کچھ بھی جواب نہ دیا، چنانچہ وہ آدمی اٹھ کر چل دیا، نبی کریم ﷺ نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا وہ اس کو بلا لایا آپ نے اس کو یہ آیت مبارکہ سنائی: وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۚ إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ ترجمہ: اور دن کے دونوں طرف اور کچھ حصہ رات کا نماز قائم کر بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہیں یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا یہ اس کے لیے خاص ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ یہ سب کے لیے عام ہے۔" (مسلم وغیرہ)

فائدہ:...... معلوم ہوا کہ نمازوں کے پڑھنے سے حق تعالیٰ شانہ گناہوں کو معاف کردیتے ہیں اور نماز گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

(۳۴/ ۳۸۱۱) وَعَنْ أَبِي طَوِيْلٍ شَطْبِ الْمَمْدُوْدِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ مَنْ عَمِلَ الذُّنُوْبَ كُلَّهَا وَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهَا شَيْئًا وَهُوَ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَتْرُكْ حَاجَةً وَلَا دَاجَةً إِلَّا أَتَاهَا فَهَلْ لِذٰلِكَ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ فَهَلْ أَسْلَمْتَ قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. قَالَ تَفْعَلُ الْخَيْرَاتِ وَتَتْرُكُ السَّيِّئَاتِ فَيَجْعَلُهُنَّ اللّٰهُ لَكَ خَيْرَاتٍ كُلَّهُنَّ، قَالَ وَغَدَرَاتِي وَفَجَرَاتِي قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ حَتّٰى تَوَارٰى. رواه البزار والطبراني واللفظ له وإسناده جيد قوي وشطب قد ذكره غير واحد في الصحابة إلا أن البغوي ذكر في معجمه أن الصواب عن عبد الرحمٰن بن جبير بن نفير مرسلا أن

رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلٌ شَطَبٌ. [والشطب في اللغة الممدود فصحفه بعض الرواة وظنه اسم رجل واللّٰه أعلم]

ترجمہ:...... "(حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر) سے روایت ہے کہ ایک لمبا خوبصورت قدوقامت والا شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ کا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے، جس نے سارے گناہ کیے ہوں اور اب اس حال میں ہو کہ اس نے کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ ایسا نہ چھوڑا ہو جو نہ کیا ہو، اس کے لیے کوئی توبہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم مسلمان ہو گئے۔ اس نے عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا: تم بھلائیاں اور نیکیاں کرتے رہو اور آئندہ برائیوں اور گناہوں سے بچتے رہو، اللہ تعالیٰ پچھلے تمام گناہوں کو تمہارے لیے نیکیاں بنا دے گا۔ اس نے پوچھا: میری بدعہدیاں اور میرا پچھلا سارا فسق و فجور بھی (کیا نیکیوں میں بدل جائے گا؟) آپ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اس شخص نے کہا: اللہ اکبر، اور وہ (خوشی میں) اللہ اکبر کہتے کہتے اتنا دور چلا گیا کہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔" (بزار، طبرانی)

## عبادت کے لیے فارغ ہونے اور حق تعالیٰ شانہ کی طرف متوجہ ہونے کی ترغیب اور دنیا کو اہمیت دینے اور اس میں منہمک ہو جانے پر وعید

(۱/ ۴۸۱۲) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَبُّكُمْ يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ قَلْبَكَ غِنًى وَأَمْلَأْ يَدَكَ رِزْقًا يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَبَاعَدْ مِنِّي أَمْلَأْ قَلْبَكَ فَقْرًا وَأَمْلَأْ يَدَكَ شُغْلًا. رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت معقل بن یسار ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا رب کہتا ہے: اے ابن آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا میں تیرے دل کو غنی سے بھر دوں گا اور تیرے ہاتھ کو رزق سے بھر دوں گا۔ اے ابن آدم! مجھ سے دوری اختیار نہ کر (ورنہ) تیرے دل کو فقر اور حاجتوں سے بھر دوں گا (کہ سب کچھ ہونے کے باوجود بھی دل کا فقیر ہی رہے گا اور کہتا رہے گا کہ میرے پاس تو بہت کم ہے) اور تیرے ہاتھ کو مشغولیت سے بھر دوں گا (کہ بس ہر وقت دنیا کے کاموں میں مشغول ہی رہے گا)۔" (حاکم)

(۷/ ۴۸۱۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَفَاهُ اللّٰهُ كُلَّ مُؤْنَةٍ وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَيْهَا. رواه أبو الشيخ ابن حبان والبيهقي من رواية الحسن عن عمران واختلف في سماعه منه

ترجمہ:...... "حضرت عمران بن حصین ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سب سے یکسو ہو کر حق تعالیٰ کا ہو رہے اللہ عزوجل اس کے ہر کام میں کفایت کرے گا اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دے گا جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہو اور جو دنیا کی طرف ہی یکسو ہو جائے (اور اسی میں مگن ہو جائے) اللہ عزوجل اس کو دنیا کے حوالہ کر دے گا (یعنی اس کو بے یار و مددگار چھوڑ دے گا اور دنیا اس کو اپنا غلام بنا لے گی)۔" (صحیح ابن حبان، بیہقی)

(۸/ ۴۸۱۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَعَلَ الْهَمَّ هَمًّا وَاحِدًا كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْهُ الْهُمُوْمُ لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَةِ الدُّنْيَا هَلَكَ. رواه الحاكم والبيهقي من طريقه وغيرها وقال الحاكم صحيح الإسناد ورواه ابن ماجه في حديث عن ابن مسعود

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنا ایک ہی غم بنا لے (یعنی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا) اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا کے غموں سے کفایت کرے گا (یعنی اس کو دنیا کے غموں سے اور اس میں ہمہ تن مشغولیت سے بچا لے گا) اور جس کو دنیا کے غموں نے پریشان کر دیا اور اسی میں لگا دیا اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں کہ وہ دنیا کی جس وادی میں بھی ہلاک ہو جائے۔" (حاکم، بیہقی)

## بگاڑ کے زمانہ میں نیک عمل کی ترغیب

(۱/ ۳۸۱۵) عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِي قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِي قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كَيْفَ تَقُوْلُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ (الْمَائِدَة:۱۰۵) قَالَ أَمَا وَاللهِ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْهَا خَبِيْرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَانْتَهُوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى إِذَا رَأَيْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَأْيٍ بِرَأْيِهِ فَعَلَيْكَ بِنَفْسِكَ وَدَعْ عَنْكَ الْعَوَامَ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ فِيهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِيْنَ رَجُلًا يَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهِ. رواه ابن ماجه والترمذي وقال حديث حسن غريب وأبوداؤد وزاد: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أجر خمسين رَجُلًا مِنَّا أَوْ مِنْهُمْ قَالَ بَلْ أجر خمسين مِنْكُمْ

ترجمہ:...... "ابوامیہ شعبانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوثعلبہ خشنی سے دریافت کیا اے ابوثعلبہ! آپ اس آیت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں (عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ) (جس کا مطلب یہ ہے کہ صرف اپنی اصلاح کا اہتمام کرو دوسروں سے واسطہ نہ رکھو) انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے جاننے والے سے پوچھا میں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا: بھلائیوں کا حکم کرتے رہو اور برائیوں سے روکتے رہو یہاں تک کہ جب تم ایسے بخل کو دیکھنے لگو کہ جس کی پیروی کی جاتی ہے اور ایسی خواہش کو جس کے پیچھے چلا جاتا ہے اور ایسی دنیا کو جس کو (دین پر) ترجیح اور اہمیت دی جاتی ہو اور ہر رائے دینے والے کو کہ وہ اپنی رائے کو اچھا سمجھتا ہے (کہ دوسرے کی رائے کو خاطر میں نہیں لاتا) تو اس وقت صرف اپنی فکر کرو اور عوام (کی اصلاح کا اہتمام) چھوڑ دو کہ تمہارے آگے وہ دن (آنے والے) ہیں جن میں دین پر جمے رہنا ایسا (مشکل) ہوگا جیسے چنگاری کو مٹھی میں دابے رہنا۔ ان ایام میں (دین پر) عمل کرنے والے کو تمہارے مثل پچاس عمل کرنے والوں کا سا اجر ملے گا، کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے پچاس کا یا اس میں سے پچاس کا؟ فرمایا: بلکہ تم میں سے پچاس کا۔" (ابن ماجہ، ترمذی، ابوداؤد)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جب ایسے خاص حالات اور حوادث پیش آجائیں جن میں مسلمانوں کا دین تزلزل میں پڑ جائے اور ثابت قدم رہنا مشکل ہوجائے اور دنیا کو دین پر ترجیح دی جانے لگ جائے اور ہر شخص کیسا ہی جاہل کیوں نہ ہو اپنی رائے کے سامنے دوسرے کی رائے کی خواہ وہ کیسا ہی عالم اور متقی کیوں نہ ہو پروانہ کرے تو دوسروں کی اصلاح تو کیا متوقع ہو اپنی ہی سنبھال مشکل ہے، آیت شریفہ کا حکم ایسے ہی وقت کے لیے ہے ورنہ عام حالات میں نصیحت کرنا اور برائی سے روکنا اور اس کے لیے اپنی پوری کوشش کرنا انتہائی ضروری ہے۔ (از درر فرائد تفسیر یسیر)

(۲/ ۳۸۱۶) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِبَادَةٌ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ. رواه مُسْلِم والترمذي وابن ماجه

[الهرج: هُوَ الاخْتِلَاف والفتن وَقَدْ فسر فِي بعض الْأَحَادِيث بِالْقَتْلِ لِأَنَّ الْفِتَن وَالاخْتِلَاف من أَسبابه فأقيم الْمُسَبّب مقَام السَّبَب]

ترجمہ:...... "حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فتنوں اور قتل وقتال کے زمانے میں عبادت کرنا ایسا ہے جیسے میری طرف ہجرت کرنا۔" (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جب گناہ کثرت سے عام ہورہے ہوں ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کو پورا کرنا اور نبی کریم ﷺ کی سنتوں کو مضبوطی سے تھامنا ایسا ہے جیسا کہ اپنے وطن کو چھوڑ کر نبی کریم ﷺ کے پڑوس اور قرب میں آجانا۔

## نیک عمل خواہ کم ہی ہو، پابندی سے اور مستقل کرنے کی ترغیب

(۳/ ۳۸۱۷) وَفِي رِوَايَةٍ وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ إِذَا عَمِلُوْا عَمَلًا أَثْبَتُوْهُ

ترجمہ:...... "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آل محمد ﷺ جب کوئی عمل شروع کرتے تو اس کو قائم رکھتے"۔

(۴/ ۴۸۱۸) وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ

ترجمہ:...... "ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ ارشاد فرمایا: جو ہمیشگی سے ہو خواہ کم ہی ہو"۔ (بخاری، مسلم)

(۵/ ۴۸۱۹) وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ عَمَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ، وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَلَفْظُهُ كَانَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دِيمَ عَلَيْهِ

ترجمہ:...... "(راوی کہتے ہیں میں نے) حضرت عائشہؓ سے سوال کیا، رسول اللہ ﷺ کا عمل کیسا تھا؟ کیا کسی دن کوئی خاص عمل فرماتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: نہیں، آپ کا عمل دوام اور پابندی سے ہوتا اور تم میں سے کس کی رسول اللہ ﷺ جیسی استطاعت ہے۔ (ترمذی)
ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ کی اپنی عادت مبارکہ بھی یہی تھی کہ جب کوئی عمل شروع فرماتی تھیں تو اس کو مستقل کرتی تھیں"۔

## فقر اور دنیا کا مال و متاع بقدرِ ضرورت کم سے کم رکھنے کی ترغیب اور فقراء اور مساکین اور کمزوروں کی فضیلت اور ان سے محبت رکھنے اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی ترغیب

(۱/ ۴۸۲۰) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ عقبة كؤودا لَا يَنْجُوْ مِنْهَا إِلَّا كُلُّ مُخِفٍّ، رواه الْبَزَّار بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت ابودرداء ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے سامنے ایک بہت سخت گھاٹی ہے ہلکے بوجھ والا ہی اس سے پار ہو سکتا ہے"۔ (بزار)

(۲/ ۴۸۲۱) وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ وَرَاءَكُمْ عَقَبَةً كَؤُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ، رواه الطَّبَرَانِيُّ بإسناد صحيح۔ [الكؤود: بفتح الكاف وبعدها همزة مضمومة هي العقبة الصعبة]

ترجمہ:...... "حضرت ابودرداءؓ کی بیوی اُمّ درداءؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابودرداءؓ سے کہا: کیا بات ہے تم مال و منصب طلب نہیں کرتے جس طرح کہ فلاں اور فلاں طلب کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ: تمہارے آگے ایک بڑی دشوار گزار گھاٹی ہے، اس کو گراں بار اور زیادہ بوجھ والے آسانی سے پار نہ کر سکیں گے، اس لیے میں یہی پسند کرتا ہوں کہ اس گھاٹی کو عبور کرنے کے لیے ہلکا پھلکا رہوں (اس وجہ سے میں اپنے لیے مال و منصب طلب نہیں کرتا)"۔ (طبرانی)

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کے اخیر دور میں اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں فتوحات کی کثرت تھی، مسلمانوں کو مناصب بھی دیے جاتے اور مال و متاع بھی ان کی کارکردگی پر خوب دیا جاتا، لیکن بعض صحابہ اس زمانہ میں بھی فقر و فاقہ کو اپنے لیے پسند کرتے تھے۔ انہیں میں سے حضرت ابودرداء ؓ تھے، آخرت کی گھاٹیوں میں سختیوں سے امن اس میں سمجھتے تھے کہ دنیا سے کم سے کم حصہ لیا جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: ''دشوار گزار گھاٹیوں کو وہی لوگ آسانی سے عبور کر سکیں گے جو دنیا میں ہلکے پھلکے رہیں گے''۔

(۱/ ۴۸۲۲) وَعَنْ أَبِي أَسْمَاءَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ بِالرَّبَذَةِ وَعِنْدَهُ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ مُشْعَثَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا أَثَرُ الْمَحَاسِنِ وَلَا

الْخَلُوْقِ فَقَالَ أَلَا تَنْظُرُوْنَ إِلٰى مَا تَأْمُرُنِي هٰذِهِ السُّوَيْدَاءُ تَأْمُرُنِي أَنْ آتِيَ الْعِرَاقَ فَإِذَا أَتَيْتُ الْعِرَاقَ مَالُوْا عَلَيَّ بِدُنْيَاهُمْ وَإِنَّ خَلِيْلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّ دُوْنَ جِسْرِ جَهَنَّمَ طَرِيْقًا ذَا دَحْضٍ وَمَزِلَّةٍ وَإِنَّا إِنْ نَأْتِيَ عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا اقْتِدَارٌ وَاضْطِمَارٌ أَحْرٰى أَنْ نَنْجُوَ مِنْ أَنْ نَأْتِيَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ مَوَاقِيْرُ. رواه أحمد ورواته رواة الصحيح

[الدحض: بفتح الدال وسكون الحاء المهملتين وبفتح الحاء أيضًا وآخره ضاد معجمة هو الزلق]

ترجمہ:...... "حضرت ابو اسماءؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اس وقت وہ ربذہ بستی میں تھے، ان کے پاس ایک کالی عورت بیٹھی ہوئی تھی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اس پر نہ خوبصورتی کا اثر تھا اور نہ ہی خوشبو کا۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ دیکھتے نہیں یہ کالی کلوٹی مجھے کیا کہہ رہی ہے؟ مجھے یہ کہہ رہی ہے کہ میں عراق چلا جاؤں (اور وہاں رہا کروں) میں جب عراق چلا جاؤں گا تو وہاں کے لوگ اپنی دنیا لے کر مجھ پر ٹوٹ پڑیں گے (کیوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے صحابہ میں سے ہوں اس لیے وہاں والے مجھے خوب ہدیے دیں گے اور یوں میرے پاس دنیا زیادہ ہو جائے گی اور ان کے کام بھی کرنے پڑیں گے جس کی وجہ سے عبادت اور اعمال کا وقت کم ہو جائے گا) اور میرے گہرے دوست (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ سے یہ عہد لیا ہے کہ پل صراط سے پہلے ایک پھسلن والا راستہ ہے جب ہم اس سے گزریں تو ہمارا بوجھ اتنا ہلکا اور اتنا سمٹا ہوا ہو کہ ہم اسے اٹھا سکیں یہ ہماری نجات کے لیے زیادہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ ہم اس راستہ پر گزریں اور ہمارا بوجھ بہت زیادہ ہو۔" (احمد)

(۶/ ۳۸۲۳) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيْمَهُ الْمَاءَ. رواه الطبراني بإسناد حسن ورواه ابن حبان في صحيحه والحاكم بلفظه من حديث أبي قتادة وقال الحاكم صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو دنیا سے اس کو اس طریقہ سے پرہیز کراتا ہے جس طرح کہ تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے پرہیز کراتا ہے (جبکہ اس کو پانی سے نقصان پہنچتا ہو)۔" (طبرانی، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ:...... دنیا دراصل وہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے اور جس میں مشغول ہونے سے آخرت کا راستہ کھوٹا ہو، پس اللہ تعالیٰ جن بندوں سے محبت کرتا ہے اور اپنے خاص انعامات سے ان کو نوازنا چاہتا ہے ان کو اس مردار دنیا سے اس طرح بچاتا ہے جس طرح کہ ہم لوگ اپنے مریضوں کو پانی سے پرہیز کراتے ہیں۔ (از معارف الحدیث)

(۷/ ۳۸۲۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ. رواه البخاري ومسلم ورواه أحمد بإسناد جيد من حديث عبد الله بن عمرو إلا أنه قال فيه: وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْأَغْنِيَاءَ وَالنِّسَاءَ۔

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت میں جھانکا اکثر جنتیوں کو فقراء دیکھا اور دوزخ میں جھانکا دیکھا کہ وہاں اکثریت عورتوں کی ہے ایک روایت میں ہے کہ وہاں اکثریت مالداروں اور عورتوں کی ہے۔" (بخاری، مسلم، احمد)

(۸/ ۳۸۲۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ إِنَّ مُوْسٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ قَالَ أَيْ رَبِّ عَبْدُكَ الْمُؤْمِنُ تُقَتِّرُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَالَ فَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا قَالَ لَهُ يَا مُوْسٰى هٰذَا مَا أَعْدَدْتُ لَهُ فَقَالَ مُوْسٰى أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَوْ كَانَ أَقْطَعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ يُسْحَبُ عَلٰى وَجْهِهِ مُنْذُ يَوْمَ خَلَقْتَهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَكَانَ هٰذَا مَصِيْرَهُ لَمْ يَرَ بُؤْسًا قَطُّ. قَالَ ثُمَّ قَالَ مُوْسٰى أَيْ رَبِّ عَبْدُكَ الْكَافِرُ تُوَسِّعُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَالَ فَيُفْتَحُ

لَهُ بَابٌ مِنَ النَّارِ فَيَقُولُ لَهُ يَا مُوْسٰى هٰذَا مَا أَعْدَدْتُ لَهُ فَقَالَ مُوْسٰى أَيْ رَبِّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَوْ كَانَتْ لَهُ الدُّنْيَا مُنْذُ يَوْمِ خَلَقْتَهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَكَانَ هٰذَا مَصِيرَهُ كَأَنْ لَمْ يَرَ خَيْرًا قَطُّ. رواه أحمد من طريق ابن لهيعة عن دراج

ترجمہ: ...... "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے میرے رب! تو اپنے مؤمن بندے پر دنیا میں تنگی کرتا ہے (اس کی کیا وجہ ہے؟) اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت کا دروازہ کھلوایا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کو دیکھنے لگے حق تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! یہ نعمتیں میں نے مؤمن کے لیے تیار کی ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! تیری عزت اور جلال کی قسم! اگر ہاتھ پیر سے معذور شخص بھی منہ کے بل کھینچ کر اس وقت سے لایا جائے جب سے تو نے اس کو پیدا کیا قیامت قائم ہونے تک اسے گھسیٹا جائے اور اس کا آخری ٹھکانہ یہ ہو تو اس نے کبھی کوئی تنگی نہیں دیکھی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے میرے رب! تو اپنے کافر بندے پر دنیا کی وسعت کرتا ہے (اس کی وجہ کیا ہے؟) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دوزخ کا دروازہ کھولا گیا، اور موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا یہ (مصیبتیں) وہ ہیں جو کافر کے لیے میں نے تیار کر رکھی ہیں، موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! تیری عزت وجلال کی قسم! اگر اس کو وہ ساری دنیا مل جاتی جو تو نے اس کی پیدائش سے قیامت تک بنائی ہے اور اخیر میں اس کا ٹھکانہ یہ ہوتا تو گویا کہ اس نے کبھی کوئی خیر دیکھی ہی نہیں ہوتی۔" (احمد)

(۹/ ۴۸۳۶) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ تُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ وَتُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ وَيَمُوْتُ أَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِيْ صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ مَلَائِكَتِهِ ائْتُوْهُمْ فَحَيُّوْهُمْ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ رَبَّنَا نَحْنُ سُكَّانُ سَمَائِكَ وَخِيَرَتُكَ مِنْ خَلْقِكَ أَفَتَأْمُرُنَا أَنْ نَأْتِيَ هٰؤُلَاءِ فَنُسَلِّمَ عَلَيْهِمْ قَالَ إِنَّهُمْ كَانُوْا عِبَادًا يَعْبُدُوْنِيْ وَلَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَتُسَدُّ بِهِمُ الثُّغُوْرُ وَتُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ وَيَمُوْتُ أَحَدُهُمْ وَحَاجَتُهُ فِيْ صَدْرِهِ لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا قَضَاءً قَالَ فَتَأْتِيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَيَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ. رواه أحمد والبزار ورواتهما ثقات وابن حبان في صحيحه

ترجمہ: ...... "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک بار) ارشاد فرمایا: جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوں گے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ ورسول ہی زیادہ جانتے ہیں! ارشاد فرمایا: وہ فقراء مہاجرین جن کے ذریعے سرحدوں کی حفاظت کی جاتی ہے (دشمنوں کو آنے سے وہ روکتے ہیں) اور ان کے ذریعے ناگوار چیزوں سے (دشمنوں کے غلبہ اور حملہ) سے بچا جاتا ہے (جو خوف اور خطرہ کی جگہ اپنے آپ کو سب سے آگے رکھتے ہیں) اور ان کا کوئی فرد اس حالت میں دنیا سے رخصت ہوتا ہے کہ اس کی حاجت اور ضرورت اس کے سینہ میں رہتی ہے اس کو پورا بھی نہیں کر پاتا، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جس کو چاہے گا کہے گا، ان کے پاس جاؤ اور ان کو سلام کرو وہ فرشتے کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم تو تیرے آسمان کے رہنے والے ہیں اور تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ کیا آپ ہمیں ان کو سلام کرنے کے لیے فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ میرے بندے میرے عبادت گزار تھے، میرے ساتھ کسی کو ذرہ بھی شریک نہیں ٹھہراتے تھے، ان کے ذریعے سرحدوں کی حفاظت ہوتی تھی اور انہی کے ذریعے لوگ ناگوار چیزوں (خوف اور پریشانی) سے محفوظ رہتے تھے اور ان میں کا شخص اس حالت میں دنیا سے جاتا تھا کہ اس کی ضرورت اس کے سینہ میں باقی رہ جاتی جس کو وہ پورا بھی نہیں کر سکتا تھا۔ (سارے ارمان اور ضرورتیں سینوں میں دبی کی دبی رہ جاتیں) ارشاد فرمایا: اس وقت فرشتے ان کے پاس آئیں گے، اور ہر دروازے سے ان کے پاس داخل ہوتے ہوئے کہیں گے: "سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ" ۔ (احمد، بزار، صحیح ابن حبان)

(۱۰/ ۴۸۳۷) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ عَدَنَ إِلٰى

عمان، أكوابه عدد النجوم ماؤه أشد بياضا من الثلج وأحلى من العسل وأكثر الناس ورودا عليه فقراء المهاجرين، قلنا يا رسول الله صفهم لنا قال شعث الرؤوس دنس الثياب الذين لا ينكحون المتنعمات ولا تفتح لهم السدد الذين يعطون ما عليهم ولا يعطون ما لهم. رواه الطبراني ورواته رواة الصحيح وهو في الترمذي وابن ماجه بنحوه۔

[السدد: هنا هي الأبواب]

ترجمہ:..... "حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کی مسافت (اتنی ہے جتنی کہ) عدن سے عمان تک، اس کے گلاس گنتی میں آسمان کے ستاروں کی طرح بے شمار ہیں اس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس حوض پر لوگوں میں سب سے زیادہ پہنچنے والے فقرا، مہاجرین ہوں گے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان کی حالت ہمارے سامنے بیان فرمائیں! ارشاد فرمایا: پریشان و پراگندہ سروں والے، میلے کچیلے کپڑوں والے، جن کا نکاح خوش حال و خوش عیش عورتوں سے نہیں ہوسکتا اور جن کے لیے دروازے نہیں کھولے جاتے (یعنی جن کو خوش آمدید نہیں کہا جاتا) جو اپنے واجب حقوق کو پورا ادا کرتے ہیں اور جو ان کے حقوق ہیں وہ ان کو نہیں دیے جاتے۔" (طبرانی، ترمذی، ابن ماجہ)

فائدہ:..... حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ معارف الحدیث (ج ۱ ص ۲۳۹) میں لکھتے ہیں:

"اسی حدیث کے اخیر میں فرمایا گیا ہے کہ سب سے پہلے حوض پر پہنچنے والے اور اس سے سیراب ہونے والے وہ غریب مہاجرین ہوں گے جو اپنے فقر و تنگدستی اور دنیا کی بے رغبتی کی وجہ سے اس حال میں رہتے ہیں کہ ان کے سروں کے بال بنے سنورے نہیں رہتے، بلکہ بکھرے ہوئے اور الجھے ہوئے رہتے ہیں، اور کپڑے بھی ان کے اچھے اجلے نہیں رہتے، بلکہ میلے کچیلے رہتے ہیں، جو اگر نکاح کرنا چاہیں تو ان کی اس حالت کی وجہ سے خوش عیش اور خوش حال گھرانوں کی بیٹیاں ان کے نکاحوں میں نہ دی جائیں، اور اگر وہ کسی کے گھر پر جائیں تو ان کے میلے کچیلے کپڑے، اور ان کی شکل وصورت کی وجہ سے کوئی ان کے لیے اپنا دروازہ نہ کھولے اور ان کو خوش آمدید نہ کہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے جن بندوں کا یہ حال ہو کہ دنیا کی بے رغبتی اور دین میں انہماک اور فکر آخرت کے غلبہ کی وجہ سے اس دنیا میں وہ غریب و تنگدست ہو کر رہیں، نہ اپنی صورتوں کے بناؤ سنگار کی فکر رکھیں، نہ لباس و پوشاک کی، وہ اپنی غربت اور دنیوی عیش کی اس قربانی کی وجہ سے آخرت کے انعامات میں مقدم اور فائق رہیں گے۔ ہمارے اس زمانہ کے جو حضرات اس طرز عمل کو کسی غلط فہمی کی وجہ سے "تقشف" اور "رہبانیت پسندی" اور "دین کے غلط تصور کا نتیجہ" سمجھتے ہیں چاہیے کہ وہ اس حدیث پر غور کریں ہر زمانہ کے کچھ امراض ہوتے ہیں، جس طرح پہلے کسی زمانہ میں واقعی رہبانیت اور ترک دنیا کی غلط اور غیر اسلامی صورتوں کو اسلام کا پسندیدہ زہد، بعض حلقوں میں سمجھا، اور سمجھایا جاتا تھا، اسی طرح ہمارے اس زمانہ میں (شاید اس کے ردعمل میں) بعض حلقوں کا مستقل رجحان یہ ہے کہ اسلام کو اور اس کی تعلیمات کو اس دور کے مادہ پرستانہ اور نفس پرستانہ تقاضوں سے زیادہ سے زیادہ ہم آہنگ کیا جائے۔ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (معارف الحدیث)

دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ حدیث پاک سن کر فرمایا: میرا اپنا حال تو یہ ہے کہ میں نے خوش حال اور خوش عیش عورتوں سے نکاح کیا (جن میں) فاطمہ بنت عبدالملک بھی ہیں۔ اور میرے لیے تو دروازے بھی کھولے گئے (ہر جگہ جہاں جاؤں خوش آمدید کہا جاتا ہے) لہٰذا ان مہاجرین میں اپنا شمار کرانے کے لیے جن کی فضیلت اوپر والی روایت میں گزری اب میں (آخرت کے فکر کے غلبہ اور دین میں انہماک کی وجہ سے) اپنا سر بھی نہیں دھویا کروں گا جب تک کہ وہ پراگندہ نہ ہو جائے اور جو کپڑے میرے جسم کے ساتھ لگے ہیں ان کو جب تک وہ میلے نہ ہو جایا کریں گے نہیں دھویا کروں گا (یعنی زیادہ بناؤ سنگار اور تکلفات میں نہیں پڑوں گا۔ حالاں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی دنیا سے بے رغبتی معروف ہے۔ لیکن حدیث پاک کو سن کر اپنے کو کوستے ہیں اور اپنے عزم کی

تجدید کرتے ہیں)۔ (ترمذی، ابن ماجہ، حاکم)

(۱۳/ ۲۸۲۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ أَيْنَ فُقَرَاءُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا عَمِلْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ابتلينا فصبرنا ووليت الأموال والسلطان غيرنا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا صَدَقْتُمْ۔ قَالَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قبل النَّاس ويبقى شِدَّةُ الْحِسَاب على ذوي الْأَمْوَالِ وَالسُّلْطَانِ قَالُوْا فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يُوْضَعُ لَهُمْ كراسي مِنْ نُوْرٍ ويظلل عَلَيْهِم الْغَمَامُ يَكُوْنُ ذٰلِكَ الْيَوْمُ أقصر عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ سَاعَةٍ مِنْ نَهَارٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِه

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کے دن سب مجتمع ہوں گے، اعلان ہوگا اس امت کے فقراء کہاں ہیں؟ ان سے کہا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا تھا؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں آزمائش میں ڈالا گیا، ہم نے صبر کیا اور تو نے مال واقتدار دوسروں کو دیا، اللہ جل وعلا کہے گا: تم نے سچ کہا، چنانچہ وہ جنت میں دوسرے لوگوں سے پہلے داخل ہوجائیں گے اور حساب کی سختی (سوال وجواب) مال واقتدار والوں پر باقی رہے گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اس دن مؤمن کہاں ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: نور کی کرسیاں ان کے لیے بچھائی جائیں گی اور بادل کے ذریعے ان پر سایہ کیا جائے گا اور وہ دن مؤمنین کے حق میں دن کی ایک گھڑی سے بھی مختصر ہوگا۔" (طبرانی، صحیح ابن حبان)

(۱۳/ ۲۸۲۹) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ أرسل عمر بن الخطاب إلى سعيد بن عامر إِنَّا مُسْتَعْمِلُوْكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ تسير بِهِمْ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ فتجاهد بِهِمْ قَالَ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ قَالَ فِيْهِ قَالَ سَعِيْدٌ وَمَا أَنَا بِمتخلف عَنِ الْعُنُقِ الْأَوَّلِ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ فُقَرَاءَ الْمُسْلِمِيْنَ يُزَفُّوْنَ كَمَا تُزَفُّ الْحَمَامُ فَيُقَالُ لَهُمْ قِفُوْا لِلْحِسَابِ فَيَقُوْلُوْنَ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْنَا شَيْئًا نُحَاسَبُ بِهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ صدق عبادي فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ بِسَبْعِيْنَ عَامًا. رواه الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثَّوَابِ ورواتهما ثقات إلا يزيد بن أبي زياد

ترجمہ:...... "حضرت عبدالرحمٰن بن سابط کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ ہم آپ کو ان لوگوں پر امیر مقرر کرتے ہیں کہ ان کو لے کر دشمن کی سرزمین پر جائیں اور ان کے ساتھ جہاد کریں، طویل حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ میں (جہاد کی) پہلی جماعت سے جو تیزی سے جائے ان سے پیچھے نہیں رہوں گا جب کہ میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا ہوں کہ آپ فرماتے: بلاشبہ فقراء مسلمین (قیامت کے میدان میں ایک کے بعد ایک) ایسے جمع کیے جائیں گے جیسے کہ کبوتر جمع کیے جاتے ہیں کہ ایک کے بعد ایک کبوتر آتا رہتا ہے ان سے کہا جائے گا حساب کے لیے ٹھہرے رہو! وہ کہیں گے کہ دنیا میں ہم نے (اپنے بعد) کچھ چھوڑا بھی نہیں تھا کہ آج اس کا ہم سے حساب لیا جائے اللہ عزوجل فرمائے گا میرے بندوں نے سچ کہا، چنانچہ وہ جنت میں عام لوگوں سے ستر سال پہلے داخل ہوجائیں گے۔" (طبرانی، ابوالشیخ)

(۱۵/ ۲۸۳۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ يَأْتِيْ قَوْمٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نورهم كنور الشَّمْسِ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ نحن هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلَكُمْ خَيْرٌ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّهُمُ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ. فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. رواه أحمد والطَّبَرَانِيُّ وزاد ثُمَّ قَالَ: طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ: قِيْلَ مَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ أُنَاسٌ صَالِحُوْنَ قَلِيْلٌ فِيْ نَاسِ سُوْءٍ كَثِيْرٍ مَنْ يَعْصِيْهِمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يُطِيْعُهُمْ. وأحد إسنادي الطَّبَرَانِيِّ رُوَاتُهُ رُوَاةُ الصَّحِيْحِ

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا اتنے میں سورج طلوع ہوا۔ آپ

نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگ ایسے آئیں گے کہ ان کا نور سورج کے نور کی طرح ہوگا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم ہی لوگ ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ آپ لوگوں کے لیے اور بہت سی خیر ہے بلکہ یہ فقراء مہاجرین ہوں گے جو روئے زمین کے تمام اطراف سے جمع کیے جائیں گے۔ ایک روایت میں اس کا بھی اضافہ ہے۔ غرباء کے لیے خوشحالی اور مبارک بادی ہو! عرض کیا گیا: غرباء کون ہیں؟ فرمایا: وہ نیک لوگ جو برے لوگوں میں بہت کم تعداد میں ہوں۔ ان کی بات ماننے والے بہت کم اور نہ ماننے والے بہت زیادہ ہوں۔" (احمد، طبرانی)

(۱۶/ ۲۸۳۱) وَعَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِي عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِأَرْبَعِ مِائَةِ عَامٍ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَسَنَ يَذْكُرُ أَرْبَعِيْنَ عَامًا فَقَالَ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ مِائَةِ عَامٍ حَتّٰى يَقُوْلَ الْمُؤْمِنُ الْغَنِيُّ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ عَيْلًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِيْنَ إِذَا كَانَ مَكْرُوْهٌ بَعَثُوْا إِلَيْهِ وَإِذَا كَانَ نَعِيْمٌ بُعِثَ إِلَيْهِ سِوَاهُمْ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُحْجَبُوْنَ عَنِ الْأَبْوَابِ. رواه أحمد من رواية زيد بن الحواري عنه

ترجمہ:...... "حضرت ابوصدیق ناجی بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فقراء مؤمنین جنت میں مالداروں سے چار سو سال پہلے داخل ہوں گے، کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ حسن تو چالیس سال کا ذکر کرتے ہیں؟ فرمایا: بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے چار سو سال منقول ہے، یہاں تک کہ مالدار مؤمن کہے گا کاش! میں بھی فقیر ہوتا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان کے نام کی تعیین فرمائیں۔ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ ناگوار اور سخت امور کے لیے ان کو بھیجا جائے اور نعمت اور خوش حالی کے لیے ان کے علاوہ دوسروں کو بھیجا جائے اور یہ وہی ہیں جن کو (کم حیثیت اور غریب سمجھ کر) دروازوں سے روکا جاتا ہے (اور اندر آنے کے لیے ان کو خوش آمدید نہیں کہا جاتا)۔" (احمد)

(۱۷/ ۲۸۳۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ. رواه الترمذي وابن حبان في صحيحه وقال الترمذي حديث حسن صحيح.

قال الحافظ ورواته محتج بهم في الصحيح ورواه ابن ماجه بزيادة من حديث موسى بن عبيدة عن عبد الله بن دينار عن عبد الله بن عمر

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فقراء مسلمین مالداروں سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ پانچ سو سال ہیں۔" (ترمذی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... بعض روایات میں چالیس سال کا، بعض روایات میں چار سو سال کا، بعض روایات میں پانچ سو سال کا ذکر ہے کہ فقراء اغنیاء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے جس حدیث پاک میں چالیس سال کا ذکر ہے اس سے مراد فقراء مہاجرین ہیں کہ اغنیاء مہاجرین سے دنیا کی مقدار کے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور مذکورہ بالا روایت میں فقراء سے عام امت کے فقراء مراد ہیں کہ وہ اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے کہ اغنیاء اپنے مال کی آمد خرچ کے محاسبہ میں محبوس ہوں گے اور محاسبہ حضرات صحابہ کرام کا پھر بھی کم اور اتنا ہوگا کہ ان کو دو درجہ تاخیر ہوگی تو دوسروں کو پچیس درجہ، یا چالیس اور پانچ سو برس کی تاخیر کا فرق مال کی مقدار اور تعلق ورغبت قلبی کے فرق مراتب پر ہے بہرحال یہ مقابلہ ان اغنیاء کا ہے جن کو حلال ذریعہ سے دولت حاصل ہوئی اور جن کی تونگری حرام کمائی سے ہے اس کے ہر پیسہ پر تو سزا مرتب ہے جس کی مقدار کا علم اللہ ہی کو ہے کہ کتنے سال میں پوری ہوگی۔ (از درر فرائد)

(۱۸/ ۲۸۳۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقَى مُؤْمِنَانِ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ مُؤْمِنٌ غَنِيٌّ وَمُؤْمِنٌ فَقِيْرٌ كَانَا فِي الدُّنْيَا فَأُدْخِلَ الْفَقِيْرُ الْجَنَّةَ وَحُبِسَ الْغَنِيُّ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يُحْبَسَ ثُمَّ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَلَقِيَهُ الْفَقِيْرُ فَقَالَ يَا أَخِيْ مَاذَا حَبَسَكَ وَاللّٰهِ لَقَدْ حُبِسْتَ حَتّٰى خِفْتُ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ يَا أَخِيْ إِنِّيْ حُبِسْتُ بَعْدَكَ مَحْبَسًا فَظِيْعًا

كريمًا ما وصَلْتُ إِلَيْكَ حَتّٰى سَالَ مِنِّي مِنَ الْعَرقِ مَا لَوْ وَرَدَه أَلْفُ بَعِيْرٍ كُلُّهَا أَكَلَة حمض النَّبَات لَصَدَرَتْ عَنْهُ رواه. رواه أحمد بإِسْنَاد جيد قوى۔ [الحمض ما ملح وأمر مِنَ النَّبَات]

ترجمہ:......"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو مؤمن جنت کے دروازے پر ملے ایک جو دنیا میں مال دار تھا اور دوسرا فقیر تھا، چنانچہ فقیر جنت میں پہلے داخل کیا گیا اور مال دار کو جتنی مدت اللہ نے چاہا روک دیا گیا (حساب کے لیے) پھر جنت میں داخل کیا گیا، پھر فقیر کی اس سے ملاقات ہوئی، اس نے کہا، اے میرے بھائی! کس چیز نے تم کو روک دیا؟ اللہ کی قسم! جب تمہیں روکا گیا مجھے تمہارے بارے میں بہت ڈر لگا (کہ تم جنت سے محروم ہی نہ کردیے جاؤ) مال دار کہنے لگا۔ اے میرے بھائی! مجھے تمہارے بعد ایسی سخت اور ہولناک جگہ پر روکا گیا کہ میں تمہارے پاس بمشکل پہنچ سکا یہاں تک کہ مجھ سے اتنا زیادہ پسینہ بہا کہ اگر ایک ہزار اونٹ جو نمکین اور کڑوے پتے اور گھاس کھا کر اس پسینہ کو پینے کے لیے آتے تو وہ بھی خوب سیراب ہو کر لوٹتے (یعنی ایک ہزار اونٹ کو بھی وہ پسینہ پانی کی جگہ کفایت کرجاتا)۔" (احمد)

(۱۹/ ۴۸۳۳) وعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بن أبي أوفى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَصْحَابِه أجمع ما كَانُوْا فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ مَنَازِلَكُمْ فِي الْجَنَّةِ وَقرب مَنَازِلكُمْ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أقبل عَلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَبَا بكر إِنِّي لأعرف رَجُلًا أعرف اسْمه وَاسْمُ أَبِيْه وَأمه لَايَأْتِي بَابًا مِّنْ أَبْوَابِ الْجَنَّة إِلَّا قَالُوْا مَرْحَبًا مرحبًا فَقَالَ سَلْمَانُ إِنَّ هٰذَا الْمُرْتفع شَأنه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهُوَ أَبُوْبَكْر بْنِ أَبِي قُحَافَة ثُمَّ أقبل عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عُمَرُ لَقَدْ رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ قصرًا مِن دُرَّةٍ بَيْضَاء لُؤْلُؤه أَبْيَض مشيد بِالْيَاقُوْت فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقِيْلَ لفتى مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ لِيْ فَذَهَبت لأدخله فَقَالَ يَا مُحَمَّد هٰذَا لعمر بن الخطاب فَمَا مَنَعَنِي من دُخُوله إِلَّا غيرتك يَا أَبَا حَفْص فَبَكٰى عمر وَقَالَ بِأَبِي وَأُمي عَلَيْكَ أغار يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ أقبل عَلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّ لِكُلِّ نَبِي رَفِيْقًا فِي الْجَنَّةِ وَأَنْتَ رفيقي فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَلِيّ أَوَ مَا ترضى أَنْ يَكُوْنَ مَنْزِلك فِي الْجَنَّةِ مُقَابل منزلي ثُمَّ أقبل عَلٰى طَلْحَة وَالزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا طَلْحَة وَيَا زبير إِنَّ لِكُلِّ نَبِي حوارى وأنتما حواريي ثُمَّ أقبل عَلٰى عَبْدِالرَّحْمٰن بن عوف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَقَدْ بَطَأَ بِك عَنَّا مِن بَيْنَ أَصْحَابِي حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ تَكُوْنَ هلكت وعرقت عرقًا شَدِيْدًا فَقُلْتُ مَا بَطَأَ بِك فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِن كَثْرَةِ مَالِي مَا زِلْتُ مَوْقُوفًا مُحَاسَبًا أسأل عَنْ مَالِي مِنْ أَيْنَ اكتسبته وَفِيْمَا أنفقته فَبَكٰى عَبْدُالرَّحْمٰن وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِه مائة رَاحِلَة جَاءَتْنِي اللَّيْلَةَ مِنْ تِجَارَة مصر فَإِنِّي أشهدك أَنَّهَا عَلٰى فُقَرَاء أَهْل الْمَدِيْنَة وأيتامهم لَعَلَّ اللّٰهُ يُخَفِّف عني ذٰلِكَ الْيَوْمَ. رواه الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَه وَالطَّبَرَانِي وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا عمار بن سيف وَقَدْ وثق

قَالَ الْحَافِظُ وَقَدْ ورد من غير وَجه وَمِنْ حَدِيْث جمَاعَة مِنَ الصَّحَابَة عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰن بن عوف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْخُلُ الْجَنَّة حبوا لِكَثْرَة مَاله وَلَا يسلم أجودها من مقال وَلَا يبلغ مِنْهَا شَيْء بِالْفِرَادِ دَرَجَة الْحسن وَلَقَد كَانَ مَاله بِالصِّفَةِ الَّتِي ذكر رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم المَال الصَّالح لِلرَّجُلِ الصَّالح فَأَنّى تنقص درجاته فِي الْآخِرَة أَو يقصر بِه دون غَيره من أَغْنِيَاء هٰذِه الْأمة فَإِنَّه لَمْ يرد هٰذَا فِي حق غَيره إِنَّمَا صَحَّ سبق فُقَرَاء هٰذِه الْأمة أغنياءهم عَلَى الْإِطْلَاق وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

ترجمہ:......"حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس جو اس وقت سب اکٹھے تھے نکل کر تشریف لائے فرمایا: میں نے رات کو جنت میں تمہارے درجات دیکھے اور ان کی آپس میں ایک دوسرے سے نزدیکی دیکھی پھر رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا: اے ابوبکر میں ایک شخص کو اس کے اور اس کے ماں باپ کے نام کے ساتھ جانتا ہوں کہ وہ جنت کے جس دروازے پر بھی آئے گا وہاں والے مرحبا مرحبا اس کو کہیں گے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان کی

شان اور مرتبہ تو بہت بلند ہوگا۔ ارشاد فرمایا: وہ ابوبکر بن ابی قحافہ ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا: اے عمر! میں نے جنت میں پورا محل ایک ہی سفید موتی کا دیکھا ہے جس میں چھوٹی چھوٹی سفید موتیاں جڑی ہوئی تھیں یاقوت کے ساتھ اس کو پختہ اور مضبوط کیا گیا تھا، میں نے کہا: یہ محل کس کا ہے؟ کہا گیا قریش کے ایک جوان کا ہے، میرا گمان ہوا کہ وہ میرا ہے، چنانچہ میں اس میں داخل ہونے کے لیے جانے لگا۔ ارشاد ہوا اے محمد! یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ اے ابوحفص! مجھے اندر جانے میں تمہاری غیرت رکاوٹ ہوگئی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان، یارسول اللہ! کیا آپ پر میں غیرت کروں گا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عثمان! ہر نبی کے لیے جنت میں کوئی رفیق ہوگا۔ اور تم جنت میں میرے رفیق ہوگے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے علی! کیا تم اس پر خوش نہیں کہ تمہارا گھر جنت میں میرے گھر کے سامنے ہو۔ پھر حضرت طلحہ اور زبیرؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ہر نبی کے لیے کوئی حواری ہوتا ہے (یعنی خاص اعتماد والا ساتھی اور مددگار) اور تم دونوں میرے حواری ہو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میرے صحابہ میں سے تم کو (جنت میں داخل ہونے میں) تاخیر ہوئی یہاں تک کہ مجھے ڈر ہوا کہ تم ہلاک نہ ہوگئے ہو اور تمہیں بہت زیادہ پسینے آرہے تھے۔ میں نے پوچھا: کس چیز نے تم کو دیر کرائی۔ تم نے کہا: یارسول اللہ! میرے مال کی زیادتی نے، میں کھڑا رہا، اور حساب ہوتا رہا، میرے مال کے بارے میں پوچھا جاتا رہا: کہاں سے تم نے کمایا اور کہاں خرچ کیا (یہ سن کر) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: یارسول اللہ! سو اونٹ کی سواریاں رات مصر کی تجارت سے آئی ہیں، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ اہل مدینہ کے فقراء اور یتیموں پر وقف ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس دن کی شدت اور سختی کو ہلکا کردے۔" (بزار، طبرانی)

(۲۰/ ۴۸۳۵) وَعَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ. رواه البُخَارِيّ وَمُسْلِم [الجد بفتح الجيم هو الحظ والغنى]

ترجمہ:...... "حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اکثر جو اس میں داخل ہوئے مساکین تھے اور اہل دولت حساب کے لیے روکے گئے ہیں البتہ (جو ان میں حرام کمائی کی وجہ سے دوزخی قرار پائے تھے) ان کے لیے دوزخ میں لے جائے جانے کا حکم دیا گیا تھا اور میں دوزخ کے دروازہ پر کھڑا ہوا اس میں عام طور پر (ناشکری کرنے اور شوہروں کو پھسلانے کی وجہ سے) داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔" (بخاری، مسلم)

(۲۱/ ۴۸۳۶) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ أَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَعَالِي أَهْلِ الْجَنَّةِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ وَذَرَارِي الْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا لَيْسَ فِيهَا أَحَدٌ أَقَلَّ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَالنِّسَاءِ فَقِيلَ لِي أَمَّا الْأَغْنِيَاءُ فَإِنَّهُمْ عَلَى الْبَابِ يُحَاسَبُونَ وَيُمَحَّصُونَ وَأَمَّا النِّسَاءُ فَأَلْهَاهُنَّ الْأَحْمَرَانِ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ. الحديث رواه أبوالشيخ ابن حبان وغيره من طريق عبد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم عنه

ترجمہ:...... "حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو اس میں اہل جنت کے اوپر کے درجات میں فقراء مہاجرین اور مؤمنین کی نابالغ اولاد تھی۔ اور اس میں مالداروں اور عورتوں سے تعداد میں زیادہ اور لوگ ہیں (یعنی عورتیں اور مالدار کم ہیں) مجھے بتایا گیا کہ مال دار جنت کے دروازے پر ہیں ان سے حساب لیا جارہا ہے اور (اس تکلیف کے ذریعہ) ان کو پاک کیا جارہا ہے رہی عورتیں تو ان کو دو سرخ چیزوں نے غافل رکھا، سونے اور ریشم نے۔" (ابن حبان)

(۲۲/ ۴۸۳۷) وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ

بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا يَا عَائِشَةُ لَا تَرُدِّي مِسْكِينًا وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، يَا عَائِشَةُ حِبِّي الْمَسَاكِينَ وَقَرِّبِيهِمْ فَإِنَّ اللّٰهَ يُقَرِّبُكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، رواه الترمذي وقال حديث غريب

وَتَقَدَّمَ فِي صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي وَفِي رِوَايَةٍ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ، الحديث رواه الترمذي وحسنه

ترجمہ: ..... "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! مجھے زندہ رکھ مسکین بنا کر اور موت دے مسکین بنا ہوا اور قیامت کے دن مسکینوں کی جماعت میں حشر فرمائیو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسا کیوں؟ ارشاد فرمایا: کیوں کہ مساکین جنت میں مالداروں سے چالیس سال پہلے چلے جائیں گے، اے عائشہ! کبھی مسکین کو (بغیر کچھ دیئے) واپس نہ بھیجو اگرچہ کھجور کا ذرا سا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اے عائشہ! مسکینوں کے ساتھ محبت رکھیو اور ان کو پاس بٹھائیو کہ اللہ تم کو قیامت کے دن اپنا مقرب بنائے گا۔" (ترمذی)

(۲۳/ ۴۸۳۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَتَوَفَّنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ وَإِنَّ أَشْقَى الْأَشْقِيَاءِ مَنِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فَقْرُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ الْآخِرَةِ، رواه ابن ماجه إلى قوله المساكين والحاكم بتمامه وقال صحيح الإسناد

وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَحْمِلَنَّكُمُ الْعُسْرَةُ عَلَى طَلَبِ الرِّزْقِ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ تَوَفَّنِي فَقِيرًا وَلَا تُوَفِّنِي غَنِيًّا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ فَإِنَّ أَشْقَى الْأَشْقِيَاءِ مَنِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فَقْرُ الدُّنْيَا وَعَذَابُ الْآخِرَةِ

قَالَ أَبُو الشَّيْخِ زَادَ فِيهِ غَيْرُ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَا تَحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْأَغْنِيَاءِ

ترجمہ: ..... "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا مانگتے سنا: اے اللہ مجھے مسکین بنا کر زندہ رکھ۔ اور مسکین بنا ہوا موت دے اور قیامت کے دن مسکینوں کی جماعت میں حشر فرما (اور ارشاد فرمایا) سب سے بڑا بد بخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائے (یعنی فقیر ہو کر بھی اللہ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے دنیا میں ناکام اور آخرت میں بھی ناکام ہو)۔ (ابن ماجہ، حاکم)

اور ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے: ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے: اے لوگو! دنیا میں تنگی (فقر و فاقہ وغیرہ) تمہیں ناجائز طریقے سے روزی طلب کرنے پر آمادہ نہ کرے کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: اے اللہ! مجھے فقیر بنا ہوا موت دینا اور مالدار بنا ہوا موت نہ دینا اور میرا حشر مسکینوں کی جماعت میں فرمانا، سب سے بڑا بد نصیب وہ ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائے۔" (ابو الشیخ، بیہقی)

(۲۴/ ۴۸۳۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا أَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوهُمْ وَأَحِبَّ الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَلْيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ، رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ: ..... "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ فقراء سے محبت رکھا کرو اور ان کے ساتھ بیٹھا کرو اور دل سے عربوں سے محبت کیا کرو اور جو گناہ اور عیب تم اپنے اندر جانتے ہو وہ لوگوں کی برائیاں دیکھنے سے تم کو باز رکھیں۔" (حاکم)

(۲۵/ ۴۸۴۰) وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ مَأْخَذَهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَأَتَاهُمْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَخِي، رواه مسلم وغيره

ترجمہ: "حضرت عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ ابوسفیان (ایک مرتبہ) حضرت سلمان، صہیب، بلال ؓ وغیرہ جیسے فقراء صحابہ کی جماعت کے پاس آئے وہ سب ابوسفیان سے (استہزاء کے طور پر) کہنے لگے کہ اللہ کی تلواروں نے اللہ کے دشمن کی گردن کو ابھی تک کاٹا نہیں، (اس پر) حضرت ابوبکر ؓ نے (ابوسفیان کی حمایت میں) فرمایا، کیا تم لوگ قریش کے ایک شیخ اور سردار کے بارے میں ایسے جملے کہتے ہو ابوسفیان رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے آپ نے ان کو پناہ دی۔ نبی کریم ﷺ نے (حضرت ابوبکر ؓ) سے فرمایا: (ان فقراء صحابہ کو) تم نے شاید ناراض کر دیا (ابوسفیان کی حمایت کر کے)، اگر ان کو ناراض کیا تو یقیناً اپنے رب کو ناراض کیا (کیوں کہ ان کی ناراضگی اللہ کی ناراضگی ہے) (یہ سن کر) حضرت ابوبکر ان فقراء صحابہ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ میں نے تم کو ناراض تو نہیں کر دیا۔ انہوں نے کہا: اے میرے چھوٹے بھائی! نہیں! اللہ تمہیں معاف کرے۔" (مسلم وغیرہ)

(۲۶/ ۲۸۳۱) وَعَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستفتح بِصَعَالِيْكِ الْمُسْلِمِيْنَ. رواه الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُه رُوَاةُ الصَّحِيْحِ وَهُوَ مُرْسَلٌ. وَفِيْ رِوَايَةٍ يستنصر بِصَعَالِيْكِ الْمُسْلِمِيْنَ

ترجمہ: ..... "حضرت امیہ بن عبداللہ بن خالد ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فقراء مسلمین کی برکت سے حق تعالیٰ شانہ سے فتح اور مدد طلب فرماتے تھے۔" (طبرانی)

فائدہ: ..... جیسا کہ حدیث میں فرمایا: تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں روزی دی جاتی ہے تمہارے کمزوروں کی برکت سے۔

(۲۷/ ۲۸۳۲) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لِيعقوب أَخٌ مُؤَاخٍ فِي اللّٰهِ تَعَالَى فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا يَعْقُوْبُ مَا الَّذِيْ أَذْهَبَ بَصَرَكَ قَالَ الْبُكَاءُ عَلَى يُوْسُفَ قَالَ مَا الَّذِيْ قَوَّسَ ظَهْرَكَ قَالَ الْحُزْنُ عَلَى بنيامين فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا يَعْقُوْبُ إِنَّ اللّٰهَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ أَمَا تَسْتَحِيْ أَنْ تَشْكُوْنِيْ إِلَى غَيْرِيْ قَالَ إِنَّمَا أَشْكُوْ بَثِّيْ وَحُزْنِيْ إِلَى اللّٰهِ فَقَالَ جِبْرِيْلُ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا تَشْكُوْ يَا يَعْقُوْبُ ثُمَّ قَالَ يَعْقُوْبُ أَيْ رَبِّ أَمَا تَرْحَمُ الشَّيْخَ الْكَبِيْرَ أَذْهَبْتَ بَصَرِيْ وَقَوَّسْتَ ظَهْرِيْ فَارْدُدْ عَلَيَّ رَيْحَانَتِيْ أَشُمُّهُ شَمَّةً قَبْلَ الْمَوْتِ ثُمَّ اصْنَعْ بِيْ مَا أَرَدْتَ قَالَ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ لَكَ أَبْشِرْ وَلْيَفْرَحْ قَلْبُكَ فَوَعِزَّتِيْ لَوْ كَانَا مَيِّتَيْنِ لَنَشَرْتُهُمَا فَاصْنَعْ طَعَامًا لِلْمَسَاكِيْنِ فَإِنَّ أَحَبَّ عِبَادِيْ إِلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ وَتَدْرِيْ لِمَ أَذْهَبْتُ بَصَرَكَ وَقَوَّسْتُ ظَهْرَكَ وَصَنَعَ إِخْوَةُ يُوْسُفَ بِيُوْسُفَ مَا صَنَعُوْا إِنَّكُمْ ذَبَحْتُمْ شَاةً فَأَتَاكُمْ مِسْكِيْنٌ يَتِيْمٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمْ تُطْعِمُوْهُ مِنْهُ شَيْئًا. قَالَ فَكَانَ يَعْقُوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا أَرَادَ الْغَدَاءَ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَلَا مَنْ أَرَادَ الْغَدَاءَ مِنَ الْمَسَاكِيْنِ فَلْيَتَغَدَّ مَعَ يَعْقُوْبَ وَإِنْ كَانَ صَائِمًا أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَلَا مَنْ كَانَ صَائِمًا مِنَ الْمَسَاكِيْنِ فَلْيُفْطِرْ مَعَ يَعْقُوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. رواه الْحَاكِمُ وَمِنْ طَرِيْقِهِ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ الْحَاكِمُ كَذَا فِيْ سَمَاعِيْ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَظُنُّ الزُّبَيْرَ وَهْمٌ وَأَنَّهُ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ فَإِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَقَدْ أَخْرَجَهُ إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ فِيْ تَفْسِيْرِهِ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زُفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

ترجمہ: ..... "حضرت انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت یعقوبؑ کے ایک دینی بھائی بنے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک دن کہا: اے یعقوب! کس چیز نے تمہاری بینائی ختم کر دی؟ حضرت یعقوب نے فرمایا: یوسف (کے فراق پر) رونے نے۔ انہوں نے کہا: کس چیز نے آپ کی کمر کو جھکا دیا۔ حضرت یعقوبؑ نے فرمایا: (یوسف کے بھائی) بنیامین کے غم نے۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام آ گئے اور کہا: اے یعقوب! اللہ آپ کو سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کیا آپ کو اس سے حیاء نہیں آتی کہ آپ میرے غیر سے میرا شکوہ کرتے ہو؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: میں تو کھولتا ہوں اپنا اضطراب اور غم اللہ کے سامنے اور جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم

نہیں جانتے حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا: اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ اے یعقوب! آپ کس کا شکوہ کرتے ہیں پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب! کیا آپ بوڑھے پر رحم نہیں کرتے۔ میری بینائی بھی لے لی اور میری کمر بھی جھکا دی۔ میرے ریحانہ (پھول) کو میرے پاس لوٹا دے کہ ایک مرتبہ موت سے پہلے اس کو سونگھ لوں۔ پھر آپ جو چاہیں میرے ساتھ کریں، جبرئیلؑ آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ کو کہتا ہے خوش خبری ہو۔ اور آپ کا دل خوش ہو، میری عزت کی قسم! اگر وہ دونوں مر بھی چکے ہوتے تو ان کو زندہ کر دیتا، مسکینوں کے لیے کھانا بنایا کرو، میرے سب سے محبوب بندے انبیاء ہیں اور مساکین ہیں اور آپ کو معلوم بھی ہے کہ میں نے آپ کی بینائی کیوں لے لی تھی اور آپ کی کمر کیوں جھکائی تھی اور یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے یوسفؑ کے ساتھ جو کچھ کیا کیوں کیا؟ (ہوا یہ تھا کہ) آپ لوگوں نے ایک بکری ذبح کی تھی ایک مسکین یتیم آیا تھا جو روزہ دار تھا آپ لوگوں نے اس میں سے اس کو کچھ بھی نہ کھلایا اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کا معمول تھا کہ جب دوپہر کا کھانا کھانے کا ارادہ فرماتے ایک منادی کو اعلان کرنے کا حکم فرماتے، چنانچہ وہ ندا دیتا، جو مساکین میں سے دوپہر کا کھانا کھانا چاہے وہ یعقوبؑ کے ساتھ کھائے، اگر روزہ دار ہوتے تو اعلان کرنے والے کو حکم فرماتے وہ اعلان کرتا جو مساکین میں سے روزہ دار ہو وہ یعقوب علیہ السلام کے ساتھ افطار کرے۔" (حاکم، بیہقی)

(۲۸/ ۴۸۳۳) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِصَالٍ مِنَ الْخَيْرِ أَوْصَانِيْ أَنْ لَا أَنْظُرَ إِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ وَأَنْظُرَ إِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَأَوْصَانِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَأَوْصَانِيْ أَنْ أَصِلَ رَحِمِيْ وَإِنْ أَدْبَرَتْ، الحديث رواه الطّبراني وابن حبان في صحيحه

ترجمہ: ...... "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے گہرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر و بھلائی کی چند خصلتوں اور عادتوں کے اختیار کرنے کا حکم فرمایا: مجھے اس بات کی تاکید فرمائی کہ میں (دنیا کے معاملے میں) ان کو نہ دیکھوں جو مجھ سے بالاتر ہوں بلکہ ان غریب مسکین اور خستہ حال بندوں پر نظر رکھوں جو دنیوی حیثیت سے مجھ سے بھی کمتر ہوں اور مجھے مسکینوں کے ساتھ محبت رکھنے اور ان سے قریب رہنے کا تاکیدی حکم فرمایا اور مجھے وصیت فرمائی کہ میں رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی رکھوں اگرچہ وہ قطع تعلق کریں۔" (طبرانی، صحیح ابن حبان)

(۲۹/ ۴۸۳۴) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ يُقْسِمُ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ. رواه البخاري ومسلم وابن ماجه.

العتل بضم العين والتاء وتشديد اللام هو الجافي الغليظ- والجواظ بفتح الجيم وتشديد الواو وآخره ظاء معجمة هو الضخم المختال في مشيته وقيل: القصير البطين وقيل الجموع المنوع

ترجمہ: ...... "حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: کیا میں تم کو بتاؤں کہ جنتی کون ہے؟ ہر وہ شخص جو (معاملہ و برتاؤ میں اکھڑ اور سخت نہ ہو بلکہ) عاجزوں، کمزوروں کا سا اس کا رویہ ہو اس لیے لوگ اس کو کمزور سمجھتے ہوں (اور اللہ جل شانہ کے ساتھ تعلق ایسا ہو کہ) اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم پوری کر دکھائے اور کیا میں تم کو بتاؤں کہ دوزخی کون ہے؟ ہر اکھڑ، بدخو اور مغرور شخص۔" (بخاری، مسلم، ابن ماجہ)

فائدہ: ...... اس حدیث میں جو اہل جنت کی صفت "ضعیف، مستضعف" بتلائی گئی ہے اس سے مراد وہ ضعف و کمزوری نہیں ہے جو قوت و طاقت کے مقابلے میں بولی جاتی ہے، کیوں کہ وہ ضعف و کمزوری کوئی قابل تعریف صفت نہیں ہے بلکہ ایک حدیث میں تو صاف فرمایا گیا ہے کہ "المؤمن القوی خیر واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف" (صحیح مسلم) (طاقت ور مسلمان اللہ کے نزدیک کمزور مسلمان سے زیادہ بہتر

اور محبوب ہے) بلکہ جیسا کہ ترجمہ میں واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے، یہاں ضعیف ومستضعف سے مراد شریف الطبع متواضع اور نرم خو شخص ہے جو معاملہ اور برتاؤ میں عاجزوں اور کمزوروں کی طرح دوسروں سے دب جائے اور اس لیے لوگ اس کو کمزور سمجھیں اور دبا لیا کریں۔

بہر حال حدیث کا حاصل یہ ہے کہ تواضع ونرمی اور عاجزی اہل جنت کی صفت ہے اور غرور واستکبار اور اکھڑپن دوزخیوں کے اوصاف ہیں۔ اس حدیث میں جنتیوں کی صفت میں ایک بات یہ بھی فرمائی گئی ہے کہ اگر وہ بندہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری کردے۔ بظاہر اس سے رسول اللہ ﷺ کا مقصد اس طرف اشارہ فرمانا ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ کے لیے اپنی خودی کو مٹا کر اس کے بندوں کے ساتھ عاجزی اور فروتنی کا رویہ اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے یہاں وہ اتنا مقرب ہوجائے گا کہ اگر وہ قسم کھالے کہ فلاں بات یوں ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کی لاج رکھے گا، اور اس کی بات کو پورا کرکے دکھائے گا، یا یہ کہ اگر وہ بندہ کسی خاص معاملے میں اللہ کو قسم دے کر اس سے کوئی خاص دعا کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول کرے گا۔ (از معارف الحدیث بتغییر یسیر)

(۳۵/ ۴۸۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ. رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی دنیوی (اعتبار سے) بڑے مرتبہ والا موٹا تازہ قیامت کے دن آئے گا، اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی اس کا وزن نہیں ہوگا۔" (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... اللہ تعالیٰ کے یہاں تو ایمان اور عمل صالح کا وزن ہے دنیوی جاہ وجلال اور ظاہری طاقت وقوت کا تو اللہ تعالیٰ کے یہاں نہ اعتبار ہے نہ وزن ہے اس کی مزید وضاحت اس کے بعد کی روایت میں آرہی ہے۔

(۳۶/ ۴۸۲۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِي هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا أَحْرَى إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا. رواه البخاري ومسلم وابن ماجه

ترجمہ:...... "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کا گزر رسول اللہ ﷺ پر ہوا تو آپ نے ایک شخص سے جو آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا فرمایا کہ اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: یہ شخص شریف ترین لوگوں میں سے ہے، اللہ کی قسم! اس قابل ہے کہ (کسی جگہ) پیغام نکاح دے (تو فوراً منظور ہو اور) نکاح کردیا جائے اور اگر (کسی کی کسی بڑے سے) سفارش کرے تو وہ قبول ہو۔ نبی کریم ﷺ خاموش ہوگئے۔ اس کے بعد دوسرے شخص کا گزر ہوا، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! یہ شخص مسلمان فقراء میں کا ایک شخص ہے اور اس کی شان یہ ہے کہ اگر پیغام نکاح دے تو نکاح نہ کیا جائے۔ اور سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور (کچھ) کہے تو اس کی بات کی شنوائی نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس جیسوں سے زمین لبریز ہو تب بھی یہ بدرجہا بہتر ہے (کہ پہلے شخص کی دنیا کے چند آدمیوں میں عزت ہے تو اس کی اللہ کے ہاں اور فرشتوں کی ان گنت مقدس جماعت میں محبوبیت ہے)۔" (بخاری، مسلم، ابن ماجہ)

(۳۷/ ۴۸۲۷) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَرَى كَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنَى قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ فَتَرَى قِلَّةَ الْمَالِ هُوَ الْفَقْرُ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ إِنَّمَا الْغِنَى غِنَى الْقَلْبِ وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ هَلْ تَعْرِفُ فُلَانًا قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَكَيْفَ تَرَاهُ أَوْ تُرَاهُ قُلْتُ

إِذَا سَأَلَ أعطي وَإِذَا حضر أدخل قَالَ ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الصفة فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ فُلَانًا قُلْتُ لَا وَاللهِ ما أعرفهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَمَا زَالَ يحليه وَيَنْعَتُهُ حَتّٰى عرفته فَقُلْتُ قَدْ عرفته يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَكَيْفَ تَرَاهُ أَو تراه قُلْتُ هُوَ رَجُل مِسْكِين مِنْ أَهْلِ الصفة فَقَالَ هُوَ خَيْرٌ من طلاع الْأَرْضِ مِنَ الْآخر. قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أفلا يعطى مِنْ بَعْضِ مَا يعطى الآخر فَقَالَ إِذَا أعطي خَيْرًا فَهُوَ أهله وَإِذَا صرف عَنْهُ فَقَدْ أعطي حَسَنَة. رواه النَّسائي مختصرًا وابن حبان في صحيحه واللفظ له

ترجمہ:...... "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا تم مال کی زیادتی کو سمجھتے ہو کہ یہی غنا اور تونگری ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جی ہاں! (یہی سمجھتا ہوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا تم مال کی کمی کو سمجھتے ہو کہ یہی فقر وتنگدستی ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جی ہاں (یہی سمجھتا ہوں) ارشاد فرمایا: اصل غنی تو دل کا ہے اور اصل فقر تو دل کا ہے (بعض اوقات ظاہری مال کی کثرت کے باوجود دل کا فقیر ہی ہوتا ہے اور بعض اوقات ظاہری مال کی کمی کے باوجود دل کا غنی ہوتا ہے) پھر مجھ سے قریش کے ایک شخص کے متعلق پوچھا، فرمایا: کیا تم فلاں کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ! فرمایا: اس کو کیا سمجھتے ہو، یا فرمایا: اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا: (لوگوں میں وہ اس مرتبہ کا ہے کہ) وہ جب کسی سے کوئی چیز مانگے تو اس کو وہ چیز دی جائے اور جب (کسی مجلس میں) آئے (عزت واکرام کے ساتھ) اس مجلس میں اس کو داخل کیا جائے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر مجھ سے اہل صفہ میں سے ایک شخص کے متعلق پوچھا اور فرمایا: کیا تم فلاں کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس کو نہیں پہچانتا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برابر اس کی پہچان کراتے رہے اور اس کا حلیہ اور صفات بتاتے رہے یہاں تک کہ میں نے اس کو پہچان لیا چنانچہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (اب) خوب پہچان گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا: اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ کیسا ہے؟ میں نے کہا وہ تو ایک مسکین سا شخص ہے، اہل صفہ میں سے ہے۔ فرمایا: پہلے (جیسے شخص) سے زمین بھی بھر جائے تب بھی یہ دوسرا شخص بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا اس کو (دنیا کے اندر کچھ) وہ نعمتیں نہیں دی جائیں گی جو پہلے کو دی گئی ہیں؟ ارشاد فرمایا: اگر کوئی خیر دی گئی تو وہ اس کا مستحق ہے اور اس کو اگر نہ دی گئی تو اس کی خوبی (یعنی اللہ تعالیٰ کے یہاں درجہ اور تقرب) تو دیا ہی گیا ہے (اگر دنیوی کوئی خیر نہ بھی ملی تو کیا ہوا)۔" (نسائی، صحیح ابن حبان)

(۳۸/ ۴۸۴۸) وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ أَرْفَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قُلْتُ هٰذَا قَالَ قَالَ لِي انْظُرْ أَوْضَعَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَنَظَرْتُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ أَخْلَاقٌ قَالَ قُلْتُ هٰذَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٰذَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هٰذَا. رواه أحمد بأسانيد رواتها محتج بهم في الصحيح وابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو مسجد میں سب سے زیادہ باحیثیت کون ہے؟ کہتے ہیں: میں نے دیکھا تو ایک شخص تھا جو عمدہ قسم کا جوڑا پہنا ہوا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: (اب) سب سے کم حیثیت والے شخص کو مسجد میں دیکھو۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا تو ایک شخص تھا جو بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یہ شخص ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دوسرا شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن پہلے شخص سے بدرجہا بہتر ہوگا جس جیسے سے زمین بھی بھر جائے۔" (احمد، صحیح ابن حبان)

(۴۰/ ۴۸۴۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ابْغُوْنِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فَإِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ. رواه أبو داود والترمذي والنسائي

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، مجھے کمزوروں (اور بے کس فقراء) میں تلاش کیا کرو تمہیں جو روزی دی جاتی ہے اور تمہاری (دشمنوں کے مقابلے میں) جو مدد کی جاتی ہے وہ تمہارے کمزوروں اور بے کسوں ہی کی بدولت

ہوتی ہے (یعنی ان کی دعاء نماز، اخلاص کی برکت سے، یہ بات عام طور پر اغنیاء اور طاقتوروں میں نہیں ہوتی نہ ان کی اتنی شنوائی اور مقبولیت ہوتی ہے)۔" (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

(۳۱/ ۲۸۵۰) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ فِي أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا مِنَّا إِنْسَانٌ عَلَيْهِ ثَوْبٌ تَامٌّ وَأَخَذَ الْعَرَقُ فِي جُلُوْدِنَا طُرُقًا مِنَ الْغُبَارِ وَالْوَسَخِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُبْشِرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ شَارَةٌ حَسَنَةٌ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ إِلَّا كَلَّفَتْهُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْتِيَ بِكَلَامٍ يَعْلُوْ كَلَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُحِبُّ هٰذَا وَضَرْبَهُ يَلْوُوْنَ أَلْسِنَتَهُمْ لِلنَّاسِ لَيَّ الْبَقَرِ بِلِسَانِهَا الْمَرْعٰى كَذٰلِكَ يَلْوِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلْسِنَتَهُمْ وَوُجُوْهَهُمْ فِي النَّارِ. رواه الطبراني بأسانيد أحدها صحيح

ترجمہ:..... "حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اصحاب صفہ میں تھا میں نے اپنے ساتھیوں کا یہ حال دیکھا کہ ہم میں سے کسی ایک پر بھی پورا کپڑا نہ تھا اور پسینے نے ہماری کھالوں میں گرد وغبار اور میل کچیل کی وجہ سے راستے بنا لیے تھے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: فقراء مہاجرین خوشخبری حاصل کریں۔ اتنے میں ایک شخص خوبصورت ہیئت اور لباس میں آپ کے سامنے سے آیا، رسول اللہ ﷺ جو بات بھی فرماتے تو وہ تکلف کوشش کرتا کہ ایسا کلام لائے جو نبی کریم ﷺ کے کلام سے بلند ہو، جب وہ واپس چلا گیا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل اس کو پسند نہیں کرتا اور نہ اس کی طرح کے اور لوگوں کو پسند کرتا ہے، یہ لوگوں کے سامنے زبانوں کو مروڑ کر باتیں بناتے ہیں جیسا کہ چراگاہ میں گائے اپنی زبان کو لمبا کر کے اور مروڑ کر چارہ کھاتی ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ ان کی زبانوں اور چہروں کو مروڑ کر دوزخ میں ڈال دے گا۔ (کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں آپ کی بات پر اپنی بات کو بنا سنوار کر شہرت اور اپنے کو لوگوں پر جتلانے کے لیے زبانوں کو مروڑ کر باتیں بناتے ہیں، یہ اس کی سزا ہوگی)۔" (طبرانی)

(۳۲/ ۲۸۵۱) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَيْنَا فِي الصُّفَّةِ وَعَلَيْنَا الْحَوْتَكِيَّةُ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا ادُّخِرَ لَكُمْ مَا حَزِنْتُمْ عَلٰى مَا زُوِيَ عَنْكُمْ وَلَتُفْتَحَنَّ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّوْمُ. رواه أحمد بإسناد لا بأس به. [الحوتكية بحاء مهملة مفتوحة ثم واو ساكنة ثم تاء مثناة فوق قيل هي عمة يتعممها الأعراب يسمونها بهذا الاسم وقيل هو مضاف إلى رجل يسمى حوتكا كان يتعممها والحوتك القصير وقيل هي خميصة منسوبة إليه وإلى القصر وهذا أظهر والله أعلم]

ترجمہ:..... "حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس صفہ میں تشریف لائے اور ہم پر چھوٹی چھوٹی چادریں پڑی ہوئی تھیں۔ ارشاد فرمایا: اگر تم وہ نعمتیں جان لو جو (آخرت میں) تمہارے لیے ذخیرہ کی گئی ہیں تو تم دنیوی ان نعمتوں کے حاصل نہ ہونے پر غم نہ کرو جو تم سے لپیٹ لی گئیں۔ اور ضرور بالضرور فارس وروم تمہارے لیے فتح ہوں گے۔" (احمد)

(۳۳/ ۲۸۵۲) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مَنْ آمَنَ بِكَ وَشَهِدَ أَنِّي رَسُوْلُكَ فَحَبِّبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَكَ وَأَقْلِلْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَ وَيَشْهَدْ أَنِّي رَسُوْلُكَ فَلَا تُحَبِّبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَلَا تُسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَكَ وَكَثِّرْ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا. رواه ابن أبي الدنيا والطبراني وابن حبان في صحيحه وأبو الشيخ ابن حبان في الثواب ورواه ابن ماجه من حديث عمرو بن غيلان الثقفي وهو مختلف في صحبته قال: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ مَنْ آمَنَ بِيْ وَصَدَّقَنِيْ وَعَلِمَ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَقْلِلْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَحَبِّبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَعَجِّلْ لَهُ الْقَضَاءَ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِيْ وَلَمْ يُصَدِّقْنِيْ وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَأَطِلْ عُمُرَهُ

ترجمہ:..... "حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! جو آپ پر ایمان لایا اور گواہی دی

کہ میں آپ کا رسول ہوں تو اپنی ملاقات اس کو محبوب بنادے اور جو تیرا فیصلہ اس کے بارے میں ہو اس پر آسان کر دے (کہ وہ اس پر صبر کرے) اور اس کے لیے دنیا کو کم کر دے (تاکہ وہ پوری طرح میری طرف متوجہ رہے) اور جو تجھ پر ایمان نہ لایا ہو اور اس بات کی گواہی نہ دیتا ہو کہ میں تیرا رسول ہوں تو اپنی ملاقات کی محبت اس کو نہ دے اور اپنے فیصلہ کو اس پر (برداشت کرنا) آسان نہ کر۔ اور اس پر دنیا کی زیادتی اور فراوانی کر دے (کہ وہ اعمال صالحہ کو چھوڑ کر دنیا ہی میں منہمک ہو جائے)۔" (ابن ابی الدنیا، صحیح ابن حبان)

۳۶/ ۲۸۵۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ. رواه مسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت سے پراگندہ بالوں والے گرد و غبار میں اَٹے ہوئے جن کو دروازوں پر دھکے دیے جائیں (اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا مقام یہ ہوتا ہے کہ) اگر وہ اللہ پر قسم کھا جائیں، تو ان کی قسم کو اللہ ضرور پورا کرے۔" (مسلم)

فائدہ:...... اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو میلا کچیلا، خستہ حال اور پراگندہ حال دیکھ کر حقیر نہ سمجھنا چاہیے، ایسوں میں اللہ کے بعض بندے وہ بھی ہوتے ہیں جو اللہ کے لیے اپنے کو مٹا کر اس کے یہاں ایسا تقرب اور محبوبیت و مقبولیت کا وہ مقام حاصل کر لیتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر وہ کسی معاملے میں قسم کھا جائیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے گا، یا ایسا نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کی لاج رکھتا ہے اور ویسا ہی کر دیتا ہے۔

واضح رہے کہ حدیث کا مقصود و منشا پراگندہ بالی اور گرد آلودگی اور میلا کچیلا رہنے کی ترغیب دینا نہیں ہے (جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھ لیا ہے) حدیث و سیر کی متواتر شہادت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر صاف ستھرا رہنا پسند فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے بلکہ بعض لوگوں کو جب آپ نے اس حال میں دیکھا کہ اس بارے میں وہ افراط اور غلو میں مبتلا ہو گئے ہیں اور انہوں نے اپنا حلیہ بگاڑ رکھا ہے تو آپ نے ان کو اپنی اس حالت کے درست کرنے کا حکم دیا پس یہ سمجھنا کسی طرح صحیح نہیں ہے کہ اس حدیث کا مقصود و مدعا یہ ہے کہ لوگ پراگندہ بال، میلے کچیلے اور گرد و غبار میں اَٹے ہوئے رہا کریں بلکہ جیسا کہ عرض کیا گیا حدیث کا مقصود و منشا اور اس کی روح یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بندے کو خستہ حال اور گرد آلود دیکھ کر اس کو حقیر اور اپنے سے کمتر نہ سمجھا جائے، کیوں کہ بہت سے اس حال میں رہنے والے بھی خاصان خدا میں سے ہوتے ہیں۔ (از معارف الحدیث باختصار)

(۳۸/ ۲۸۵۴) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَوْ جَاءَ أَحَدَكُمْ يَسْأَلُهُ دِيْنَارًا لَمْ يُعْطِهِ وَلَوْ سَأَلَهُ دِرْهَمًا لَمْ يُعْطِهِ وَلَوْ سَأَلَهُ فَلْسًا لَمْ يُعْطِهِ فَلَوْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ أَعْطَاهَا إِيَّاهُ ذِي طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ. رواه الطبراني ورواته محتج بهم في الصحيح

ترجمہ:...... "حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے بعض وہ ہیں کہ وہ تم میں سے کسی کے پاس آ کر ایک دینار مانگے تو وہ اس کو نہ دے اور اگر ایک درہم مانگے وہ بھی نہ دے اور اگر پیسہ مانگے وہ تک بھی کوئی اس کو نہ دے۔ لیکن اگر وہ اللہ سے جنت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت دے دے۔ دو پرانی چادریں پہنا ہوا جس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو۔ (اس کی کوئی اہمیت نہ ہو لیکن اللہ تعالیٰ سے اس کا ایسا تعلق ہو کہ کسی کام کے متعلق اللہ پر وہ قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا کر دے)۔" (طبرانی)

## دنیا سے بے رغبتی اور کم دنیا پر اکتفا کرنے کی ترغیب اور دنیا کی محبت اور دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے اور دنیا کی زیادتی کی حرص پر وعید اور نبی کریم ﷺ کے کھانے پہننے اور پینے وغیرہ میں گزران کا بیان

(۱/ ۴۸۵۵) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَأَحَبَّنِيَ النَّاسُ فَقَالَ إِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ. رواه ابن ماجه وقد حسن بعض مشايخنا إسناده وفيه بعد لأنه من رواية خالد بن عمرو القرشي الأموي السعيدي عن سفيان الثوري عن أبي حازم عن سهل وخالد هذا قد ترك واتهم ولم أر من وثقه لكن على هذا الحديث لامعة من أنوار النبوة ولا يمنع كون راويه ضعيفا أن يكون النبي صلى الله عليه وسلم قاله وقد تابعه عليه محمد بن كثير الصنعاني عن سفيان، ومحمد هذا قد وثق على ضعفه وهو أصلح حالا من خالد والله أعلم

ترجمہ: ...... "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ جب میں اس کو کروں، تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور اللہ تعالیٰ کے بندے بھی مجھ سے محبت کریں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کی طرف سے اعراض اور بے رغبتی اختیار کرلو، تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا اور جو (مال وجاہ) لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبتی اور اعراض اختیار کرلو، تو لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔" (ابن ماجہ)

فائدہ: ...... زہد کے لغوی معنی کسی چیز سے بے رغبت ہوجانے کے ہیں اور دین کی خاص اصطلاح میں آخرت کے لیے دنیا کے لذائذ و مرغوبات کی طرف سے بے رغبت ہوجانے اور عیش و تنعم کی زندگی ترک کردینے کو زہد کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے عمل سے بھی اور اپنے ارشادات کے ذریعہ بھی امت کو زہد کی بڑی ترغیب دی ہے اور اس کے بہت کچھ دنیوی و اخروی ثمرات و برکات بیان فرمائے ہیں اور اصل زاہد وہ ہے جس کے لیے دنیا کے عیش و تنعم کے پورے مواقع میسر ہوں، مگر اس کے باوجود وہ اس سے دل نہ لگائے اور متنعمین کی سی زندگی نہ گزارے۔

کسی شخص نے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کو زاہد کہہ کر پکارا، انہوں نے فرمایا: کہ: زاہد تو عمر بن عبدالعزیز تھے، کہ خلیفۂ وقت ہونے کی وجہ سے، دنیا گویا ان کے قدموں میں تھی، لیکن انہوں نے اس سے حصہ نہیں لیا۔ (از معارف الحدیث باختصار)

ایک دوسری روایت میں ہے جو حافظ منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کی ہے جس کا ایک جزیہ ہے کہ وہ عمل جس کی وجہ سے لوگ تم سے محبت کرنے لگیں یہ ہے کہ جو دنیوی ساز و سامان تمہارے پاس ہے اس کو لوگوں کی طرف پھینک دو، یعنی لوگوں پر خرچ کرو۔

(۲/ ۴۸۵۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا يُرِيحُ الْقَلْبَ وَالْجَسَدَ. رواه الطبراني وإسناده مقارب

ترجمہ: ...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کی بے رغبتی دل اور جسم دونوں کی راحت کا سبب ہے۔" (طبرانی)

فائدہ: ...... دنیا کی بے رغبتی کا اثر یہ ہوتا ہے کہ ناداری میں پھر طبیعت کو پریشانی نہیں ہوتی کہ اگرچہ اپنا ہاتھ خالی ہے مگر اپنے مولیٰ کے خزانے میں سب کچھ ہے۔

(۳/ ۴۸۵۷) وَعَنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَزْهَدُ النَّاسِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَنْسَ الْقَبْرَ وَالْبِلٰى وَتَرَكَ فَضْلَ زِيْنَةِ الدُّنْيَا وَآثَرَ مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى وَلَمْ يَعُدَّ غَدًا مِنْ أَيَّامِهِ وعد نفسه من

الْمَوْتیٰ. رواه ابن ابی الدُّنْیا مُرْسَلاً وَسَیَأْتِی لَهٗ نَظَائِرُ فِی ذِکْرِ الْمَوْتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

ترجمہ: ......"حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جو قبر کو اور بوسیدگی (مرنے کے بعد جسم کے فناء اور ختم ہونے) کو نہ بھولے اور دنیا کی فضول رونق اور زینت کو چھوڑ دے۔ اور باقی رہنے والی چیز (آخرت) کو فناء ہونے والی چیز (دنیا) پر ترجیح دے اور آئندہ آنے والے کل کے دن کو اپنی زندگی میں شمار ہی نہ کرے (یہ سوچے کہ جو کچھ کرنا ہے آخرت کے لیے آج ہی کرنا ہے اس لیے آج ہی کے دن حقوق اللہ وحقوق العباد کو ادا کرے کل آنے والے دن پر نہ چھوڑے) اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرے (کہ ہر وقت موت اس کے سامنے ہو)۔" (ابن ابی الدنیا)

(۷/ ۴۸۵۸) وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَیْتُمْ مَنْ یَزْهَدُ فِی الدُّنْیَا فَادْنُوْا مِنْهُ فَإِنَّهٗ یُلَقَّی الْحِکْمَةَ. رواه أبو یعلی

ترجمہ: ......"حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی ایسے بندے کو دیکھو جو دنیا سے زاہد ہو یعنی دنیا کی طرف سے اس نے بے رغبتی اور بے رخی اختیار کر رکھی ہو تو اس کے پاس اور اس کی صحبت میں رہا کرو کیوں کہ جس بندے کا یہ حال ہوتا ہے اس کو اللہ کی طرف سے حکمت کا القاء ہوتا ہے۔" (ابو یعلی)

یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیہقی نے شعب میں بھی روایت کی ہے۔" (مشکوٰۃ)

فائدہ: ......حکمت کے القاء ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ حقیقتوں کو صحیح طور پر سمجھتا ہے اور اس کی زبان سے وہی باتیں نکلتی ہیں جو صحیح اور نافع ہوتی ہیں اس لیے اس کی صحبت کیمیا اثر ہوتی ہے قرآن مجید میں حکمت کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ: وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ أُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ "جس کو حکمت عطا کی جائے اس کو خیر کثیر عطا کیا گیا۔" (از معارف)

اور یہ بات بھی ذکر کرنی ضروری ہے کہ زہد اور دنیا سے بے رغبتی میں اس کی ضرورت نہیں کہ اللہ کی حلال نعمت کو اپنے اوپر حرام بنائے اور نہ کھائے نہ پیئے۔ اور نہ اس کی ضرورت ہے کہ عطیۂ حق سے گھبرائے اور اس کو پھینکے یا بلاضرورت لٹائے اور خالی ہاتھ بن کر بیٹھے۔ ہاں چوں کہ مال اور دنیا کی لذتوں میں ایک کشش مقناطیسی ہے کہ جب آتا ہے تو اپنا شیدا بنا لیتا ہے اس لیے اسلم صورت یہی ہے کہ نہ پاس ہوگا اور نہ اس کی محبت دل کو پکڑے گی، لیکن حق تعالیٰ کسی کو دونوں نعمتیں بخشے کہ ہاتھ میں مال و دولت ہو اور دل میں اللہ پر اعتماد اور آخرت کی نعمتوں سے رغبت تو نورٌ علیٰ نور کہ غنی بھی ہے اور زاہد فی الدنیا بھی ہے جیسے سیدنا سلیمان علیہ السلام اور دوسرے اغنیاء رسل اور اولیاء، چوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں فریق کے مقتدا و معلم بن کر تشریف لائے تھے اس لیے آپ کی گزران میں دونوں رنگ رہے کہ مدت تک افلاس و تنگدستی بھی رہی اور آخر میں شاہ عرب بن کر فتوحات بھی اتنی کثیر ہوئیں کہ لاکھوں لٹایا اور تقسیم کیا، تاہم اس طریق اسلم کی تعلیم کے لیے قولاً آپ نے ترجیح فقر ہی کو دی اور فعلاً تہی دستی کو پسند فرمایا اور اسی حالت پر وفات پائی۔ (از ذرر فرائد)

(۸/ ۴۸۵۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا أَعْلَمُهٗ إِلَّا رَفَعَهٗ قَالَ صَلَاحُ أَوَّلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِالزَّهَادَةِ وَالْیَقِیْنِ وَهَلَاکُ آخِرِهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ. رواه الطبرانی وإسناده محتمل للتحسین ومتنه غریب

ترجمہ: ......"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ اس امت کے پہلے لوگوں کی نیکی اور بہتری یقین اور زہد ہے اور آخر لوگوں کی ہلاکت بخل اور دنیا میں زیادہ رہنے کی آرزو سے ہے۔" (طبرانی)

فائدہ: ......شارحین نے جیسا کہ لکھا ہے کہ اس حدیث میں یقین سے مراد خاص اس حقیقت کا یقین ہے کہ اس دنیا میں جو کچھ کسی کو ملتا ہے اور جو اچھی یا بری حالت کسی پر آتی ہے وہ اللہ کی طرف سے اور اللہ کے فیصلے سے آتی ہے اور زہد کا مطلب یہ ہے کہ دنیا سے دل نہ لگائے اس کو

مطلوب ومقصود نہ بنائے، اور اس یقین وزہد کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے حاصل ہوجانے کے بعد آدمی اللہ تعالیٰ کے راستے میں اور اعلیٰ مقاصد کے لیے جان ومال خرچ کرنے میں بخل نہیں کرتا یعنی صاحب یقین اور زاہد کے لیے کسی اچھے مقصد کے لیے اور اللہ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ مال خرچ کردینا اور خطرات میں کود پڑنا آسان ہوجاتا ہے اور یہی مؤمن کی ساری ترقیوں کی کنجی ہے اور جب مؤمن ان صفات سے خالی ہوجائے، یعنی بجائے اللہ پر یقین کے اس کا یقین اپنے مال پر ہوجائے اور وہ سمجھنے لگے کہ اگر مال میرے پاس ہوگا تو زندگی اچھی گزرے گی اور مال نہ ہوگا تو تکلیفوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہوجاؤں گا تو اس میں ضرور بخل پیدا ہوجائے گا، اور اسی طرح جب زہد کی صفت اس میں نہ رہے گی اور دنیا اس کی مقصود ومطلوب بن جائے گی تو اس دنیا میں زیادہ سے زیادہ رہنے کی خواہش لازماً اس کے دل میں پیدا ہوجائے گی جس کو حدیث پاک میں "امل" سے تعبیر کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ بخل اور امل پیدا ہوجانے کے بعد مؤمن اپنے اصل مقام سے گرتا ہی چلا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کی خاص غرض وغایت اور اس میں امت کے لیے خاص ہدایت یہ ہے کہ امت کی صلاح وفلاح کے لیے ضروری ہے کہ اس میں یقین اور زہد کی صفات پیدا کرنے کی اور ان ایمانی صفات کی حفاظت کی پوری فکر اور جدوجہد کی جائے اور بخل اور امل (یعنی دنیا میں زیادہ رہنے کی آرزو) جیسی غیر ایمانی صفات سے اپنے قلوب کی حفاظت کی جائے۔ امت کی صلاح وفلاح اسی سے وابستہ ہے۔ (از معارف الحدیث بتغیر یسیر)

(١٥/ ٢٨٦٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَايُصِيْبُ عَبْدٌ مِنَ الدُّنْيَا شَيْئًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ دَرَجَاتِهٖ عِنْدَ اللّٰهِ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ كَرِيْمًا. رواه ابن أبي الدنيا وإسناده جيد وروي عن عائشة مرفوعا والموقوف أصح

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کوئی شخص دنیا سے جتنا حصہ پالیتا ہے اسی کے بقدر اللہ کے ہاں اس کے درجات میں کمی آجاتی ہے اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک باعزت ہی ہو۔" (ابن ابی الدنیا)

فائدہ:...... اگر باعزت صاحب تقویٰ بھی دنیا کی نعمتوں سے جس قدر فائدہ اٹھائے گا اسی کے بقدر اس کے درجات آخرت میں کمی کا باعث ہوگا۔ واللہ اعلم

(١٦/ ٢٨٦١) وَعَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِي قَالَ سَمِعْتُ عبد الله بن عمرو بن العاص وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَلَسْتُ من فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ أَلَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِيْ إِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَلَكَ مسكن تسكنه قَالَ نعم! قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ؟ قَالَ فَإِنَّ لِيْ خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوْكِ. رواه مسلم موقوفا

ترجمہ: "ابو عبدالرحمٰن الحبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص کو کہتے سنا جبکہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ کیا میں فقراء مہاجرین میں سے نہیں ہوں؟ (جن کی فضیلت نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائی ہے) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس جاکر تم آرام کرو انہوں نے کہا جی ہاں! فرمایا تمہارا گھر ہے جس میں رہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں! تو حضرت عبداللہ نے فرمایا: پھر تو تم اغنیاء میں سے ہو (اس لیے کہ فقراء مہاجرین کے لیے تو نہ رہنے کے لیے مکان تھا اور نہ ہی بیوی) انہوں نے کہا: میرا تو ایک خادم بھی ہے فرمایا: تب تو تم بادشاہوں میں ہو (کہ فقراء مہاجرین تو خادم کا ملنا بادشاہ بننا سمجھتے تھے)۔" (مسلم)

(١٧/ ٢٨٦٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَلَمْ أُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَأُرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ. رواه ابن حبان في صحيحه والحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بندہ سے حساب کے وقت کہا جائے گا کہ کیا میں نے تمہیں تندرستی نہیں دی تھی اور کیا تم کو ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا۔" (صحیح ابن حبان)

(۲۲/ ۴۸۶۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَإِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْأَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيْهِ، رواه الترمذي والحاكم والبيهقي من طريقهما وغيرها كلهم من رواية صالح بن حسان، وهو منكر الحديث عن عروة عنها وقال الحاكم صحيح الإسناد وذكره رزين فزاد فيه

قَالَ عُرْوَةُ فَمَا كَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَجِدُّ ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعَ ثَوْبَهَا وتنكسه ولقد جاءها يومًا من عند معاوية ثمانون ألفًا فَمَا أَمْسٰى عِنْدَهَا دِرْهَمٌ قَالَتْ لَهَا جَارِيَتُهَا فَهَلَّا اشْتَرَيْتِ لَنَا مِنْهُ لَحْمًا بِدِرْهَمٍ قَالَتْ لَوْ ذَكَّرْتِنِي لَفَعَلْتُ۔

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تم کو دنیا کی اتنی مقدار کافی ہے جیسا سوار کا توشہ اور مال دار کے پاس بیٹھنے اٹھنے سے بہت بچو اور دوسرا کپڑا نہ بدل لو جب تک پہلے کو پیوند نہ لگا لو (کہ جب تک کام دے اس کو نہ چھوڑو) عروہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب تک کپڑے کو پیوند نہ لگا لیتیں اور الٹا کر کے نہ پہن لیتیں نیا کپڑا نہ بدلا کرتی تھیں اور ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ان کے پاس اسی ہزار درہم آئے مگر شام کو ان کے پاس ایک بھی نہ رہا (دن میں ہی سب صدقہ کر کے فارغ ہو گئیں، حالاں کہ روزہ سے تھیں) آپ کی باندی نے آپ سے کہا: اس میں سے ایک درہم کا ہمارے لیے گوشت تو خرید دیتیں۔ فرمایا: پہلے سے یاد دلاتیں تو یہ بھی کر دیتی۔" (ترمذی، حاکم، بیہقی، رزین)

(۲۳/ ۴۸۶۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكٰى سَلْمَانُ فَعَادَهُ سَعْدٌ فَرَآهُ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا يُبْكِيْكَ يَا أَخِي أَلَيْسَ قَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ أَلَيْسَ قَالَ سَلْمَانُ مَا أَبْكِي وَاحِدَةً مِنَ اثْنَتَيْنِ مَا أَبْكِي ضَنًّا عَلَى الدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَةَ الْآخِرَةِ وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا مَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ تعديت، قَالَ وَمَا عهد إِلَيْكَ قَالَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَنَّهُ يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِثْلُ زَادِ الرَّاكِبِ وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ وَأَمَّا أَنْتَ يَا سَعْدُ فَاتَّقِ اللّٰهَ عِنْدَ حُكْمِكَ إِذَا حَكَمْتَ وَعِنْدَ قَسْمِكَ إِذَا قسمت وَعِنْدَ هَمِّكَ إِذَا هَمَمْتَ، قَالَ ثَابِتٌ فَبَلَغَنِي أَنَّهُ مَا تَرَكَ إِلَّا بضعة وَعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا مَعَ نُفَيْقَةٍ كَانَتْ عِنْدَهُ، (رواه ابن ماجه ورواته ثقات احتج بهم الشيخان إلا جعفر بن سليمان فاحتج به مسلم وحده. قال الحافظ وقد جاء في صحيح ابن حبان أن مال سلمان رضي الله عنه جمع فبلغ خمسة عشر درهمًا وفي الطبراني أن متاع سلمان بيع فبلغ أربعة عشر درهمًا وسيأتي إن شاء الله تعالى)

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کے لیے آئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے میرے بھائی! کیا چیز آپ کو رلا رہی ہے؟ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہیں اٹھائی اور کیا آپ کی یہ فضیلتیں نہیں ہیں (مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے راضی ہو کر دنیا سے پردہ فرما گئے اور کیا آپ حوض کوثر پر ان سے نہیں ملیں گے اور وہاں اپنے ساتھیوں سے آپ کی ملاقات نہیں ہوگی وغیرہ جیسا کہ دوسری روایت میں ان باتوں کا ذکر ہے) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا میں دو باتوں میں سے کسی ایک بات کی وجہ سے بھی نہیں رو رہا نہ دنیا پر حرص اور بخل کی وجہ سے (کہ دنیا مجھ سے چھوٹ رہی ہے) اور نہ ہی آخرت کو (موت کو) ناپسند کرنے کی وجہ سے بلکہ اس بات پر روتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا میں اپنے آپ کو خیال کرتا ہوں کہ میں اس کا خیال نہ رکھ سکا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیا عہد لیا تھا؟ فرمایا وہ یہ تھا کہ تمہارے لیے دنیا میں اتنا سامان کافی ہونا چاہیے جتنا کہ مسافر کا توشہ ہوتا ہے اور میں اپنے کو سمجھتا ہوں کہ میں اس میں حدود سے آگے بڑھ گیا (دوسری روایت میں ہے کہ دیکھو! میرے ارد گرد کتنا سامان پڑا ہوا ہے جبکہ ان کے پاس اس وقت صرف کپڑے دھونے کا برتن اور کھانے کا دستر خوان اور ایک لوٹا پڑا ہوا تھا پھر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو

نصیحت کرتے ہوئے فرمایا) اے سعد! فیصلہ کرتے وقت اور تقسیم کرتے وقت اور کسی بھی کام میں قدم اٹھانے کے لیے سوچتے وقت اللہ سے ڈرنا (یعنی ناحق فیصلہ نہ کرنا اور حقوق کی ادائیگی میں عدل وانصاف کرنا اور ہر کام میں تقویٰ اختیار کرنا) حضرت ثابت کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے بیس درہم سے کچھ زائد اور بس معمولی سا خرچ چھوڑا تھا، (اس کے علاوہ کچھ بھی ان کی ملکیت میں نہ تھا)۔(ابن ماجہ)

حافظ منذریؒ کہتے ہیں کہ صحیح ابن حبان میں ہے کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا مال جمع کیا گیا تو پندرہ درہم کی قیمت کا تھا۔ اور طبرانی میں ہے کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا سامان بیچا گیا تو چودہ درہم کی قیمت کا تھا۔

(۲۸/ ۲۸۶۵) وعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ، وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ، رواه مسلم والترمذی وابن ماجة۔ [الكفاف: الذی لیس فیه فضل عن الكفایة]

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کامیاب رہا وہ شخص جو مسلمان ہوا اور بقدرِ ضرورت اس کو روزی دی گئی اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اس کو دیا اسی پر اس نے قناعت کی۔" (مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

(۲۹/ ۲۸۶۶) وَرَوَى أَبُو الشَّيْخِ ابْنُ حَبَّانَ فِيْ كِتَابِ الثَّوَابِ عَنْ سعید بن عبد الْعَزِيْزِ أَنَّهُ سُئِلَ ما الكفاف مِنَ الرِّزْقِ قَالَ شِبَعُ يَوْمٍ وَجُوْعُ يَوْمٍ۔

ترجمہ:......سعید بن عبدالعزیزؒ سے پوچھا گیا کہ بقدرِ ضرورت روزی کا کیا مطلب؟ فرمایا ایک دن پیٹ بھرنا ایک دن بھوکا رہنا۔ (ابن حبان)

(۳۰/ ۲۸۶۷) وَعَنْ نقادة الْأَسَدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يَسْتَمْنِحُه نَاقَةً فَرَدَّهُ، ثُمَّ بَعَثَنِيْ إِلَى رَجُلٍ آخَرَ يَسْتَمْنِحُه فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِنَاقَةٍ فَلَمَّا أَبْصَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهَا وَفِيْمَنْ بَعَثَ بِهَا، قَالَ نقادة فَقُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْمَنْ جَاءَ بِهَا قَالَ وَفِيْمَنْ جَاءَ بِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَحُلِبَتْ فَدَرَّتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَ فُلَانٍ لِلْمَانِعِ الْأَوَّلِ وَاجْعَلْ رِزْقَ فُلَانٍ يَوْمًا بِيَوْمٍ لِلَّذِيْ بَعَثَ بِالنَّاقَةِ، رواه ابن ماجه بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت نقادہ اسدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے پاس بھیجا تاکہ میں آپ کے لیے اس سے ایک اونٹنی کچھ دن کے لیے دودھ کے لیے مانگوں (بعد میں وہ اونٹنی اس کو واپس کر دی جائے گی اس کے دودھ سے کچھ دن فائدہ اٹھالیا جائے گا) اس نے اونٹنی دینے سے انکار کر دیا پھر آپ نے مجھے دوسرے شخص کے پاس بھیجا دودھ کے لیے اونٹنی اس سے طلب کی۔ چنانچہ اس نے ایک اونٹنی بھیج دی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا: اے اللہ! اس میں بھی اور اس شخص میں بھی برکت دے جس نے اس کو بھیجا ہے۔ حضرت نقادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "اور اس میں بھی برکت دے جو اس کو لے کر آیا"، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس میں بھی (اللہ برکت دے) جو اس کو لے کر آیا" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دودھ نکالنے کا حکم دیا اس اونٹنی نے (آپ کی دعا کی برکت سے) بہت دودھ دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! فلاں شخص (جس نے پہلے اونٹنی دینے سے منع کیا تھا) اس کے مال کو بڑھا اور دوسرے شخص کے لیے یہ دعا دی۔ جس نے اونٹنی آپ کے لیے بھیجی تھی (اے اللہ!) فلاں کی روزی روز روز عطا فرما۔ (یعنی روزانہ بس اتنی روزی دے جو دن بھر کے لیے اس کو کافی ہو جائے)۔" (ابن ماجہ)

فائدہ:...... معلوم ہوا کہ مال کی کثرت کو آپ نے پسند نہیں فرمایا گو وہ جائز ہے لیکن مال کی کثرت آخرت سے غافل کر دیتی ہے اور قیامت کے دن کثرت سے سوالات کا ذریعہ ہے اور حساب کی شدت کا سبب ہے۔ دوسرے شخص کو خوش ہو کر جو دعا دی وہ بقدرِ ضرورت روزی ملنے کی دی۔ معلوم ہوا کہ بقدرِ ضرورت روزی کو پسند فرمایا، چنانچہ اپنے اہل بیت کے لیے بھی یہی دعا فرمائی جیسا کہ اگلی روایت میں ہے۔

(۳۶/ ۲۸۶۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا. وَفِي رِوَايَةٍ كَفَافًا. رواه البخاري ومسلم والترمذي وابن ماجه

ترجمہ:...... "حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ کو ارشاد فرماتے سنا: اے اللہ! آلِ محمد کی روزی بقدر کفایت بنا (کہ نہ اتنی کم ہو کہ ضعف پیدا کرے اور نہ اتنی زیادہ کہ کھانے سے بچے)۔" (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

(۳۷/ ۲۸۶۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي وَإِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى مَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ، رواه مسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: آدمی کہتا ہے: میرا مال میرا مال، حالاں کہ اس کا مال صرف تین چیزیں ہیں: جو کھا کر ختم کیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا اللہ کے خزانہ میں صدقہ کر کے جمع کر دیا اس کے علاوہ جو رہ گیا وہ جانے والا ہے یعنی ہر شخص اس کو لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔" (مسلم)

(۳۸/ ۲۸۷۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوْقِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَيْهِ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ، وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ أَتُحِبُّوْنَ أَنَّهُ لَكُمْ قَالُوْا وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ حَيًّا لَكَانَ عَيْبًا فِيْهِ لِأَنَّهُ أَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ، رواه مسلم

[قوله كنفتيه أي عن جانبيه. والأسك بفتح الهمزة والسين المهملة أيضا وتشديد الكاف هو الصغير الأذن]

ترجمہ:...... "حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کا (ایک مرتبہ) بازار پر سے گزر ہوا، صحابہ آپ کے دائیں بائیں تھے۔ (راستے میں) آپ کا ایک چھوٹے کانوں والے بکری کے مرے ہوئے بچے پر گزر ہوا، آپ نے اس کو کان سے پکڑ کر فرمایا: تم میں سے کون ہے جو اس کو ایک درہم کے بدلے لے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: ہم میں سے کوئی اس کو کسی بھی عوض کے بدلہ لینا پسند نہ کرے گا، ہم اس کا کیا کریں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ یہ تمہارا ہو جائے؟ عرض کیا: اللہ کی قسم! اگر زندہ بھی ہوتا تو اس میں عیب تھا۔ اس لیے کہ یہ چھوٹے کان والا ہے، چہ جائیکہ یہ مرا ہوا ہے۔ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ شانہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل اور بے وقعت ہے جتنی یہ مردہ بکری تمہارے نزدیک ہے۔" (مسلم)

(۳۹/ ۲۸۷۱) وَفِي رِوَايَةٍ لِلطَّبَرَانِي مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ أَيْضًا نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَلَوْ كَانَتْ تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ لَمْ يُعْطِهَا إِلَّا لِأَوْلِيَائِهِ وَأَحْبَابِهِ مِنْ خَلْقِهِ۔[1]

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمر سے روایت میں یہ بھی اضافہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا رائی کے دانے کے برابر بھی (قابل قدر) ہوتی تو یہ دنیا صرف اپنے اولیاء اور محبوب بندوں کو ہی دیتے۔" (طبرانی)

(۴۰/ ۲۸۷۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ، رواه ابن ماجه والترمذي وقال حديث حسن صحيح

ترجمہ:...... "حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اگر دنیا کی وقعت اللہ تعالیٰ شانہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ بھی پانی کا نہ پلاتے۔" (ابن ماجہ، ترمذی)

---

[1] الدمنة بكسر الذال هي مجتمع الدمن وهو السرجين الملبد بعضه على بعض، والسخلة الأنثى من ولد الضأن. وقوله فلا ألفينها بالفاء وتشديد النون أي فلا أجدنها.

(۲۳/ ۴۸۶۳) وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ قَوْمٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ أَلَكُمْ طَعَامٌ قَالُوْا نَعَمْ! قَالَ فَلَكُمْ شَرَابٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَتُبَرِّدُوْنَهُ قَالُوْا نَعَمْ! قَالَ فَإِنَّ مَعَادَهُمَا كَمَعَادِ الدُّنْيَا يَقُوْمُ أَحَدُكُمْ إِلَى خَلْفِ بَيْتِهِ فَيُمْسِكُ أَنْفَهُ مِنْ نَتْنِهِ. رواه الطبراني ورواته محتج بهم في الصحيح

ترجمہ:...... ”حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس کھانا ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے لیے پینے کا پانی ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: اس کو ٹھنڈا بھی کرتے ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا: ان کا انجام دنیا کے انجام کی طرح ہے اور وہ ایسے کہ (جب کھانا اور پانی سڑ کر خراب ہو کر بدبودار ہو جاتا ہے) تم اپنے گھر کے پیچھے بدبو کی وجہ سے ناک پکڑے کھڑے رہتے ہو (یعنی جیسے کھانا پینا ایک وقت تک ٹھیک رہتا ہے پھر سڑ کر بدبودار ہو جاتا ہے ایسے ہی دنیا ایک وقت تک آباد ہے بعد میں ساری دنیا فنا ہو جائے گی)۔“ (طبرانی)

(۲۴/ ۴۸۶۴) وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ضَحَّاكُ مَا طَعَامُكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اللَّحْمُ وَاللَّبَنُ، قَالَ ثُمَّ يَصِيْرُ إِلَى مَاذَا قَالَ إِلَى مَا قَدْ عَلِمْتَ، قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى ضَرَبَ مَا يَخْرُجُ مِنِ ابْنِ آدَمَ مَثَلًا لِلدُّنْيَا. رواه أحمد ورواته رواة الصحيح إلا علي بن زيد بن جدعان

ترجمہ:...... ”حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: اے ضحاک! تمہارا کھانا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! گوشت اور دودھ۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر آخر میں وہ کیا بنتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: وہی جو آپ جانتے ہیں (یعنی آدمی کھاتا ہے وہ فضلہ اور گندگی بن کر آدمی کے پیٹ سے خارج ہو جاتا ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا کی وہی مثال بیان کی ہے جو ابن آدم کے پیٹ سے گندگی نکلتی ہے (یعنی ساری دنیا گندگی اور بدبودار ہے)۔“ (احمد)

(۲۶/ ۴۸۶۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ. رواه ابن ماجه والبيهقي والترمذي وقال حديث حسن

ترجمہ:...... ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے، اس پر خدا کی پھٹکار ہے اور اس کے لیے رحمت سے محرومی ہے سوائے اللہ کی یاد کے اور ان چیزوں کے جس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق اور واسطہ ہے اور سوائے عالم اور متعلم کے۔“ (ابن ماجہ، بیہقی، ترمذی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں صرف وہی چیزیں اور وہی اعمال اللہ کی رحمت کے لائق ہیں جن کا اللہ تعالیٰ سے اور دین سے کوئی تعلق ہو خواہ بلاواسطہ ہو یا بالواسطہ، لیکن جو چیزیں اور جو اعمال واشغال اللہ سے اور دین سے بالکل بے تعلق ہیں (اور اصل دنیا انہی کا نام ہے) وہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور اور محروم اور قابل لعنت ہیں۔ لہٰذا انسان کی زندگی اگر اللہ کی یاد اور اس کے تعلق سے اور دین کے علم اور اس کے تعلم سے خالی ہے تو وہ رحمت کی مستحق نہیں بلکہ لعنت کے قابل ہے۔ (از معارف الحدیث باختصار، ابن ماجہ، بیہقی، ترمذی)

(۲۷/ ۴۸۶۶) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ أَخِيْ بَنِيْ فِهْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أُصْبُعَهُ هٰذِهِ فِي الْيَمِّ وَأَشَارَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بِالسَّبَّابَةِ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ. رواه مسلم

ترجمہ:...... ”حضرت مستورد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں بس ایسی ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنی ایک انگلی دریا میں ڈال کر نکال لے اور پھر دیکھے کہ پانی کی کتنی مقدار اس میں لگ کر آئی ہے۔“ (مسلم)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ دنیا آخرت کے مقابلے میں اتنی ہی بے حیثیت اور بے حقیقت ہے جتنا کہ دریا کے مقابلے میں انگلی پر لگا ہوا پانی۔

اور دراصل یہ مثال بھی صرف سمجھانے کے لیے دی گئی ہے ورنہ فی الحقیقت دنیا کو آخرت کے مقابلہ میں یہ نسبت بھی نہیں ہے، دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب محدود اور متناہی ہے اور آخرت لامحدود اور لامتناہی ہے اور ریاضی کا مسلم مسئلہ ہے کہ محدود ومتناہی اور لامحدود اور غیر متناہی کے درمیان کوئی نسبت نہیں ہوتی جب حقیقت یہ ہے تو وہ شخص بڑا ہی محروم اور بہت ہی گھاٹے میں رہنے والا ہے جو دنیا کو حاصل کرنے کے لیے تو خوب جدوجہد کرتا ہے مگر آخرت کی تیاری کی طرف سے بے فکر اور بے پرواہ ہے۔ (از معارف)

(۴۹/ ۴۸۷۷) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى، رواه أحمد وَرُوَاته ثِقات وَالْبَزَّار وابن حبان في صحيحه وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الزُّهْدِ وَغَيْرِهِ كلهم من رواية المطلب بن عبد الله بن حنطب عَنْ أَبِي مُوسَى وَقَالَ الْحَاكِمُ صحيح على شرطهما۔

قَالَ الْحَافِظُ المطلب لم يسمع من أبي موسى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

ترجمہ:...... "حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا کو اپنا محبوب ومطلوب بنائے گا وہ اپنی آخرت کا ضرور نقصان کرے گا اور جو کوئی آخرت کو محبوب بنائے گا وہ اپنی دنیا کا ضرور نقصان کرے گا (جب دنیا وآخرت میں سے ایک کو محبوب بنانے سے دوسرے کا نقصان برداشت کرنا لازم اور ناگزیر ہے، تو عقل ودانش کا تقاضا یہی ہے کہ) فنا ہو جانے والی دنیا کے مقابلہ میں باقی رہنے والی آخرت اختیار کرو۔" (احمد، بزار، صحیح ابن حبان، حاکم، بیہقی)

(۵۰/ ۴۸۷۸) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَشْعَرِيِّينَ لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حُلْوَةُ الدُّنْيَا مُرَّةُ الْآخِرَةِ وَمُرَّةُ الدُّنْيَا حُلْوَةُ الْآخِرَةِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا: اے اشعریوں کی جماعت! جو حاضر ہے وہ غائب تک یہ حدیث پہنچا دے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا دنیا کی حلاوت اور مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔" (حاکم)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ نفس کے نزدیک جو ناجائز خواہشات ہیں ان کا اتباع کرنے اور ان کے پورا کرنے میں وقتی دنیا کی لذت اور مزہ ہے لیکن اس کے بعد آخرت کا عذاب ہے، اور اعمال صالحہ کے کرنے میں دنیا کا مجاہدہ ہے لیکن اس کے بعد آخرت میں ہمیشہ کے مزے اور راحتیں ہیں۔

(۵۱/۴۸۷۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أشرب حب الدُّنْيَا التاط مِنْهَا بِثَلَاثٍ شقاء لا ينفد عناه وحرص لا يبلغ غناه وأمل لا يبلغ منتهاه فَالدُّنْيَا طَالِبَةٌ وَمَطْلُوبَةٌ فَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا طَلَبَتْهُ الْآخِرَةُ حَتَّى يُدْرِكَهُ الْمَوْتُ فَيَأْخُذَهُ وَمَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ طلبته الدُّنْيَا حَتَّى يَسْتَوْفِيَ مِنْهَا رزقه. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کو دنیا کی محبت پلا دی گئی وہ تین چیزوں کے ساتھ مل جائے گا: ① ۔ ایسی بدبختی جس کی مشقت اور تھکاوٹ ختم نہ ہو۔ ② ۔ ایسی حرص اور لالچ جس کی بے پرواہی اور استغناء تک نہ پہنچ سکے (یعنی اس سے خلاصی حاصل نہ کر سکے)۔ ③ ۔ اور ایسی آرزو جس کی انتہاء کو نہ پہنچ سکے، دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی، لہٰذا جس نے دنیا کو طلب مطلوب بنایا آخرت اس کو طلب کرے گی، یہاں تک کہ موت اس کو آ پکڑے گی اور جس نے آخرت کو مطلوب بنایا دنیا

اس کو طلب کرے گی اور اس کی تلاش میں (پیچھے پیچھے) آئے گی، یہاں تک کہ وہ دنیا سے اپنا حصہ (جو اللہ نے اس کے لیے لکھا ہے) حاصل کر لے۔" (طبرانی)

(۵۳/۲۸۸۰) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ. رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ وہ دو بھوکے بھیڑیے جو بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیے گئے ہوں، ان بکریوں کو اس سے زیادہ تباہ نہیں کر سکتے جتنا آدمی کے دین کو مال اور عزت وجاہ کی حرص تباہ کرتی ہے۔" (ترمذی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... حدیث بالا کی مراد یہ ہے کہ حب مال اور حب جاہ آدمی کے دین کو اور اللہ کے ساتھ اس کے تعلق کو اس سے زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں، جتنا کہ بکریوں کے کسی ریوڑ میں چھوٹے ہوئے بھوکے بھیڑیے ان بکریوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ (از معارف)

(۵۲/ ۲۸۸۱) وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا: لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ. رواه البيهقي في كتاب الزهد

ترجمہ:...... "حضرت انس رضی اللہ عنہ مرفوعاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کیا کوئی ایسا ہے کہ پانی پر چلے اور اس کے پاؤں نہ بھیگیں؟ عرض کیا گیا: ایسا تو نہیں ہو سکتا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اسی طرح دنیا دار گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔" (بیہقی فی کتاب الزہد فی شعب الایمان)

فائدہ:...... دنیا دار سے مراد وہی شخص ہے جو دنیا کو مقصود ومطلوب بنا کر اس میں لگے ایسا شخص گناہوں سے کہاں محفوظ رہ سکتا ہے لیکن اگر وہ مقصود ومطلوب اللہ کی رضا اور آخرت کو بنائے اور دنیا کی مشغولی کو بھی وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی فلاح کا ذریعہ بنائے تو وہ شخص دنیا دار نہ ہوگا اور دنیا میں بظاہر پوری مشغولی کے باوجود وہ گناہوں سے محفوظ بھی رہ سکے گا۔ (از معارف)

(۵۷/ ۲۸۸۲) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ. رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وابن حبان في صحيحه والحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: ہر امت کے لیے کوئی خاص آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی خاص آزمائش مال ہے۔" (ترمذی، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۵۸/ ۲۸۸۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ. رواه أحمد والبيهقي، وزاد ومال من لا مال له. وإسنادهما جيد

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا گھر ہے اس کا جس کا (آخرت میں) کوئی گھر نہ ہو اور اس کو وہی سمیٹنے میں لگا رہتا ہے جس کی عقل نہ ہو (یعنی دنیا میں اتنا انہماک کہ آخرت سے غافل ہو جائے بے وقوفی ہے کہ محدود اور فانی میں مشغول ہو کر لامحدود اور لامتناہی زندگی جو آخرت کی ہے اس سے غافل رہا۔" (احمد، بیہقی)

(۶۳/ ۲۸۸۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِيْ بِجِزْيَتِهَا فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُوْمِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهُ

فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قدم بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ قَالُوْا أجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَبْشِرُوْا وأملوا ما يسركم فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ أَخْشٰى أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا فتهلككم كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ. رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت عمرو بن عوف ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح ؓ کو بحرین بھیجا تاکہ وہاں سے جزیہ وصول کر کے لائیں، چنانچہ وہ (نبی کریم ﷺ کی خدمت میں) بحرین کے بہت سامال لے کر آئے۔ انصاری صحابہؓ نے جب یہ خبر سنی کہ ابوعبیدہؓ آئے ہیں تو (کثرت سے) فجر کی نماز نبی کریم ﷺ کے ساتھ پڑھی، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر واپس تشریف لے جانے لگے تو انصار کا مجمع سامنے آ گیا تو آپ نے مجمع کو دیکھ کر تبسم فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میرے خیال میں اس مال کی خبر سن کر تم آئے ہو جو ابوعبیدہ ؓ بحرین سے لائے ہیں، انہوں نے عرض کیا: بے شک یا رسول اللہ! اسی لیے حاضر ہوئے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم خوشخبری حاصل کرو کہ عنقریب مال بہت زیادہ ہونے والا ہے اور جس چیز سے تم خوش ہوتے ہو (یعنی مال) اس کی امید رکھو (کہ وہ تمہارے پاس بہت زیادہ آنے والا ہے) اللہ کی قسم! میں تمہارے فقر و فاقہ سے خائف نہیں ہوں لیکن مجھے اس کا ڈر ہے کہ تمہارے اوپر دنیا پھیل پڑے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر وہ پھیل چکی ہے اور پھر تم اس میں دل لگا بیٹھو (اور اس کے سمیٹنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو جس کی وجہ سے وہ تم کو بھی اسی طرح ہلاک کر دے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر چکی ہے۔" (بخاری، مسلم)

(۶۳/ ۲۸۸۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الْفَقْرَ وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ التَّكَاثُرَ وَمَا أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الْخَطَأَ وَلٰكِنْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ التَّعَمُّدَ. رواه أحمد ورواته محتج بهم في الصحيح وابن حبان في صحيحه والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا بلکہ تم پر مال کی بہتات اور کثرت سے ڈرتا ہوں اور تم پر خطا اور غلطی کرنے سے نہیں ڈرتا (کہ وہ تو معاف ہے) بلکہ تم پر جان بوجھ کر (نافرمانی کرنے سے) ڈرتا ہوں۔" (احمد، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۶۶/ ۲۸۸۶) وَعَنْ عوف بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَصحابه فَقَالَ الْفَقْرَ تَخَافُوْنَ أَوِ الْعَوَزَ أَمْ تُهِمُّكُمُ الدُّنْيَا فَإِنَّ اللّٰهَ فَاتِحٌ عَلَيْكُمْ فَارِسَ وَالرُّوْمَ وتصب عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صبًا حَتّٰى لَا يُزِيْغَكُمْ بَعْدُ أَنْ زِغْتُمْ إِلَّا هِيَ. رواه الطبراني وفي إسناده بقية ۔ [العوز بفتح العين والواو هو الحاجة]

ترجمہ:...... "حضرت عوف بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ میں (خطبہ کے لیے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا تم فقر سے ڈرتے ہو یا ضرورت اور حاجت (کے پورا نہ ہونے کا ڈر ہے) یا دنیا تم کو مغموم و پریشان کرتی ہے؟ (فقر سے اور ضرورتوں اور حاجتوں کے پورا نہ ہونے سے نہ ڈرو) بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر روم و فارس کو فتح کرے گا اور دنیا کی تم پر بہت بہتات ہوگی یہاں تک کہ راہ حق سے بھٹکانے والی تمہارے بھٹکنے کے بعد یہی دنیا بنے گی۔" (طبرانی)

(۶۸/ ۲۸۸۷) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّيْطَانُ لَعَنَهُ اللّٰهُ لَنْ يَسْلَمَ مِنِّيْ صَاحِبُ الْمَالِ مِنْ إِحْدٰى ثَلَاثٍ أَغْدُوْ عَلَيْهِ بِهِنَّ وَأَرُوْحُ أَخْذِهِ مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ وَإِنْفَاقِهِ فِيْ غَيْرِ حَقِّهِ وَأُحَبِّبُهُ إِلَيْهِ فَيَمْنَعُهُ مِنْ حَقِّهِ. رواه الطبراني بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان ملعون نے کہا تھا مجھ سے مال والا بچ نہیں سکتا اس کو تین باتوں میں سے ایک میں پھانس کر رہوں گا مال والے کے پاس صبح و شام یہ تین چیزیں لے کر جایا کروں گا۔

① ایک تو یہ کہ وہ مال ناجائز طریقہ سے حاصل کرے۔ ② دوسرے غلط طریقے سے اور غلط جگہ خرچ کرے۔ ③ تیسرے مال کو اس کا ایسا محبوب اور پسندیدہ بنادوں گا کہ وہ مال کا حق ادا نہ کرے۔" (طبرانی)

(۶۹/ ۲۸۸۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي النَّاسَ عطاءهم فجاءه رجل فأعطاه ألف دِرْهَمٍ ثُمَّ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ وَهُمَا مُهْلِكَاكُمْ. رواه البَزَّار بإسْنَاد جيد

ترجمہ: ..... "حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ لوگوں کو عطیات دیا کرتے تھے، ایک شخص ان کے پاس آیا، اس کو انہوں نے ایک ہزار درہم دے کر فرمایا اس کو لے لو، کیوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا تھا تم سے پہلے لوگوں کو دینار ودرہم ہی نے ہلاک کیا تھا اور یہی تم کو بھی ہلاک کریں گے۔" (بزار)

(۷۰/ ۲۸۸۹) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْأَغْنِيَاءَ وَالنِّسَاءَ رواه أحمد بإسْنَاد جيد

ترجمہ: ..... "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت میں جھانکا تو اکثر اس میں فقراء کو دیکھا اور دوزخ میں جھانکا تو اکثر اہل دوزخ مال والوں اور عورتوں کو دیکھا۔" (احمد)

(۷۱/ ۲۸۹۰) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حوله فَقَالَ إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ ما يفتح اللّٰه عَلَيْكُم من زهرة الدُّنْيَا وزينتها. رواه البُخَارِي وَمُسْلِم في حديث

ترجمہ: ..... "حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھ گئے آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم سے اس چیز کا ڈر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ تم پر دنیا کی رونق اور زینت کو کھول دے گا (اس میں مدہوش ہو کر آخرت سے غافل ہو جاؤ گے)۔" (بخاری، مسلم)

(۷۲/ ۲۸۹۱) وَعَنْ أَبِيْ سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِنْدَه نَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ فَأَرْسَلَ عمر إِلَى سَفَطٍ أُتِيَ بِهِ مِنْ قَلْعَةِ الْعِرَاقِ فَكَانَ فِيْهِ خَاتَمٌ فَأَخَذَهُ بَعْضُ بَنِيْهِ فَأَدْخَلَهُ فِيْ فِيْهِ فانتزعه عمر مِنْهُ ثُمَّ بَكَى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ عِنْدَهُ لِمَ تَبْكِيْ وَقَدْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَأَظْهَرَكَ عَلَى عَدُوِّكَ وَأَقَرَّ عَيْنَكَ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُفْتَحُ الدُّنْيَا عَلَى أَحَدٍ إِلَّا أَلْقَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أُشْفِقُ مِنْ ذٰلِكَ. رواه أحمد بإسْنَاد حسن وَالْبَزَّار وَأَبُوْ يعلى۔

[السفط بسين مهملة وفاء مفتوحتين هو شيء كالقفة أو كالجوالق]

ترجمہ: ..... "ابوسنان دولی سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے، ان کے پاس مہاجرین اولین میں کچھ لوگ تھے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق کے قلعہ سے (فتح ہونے کے بعد) آئی ہوئی ایک ٹوکری منگوائی جس میں ایک انگوٹھی تھی جس کو ان کے کسی بیٹے نے لے لی تھی اور اپنے منہ میں رکھ لی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کھینچ کر نکالی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو دیے، بعض حاضرین نے کہا: کیوں روتے ہیں؟ حالاں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر تو فتوحات کی ہیں اور آپ کو دشمن پر غلبہ دیا اور آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد فرماتے سنا: دنیا کی فتوحات جن پر بھی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کے درمیان دشمنی اور بغض کو قیامت تک ڈال دیتا ہے اور میں اسی سے ڈر رہا ہوں۔" (احمد)

(۷۷/ ۲۸۹۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ إِذْ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فِيهِ جفاء فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أكلتنا الضبع فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غير ذلك أخوف عَلَيْكُمْ حِيْنَ تُصَبُّ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا صَبًّا فَيَا لَيْتَ أُمَّتِي لَاتَلْبَسُ الذَّهَبَ، رواه أحمد والبزار ورواة أحمد رُواة الصحيح۔

[الضبع بضاد معجمة مفتوحة وباء موحدة مضمومة هي السنة المجدبة]

ترجمہ:...... "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی جس کے مزاج میں اکھڑ پن تھا اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں تو قحط سالی نے کھالیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تو تم پر اس کے علاوہ دوسری چیز کا ڈر ہے جس وقت تم پر دنیا خوب بہادی جائے گی، کاش کہ میری امت سونا نہ پہنے۔" (احمد، بزار)

(۷۸/ ۲۸۹۳) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنَا لِفِتْنَةِ السَّرَّاءِ أَخْوَفُ عَلَيْكُمْ مِنْ فِتْنَةِ الضَّرَّاءِ إِنَّكُمُ ابْتُلِيتُمْ بِفِتْنَةِ الضَّرَّاءِ فَصَبَرْتُمْ وَإِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ، رواه أبويعلى والبزار وفيه راو لم يسم وبقية رُواته رُواة الصحيح

ترجمہ:...... "حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے خوشحالی کی آزمائش کا تم پر بنسبت تنگ حالی کی آزمائش کے زیادہ ڈر ہے، تم کو تنگ حالی (فقر وفاقہ) کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا تم نے اس پر صبر کیا (اس میں کامیاب ہوگئے) اور بلاشبہ دنیا (ظاہر میں) میٹھی اور سرسبز ہے (اب دوسری آزمائش شروع ہوگی)۔" (ابویعلی، بزار)

(۷۹/ ۲۸۹۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِلُّوا الدُّخُوْلَ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعَمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مال والوں کے پاس کم سے کم جایا کرو یہ زیادہ لائق ہے اس کے کہ تم اللہ کی نعمتوں کو حقیر نہیں سمجھو گے (ورنہ بلاضرورت مال داروں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے ان کی ثروت اور دولت کو دیکھ کر تمہارے پاس جو اللہ کی نعمتیں ہیں اس کو حقیر سمجھنے لگ جاؤ گے۔" (حاکم)

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کا دنیا کی چیزوں کو بقدر ضرورت استعمال کرنا اور ان کے گزران معیشت کا بیان

(۸۰/ ۲۸۹۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے نے کبھی تین دن مسلسل پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اٹھالیے گئے۔" (بخاری، مسلم)

(۸۲/ ۲۸۹۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبِيْتُ اللَّيَالِي الْمُتَتَابِعَةَ وَأَهْلُهُ طَاوِيًا لَا يَجِدُوْنَ عَشَاءً وَإِنَّمَا كَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمُ الشَّعِيْرَ، رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پے در پے مسلسل اس حال میں راتیں گزارتے کہ آپ اور آپ کے گھر والے خالی پیٹ فاقے سے رہتے تھے، کیوں کہ رات کا کھانا نہیں پاتے تھے (اور جب کھاتے) تو ان کا رات کا کھانا عام طور سے بس کی روٹی ہوتی تھی۔" (ترمذی)

(۸۳/ ۲۸۹۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ محمد ﷺ (اور آپ) کے گھر والوں نے متواتر دو دن جو کی روٹی سے بھی پیٹ نہیں بھرا حتیٰ کہ آپ کی وفات ہوگئی۔" (بخاری، مسلم)

(۸۳/ ۲۸۹۸) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَزَيْتٍ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

ترجمہ:...... "حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا اور آپ نے روٹی اور روغن زیتون سے دن میں دو مرتبہ بھی کبھی پیٹ نہیں بھرا۔" (مسلم)

(۸۵/ ۲۸۹۹) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ مَسْرُوْقٌ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِيْ بِطَعَامٍ فَقَالَتْ مَا أَشْبَعُ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلَّا بَكَيْتُ. قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِيْ فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ.

ترجمہ:...... "مسروق کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آیا انہوں نے میرے لیے کھانا منگوایا، حضرت عائشہ کہنے لگیں کہ جب شکم سیر ہوکر کھا کر رونا چاہوں تو رو سکتی ہوں، میں نے کہا کیوں؟ کہنے لگیں مجھے وہ حالت یاد آجاتی ہے جس حالت پر رسول اللہ ﷺ نے دنیا سے مفارقت اختیار کی تھی اللہ کی قسم ایک دن میں دو وقت کی روٹی اور گوشت سے آپ شکم سیر نہیں ہوئے۔" (ترمذی)

(۸۶/ ۲۹۰۰) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً مُتَوَالِيَةً وَلَوْ شِئْنَا لَشَبِعْنَا وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُؤْثِرُ عَلٰى نَفْسِهٖ.

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ تین دن متواتر شکم سیر نہیں ہوئے اگر ہم چاہتے تو شکم سیر ہو سکتے تھے لیکن آپ ایثار سے کام لیتے (اپنا حصہ دوسروں کو کھلا دیتے)۔" (بیہقی)

(۸۷/ ۲۹۰۱) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَاوَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ شَعِيْرٍ فَقَالَ لَهَا هٰذَا أَوَّلُ طَعَامٍ أَكَلَهُ أَبُوْكِ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. رواه أحمد والطبراني

وَزَادَ فَقَالَ مَا هٰذِهٖ فَقَالَتْ قُرْصٌ خَبَزْتُهُ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِيْ حَتّٰى أَتَيْتُكَ بِهٰذِهِ الْكِسْرَةِ. فَقَالَ فَذَكَرَهُ رُوَاتُهُمَا ثِقَاتٌ

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ کو ایک جو کی روٹی کا ٹکڑا دیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پہلا کھانا ہے جو تین دن کے بعد تمہارے والد نے کھایا ہے۔ (احمد، طبرانی)

ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ آپ نے حضرت فاطمہ سے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یہ روٹی کی ٹکیہ میں نے پکائی تھی، میرے جی نے گوارا نہ کیا کہ میں خود کھالوں، یہاں تک کہ میں آپ کے پاس لے آئی۔"

(۸۸/ ۲۹۰۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ سُخْنٍ فَأَكَلَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا دَخَلَ بَطْنِيْ طَعَامٌ سُخْنٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا. رواه ابن ماجه بإسناد حسن والبيهقي بإسناد صحيح

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گرم کھانا لایا گیا آپ نے تناول فرمایا جب کھانا کھا چکے تو فرمایا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں میرے پیٹ میں گرم کھانا اتنے اتنے دنوں سے نہیں گیا۔" (ابن ماجہ، بیہقی)

فائدہ:...... یہ ہے سید الکائنات علیہ الف الف تحیات کا گزران معیشت کہ باوجود محبوب خدا ہونے اور دنیا کے جواہرات و معادن آپ پر پیش

کیے جانے کے باختیار خود فقر وتنگدستی کو پسند کیا کہ ناداری کو بالذات شرف حاصل ہے تونگری پر، اور ہر چند کہ خیبر فتح ہونے پر اکثر فقراء مسلمین کو شکم سیر کھجور ملنے لگی تھی اور نبی کریم ﷺ بھی سال بھر کفایت کرنے والی مقدار بصورت نفقہ تمام ازواج مطہرات کے گھر ڈلوا دیا کرتے تھے مگر ازواج بھی آخر آپ ہی کی ازواج تھیں، اس لیے وہ سب ذخیرہ مہمانوں اور مساکین میں جلد خرچ ہو جاتا اور گزران کی صورت وہی تنگی کی رہتی تھی جو محبوب خدا کو محبوب تھی کہ نہ دو وقت سیر ہو کر کھایا، نہ کھجور و پانی کے علاوہ مہینوں کچھ پکانے اور آگ سلگانے کی نوبت آئی روٹی بھی ملتی تو اکثر جو کی اور اس کے ساتھ سالن تھا تو روغن زیتون، اور وہ بھی دو وقت متواتر نہ ملا۔ آج ایک بدحال سے بدحال فقیر بھی اس گزران کے سامنے دولت مند اور بندۂ عیش بنا ہوا ہے مگر پھر بھی بانگ ترقی بلند اور مسلمانوں کے افلاس کو عذاب خدا سمجھا جا رہا ہے جس کا بڑا سبب یہ ہے کہ اللہ و رسول کی محبت اخروی نعمتوں کی لذت ان کے حصول کا یقین اور فانی و باقی میں امتیاز کا نور حاصل نہیں کہ اس سے فقر میں مزہ آتا اور دولت کے بکھیڑوں سے وحشت ہوا کرتی ہے اور اس لحاظ سے ناداری بے شک! عذاب ہے کہ دین کے ساتھ دنیا سے بھی محرومی ہے مگر افسوس تو اس بات کا ہے کہ دولت وسلطنت کو دین وایمان سمجھ کر نصرانیت اور عیسائیت کو محبوب بنایا جا رہا ہے، حالاں کہ اسی سید الزاہدین پیغمبر کے غلامان آستانہ نے صد ہا برس سلطنتیں بھی کی ہیں اور ان کے خزانوں میں اتنا مال رہا ہے کہ رات دن لٹاتے تھے مگر ختم نہ ہوتا تھا اصل تو یہ ہے کہ دنیوی ترقیات بھی اسلام ہی کا حصہ ہیں مگر اسلام کی اصل دولت اللہ کی خوشنودی اور اخروی نعمتیں ہیں جن کے لیے دنیا سے زہد و بے رغبتی لازم ہے اس لیے نبوی تعلیم نے اس پر زور دیا ہے کہ ترقی کرتا ہوا بادشاہ بھی بنے تو اپنی گزران کے لیے فقیرانہ شاہی کو عزت سمجھے۔ (از درر الفرائد)

(۹۰/ ۴۹۰۳) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا، قُلْتُ لَا يَارَبِّ وَلٰكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا وَقَالَ ثَلَاثًا أَوْ نَحْوَ هٰذَا فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ، رواه الترمذي من طريق عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن القاسم عنه وقال حديث حسن

ترجمہ:...... "حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے میرے سامنے یہ بات رکھی کہ وہ میرے لیے مکہ کی وادی کو (یا اس کے سنگریزوں کو) سونا بنا دے، میں نے عرض کیا: میرے رب! یہ میں اپنے لیے نہیں مانگتا بلکہ میں (ایسی ناداری اور غریبی کی حالت میں رہنا پسند کرتا ہوں، کہ) ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں، اور ایک دن بھوکا رہوں، تو جب مجھے بھوک لگے تو آپ کے سامنے عاجزی اور گریہ وزاری کروں، اور جب آپ کی طرف سے مجھے کھانا ملے اور میرا پیٹ بھرے، تو میں آپ کی حمد اور آپ کا شکر کروں۔" (ترمذی)

فائدہ:...... معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فقر و فاقہ کی جس حالت میں زندگی گزاری وہ اپنے لیے خود آپ نے پسند کی تھی اور اپنے لیے اللہ سے آپ نے خود اس کو مانگا تھا۔ (از معارف)

(۹۱/ ۴۹۰۴) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَلَا أَهْلُهُ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ، رواه البزار بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے پردہ فرما گئے نہ آپ نے اور نہ آپ کے گھرانے نے جو کی روٹی سے سیر ہو کر کھایا۔" (بزار)

(۹۲/ ۴۹۰۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبٰى أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ، رواه البخاري والترمذي۔ [مصلية أي مشوية]

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا گزر کچھ لوگوں پر ہوا جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی ہوئی تھی، انہوں نے کھانے کے لیے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دعوت دی، انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے اس حال میں پردہ فرما گئے کہ جو

کی روٹی سے پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔" (بخاری، ترمذی)

فائدہ:...... اگرچہ اس بھنی ہوئی بکری کا گوشت کھانا جائز تھا لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا کھانا یاد آگیا جس کی وجہ سے کھانے کے لیے طبیعت آمادہ نہ ہوئی۔

(۹۵/ ۲۹۰۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كَانَ يَبْقٰى عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ قَلِيْلٌ وَلَا كَثِيْرٌ. رواه الطبراني بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دسترخوان پر جو کی روٹی نہ تھوڑی نہ زیادہ بچتی تھی (کہ وہ جو کی روٹی اتنی مقدار میں ہوتی کہ اس سے پیٹ نہیں بھرتا تھا تو کیسے بچتی)۔" (طبرانی)

(۹۷/ ۲۹۰۷) وللترمذی وحسنه من حديث أبي أمامة قَالَ مَا كَانَ يفضل عَنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزُ الشَّعِيْرِ

ترجمہ:...... "حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے گھرانے سے جو کی روٹی نہیں بچتی تھی۔" (ترمذی)

(۹۸/ ۲۹۰۸) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ مُتَغَيِّرًا فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ مَا لِي أَرَاكَ مُتَغَيِّرًا قَالَ مَا دَخَلَ جَوْفِي مَا يَدْخُلُ جَوْفَ ذَاتِ كَبِدٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ. قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا يَهُوْدِيٌّ يَسْقِي إِبِلًا لَهُ فَسَقَيْتُ لَهُ عَلٰى كُلِّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ فَجَمَعْتُ تَمْرًا فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ لَكَ يَا كَعْبُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتحبني يا كعب قُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ نعم! قَالَ إِنَّ الْفَقْرَ أسرع إلى من يحبني مِنَ السَّيْلِ إلى معادنه وَإِنَّهُ سيصيبك بلاء فأعد له تجفافا. قَالَ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ما فعل كعب قَالُوْا مريض فخرج يمشي حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أبشر يا كعب فَقَالَتْ أمه هَنِيْئًا لَكَ الْجَنَّةُ يا كعب فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من هذه المتألية عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْتُ هِيَ أُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ ما يدريك يا أم كعب لَعَلَّ كَعْبًا قَالَ مَا لَا يَنْفَعُهُ وَمَنَعَ مَا لَا يُغْنِيْهِ. رواه الطبراني ولا يحضرني الآن إسناده إلا أن شيخنا الحافظ أبا الحسن رحمه الله كان يقول إسناده جيد

ترجمہ:...... حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ (بھوک کی شدت سے) بدلا ہوا ہے میں نے عرض کیا: میرے باپ آپ پر قربان میں آپ کے رنگ کو بدلا ہوا کیوں دیکھ رہا ہوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پیٹ میں تین دن سے کوئی لقمہ نہیں گیا جو کوئی جاندار کھاتا ہو حضرت کعب کہتے ہیں میں گیا تو ایک یہودی اونٹ کو پانی دے رہا تھا چنانچہ میں نے (مزدوری کے طور پر) ہر ڈول کے بدلے ایک کھجور لینا طے کیا کچھ کھجوریں یوں جمع کر لیں۔ کھجوریں لے کر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دریافت فرمایا اے کعب! یہ کہاں سے لائے ہو؟ میں نے سب بتلایا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے کعب! مجھ سے محبت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا میرے باپ آپ پر قربان! جی ہاں! ارشاد فرمایا: فقر اس شخص کی طرف جو میرے سے محبت کرے اس سے بھی زیادہ لپکنے والا ہے جتنی رو ڈھلان کی طرف (تیزی سے آتی ہے) اور تمہیں آزمائش پہنچے گی اس کے لیے پاکھر تیار کرلو۔ پھر ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ان کو نہ پایا۔ دریافت فرمایا کعب کو کیا ہوا؟ لوگوں نے بتلایا بیمار ہیں نبی کریم ﷺ ان کے پاس چل کر تشریف لے گئے۔ ان سے فرمایا: اے کعب! خوشخبری ہو ان کی ماں نے کہا اے کعب! تمہیں جنت مبارک ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ کون اللہ پر قسم کھانے والی ہے۔ (جو یقین سے کہتی ہے کعب کے لیے جنت ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میری ماں ہے۔ ارشاد فرمایا: اے کعب کی ماں! تمہیں کیا معلوم! کعب نے (زندگی میں کوئی) ایسی بات کہہ دی ہو جو مفید نہ ہو (فضول و بے کار بات کردی ہو) اور ایسی چیز دینے سے انکار کردیا جو ان کے کام کی نہ ہو (بخل کیا ہو) لہٰذا کسی شخص کے متعلق جنتی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا البتہ امید کی جاسکتی ہے۔" (طبرانی)

فائدہ:...... میدان جنگ میں گھوڑے پر جھول ڈالی جاتی ہے جو اس کے بدن کو چھپالیتی ہے اور تلوار وغیرہ کی زد سے بچاتی ہے اس کو پاکھر بولتے ہیں مطلب یہ ہے کہ میرے ساتھ اگر محبت ہے تو محبوب کے رنگ میں رنگا جانا ضروری ہے کہ محبت کی خاصیت ہی یہی ہے لہٰذا میرے جیسے فقر وتنگ دستی میں پڑنا ہوگا کہ تو مجھے محبوب ہے، لہٰذا اسے چھپانے کے لیے صبر ورضا کی پاکھر تیار کرو کہ شکوہ بزبان حال بھی ظاہر نہ ہونے پائے۔ (از زرر)

(۹۹/ ۲۹۰۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتّٰى مَاتَ وَلَمْ يَأْكُلْ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتّٰى مَاتَ. وَفِي رِوَايَةٍ وَلَا رَأٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ. رواه البخاري

ترجمہ:...... "حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال تک کبھی میز پر نہیں کھایا اور نہ ہی انتقال تک کبھی باریک چپاتی کھائی۔ اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے کبھی بھی بھنی ہوئی بکری نہیں دیکھی۔" (بخاری)

(۱۰۰/ ۲۹۱۰) وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاسِي النَّاسَ بِنَفْسِهِ حَتّٰى جَعَلَ يُرَقِّعُ إِزَارَهُ بِالْأَدَمِ وَمَا جَمَعَ بَيْنَ غَدَاءٍ وَعَشَاءٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَاءً حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. رواه ابن أبي الدنيا في كتاب الجوع مرسلا

ترجمہ:...... "حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جان سے لوگوں کی مدد کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اپنی لنگی میں چمڑے کا پیوند لگالیا کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال تک کبھی تین دن تک صبح اور شام کا کھانا مسلسل نہیں کھایا۔" (ابن ابی الدنیا)

(۱۰۱/ ۲۹۱۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ فَقِيْلَ هَلْ كَانَ لَكُمْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلٌ قَالَ مَا رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِيْنِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ فَقِيْلَ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غير منخول قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ. رواه البخاري

[النقي هُوَ الْخُبْزُ الْأَبْيَضُ الْحَوَارِي. ثريناه بثاء مُثَلَّثَةٍ مَفْتُوحَةٍ وَرَاءٍ مُشَدَّدَةٍ بعدها مثناة ثُمَّ نون. أي بللناه وعجناه]

ترجمہ:...... "حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت سے لے کر انتقال تک کبھی میدہ نہیں دیکھا حضرت سہل ط سے پوچھا گیا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ لوگوں کے پاس چھلنی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت سے لے کر انتقال تک کبھی چھلنی نہیں دیکھی تھی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ لوگ جو کا آٹا بغیر چھانے ہوئے کیسے کھا لیتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم جو کو پیس کر اس پر پھونک مارتے جو اڑنا ہوتا وہ اڑ جاتا، باقی کو ہم گوندھ لیتے۔" (بخاری)

(۱۰۲/ ۲۹۱۲) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ. رواه مسلم والترمذي

ترجمہ:...... "حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کیا یہ بات نہیں ہے کہ تم جتنا چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو؟ (یعنی اپنی مرضی کے مطابق کھاتے پیتے ہو) میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا ہے کہ ان کو ردی اور خراب کھجوراتنی بھی نہیں ملتی تھی کہ جس سے وہ اپنا پیٹ بھر لیں۔" (مسلم، ترمذی)

(۱۰۳/ ۲۹۱۳) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِيْ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ. [الدقل بدال مهملة وقاف مفتوحتين هُوَ رَدِيءُ التَّمْرِ]

ترجمہ:...... "حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو (ان کے زمانے میں) جو دنیاوی فتوحات ملیں ان کا تذکرہ

فرمایا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ سارا دن بھوک کی بے چینی میں گزر جاتا تھا آپ ﷺ کو اتنی بھی ردی کھجور نہیں ملتی تھی جس سے اپنا پیٹ بھر لیں۔" (مسلم)

(۱۰۶/ ۲۹۱۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ كَانَ لَيَمُرُّ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَهِلَّةُ مَا يُسْرَجُ فِي بَيْتِ أَحَدٍ مِنْهُمْ سِرَاجٌ وَلَا يُوقَدُ فِيْهِ نَارٌ إِنْ وَجَدُوْا زَيْتًا ادَّهَنُوْا بِهِ، وَإِنْ وَجَدُوْا وَدَكًا أَكَلُوْهُ. رواه أبو يعلى ورواته ثقات إلا عثمان بن عطاء الخراساني وقد وثق

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے گھر والوں پر کئی چاند ایسے گزر جاتے تھے کہ نہ کسی گھر میں چراغ جلایا جاتا اور نہ آگ، اگر انہیں تیل مل جاتا تو اسے اپنے جسم پر لگا لیتے اور اگر چربی مل جاتی تو اسے کھا لیتے۔" (ابویعلی)

(۱۰۷/ ۲۹۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَرْسَلَ إِلَيْنَا آلُ أَبِي بَكْرٍ بِقَائِمَةِ شَاةٍ لَيْلًا فَأَمْسَكْتُ وَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَتْ فَأَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَطَعْتُ. قَالَ فَتَقُوْلُ لِلَّذِي تُحَدِّثُهُ هٰذَا عَلٰى غَيْرِ مِصْبَاحٍ. رواه أحمد ورواته رواة الصحيح والطبراني۔

وَزَادَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مِصْبَاحٍ قَالَتْ: لَوْ كَانَ عِنْدَنَا دُهْنٌ غَيْرَ مِصْبَاحٍ لَأَكَلْنَاهُ

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے ایک رات ہمارے ہاں بکری کی ایک ٹانگ بھیجی میں نے اس ٹانگ کو پکڑا اور نبی کریم ﷺ نے اس کے ٹکڑے کیے یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو پکڑا اور میں نے ٹکڑے کیے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جس سے بھی یہ حدیث بیان کرتیں اس سے یہ بھی فرماتیں کہ یہ کام چراغ کے بغیر ہوا، اور ایک روایت میں ہے کہ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے ام المؤمنین! (کیا یہ کام) چراغ کی روشنی میں ہوا تھا؟ انہوں نے کہا اگر ہمارے پاس چراغ جلانے کے لیے تیل ہوتا تو ہم اسے کھا لیتے۔" (احمد، طبرانی)

(۱۰۸/ ۲۹۱۶) وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ وَاللّٰهِ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوْقِدَ فِي أَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ. قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعِيْشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ فَكَانُوْا يُرْسِلُوْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهَا فَيَسْقِيْنَاهُ.

رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: اے میرے بھانجے! اللہ کی قسم! ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا، پھر تیسرا۔ دو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے اور نبی کریم ﷺ کے گھروں میں آگ بالکل نہ جلائی جاتی۔ میں نے کہا: اے خالہ جان! پھر آپ لوگوں کا گزارہ کیسے ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: دو کالی چیزوں پر کھجور اور پانی پر، البتہ نبی کریم ﷺ کے پڑوسی انصار تھے جن کے پاس دودھ والے جانور تھے وہ ان کا دودھ نبی کریم ﷺ کے پاس بھیج دیا کرتے تھے جو نبی کریم ﷺ ہمیں پلا دیا کرتے تھے۔" (بخاری، مسلم)

(۱۰۹/ ۲۹۱۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّا كُنَّا نَشْبَعُ مِنَ التَّمْرِ فَقَدْ كَذَبَكُمْ فَلَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ أَصَبْنَا شَيْئًا مِنَ التَّمْرِ وَالْوَدَكِ. رواه ابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جو تمہیں بیان کرے کہ ہم کھجور سے پیٹ بھر لیتے تو اس نے تم سے غلط کہا، جب رسول اللہ ﷺ نے قریظہ فتح کیا تب ہم نے کچھ کھجور اور چربی میں سے حصہ پایا۔" (صحیح ابن حبان)

(۱۱۰/ ۴۹۱۸) وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْعَ وَرَفَعْنَا ثِيَابَنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ عَلَى بُطُوْنِنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَرَيْنِ. رواه الترمذي

ترجمہ:...... "حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی اور (بھوک کی وجہ سے ہم لوگوں نے اپنے پیٹ پر ایک ایک پتھر باندھ رکھا تھا چنانچہ) ہم نے کپڑا اٹھا کر اپنا پیٹ دکھایا تو ہر ایک کے پیٹ پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا تھا آپ ﷺ نے اپنے پیٹ مبارک سے کپڑا اٹھایا تو آپ ﷺ کے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔" (ترمذی)

(۱۱۱/ ۴۹۱۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا وَقَدْ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ لِمَ عَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَهُ فَقَالُوْا مِنَ الْجُوْعِ فَذَهَبْتُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ أُمِّ سُلَيْمٍ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَسَأَلْتُ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَقَالُوْا مِنَ الْجُوْعِ فَدَخَلَ أَبُوْ طَلْحَةَ عَلَى أُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِيْ كِسَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٌ فَإِنْ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْدَهُ أَشْبَعْنَاهُ وَإِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ. فذكر الحديث رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک دن نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میں نے آپ کو بیٹھا ہوا پایا، آپ نے اپنے پیٹ مبارک کو کپڑے سے باندھ رکھا تھا، میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ مبارک کو کپڑے سے کیوں باندھ رکھا ہے، انہوں نے بتایا کہ بھوک کی وجہ سے چنانچہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا جو ام سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر تھے، میں نے عرض کیا: اباجان! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے اپنے پیٹ مبارک کو کپڑے سے زور سے باندھ رکھا ہے میں نے اپنے بعض ساتھیوں سے پوچھا، انہوں نے بتایا کہ بھوک کی وجہ سے (یہ سن کر) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میری والدہ کے پاس آئے اور پوچھا کہ کچھ (کھانے کی) چیز ہے؟ میری والدہ نے کہا: میرے پاس کچھ کھجوریں اور روٹی کے ٹکڑے ہیں اگر نبی کریم ﷺ تنہا ہمارے ہاں تشریف لے آئیں تو ہم پیٹ بھر کر آپ کو کھلا دیں گے اور اگر آپ ﷺ کے ساتھ دوسرا کوئی آ گیا تو کم پڑ جائے گا۔" (بخاری، مسلم)

(۱۱۲/ ۴۹۲۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَجِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الصَّفَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جِبْرِيْلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَمْسَى لِآلِ مُحَمَّدٍ سفة من دقيق وَلَا كَفٌّ مِنْ سَوِيْقٍ فَلَمْ يَكُنْ كَلَامُهُ بِأَسْرَعَ من أَنْ سَمِعَ هَدَّةً مِنَ السَّمَاءِ أَفْزَعَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ اللّٰهُ الْقِيَامَةَ أَنْ تَقُوْمَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أَمَرَ إِسْرَافِيْلَ فَنَزَلَ إِلَيْكَ حِيْنَ سَمِعَ كَلَامَكَ فَأَتَاهُ إِسْرَافِيْلُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ سَمِعَ مَا ذَكَرْتَ فَبَعَثَنِيْ إِلَيْكَ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَأَمَرَنِيْ أَنْ أَعْرِضَ عَلَيْكَ أَنْ أُسَيِّرَ مَعَكَ جِبَالَ تِهَامَةَ زُمُرُّدًا وَيَاقُوْتًا وَذَهَبًا وَفِضَّةً فَعَلْتُ فَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا وَإِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ جِبْرِيْلُ أَنْ تَوَاضَعْ فَقَالَ: بَلْ نَبِيًّا عَبْدًا ثَلَاثًا. رواه الطبراني بإسناد حسن والبيهقي في الزهد وغيره

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صفا پہاڑی پر حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل! قسم ہے اس ذات کی جس نے تم کو حق کے ساتھ بھیجا محمد (ﷺ) کے گھرانے کے لیے آٹا پھانکنے کے لیے اور ایک مٹھی بھر ستو نہیں ابھی آپ ﷺ کی بات پوری ہی ہوئی تھی کہ آسمان پر ایک دھماکہ کی آواز آئی جس نے آپ کو خوفزدہ کر دیا رسول اللہ ﷺ نے (جبرئیلؑ سے پوچھا) کیا اللہ نے قیامت قائم ہونے کا حکم کیا ہے؟ حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا: نہیں بلکہ اسرافیلؑ کو اللہ نے حکم دیا ہے، وہ آپ کے پاس اترے ہیں جس وقت آپ کی بات سنی ہے۔ اتنے میں اسرافیلؑ پہنچ گئے، آ کر عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے وہ بات سن لی جو آپ نے (جبرئیل سے) ذکر کی، چنانچہ مجھے آپ کے پاس زمین کے خزانوں کی چابیاں دے کر بھیجا، اور مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ پر پیش کش کروں کہ

آپ کے ساتھ تہامہ کے پہاڑ زمرد کے اور یاقوت کے اور سونے چاندی کے چلاؤں۔ اگر چاہیں تو نبی بادشاہ اور چاہیں تو نبی عبد بنا دیے جائیں جبریلؑ نے آپ کی طرف اشارہ کیا کہ تواضع فرمائیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ نبی عبد بننا پسند کرتا ہوں، تین بار فرمایا۔" (طبرانی بیہقی)

(۱۱۳/ ۳۹۲۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيْتُ بِمَقَالِيْدِ الدُّنْيَا عَلٰى فَرَسٍ أَبْلَقَ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ مِنْ سُنْدُسٍ. رواه ابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس سفید گھوڑے پر ریشم کی جھولدار چادر پر دنیا کی چابیاں لائی گئیں۔" (صحیح ابن حبان)

(۱۱۴/ ۳۹۲۲) وَعَنْ سُلْمٰى امْرَأَةِ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالُوْا اصْنَعِيْ لَنَا طَعَامًا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلُهُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَا تَشْتَهُوْنَهُ الْيَوْمَ قُمْتُ فَأَخَذْتُ شَعِيْرًا فَطَحَنْتُهُ وَنَسَفْتُهُ وَجَعَلْتُ مِنْهُ خُبْزَةً وَكَانَ أُدْمُهُ الزَّيْتَ وَنَثَرْتُ عَلَيْهِ الْفُلْفُلَ فَقَرَّبْتُهُ إِلَيْهِمْ وَقُلْتُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ هٰذَا. رواه الطبراني بإسناد جيد

ترجمہ:...... "حضرت سلمٰی ابو رافع کی بیوی فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضرت حسن بن علی اور عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن عباسؓ آئے اور کہنے لگے: ہمارے لیے وہ کھانا بنائیں جس کا کھانا رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹو! آج تم کو اس کھانے کا جی نہیں چاہے گا (لیکن ان کی طلب پر) میں اٹھی میں نے جو لے کر ان کو پیسا اور اس کو میں نے پھونک مار کر بھوسے کو اڑایا (جو اڑنا تھا وہ اڑ گیا) اور اس سے روٹی پکائی اور اس کا سالن تیل تھا اور اس پر مرچ چھڑک دی اور اس کو ان کے قریب کر دیا اور میں نے کہا: نبی کریم ﷺ تو اس کھانے کو (بے چھنے جو کی روٹی اور تیل کو) پسند فرماتے تھے۔" (طبرانی)

(۱۱۵/ ۳۹۲۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُوْنَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيْهِ إِبْطُ بِلَالٍ. رواه الترمذي وابن حبان في صحيحه وقال الترمذي حديث حسن صحيح

ومعنى هذا الحديث حين خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم هاربا من مكة ومعه بلال إنما كان مع بلال من الطعام ما يحمل تحت إبطه انتهى۔

ترجمہ:...... "حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی خاطر جتنی تکلیف مجھے پہنچائی گئی اتنی کسی کو نہیں پہنچائی گئی اور جتنا مجھے اللہ کی وجہ سے ڈرایا گیا اتنا کسی کو نہیں ڈرایا گیا اور مجھ پر تیس دن اور تیس راتیں مسلسل ایسی گزری ہیں کہ میرے اور بلال (رضی اللہ عنہ) کے پاس کسی جاندار کے کھانے کے قابل صرف اتنی چیز ہوتی جو بلال کی بغل کے نیچے آ جائے (یعنی بہت تھوڑی مقدار میں ہوتی تھی)۔" (ترمذی، صحیح ابن حبان)

حافظ منذریؒ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے بھاگتے ہوئے نکلے تھے۔ اور آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے اور اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس اتنا ہی کھانا تھا جو ان کی بغل کے نیچے آ جائے۔"

فائدہ:...... مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ تعالیٰ دُرر فرائد میں لکھتے ہیں: "قلیل ہونے کے سبب بغل میں دبی نظر بھی نہیں آتی تھی" جب نبی کریم ﷺ ابو طالب اور حضرت خدیجہؓ کے یکے بعد دیگرے تین دن کے اندر انتقال پانے پر دشمنان مکہ کی ایذاؤں کا نشانہ بنے تو مکہ سے پریشان ہو کر نکلے اور طائف کی طرف آئے اور آپ کے ساتھ حضرت زید بن حارثہؓ اور ایک روایت میں حضرت بلالؓ تھے اور اس وقت

بلال ؓ کے پاس صرف اتنا کھانا تھا جس کو وہ اپنی بغل کے نیچے اٹھائے ہوئے تھے۔ (ازدرر)

(۱۱۸/ ۴۹۲۴) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِيْ جَنْبِهِ. قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اتَّخَذْنَا لَكَ وِطَاءً فَقَالَ مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا. رواه ابن ماجه والترمذي وقال حديث حسن صحيح

وَالطَّبَرَانِيُّ وَلَفْظُهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ غُرْفَةٍ كَأَنَّهَا بَيْتُ حَمَّامٍ وَهُوَ نَائِمٌ عَلٰى حَصِيْرٍ قَدْ أَثَّرَ بِجَنْبِهِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا عَبْدَاللّٰهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كِسْرٰى وَقَيْصَرُ يَطَؤُوْنَ عَلَى الْخَزِّ وَالدِّيْبَاجِ وَالْحَرِيْرِ وَأَنْتَ نَائِمٌ عَلٰى هٰذَا الْحَصِيْرِ قَدْ أَثَّرَ بِجَنْبِكَ قَالَ فَلَا تَبْكِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَإِنَّ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ وَمَا أَنَا وَالدُّنْيَا وَمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ الدُّنْيَا إِلَّا كَمَثَلِ رَاكِبٍ نَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ سَارَ وَتَرَكَهَا. ورواه أبو الشيخ في كتاب الثواب بنحو الطبراني

قَوْلُهُ كَأَنَّهَا بَيْتُ حَمَّامٍ هُوَ بِتَشْدِيْدِ الْمِيْمِ وَمَعْنَاهُ أَنَّ فِيْهَا مِنَ الْحَرِّ وَالْكَرْبِ كَمَا فِيْ بَيْتِ الْحَمَّامِ

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں کہ (ایک بار) نبی کریم ﷺ چٹائی پر سوئے جب نیند سے اٹھے تو چٹائی کے نشان آپ کے پہلو مبارک پر پڑے ہوئے تھے، ہم نے عرض کیا اگر (اجازت ہو تو) ہم آپ کے لیے نرم بستر بنا دیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے دنیا سے کیا لینا؟ میری مثال تو اس دنیا میں اس مسافر کی سی ہے جو (آرام کے خاطر کچھ دیر کے لیے) کسی درخت کا سایہ لے پھر اس کو چھوڑ کر آگے کو چلے۔ (ابن ماجہ، ترمذی)

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ ؓ نبی کریم ﷺ پر چٹائی کے نشانات دیکھ کر رو پڑے، آپ ؐ نے دریافت فرمایا: اے عبداللہ! کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کسریٰ اور قیصر تو عمدہ اور خالص ریشم پر آرام کریں اور آپ اس چٹائی پر سوتے ہیں جس کے نشانات بھی آپ کے پہلو مبارک پر پڑ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! مت رو ان کے لیے دنیا ہے اور ہمارے لیے آخرت (کی نعمتیں) ہیں پھر اوپر والی روایت ہے۔" (ابن ماجہ، ترمذی، طبرانی، کتاب الثواب)

(۱۲۰/ ۴۹۲۵) وَعَنْهُ [ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا] قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى حَصِيْرٍ قَالَ فَجَلَسْتُ فَإِذَا عَلَيْهِ إِزَارُهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيْرُ قَدْ أَثَّرَ فِيْ جَنْبِهِ وَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيْرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَقَرَظٍ فِيْ نَاحِيَةٍ فِي الْغُرْفَةِ وَإِذَا إِهَابٌ مُعَلَّقٌ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا لِيْ لَا أَبْكِيْ وَهٰذَا الْحَصِيْرُ قَدْ أَثَّرَ فِيْ جَنْبِكَ وَهٰذِهِ خَزَائِنُكَ لَا أَرٰى فِيْهَا إِلَّا مَا أَرٰى وَذَاكَ كِسْرٰى وَقَيْصَرُ فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَصَفْوَتُهُ وَهٰذِهِ خَزَائِنُكَ. فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا رواه ابن ماجه بإسناد صحيح والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم۔ ولفظه: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِيْ مَشْرُبَةٍ وَإِنَّهُ لَمُضْطَجِعٌ عَلٰى خَصَفَةٍ إِنَّ بَعْضَهُ لَعَلَى التُّرَابِ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مَحْشُوَّةٌ لِيْفًا وَإِنَّ فَوْقَ رَأْسِهِ لَإِهَابًا عَطِنًا وَفِيْ نَاحِيَةِ الْمَشْرُبَةِ قَرَظٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ أَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَصَفْوَتُهُ وَكِسْرٰى وَقَيْصَرُ عَلٰى سُرُرِ الذَّهَبِ وَفُرُشِ الدِّيْبَاجِ وَالْحَرِيْرِ فَقَالَ أُوْلٰئِكَ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ وَهِيَ وَشِيْكَةُ الْاِنْقِطَاعِ وَإِنَّا قَوْمٌ أُخِّرَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِيْ آخِرَتِنَا. ورواه ابن حبان في صحيحه عن أنس أن عمر دخل على النبي صلى الله عليه وسلم فذكر نحوه۔

[الْمَشْرُبَةُ بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَالرَّاءِ وَبِضَمِّ الرَّاءِ أَيْضًا هِيَ الْغُرْفَةُ۔ وَشِيْكَةُ الْاِنْقِطَاعِ أَيْ سَرِيْعَةُ الْاِنْقِطَاعِ]

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن الخطاب ؓ نے یہ واقعہ بتایا کہ میں (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کی

خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے، میں بیٹھ گیا، آپ ﷺ پر صرف ایک ازار تھا اس کے علاوہ آپ کے جسم مبارک پر کوئی کپڑا نہ تھا اور چٹائی نے آپ کے جسم مبارک پر نشان کر دیے تھے۔ اور ایک طرف ایک صاع کے قریب مٹھی بھر جو رکھی ہوئی تھی اور کمرے کے ایک کونے میں درختِ سلم کے پتے پڑے ہوئے تھے اور ایک کھال لٹکی ہوئی تھی میری آنکھیں یہ دیکھ کر آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر بن الخطاب! کیوں روتے ہو۔ عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں؟ اس چٹائی کے نشان آپ کے پہلو مبارک پر پڑ گئے اور آپ کی اس الماری میں بس کل چیزیں یہ ہیں جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اور وہ کسریٰ اور قیصر پھلوں اور نہروں میں (مزے کرتے) ہیں اور آپ اللہ کے نبی اور اس کے خاص چنے ہوئے اور یہ گھر کی آپ کی کل کائنات! فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! کیا تم اس کو پسند نہیں کرتے کہ ہمارے لیے آخرت (میں مزے) ہوں، اور ان کے لیے دنیا (میں مزے) ہوں۔" (ابن ماجہ، حاکم)

(۱۳۱/ ۲۹۲۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيْرٌ مُزَمَّلٌ بِالْبَرْدِيِّ عَلَيْهِ كِسَاءٌ أَسْوَدُ قَدْ حَشَوْنَاهُ بِالْبَرْدِيِّ فَدَخَلَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ عَلَيْهِ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَآهُمَا اسْتَوَى جَالِسًا فَنَظَرَ فَإِذَا أَثَرُ السَّرِيْرِ فِيْ جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُؤْذِيْكَ خُشُوْنَةُ مَا نَرَى مِنْ فِرَاشِكَ وَسَرِيْرِكَ وَهٰذَا كِسْرَى وَقَيْصَرُ عَلَى فِرَاشِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْلَا هٰذَا فَإِنَّ فِرَاشَ كِسْرَى وَقَيْصَرَ فِي النَّارِ وَإِنَّ فِرَاشِيْ وَسَرِيْرِيْ هٰذَا عَاقِبَتُهُ إِلَى الْجَنَّةِ. رواه ابن حبان في صحيحه من رواية الناجي بن مُحَمَّد

ترجمہ:...... "حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک چارپائی تھی جو چادروں سے لپٹی ہوئی تھی اس کے اوپر ایک کالی چادر تھی جس میں ہم نے مختلف کپڑے ڈال کر بھر دیا تھا (تاکہ وہ موٹی ہو جائے) (ایک مرتبہ) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اس چارپائی پر سو رہے ہیں جب نبی کریم ﷺ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا تو سیدھے بیٹھ گئے، ان دونوں حضرات نے آپ ﷺ کے پہلو پر چارپائی کے نشان دیکھے تو ان دونوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ آپ کے بستر اور چارپائی کی سختی اور کھردرے پن کی وجہ سے آپ کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ کسریٰ و قیصر ریشم کے بستر پر ہوتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ مت کہو، کسریٰ اور قیصر کے بستر دوزخ میں ہوں گے اور میرے بستر اور چارپائی (پر لیٹنے اور اس مجاہدہ) کا انجام جنت ہے۔" (صحیح ابن حبان)

(۱۳۲/ ۲۹۲۷) وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ أُدُمًا حَشْوُهُ لِيْفٌ

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ سوتے تھے وہ ایک چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی۔" (بخاری، مسلم)

(۱۳۳/ ۲۹۲۸) وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ أُدُمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ، رواه البخاري والمسلم وغيرهما

ترجمہ:...... "ایک روایت میں فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کا تکیہ جس پر آپ ٹیک لگاتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوتی۔" (بخاری، مسلم وغیرہما)

(۱۳۴/ ۲۹۲۹) وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَتْ فِرَاشَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيْفَةً مَثْنِيَّةً فَبَعَثَتْ إِلَيَّ بِفِرَاشٍ حَشْوُهُ الصُّوْفُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُلَانَةُ الْأَنْصَارِيَّةُ دَخَلَتْ فَرَأَتْ فِرَاشَكَ فَذَهَبَتْ فَبَعَثَتْ إِلَيَّ بِهٰذَا فَقَالَ رُدِّيْهِ يَا عَائِشَةُ! فَوَاللّٰهِ لَوْ شِئْتُ لَأَجْرَى اللّٰهُ مَعِيَ جِبَالَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، رواه البيهقي من رواية عباد بن عباد المهلبي عن مجالد بن سعيد

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے پاس ایک انصاریہ عورت آئی۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کا بستر دیکھا کہ ایک چھوردار چادر ہے جس کے ایک طرف دو رسیاں بندھی ہوئی ہیں، چنانچہ اس نے میرے پاس ایک بستر بھیجا جس میں اون بھرا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے دریافت فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں انصاریہ عورت میرے پاس آئی تھی اس نے آپ کے بستر کو دیکھا وہ چلی گئی پھر میرے پاس یہ بستر بھجوایا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! یہ اس عورت کو واپس کر دو اللہ کی قسم! اگر میں چاہتا تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑ چلا دیتا۔" (بیہقی)

(۱۲۸/ ۴۹۳۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لبس رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّوف واحتذى المخصوف وَقَالَ أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشعا ولبس حلسا خشنا. قِيْلَ لِلْحَسَنِ ما البشع قَالَ غليظ الشَّعِيْرِ ما كان النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِيغه إِلَّا بِجُرْعَةٍ مِنْ مَاءٍ. رواه ابن ماجه والحاكم كلاهما من رواية يوسف بن أبي كثير وهو مجهول عن نوح بن ذكوان وهو واه وقال الحاكم صحيح الإسناد وعنده خشنا موضع بشعا

ترجمہ:...... "حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اون کا کپڑا پہنتے اور پیوند لگا ہوا جوتا پہنتے اور رسول اللہ ﷺ موٹا کھانا کھاتے اور کھردری معمولی قسم کی چادر پہنتے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا وہ موٹا کھانا کیا ہوتا؟ فرمایا: موٹی قسم کی جو، جس کی روٹی نبی کریم ﷺ بغیر پانی کے گھونٹ پیے نگل نہیں سکتے تھے۔" (ابن ماجہ)

(۱۲۹/ ۴۹۳۱) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ صَنَعْتُ سُفْرَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِيْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِيْ قَالَ فشقيه بِاثْنَيْنِ واربطي بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَبِوَاحِدٍ السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيْتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ. رواه البخاري۔ [النطاق بكسر النون شيء تشد به المرأة وسطها لترفع به ثوبها عن الأرض عند قضاء الأشغال]

ترجمہ:...... "حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں کھانا بنایا جس وقت انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا، ان کے پاس کھانے اور مشکیزے کو باندھنے کے لیے کوئی چیز نہ تھی، میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے باندھنے کے لیے کچھ نہیں ملتا سوائے میرے کمر بند کے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دو، ایک ٹکڑے کے ساتھ مشکیزہ اور دوسرے کے ساتھ کھانا باندھ دو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، اس لیے میرا نام ذوالنطاقین (دو کمر بند والی) پڑ گیا۔" (بخاری)

(۱۳۰/ ۴۹۳۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَةٌ لَهَا عَلَيْهَا دِرْعٌ ثَمَنُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ ارفع بصرك إِلَى جاريتي انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تزهو عَلَى أَنْ تلبسه فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِيْ مِنْهُنَّ درع عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تقين بِالْمَدِيْنَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تستعيره. رواه البخاري

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا ان کے پاس ایک باندی تھی جس پر پانچ درہم کی قیمت کی قمیص تھی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس شخص کو فرمایا میری اس لونڈی کو دیکھو تو سہی کہ گھر میں اس قمیص کو پہنتے ہوئے تکبر کرتی ہے (اس قمیص کو معمولی سمجھ کر گھر میں پہننے کو پسند نہیں کرتی) حالاں کہ میری ایک قمیص نبی کریم ﷺ کے زمانے میں اس قیمت کی تھی جس عورت کو بھی مدینہ میں (شادی کے لیے) سجایا جاتا تھا۔ وہ میرے پاس کسی کو بھیج کر عاریۃً منگوا لیتی تھی (اور کچھ دن پہن کر واپس کر دیتی)۔" (بخاری)

(۱۳۱/ ۴۹۳۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدِيْ شَيْءٌ يَأْكُلُهُ ذُوْ كَبِدٍ إِلَّا شطر شَعِيْرٍ فِيْ رَفٍّ لِيْ فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فكلته ففني. رواه البخاري ومسلم والترمذي

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ کا انتقال اس حال میں ہوا کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس کو کوئی جاندار کھائے

سوائے تھوڑی سی جو کے جو ایک چمڑے میں رکھی ہوئی تھی۔ (اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت دی) ایک بڑی لمبی مدت تک اس میں سے کھاتی رہی (ایک مرتبہ) اس کو ناپ لیا (چنانچہ اس کی برکت چلی گئی اور) وہ ختم ہوگئی۔" (بخاری، مسلم، ترمذی)

(۱۳۲/ ۴۹۳۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِيْنَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ الَّتِيْ كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا لِابْنِ السَّبِيْلِ صَدَقَةً. رواه البخاري

ترجمہ:...... "حضرت عمرو بن الحارث ؓ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنے انتقال کے وقت نہ کوئی درہم چھوڑا اور نہ دینار اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی لونڈی۔ اور نہ کوئی چیز، سوائے سفید خچر کے جس پر آپ سواری فرمایا کرتے تھے اور آپ کے اسلحہ اور زمین کے جس کو آپ ﷺ نے مسافروں کے لیے صدقہ کر دیا تھا۔" (بخاری)

(۱۳۳/ ۴۹۳۵) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: لَقَدْ أَصْبَحْتُمْ وَأَمْسَيْتُمْ تَرْغَبُوْنَ فِيْمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْهَدُ فِيْهِ أَصْبَحْتُمْ تَرْغَبُوْنَ فِي الدُّنْيَا، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْهَدُ فِيْهَا وَاللّٰهِ مَا أَتَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةٌ مِنْ دَهْرِهِ إِلَّا كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنَ الَّذِيْ لَهُ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْلِفُ. رواه أحمد ورواته رواة الصحيح والحاكم إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَا مَرَّ بِهِ ثَلَاثٌ مِنْ دَهْرِهِ إِلَّا وَالَّذِيْ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنَ الَّذِيْ لَهُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا، وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ مُخْتَصَرًا كَانَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْهَدُ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا وَأَصْبَحْتُمْ أَرْغَبُ النَّاسِ فِيْهَا

ترجمہ:...... "حضرت علی بن رباح کہتے ہیں میں نے حضرت عمرو بن العاص ؓ کو فرماتے سنا، آج تم صبح و شام اس چیز میں رغبت کرتے ہو جس میں رسول اللہ ﷺ بے رغبتی فرماتے تھے، آج تم دنیا میں رغبت کرتے ہو جبکہ رسول اللہ ﷺ اس میں بے رغبتی فرماتے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ پر آپ کی زندگی میں ایک رات بھی ایسی نہ آئی جس میں آپ پر قرض اس سے زیادہ نہ ہوتا ہو جتنا آپ کے پاس سامان ہوتا۔ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے تھے ہم نے رسول اللہ ﷺ کو قرض لیتے دیکھا۔ (احمد)

ایک روایت میں ہے تین دن ایسے نہ گزرتے جس میں آپ پر موجود سامان کے مقابلے میں قرض زیادہ نہ ہوتا ہو۔" (صحیح ابن حبان)

(۱۳۴/ ۴۹۳۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ فِيْ ثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ. رواه البخاري ومسلم والترمذي

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ اس حال میں انتقال فرما گئے کہ آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن پڑی تھی تیس صاع جو کے بدلے۔" (بخاری، مسلم، ترمذی)

فائدہ:...... صاع ایک پیمانہ ہے جس میں تقریباً ساڑھے تین سیر جو آتا ہے فقر اور اس پر صبر بلکہ غلامان آستانہ سے اتنا چھپانا کہ ضرورت کے لیے غلہ قرض بھی لیا تو یہودی سے کہ کسی مسلمان پر ضرورت فاقہ کا اظہار بھی پسند نہ کیا مبادا صورت ہو دینی تعلیم و تبلیغ کو گزران کا ذریعہ بنانے کی۔ یا گر آقا کی ضرورت قرض معلوم کر کے جان و مال نچھاور کریں تو مزہ جاتا رہے گا تنگدستی کا۔ اس میں آخری تعلیم مضمر تھی امت کے لیے کہ بادشاہ بن کر بھی تہی دست رہیں اور مالک الملک کے سامنے دنیا کے مفلس اور آخرت کے بادشاہ بن کر جائیں۔ (از درر)

(۱۳۵/ ۴۹۳۷) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيْ

بكر وعمر رضي الله عنهما فقال ما أخرجكما من بيوتكما هذه الساعة قالا الجوع يا رسول الله قال وأنا والذي نفسي بيده لأخرجني الذي أخرجكما قوموا فقاموا معه فأتوا رجلا من الأنصار فإذا هو ليس في بيته فلما رأته المرأة قالت مرحبا وأهلا فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم أين فلان. قالت ذهب يستعذب لنا الماء إذ جاء الأنصاري فنظر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وصاحبيه ثم قال الحمد لله ما أحد اليوم أكرم أضيافا مني فانطلق فجاءهم بعذق فيه بسر وتمر ورطب وقال كلوا وأخذ المدية فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم إياك والحلوب فذبح لهم فأكلوا من الشاة ومن ذلك العذق وشربوا فلما أن شبعوا ورووا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأبي بكر وعمر رضي الله عنهما والذي نفسي بيده لتسألن عن هذا النعيم يوم القيامة. رواه مالك بلاغا باختصار ومسلم واللفظ له والترمذي بزيادة والأنصاري المبهم هو أبو الهيثم بن التيهان بفتح المثناة فوق وكسر المثناة تحت وتشديدها كذا جاء مصرحا به في الموطأ والترمذي وفي مسند أبي يعلى ومعجم الطبراني من حديث ابن عباس أنه أبو الهيثم وكذا في المعجم أيضا من حديث ابن عمر وقد رويت هذه القصة من حديث جماعة من الصحابة مصرح في أكثرها بأنه أبو الهيثم وجاء في معجم الطبراني الصغير والأوسط وصحيح ابن حبان من حديث ابن عباس وغيره أنه أبو أيوب الأنصاري والظاهر أن هذه القصة اتفقت مرة مع أبي الهيثم ومرة مع أبي أيوب. والله أعلم وتقدم حديث ابن عباس في الحمد بعد الأكل.

[العذق هنا بكسر العين وهو الكباسة والقنو وأما بفتح العين فهو النخلة]

ترجمہ:.... ”حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن یا ایک رات اپنے گھر سے نکلے تو اتنے میں دیکھا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی (گھر سے باہر) ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس وقت تم دونوں گھر سے باہر کیوں آئے؟ دونوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ بھوک نے ہمیں باہر نکالا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے مجھے اسی چیز نے نکالا جس نے تم دونوں کو نکالا (یعنی بھوک نے) چلو کھڑے ہو چنانچہ وہ آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے تینوں حضرات ایک انصاری صحابی کے گھر پر تشریف لائے وہ صحابی گھر پر نہ تھے جب ان کی بیوی نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو کہا خوش آمدید ہو، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فلاں کہاں ہے؟ گھر والی نے کہا وہ ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں اتنے میں انصاری آ گئے، انہوں نے نبی کریم ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھا پھر کہا تمام تعریفیں ایک اللہ کے لیے ہیں آج کے دن مجھ سے زیادہ کوئی شخص مہمانوں کے اعتبار سے عزت والا نہیں۔ (کہ سب سے زیادہ افضل مہمان میرے پاس ہیں) چنانچہ وہ گئے اور ایک خوشہ توڑ کر لائے جس میں خشک اور تر اور گدر (نیم پختہ) تینوں قسم کی کھجوریں تھیں۔ اور عرض کیا تناول فرمایئے۔ اور چھری ہاتھ میں لی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا، چنانچہ انہوں نے جانور ذبح کیا ان حضرات نے اس بکری میں سے اور اس خوشہ کھجور میں سے کھایا اور پیا جب خورد ونوش سے خوب سیر ہو گئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قیامت کے دن ضرور تم سے ان نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا (گو حالت اضطرار میں ملی مگر ملی اور مزے دار ملی)۔ (مالک، ترمذی)

بعض روایات میں انصاری صحابی کا نام موجود ہے یا تو ابو الہیثم بن التیہانیؓ یا ابو ایوب انصاریؓ۔ حافظ منذری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ظاہر یہ ہے کہ یہ قصہ دو مرتبہ پیش آیا، ایک مرتبہ حضرت ابو الہیثمؓ کے ساتھ اور ایک مرتبہ حضرت ابو ایوبؓ کے ساتھ۔“

(۱۳۶/ ۴۹۳۸) وعن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال كنا مع أبي بكر رضي الله عنه فاستسقى فأتي بماء وعسل فلما وضعه على يده بكى وانتحب حتى ظننا أن به شيئا ولا نسأله عن شيء فلما فرغ قلنا يا خليفة رسول الله ما حملك على هذا البكاء قال بينما أنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ رأيته يدفع عن نفسه شيئا ولا أرى شيئا فقلت يا رسول الله

ما الَّذِيْ أَرَاكَ تَدْفَعُ عَنْ نَفْسِكَ وَلَا أَرَى شَيْئًا قَالَ الدُّنْيَا تطوّلتْ لِيْ فَقُلْتُ إِلَيْكَ عَنِّيْ فقالتْ أما إِنَّكَ لَسْتَ بِمُدْرِكِيْ، قَالَ أَبُوْبَكْرٍ فشق ذٰلِكَ عَلَيَّ وَخفت أَنْ أَكُوْنَ قَدْ خَالَفْتُ أَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ولحقتني الدُّنْيَا. رواه ابْنِ أَبِي الدُّنْيَا وَالْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا عبدالْوَاحِد بْن زَيْد وَقَدْ قَالَ ابْنِ حِبَّان يعْتَبر حَدِيثه إِذَا كَانَ فَوْقه ثِقَة وَدونه ثِقَة وَهُوَ هٰهُنَا كَذٰلِكَ

ترجمہ:...... "حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں ہم (ایک مرتبہ) حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ تھے تو حضرت ابوبکرؓ نے پانی مانگا چنانچہ پانی اور شہد لایا گیا جب اپنے ہاتھ میں لیا تو روئے اور بہت زور سے روئے یہاں تک کہ ہم گمان کرنے لگے کہ آپ ﷺ کو کوئی درد تکلیف ہے ہم نے اس وقت حضرت ابوبکرؓ سے کچھ نہ پوچھا جب حضرت ابوبکرؓ فارغ ہو گئے تو ہم نے کہا اے رسول اللہ کے خلیفہ! آپ کس وجہ سے اتنا روئے؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا تو دیکھا کہ آپ کسی چیز کو اپنے سے دھکیل رہے ہیں اور وہ چیز مجھے نظر نہیں آرہی تھی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں کہ آپ کسی چیز کو اپنے سے دھکیل رہے ہیں اور میں کسی چیز کو دیکھ نہیں رہا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میرے سامنے گردن لمبی کر کے آئی میں نے کہا مجھ سے دور ہو جا۔ دنیا نے کہا آپ میرے فتنہ میں نہیں آسکتے، حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: (شہد دیکھ کر) یہ بات مجھ پر بڑی شاق گزری اور مجھے ڈر لگا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کی مخالفت نہ کر بیٹھوں اور دنیا کا فتنہ مجھے نہ پہنچ جائے (اور میں دنیا کی محبت میں مبتلا نہ ہو جاؤں)۔" (ابن ابی الدنیا، بزار)

(۱۳۷/ ۲۹۲۹) وَعَنْ زيد بن أسلم قَالَ استسقى عُمَرُ فجيء بِمَاء قَدْ شيب بِعَسَل فَقَالَ إِنَّه لطيب لَكِنِّي أسمع اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نعى عَلَى قوم شهواتهم فَقَالَ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا (الأحقاف:۲۰) فَأَخَاف أَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتنَا عجلت لَنَا فَلَمْ يَشْرَبْه. ذكره رزين وَلَمْ أَرَه

ترجمہ:...... "حضرت زید بن اسلمؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ عمرؓ نے پانی مانگا تو شہد ملا ہوا پانی (یعنی شربت) لایا گیا آپ نے فرمایا: اس میں کلام نہیں کہ یہ حلال و پاک ہے (مگر میں نہ پیوں گا اس لیے کہ) میں سنتا ہوں حق تعالیٰ کو کہ ایک قوم پر ان کی خواہش نفس (پوری کرنے پر) سرزنش فرمائی کہ فرماتا ہے۔ لے چکے تم اپنی لذتیں اپنی دنیا کی زندگی میں اور ان سے بہرہ مند ہوئے (کہ یہ صلہ تھا نیکیوں کا پھر اب آخرت میں تمہارا حق ہی کیا باقی رہا) لہٰذا میں ڈرتا ہوں کہ ہماری نیکیاں ہم کو جلد (دنیا ہی میں) نہ دے دی جائیں، پھر اس کو نہ پیا۔" (رزین)

فائدہ:...... یعنی شہد کا شربت بھی ایک لذیذ نعمت ہے جس کی نفس خواہش کرتا ہے اور نیکیوں کا حصہ یہی ہے کہ یہاں جس طرح نفس کو مارا ہے آخرت میں نفس کو اس کی خواہشات دی جائیں، ایسا نہ ہو کہ یہاں نفس کی کوئی خواہش پوری ہو تو وہاں محروم رہوں اس لیے لذت سے متمتع ہونا نہیں چاہتا۔ (از درر)

(۱۳۸/ ۲۹۳۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ رَأَى فِيْ يَد جَابِر بْنِ عَبْدِاللّٰهِ دِرْهَمًا فَقَالَ مَا هٰذَا الدِّرْهَمِ قَالَ أُرِيْدُ أَنْ أَشْتَرِيَ بِهِ لِأَهْلِيْ لَحْمًا قرموا إِلَيْهِ فَقَالَ أكل مَا اشْتَهَيْتُمْ اشتريتم مَا يُرِيْدُ أَحَدُكُمْ أَنْ يطوى بَطْنه لِابْنِ عَمِّه وَجَاره أَيْنَ تَذْهَبُ عَنْكُمْ هٰذِهِ الْآيَة أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا رواه الْحَاكِم من رِوَايَة الْقَاسِم بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْن عُمَر وَهُوَ وَاه وَأَرَاهُ صَحَّحَهُ مَعَ هٰذَا وَرَوَاهُ مَالِك عَنْ يحيى بْن سَعِيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَدْرَكَ جَابِر بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَذَكَرَه وَتَقَدَّمَ حَدِيثُ جَابِر فِيْ التَّرْهِيْبِ مِنَ الشِّبَعِ. قَوْله قرموا إِلَيْهِ أَيْ اشْتَدَّتْ شَهْوَاتُهُمْ لَهُ وَالْقَرَمُ شِدَّة الشَّهْوَة إِلَى اللَّحم حَتَّى لَا يَصْبِرُ عَنْهُ۔

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت جابر بن عبداللہؓ کے ہاتھ میں ایک درہم دیکھ کر فرمایا، یہ درہم کیا ہے؟ انہوں نے کہا اس سے اپنے گھر والوں کے لیے گوشت خریدوں گا کہ ان کو گوشت کی شدید خواہش ہو رہی ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: کیا جس

چیز کا بھی جی چاہے گا اس کو خرید لو گے، تم میں سے کوئی یہ نہیں چاہتا کہ خود بھوک برداشت کر کے اپنے چچا زاد بھائی کو اور پڑوسی کو کھلائے۔ یہ آیت تم سے کہاں چلی گئی (جس کا ترجمہ یہ ہے) "لے چکے تم اپنی لذتیں اپنی دنیا کی زندگی میں اور ان سے بہرہ مند ہوئے"۔" (حاکم)

(۱۲۹/ ۲۹۲۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْت عمر وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَقَدْ رقع بَيْنَ كَتِفَيْهِ برقاع ثلاث لبد بعضها عَلَى بَعْضٍ. رواه مالك

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا حالاں کہ اس وقت (کئی ملکوں کے بادشاہ اور لاکھوں مسلمانوں کے) امیر تھے کہ دونوں شانوں کے درمیان (جہاں سب کی نظر پڑتی تھی) تین پیوند لگا رکھے تھے کہ ایک کو دوسرے پر جما رکھا تھا۔" (مالک)

(۱۳۰/ ۲۹۲۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ رَأَيْت عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَيْهِ إِزَار عَدَنِيٌّ غَلِيْظٌ ثَمَنُهُ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ أَوْ خَمْسَةٌ وَرِيْطَةٌ كُوْفِيَّةٌ مُمَشَّقَةٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ طَوِيْلُ اللِّحْيَةِ حَسَنُ الْوَجْه. رواه الطَّبَرَانِي بِإِسْنَادٍ حسن وَتَقَدَّمَ فِي اللِّبَاسِ مَعَ شَرْحِ غَرِيْبِهِ

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن شداد بن الہادؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا کہ ان پر ایک عدنی موٹی چادر ہے جس کی قیمت چار درہم یا پانچ درہم ہے اور کوفہ کا باریک نرم رنگین کپڑا ہے اور خود کم گوشت، لمبی ڈاڑھی اور خوبصورت چہرے والے ہیں۔" (طبرانی)

(۱۳۱/ ۲۹۲۳) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا مصعب بن عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بردة لَهُ مَرْقُوعَة بفروة فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيْهِ مِنَ النَّعِيْمِ وَالَّذِي هُوَ فِيْهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حلة وَرَاحَ فِي حلة ووضعت بَيْنَ يَدَيْهِ صحفة ورفعت أُخْرَى وسترتم بيوتكم كَمَا تستر الْكَعْبَة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نحن يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نتفرغ لِلْعِبَادَةِ ونكفى المؤونة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ. رواه التِّرْمِذِيّ من طريقين تقدم لفظ أحدهما مُخْتَصَرًا وَلَمْ يسم فِيْهِمَا الرَّاوِي عَنْ عَلِيٍّ وَقَالَ حَدِيْث حسن غريب ورواه أَبُو يعلى وَلَمْ يسمه أَيْضًا وَلفظه: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت فِي غَدَاةٍ شَاتِيَةٍ وَقَدْ أوبقني الْبَرْدُ فَأَخَذْتُ ثَوْبًا مِنْ صُوْفٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ أدخلته فِي عنقي وحزمته عَلَى صدري أستدفىء بِهِ وَاللّٰهِ مَا فِي بَيْتِي شَيْءٌ آكل مِنْهُ وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ لَبَلَغَنِي فَخَرَجْتُ فِي بَعْضِ نَوَاحِي الْمَدِيْنَةِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى يَهُوْدِيٍّ فِي حَائِط فاطلعت عَلَيْهِ مِنْ ثغرة فِي جِدَارِهِ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَعْرَابِيُّ هَلْ لَكَ فِي دلو بتمرة قُلْتُ نَعَمْ افْتَحْ لِي الْحَائِطَ فَفَتَحَ لِي فدخلت فَجعلت أنزع الدَّلْو ويعطيني تَمْرَة حَتَّى مَلَأَتْ كفي قُلْتُ حَسْبِي مِنْكَ الْآنَ فَأَكَلْتُهُنَّ ثُمَّ جَرَعْت مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ مَعَ عِصَابَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فطلع عَلَيْنَا مصعب بن عُمَيْرٍ فِي بُرْدَةٍ لَهُ مَرْقُوعَة بفروة وَكَانَ أنعم غُلَامٍ بِمَكَّةَ وأرفهه عَيْشًا فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر مَا كَانَ فِيْهِ مِنَ النَّعِيْمِ وَرَأَى حاله الَّتِي هُوَ عَلَيْهَا فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ أَمْ إِذَا غُدِيَ عَلَى أَحَدِكُمْ بِجَفْنَةٍ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَرِيْحَ عَلَيْهِ بِأُخْرَى وَغَدَا فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي أُخْرَى وَسَتَرْتُمْ بُيُوْتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ قُلْنَا بَلْ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ. قَالَ بَلْ أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ

ترجمہ:...... "محمد بن کعب القرظیؒ کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے یہ بتایا جس نے حضرت علی بن ابی طالبؓ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ دفعۃً مصعب بن عمیرؓ تشریف لائے جن پر بجز ایک چادر کے کچھ نہ تھا اور اس میں چمڑہ کے پیوند لگے

ہوئے تھے جب نبی کریم ﷺ نے ان کو دیکھا تو رو دیے کہ پہلے کس عیش میں تھے اور آج کس تنگ دستی میں ہیں، اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ (اتنی دولت نصیب ہوگی کہ) ایک شخص صبح کو ایک جوڑا بدلے گا اور شام کو دوسرا۔ اور ایک پیالہ رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھایا جائے گا اور اپنے گھروں کو غلاف پہناؤ گے جیسے کعبہ کو غلاف پہنایا جاتا ہے، صحابہؓ نے کہا: یارسول اللہ! ہم آج کی بنسبت اس روز بہتر ہوں گے کہ فکر ومعاش سے مطمئن بن کر عبادت کریں گے۔ فرمایا: نہیں بلکہ آج تم بہتر ہو اس روز کی بنسبت۔ (کہ دولت کبر وغفلت کا سامان ہے اور فقر عجز وخشوع کا خزانہ ہے۔ (ترمذی، ابویعلی)

دوسری روایت میں ہے: حضرت علیؓ فرماتے ہیں: میں ایک دن صبح سخت سردی اور بارش میں نکلا مجھے سردی نے سخت تکلیف پہنچائی تھی ہمارے پاس ایک اونی کپڑا تھا وہ لے کر میں نے اپنی گردن میں ڈالا اور اپنے سینے پر اس کو باندھ کر گرمائش حاصل کی۔ اللہ کی قسم! میرے گھر میں کچھ بھی نہ تھا جو میں کھاتا، اگر رسول اللہ ﷺ کے گھر میں کھانے کو کچھ ہوتا تو مجھے تک ضرور پہنچتا، چنانچہ میں مدینے کے اطراف میں نکل گیا، ایک یہودی کے پاس ایک باغ میں گیا، اس کو دیوار کے ایک سوراخ سے جھانکا اس نے کہا اے بدو! کیا بات ہے؟ کیا کنویں سے ایک ڈول کے بدلے ایک کھجور پر مزدوری کرو گے؟ میں نے کہا: ٹھیک ہے، میرے لیے باغ کا دروازہ کھول۔ اس نے دروازہ کھولا، میں ڈول کنویں سے کھینچتا رہتا اور وہ مجھے ایک کھجور دیتا رہتا یہاں تک کہ میں نے اپنی ہتھیلی بھر لی۔ میں نے کہا: میرے لیے یہ کافی ہے۔ میں نے ان کھجوروں کو کھایا اور اس پر پانی کا گھونٹ پیا، پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے پاس مسجد میں آکر بیٹھ گیا آپ اپنے صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے، اتنے میں دفعتہً مصعب بن عمیر سامنے سے آئے، (اس کے بعد وہی قصہ ہے جو پہلے ذکر ہوا)۔"

فائدہ:...... حضرت مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف فضلاء صحابہ اور فقراء مہاجرین میں سے ہیں، اپنے والدین کے لاڈلے اور ناز پروردہ تھے کہ ان کی ماں بہتر سے بہتر جوڑا ان کو پہناتی اور خوشبو سے معطر رکھا کرتی تھیں، شروع ہی میں جب نبی کریم ﷺ کا قیام دارارقم میں تھا اسلام لے آئے تھے مگر والدین اور خاندان کے ڈر سے اس کو چھپائے ہوئے تھے، ایک دن عثمان بن طلحہ نے ان کو نماز پڑھتے دیکھا تو گھر والوں کو جا کر اس کی خبر کر دی۔ انہوں نے پکڑ کر ان کو قید کر دیا اور مدتوں قید رہ کر آخر حبشہ کی ہجرت کی اور پھر عقبہ میں بیعت کرنے والے بارہ حضرات انصار کے ساتھ ان کو دعوت اور قرآن کی تعلیم دینے کے لیے نبی کریم ﷺ نے مدینہ بھیج دیا اور اسید بن حضیر اور سعد بن معاذؓ انہیں کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ جنگ احد میں جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا اور یہیں چالیس سال کی عمر میں ابن قمیہ لیثی کی تلوار سے شہید ہوئے۔ (از ذرر)

(۱۴۲/ ۴۹۴۳) وَعَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهَا يَوْمًا فَقَالَ أَيْنَ ابْنَايَ يَعْنِي حَسَنًا وَحُسَيْنًا قَالَتْ أَصْبَحْنَا وَلَيْسَ فِي بَيْتِنَا شَيْءٌ يَذُوْقُهُ ذَائِقٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَذْهَبُ بِهِمَا فَإِنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ يَبْكِيَا عَلَيْكِ وَلَيْسَ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَذَهَبَ إِلَى فُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ فتوجه إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُمَا يَلْعَبَانِ فِي شَرَبَةٍ بَيْنَ أَيْدِيْهِمَا فضل مِنْ تَمْرٍ فَقَالَ يَا عَلِيُّ أَلَا تقلب ابني قَبْلَ أَنْ يشتد الحر قَالَ أَصْبَحْنَا وَلَيْسَ فِي بَيْتِنَا شَيْءٌ فَلَوْ جَلَسْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى أجمع لفاطمة فضل تمرات فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اجْتَمَعَ لِفَاطِمَةَ فَضْلٌ مِنْ تَمْرٍ فَجَعَلَهُ فِي خرقة ثُمَّ أقبل فَحَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أحدهما وَعَلَى الْآخَرِ حَتّٰى أقلبهما. رواه الطبراني بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میرے دونوں بیٹے حسن اور حسین کہاں ہیں؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ صبح کو ہمارے گھر میں چکھنے کے لیے بھی کوئی چیز نہ تھی۔ تو حضرت علیؓ نے کہا: میں ان دونوں کو اپنے ساتھ لے جاتا ہوں، کیوں کہ مجھے ڈر ہے کہ یہ دونوں تمہارے پاس (بھوک کی وجہ سے) روتے رہیں گے اور تمہارے پاس کوئی چیز ہے نہیں چنانچہ وہ فلاں یہودی کے ہاں (مزدوری کے لیے) گئے، نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے (آپ جب وہاں پہنچے تو) دیکھا کہ دونوں بچے ایک حوض میں کھیل رہے ہیں اور ان دونوں کے سامنے کچھ کھجوریں رکھی ہوئی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علیؓ! کیا

گرمی تیز ہونے سے پہلے میرے دونوں بیٹوں کو گھر واپس نہیں لے جاتے؟ انہوں نے کہا آج صبح ہمارے گھر میں کوئی چیز نہ تھی، یارسول اللہ! تھوڑی دیر آپ تشریف رکھیں میں فاطمہؓ کے لیے بھی کچھ کھجوریں جمع کرلوں۔ نبی کریم ﷺ وہاں بیٹھ گئے، تھوڑی دیر میں حضرت فاطمہؓ کے لیے بھی کھجوریں جمع ہوگئیں، حضرت علیؓ نے ان کھجوروں کو ایک کپڑے میں باندھ لیا، پھر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، پھر نبی کریم ﷺ نے ایک بچے کو اٹھایا۔ دوسرے کو حضرت علیؓ نے اٹھایا، یہاں تک کہ دونوں گھر واپس لے آئے۔" (طبرانی)

(۱۳۴/ ۲۹۳۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ إِلَى عَلِيٍّ بَعَثَ مَعَهَا بِخَمِيْلٍ قَالَ عطاء مَا الْخَمِيْلُ قَالَ قَطِيْفَةٌ وَ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وإذخر وقربة كانا يفترشان الخميل ويلتحفان بنصفه. رواه الطَّبَرَانِيُّ من رِوَايَة عطاء بن السائب ورواه ابن حبان في صحيحه عَنْ عطاء بن السائب أَيْضًا عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي خَمِيْلَةٍ وَوِسَادَةٍ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ.

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رخصت کر کے حضرت علیؓ کے پاس بھیجا ان کے ساتھ ایک چادر بھیجی اور چمڑے کا تکیہ بھیجا جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری تھی، اور اذخر نامی گھاس اور ایک مشکیزہ بھی بھیجا، اب آدھی چادر دونوں بستر کے طور پر بچھا لیتے اور آدھی کو اوڑھ لیتے۔" (طبرانی، صحیح ابن حبان)

(۱۳۵/ ۲۹۳۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقًا فَكَانَتْ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ أُصُولَ السِّلْقِ فتجعله فِي قِدْرٍ ثُمَّ تَجْعَلُ قَبْضَةً مِنْ شَعِيْرٍ تطحنه فَتَكُوْنُ أصول السلق عرقه قَالَ سهل كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَيْهَا مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ إِلَيْنَا فَكُنَّا نَتَمَنَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَيْسَ فِيْهَا شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ. رواه البُخَارِيُّ

ترجمہ:...... "حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت (مدینہ میں تھی) جو اپنے کھیت میں چقندر اگاتی تھی۔ جب جمعہ کا دن ہوتا وہ ان چقندروں کی جڑوں کو نکالتی اس کو ہانڈی میں رکھتی پھر ایک مٹھی جو لے کر اس کو پیس کر اس میں ڈال دیتی تو چقندر کی جڑیں گوشت والی ہڈی کا کام دیتیں۔ حضرت سہلؓ فرماتے ہیں ہم جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر اس کے پاس جاتے اس کو سلام کرتے وہ ہمارے سامنے کھانا رکھ دیتی، ہم جمعہ کے دن آنے کی آرزو کرتے تھے اس کھانے کی وجہ سے، ایک روایت میں ہے اس کھانے میں کوئی چربی چکنائی وغیرہ نہ ہوتی اور ہمیں (اس کھانے کی وجہ سے) جمعہ کے دن کی بڑی خوشی ہوتی۔" (بخاری)

(۱۳۶/ ۲۹۳۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لأعتمد بكبدي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوْعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيْقِهِمِ الَّذِي يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ فَمَرَّ بِي أَبُوْبَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا ليستبعني فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا ليستبعني ثُمَّ مَرَّ أَبُوالْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَآنِي وَعرف مَا فِي وَجْهِي وَمَا فِي نَفْسِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الحق ومضى فَأَتْبَعته فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ قَالُوْا أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةٌ قَالَ يَا أَبَا هِرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْحق إِلَى أَهْلِ الصفة فَادْعُهُمْ لِي قَالَ وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُوْنَ عَلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا فَسَاءَنِي ذٰلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ أُصِيْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شربة أتقوى بها فَإِذَا جَاؤُوْا أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أعطيهم وَمَا عَسَى أَنْ يبلغني مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بد فأتيتهم فدعوتهم فَأَقْبَلُوْا وَاسْتَأْذَنُوْا فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوْا

مجالسهم من البيت قال يا أبا هر قلت لبيك يا رسول الله! قال خذ فأعطهم فأخذت القدح فجعلت أعطيه الرجل فيشرب حتى يروى ثم يرد علي القدح حتى انتهيت إلى النبي صلى الله عليه وسلم وقد روي القوم كلهم فأخذ القدح فوضعه على يده فتبسم فقال يا أبا هريرة فقلت لبيك يا رسول الله قال بقيت أنا وأنت قلت صدقت يا رسول الله! قال اقعد فاشرب فشربت فقال اشرب فشربت فما زال يقول اشرب حتى قلت لا والذي بعثك بالحق لا أجد مسلكا قال فأرني فأعطيته القدح فحمد الله تعالى وسمى وشرب الفضلة. رواه البخاري وغيره والحاكم وقال صحيح على شرطهما

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں میں بھوک کی وجہ سے اپنے جگر کو زمین چپٹا دیتا تھا اور بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا، ایک دن میں اس راستہ پر بیٹھ گیا جس راستے سے یہ سب حضرات آتے جاتے تھے، چنانچہ حضرت ابوبکرؓ وہاں سے گزرے میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا میں نے تو صرف اس لیے پوچھا تھا تا کہ یہ مجھے اپنے ساتھ گھر لے جائیں۔ لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا (غالباً ان کا ذہن اس طرف منتقل نہیں ہوا یا ان کو اپنے گھر کا حال معلوم ہوگا کہ وہاں بھی کچھ نہیں ہے) پھر حضرت عمرؓ وہاں سے گزرے میں نے ان سے بھی کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا میں نے تو صرف اس لیے پوچھا تھا تا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے جائیں لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا، اتنے میں حضرت ابوالقاسم (ﷺ) کا وہاں سے گزر ہوا۔ آپ ﷺ میرے چہرہ کا (خستہ) حال دیکھ کر مسکرائے دل کی بات اور چہرہ کی حالت پہچان لی، ارشاد فرمایا: اوابوہریرہ! میں نے کہا: لبیک یا رسول اللہ! اور آپ نے فرمایا: میرے ساتھ آؤ (میں ساتھ ہوگیا نبی کریم ﷺ گھر تشریف لے گئے) آپ نے گھر کے اندر آنے کی اجازت چاہی آپ کو اجازت ملی۔ آپ نے گھر میں دودھ کا پیالہ رکھا ہوا پایا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دودھ کہاں سے آیا؟ گھر والوں نے کہا: فلاں نے ہدیہ بھیجا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہر! (نبی کریم ﷺ نے پیار و شفقت کی وجہ سے ان کے نام ابوہریرہ کو مختصر کر کے "ابوہر" کردیا) میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اہل صفہ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے جن کا نہ کوئی گھر تھا اور نہ ان کے پاس مال تھا۔ جب نبی کریم ﷺ کے پاس کہیں سے کوئی ہدیہ آتا تو خود بھی استعمال فرماتے اور اہل صفہ کو بھی دیتے اور جب آپ کے پاس صدقہ آتا تو خود استعمال نہ فرماتے بلکہ وہ سارے کا سارا اہل صفہ کے پاس بھیج دیتے اور اس میں سے خود کچھ استعمال نہ فرماتے اہل صفہ کو بلانے سے مجھے یہ پریشانی ہوئی کہ میں نے (اپنے جی میں) کہا یہ دودھ اہل صفہ میں کیا تقسیم ہوسکے گا میں اس کا زیادہ مستحق ہوں اور پھر میں ہی قاصد بن کر جا رہا ہوں جب وہ لوگ آئیں گے تو میں ہی ان کو (دودھ پینے کو دوں گا) تو میرے لیے تو دودھ کچھ نہیں بچے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی ماننے بغیر چارہ بھی نہیں تھا۔ چنانچہ میں گیا اور ان کو بلا لایا۔ انہوں نے آ کر نبی کریم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی وہ گھر کے اندر آ کر اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! (یہ پیالہ) لو اور ان کو دینا شروع کرو۔ میں نے پیالہ لے کر ان کو دینا شروع کیا۔ ہر آدمی پیالہ لیتا اور اتنا پیتا کہ سیراب ہوجاتا۔ پھر مجھے پیالہ واپس کرتا حتیٰ کہ میں نے سب کو پلایا اور وہ پیالہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے پیالہ اپنے دست مبارک میں لیا اور مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا اے ابوہر! میں نے کہا: لبیک یا رسول اللہ، آپ ﷺ نے فرمایا: بس میں اور تم باقی رہ گئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لو اب تم بیٹھ جاؤ اور تم پیو چنانچہ میں بیٹھ گیا اور میں نے خوب دودھ پیا، آپ نے فرمایا: اور پیو یہاں تک کہ میں نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے اب میں اپنے میں اس دودھ کے لیے کوئی راستہ نہیں پاتا ہوں آپ نے فرمایا: اچھا پیالہ مجھ کو دو میں نے وہ پیالہ آپ کو دیا آپ ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر وہ بچا ہوا دودھ نوش فرمایا۔" (بخاری، حاکم)

(۱۳۹/۲۹۳۸) وعن فضالة بن عبيد رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا صلى بالناس يخر رجال

من قامتهم فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْخَصَاصَةِ وَهُمْ أَصْحَابُ الصُّفَّةِ حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ هٰؤُلَاءِ مَجَانِيْنُ أَوْ مَجَانُوْنَ فَإِذَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ لَأَحْبَبْتُمْ أَنْ تَزْدَادُوْا فَاقَةً وَحَاجَةً. رواه التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ وابن حبان فِي صحيحه

[الْخَصَاصَةُ بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وصادين مهملتين هِيَ الْفَاقَةُ والجوع]

ترجمہ:...... "حضرت فضالہ بن عبیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھاتے تو بہت سے آدمی بھوک کی وجہ سے نماز میں کھڑے سے گرجایا کرتے اور وہ اصحاب صفہ تھے کہ باہر کے آئے ہوئے لوگ کہا کرتے یہ لوگ مجنون ہوگئے ہیں، جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوجاتے تو ان کے پاس آتے اور فرمایا کرتے (عزیزو!) اگر تمہیں معلوم ہوجائے کہ اللہ کے ہاں تمہارے لیے کیا ہے تو فاقہ اور احتیاج کے اور زیادہ ہونے کو پسند کرو۔" (ترمذی، صحیح ابن حبان)

(۱۵۰/ ۲۹۴۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لَمْ أَطْعَمْ فَجِئْتُ أُرِيدُ الصُّفَّةَ فَجَعَلْتُ أَسْقُطُ فَجَعَلَ الصِّبْيَانُ يَقُوْلُوْنَ جُنَّ أَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ فَجَعَلْتُ أُنَادِيهِمْ وَأَقُولُ بَلْ أَنْتُمُ الْمَجَانِينُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الصُّفَّةِ فَوَافَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقَصْعَتَيْنِ مِنْ ثَرِيْدٍ فَدَعَا عَلَيْهَا أَهْلَ الصُّفَّةِ وَهُمْ يَأْكُلُوْنَ مِنْهَا فَجَعَلْتُ أَتَطَاوَلُ كَيْ يَدْعُوَنِي حَتَّى قَامَ الْقَوْمُ وَلَيْسَ فِي الْقَصْعَةِ إِلَّا شَيْءٌ فِي نَوَاحِي الْقَصْعَةِ فَجَمَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَتْ لُقْمَةً فَوَضَعَهُ عَلَى أَصَابِعِهِ فَقَالَ لِي كُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا زِلْتُ آكُلُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعْتُ. رواه ابن حبان فِي صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ پر تین دن ایسے گزرے کہ مجھے کھانے کو کچھ نہ ملا میں گھر سے صفہ جانے کے ارادہ سے چلا لیکن میں (راستہ میں کمزوری کی وجہ سے) گرنے لگا مجھے (دیکھ کر) بچے کہتے کہ ابوہریرہؓ کو جنون ہوگیا ہے میں پکار کر کہتا نہیں۔ تم مجنون ہو، یہاں تک کہ ہم صفہ پہنچ گئے وہاں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو پیالے ثرید لایا گیا ہے اور آپ نے اہل صفہ کو بلا رکھا ہے اور وہ ثرید کھا رہے ہیں میں گردن اونچی کر کے دیکھنے لگا تاکہ رسول اللہ ﷺ مجھے بلالیں (میں اس کوشش میں تھا) کہ اہل صفہ (کھانے سے فارغ ہوکر) کھڑے ہوئے اور پیالہ کے کناروں میں تھوڑا سا کھانا بچا ہوا تھا، اس سب کو نبی کریم ﷺ نے جمع فرمایا تو ایک لقمہ بن گیا جسے آپ نے اپنی انگلیوں پر رکھ کر مجھ سے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان میں اس لقمہ میں سے کھاتا رہا، یہاں تک کہ میرا پیٹ بھر گیا (اور لقمہ ختم نہ ہوا)۔" (صحیح ابن حبان)

(۱۵۱/ ۲۹۵۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بن شَقِيقٍ قَالَ أَقَمْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ عِنْدَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا لَنَا ثِيَابٌ إِلَّا الْأَبْرَادُ الْخَشِنَةُ وَإِنَّهُ لَيَأْتِي عَلَى أَحَدِنَا الْأَيَّامُ مَا يَجِدُ طَعَامًا يُقِيْمُ بِهِ صُلْبَهُ حَتَّى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَأْخُذُ الْحَجَرَ فَيَشُدُّ بِهِ عَلَى أَخْمَصِ بَطْنِهِ ثُمَّ يَشُدُّهُ بِثَوْبِهِ لِيُقِيْمَ صُلْبَهُ. رواه أحمد وَرُوَاتُهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن شقیقؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ مدینہ میں ایک سال رہا ایک دن ہم لوگ حضرت عائشہؓ کے حجرہ شریف کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے مجھ سے کہا کہ ہم لوگوں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ ہمارے کپڑے صرف کھردری اور موٹی چادریں ہوا کرتے تھے اور کئی کئی دن گزر جاتے تھے اور ہمیں اتنا بھی کھانا نہیں ملتا تھا کہ جس سے ہم اپنی کمر سیدھی کرسکیں اور ہمارا پیٹ اندر کو پچکا ہوا تھا، اس پر پتھر رکھ کر ہم اسے کپڑے سے باندھ لیا کرتے تھے تاکہ ہماری کمر سیدھی رہے۔" (احمد)

(۱۵۲/ ۲۹۵۱) وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي غَزَاةٍ لَنَا فَلَقِيْنَا أُنَاسًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَجْهَضْنَاهُمْ عَنْ مِلَّةٍ لَهُمْ فَوَقَعْنَا فِيْهَا فَجَعَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا وَكُنَّا نَسْمَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنَّهُ مَنْ أَكَلَ الْخُبْزَ سَمِنَ فَلَمَّا أَكَلْنَا ذٰلِكَ الْخُبْزَ جَعَلَ أَحَدُنَا يَنْظُرُ فِي

علیه عَلَى حسن. رواه الطبراني ورواته رواة الصحيح [أجهضناهم أي أزلناهم عنها وأعجلناهم]

ترجمہ:— "حضرت ابو برزہؓ فرماتے ہیں: ہم ایک غزوہ میں شریک تھے ہمارا مقابلہ مشرکین سے ہوا، ہم نے ان کو شکست دے دی وہ سب وہاں سے بھاگ گئے ہم نے ان کی جگہ پر قبضہ کرلیا تو وہاں راکھ پر روٹی پکانے کے تندور بھی تھے ہم ان کی تندور کی پکی ہوئی روٹیاں کھانے لگے ہم نے اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں سنا تھا کہ جو (گندم کی) روٹی کھاتا ہے وہ موٹا ہوجاتا ہے جب ہم نے اس روٹی کو کھایا ہم میں سے ہر آدمی اپنے دونوں بازوؤں کی طرف دیکھتا کہ کیا وہ موٹے ہوگئے ہیں؟ (یہ صحابہؓ کی سادگی تھی دنیوی امور کو زیادہ نہیں جانتے تھے لیکن آخرت کے باریک سے باریک امور کو جانتے تھے)۔" (طبرانی)

(۱۵۴/ ۴۹۵۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بعثنا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأمر علينا أبا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَتَلَقَّى عير قُرَيْشٍ وزودنا جرابا مِنْ تمر لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَه فَكَانَ أَبُوْعُبَيْدَةَ يعطينا تَمْرَةً تَمْرَةً فَقِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا قَالُوْا نمصها كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فتكفينا يومنا إِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نضرب بعصينا الخبط. ثُمَّ نبله فنأكله فذكر الحديث. رواه مسلم

ترجمہ:— "حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ قریش کے ایک تجارتی قافلہ سے مقابلہ کے لیے بھیجا اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو ہم پر امیر مقرر فرمایا اور آپ ﷺ نے ہمیں ایک زنبیل کھجوروں کی بطور توشہ کے دی ہمیں اس کے علاوہ کچھ نہ ملا چنانچہ حضرت ابوعبیدہؓ ہمیں ایک کھجور دیتے (حضرت جابرؓ کے شاگرد نے) حضرت جابرؓ سے پوچھا آپ لوگ ایک کھجور کا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہم ایک کھجور کو ایسے چوستے تھے جیسے بچہ (دودھ) چوستا ہے اور اوپر سے ہم پانی پی لیا کرتے تھے تو وہ ایک کھجور ہمیں صبح سے رات تک کے لیے کافی ہوجاتی تھی۔ اور ہم اپنی لاٹھیوں سے پتے جھاڑتے تھے اور انہیں پانی میں بھگو کر کھالیا کرتے تھے۔ آگے پوری حدیث ذکر کی ہے۔" (مسلم)

(۱۵۵/ ۴۹۵۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أصابهم جوع وَهُمْ سَبْعَةٌ قَالَ فَأَعْطَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ لِكُلِّ إِنْسَانٍ تَمْرَةً. رواه ابن ماجه بإسناد صحيح

ترجمہ:— "حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ان کو ایک مرتبہ سخت بھوک لگی وہ سات آدمی تھے۔ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم ﷺ نے سات کھجوریں عطا فرمائیں ہر آدمی کے لیے ایک کھجور تھی۔" (ابن ماجہ)

(۱۵۶/ ۴۹۵۴) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَأْكُلُهُ فَيَأْخُذُ الْجِلْدَةَ فَيَشْوِيْهَا فَيَأْكُلُهَا فَإِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا أَخَذَ حَجَرًا فَشَدَّ صُلْبَهُ. رواه ابن أبي الدنيا في كتاب الجوع بإسناد جيد

ترجمہ:— "محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ پر تین دن مسلسل ایسے گزر جاتے کہ انہیں کھانے کو کوئی چیز نہ ملتی تو وہ کھال کو بھون کر اسے کھالیا کرتے اور جب کوئی چیز نہ ملتی تو پتھر لے کر پیٹھ پر باندھ لیتے۔" (ابن ابی الدنیا)

(۱۵۷/ ۴۹۵۵) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّيْ لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خَلْطٌ. رواه البخاري ومسلم

[الحبل بضم الحاء المهملة وإسكان الباء الموحدة والسمر بفتح السين المهملة وضم الميم كلاهما من شجر البادية]

ترجمہ:— "حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ عربوں میں سب سے پہلے میں نے اللہ کے راستہ میں تیر چلایا ہے ہم لوگ نبی کریم

ﷺ کے ساتھ غزوات میں جایا کرتے تھے۔ ہمارا کھانا صرف ببول اور کیکر کے پتے ہوا کرتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم لوگ بکریوں کی طرح مینگنیاں کیا کرتے تھے جو علیحدہ علیحدہ ہوتیں (خشک ہونے کی وجہ سے) ان میں چپکاہٹ نہ ہوتی۔" (بخاری، مسلم)

(۱۵۸/ ۲۹۵۶) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ أَمِيْرًا بِالْبَصْرَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ حذاء وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صبابة كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ يتصابها صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ منتقلون مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوْا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَإِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يلقى مِنْ شَفِيْرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَامًا لَا يدرك لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لتملأن أَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مصراعين مِنْ مَصَارِيْعِ الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ عَامًا وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَهُوَ كظيظ مِنَ الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتّٰى قرحت أشداقنا فالتقطت بردة فشققتها بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فاتزرتُ بنصفها واتزر سعد بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيْرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ فِي نَفْسِي عَظِيْمًا وَعِنْدَ اللّٰهِ صَغِيْرًا. رواه مسلم وغيره

[آذنت بمد الألف أي أعلمت۔ بصرم هُوَ بِضَم الصَّاد وَإِسْكَان الرَّاء بِالْقِطَاعِ وفناء۔ حذاء هُوَ بحاء مُهْملَة مَفْتُوحَة ثُمَّ ذال مُعْجَمَة مُشَدَّدَة ممدودا يَعْنِي سريعة۔ والصبابة بِضَم الصَّاد هِيَ الْبَقِيَّة الْيَسِيْرَة مِنَ الشَّيْء۔ يتصابها بتَشْدِيد الْمُوَحدَة قَبْلَ الْهَاء أَي يجمعها۔ والكظيظ بِفَتْح الْكَاف وظاءين معجمتين هُوَ الْكَثِيْر الممتلىء]

ترجمہ:...... "حضرت خالد بن عمیر عدوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بصرہ کے گورنر تھے، ایک مرتبہ انہوں نے ہم لوگوں میں بیان کیا تو پہلے اللہ کی حمد وثناء بیان کی پھر فرمایا: امابعد! دنیا نے اپنے ختم ہوجانے کا علان کردیا ہے اور پیٹھ پھیر کر تیزی سے جارہی ہے اور دنیا میں سے بس تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے جیسے برتن میں اخیر میں تھوڑا سا رہ جاتا ہے اور آدمی اسے چوس لیتا ہے اور تم یہاں سے منتقل ہوکر ایسے جہان میں چلے جاؤ گے جو کبھی ختم نہیں ہوگا لہٰذا جو اچھے اعمال تمہارے پاس موجود ہیں ان کو لے کر اگلے جہاں میں جاؤ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے گا جو ستر سال تک جہنم میں گرتا رہے گا پھر بھی اس کی تہہ تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ کی قسم! یہ جہنم بھی ایک دن انسانوں سے بھر جائے گی کیا تمہیں اس پر تعجب ہورہا ہے؟ اور ہمیں یہ بھی بتایا گیا کہ جنت کے دروازے کے دو پٹوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ جنتیوں کے ہجوم کی وجہ سے اتنا چوڑا دروازہ بھی بھرا ہوگا اور میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف سات آدمی تھے اور میں بھی ان میں شامل تھا اور ہمیں کھانے کو صرف درختوں کے پتے ملتے تھے جنہیں مسلسل کھانے کی وجہ سے ہمارے جبڑے بھی زخمی ہوگئے تھے اور مجھے ایک گری پڑی چادر ملی تھی میں نے اس کے دو ٹکڑے کیے ایک ٹکڑے کو میں نے لنگی بنالیا اور ایک کو حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے۔ ایک زمانہ میں تو ہمارے فقر وفاقہ کا یہ حال تھا اور آج ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی شہر کا گورنر بنا ہوا ہے اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی نگاہ میں تو بڑا ہوں اور اللہ کے یہاں چھوٹا ہوں۔" (مسلم وغیرہ)

(۱۵۹/ ۲۹۵۷) وَعَنْ أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لحسبت أَنَّمَا رِيْحُنَا الضَّأْنُ إِنَّمَا لِبَاسُنَا الصُّوْفُ وَطَعَامُنَا الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ. رواه الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَرُوَاتُهُ رُوَاةُ الصَّحِيْحِ وَهُوَ فِي التِّرْمِذِيِّ وَغَيْرِهِ دُوْنَ قَوْلِهِ إِنَّمَا لباسنا إِلَى آخره. وَتَقَدَّمَ فِي اللِّبَاسِ

ترجمہ:...... "حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر تم ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (بارش ہونے کے بعد جیسا کہ دوسری روایت میں ہے) دیکھتے تو (ہمارے اونی کپڑے سے) بھیڑ جیسی بو محسوس ہوتی، ہمارے کپڑے اون کے ہوتے تھے اور کھانے کے لیے صرف دو کالی چیزیں ہوتی تھیں یعنی کھجور اور پانی۔" (طبرانی فی الاوسط ترمذی وغیرہ)

(۱۶۱/ ۲۹۵۸) وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ يَعْنِي ابْنَ الْأَشْتَرِ أَنَّ أَبَاذَرٍّ حَضَرَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ بِالرَّبَذَةِ فَبَكَتْ إِمْرَأَتُهُ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ أَبْكِي فَإِنَّهُ لَا يَدَ لِي بِنَفْسِكَ وَلَيْسَ عِنْدِيْ ثَوْبٌ يَسَعُ لَكَ كَفَنًا قَالَ لَا تَبْكِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَمُوْتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ فَكُلُّ مَنْ كَانَ مَعِيَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مَاتَ فِيْ جَمَاعَةٍ وَقَرْيَةٍ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ غَيْرِيْ وَقَدْ أَصْبَحْتُ بِالْفَلَاةِ أَمُوْتُ فَرَاقِبِي الطَّرِيْقَ فَإِنَّكِ سَوْفَ تَرَيْنَ مَا أَقُوْلُ فَإِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ قَالَتْ وَأَنّٰى ذٰلِكَ وَقَدِ انْقَطَعَ الْحَاجُّ قَالَ رَاقِبِي الطَّرِيْقَ قَالَ فَبَيْنَا هِيَ كَذٰلِكَ إِذَا هِيَ بِالْقَوْمِ تَخُبُّ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ كَأَنَّهُمُ الرَّخَمُ فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ حَتّٰى وَقَفُوْا عَلَيْهَا فَقَالُوْا مَا لَكِ فَقَالَتْ امْرُؤٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ تُكَفِّنُوْهُ وَتُؤْجَرُوْا فِيْهِ قَالُوْا وَمَنْ هُوَ قَالَتْ أَبُوْذَرٍّ فَفَدَوْهُ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَوَضَعُوْا سِيَاطَهُمْ فِيْ نُحُوْرِهَا يَبْتَدِرُوْنَهُ فَقَالَ أَبْشِرُوْا فَإِنَّكُمُ النَّفَرُ الَّذِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْكُمْ مَا قَالَ ثُمَّ أَصْبَحْتُ الْيَوْمَ حَيْثُ تَرَوْنَ وَلَوْ أَنَّ لِيْ ثَوْبًا مِنْ ثِيَابِيْ يَسَعُ كَفَنِيْ لَمْ أُكَفَّنْ إِلَّا فِيْهِ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ لَا يُكَفِّنُنِيْ رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ عَرِيْفًا أَوْ أَمِيْرًا أَوْ بَرِيْدًا فَكُلُّ الْقَوْمِ قَدْ نَالَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا إِلَّا فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَنَا صَاحِبُكَ ثَوْبَانِ فِيْ عَيْبَتِيْ مِنْ غَزْلِ أُمِّيْ وَأَحَدُ ثَوْبَيَّ هٰذَيْنِ اللَّذَيْنِ عَلَيَّ قَالَ أَنْتَ صَاحِبِيْ. رواه أحمد واللفظ له ورجاله رجال الصحيح والبزار بنحوه باختصار. [العيبة بفتح العين المهملة وإسكان المثناة تحت بعدها موحدة هي ما يجعل المسافر فيها ثيابه]

ترجمہ:...... "حضرت ابراہیم الاشترؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذرؓ کے انتقال کا وقت آیا وہ اس وقت ربذہ (مقام) پر تھے ان کی بیوی رونے لگیں انہوں نے فرمایا: کیوں روتی ہو؟ بیوی نے کہا: میں اس لیے روتی ہوں کہ میں آپ کے لیے اس وقت کچھ کر نہیں سکتی (میں اکیلی ہوں میرے ساتھ تجہیز و تکفین اور تدفین کون کرے گا) اور میرے پاس اتنا کپڑا بھی نہیں جس کا آپ کے لیے کفن بن سکے، انہوں نے فرمایا: مت رو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا تھا تم میں سے ایک شخص بیابان میں انتقال کرے گا جس کے پاس مؤمنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی، اور اس مجلس میں جتنے لوگ اس وقت میرے ساتھ تھے وہ سب لوگوں کی آبادی اور بستی میں انتقال کر گئے، میرے علاوہ ان میں سے کوئی باقی نہ رہا (یعنی ان میں سے کسی کو موت بیابان میں نہ آئی) آج میں بیابان میں انتقال کر رہا ہوں (لہٰذا نبی کریم ﷺ کے اس فرمان مبارک کا میں ہی مصداق ہوں اور ضرور کوئی مسلمانوں کی جماعت آئے گی، نبی کریم ﷺ کی خبر غلط نہیں ہو سکتی) لہٰذا راستہ پر انتظار کرو، عنقریب جو میں کہہ رہا ہوں وہ تم دیکھ لوگی، اللہ کی قسم! میں نے جھوٹ کہا نہ ہی مجھے (زندگی میں کسی کی طرف سے) جھوٹا قرار دیا گیا، بیوی نے کہا، یہ کیسے ہو سکتا ہے (کہ اس وقت کوئی جماعت اس بیابان میں آئے) حالاں کہ (حج کا وقت ختم ہونے کی وجہ سے) حجاج کی آمد ختم ہو گئی حضرت ابوذرؓ نے فرمایا: راستہ پر نگاہ رکھو۔ اتنے میں اس دوران بیوی دیکھتی ہے کہ کچھ لوگ اپنی سواریوں کو دوڑاتے ہوئے آ رہے ہیں گویا کہ وہ گدھ پرندے ہیں۔ وہ لوگ آ پہنچے اور ان کی بیوی کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے، انہوں نے پوچھا کہ کیا بات ہے (کہ تم راستہ پر کھڑی ہو) عورت نے کہا: ایک مسلمان شخص ہے اس کو کفنا دو اس پر تمہیں ثواب ملے گا۔ ان لوگوں نے پوچھا: وہ شخص کون ہے؟ عورت نے کہا: ابوذرؓ (یہ سن کر) وہ کہنے لگے ہمارے ماں باپ ان پر قربان۔ اور اپنے چابک ان کی جگہوں میں رکھ کر دوڑے ہوئے آئے (ان کو دیکھ کر) حضرت ابوذرؓ نے فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو۔ تم ہی وہ جماعت ہو کہ تمہارے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تھا پھر آج اس جگہ پر ہوں جہاں تم دیکھ رہے ہو (یعنی جنگل بیابان میں) اگر میرے پاس اتنا بھی کپڑا ہوتا جو میرے کفن کے لیے کافی ہوتا تو مجھے اسی میں کفن دیا جاتا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ تم میں مجھے وہ شخص کفن نہ دے جو اپنے قبیلہ کا سردار یا امیر (حاکم) یا قاصد (جو پیغام یا امانت پہنچاتا ہو) ہو (کہ ان تینوں کے مال میں شبہ ہے)۔ چنانچہ اس جماعت میں سے ہر شخص ان تین میں سے کسی نہ کسی عہدہ پر رہ چکا تھا سوائے ایک انصاری نوجوان کے۔ اور وہ اپنی جماعت کے ساتھ تھا۔ اس نے حضرت ابوذرؓ سے عرض کیا میں آپ کا ساتھی ہوں (جو آپ کو کفن دے گا) دو کپڑے تو میرے صندوق میں ہیں

جو میری ماں نے کاتے تھے۔ اور جو دو کپڑے میرے جسم پر ہیں ان میں سے ایک کپڑا (آپ کے کفن کے لیے دیتا ہوں) حضرت ابوذرؓ نے اس نوجوان کے ان تین کپڑوں کو (اپنے کفن کے لیے قبول کرتے ہوئے) فرمایا ہاں! تم میرے ساتھی ہو۔" (احمد، بزار)

(۱۹۳/ ۴۹۵۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوْا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ. رواه البخاري والحاكم مختصرا وقال صحيح على شرطهما

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: میں نے اہل صفہ (فقراء صحابہ) میں ستر کو دیکھا ہے کہ ان میں ایک بھی ایسا نہ تھا جس پر چادر ہو (کہ بدن ڈھانپنے کے بعد اوپر سے اوڑھ لے) بس یہ فقط تہ بند تھا یا کملی جسے اپنی گردن میں باندھ لیا کرتے تھے کہ کوئی آدھی پنڈلی تک پہنچتی تھی اور کوئی ٹخنوں تک اور اس کو ہاتھ سے سمیٹا کرتے تھے کہ ان کا ستر نہ دکھائی دے جائے۔" (بخاری، حاکم)

(۱۹۳/ ۴۹۶۰) وَعَنْ عتبة بن عبد السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَكْسَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَانِيْ خَيْشَتَيْنِ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَأَنَا أَكْسَى أَصْحَابِيْ. رواه أبو داود من رواية إسماعيل بن عياش

[الخيشة بفتح الخاء المعجمة وإسكان المثناة تحت بعدها شين معجمة هو ثوب يتخذ من مشاقة الكتان يغزل غليظا وينسج رقيقا]

ترجمہ:...... "حضرت عتبہ بن عبد سلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کپڑے مانگے، آپ نے مجھے کتان کے دو کھردرے کپڑے پہننے کے لیے عطا فرمائے، آج میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ میرے پاس اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ کپڑوں کے جوڑے ہیں۔" (ابوداؤد)

(۱۹۴/ ۴۹۶۱) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ عَادَ خَبَّابًا نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا أَبْشِرْ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تَرِدُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَوْضَ فَقَالَ كَيْفَ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلَى أَعْلَى الْبَيْتِ وَأَسْفَلِهِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَكْفِيْ أَحَدَكُمْ كَزَادِ الرَّاكِبِ. رواه أبو يعلى والطبراني بإسناد جيد

ترجمہ:...... "حضرت یحییٰ بن جعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہؓ حضرت خبابؓ کی عیادت کے لیے آئے۔ انہوں نے کہا اے ابوعبداللہ! (حضرت خبابؓ کی کنیت ہے) آپ کو خوشخبری ہو آپ حضرت محمد ﷺ کے پاس حوض کوثر پر جائیں گے تو انہوں نے گھر کے اوپر اور نیچے والے حصہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: اس گھر کے ہوتے ہوئے میں کیسے (حوض کوثر پر جا سکتا ہوں؟) حالاں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہیں اتنا دنیا کافی ہے جتنا ایک سوار کے پاس سواری پر توشہ ہوتا ہے (اور میرے پاس توشہ سے کہیں زیادہ ہے)۔" (ابویعلی، طبرانی)

(۱۹۵/ ۴۹۶۲) وَعَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَةُ إِلَى أَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ مَرِيْضٌ يَعُوْدُهُ فَوَجَدَهُ يَبْكِيْ فَقَالَ يَا خَالِ مَا يُبْكِيْكَ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ نَأْخُذْ بِهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ إِنَّمَا يَكْفِيْ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ. رواه الترمذي والنسائي ورواه ابن ماجه عن أبي وائل عن سمرة بن سهم عن رجل من قومه لم يسمه قال نزلت على أبي هاشم بن عتبة فجاءه معاوية فذكر الحديث بنحوه. ورواه ابن حبان في صحيحه عن سمرة بن سهم قال نزلت على أبي هاشم بن عتبة وهو مطعون فأتاه معاوية فذكر الحديث. وذكره رزين فزاد فيه فلما مات حصر ما خلف فبلغ ثلاثين درهما وحسبت فيه القصعة التي كان يعجن فيها وفيها يأكل. [يشئزك بشين معجمة ثم همزة مكسورة وزاي أي يقلقك وزنه ومعناه]

ترجمہ:...... "حضرت ابووائلؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہاشم بن عتبہؓ بیمار تھے، حضرت معاویہؓ ان کی عیادت کرنے کے لیے آئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں ان سے پوچھا اے ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا کسی درد نے آپ کو بے چین کر رکھا ہے؟ یا دنیا کے لالچ میں رو رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: یہ بات بالکل نہیں ہے۔ بلکہ میں اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک وصیت فرمائی

تھی۔ ہم اس پر عمل نہیں کر سکے حضرت معاویہؓ نے فرمایا: وہ کیا وصیت تھی؟ حضرت ابوہاشمؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا تھا کہ آدمی نے مال جمع کرنا ہی ہے تو ایک خادم اور جہاد فی سبیل اللہ کے لیے ایک سواری کافی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے آج (اس سے زیادہ) مال جمع کر رکھا ہے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت سمرہ بن سہم کہتے ہیں میں حضرت ہاشم بن عتبہؓ کا مہمان بنا تو وہ طاعون کی بیماری میں مبتلا تھے پھر ان کے پاس حضرت معاویہؓ آئے اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ابوہاشمؓ کا انتقال ہو گیا تو ان کے ترکہ کا حساب کیا گیا تو اس کی قیمت تیس درہم بنی تھی اور اس میں وہ پیالہ بھی شمار کیا گیا جس میں وہ آٹا گوندھا کرتے تھے اور اسی میں وہ کھاتے تھے۔" (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، رزین)

(۱۶۶/ ۴۹۶۳) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ سَلْمَانَ الْخَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ عَرَفُوا مِنْهُ بَعْضَ الْجَزَعِ فَقَالُوْا مَا يُجْزِعُكَ يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ وَقَدْ كَانَتْ لَكَ سَابِقَةٌ فِي الْخَيْرِ شَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَغَازِيَ حَسَنَةً وَفُتُوْحًا عِظَامًا. قَالَ يُجْزِعُنِيْ أَنَّ حَبِيْبَنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَارَقَنَا عَهِدَ إِلَيْنَا قَالَ لِيَكْفِ الْمَرْءَ مِنْكُمْ كَزَادِ الرَّاكِبِ فَهٰذَا الَّذِيْ أَجْزَعَنِيْ فَجُمِعَ مَالُ سَلْمَانَ فَكَانَ قِيْمَتُهُ خَمْسَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا. رواه ابن حبان في صحيحه

ترجمہ:..... "حضرت عامر بن عبداللہؓ کہتے ہیں: جب حضرت سلمان الخیرؓ (مدینہ میں شروع زمانے میں اسلام لانے کی وجہ سے یہ الخیر کہلاتے تھے) کی موت کا وقت قریب آیا تو لوگوں نے ان پر کچھ گھبراہٹ محسوس کی تو انہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! (حضرت سلمان کی کنیت ہے) آپ کیوں گھبرا رہے ہیں؟ آپ کو اسلام لانے میں دوسروں پر سبقت حاصل ہے اور آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ اچھی اچھی لڑائیوں میں اور بڑی بڑی جنگوں میں شریک ہوئے ہیں، انہوں نے کہا: میں اس وجہ سے گھبرا رہا ہوں کہ ہمارے حبیب ﷺ نے دنیا سے جاتے وقت ہمیں یہ وصیت کی تھی کہ تم میں سے ہر آدمی کو سوار کے توشہ جتنا سامان کافی ہونا چاہیے (میں اس وصیت کی پابندی نہیں کر سکتا) اس وجہ سے گھبرا رہا ہوں۔ حضرت سلمانؓ کے انتقال کے بعد جب ان کا مال جمع کیا گیا تو اس کی قیمت پندرہ درہم تھی۔" (صحیح ابن حبان)

فائدہ:..... ان حضرات کے کیا کہنے کہ صرف پندرہ درہم کل مال ملکیت میں ہے اس کے باوجود گھبرا رہے ہیں یہ انہی کا حصہ تھا۔

(۱۶۷/ ۴۹۶۴) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ بُذَيْمَةَ قَالَ بِيعَ مَتَاعُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَلَغَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا. رواه الطبراني وإسناده جيد إلا أن عليا لم يدرك سلمان. قال الحافظ ولو بسطنا الكلام على سيرة السلف وزهدهم لكان من ذلك مجلدات لكنه ليس من شرط كتابنا وإنما أملينا هذه النبذة استطرادا تبركا بذكرهم ونموذجا لما تركنا من سيرهم والله الموفق من أراد لا رب غيره

ترجمہ: "حضرت علی بن بذیمہ کہتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ کے ترکہ کا سامان بیچا گیا تو وہ چودہ درہم میں بکا۔" (طبرانی)

## اللہ کے خوف سے رونے کی ترغیب

(۱/ ۴۹۶۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يُصِيْبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهِ لَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:..... "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اللہ تعالیٰ کے ڈر سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑیں حتیٰ کہ زمین پر آنسو گر جائیں قیامت کے دن اس کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔" (حاکم)

(۲/ ۴۹۶۶) وَعَنْ أَبِيْ رَيْحَانَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَتِ النَّارُ عَلٰى عَيْنٍ دَمَعَتْ أَوْ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَحُرِّمَتِ النَّارُ عَلٰى عَيْنٍ سَهِرَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَذَكَرَ عَيْنًا ثَالِثَةً. رواه أحمد واللفظ له والنسائي والحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت ابوریحانہ" سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ ایسی آنکھ پر حرام ہے جو اللہ کے خوف سے آنسو بہائے اور دوزخ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ کے راستہ میں جاگی ہو اور تیسری آنکھ کا بھی ذکر کیا (جو راوی کو یاد نہ رہا)۔" (احمد، نسائی، حاکم)

(۹/ ۲۹۶۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يَعُوْدَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ، رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح والنسائي والحاكم وقال صحيح الإسناد. [لا يلج أي لا يدخل]

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ" روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جو اللہ کے خوف سے رویا ہو یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے (یعنی جیسا کہ دودھ تھن میں واپس نہیں جاتا ایسے ہی اللہ کے خوف سے رونے والا دوزخ میں نہیں جائے گا) اور اللہ کے راستے کا گرد وغبار اور دوزخ کا دھواں اکٹھے نہیں ہوگا۔" (ترمذی، نسائی، حاکم)

(۱۰/ ۲۹۶۸) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تَرَى أَعْيُنُهُمُ النَّارَ عَيْنٌ حَرَسَتْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ كَفَّتْ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰهِ. رواه الطبراني ورواته ثقات إلا أن أبا حبيب العنقري لا يحضرني الآن حاله

ترجمہ:...... "حضرت معاویہ بن حیدہ" روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی آنکھیں جہنم کو دیکھیں گی تک نہیں (دوزخ میں جانا تو دور کی بات ہے) ① ایک وہ آنکھ جو اللہ کے راستہ میں پہرہ کے لیے جاگی ہو۔ ② دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو (۳) تیسری وہ آنکھ جو ان چیزوں کے دیکھنے سے رک گئی ہو جن کا دیکھنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے۔" (طبرانی)

(۱۱/ ۲۹۶۹) وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ. رواه الطبراني من رواية عثمان عن عطاء الخراساني وقد وثق

ترجمہ:...... "حضرت عباس بن عبدالمطلب" کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: دو آنکھوں کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی: ایک وہ آنکھ جو رات کے درمیان میں اللہ کے ڈر سے روئی ہو دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے راستہ میں پہرہ دیتی ہو۔" (طبرانی)

(۱۲/ ۲۹۷۰) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنَيْهِ دُمُوْعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذُّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ثُمَّ تُصِيْبُ شَيْئًا مِنْ حَرِّ وَجْهِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ. رواه ابن ماجه والبيهقي والأصبهاني وإسناد ابن ماجه مقارب

ترجمہ:...... "حضرت ابن مسعود" روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے خوف اور ہیبت سے جس مومن شخص کی آنکھوں سے کچھ آنسو نکلیں، اگرچہ وہ مقدار میں بہت کم، مثلاً مکھی کے سر کے برابر (یعنی ایک قطرہ ہی کے بقدر) ہوں پھر وہ آنسو بہہ کر اس کے چہرے پر پہنچ جائیں تو اللہ تعالیٰ اس چہرہ کو آتش دوزخ کے لیے حرام کر دے گا۔" (ابن ماجہ، بیہقی، اصبہانی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جو چہرہ اللہ تعالیٰ کے خوف کے آنسوؤں سے کبھی تر ہوا ہو اس کو دوزخ کی آگ سے بالکل محفوظ رکھا جائے گا اور دوزخ کی آنچ اس کو کبھی نہ لگ سکے گی۔ جن احادیث میں کسی خاص نیک عمل پر آتش دوزخ کے حرام ہو جانے کی خوشخبری دی جاتی ہے ان کا مقصد عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ اس نیک عمل کا ذاتی تقاضا اور خاصہ یہی ہے، اور اللہ تعالیٰ اس عمل کے کرنے والے کو جہنم کی آگ سے بالکل محفوظ رکھے گا بشرطیکہ اس شخص سے کوئی ایسا بڑا گناہ سرزد نہ ہوا ہو جس سے تقاضا اس کے برعکس جہنم میں ڈالا جانا ہو، یا اگر کبھی ایسا گناہ اس

ے ہوا ہو تو وہ اس سے تائب ہو چکا ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی مانگ چکا ہو۔ یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ محض تاویل ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ہمارے عرف اور محاورات میں بھی اس قسم کے وعدوں اور بشارتوں میں یہ شرط ہمیشہ محفوظ ہوتی ہے۔ (از معارف الحدیث)

(۱۵/ ۴۹۰۱) وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما اغرورقت عَيْنٌ بِمَائِهَا إِلَّا حرم اللّٰه سائر ذٰلِكَ الْجَسَدِ عَلَى النَّارِ وَلَا سَالَتْ قَطْرَةٌ عَلَى خَدِّهَا فيرهق ذٰلِكَ الْوَجْهَ قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ وَلَوْ أَنَّ بَاكِيًا بَكٰى فِي أُمَّةٍ مِنَ الْأُمَمِ رُحِمُوْا وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا لَهُ مِقْدَارٌ وميزان إِلَّا الدمعة فَإِنَّهُ تطفأ بها بحار من نار. رواه الْبَيْهَقِيُّ هٰكَذَا مُرْسَلًا وَفِيْهِ راو لم يسم وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَأَبِي عمران الجوني وخالد بن معدان غير مرفوع وهو أشبه

ترجمہ:..... "حضرت مسلم بن یسار ؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی آنکھ (اللہ تعالیٰ کے خوف کے) آنسوؤں سے ڈبڈبا جائے اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو ضرور دوزخ پر حرام کردے گا اور جو آنسو کا قطرہ ان کے رخسار پر بہہ جائے اس چہرہ پر نہ دوزخ کا دھواں اور نہ ذلت چھائے گی اور اقوام میں کسی قوم کا کوئی فرد رونے والا ہو تو سب پر رحم کیا جائے گا اور ہر چیز کی کوئی مقدار اور وزن ہوتا ہے سوائے آنسو کے کہ ایک آنسو سے دوزخ کی آگ کے سمندر بھی بجھ جائیں گے۔" (بیہقی)

(۱۶/ ۴۹۰۲) وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْحِجْرِ فَقَالَ ابْكُوْا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا بُكَاءً فَتَبَاكَوْا لَوْ تَعْلَمُوْا الْعِلْمَ لَصَلّٰى أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَنْكَسِرَ ظَهْرُهُ وَلَبَكٰى حَتّٰى يَنْقَطِعَ صَوْتُهُ. رواه الْحَاكِمُ مَرْفُوْعًا وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

ترجمہ:..... "حضرت ابن ابی مُلیکہ ؒ فرماتے ہیں ہم عبداللہ بن عمرو ؓ کے پاس حجر (بیت اللہ کے ایک حصہ) میں بیٹھے تھے۔ ارشاد فرمایا: رو۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی شکل بنالو۔ (بتکلف رو) اگر تم (حقیقت حال عذاب وغیرہ کی) جان لو تو تم میں سے ہر ایک اتنی نماز پڑھے کہ اس کی کمر ٹوٹ جائے اور اتنا روئے کہ اس کی آواز (روتے روتے) بند ہوجائے۔" (حاکم)

(۱۷/ ۴۹۰۳) وَعَنْ مطرف عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَلِصَدْرِهِ أَزِيْزٌ كَأَزِيْزِ الرَّحَا مِنَ الْبُكَاءِ. رواه أَبُوْدَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وابن حبان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَلِجَوْفِهِ أزيز كأزيز المرجل. قوله أزيز كأزيز الرحا أي صوت كصوت الرحا وَيُقَالُ أزت الرحا إذا صوتت والمرجل القدر ومعناه أن لجوفه حنينا كصوت غليان القدر إذا اشتد

ترجمہ:..... "حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا اور آپ کے سینہ میں رونے کی وجہ سے چکی کے چلنے کی آواز آرہی تھی اور ایک روایت میں ہے ہانڈی کے ابلنے کی آواز تھی۔" (ابوداؤد، نسائی، ابن خزیمہ، صحیح ابن حبان)

(۲۲/ ۴۹۰۴) وَعَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكٰى رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ شَهِدَكُمُ الْيَوْمَ كُلُّ مُؤْمِنٍ عَلَيْهِ مِنَ الذُّنُوْبِ كَأَمْثَالِ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي لَغُفِرَ لَهُمْ بِبُكَاءِ هٰذَا الرَّجُلِ وَذٰلِكَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَبْكِي وَتَدْعُوْ لَهُ وَتَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ شَفِّعِ الْبَكَّائِيْنَ فِيْمَنْ لَمْ يَبْكِ. رواه الْبَيْهَقِيُّ وَقَالَ هٰكَذَا جَاءَ هٰذَا الحديث مرسلا

ترجمہ:..... "حضرت ہیثم بن مالک ؓ کہتے ہیں (ایک بار) نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا: ایک شخص جو آپ کے سامنے تھا وہ رویا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج اگر تمہارے پاس ہر وہ مؤمن حاضر ہوتا جس کے اوپر بوجھ والے پہاڑوں کے برابر بھی گناہ ہوتے تو اس شخص کے رونے کی وجہ سے اس کی ضرور مغفرت ہوجاتی اور یہ اس وجہ سے کہ فرشتے بھی رو رہے ہیں اور اس کے لیے دعا کر رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں اے اللہ رونے والوں کی شفاعت کو نہ رونے والوں کے حق میں قبول فرما۔" (بیہقی)

(۲۳/ ۴۹۰۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ: يَاأَيُّهَا

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (التحریم:۶) تَلَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى أَصْحَابِهِ فَخَرَّ فَتًى مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى فُؤَادِهِ فَإِذَا هُوَ يَتَحَرَّكُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَتٰى قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَهَا فَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِنْ بَيْنِنَا فَقَالَ أَوَمَا سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ (ابراهيم:۱۴) رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد كذا قال

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ پر یہ آیت نازل فرمائی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ترجمہ: "اے ایمان والو! بچاؤ اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے جس کی چھپٹیاں ہیں آدمی اور پتھر"ایک دن رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت اپنے صحابہ کو پڑھ کر سنائی یہ آیت سن کر ایک جوان بے ہوش ہو کر گر پڑا رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک اس کے دل پر رکھا تو وہ حرکت کر رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نوجوان، کہہ لا الہ الا اللہ اس نے کلمہ پڑھا۔ آپ ﷺ نے اس کو جنت کی خوشخبری دی صحابہ ؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہمارے درمیان (ابھی سے دنیا میں) اس کے لیے یہ خوشخبری ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں سنا: ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ ترجمہ: "یہ ملتا ہے اس کو جو ڈرتا ہے کھڑے ہونے سے میرے سامنے اور ڈرتا ہے میرے عذاب کے وعدے سے۔" (حاکم)

(۳۶/ ۴۹۷۶) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَهَاجَتِ الرِّيْحُ فَوَقَعَ مَا كَانَ فِيْهَا مِنْ وَرَقٍ نَخِرٍ وَبَقِيَ مَا كَانَ مِنْ وَرَقٍ أَخْضَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَثَلُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ الْقَوْمُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ إِذَا اقْشَعَرَّ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَعَتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ وَبَقِيَتْ لَهُ حَسَنَاتُهُ

ترجمہ:...... "حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ فرماتے ہیں ہم (ایک دن) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ہوا زور سے چلی جس کی وجہ سے درخت کے پرانے پتے گر گئے اور سبز پتے باقی رہ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس درخت کی مثال کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مؤمن کی مثال ہے جب وہ اللہ عزوجل کے خوف سے کانپتا ہے اس کے گناہ گر جاتے ہیں اور اس کی نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں (جیسے ہوا کے چلنے کی وجہ سے درخت کے پرانے بوسیدہ پتے گر گئے اور تازے اور سبز پتے رہ گئے)۔" (بیہقی)

## موت کے ذکر کی اور امیدوں کے مختصر کرنے کی اور عمل کی طرف آگے بڑھنے کی ترغیب اور جس کے اعمال اچھے ہوں اس کے لیے لمبی عمر کی فضیلت اور موت کی تمنا کرنے کی ممانعت

(۱/ ۴۹۷۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ، رواه ابن ماجه والترمذي وحسنه ورواه الطبراني في الأوسط بإسناد حسن وابن حبان في صحيحه وزاد فَإِنَّهُ مَا ذَكَرَهُ أَحَدٌ فِيْ ضِيْقٍ إِلَّا وَسَّعَهُ وَلَا ذَكَرَهُ فِيْ سَعَةٍ إِلَّا ضَيَّقَهَا عَلَيْهِ

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو توڑ دینے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔" (ابن ماجہ، ترمذی، طبرانی، صحیح ابن حبان)۔ ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے جو اس کو تنگی میں یاد کرے گا اس کے لیے وسعت اور کشادگی پیدا کرے گی (کہ مطمئن ہو جائے گا چند روز کی تنگی موت اس سے پیچھا چھڑا دے گی) اور جو کشادگی میں یاد کرے گا اس پر تنگی پیدا کرے گی، (خوشحال شخص موت کو یاد کرے گا اس کو دنیا اچھی نہیں لگے گی، اس کا دنیا سے جی ہٹ جائے گا جو مطلوب ہے)۔"

(۴/ ۴۹۷۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِي الْمَوْتَ فَإِنَّهُ مَا كَانَ فِيْ كَثِيْرٍ إِلَّا قَلَّلَهُ وَلَا قَلِيْلٍ إِلَّا جَزَّأَهُ. رواه الطبراني بإسناد حسن

ترجمہ: ...... "حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو توڑنے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کرو یہ موت کا تذکرہ اگر کثرت اور زیادتی میں ہوگا اس کو کم کردے گا اور اگر قلت اور کمی میں ہوگا تو اس کو منتشر اور متفرق کردے گا۔" (طبرانی)

(۴/ ۴۹۷۹) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَأَى نَاسًا كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ فَقَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ أَشْغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتَ فَأَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ فَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ أَحَبَّ مَنْ يَمْشِيْ عَلَى ظَهْرِيْ إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ فَسَتَرَى صَنِيْعِيْ بِكَ. قَالَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَبْغَضَ مَنْ يَمْشِيْ عَلَى ظَهْرِيْ إِلَيَّ فَإِذَا وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ قَالَ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَتَنْهَشُهُ وَتَخْدِشُهُ حَتَّى يُفْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ. رواه الترمذي واللفظ له والبيهقي كلاهما من طريق عبيد الله بن الوليد الوصافي وهو واه عن عطية وهو العوفي عن أبي سعيد وقال الترمذي حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه

ترجمہ: ...... "حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں (ایک دن) رسول اللہ ﷺ اپنی مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا لوگ کھل کھلا کر ہنس رہے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ لذتوں کو توڑنے والی چیز (موت) کو کثرت سے یاد رکھتے تو جو حالت میں دیکھ رہا ہوں یہ نہ ہوتی۔ لہٰذا لذتوں کو توڑنے والی چیز موت کو کثرت سے یاد رکھا کرو (اس کے بعد فرمایا) حقیقت یہ ہے کہ قبر (یعنی زمین کا وہ حصہ جس کو مرنے کے بعد آدمی کا آخری ٹھکانہ بننا ہے) ہر روز پکارتی ہے (ظاہر یہ ہے کہ زبان قال سے پکارتی ہے اور اس کی پکار کو وہی سن سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ سنانا چاہے اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ ہر روز قبر زبان حال سے پکارتی ہے کہ) میں مسافرت کا گھر ہوں اور میں تنہائی کا گھر ہوں اور میں مٹی کا گھر ہوں اور میں کیڑوں کا گھر ہوں، (اور قبر کی زبان حال کی اس پکار کو تو ہر بندہ ہر وقت سن سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زبان حال کی باتیں سننے والے کان عطا فرمائے ہوں) (اس کے بعد آپ نے اس کی تفصیل بیان فرمائی کہ مرنے کے بعد جب بندہ کا واسطہ اس زمین سے پڑتا ہے اور وہ اس کے سپرد ہوتا ہے تو ایمان وعمل کے فرق کے لحاظ سے زمین کا برتاؤ اس کے ساتھ کتنا مختلف ہوتا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا:) جب وہ بندہ زمین کے سپرد کیا جاتا ہے جو حقیقی مؤمن، مسلم ہو تو زمین (کسی عزیز اور محترم مہمان کی طرح اس کا استقبال کرتی ہے اور) کہتی ہے مرحبا! (میرا دیدہ ودل فرشِ راہ) خوب آئے، اور اپنے ہی گھر آئے، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ جتنے لوگ میرے اوپر چلتے تھے ان میں سب سے زیادہ محبوب اور چہیتے مجھے تم ہی تھے اور آج جب تم میرے سپرد کیے گئے ہو، اور میرے پاس آگئے ہو تو تم دیکھو گے کہ (تمہاری خدمت اور راحت رسانی کے لیے) میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرتی ہوں، پھر وہ زمین اس بندۂ مؤمن کے لیے حد نگاہ تک وسیع ہوجاتی ہے اور اس کے واسطے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے ...... اور جب کوئی سخت بدکار قسم کا آدمی یا (آپ نے فرمایا: کہ) ایمان نہ لانے والا آدمی زمین کے سپرد کیا جاتا ہے، تو زمین اس سے کہتی ہے کہ جتنے آدمی میرے اوپر چلتے پھرتے تھے تو مجھے ان سب سے زیادہ مبغوض تھا اور آج جب تو میرے حوالہ کردیا گیا ہے، اور میرے قبضہ میں آگیا ہے تو ابھی تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ پھر وہ زمین، ہر طرف سے اس کو بھینچتی اور دباتی ہے، یہاں تک کہ

اس دباؤ سے اس کی پسلیاں اِدھر سے اُدھر ہوجاتی ہیں۔ ابوسعید خدری؄ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں میں دوسرے ہاتھ کی انگلیاں ڈال کر ہم کو اس کا نقشہ دکھایا۔ اس کے بعد فرمایا: پھر اس پر ستر اژدھے مسلط کردیے جاتے ہیں جن میں سے ایک اگر زمین میں پھنکار مارے، تو رہتی دنیا تک وہ زمین کوئی سبزہ نہ اگا سکے، پھر یہ اژدھے برابر اسے کاٹتے نوچتے رہیں گے یہاں تک کہ قیامت اور حشر کے بعد وہ حساب کے مقام تک پہنچا دیا جائے۔ حضرت ابوسعید خدری؄ بیان کرتے ہیں کہ...... اور نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ قبر یا تو جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا دوزخ کی خندقوں میں سے ایک خندق ہے۔" (ترمذی، بیہقی)

(۶/ ۲۹۸۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشِرَ عَشَرَةٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! مَنْ أَكْيَسُ النَّاسِ وَأَحْزَمُ النَّاسِ قَالَ أَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ وَأَكْثَرُهُمْ اسْتِعْدَادًا لِلْمَوْتِ أُولٰئِكَ الْأَكْيَاسُ ذَهَبُوا بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَكَرَامَةِ الْآخِرَةِ. رواه ابن أبي الدُّنْيَا في كتاب الموت والطبراني في الصغير بإسناد حسن ورواه ابن ماجه مختصرًا بإسناد جيد والبيهقي في الزهد ولفظه: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ قَالَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا. قَالَ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَكْيَسُ قَالَ أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْرًا وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَادًا أُولٰئِكَ الْأَكْيَاسُ، وذكره رزين في كتابه بلفظ البيهقي من حديث أنس ولم أره

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمر؄ فرماتے ہیں میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دس ساتھیوں کے ساتھ حاضر ہوا جن میں دسواں میں خود تھا ایک انصاری شخص کھڑے ہوئے دریافت کیا اے اللہ کے نبی! بتلائیے کہ آدمیوں میں کون زیادہ ہوشیار اور دوراندیش ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جو موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اور موت کے لیے زیادہ سے زیادہ تیاری کرتا ہے جو لوگ ایسے ہیں وہی دانشمند اور ہوشیار ہیں، انہوں نے دنیا کی عزت بھی حاصل کی اور آخرت کا اعزاز و اکرام بھی۔" (ابن ابی الدنیا، طبرانی الصغیر، ابن ماجہ، بیہقی)

(۷/ ۲۹۸۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُثْنُونَ عَلَيْهِ وَيَذْكُرُونَ مِنْ عِبَادَتِهِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ فَلَمَّا سَكَتُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَ الْمَوْتِ قَالُوا لَا. قَالَ فَهَلْ كَانَ يَدَعُ كَثِيرًا مِمَّا يَشْتَهِي قَالُوا لَا. قَالَ مَا بَلَغَ صَاحِبُكُمْ كَثِيرًا مِمَّا تَذْهَبُونَ إِلَيْهِ. رواه الطبراني بإسناد حسن ورواه البزار من حديث أنس قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ فَقَالَ كَيْفَ ذِكْرُ صَاحِبِكُمْ لِلْمَوْتِ قَالُوا مَا نَسْمَعُهُ يَذْكُرُهُ، قَالَ لَيْسَ صَاحِبُكُمْ هُنَاكَ

ترجمہ:...... "حضرت سہل بن سعد ساعدی؄ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی؄ کا انتقال ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ؄ اس کی تعریف کرنے لگے اور اس کی (کثرت سے) عبادت کا حال بیان کرنے لگے رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ جب وہ حضرات خاموش ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ موت کو کثرت سے یاد کیا کرتے تھے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ اپنی بہت سی خواہشات اور جی چاہی کو چھوڑتے تھے (کہ کسی چیز کے کھانے کا جی چاہ رہا ہو اور نہ کھاتے ہوں) لوگوں نے کہا نہیں! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے یہ ساتھی ان درجوں کو نہیں پہنچیں گے جن کو تم لوگ (جو ان دونوں چیزوں کو کرتے ہو) پہنچ جاؤ گے۔" (طبرانی، بزار)

(۹/ ۲۹۸۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَلْتَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ. رواه الترمذي وقال حديث غريب إنما نعرفه من حديث أبان بن إسحاق عن الصباح بن محمد. قال الحافظ

أبان والصباح مُختلف فيهما وَقَدْ قِيلَ إن الصَّباح إنّما رفع هٰذَا الحديث وهما مِنْهُ وضعف برفعه وصوابه موقوف وَاللّٰهُ أعْلَمُ

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ایسی حیاء کرو جیسے اس سے حیا کرنی چاہیے، حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: الحمدللہ! ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نہیں (یعنی حیا کا مفہوم اتنا محدود نہیں ہے جتنا کہ تم سمجھ رہے ہو) بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ سر اور سر میں جو افکار و خیالات ہیں ان سب کی نگہداشت کرو اور پیٹ کی اور جو کچھ اس میں بھرا ہے اس سب کی نگرانی کرو (یعنی برے خیالات سے دماغ کی، اور حرام و ناجائز غذا سے پیٹ کی حفاظت کرو) اور موت اور (موت کے بعد جو حالت قبر میں ہوگی) بوسیدگی کو یاد کرو اور جو شخص آخرت کو اپنا مقصد بنائے وہ دنیا کی آرائش و عزت سے دستبردار ہو جائے گا (اور اس چند روزہ زندگی کے عیش کے مقابلہ میں آگے آنے والی زندگی کی کامیابی کو اپنے لیے پسند اور اختیار کرے گا) لہٰذا جس نے یہ سب کیا، سمجھو کہ اللہ سے حیا کرنے کا حق اس نے ادا کیا۔" (ترمذی)

فائدہ:...... ایک تو حدیث مذکور میں حیا کے معنی کی وسعت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، نیز حدیث پاک کے آخری حصہ سے ایک اصولی بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ اللہ سے حیا کرنے کا حق وہی بندے ادا کر سکتے ہیں جن کی نظر میں اس دنیا کے عیش و عشرت کی کوئی قیمت نہ ہو۔ اور دنیا کو ٹھکرا کر آخرت کو انہوں نے اپنا مطمح نظر بنالیا ہو اور موت اور موت کے بعد کی منزلیں ان کو ہمہ وقت یاد رہتی ہوں۔ اور جس کا یہ حال نہ ہو خواہ وہ کیسی ہی باتیں بناتا ہو، اس حدیث کا فیصلہ ہے کہ اس نے اللہ سے حیا کا حق ادا نہیں کیا۔ (از معارف)

(۱۰/ ۴۹۸۳) وَعَنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَزْهَدُ النَّاسِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَنْسَ الْقَبْرَ وَالْبِلَى وَتَرَكَ فَضْلَ زِيْنَةِ الدُّنْيَا وَآثَرَ مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى وَلَمْ يَعُدَّ غَدًا من أَيَّامِهِ وَعَدَّ نَفْسَهُ مِنَ الْمَوْتَى، رواه ابن أبي الدُّنْيَا وَهُوَ مُرْسَل

ترجمہ:...... "حضرت ضحاکؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر خدمت ہوا عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قبر کو اور (اس قبر میں) بوسیدگی کو یاد کرے اور دنیا کی فضول زینت کو چھوڑ دے اور اس چند روزہ زندگی کے عیش کے مقابلہ میں آگے آنے والی زندگی کی کامیابی کو ترجیح دے اور آئندہ آنے والے کل کو اپنی زندگی میں شمار نہ کرے (جو آخرت کی تیاری کرنی ہو آج ہی کرلے گویا کہ کل زندگی میں آئے گا نہیں) اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرے۔" (ابن ابی الدنیا)

(۱۲/ ۴۹۸۴) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَلَسَ عَلَى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَبَكَى حَتَّى بَلَّ الثرى ثُمَّ قَالَ يَا إِخْوَانِي لِمِثْلِ هٰذَا فأعدوا، رواه ابن ماجه بإسْنَاد حسن

وَرواه ابْنِ أَبِي الدُّنْيَا والأصبهاني كِلَاهُمَا مِنْ طَرِيقِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَا أَوَّلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِالْيَقِيْنِ وَالزُّهْدِ وَيُهْلِكُ آخِرَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ

ترجمہ:...... "حضرت براءؓ فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں تھے، آپ ﷺ قبر کے ایک کنارے پر بیٹھ گئے اور روئے اور اتنا روئے کہ زمین تر ہوگئی اور ارشاد فرمایا کہ بھائیو! اس چیز کے لیے (یعنی قبر میں جانے کے لیے تیاری کرلو)۔" (ابن ماجہ)

(۱۳/ ۴۹۸۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ صَلَاحُ أَوَّلِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بِالزَّهَادَةِ وَالْيَقِيْنِ وَهَلَاكُ آخِرِهَا بِالْبُخْلِ وَالْأَمَلِ. رواه الطَّبَرَانِيُّ وَفِي إِسْنَادِهِ احْتِمَالٌ لِلتَّحْسِيْنِ

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اس امت کے پہلوں کی صلاح (اللہ تعالیٰ کے ساتھ) یقین اور دنیا سے بے رغبتی سے ہوئی اور اس امت کے پچھلوں کی ہلاکت بخل اور لمبی لمبی امیدوں سے (ہوگی) اور دوسری روایت میں ہے اس امت کے پہلے لوگ یقین اور

زہد کی وجہ سے نجات پا گئے اور اس امت کے آخر کے لوگ بخل اور لمبی امیدوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے۔" (طبرانی، ابن ابی الدنیا، اصبہانی)

فائدہ:...... حقیقت میں بخل بھی لمبی لمبی امیدوں سے ہی پیدا ہوتا ہے کہ آدمی دور دور کے منصوبے سوچتا ہے پھر اس کے لیے جمع کرنے کی فکر ہوتی ہے اگر آدمی کو اپنی موت یاد آتی رہے اور یہ سوچتا رہے کہ نہ معلوم کے دن کی زندگی ہے پھر نہ تو زیادہ دور کی سوچ وفکر ہو، نہ زیادہ جمع کرنے کی ضرورت ہو بلکہ اگر موت یاد آتی رہے تو پھر اس گھر کے لیے زیادہ سے زیادہ جمع کرنے کی فکر ہر وقت سوار رہے۔ (از فضائل صدقات)

(۱۷/ ۲۹۸۶) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رواه البخاري والترمذي ولفظه: قَالَ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ فِي أَصْحَابِ الْقُبُوْرِ وَقَالَ لِيْ يَا ابْنَ عُمَرَ إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ غَدًا. ورواه البيهقي وغيره نحو الترمذي

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ میرا مونڈھا پکڑ کر فرمایا کہ دنیا میں ایسے رہو جیسا کوئی اجنبی بلکہ راستہ چلتا مسافر ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ فرماتے تھے کہ جب تو صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر، اور جب شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر۔ اور اپنی صحت کے زمانہ میں مرض کے زمانہ کے لیے توشہ لے لے۔ (کہ جو اعمال صحت میں کرتا ہوگا مرض میں ان کا ثواب ملتا رہے گا اور اپنی زندگی میں موت کا توشہ لے لے) اور ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کرلو، اور روایت کے اخیر میں یہ بھی ہے، اے اللہ کے بندے! تو نہیں جانتا کہ کل کو تیرا نام کیا ہوگا (زندہ یا مردہ)۔" (بخاری، ترمذی، بیہقی)

(۱۸/ ۲۹۸۷) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْصِنِيْ قَالَ اعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ واعدد نَفْسَكَ فِي الْمَوْتٰى وَاذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كُلِّ حجر وَعِنْدَ كُلِّ شجر وَإِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فاعمل بجنبها حَسَنَةً السِّرَّ بالسر وَالْعَلَانِيَةَ بالعلانية. رواه الطبراني بإسناد جيد إلا أن فيه انقطاعا بين أبي سلمة ومعاذ

ترجمہ:...... "حضرت معاذؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت ایسی کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو۔ اور ہر پتھر اور ہر درخت کے پاس اللہ کا ذکر کرو اور جب کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے ساتھ نیکی کرلیا کرو۔ گناہ چھپ کر ہو تو نیکی بھی چھپ کر، گناہ کھلم کھلا ہو تو نیکی بھی کھلم کھلا۔" (طبرانی)

(۱۹/ ۲۹۸۸) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أطين حائطا لِيْ أَنَا وَأُمِّي فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عبد الله فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهِيَ فَنَحْنُ نصلحه فَقَالَ الْأَمْرُ أَسْرَعُ مِنْ ذٰلِكَ

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں، نبی کریم ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں اور میری ماں ہم ایک دیوار پر مٹی لیپ رہے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! یہ کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یہ دیوار کمزور ہوگئی تھی ہم اس کو درست کر رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: موت اس سے زیادہ جلدی آنے والی ہے۔" (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

(۲۱/ ۲۹۸۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطا مربعا وَخَطَّ خطا فِي الْوَسط خَارِجًا مِنْهُ وَخط خُطُوطًا صغَارًا إِلَى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسط من جانبه الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ فَقَالَ هٰذَا الْإِنْسَانُ وَهٰذَا أجله مُحِيْطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارِجٌ أمله وَهٰذِهِ الخطط الصغار الْأَعْرَاض فَإِنْ أخطأه هٰذَا نهشه هٰذَا وَإِنْ أخطأه هٰذَا نهشه هٰذَا، رواه البخاري والترمذي والنسائي وابن ماجه.

وهٰذه صورة ما خط صلى الله عليه وسلم ص: ۳۷/۔۳۰۲ في الكتاب بوجد رسم

أجله

| الإنسان |
| --- |
| الأعراض |

أجله — أجله وأمله

"ا"

ترجمہ:...... "حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خط چوکور کھینچا اور ایک خط بیچوں بیچ اس سے باہر نکلتا ہوا کھینچا اور چھوٹے چھوٹے چند خطوط اس خط تک پہنچے ہوئے جو بیچ میں تھا اس کی درمیانی جانب (دونوں رخ) سے، پھر فرمایا کہ یہ (مربع) تو انسان ہے اور یہ (چوطرفہ خط جس سے مربع شکل بنی ہے) اس کی موت ہے جو اس کو گھیرے ہوئے ہے اور یہ (خط) جو باہر نکلا ہوا ہے اس کی امید ہے (کہ زندگی سے باہر نکل گئی ہے) اور یہ چھوٹی چھوٹی خطوط حوادث (اور امراض وافکار) ہیں کہ ایک چوکتا (اور ختم ہوجاتا) ہے تو یہ (دوسرا) آدبوچتا ہے اور وہ چوکتا (اور مارے بغیر چھوڑ کر گزر جاتا) ہے تو (تیسرا) آنوچتا ہے۔" (بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ نے جو خطوط کھینچے اس کا نقشہ یوں ہے:

اس کی موت

| نسان |
| --- |
| حوادث |

اس کی موت — اس کی موت اور اس کی امید

"ا"

(۲۲/ ۲۹۹۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا وَقَالَ هٰذَا الْإِنْسَانُ وَخَطَّ إِلٰى جَنْبِهٖ خَطًّا وَقَالَ هٰذَا أَجَلُهٗ، وَخَطَّ آخَرَ بَعِيْدًا مِنْهُ فَقَالَ هٰذَا الْأَمَلُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْأَقْرَبُ. رواه البخاري واللفظ له والنسائي بنحوه۔

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک خط کھینچا اور فرمایا یہ تو (گویا) آدمی ہے۔ اور اس کے پہلو میں دوسرا خط کھینچا اور فرمایا یہ اس کی موت ہے اور تیسرا خط اس سے دور کھینچا اور فرمایا یہ اس کی امید ہے (کہ بہت سی آرزوئیں رکھتا اور سمجھتا ہے کہ زندگی میں پوری کروں گا) مگر اسی غفلت میں پڑا رہتا ہے کہ (موت کا خط) جو قریب تر ہے آپہنچتا ہے (اور یہ کہتا ہوا اے بسا آرزو کہ خاک شدہ، زیر خاک جا سوتا ہے)۔" (بخاری، نسائی)

(۲۳/ ۲۹۹۱) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا ابْنُ آدَمَ وَهٰذَا أَجَلُهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا وَقَالَ وَثَمَّ أَمَلُهٗ وَثَمَّ أَمَلُهٗ. رواه الترمذي وابن حبان في صحيحه ورواه النسائي أيضًا وابن ماجه بنحوه

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ابن آدم (انسان) ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پیچھے طرف رکھا (یعنی پہلے تو ایک جگہ اشارہ کر کے بتایا کہ یہ انسان ہے اور پھر اس جگہ سے ذرا پیچھے کی طرف اشارہ کر کے بتایا کہ یہ اس کی موت ہے) اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو پھیلایا (اور دور اشارہ کر کے) فرمایا کہ اس جگہ انسان کی آرزو ہے اس جگہ انسان کی آرزو ہے (دوبار فرمایا) (یعنی انسان کی موت اس کے بہت قریب ہے جبکہ اس کی آرزو اس سے بہت دور ہے)۔"

(ترمذی، صحیح ابن حبان، نسائی، ابن ماجہ)

(۳۴/ ۴۹۹۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا مِثْلُ هٰذِهِ وَهٰذِهِ وَرَمٰى بِحَصَاتَيْنِ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْأَمَلُ وَذَاكَ الْأَجَلُ. رواه الترمذي وقال حديث حسن غريب

ترجمہ: ...... "حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو کنکریوں کو پھینک کر فرمایا جانتے ہو اس کی اور اس کی مثال۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: یہ امید ہے اور وہ موت ہے (یعنی ان دونوں کے درمیان بہت ہی کم فاصلہ ہے جیسا کہ ان دو کنکریوں کے درمیان فاصلہ ہے)۔" (ترمذی)

(۳۵/ ۴۹۹۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَلَا تَزْدَادُ مِنْهُمْ إِلَّا بُعْدًا. رواه الطبراني ورواته محتج بهم في الصحيح والحاكم وقال صحيح الإسناد ولفظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ عَلَى الدُّنْيَا إِلَّا حِرْصًا وَلَا تَزْدَادُوْنَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا بُعْدًا

ترجمہ: ...... "حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قریب آگئی لوگ دنیا کی حرص ولالچ میں بڑھتے جارہے ہیں اور تم اللہ تعالیٰ سے دوری میں بڑھتے جارہے ہو۔" (طبرانی، حاکم)

(۳۶/ ۴۹۹۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ. رواه البخاري وغيره

ترجمہ: ...... حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت تم میں سے ہر ایک کے جوتے کے تسمہ سے زیادہ قریب ہے (اگر اچھے عمل کیے تو جنت ہے) اور دوزخ بھی ایسے ہی قریب ہے۔" (بخاری، وغیرہ)

(۳۷/ ۴۹۹۵) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوْصِنِيْ. قَالَ عَلَيْكَ بِالْإِيَاسِ مِمَّا فِيْ أَيْدِي النَّاسِ وَإِيَّاكَ وَالطَّمَعَ فَإِنَّهُ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ وَصَلِّ صَلَاتَكَ وَأَنْتَ مُوَدِّعٌ وَإِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ. رواه الحاكم والبيهقي في الزهد وقال الحاكم واللفظ له صحيح الإسناد

ترجمہ: ...... "حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے وصیت فرمائیے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اس سے ناامیدی کو لازم پکڑو اور لالچ سے بچو کیوں کہ وہ فوری فقر ہے۔ اور نماز ایسی پڑھو جیسا کہ رخصت ہونے والا نماز پڑھتا ہے (گویا کہ آخری نماز ہے) اور ایسے قول وعمل سے بچو جس کے بعد عذر کرنا پڑے۔" (حاکم، بیہقی)

(۳۸/ ۴۹۹۶) ورواه الطبراني من حديث ابن عمر قَالَ أَتٰى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ واجعله موجزًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صل صلاة مودع فَإِنَّكَ إِنْ كُنْتَ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ وَايَاس مِمَّا فِيْ أَيْدِي النَّاسِ تَكُنْ غَنِيًّا وَإِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ

ترجمہ: ...... "حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا عرض یا یارسول اللہ! مجھے کوئی بات بتلائیں، اور مختصر بتائیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رخصت ہونے والے کی سی نماز پڑھو، اگر تم اللہ کو نہیں دیکھ رہے وہ تو تم کو دیکھ ہی رہا ہے اور اگر لوگوں کے ہاتھ میں جو کچھ ہے اس سے ناامید ہو جاؤ تو تم غنی ہو جاؤ گے اور ایسی بات سے بچو جس کے بعد معذرت کرنی پڑے۔" (طبرانی)

(۳۹/ ۴۹۹۷) وَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي النخع قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ حِيْنَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اُعْبُدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ وَاعْدُدْ نَفْسَكَ فِي الْمَوْتٰى وَإِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَا تُسْتَجَابُ. الحديث

ترجمہ:...... "ایک نخعی شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو انتقال کے وقت فرماتے ہوئے سنا کہ تم کو ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے نبی کریم ﷺ سے خود سنی ہے، میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسی کرو گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر یہ کیفیت نہ ہو تو وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے اور اپنے کو مُردوں میں شمار کرو (کہ گویا مر چکا تا کہ موت، ہر وقت یاد رہے اور کبر و تمرد کا مادہ حرکت نہ کرے) اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کہ وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔" (طبرانی)

(۳۰/ ۲۹۹۸) وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مِنَ الْمَدَائِنِ عَلٰى فَرْسَخٍ فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ حَضَرْنَا فَخَطَبَنَا حُذَيْفَةُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (القمر:۱) أَلَا وَإِنَّ السَّاعَةَ قَدِ اقْتَرَبَتْ أَلَا وَإِنَّ الْقَمَرَ قَدِ انْشَقَّ أَلَا وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِفِرَاقٍ أَلَا وَإِنَّ الْيَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدًا السِّبَاقُ فَقُلْتُ لِأَبِي أَيَسْتَبِقُ النَّاسُ غَدًا قَالَ يَابُنَيَّ إِنَّكَ لَجَاهِلٌ إِنَّمَا يَعْنِي الْعَمَلُ الْيَوْمَ وَالْجَزَاءُ غَدًا فَلَمَّا جَاءَتِ الْجُمُعَةُ الْأُخْرٰى حَضَرْنَا فَخَطَبَنَا حُذَيْفَةُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ أَلَا وَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِفِرَاقٍ أَلَا وَإِنَّ الْيَوْمَ الْمِضْمَارُ وَغَدًا السِّبَاقُ أَلَا وَإِنَّ الْغَايَةَ النَّارُ وَالسَّابِقُ مَنْ سَبَقَ إِلَى الْجَنَّةِ. رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت عبدالرحمٰن رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم مدائن شہر سے ایک فرسخ (یعنی تین میل کے فاصلے) پر اترے جب جمعہ کا دن آیا تو ہم نماز جمعہ کے لیے حاضر ہوئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا، ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ ترجمہ: "قیامت قریب آگئی اور چاند کے ٹکڑے ہوگئے۔" غور سے سنو! قیامت قریب آگئی، غور سے سنو! چاند کے تو ٹکڑے ہو چکے ہیں، توجہ سے سنو! دنیا نے تو جدائی کا اعلان کر دیا ہے۔ غور سے سنو! آج تو تیاری کا دن ہے اور کل کو ایک دوسرے سے آگے نکلنے کا مقابلہ ہے۔ میں نے اپنے والد سے کہا کیا سچ مچ کو لوگ ایک دوسرے سے آگے نکلنے کا مقابلہ کریں گے؟ (میرے والد نے) فرمایا: اے میرے بیٹے! تم تو بالکل نادان ہو (اس سے تو اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا مراد ہے) اس سے مراد یہ ہے کہ آج عمل کا دن ہے اور کل کو اس کا بدلہ ہے پھر اگلا جمعہ آیا ہم جمعہ میں آئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پھر بیان فرمایا اس میں فرمایا غور سے سنو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ ترجمہ: "قیامت نزدیک آپہنچی اور چاند شق ہوگیا" (سورۂ قمر، آیت نمبر:۱) غور سے سنو! دنیا نے جدائی کا اعلان کر دیا ہے۔ غور سے سنو! آج تیاری کا دن ہے کل کو ایک دوسرے سے آگے نکلنے کا مقابلہ ہوگا اور (تیاری نہ کرنے والے کا) انجام آگ ہے۔ اور آگے نکل جانے والا وہ ہے جو جنت کی طرف سبقت لے جائے گا۔" (حاکم)

(۳۱/ ۲۹۹۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيْعُ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا. رواه مسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو اس سے پہلے کہ ایسے فتنے آجائیں جیسی اندھیری رات کے ٹکڑے (کہ ان کی گہری ظلمت میں امر حق مشتبہ ہو کر راہ صواب نظر آنا مشکل ہو جائے اور اس لیے مخلوق کے ایمان میں تزلزل کا یہ عالم ہوگا کہ) ایک شخص صبح کو مؤمن ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مؤمن ہوگا اور صبح کو کافر۔ اپنے دین کو دنیا کے معمولی سامان کے بدلے بیچ ڈالے گا۔" (مسلم)

(۳۲/ ۳۰۰۰) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوِ الدُّخَانَ أَوِ الدَّجَّالَ أَوِ الدَّابَّةَ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ. رواه مسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ چیزوں کی بناء پر تم اعمال صالحہ میں آگے بڑھو (اور وہ چھ چیزیں یہ ہیں): ① سورج کا مغرب سے طلوع ② یا دھواں ③ یا دجال یا ④ دابۃ الارض ⑤ یا وہ فتنہ جو خاص کسی کو پیش آئے

⑥۔ یا امر عامہ وہ چیز جو سب کو پیش آئے گی۔" (مسلم)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ قیامت کی ان چھ نشانیوں سے پہلے پہلے جس قدر زیادہ ہو سکے نیک کام کرلو۔ اس کے بعد یا تو نیک کام کرنا دشوار ہو جائے گا یا اگر کوئی نیک کام کیا بھی جائے گا تو اس کا اعتبار ہی نہ ہوگا۔

''امر عامہ'' سے مراد برائی اور دین بیزاری کا وہ ہمہ گیر فتنہ جو اجتماعی طور پر سب لوگوں کو گھیر لے اور پورا معاشرہ اس کی لپیٹ میں آجائے۔

"فتنہ خاص" سے مراد وہ مخصوص مسائل و آفات ہیں جو انفرادی طور پر کسی بھی شخص کو اس طرح پریشان حال اور پراگندہ خاطر کر دیتے ہیں کہ وہ دین، آخرت کی طرف زیادہ توجہ دینے سے باز رہتا ہے جیسے اپنے یا اپنے اہل وعیال اور مال وجائداد کے بارے میں مختلف قسم کی پریشانیاں اور مشغولیتیں: ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہاں امر عامہ سے مراد قیامت اور فتنہ خاص سے مراد موت ہو۔ اس صورت میں کہا جائے گا کہ حدیث کا مقصد چوں کہ لوگوں کو قیامت کی علامات سے ڈرانا اور چوکنا کرنا ہے اس لیے ان علامتوں کے ضمن میں خود قیامت اور قیامت صغریٰ (یعنی موت) کے آنے سے بھی ڈرایا گیا ہے۔ (از مظاہر حق)

(۳۳/ ۱ ۵۰۰) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ سبعا هَلْ تَنْظُرُوْنَ إِلَّا فَقْرًا مُنْسِيًا أَوْ غِنًى مُطْغِيًا أَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا أَوْ هَرَمًا مُفَنِّدًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوِ الدَّجَّالَ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةُ فَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ. رواه الترمذي من رواية مُحرر ويقال مُحرز بالزاى وهُوَ واه عن الأعرج عنهُ وَقَالَ حديث حسن

ترجمہ:...... "حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سات چیزوں کے آنے سے پہلے اعمال صالحہ میں جلدی کرو۔ کیا تم میں سے کوئی شخص ① تونگری کا انتظار کرتا رہتا ہے جو گناہگار کرنے والی اور امر ونہی کی حدود سے متجاوز کرنے والی ہے ② یا فقر وافلاس کا انتظار کرتا رہتا ہے جو حق کی طاعت کو بھلا دینے والا ہے (یعنی فقر وافلاس میں مبتلا ہونے والا شخص بھوک وبرہنگی کے مصائب میں گرفتار ہو کر اور ضروریات زندگی کی فراہمی کے چکر میں پھنس کر اللہ تعالیٰ کی عبادت وطاعت سے غافل ہو جاتا ہے) ③ یا بیماری کا انتظار کرتا رہتا ہے (جو اپنی سختی وشدت کی وجہ سے) بدن کو (یا کمزوری یا سستی کے سبب دینی زندگی کو) تباہ کر دینے والی ہے ④ یا سخت بڑھاپے کا انتظار کرتا رہتا ہے جو بے عقل وبدحواس اور بے ہودہ گو بنا دیتا ہے۔ ⑤ یا موت کا انتظار کرتا رہتا ہے جو ناگہاں کام تمام کر دیتی ہے (کہ بعض مرتبہ توبہ کرنے کا موقع بھی نہیں دیتی) ⑥ یا دجال کا انتظار کیا جاتا ہے اور وہ آخر زمانہ میں ظاہر ہوگا ⑦ یا وہ قیامت کا انتظار کرتا رہتا ہے جو حوادث وآفات میں سب سے زیادہ سخت شدید ہے۔" (ترمذی)

(۳۴/ ۵۰۰۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اغتنم خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رواه الحاكم وَقَالَ صحيح على شرطهما

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو ① بڑھاپے سے پہلے جوانی کو ② بیماری سے پہلے صحت کو ③ فقر وافلاس سے پہلے تونگری وخوشحالی کو ④ اور مشغولیت سے پہلے فراغت کو ⑤ اور موت سے پہلے زندگی کو۔" (حاکم)

(۳۶/ ۵۰۰۳) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ. رواه ابن ماجه والترمذي وَقَالَ حديث حسن

ترجمہ:...... "حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہوشیار اور توانا وہ ہے جو اپنے نفس کو قابو میں رکھے، اور

موت کے بعد کے لیے (یعنی آخرت کی نجات اور کامیابی کے لیے) عمل کرے اور نادان وناتواں وہ ہے جو اپنے کو اپنی خواہشات نفس کے تابع کر دے (اور بجائے احکام خداوندی کے اپنے نفس کے تقاضوں پر چلے) اور اللہ سے امیدیں باندھے۔" (ابن ماجہ، ترمذی)

فائدہ:...... اس حدیث میں ان لوگوں کو خاص آگاہی دی گئی ہے جو اپنی عملی زندگی میں اللہ کے احکامات اور آخرت کے انجام سے بے پروا اور بے فکر ہو کر اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے کرم سے امیدیں رکھتے ہیں اور جب اللہ کا کوئی بندہ ٹوکتا ہے تو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے اس حدیث نے بتلایا کہ ایسے لوگ دھوکے میں ہیں اور ان کا انجام نامرادی ہے، لہٰذا معلوم ہوا کہ "رجاء" یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور کرم کی امید وہی محمود ہے جو عمل کے ساتھ ہو اور جو امید بے عملی اور بدعملی اور آخرت کی طرف سے بے فکری کے ساتھ ہو وہ رجاء محمود نہیں ہے بلکہ نفس وشیطان کا فریب ہے۔" (از معارف)

(۳۸/ ۳۰۰۴) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْأَعْمَشُ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ. رواه أبوداؤد والحاكم والبيهقي وقال الحاكم صحيح على شرطهما

قَالَ الْحَافِظُ لَمْ يَذْكُرِ الْأَعْمَشُ فِيهِ من حدثه ولم يجزم برفعه۔

[التؤدة بفتح المثناة فوق وبعدها همزة مضمومة ثم دال مهملة مفتوحة وتاء تأنيث هي التأني والتثبت وعدم العجلة]

ترجمہ:...... "حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں: آہستگی اور ٹھہر کر کام کرنا ہر چیز میں خیر ہے سوائے آخرت کے عمل میں (کہ اس میں فوری اور جلدی خیر ہے)۔" (ابوداؤد، حاکم، بیہقی)

(۳۹/ ۳۰۰۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ. قِيلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ قَالَ يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ. رواه الحاكم وقال صحيح على شرطهما

ترجمہ:...... "حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو استعمال کرتا ہے؟ دریافت کیا گیا: کیسے اس کو استعمال کرتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کو موت سے پہلے نیک عمل کرنے کی توفیق دیتا ہے۔" (حاکم)

(۴۰/ ۳۰۰۶) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا عَسَلَهُ، قَالُوا مَا عَسَلُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا بَيْنَ يَدَيْ رِحْلَتِهِ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ جِيرَانُهُ أَوْ قَالَ مَنْ حَوْلَهُ. رواه ابن حبان في صحيحه والحاكم والبيهقي من طريقه وغيرهما [عسله بفتح العين والسين المهملتين من العسل وهو طيب الثناء وقال بعضهم هذا مثل أي وفقه الله لعمل صالح يتحفه به كما يتحف الرجل أخاه إذا أطعمه العسل]

ترجمہ:...... حضرت عمرو بن الحمق روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو محبوب بناتا ہے تو اس کو تحفہ دیتا ہے صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ تحفہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی موت سے پہلے اس کو نیک عمل کی توفیق دیتا ہے یہاں تک کہ اس کے پڑوسی یا فرمایا اس کے ارد گرد والے اس سے خوش ہو جاتے ہیں۔" (صحیح ابن حبان، حاکم، بیہقی)

(۴۱/ ۳۰۰۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً. رواه البخاري

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کوئی عذر نہ چھوڑا اس کے لیے جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ اسے ساٹھ برس تک پہنچا دیا۔" (بخاری)

فائدہ:...... جس کو ساٹھ برس کی عمر بخشی اس نے بچپن جوانی اور بڑھاپے کے تینوں زمانے دیکھ لیے اور ہر قسم کے انقلابات وتغیرات کا نظارہ کرتے ہوئے صدہا عزیزوں، دوستوں کو اپنے ہاتھوں زیر خاک چھپا دیا اب اس کا منہ نہیں کہ قیامت کے دن اپنی غفلت وکوتاہی کا یہ عذر کرے کہ عبرت اور اطاعت کا موقع نہ ملا۔ (از درر)

(۴۲/ ۳۰۰۸) وَعَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا مَنْ عُمِّرَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعِيْنَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللّٰهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ، رواه الحاكم وقال صحيح على شرطهما

ترجمہ:...... "حضرت سہل ؓ سے مرفوعا روایت ہے جس کو میری امت میں سے ستر سال کی عمر ملی تو عمر کی کمی کا عذر اللہ کے ہاں نہیں قبول ہوگا (کہ مجھے عمر کم ملی تھی میں کیسے آخرت کی تیاری کرتا؟)۔" (حاکم)

(۴۳/ ۳۰۰۹) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِكُمْ قَالُوْا نَعَمْ! قَالَ: خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَ أَحْسَنُكُمْ أَعْمَالًا، رواه أحمد ورواته رواة الصحيح وابن حبان في صحيحه والبيهقي ورواه الحاكم من حديث جابر وقال صحيح على شرطهما

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو نہ بتاؤں جو تم میں بہتر ہوں؟ صحابہ ؓ نے عرض کیا: ضرور! ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہیں جو تم میں لمبی عمر والے ہوں اور تم میں اچھے اعمال والے ہوں۔" (احمد، ابن حبان، بیہقی، حاکم)

(۴۴/ ۳۰۱۰) وَعَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ، قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ: مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ، رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح والطبراني بإسناد صحيح والحاكم والبيهقي في الزهد وغيره

ترجمہ:...... "حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اس کے اچھے رہے (کہ ذخیرہ جمع ہوگیا نیکیوں کا) اس شخص نے دریافت کیا کون سب سے برا ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اس کے برے (کہ ذخیرہ جمع ہوگیا گناہوں کا)۔" (ترمذی، طبرانی، حاکم، بیہقی)

(۴۸/ ۳۰۱۱) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا يَضِنُّ بِهِمْ عَنِ الْقَتْلِ وَيُطِيْلُ أَعْمَارَهُمْ فِيْ حُسْنِ الْعَمَلِ وَيُحْسِنُ أَرْزَاقَهُمْ وَيُحْيِيْهِمْ فِيْ عَافِيَةٍ وَيَقْبِضُ أَرْوَاحَهُمْ فِيْ عَافِيَةٍ عَلَى الْفُرُشِ وَيُعْطِيْهِمْ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، رواه الطبراني ولا يحضرني الآن إسناده

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو قتل کیے جانے سے دور رکھتا ہے اور ان کی عمروں کو اچھے اعمال کرنے میں خوب لمبی کرتا ہے۔ اور ان کو اچھی روزی عطا کرتا ہے اور ان کو عافیت کے ساتھ زندگی بخشتا ہے اور عافیت سے ان کی روحوں کو بستر پر قبض کرتا ہے اور ان کو شہداء کے مرتبوں تک پہنچاتا ہے۔" (طبرانی)

(۵۰/ ۳۰۱۲) وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَهُوَ يَشْتَكِيْ فَتَمَنَّى الْمَوْتَ فَقَالَ يَا عَبَّاسُ عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَمَنَّ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتَ مُحْسِنًا تَزْدَادُ إِحْسَانًا إِلَى إِحْسَانِكَ خَيْرٌ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مُسِيْئًا فَإِنْ تُؤَخَّرْ تَسْتَعْتِبْ مِنْ إِسَاءَتِكَ خَيْرٌ لَكَ لَا تَتَمَنَّ الْمَوْتَ، رواه أحمد والحاكم واللفظ له وهو أتم وقال صحيح على شرطهما

ترجمہ:...... "حضرت ام الفضل ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (ایک مرتبہ) حضرت عباس ؓ کے پاس تشریف لائے وہ بیمار تھے انہوں نے

موت کی تمنا کی۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عباس! رسول اللہؐ کے چچا! موت کی تمنا نہ کریں (اس لیے کہ) اگر آپ اچھے عمل کرنے والے ہیں تو (عمر زیادہ ملنے سے) مزید نیکیوں کے کرنے کا موقع ملے گا جو آپ کے لیے بہتر ہوگا۔ اور اگر (خدانخواستہ) برے عمل کرنے والے ہیں اگر آپ کو عمر زیادہ مل گئی تو اپنی برائی سے رجوع کر سکیں گے (یہ توبہ) آپ کے لیے بہتر ہوگی (لہٰذا) موت کی تمنا نہ کریں۔" (احمد، حاکم)

(۵۱/ ۳۰۱۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوْلَ الْمَطْلَعِ شَدِيْدٌ وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ الْإِنَابَةَ. رواه أحمد بإسناد حسن والبيهقي

ترجمہ:...... "حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: موت کی تمنا نہ کیا کرو کہ قیامت کی ہولنا کی بڑی سخت ہے۔ آدمی کی خوش بختی ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو انابت (توبہ اور عمل صالح) نصیب کر دے۔" (احمد، بیہقی)

(۵۲/ ۳۰۱۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ وَإِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ. رواه البخاري واللفظ له ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے (کیوں کہ) اگر وہ (یعنی موت کی آرزو کرنے والا) نیکوکار ہے تو ہو سکتا ہے (کہ اس کی عمر دراز ہونے کی وجہ سے) اس کے نیک اعمال میں زیادتی ہو جائے اور اگر بدکار ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ (توبہ کر کے اور لوگوں کے حقوق ادا کر کے) اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کر لے۔" (بخاری)

(۵۳/ ۳۰۱۵) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُوْ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ وَإِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ إِلَّا خَيْرًا

ترجمہ:...... "(نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے) کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اور موت کے آنے سے پہلے موت کی دعا نہ مانگے اس لیے کہ موت آنے پر عمل کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا اور مؤمن کے لیے اس کی عمر کی زیادتی خیر کے ہی بڑھنے کا ذریعہ بنتی ہے۔" (مسلم)

(۵۴/ ۳۰۱۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: ''اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ''. رواه البخاري ومسلم وأبوداود والترمذي والنسائي

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (جسمانی و مالی) ضرر و تکلیف کی وجہ سے کہ جو اسے پہنچے موت کی آرزو نہ کرے۔ اور اگر اس قسم کی آرزو ضروری ہی ہے تو پھر یہ دعا مانگے: "اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ" اے اللہ! مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے لیے زندگی (موت سے) بہتر ہو۔ اور مجھے موت دے اس وقت جبکہ میرے لیے موت (زندگی سے) بہتر ہو۔" (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

فائدہ:...... حدیث پاک کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت تک زندگی موت سے بہتر ہے جب تک کہ گناہ کے مقابلے میں طاعات اور نیکیاں زیادہ ہوں اور زمانہ دینی فتنہ و فساد سے خالی ہو۔ ہاں جب صورت حال بالکل برعکس ہو۔ اس طور پر کہ طاعات کے مقابلہ میں گناہ زیادہ ہوں اور زمانہ دینی فتنہ و فساد سے خالی نہ ہو تو پھر جینے سے مرجانا ہی بہتر ہے۔ (از مظاہر حق)

## اللہ تعالیٰ کے خوف اور ڈر کی ترغیب اور اس کی فضیلت

(۱/ ۳۰۱۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِيْ

إِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا سِتِّينَ دِينَارًا عَلَى أَنْ يَطَأَهَا فَلَمَّا أَرَادَهَا عَلَى نَفْسِهَا ارْتَعَدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ لِأَنَّ هَذَا عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ وَمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِينَ أَنْتِ هَذَا مِنْ مَخَافَةِ اللّٰهِ فَأَنَا أَحْرَى اذْهَبِي فَلَكِ مَا أَعْطَيْتُكِ وَوَاللّٰهِ مَا أَعْصِيهِ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ. رواه الترمذي وحسنه والحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: بنی اسرائیل کا ایک شخص جس کا نام کفل تھا وہ بے دھڑک گناہ کیا کرتا تھا، چنانچہ ایک عورت اس کے پاس آئی اس عورت کو اس نے اس سے زنا کرنے پر ساٹھ درہم دینے طے کیے جب اس نے اس عورت سے زنا کا ارادہ کیا وہ عورت لرز گئی اور رونے لگ گئی۔ اس شخص نے پوچھا: تم کیوں روتی ہو؟ اس عورت نے جواب دیا (آج تک) میں نے یہ گناہ نہیں کیا تھا سخت ضرورت نے اس پر آمادہ کیا ہے اس شخص نے کہا یہ تمہارا لرزنا، کانپنا اور رونا اللہ کے خوف اور ڈر کی وجہ سے ہے میں زیادہ اللہ کے خوف اور ڈر کے قابل ہوں (کہ بڑا گناہ گار ہوں اور اس عورت کو کہا) جاؤ اور جو پیسے دیے تھے وہ بھی تمہارے ہو گئے۔ اللہ کی قسم! اس کے بعد کبھی بھی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا، اسی رات اس شخص کا انتقال بھی ہو گیا صبح کو اس کے گھر کے دروازہ پر لکھا تھا: "اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت کر دی" لوگوں کو اس پر بڑا تعجب ہوا (کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کیسی ہے کہ ایک شخص کے ایک مرتبہ توبہ کرنے کے بعد زندگی کے سارے گناہ بخش دیے)۔" (ترمذی، حاکم)

(۴/ ۳۰۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلَى نَفْسِهِ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي الرِّيحِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيَّ لَيُعَذِّبَنِّي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهِ ذٰلِكَ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْأَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِي مَا فِيكِ فَفَعَلَتْ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص (گناہ کا مرتکب ہو کر) اپنے نفس پر زیادتی کیا کرتا تھا، جب موت اس کے سامنے آئی تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا، جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور پھر مجھے پیس کر (میری مٹی کو) ہوا میں اڑا دینا کہ اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھے پکڑا تو اتنا عذاب دے گا جو کسی کو بھی نہ دیا ہو گا (یہ بتا رہا ہے کہ گناہوں کو پہاڑ کا سا بوجھ اور اپنے کو سخت سزا کا مستحق سمجھ رہا تھا اور جلانے وغیرہ کی وصیت غلبۂ خوف کی وجہ سے کی تھی) جب وہ مر گیا تو اس کے ساتھ وہی کیا گیا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ اس کا جو کچھ بھی اندر ہے سب جمع کر دے چنانچہ اس نے کر دیا اور وہ کھڑا ہوا نظر آیا تو حق تعالیٰ نے فرمایا: تجھے ایسا کرنے پر کیا چیز محرک ہوئی؟ وہ بولا تیرا خوف اے رب! اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا (کہ فعل کیسا ہی برا سہی مگر منشا مستحسن اور اچھا تھا کہ رب سے ڈرا اور بہت ڈرا)۔"

(۵/ ۳۰۱۹) وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مِتُّ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ ذَرُّوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا بِهِ مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ أَنْ يَجْمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ. رواه البخاري ومسلم ورواه مالك والنسائي ونحوه

ترجمہ:...... "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جس نے کوئی نیکی بھی نہیں کی تھی اپنے گھر والوں سے اس نے کہا کہ جب میں مروں تو مجھے جلا دینا چنانچہ انہوں نے جلایا پھر اس کی وصیت کے مطابق اس کی خاک کو آدھا خشکی (اور ہوا) میں اڑایا اور آدھا دریا میں بہایا، اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم کیا اور جو آدھا حصہ اس میں تھا وہ اس نے جمع کر دیا اور تری کو حکم دیا تو جو اس میں تھا وہ اس نے جمع کر دیا اس کے بعد فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ عرض کیا: اے رب! تیرے ڈر سے اور تو خوب جانتا ہے (کہ سچ بول رہا ہوں یا جھوٹ) اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔"

(بخاری، مسلم، مالک، نسائی)

(۷/ ۳۰۲۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا أَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ، رواه الترمذي والبيهقي وقال الترمذي حديث حسن غريب

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن ان فرشتوں کو جو دوزخ پر مقرر ہوں گے) حکم دے گا کہ جس شخص نے کبھی مجھے یاد کیا، یا کسی موقع پر جو بندہ مجھ سے ڈرا، اس کو دوزخ سے نکال لیا جائے۔" (ترمذی، بیہقی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ جو شخص دنیا سے اس حالت میں گیا کہ وہ کافر یا مشرک نہیں تھا بلکہ ایمان اس کو نصیب تھا لیکن گناہ اس کے بہت تھے اور اعمال صالحہ کا ذخیرہ اس کے پاس نہیں تھا بجز اس کے کہ اس نے کبھی اللہ کو یاد کیا تھا یا کسی موقع پر اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے خوف کی کچھ کیفیت پیدا ہوئی تھی تو قیامت کے دن وہ اپنے قصوروں کی سزا بھگتنے کے لیے دوزخ میں ڈال تو دیا جائے گا، لیکن پھر کسی دن کے اللہ کے ذکر، اور خوف کی برکت سے اس کو نجات مل ہی جائے گی اور وہ دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔ (از معارف الحدیث)

(۸/ ۳۰۲۱) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ عَبْدِيْ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوْهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوْهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِيْ فَاكْتُبُوْهَا لَهُ حَسَنَةً. الحديث رواه البخاري ومسلم وتقدم بتمامه في الإخلاص وفي لفظ لمسلم إن تركها فاكتبوها له حسنة إنما تركها من جراي أي من أجلي

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کہتا ہے، جب میرا بندہ گناہ کا ارادہ کرے تو اس کو (نامۂ اعمال میں) نہ لکھو جب تک وہ گناہ نہ کر رے اگر گناہ کر لے تو ایک ہی گناہ لکھو، اور اگر گناہ کا ارادہ کر کے میرے ڈر سے چھوڑ دے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھو کہ اس نے میرے خوف سے گناہ چھوڑا (یہ بھی نیکی ہوئی)۔" (بخاری، مسلم)

(۹/ ۳۰۲۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهِ جَلَّ وَعَلَا أَنَّهُ قَالَ وَعِزَّتِيْ لَا أَجْمَعُ عَلٰى عَبْدِيْ خَوْفَيْنِ وَأَمْنَيْنِ إِذَا خَافَنِيْ فِي الدُّنْيَا أَمَّنْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِذَا أَمِنَنِيْ فِي الدُّنْيَا أَخَفْتُهُ فِي الْآخِرَةِ. رواه ابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حدیث قدسی ذکر فرمائی، اللہ عزوجل فرماتا ہے میری عزت کی قسم! میں اپنے بندہ پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا، جب دنیا میں وہ مجھ سے ڈرے گا (جس کی وجہ سے وہ گناہوں کو چھوڑے گا اور احکام کی تعمیل کرے گا) قیامت کے دن اس کو بے خوف کردوں گا اور جو دنیا میں مجھ سے بے خوف ہوگا آخرت میں اس کو خوفزدہ کروں گا۔" (صحیح ابن حبان)

(۱۰/ ۳۰۲۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ. رواه الترمذي وقال حديث حسن

[أدلج بسكون الدال إذا سار من أول الليل ومعنى الحديث أن من خاف ألزمه الخوف إلى السلوك إلى الآخرة والمبادرة بالأعمال الصالحة خوفًا من القواطع والعوائق]

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو ڈرا وہ سویرے چلا اور جو سویرے چلا وہ منزل پر پہنچا، سن لو اللہ کا سودا بہت مہنگا ہے سن لو کہ اللہ کا سودا جنت ہے۔" (ترمذی)

فائدہ:...... یہ مثال ہے آخرت کے سالک کی کہ جس کو ڈر رہتا ہے کہیں دشمن چھاپہ نہ مارے یا خطرہ ہوتا ہے کہ تھک کر راستہ میں نہ رہ جاؤں

اور لٹیرے لوٹ لیں اور وہ اندھیرے سے چل دیتا ہے اور آخر ٹھنڈے ٹھنڈے امن وامان کے ساتھ منزل مقصود پر جا پہنچتا ہے اسی طرح جسے آخرت کا خوف ہوتا ہے وہ باہمت اور مستعد ہو کر طاعات میں لگتا اور نفس وشیطان کے مکر سے ڈر کر سنت کے ٹھنڈے سایہ میں چلتا ہے اور چوں کہ اللہ کا سودا یعنی جنت کی لذتیں وہ مہنگا ہے کہ اس کی قیمت جان ومال ہے کہ سب اللہ کے نام پر نچھاور کر دے تب جنت ہاتھ آئے اس لیے مردانہ وار ہمت کی ضرورت ہے کہ مر جائے مگر آستانہ خدا سے نہ ہٹے۔ (از ذرر)

(۱۱/ ۳۰۲۴) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ دَخَلَتْهُ خَشْيَةُ اللّٰهِ فَكَانَ يَبْكِي عِنْدَ ذِكْرِ النَّارِ حَتّٰى حَبَسَهُ ذٰلِكَ فِي الْبَيْتِ فَذكر ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ فِي الْبَيْتِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ اعتنقه النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وخر ميتا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهِّزُوا صَاحِبَكُمْ فَإِنَّ الْفرق فلذ كبده.

رواه الحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ من طريقه وغيره وَقَالَ الحَاكِمُ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ ورواه ابن أبي الدُّنْيَا في كِتَاب الخائفين والأصبهاني من حديث حُذَيْفَةَ وَتَقَدَّمَ حديث ابن عبّاس في الْبُكَاءِ قريبًا من معناه وحديث النَّبِيِّ أيضا

[الْفرق بِفَتْحِ الْفَاءِ وَالرَّاءِ هُوَ الْخَوْفُ. وفلذ كبده بِفَتْحِ الْفَاءِ وَاللَّامِ وبالذال الْمُعْجَمَةِ أي قطع كبده]

ترجمہ:...... "حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نوجوان پر اللہ کی خشیت ایسی آئی کہ دوزخ کے ذکر پر روتا رہتا تھا اور اسی چیز نے اس کو گھر میں بٹھا دیا، اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ کے سامنے آیا، آپ اس کے پاس گھر میں آئے، جب آپ اس کے پاس تشریف لائے نبی کریم ﷺ نے اس کو گلے لگا لیا وہ نوجوان گر کر مر گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھی کی تجہیز وتکفین کرو (اللہ تعالیٰ کے) ڈر نے اس کے جگر کو ٹکڑے کر دیا۔" (حاکم، بیہقی، ابن ابی الدنیا، اصبہانی)

(۱۲/ ۳۰۲۵) وَعَنْ بهز بن حكيم قَالَ أَمَّنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي مَسْجِدِ بَنِي قُشَيْرٍ فَقَرَأَ الْمُدَّثِّرَ فَلَمَّا بَلَغَ: فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ (المدثر: ۱۰) خَرَّ مَيِّتًا. رواه الحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ

ترجمہ:...... "حضرت بہز بن حکیم کہتے ہیں کہ حضرت زرارہ بن اوفیؓ نے ہمیں مسجد بنی قشیر میں نماز کی امامت کرائی (نماز میں) سورۂ مدثر پڑھنی شروع کی جب اس آیت پر پہنچے فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ترجمہ: "جب بجنے لگے وہ کھوکری چیز" (یعنی صور پھانکا جائے) تو گر کر مر گئے (اس کی تاب نہ لا سکے)۔" (حاکم)

(۱۳/ ۳۰۲۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ رَحْمَتِهِ. رواه مُسْلِم

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مومن جان لے کہ اللہ تعالیٰ کی سزا اور عذاب کتنا سخت ہے تو اس کی جنت کی کوئی طمع نہ کرے اور اگر کافر جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس رحمت کتنی وسیع ہے تو اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔" (مسلم)

(۱۴/ ۳۰۲۷) وَعَنْ أَبِي كَاهِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا كَاهِلٍ أَلَا أُخْبِرُكَ بِقَضَاءٍ قَضَاهُ اللّٰهُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَحْيَا اللّٰهُ قَلْبَكَ وَلَا يمته يَوْمَ يَمُوتُ بَدَنُكَ اِعْلَمْ يَا أَبَا كَاهِلٍ أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ رَبُّ الْعِزَّةِ عَلَى مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مَخَافَةٌ وَلَا تَأْكُلُ النَّارُ مِنْهُ هدبة اعلم يَا أَبَا كَاهِلٍ أَنَّهُ مَنْ سَتَرَ عَوْرَتَهُ حَيَاءً مِنَ اللّٰهِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَسْتُرَ عَوْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. اِعْلَمْ يَا أَبَا كَاهِلٍ! أَنَّهُ مَنْ دَخَلَ حَلَاوَةُ الصَّلَاةِ قَلْبَه حَتّٰى يُتِمَّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ اعلم يَا أَبَا كَاهِلٍ! أَنَّهُ مَنْ صَلّٰى أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فِي جَمَاعَةٍ يدرك التَّكْبِيرَةَ الْأُولٰى كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَكْتُبَ لَهُ بَرَاءَةً مِنَ النَّارِ۔ اِعْلَمَنَّ يَا أَبَا كَاهِلٍ أَنَّهُ من صَامَ مِنْ كُلِّ شهر ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مَعَ شَهْرِ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يرويه يَوْمَ الْعَطَشِ۔ اِعْلَمَنَّ

يَا أَبَا كَاهِلٍ! أَنَّهُ مَنْ كَفَّ أَذَاهُ عَنِ النَّاسِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَكُفَّ عَنْهُ عَذَابَ الْقَبْرِ۔ اِعْلَمَنَّ يَا أَبَا كَاهِلٍ! أَنَّهُ مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ حَيًّا وَمَيِّتًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُلْتُ كَيْفَ يَبَرُّ وَالِدَيْهِ إِذَا كَانَا مَيِّتَيْنِ قَالَ بِرُّهُمَا أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِوَالِدَيْهِ وَلَا يَسُبَّهُمَا وَلَا يَسُبُّ وَالِدَيْ أَحَدٍ فَيَسُبُّ وَالِدَيْهِ۔ اِعْلَمَنَّ يَا أَبَا كَاهِلٍ! أَنَّهُ مَنْ أَدَّى زَكَاةَ مَالِهِ عِنْدَ حَوْلِهَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَجْعَلَهُ مِنْ رُفَقَاءِ الْأَنْبِيَاءِ۔ اِعْلَمَنَّ يَا أَبَا كَاهِلٍ! أَنَّهُ مَنْ قَلَّتْ عِنْدَهُ حَسَنَاتُهُ وَعَظُمَتْ عِنْدَهُ سَيِّئَاتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُثَقِّلَ مِيزَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ اِعْلَمَنَّ يَا أَبَا كَاهِلٍ! أَنَّهُ مَنْ يَسْعٰى عَلَى امْرَأَتِهِ وَوَلَدِهِ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ يُقِيمُ فِيهِمْ أَمْرَ اللّٰهِ يُطْعِمُهُمْ مِنْ حَلَالٍ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَجْعَلَهُ مَعَ الشُّهَدَاءِ فِي دَرَجَاتِهِمْ۔ اِعْلَمَنَّ يَا أَبَا كَاهِلٍ! أَنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُبًّا لِي وَشَوْقًا إِلَيَّ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ بِكُلِّ مَرَّةٍ ذُنُوبَ حَوْلٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَهُوَ بِجُمْلَتِهِ مُنْكَرٌ وَتَقَدَّمَ فِي مَوَاضِعَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ مَا يَشْهَدُ لِبَعْضِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِحَالِهِ

ترجمہ:...... "حضرت ابوکاہلؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوکاہل! کیا میں تم کو نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ میں نے عرض کیا ضرور بتایئے یارسول اللہ! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تمہارے دل کو زندہ رکھے اور اس کو موت نہ دے جس دن تمہارے بدن پر موت آئے اے ابوکاہل! جان لو! رب العزت اس شخص پر غصہ نہیں ہوتا جس کے دل میں (اللہ تعالیٰ کا) ڈر اور خوف ہو۔ اور دوزخ کی آگ اس کے جسم کے کسی حصہ کو نہیں کھاتی، اے ابوکاہل! جان لو کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو اللہ تعالیٰ سے شرم اور حیاء کی وجہ سے لوگوں کے سامنے بھی اور لوگوں سے چھپ کر بھی ڈھانکے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اپنے ذمہ کرلیا ہے کہ قیامت کے دن اس پر پردے ڈالے گا۔ (اور ساری مخلوق کے سامنے رسوائی سے اس کو بچائے گا) اے ابوکاہل! جان لو کہ نماز کی حلاوت اور مٹھاس جس کے دل میں سرایت کرجائے یہاں تک کہ وہ رکوع اور سجدہ کو پورے طور پر کرے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرلیا ہے کہ قیامت کے دن اس کو راضی اور خوش کردے اے ابوکاہل! جان لو جو چالیس دن اور چالیس راتیں نمازیں جماعت کے ساتھ اس طرح پڑھے کہ تکبیر اولیٰ کو پالے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرلیا ہے کہ اس کے لیے دوزخ سے چھٹکارے کا پروانہ لکھ دے گا اے ابوکاہل! خوب جان لو جو ہر ماہ کے تین دن کے روزے پورے رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ رکھ لے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ پیاس کے دن (قیامت میں) اس کو سیراب کرے۔ اے ابوکاہل! خوب جان لو جو لوگوں کو تکلیف دینے سے رکے گا اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ قبر کے عذاب کو اس سے روکے گا۔ اے ابوکاہل! اچھی طرح جان لو! جو اپنے والدین کے ساتھ زندگی میں اور موت کے بعد اچھا سلوک کرے اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ قیامت کے دن اس کو خوش کردے۔ میں نے دریافت کیا (زندگی میں تو والدین کے ساتھ حسن سلوک سمجھ آتا ہے) والدین کے انتقال کے بعد کیسے اچھا سلوک کرے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے ساتھ (انتقال کے بعد) حسن سلوک یہ ہے کہ ان کے لیے استغفار کرے اور ان کو برا بھلا نہ کہے۔ اور کسی کے والدین کو برا بھلا نہ کہے کہ وہ اس کے والدین کو برا بھلا کہے۔ اے ابوکاہل! جان لو جو سال پورا ہونے پر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اس کو انبیاءؑ کے رفقاء میں سے بنائے۔ ابوکاہل! خوب سمجھ لو! کہ جس کی اپنی نگاہ میں اپنی نیکیاں کم ہوں اور گناہ بڑے ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس کی (نیکیوں کے) ترازو کو قیامت کے دن بھاری کردے گا۔ ابوکاہل! خوب جان لو۔ جو اپنی بیوی اور اولاد اور غلاموں (کے حقوق ادا کرنے کے لیے) کوشش کرے، کمائی کرے، ان میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو نافذ کرے ان کو حلال روزی کھلائے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ اس کو شہداء کے ساتھ ان کے درجات میں کردے۔ اے ابوکاہل! خوب سمجھ لو جو مجھ پر میری محبت اور شوق میں مجھ پر روزانہ تین مرتبہ درود شریف بھیجے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے کہ ہر مرتبہ درود پڑھنے پر اس کے ایک سال کے گناہ معاف کردے۔"

(۱۲/ ۳۰۲۸) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ (الإنسان: ۱) حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي أَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ مَا

فِيْهَا مَوْضِعُ قَدَمٍ إِلَّا مَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ أَنِّيْ شَجَرَةٌ تُعْضَدُ. رواه البُخَارِيّ بِاخْتِصَارٍ وَالتِّرْمِذِيّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ

[أطت بِفَتْحِ الْهمزَةِ وَتَشْدِيدِ الطَّاءِ الْمُهْمَلَةِ مِنَ الْأَطِيطِ وَهُوَ صَوتُ الْقتبِ والرحلِ۔ وَنَحْوِهِمَا إِذَا كَانَ فَوْقَهُ مَا يثقله۔ وَمَعْنَاهُ أَنَّ السَّمَاءَ مِن كَثْرَةِ مَا فِيْهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ العابدين أثقلها حَتّٰى أطت۔ والصعدات بِضَمِّ الصَّادِ وَالْعينِ الْمُهْمَلَتَيْنِ هِيَ الطرقات]

ترجمہ:...... "حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ کی سورت پڑھی یہاں تک کہ پوری ختم فرمائی۔ پھر ارشاد فرمایا: میں (عالم بالا کی) وہ چیزیں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے آسمان چرچر بولتا ہے اور اس کو شایان بھی ہے کہ چرچر بولے کیوں کہ اس میں ایک قدم کی بھی جگہ نہیں جہاں فرشتہ اللہ کو سجدہ کرنے میں اپنی پیشانی رکھے ہوئے نہ ہو، اللہ کی قسم! اگر تم جان لو وہ جو میں جانتا ہوں تو ہنسو کم اور روؤ زیادہ اور عورتوں سے ساتھ بچھونوں پر لذت نہ لے سکو اور اللہ سے نالہ و فریاد کرتے ہوئے جنگلوں کی طرف نکل بھاگو (حضرت ابوذرؓ نے یہ حدیث بیان کرکے) فرمایا: اللہ کی قسم! میرا تو یہ جی چاہتا ہے کہ میں درخت ہوتا جو کاٹ دیا جاتا۔ (بخاری، مسلم، حاکم)۔ بعض روایات میں "آسمانوں پر چار انگل کے برابر کوئی جگہ نہیں" کا ذکر ہے۔"

فائدہ:...... جی چاہتا ہے کہ اس حدیث پاک کی شرح میں حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت "در رفرائد" سے پوری نقل کردوں "پالان یا زین کا چرچر بولنا اور نیز بھاری بوجھ کی وجہ سے سواری کو کراہنا "أطیط" کہلاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ آسمان پر فرشتوں کی ان گنت مخلوق ہے کہ ان کے بوجھ سے آسمان اگر چرچر بولے تو عجب نہیں، اور جب فرشتے باوجود معصوم اور مقرب ہونے کے اللہ سے اتنے خائف ہیں کہ ماتھا ٹیکے سجدہ میں پڑے ہیں تو کیا پوچھنا انسان کا کہ زیر امتحان ہے اور دائمی عذاب و راحت کا مدار صرف آخری سانس پر ہے، یا یہ کہ آسمان باوجود بے جان ہونے کے جلال حق سے اتنا خائف ہے کہ اونٹ کی طرح نالہ و فریاد کر رہا ہے پھر تعجب ہے کہ باوجود خطرناک آزمائش میں پڑے ہونے کے انسان مطمئن رہے مگر اس کا سبب غفلت اور جہالت ہے کہ یا واقعہ کا علم نہیں اور یا علم ہے مگر دنیوی لذتوں کے انہماک میں ادھر توجہ نہیں ورنہ آبادی میں رہنا مشکل پڑ جائے اور خوف زدہ ہو کر جنگلوں میں بھاگ جانے پر مجبور ہو اور مانا کہ خوف کا یہ غلبہ بقدر ضرورت اشتغال معاش اور رجاء رحمت سے دبا دیا گیا ہے تا کہ دنیا کی آبادی قائم اور سلسلہ توالد و تناسل چلتا رہے مگر نہ اتنا کہ اللہ جل جلالہ کے شاہنشاہانہ اقتدار اور نا قابل برداشت سزا اور عذاب کو بھی بھول ہی جائے اور دنیا کے سوا کبھی دین یا مابعد الموت کا خیال ہی نہ گزرے۔"

## اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید اور اللہ عزوجل کے ساتھ اچھا گمان کرنے کی ترغیب خاص طور پر موت کے وقت

(۲۰۲۹/۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا أُبَالِيْ يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ أَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. رواه التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ [قُرَابُ الْأَرْضِ بِكَسْرِ الْقَافِ وَضَمِّهَا أَشْهَرُ هُوَ مَا يُقَارِبُ مِلْأَهَا]

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تک تو مجھے پکارتا اور مجھ سے توقع رکھتا رہے گا (جیسا کہ حق ہے) تو جو کچھ بھی تجھ میں (عیوب و گناہ) ہیں سب بخشتا رہوں گا اور کچھ پرواہ نہ کروں گا (کہ اتنے بخشے)

اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ (اوپر تلے انبار ہوکر) سطح فلک تک بھی پہنچ جائیں گے اور پھر تو مجھ سے مغفرت مانگے گا تو میں جو کچھ بھی تجھ میں (اس کا اثر بد ہوگا) سب بخش دوں گا اور کچھ پرواہ نہ کروں گا، اے ابن آدم! اگر تو زمین بھرنے کے قریب بھی خطائیں لیے ہوئے مجھ سے ملے گا بشرطیکہ میرا (کسی درجہ میں بھی) کسی کو ساجھی نہ سمجھتا ہو تو میں زمین ہی کے بھراؤ کے موافق مغفرت لے کر تیرے پاس آؤں گا۔" (ترمذی)

(٢/ ٣٠٢٠) وَعَنْ أَنَسٍ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ أَرْجُو اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوْبِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَأَمَنَه مِمَّا يَخَافُ، رواه الترمذي وقال حديث غريب وابن ماجه وابن أبي الدنيا كلهم من رواية جعفر بن سليمان الضبعي عن ثابت عن أنس

قَالَ الْحَافِظُ إِسْنَادُه حسن فإن جعفرا صدوق صالح احتج به مسلم ووثقه النسائي وتكلم فيه الدارقطني وغيره

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک نوجوان شخص کے پاس تشریف لائے جو کہ موت کی حالت میں تھا (کہ جانکنی شروع ہوا چاہتی تھی) آپ ﷺ نے پوچھا: اپنے کو کس حالت میں پاتے ہو؟ عرض کیا کہ اللہ سے (لطف وکرم) کی توقع بھی رکھتا ہوں یا رسول اللہ اور اپنے گناہوں کا ڈر بھی ہے (کہ ان پر نظر فرمائی تو کہیں ٹھکانہ نہیں) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایسے موقع پر (یعنی قریب المرگ) یہ دونوں باتیں جس قلب میں بھی جمع ہوتی ہیں حق تعالیٰ اسے جس شے (مغفرت) کی وہ توقع رکھتا ہے عطا فرماتا ہے اور جس (عذاب) سے ڈرتا ہے اس سے امان بخشتا ہے۔" (ترمذی)

(٣/ ٣٠٢١) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمْ أنبأتكم ما أَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَه قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ أَحْبَبْتُمْ لقائي فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رجونا عفوك ومغفرتك فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مغفرتي، رواه أحمد من رواية عبد الله بن زحر

قَالَ الْحَافِظُ وَتَقَدَّمَ فِي الْبَابِ قَبْلَه حَدِيْثُ الْغَارِ وَغَيْرُه وَفِي الْبَابِ أَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ جدا تقدمت في هٰذَا الْكِتَابِ لَيْسَ فِيْهَا تصريح بفضل الْخَوْفِ والرجاء وَإِنَّمَا هِيَ ترغيب أَوْ ترهيب في لوازمهما ونتائجهما لَمْ نعد ذٰلك فليطلبه من شاء

ترجمہ:...... "حضرت معاذ بن جبلؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تم کو بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ مؤمنین سے قیامت کے دن سب سے پہلے کیا فرمائے گا اور وہ سب سے پہلے کیا بات کریں گے؟ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ضرور بتائیں۔ ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل مؤمنین کو کہے گا: کیا تم کو میری ملاقات کی چاہت تھی؟ وہ کہیں گے جی ہاں! اللہ کہے گا کیوں؟ وہ کہیں گے ہم نے آپ کی معافی اور مغفرت کی امید رکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ کہے گا میری مغفرت تمہارے لیے واجب ہوگئی۔" (احمد)

(٥/ ٣٠٢٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ، رواه أَبُوْدَاوُد وابن حبان في صحيحه واللفظ لهما والترمذي والحاكم ولفظهما قَالَ: إِنَّ حسن الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا گمان کرنا اچھی عبادت کا حصہ ہے۔"

(ابوداؤد، صحیح ابن حبان، ترمذی، حاکم)

(٦/ ٣٠٢٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّه سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِه بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، رواه مسلم وأَبُوْدَاوُد وابن ماجه

ترجمہ:...... "حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے آپؐ کے انتقال سے تین دن پہلے ارشاد فرماتے سنا: تم میں سے کوئی انتقال نہ کرے مگر یہ کہ اللہ عزوجل کے ساتھ اچھا گمان رکھے۔" (ابوداؤد، مسلم، ابن ماجہ)

(۷/ ۳۰۳۴) وَعَنْ حَيَّانَ أَبِي النَّضْرِ قَالَ خَرَجْتُ عَائِدًا لِيَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ فَلَقِيتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ وَهُوَ يُرِيدُ عِيَادَتَهُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَلَمَّا رأى وَاثِلَةَ بسط يده وجعل يشير إِلَيْهِ فَأَقبل وَاثِلَة حَتَّى جلس فَأخذ يزِيد بكفي وَاثِلَة فجعلهما عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ وَاثِلَة كَيفَ ظنك بِاللَّهِ قَالَ ظَنِّي بِاللَّهِ وَاللّٰه حسن، قَالَ فأبشر. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ جلّ وَعَلَا أَنَا عِنْدَ ظن عَبدِي بِي إِن ظن خَيْرًا فَلَهُ وَإِن ظن شرا فَلهُ.

رواه أحمد وابن حبان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ

ترجمہ:...... "حضرت حیان بن ابی النضر کہتے ہیں میں حضرت یزید بن الاسود کی عیادت کے لیے نکلا تو میری ملاقات حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے ہوئی وہ بھی عیادت کرنا چاہتے تھے چنانچہ ہم دونوں حضرت یزید کے گھر میں داخل ہوئے، جب حضرت یزید نے واثلہ کو دیکھا تو اپنا ہاتھ پھیلا کر حضرت واثلہ کی طرف اشارہ کرنے لگے، حضرت واثلہ آ کر بیٹھ گئے حضرت یزید نے حضرت واثلہ کی دونوں ہتھیلیوں کو لے کر اپنے چہرہ پر رکھا، حضرت واثلہؓ نے حضرت یزید سے پوچھا: اللہ کے ساتھ تمہارا گمان (اس وقت) کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ گمان بہت اچھا ہے حضرت واثلہؓ نے فرمایا: پھر خوشخبری ہو کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ اللہ جل وعلا فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں اگر وہ میرے ساتھ اچھا گمان کرتا ہے تو اس کے مطابق اس کے لیے بھلائی ہوتی ہے اور اگر برا گمان کرتا ہے تو اس کے لیے برائی ہوتی ہے۔" (احمد، صحیح ابن حبان، بیہقی)

(۸/ ۳۰۳۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيره لَا يحسن عبد بِاللَّهِ الظَّن إِلَّا أعطَاهُ ظَنّه ذَلِك بِأَن الْخَيْر فِي يَده، رواه الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوفا وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح إِلَّا أَن الْأَعْمَش لم يدْرك ابْن مَسْعُود

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو کوئی اچھا گمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور اس کے گمان کے مطابق دیتا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ ساری خیریں اور بھلائیاں اس کے ہاتھ میں ہیں۔" (طبرانی)

(۹/ ۳۰۳۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ إِلَى النَّارِ فَلَمَّا وَقَفَ عَلَى شَفَتِهَا الْتفت فَقَالَ أما وَاللَّهِ يَا رَبِّ إِن كَانَ ظَنِّي بِك لحسن فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رُدُّوهُ أَنَا عِنْدَ حُسْنُ ظَنِّ عَبْدِيْ بِي. رواه الْبَيْهَقِيّ عَنْ رَجُلٍ من ولد عبَادَة بن الصَّامِت لم يسمه عَنْ أَبِي هُرَيْرَة

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ایک شخص کو دوزخ میں ڈالنے کا حکم کر دیا جب وہ دوزخ کے کنارے پر کھڑا ہوا تو وہ (پیچھے کی طرف) متوجہ ہوا اور کہنے لگا: اللہ کی قسم! اے میرے رب! میرا گمان آپ کے ساتھ بہت اچھا تھا۔ (کہ آپ کی رحمت بڑی وسیع ہے آپ بڑے معاف کرنے والے ہیں وغیرہ) اللہ عزوجل نے فرمایا: اس کو دوزخ سے واپس کر دو میں اپنے بندے کے میرے ساتھ اچھے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں۔" (بیہقی)

❋...... ❋...... ❋

# كِتَابُ الْجَنَائِزِ وَمَا يَتَقَدَّمُهَا

## جنازے کا بیان اور اس سے پہلے کی اہم چیزیں

### اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگنے کی ترغیب

عام طور پر محدثین کا دستور رہا ہے کہ وہ کتاب الجنائز کے تحت موت اور مرض الموت بلکہ مطلق مرض و دیگر مصائب وبلیات اور ان حوادث کے وقت کے طرز عمل، پھر غسل میت، تجہیز و تکفین، نماز جنازہ، دفن، تعزیت، یہاں تک کہ زیارت قبور ان سب ہی امور کے متعلق حدیثیں درج کرتے ہیں اس دستور کی پیروی میں حافظ منذری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی اس کتاب میں ان تمام امور سے متعلق رسول اللہ ﷺ کے ارشادات اور معمولات ذکر کیے ہیں۔

(۱/۲۰۲۷) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أفضل قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أفضل فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وأعطيتها فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ.

رواه التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا كِلَاهُمَا مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ بن وردان عَنْ أَنَسٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حديث حسن

ترجمہ:...... "حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! کون سی دعا افضل ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے رب سے عافیت اور معافات (یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں لوگوں سے اور لوگوں کو تم سے حفاظت و عافیت میں رکھے) دنیا و آخرت میں مانگو پھر اس شخص نے دوسرے دن آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! کون سی دعا سب سے افضل ہے؟ نبی کریم ﷺ نے وہی بات فرمائی پھر وہ تیسرے دن آیا اور وہی سوال دہرایا نبی کریم ﷺ نے ویسا ہی جواب دیا، ارشاد فرمایا: جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت دے دی گئی بس یقیناً تم کامیاب ہو گئے۔" (ترمذی، ابن ابی الدنیا)

(۲/۲۰۲۸) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ أَوَّلَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بعد الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ. رواه التِّرْمِذِيُّ من رواية عبد الله بن محمد بن عقيل وَقَالَ حديث حسن غريب ورواه النَّسَائِيُّ من طرق وَعَنْ جماعة مِنَ الصَّحَابَةِ وَأَحَدُ أَسَانِيدِهِ صحيح

ترجمہ:...... "حضرت ابوبکرہ ؓ منبر پر کھڑے ہوئے پھر رو دیے پھر ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ ہمارے درمیان پہلے سال (ہجرت کے بعد) منبر پر کھڑے ہوئے تھے پھر رو دیے تھے، ارشاد فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کا سوال کیا کرو اس لیے کہ یقین (کی دولت) کے بعد عافیت سے بہتر نعمت کسی کو نہیں دی گئی۔" (ترمذی)

(۳/۲۰۲۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ أَفْضَلُ مِنْ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ جو کوئی دعا مانگتا ہے اس سے افضل کوئی دعا نہیں "اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ" اے اللہ میں آپ سے معافی اور آرام و راحت مانگتا ہوں۔" (ابن ماجہ)

(۴/۲۰۳۰) وَفِي رِوَايَةٍ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رواه ابن ماجه بإسناد جيد

ترجمہ:...... "ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں ہے: سب سے افضل یہ دعا ہے: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ" اے اللہ میں تجھ سے دنیا وآخرت میں معافات مانگتا ہوں (یعنی نہ مجھ سے کسی کو تکلیف پہنچے اور نہ مجھے کسی سے کوئی اذیت پہنچے)۔" (ابن ماجہ)

(۵/ ۳۰۲۱) وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ أَقُوْلُ حِيْنَ أَسْأَلُ رَبِّيْ قَالَ: قُلْ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ" وَيَجْمَعُ أَصَابِعَهُ إِلَّا الْإِبْهَامَ فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ، رواه مسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابو مالک اشجعیؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کیا: یا رسول اللہ! جس وقت میں اپنے رب سے سوال کیا کروں تو کیسے کہا کروں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں دعا مانگا کرو: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ" اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، مجھے رزق عطا فرما۔ نبی کریم ﷺ نے (ان چار کلمات کے ارشاد فرماتے وقت) اپنے ہاتھ مبارک کی سب انگلیاں انگوٹھے کے سوا بند کر کے ارشاد فرمایا: یعنی یہ چار چیزیں تمہاری دنیا و آخرت (کی سب خیروں کو) تمہارے لیے سمیٹ لیں گی۔" (مسلم)

(۶/ ۳۰۲۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثِرْ مِنَ الدُّعَاءِ بِالْعَافِيَةِ. رواه ابن أبي الدنيا والحاكم وقال صحيح على شرط البخاري

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عباس! نبی کے چچا جان! عافیت کی دعا کی کثرت رکھا کریں۔" (ابن ابی الدنیا، حاکم)

(۷/ ۳۰۲۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ. قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. رواه الترمذي وقال حديث حسن

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کیا دعا مانگا کریں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت میں عافیت مانگا کرو۔"

(۸/ ۳۰۲۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَافِيَةِ. رواه الترمذي وقال حديث غريب وابن أبي الدنيا والحاكم في حديث وقال صحيح الإسناد

قَالَ الْحَافِظُ رَوَوْهُ كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيْقِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الْمُلَيْكِيِّ وَهُوَ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْهُ

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز عافیت سے زیادہ پسندیدہ نہیں مانگی گئی (اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب دعا عافیت کی ہے)۔" (ترمذی، ابن ابی الدنیا)

(۹/ ۳۰۲۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِيْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ. رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح والحاكم وقال صحيح على شرطهما

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر مجھے شب قدر کا علم ہو جائے (کہ آج رات شب قدر ہے) تو اس رات میں کیا دعا مانگوں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں دعا مانگنا۔ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ "اے اللہ بے شک! تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس مجھے بھی معاف کر دے۔" (ترمذی، حاکم)

فائدہ:...... نہایت جامع دعا ہے کہ حق تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے آخرت کے مطالبے سے معاف فرما دیں تو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے۔

من نگویم کہ طاعتم بپذیر قلم عفو برگنا ہم کش

(از فضائل اعمال)

## مصیبت زدہ کو دیکھ کر چند کلمات پڑھنے کی ترغیب

(۱/ ۳۰۳۶) وَعَنْ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا'' لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ، رواه الترمذي وقال حديث حسن غريب ورواه ابن ماجه من حديث ابن عمر ورواه البزار والطبراني في الصغير من حديث أبي هريرة وحده وقال فيه فإذا قال ذلك شكر تلك النعمة، وإسناده حسن

ترجمہ:...... "حضرت عمر و ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی کو مصیبت (بیماری یا آفت یا مشقت) میں دیکھے اور یہ کہے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا" (تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے اس مصیبت سے مجھے عافیت دی جس میں تم کو مبتلا کیا اور مجھے بہت سی مخلوق پر فضیلت دی) اس کو وہ مصیبت نہیں پہنچے گی۔

(ترمذی، ابن ماجہ، طبرانی، بزار)

اور ایک روایت میں ہے جب یہ دعا پڑھ لے گا اس نے اپنی نعمت کا شکر ادا کر دیا۔"

## صبر کی ترغیب خاص طور پر جو جان و مال کی مصیبت میں مبتلا ہو مصیبت، بیماری، بخار وغیرہ کی فضیلت اور جس کی بینائی جاتی رہے اس کی فضیلت کا ذکر

(۲/ ۳۰۳۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ: لَا يُصَبْنَ إِلَّا بِعَجَبٍ: اَلصَّبْرُ وَهُوَ أَوَّلُ الْعِبَادَةِ وَالتَّوَاضُعُ وَذِكْرُ اللّٰهِ وَقِلَّةُ الشَّيْءِ، رواه الطبراني والحاكم كلاهما من رواية العوام بن جويرية وقال الحاكم صحيح الإسناد وتقدم في الصمت

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار چیزیں وہ ہیں جن کے مؤمن کو (بطور ہدیہ اور عطا کے حاصل ہونے پر) تعجب ہوتا ہے (کہ اتنی بڑی نعمتیں کسی کسی کو ہی ملتی ہیں پھر یہ کہ چاروں چیزیں ایک شخص میں بہت کم جمع ہوتی ہیں جو قابل تعجب ہے) ① ...... پہلی چیز صبر ہے وہ سب سے پہلی عبادت ہے، ② ...... دوسری چیز تواضع، ③ ...... تیسری چیز اللہ کا ذکر ہے (جس میں احکام کی تعمیل ہے) اور ④ ...... چوتھی چیز دنیا کی چیزوں کی کمی (اس کے باوجود وہ صبر کرے اور اللہ کا ذکر کرے اور تواضع و نرمی اختیار کرے کسی قسم کا شکوہ شکایت زبان پر نہ آئے)۔" (طبرانی، حاکم)

(۳/ ۳۰۳۸) وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْإِيْمَانِ وَالْيَقِيْنُ الْإِيْمَانُ كُلُّهُ، رواه الطبراني في الكبير ورواته رواة الصحيح وهو موقوف وقد رفعه بعضهم

ترجمہ:...... "حضرت علقمہؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: صبر آدھا ایمان ہے اور یقین، کل ایمان ہے۔" (طبرانی)

(۴/ ۳۰۳۹) وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلصَّبْرُ مِعْوَلُ الْمُسْلِمِ، ذكره رزين العبدري ولم أره

ترجمہ:...... "حضرت جعفر بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبر مؤمن کی کلہاڑی ہے (جس کے ذریعہ وہ اپنے غم اور پریشانیوں کے دور کرنے کا کام لیتا ہے)۔" (رزین)

(۹/ ۲۰۵۰) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَا عِيسَى إِنِّي بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِنْ أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ فَقَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ يَكُوْنُ هٰذَا قَالَ أُعْطِيْهِمْ مِنْ حِلْمِيْ وَعِلْمِيْ. رواه الحاكم وقال صحيح على شرط البخاري

ترجمہ:...... ”حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ عزوجل نے حضرت عیسیٰؑ سے فرمایا کہ: اے عیسیٰ! میں تمہارے بعد ایک امت بھیجوں گا جس کی سیرت یہ ہوگی کہ جب ان کو چاہت اور خواہش کے مطابق نعمتیں ملیں گی تو (وہ جذبۂ شکر سے معمور ہو کر) اللہ کی حمد وثنا کریں گے اور جب ناخوشگوار حالات آئیں گے تو وہ صبر (سے ان کا استقبال) کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کے طالب ہوں گے حالاں کہ ان میں کوئی خاص درجہ کی بردباری اور علم نہیں ہوگا۔ حضرت عیسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے میرے رب! جب ان میں بردباری اور علم نہ ہوگا تو ان سے خوش حالیوں میں شکر اور مصائب پر صبر کیونکر ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں ان کو اپنے حلم اور اپنے علم میں سے کچھ عطا کروں گا۔“ (حاکم)

(۱۰/ ۲۰۵۱) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَى حَتّٰى تَهِيْجَ.

ترجمہ:...... ”حضرت کعب بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی مثال کھیت کی تروتازہ اور نرم شاخ کی سی ہے کہ جسے ہوائیں جھکا دیتی ہیں کبھی اسے گرا دیتی ہیں اور کبھی سیدھا کر دیتی ہیں یہاں تک کہ وہ زور پر آتی ہے۔“

(۱۱/ ۲۰۵۲) وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلٰى أَصْلِهَا لَا يُصِيْبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً. رواه مسلم

ترجمہ:...... ”اور ایک روایت میں: مؤمن کی مثال کے اخیر میں ہے ”یہاں تک کہ اس کا وقت پورا ہو جاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے جو جما کھڑا رہتا ہے اسے کوئی جھٹکا نہیں لگتا (یعنی نہ تو وہ ہوا کے دباؤ سے گرتا ہے اور نہ جھکتا ہے) یہاں تک کہ وہ دفعۃً زمین پر آ گرتا ہے۔“ (صحیح مسلم)

فائدہ:...... مؤمن کی مثال تو کھیتی کی تروتازہ شاخ سے دی جا رہی ہے کہ جس طرح ہواؤں کے تھپیڑے اس شاخ پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں اس طور پر کہ وہ کبھی شاخ کو گرا دیتے ہیں کبھی سیدھا کر دیتے ہیں مگر وہ شاخ ہواؤں کے سخت وتند تھپیڑے کھا کھا کر اپنی جگہ اپنے وقت کے آخری لمحے تک کھڑی رہتی ہے اسی طرح مؤمن کا حال بھی یہی ہے کہ کبھی تو اسے مصائب وآلام اور ضعف وبیماری کے سخت تھپیڑے گرا دیتے ہیں کبھی صحت وتندرستی اور خوشی ومسرت کے جانفزا جھونکے اس کی زندگی میں بشاشت وانبساط کی زندگی پیدا کر دیتے ہیں اس طرح وہ اپنی زندگی کے دن پورے کرتا رہتا ہے۔ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ جس طرح صنوبر کا درخت بظاہر ایک جگہ کھڑا رہتا ہے اور اس پر ہوا کے دباؤ کا اثر نہیں ہوتا مگر جب اس کا وقت آتا ہے تو وہ یکبارگی زمین پر آ رہتا ہے اسی طرح منافق کا حال ہے کہ وہ دنیاوی زندگی میں بظاہر خوش وخرم اور ہشاش بشاش نظر آتا ہے نہ اس پر مصائب وآلام کی بارش ہوتی ہے اور نہ بیماری اور ضعف کے تھپیڑے اس پر اثر انداز ہوتے ہیں یہاں تک کہ وہ یکبارگی بغیر کسی ضعف وبیماری کے موت کی وادی میں گر جاتا ہے۔ (از مظاہر حق)

(۱۲/ ۲۰۵۳) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا ابْتَلَى اللّٰهُ عَبْدًا بِبَلَاءٍ وَهُوَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ يَكْرَهُهَا إِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءَ كَفَّارَةً وَطُهُوْرًا مَا لَمْ يُنْزِلْ مَا أَصَابَهُ مِنَ الْبَلَاءِ بِغَيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ يَدْعُوْ غَيْرَ اللّٰهِ فِيْ كَشْفِهِ. رواه ابن أبي الدنيا في كتاب المرض والكفارات وأم عبد الله ابنة أبي ذباب لا أعرفها

ترجمہ:...... "حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کسی آزمائش میں ڈالے اور وہ اس کو ناپسند کرتا ہو اللہ تعالیٰ ضرور اس مصیبت وآزمائش کو اس کے گناہوں کا کفارہ اور گناہوں سے پاکی کا ذریعہ بنا تا ہے جب تک کہ اس آزمائش کی نسبت اللہ کے غیر کی طرف نہ کرے (بلکہ آزمائش، مرض وغیرہ کو محض اللہ ہی کی طرف سے سمجھے) اور اس مصیبت کے دور کرنے کے لیے اللہ کے غیر کو نہ پکارے۔" (ابن ابی الدنیا)

(۱۳/ ۳۰۵۴) وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهِ فَإِنْ كَانَ دِيْنُهُ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهِ رِقَّةٌ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ. رواه ابن ماجه وابن أبي الدُّنيا والترمذي وقَالَ حديث حسن صحيح

ترجمہ:...... "حضرت سعدؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں میں کون شخص (محنت اور مصیبت کی) زیادہ سخت بلاء میں مبتلا ہوتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انبیاء (علیہم السلام) پھر وہ لوگ جو انبیاء سے بہت زیادہ مشابہ ہوں، پھر وہ لوگ جو ان لوگوں سے بہت زیادہ مشابہ ہوں۔ (پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:) انسان اپنے دین کے مطابق (مصیبت میں) مبتلا کیا جاتا ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص اپنے دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی مصیبت بھی سخت ہوتی ہے۔ اور اگر اپنے دین میں نرم ہوتا ہے تو اس کی مصیبت بھی ہلکی ہوتی ہے لہٰذا اپنے دین میں سخت شخص، اسی طرح ہمیشہ (مصیبت وبلاء میں گرفتار) رہتا ہے (جس کی وجہ سے اس کی مغفرت ہوتی ہے) یہاں تک کہ وہ زمین پر اس حال میں چلتا ہے کہ (اس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوتا)۔" (ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا، ترمذی)

(۱۴/ ۳۰۵۵) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ موعوك عَلَيْهِ قطيفة فوضع يده فَوْقَ الْقَطِيْفَةِ فَقَالَ مَا أَشَدَّ حُمَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّا كَذٰلِكَ يُشَدَّدُ عَلَيْنَا الْبَلَاءُ وَيُضَاعَفُ لَنَا الْأَجْرُ ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً؟ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ، قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ الْعُلَمَاءُ، قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ الصَّالِحُوْنَ كَانَ أَحَدُهُمْ يُبْتَلٰى بِالْقُمَّلِ حَتّٰى يَقْتُلَه ويبتلى أحدهم بالفقر حَتّٰى مَا يَجِدُ إِلَّا الْعَبَاءَةَ يَلْبَسُهَا وَلَأَحَدُهُمْ كَانَ أَشَدَّ فَرَحًا بِالْبَلَاءِ مِنْ أَحَدِكُمْ بِالْعَطَاءِ. رواه ابن ماجه وابن أبي الدُّنيا في كتاب المرض والكفارات والحاكم واللفظ له وقَالَ صحيح على شرط مسلم وله شواهد كثيرة

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گیا، آپ کو بخار چڑھا ہوا تھا آپ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ میں نے چادر کے اوپر سے ہاتھ رکھا اور عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو کتنا تیز بخار چڑھا ہوا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم (انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات) پر اسی طرح سخت تکلیف وآزمائش آیا کرتی ہے اور ہمارا اجر وثواب بھی دوگنا ہوتا ہے، میں نے کہا یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ آزمائش کن پر آتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء پر۔ میں نے کہا: پھر کن پر؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علماء پر، میں نے کہا: پھر کن پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک بندوں پر، بعض نیک بندوں کے جسم میں اتنی جوئیں پڑ جاتی تھیں کہ اسی میں ان کا انتقال ہوجاتا تھا اور بعضوں پر اتنی تنگ دستی آتی تھی کہ انہیں ایک چوغہ کے علاوہ کوئی اور چیز پہننے کو نہیں ملتی تھی، لیکن تمہیں دنیا ملنے سے جتنی خوشی ہوتی ہے انہیں آزمائش اور تکلیف سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی تھی۔" (ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا، حاکم)

(۱۵/ ۳۰۵۶) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطٰى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ بِالْمَقَارِيْضِ. رواه الترمذي وابن أبي الدُّنيا من رواية عبد الرحمٰن بن مغراء وبقية رواته ثقات وقَالَ الترمذي حديث غريب ورواه الطبراني في الكبير عن ابن مسعود موقوفا عليه وفيه رجل لم يسم

ترجمہ:...... "حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جبکہ مبتلائے مصیبت وبلاء بہت زیادہ اجر وثواب سے نوازے جائیں گے تو اہل عافیت (یعنی وہ لوگ جو دنیا میں مصیبت وبلاؤں سے محفوظ رہے اور ان کی زندگی بڑے عیش وعشرت میں گزری) یہ تمنا کریں گے کہ کاش (دنیا میں) ان کے بدن کی کھال قینچیوں سے کاٹی جاتی (تا کہ جس طرح مبتلائے مصیبت آج اتنے زیادہ اجر وثواب سے نوازے جارہے ہیں اسی طرح ہمیں بھی بہت زیادہ ثواب ملتا)۔" (ترمذی، ابن ابی الدنیا، طبرانی)

(۱۸/ ۳۰۵۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤْتَى بِالشَّهِيْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوْقَفُ لِلْحِسَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِالْمُتَصَدِّقِ فَيُنْصَبُ لِلْحِسَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِأَهْلِ الْبَلَاءِ فَلَا يُنْصَبُ لَهُمْ مِيْزَانٌ وَلَا يُنْصَبُ لَهُمْ دِيْوَانٌ فَيُصَبُّ عَلَيْهِمُ الْأَجْرُ صَبًّا حَتّٰى إِنَّ أَهْلَ الْعَافِيَةِ لَيَتَمَنَّوْنَ فِي الْمَوْقِفِ أَنَّ أَجْسَادَهُمْ قُرِضَتْ بِالْمَقَارِيْضِ مِنْ حُسْنِ ثَوَابِ اللّٰهِ. رواه الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ من رواية مجاعة بن الزبير وقد وثق

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا، حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا پھر صدقہ کرنے والے کو لایا جائے گا، اس کو بھی حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا پھر اہل آزمائش کو لایا جائے گا اُن کے لیے نہ کوئی ترازو اور نہ ہی کوئی رجسٹر لایا جائے گا (یعنی ان کا کوئی حساب وکتاب نہ ہوگا) ان پر خوب اجر وثواب بہایا جائے گا یہاں تک کہ اہل عافیت میدان حشر میں تمنا کرنے لگیں گے کہ (دنیا میں) ان کے جسم قینچیوں سے کاٹ دیے جاتے تا کہ ہمیں بھی اتنا عمدہ ثواب اللہ کی طرف سے ملتا۔"
(طبرانی کبیر)

(۲۰/ ۳۰۵۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من يرد اللّٰه بِهِ خَيْرًا يصب مِنْهُ. رواه مالك وَالْبُخَارِيّ. [يصب مِنْهُ أي يُوجه إِلَيْهِ مصيبة ويصيبه ببلاء]

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے وہ (اس بھلائی کے حصول کے لیے) مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔" (مالک، بخاری)

(۲۲/ ۳۰۵۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ عظم الْجَزَاءِ مَعَ عظم الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سخط فَلَهُ السخط. رواه ابن ماجه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن غريب

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑی مصیبتوں کے بدلہ بڑا اجر ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو پسند کرتا ہے تو اسے (مصیبتوں میں) مبتلا کر دیتا ہے چنانچہ جو (مصائب وبلاء) میں راضی رہا تو اس کے لیے (اللہ تعالیٰ کی) رضا ہے۔ اور جو شخص (مصیبت وابتلاء سے) ناراض رہا تو اس کے لیے (اللہ کی) ناراضگی ہے۔" (ابن ماجہ، ترمذی)

(۲۵/ ۳۰۶۰) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سبقت لَهُ مِنَ اللّٰهِ منزلة فَلَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلٍ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِي جَسَدِهِ أَوْ مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبر عَلَى ذٰلِكَ حَتّٰى يَبْلُغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. رواه أحمد وَأَبُوْدَاوُد وَأَبُويعلى وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ والأوسط ومُحَمَّد بن خالد لم يرو عنه غير أبي المليح الرق، ولم يرو عن خالد إلا ابنه مُحَمَّد والله أعلم

ترجمہ:...... "حضرت محمد بن خالد سلمی اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا (یعنی اپنے والد مکرم) سے نقل کرتے ہیں وہ صحابی ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: بندہ کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے (جنت میں) جو عظیم درجہ مقدر ہوتا ہے اور وہ اسے اپنے عمل کے ذریعے حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدن یا اس کے مال یا اس کی اولاد کو (مصیبت میں) مبتلا کر دیتا ہے اور پھر اسے صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے اس درجہ تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لیے اللہ عز وجل کی جانب سے مقدر تھا۔" (احمد، ابوداود، ابویعلی، طبرانی، کبیر، اوسط)

(۲۹/ ۳۰۶۱) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ. رواه البخاري ومسلم ولفظه: مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا سَقَمٍ وَلَا حُزْنٍ حَتَّى الْهَمُّ يُهِمُّهُ إِلَّا كفر بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ ورواه ابن أبي الدنيا من حديث أبي هريرة وحده

ترجمہ: ...... "حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو جب کوئی رنج، تھکاوٹ، بیماری، فکر، حزن، ایذاء اور غم پہنچتا ہے یہاں تک کہ کانٹا چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہ دور کر دیتا ہے۔" (بخاری، مسلم)

(۳۲/ ۳۰۶۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تصيب الْمُسْلِمَ إِلَّا كفر اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا. رواه البخاري ومسلم

ترجمہ: ...... "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے حتیٰ کہ کانٹا تک چبھ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔" (بخاری، مسلم)

(۳۳/ ۳۰۶۳) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا نَقَصَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ. وَفِي أُخْرَى إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً۔

ترجمہ: ...... "مسلم کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ مسلمان کی غلطی کو کم کر دیتا ہے ایک دوسری روایت میں ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور اس سے ایک گناہ کو کم کر دیتا ہے۔"

(۳۴/ ۳۰۶۴) وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوا فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَذْهَبَ فَقَالَتْ لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ بِشَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كتبت لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ ومحيت عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ۔

ترجمہ: ...... "ایک روایت میں ہے کہ چند قریشی نوجوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ حضرت عائشہؓ منیٰ میں تھیں وہ نوجوان ہنس رہے تھے حضرت عائشہؓ نے فرمایا: کیوں ہنسی آ رہی ہے؟ انہوں نے کہا: فلاں شخص خیمے کی رسی پر گر گیا، اس کی گردن یا آنکھ ختم ہو جانے کے قریب تھی حضرت عائشہؓ نے فرمایا: مت ہنسو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جس کسی مسلمان کو کانٹا چبھے یا اس سے بھی معمولی کوئی تکلیف ہو اس کے لیے ضرور درجہ لکھ دیا جاتا ہے اور گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔"

(۳۵/ ۳۰۶۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالَى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ. رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم

ترجمہ: ...... "حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن مرد، اور مومن عورت کی جان، اور اس کی اولاد اور اس کے مال کو ہمیشہ مصیبت و بلا پہنچتی رہتی ہے، یہاں تک کہ جب وہ مرنے کے بعد، اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے تو اس پر، یعنی اس کے نامۂ اعمال میں گناہ نہیں ہوتا۔" (ترمذی، حاکم)

(۳۶/ ۳۰۶۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُصِيبَ بِمُصِيبَةٍ بِمَالِهِ أَوْ فِي نَفْسِهِ فَكَتَمَهَا وَلَمْ يَشْكُهَا إِلَى النَّاسِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ. رواه الطبراني ولا بأس بإسناده

ترجمہ: ...... "حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مالی یا جانی مصیبت میں مبتلا کیا گیا پھر اس نے

اس کو چھپایا اور لوگوں کے سامنے شکوہ شکایت نہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے کہ اس کی مغفرت کر دے۔" (طبرانی)

(۳۱/ ۳۰۶۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ. رواه أحمد ورُواته ثقات إلا ليث بن أبي سليم

ترجمہ:...... "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندے کے گناہ بہت زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال میں کوئی ایسا عمل نہیں ہوتا جو اس کے گناہوں کو دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو غم وحزن میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ وہ غم کفارہ بن جائے۔" (احمد)

(۳۲/ ۳۰۶۸) وَعَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَكَى الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ أَخْلَصَهُ اللّٰهُ مِنَ الذُّنُوْبِ كَمَا يُخَلِّصُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ. رواه ابن أبي الدنيا والطبراني واللفظ له وابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مؤمن بندہ بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسا کہ بھٹی لوہے کی کھوٹ کو دور کر دیتی ہے۔" (ابن ابی الدنیا، طبرانی، صحیح ابن حبان)

(۳۳/ ۳۰۶۹) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيْكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى! قَالَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا. رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت عطاء بن ابی رباحؒ فرماتے ہیں (ایک دن) حضرت ابن عباسؓ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تم کو ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! ضرور دکھایئے، انہوں نے فرمایا: یہ کالی عورت (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میں مرگی کے مرض میں مبتلا ہوں (جب مرگی اٹھتی ہے تو میں ڈرتی ہوں کہ کہیں حالتِ بے خودی میں) میرا ستر نہ کھل جائے، لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجیے (کہ میری بیماری جاتی رہے) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو صبر کرو تاکہ تمہیں جنت ملے اور اگر چاہو تو میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں شفا دے۔ عورت نے عرض کیا کہ میں صبر ہی کروں گی اور پھر کہنے لگی کہ "مگر میں ستر کھل جانے سے ڈرتی ہوں، آپ اللہ تعالیٰ سے بس یہ دعا کر دیجیے کہ (مرض کی شدت اور حالت بے خودی میں) میرا ستر نہ کھلے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے اس کے لیے دعا کر دی۔" (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... اس عورت کا نام سعیرہ یا سقیرہ اور یا سکیرہ تھا، ایک روایت کے مطابق یہ عورت امّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنگھی کرنے والی تھی۔ اس حدیث سے اس طرف اشارہ ہے کہ مصیبت وبلاء پر صبر کرنے، اور ہر تقدیر پر راضی رہنے کے پیش نظر دوا اور دُعا کو چھوڑ دینا جائز ہے بلکہ حدیث کا ظاہری مفہوم تو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ صبر ورضا کے ساتھ ہمیشہ مرض میں مبتلا رہنا صحت وعافیت میں رہنے سے بہتر ہے۔ لیکن بعض افراد کی نسبت یعنی یہ اس شخص کے لیے افضل ہے جس کا مرض مخلوق خدا کی نفع رسانی کے تعطل کا باعث نہ بنے، نیز حدیث پاک کا ظاہری مفہوم اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے کہ علاج ومعالجہ چھوڑنا افضل ہے، اگرچہ علاج ومعالجہ کرنا ابوداؤد شریف کی حدیث کے مطابق سنت ہے جس میں مروی ہے کہ صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ "کیا ہم (بیماری میں) دوا کریں"؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں! دوا کرو، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی مرض پیدا نہیں کیا جس کی دواء بھی پیدا نہ کی ہو، سوائے بڑھاپے کے"۔ چنانچہ علماء لکھتے ہیں "علاج ومعالجہ توکل کے خلاف نہیں ہے کیوں کہ یہ صرف اسباب کے درجہ میں ہے یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خود بھی علاج ومعالجہ کو اختیار فرمایا تھا حالاں کہ نبی کریم ﷺ متوکلین کے سردار ہیں لیکن اس کے باوجود از راہ توکل علاج ومعالجہ چھوڑ

دینا جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ نے چھوڑا تھا، باعث فضیلت ہے۔" (از مظاہر حق)

(۳۵/ ۵۰۷۰) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِأَصْحَابِهِ أَتُحِبُّوْنَ أَنْ لَا تَمْرَضُوْا قَالُوْا وَاللّٰهِ إِنَّا لَنُحِبُّ الْعَافِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا خَيْرُ أَحَدِكُمْ أَنْ لَا يَذْكُرَهُ اللّٰهُ. رواه ابن أبي الدنيا وفي إسناده إسحاق بن محمد الفروي

ترجمہ: ..... "حضرت معاذ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک بار) اپنے صحابہ سے دریافت فرمایا کیا تم اس کو پسند کرتے ہو کہ تم بیمار نہ ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ کی قسم! ہم تو عافیت ہی کو پسند کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کی خیر اور بھلائی اس میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو (مرض میں مبتلا کر کے اور اس کے ساتھ خیر کا ارادہ کر کے) اس کو یاد نہ کرے۔ (یعنی مرض میں مبتلا ہونا علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت اس پر ہے اور اس کو خیر کے ساتھ یاد کرتا ہے)۔" (ابن ابی الدنیا)

(۳۶/ ۵۰۷۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا ضُرِبَ عَلَى مُؤْمِنٍ عِرْقٌ قَطُّ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ عَنْهُ خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ حَسَنَةً وَرَفَعَ لَهُ دَرَجَةً. رواه ابن أبي الدنيا والطبراني في الأوسط بإسناد حسن واللفظ له والحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ: ..... "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جس کسی مومن کے جسم کی رگ پر اللہ تعالیٰ درد ڈالتا ہے اس کی وجہ سے ایک گناہ معاف کرتا ہے اور اس کے لیے نیکی لکھتا ہے اور اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے۔" (ابن ابی الدنیا، طبرانی، حاکم)

(۳۷/ ۵۰۷۲) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا. رواه البخاري وأبو داود

ترجمہ: ..... "حضرت ابوموسیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر میں جاتا ہے (اور اس کی بیماری یا سفر کی وجہ سے اس کے اوراد ونوافل فوت ہو جاتے ہیں) تو اس کے نامۂ اعمال میں اتنے عمل لکھ دیے جاتے ہیں جو وہ اقامت کی حالت میں اور تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا۔" (بخاری، ابوداؤد)

(۳۸/ ۵۰۷۳) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا كَانَ عَلَى طَرِيْقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ ثُمَّ مَرِضَ قِيْلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَكَّلِ بِهِ اكْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا كَانَ طَلِيْقًا حَتَّى أُطْلِقَهُ أَوْ أَكْفِتَهُ إِلَيَّ. وإسناده حسن۔

[قوله أكفته إليّ بكاف ثم فاء ثم تاء مثناة فوق معناه أضمه إليّ وأقبضه]

ترجمہ: ..... "حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ عبادت کے نیک راستے پر ہوتا ہے پھر بیمار ہو جاتا ہے (اور اس عبادت کے کرنے پر قدرت نہیں رہتی) تو اس فرشتے سے جو اس بندے پر (اس کے نیک اعمال لکھنے پر) متعین ہوتا ہے کہا جاتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) کہ اس بندہ کے لیے (اس کے نامۂ اعمال میں) اس عمل کے مثل لکھو جو وہ تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا، یہاں تک کہ میں اسے تندرستی عطا کروں یا اسے اپنے پاس بلا لوں۔" (احمد، حاکم)

(۳۹/ ۵۰۷۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ابْتَلَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ بِبَلَاءٍ فِيْ جَسَدِهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَكِ اكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ وَطَهَّرَهُ وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَرَحِمَهُ. رواه أحمد ورواته ثقات

ترجمہ: ..... "حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان جسمانی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے

تو اللہ تعالیٰ اس بندہ کی نیکی لکھنے والے فرشتے سے فرماتا ہے کہ "اس کے نامۂ اعمال میں تم وہی نیک عمل لکھتے رہو جو یہ (اس بیماری سے پہلے) کرتا تھا چنانچہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس مسلمان کو شفادی تو (اس کے گناہوں کو) دھوتا اور پاک کرتا ہے اور اگر اسے اٹھالیتا ہے تو اسے بخشتا ہے اور اس پر رحم فرماتا ہے۔" (احمد)

(۵۳/ ۲۰۷۵) وَعَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّهُ رَاحَ إِلَى مَسْجِدِ دِمَشْقَ وَهَجَّرَ الرَّوَاحَ فَلَقِيَ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ وَالصُّنَابِحِيَّ مَعَهُ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدَانِ يَرْحَمُكُمَا اللهُ تَعَالَى فَقَالَا نُرِيدُ هٰهُنَا إِلَى أَخٍ لَنَا مِنْ مِصْرَ نَعُودُهُ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا حَتّٰى دَخَلَا عَلَى ذٰلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَا لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ فَقَالَ أَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ فَقَالَ شَدَّادٌ أَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَايَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ يَقُولُ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ فَأَجْرُوا لَهُ كَمَا كُنْتُمْ تُجْرُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ. رواه أحمد من طريق إسماعيل بن عياش عن راشد الصنعاني والطبراني في الكبير والأوسط وله شواهد كثيرة

ترجمہ:...... "حضرت ابو الاشعث الصنعانی فرماتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں گیا اور دوپہر کو سخت گرمی میں جلدی گیا، چنانچہ حضرت شداد بن اوس اور صنابحی سے ملاقات ہوئی، میں نے پوچھا: اللہ آپ دونوں پر رحم کرے، کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارا ایک مصری بھائی ہے اس کی عیادت (بیمار پرسی) کے لیے جارہے ہیں، چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا، وہ دونوں حضرات اس بیمار شخص کے پاس آئے۔ اور اس سے کہا: صبح کیسی کی؟ اس نے کہا: نعمت میں اور اچھے حال میں صبح کی۔ حضرت شدادؓ نے فرمایا: خوشخبری ہو گناہوں کے کفارہ اور غلطیوں کے گرجانے کی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں کسی مؤمن بندہ کو کسی آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ میری آزمائش پر میری حمد وثنا کرتا ہے تو (فرشتوں سے کہتا ہے) اس کے لیے انہی اعمال کا ثواب جاری کردو جیسا کہ تم ان اعمال کو ثواب لکھتے تھے (جو اعمال وہ) حالتِ صحت اور تندرستی میں کیا کرتا تھا۔" (احمد، طبرانی)

(۵۴/ ۲۰۷۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيَ الْمُؤْمِنَ فَلَمْ يَشْكُنِي إِلَى عُوَّادِهِ أَطْلَقْتُهُ مِنْ إِسَارِي ثُمَّ أَبْدَلْتُهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ ثُمَّ يَسْتَأْنِفُ الْعَمَلَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صحيح على شرطهما

ترجمہ:...... "حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے، جب میں اپنے کسی مؤمن بندہ کو کسی (بیماری میں) مبتلا کرتا ہوں پھر وہ اپنے بیمار پرسی کرنے والوں سے شکایت نہیں کرتا اس کو میں اپنی قید سے رہائی دیتا ہوں (اس کو معاف کرکے اس کی بیماری کو دور کرتا ہوں) پھر اس کو پہلے گوشت سے بہتر گوشت سے بدل دیتا ہوں اور پہلے خون سے بہتر خون سے بدل دیتا ہوں پھر وہ نئے سرے سے عمل شروع کرتا ہے (پچھلے گناہ سب معاف ہوچکے ہوتے ہیں)۔" (حاکم)

(۵۶/ ۲۰۷۷) وَعَنْ أَسَدِ بْنِ كُرْزٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَرِيضُ تَحَاتُّ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ. رواه عبد الله بن أحمد في زوائده وابن أبي الدنيا بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت اسد بن کرزؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: بیمار کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔" (زوائد، ابن ابی الدنیا)

(۵۷/ ۲۰۷۸) وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ وَهِيَ عَمَّةُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ عَادَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضَةٌ فَقَالَ يَا أُمَّ الْعَلَاءِ أَبْشِرِي فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالْفِضَّةِ. رواه أبو داود

ترجمہ:...... "حضرت اُمّ العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حکیم بن حزام ؓ کی پھوپھی ہیں وہ بھی ان عورتوں میں سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی فرماتی ہیں، میری رسول اللہ ﷺ نے بیمار پرسی کی جبکہ میں بیمار تھی ارشاد فرمایا: اے اُمّ العلاء! خوشخبری ہو۔ مسلمان کی بیماری سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ایسے صاف کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے اور چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے۔" (ابوداؤد)

(۵۸/ ۵۰۷۹) وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ أَخِي الْخَضِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَبُوْدَاوُدَ قَالَ النُّفَيْلِيُّ هُوَ الْخَضِرُ وَلٰكِنْ كَذَا قَالَ قَالَ إِنِّيْ لِبِلَادِنَا إِذْ رُفِعَتْ لَنَا رَايَاتٌ وَأَلْوِيَةٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ تَحْتَ شَجَرَةٍ قَدْ بُسِطَ لَهُ كِسَاءٌ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَيْهِ وَقَدِ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْأَسْقَامَ فَقَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ أَعْفَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهِ وَمَوْعِظَةً لَهُ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ ثُمَّ أُعْفِيَ كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلَمْ يَدْرِ لِمَ أَرْسَلُوْهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ حَوْلَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْأَسْقَامُ وَاللّٰهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ قَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا. رواه أبوداؤد وفي إسناده راو لم يسم

ترجمہ:...... "حضرت عامر الرام فرماتے ہیں ہم اپنے علاقے میں تھے کہ اچانک دیکھتے ہیں کہ چھوٹے بڑے جھنڈے بلند ہوئے ہیں، میں نے پوچھا یہ کیا بات ہوئی! لوگوں نے بتایا: یہ رسول اللہ ﷺ ہیں چنانچہ میں آپ کی خدمت میں اس حال میں آیا کہ آپ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے آپ کے لیے ایک چادر بچھادی گئی تھی جس پر آپ بیٹھے تھے آپ کے پاس صحابہ کا مجمع تھا، میں بھی آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا (اس مجلس میں) رسول اللہ ﷺ نے بیماریوں کا ذکر فرمایا، ارشاد فرمایا: مؤمن کو جب کوئی بیماری پہنچتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اس سے عافیت عطا کر دیتا ہے تو وہ پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت کا کام دیتی ہے (کہ آدمی اس ڈر سے کہ پھر بیماری یا موت نہ آجائے ابھی موقع ہے نئی زندگی ملی ہے خوب اچھے عمل کرنے لگ جاتا ہے) اور منافق جب بیمار ہوتا ہے پھر اسے اس بیماری سے عافیت مل جاتی ہے تو وہ اونٹ کی طرح ہوتا ہے جسے اس کے گھر والوں نے پہلے باندھا تھا پھر اسے کھول دیا، اس اونٹ کو کچھ پتہ نہیں کہ گھر والوں نے اسے کیوں باندھا تھا پھر اسے کیوں کھول دیا؟ (یہ سن کر) ایک شخص جو وہیں آپ کے اردگرد بیٹھا تھا بولا! یا رسول اللہ! بیماریاں کیا ہوتی ہیں میں تو (بیماری نام کی چیز کو جانتا تک نہیں کہ) اللہ کی قسم! کبھی بیمار ہی نہیں ہوا؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہماری اس مجلس سے اٹھ جاؤ تم ہمارے راستہ پر نہیں ہو (یعنی ہمارا راستہ کامل راستہ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیماری بھیج کر آزمایا جاتا ہے، ہم بیماری اور بلاؤں میں مبتلا ہوتے ہیں اس طرح تم مبتلا نہیں ہوئے ہو)۔" (ابوداؤد)

فائدہ:...... مؤمن بیماری سے صحت پانے کے بعد متنبہ ہو جاتا ہے چنانچہ وہ سمجھتا ہے کہ میں اپنے گناہوں کی وجہ سے بیماری میں مبتلا ہوا تھا اس لیے نہ وہ صرف اپنے گناہوں پر شرمسار اور نادم ہوتا ہے اور توبہ کرتا ہے بلکہ آئندہ بھی گناہوں سے بچتا ہے اس کے برعکس منافق کا حال یہ ہے کہ جب وہ بیماری سے صحت یاب ہوتا ہے تو اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہوتی ہے کہ اگر اس کا مالک باندھے تو یہ نہ جانے کہ مجھے باندھا کیوں ہے؟ اور اگر چھوڑ دے تو یہ نہ سمجھے کہ مجھے چھوڑا کیوں ہے، چنانچہ منافق بیماری کی وجہ سے متنبہ نہیں ہوتا نہ وہ نصیحت اور عبرت پکڑتا ہے اور نہ گناہوں پر نادم اور شرمسار ہو کر توبہ کرتا ہے اسی لیے اس کی بیماری نہ تو اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ کرتی ہے اور نہ آئندہ زمانہ میں اس کے لیے باعث نصیحت وعبرت ہوتی ہے۔ (أُولٰٓئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيْلًا○ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْغَافِلُوْنَ) (از مظاہر)

(۵۹/ ۵۰۸۰) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ (النساء: ۱۲۳) فَقَالَ إِنَّا لَنُجْزٰى بِكُلِّ مَا عَمِلْنَا هَلَكْنَا إِذًا فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ يُجْزٰى بِهٖ فِي الدُّنْيَا مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِيْ جَسَدِهٖ وَمِمَّا يُؤْذِيْهِ. رواه ابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں جب آیت نازل ہوئی: مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ترجمہ: "جو کوئی برا کرے گا اس کی سزا پائے گا۔" دریافت کیا: کیا ہمیں برے عمل کی سزا دی جائے گی پھر تو ہم ہلاک ہی ہو جائیں گے؟ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی، نبی کریم ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جی ہاں! جو مصیبت جسم پر تکلیف دہ آتی ہے وہ دنیا میں (برے عمل) کی سزا ہوتی ہے۔" (صحیح ابن حبان)

(۹۰/ ۳۰۸۱) وَعَنْ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ الصَّلَاحُ بعد هٰذِهِ الْآيَةِ: لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَآ أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ (النِّسَاء: ۱۲۳) الْآيَةَ وَكُلُّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ جُزِيْنَا بِهٖ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَسْتَ تَمْرَضُ أَلَسْتَ تَحْزَنُ أَلَسْتَ يُصِيْبُكَ اللَّأْوَاءُ؟ قَالَ فَقُلْتُ بَلٰى. قَالَ هُوَ مَا تُجْزَوْنَ بِهٖ. رواه ابن حبان في صحيحه أيضا [واللأواء بهمزة ساكنة بعد اللام وهمزة في آخره ممدودة هي شدة الضيق]

ترجمہ:...... "حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! اس آیت کے بعد لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَآ أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۔ اور کیا ہر برے عمل کی سزا ہمیں دی جائے گی؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تمہیں معاف فرمائے کیا بیمار نہیں ہوتے؟ کیا غمگین نہیں ہوتے؟ کیا سخت تنگی پیش نہیں آتی میں نے کہا بالکل یہ چیزیں پیش آتی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی تو برے اعمال کی سزا ہے (جو دنیا میں ہی مل جاتی ہے اور گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے)۔" (صحیح ابن حبان)

(۹۱/ ۳۰۸۲) وَعَنْ أُمَيْمَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ (الْبَقَرَة: ۲۸۴) الْآيَةَ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا سَأَلَنِيْ أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذِهِ مُبَايَعَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهُ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ وَالشَّوْكَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةُ يَضَعُهَا فِيْ كُمِّهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا فَيَجِدُهَا فِيْ ضِبْنِهٖ حَتّٰى إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ الذَّهَبُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ. رواه ابن أبي الدنيا من رواية علي بن يزيد عنه۔ [الضبن بضاد معجمة مكسورة ثم باء موحدة ساكنة ثم نون هو ما بين الإبط والكشح وقد أضبنت الشيء إذا جعلته في ضبنك فأمسكته]

ترجمہ:...... "حضرت اُمیمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا (وَإِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ) ترجمہ: "اور اگر ظاہر کرو گے اپنے جی کی بات یا چھپاؤ گے اس کا حساب لیا جائے گا تم سے" اور اس آیت کے بارے میں بھی پوچھا (وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ) ترجمہ: "جو کوئی برا عمل کرے اس کا بدلہ پاوے"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا جب سے (ان آیات کے مطلب کے بارے میں) میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تھا کسی نے بھی مجھ سے نہ پوچھا (تم پہلی وہ عورت ہو جس نے مجھ سے ان کے بارے میں پوچھا) مجھ سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تھا کہ "یہ (یعنی محاسبہ اور سزا خود دونوں آیتوں میں مذکور ہیں) اللہ تعالیٰ کا عتاب ہے جس میں بندہ بخار اور رنج اور کانٹے (کی تکلیف) کی صورت میں مبتلا ہوتا ہے یہاں تک کہ کوئی بندہ اپنا کچھ مال اپنے کرتہ کی آستین (یا جیب) میں رکھتا ہے اور (پھر وہ مال گم ہو جاتا ہے جسے) وہ نہیں پاتا، چنانچہ وہ اس مال کے نہ ملنے سے غمگین ہوتا ہے پھر وہ اس کو اپنی ہی بغل اور پہلو کے درمیان پالیتا ہے (تو اس وجہ سے اس کے گناہ دور کیے جاتے ہیں اور ہمیشہ یہی سلسلہ جاری رہتا ہے کہ بندہ کسی تکلیف اور رنج میں مبتلا رہتا ہے) یہاں تک کہ وہ بندہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ سونا بھٹی سے (آگ میں پڑنے کی وجہ سے) سرخ نکلتا ہے۔" (ابن ابی الدنیا)

فائدہ:...... ان دونوں آیتوں کے معنی پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ پہلی آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بندوں سے ان کے دلوں کے خطرات و وساوس اور برے خیالات پر محاسبہ کیا جائے گا اور دوسری آیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بندوں کو ہر برے عمل پر سزا دی جاتی ہے خواہ وہ عمل چھوٹا ہو یا بڑا، تھوڑا ہو یا زیادہ چنانچہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پریشان ہوئے کیا کریں، کیوں کہ ان سے بچنا ممکن نہیں۔ چنانچہ حضرت امیمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان آیات کا مطلب پوچھا تو انہوں نے ان آیات کی وضاحت کی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ محاسبہ سے یہ مراد نہیں کہ

ہر چھوٹے بڑے گناہ اور دل کی تمام باتوں پر عذاب میں مبتلا کرے گا بلکہ دنیا میں اللہ کی طرف سے عتاب ہوگا اس طور پر کہ کسی کو بیماری میں اور کسی کو رنج و غم میں مبتلا کرے تا کہ یہ چیزیں ان کے گناہوں کا کفارہ ہو جائیں عتاب کے معنی یہ ہیں" کہ کوئی شخص اپنے کسی دوست سے اس کی کسی غلط روی اور بے ادبی کی وجہ سے بظاہر اس پر اپنے غصہ کا اظہار کرے مگر دل میں اس کی محبت بدستور باقی رہے۔ (از مظاہر)

(۶۲/ ۳۰۸۲) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكَيْنِ فَقَالَ انْظُرُوْا مَا يَقُوْلُ لِعُوَّادِهِ فَإِنْ هُوَ إِذَا جَاؤُوْهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ رَفَعَا ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُوْلُ لِعَبْدِيْ عَلَيَّ إِنْ تَوَفَّيْتُهُ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ أَنَا شَفَيْتُهُ أَنْ أُبْدِلَهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ وَأَنْ أُكَفِّرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ، رواه مالك مُرْسَلًا وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَعِنْدَه فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ لِعَبْدِيْ هٰذَا عَلَيَّ إِنْ أَنَا تَوَفَّيْتُهُ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ أَنَا رفعته أَنْ أُبْدِلَهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ وَأَغْفِرَ لَهُ.

ترجمہ:...... "حضرت عطاء بن یسارؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو فرشتوں کو بھیجتا ہے، (ان فرشتوں سے کہتا ہے) دیکھو! یہ بیمار اپنے بیمار پرسی کرنے والوں کو کیا کہتا ہے؟ بیمار پرسی کرنے والے جب اس کے پاس (بیمار پرسی کے لیے) آئیں یہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے تو یہ فرشتے (باوجودیکہ اللہ کو خوب معلوم ہے) اس خبر کو لے کر اللہ کے دربار میں جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ (فرشتوں کی بات سن کر) کہتا ہے۔ میرا بندہ میری ذمہ داری میں ہے، اگر اس کو میں نے اپنے پاس بلا لیا تو اس کو جنت میں داخل کروں گا اور اگر میں نے اس کو صحت دے دی تو اس کو پہلے گوشت سے بہتر گوشت بدل کر دوں گا اور پہلے خون سے بہتر خون بدل کر دوں گا اور اس کے گناہوں کو اس سے دور کر دوں گا۔" (مالک، ابن ابی الدنیا)

(۶۳/ ۳۰۸۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَسْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُوْعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ أجل إِنِّيْ أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قُلْتُ ذٰلِكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ قَالَ أجل مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا. رواه الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کے پاس (ایک مرتبہ) آیا۔ اس وقت آپ کو بخار تھا۔ میں نے آپ ﷺ پر ہاتھ پھیر کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو سخت بخار ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یہ اس وجہ سے ہوگا کہ آپ کو دوگنا ثواب ملے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! (اور پھر فرمایا:) جس مسلمان کو بیماری کی وجہ سے یا اس کے علاوہ اور کسی وجہ سے تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہ (اسی طرح) دور کر دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔" (بخاری، مسلم)

(۶۴/ ۳۰۸۵) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ هٰذِهِ الْأَمْرَاضَ الَّتِيْ تُصِيْبُنَا مَا لَنَا بِهَا قَالَ كَفَّارَات. قَالَ أُبَيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَإِنْ قَلَّتْ قَالَ وَإِنْ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا فَدَعَا عَلَى نَفْسِهِ أَنْ لَا يُفَارِقَهُ الْوَعْكُ حَتّٰى يَمُوْتَ وَأَنْ لَا يَشْغَلَهُ عَنْ حَجٍّ وَلَا عُمْرَةٍ وَلَا جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ فِيْ جَمَاعَةٍ قَالَ فَمَا مَسَّ إِنْسَانٌ جَسَدَه إِلَّا وَجَدَ حَرَّهَا حَتّٰى مَاتَ. رواه أحمد وابن أبي الدُّنْيَا وَأَبُوْ يعلى وابن حبان في صحيحه

[الوعك الحمى]

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں ایک مسلمان نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بیماریاں جو ہمیں پہنچتی ہیں ہمیں اس کے بدلے کیا ملے گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ گناہوں کے کفارات ہیں حضرت اُبیؓ نے عرض کیا کہ (بیماریاں جو گناہوں کا کفارہ

بختی ہے) خواہ کم ہی ہوں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ کانٹا چبھنے کی یا اس سے بھی معمولی درجے کی تکلیف ہو، چنانچہ حضرت اُبی نے اپنے لیے دعا کردی کہ مجھے موت تک ہر وقت بخار رہے کبھی بخار نہ جائے۔ البتہ وہ بخار حج، اور عمرہ، اور اللہ کی راہ میں جہاد سے اور نہ جماعت کے ساتھ فرض نماز پڑھنے سے رکاوٹ بنے (اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کرلی) حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں جو کوئی شخص ان کے جسم کو ہاتھ لگاتا تو بخار کی حرارت محسوس کرتا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔" (احمد، ابن ابی الدنیا، ابویعلی، صحیح ابن حبان)

(۶۷/ ۳۰۷۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ الْمَلِيْلَةُ وَالصُّدَاعُ بِالْعَبْدِ وَالْأَمَةِ وَإِنَّ عَلَيْهِمَا مِنَ الْخَطَايَا مِثْلَ أُحُدٍ فَمَا تَدَعُهُمَا وَعَلَيْهِمَا مِثْقَالُ خَرْدَلَةٍ. رواه أبو يعلى ورواته ثقات

ترجمہ: ـــ "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بندہ یا بندی کو سر کا درد اور اندرونی بخار رہتا ہے اور اس بندے یا بندی پر احد پہاڑ کے برابر گناہ ہوتے ہیں وہ سر کا درد اور اندرونی بخار (سب گناہوں کے دور کرنے کا ذریعہ بن جاتا ہے) اور اس بندے اور اس بندی کو اس حال میں لاکر چھوڑتے ہیں کہ ان پر رائی کے دانے کے برابر بھی کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔" (ابویعلی)

(۶۸/ ۳۰۸۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صُدِعَ رَأْسُهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاحْتَسَبَ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ. رواه الطبراني والبزار بإسناد حسن

ترجمہ: ـــ "حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ کے راستے میں سر کا درد ہوجائے وہ اس پر ثواب کی امید رکھے تو اس کے پچھلے سب گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔" (طبرانی، بزار)

(۶۹/ ۳۰۸۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُدَاعُ الْمُؤْمِنِ وَشَوْكَةٌ يُشَاكُهَا أَوْ شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ يَرْفَعُهُ اللّٰهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَرَجَةً وَيُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا ذُنُوْبَهُ. رواه ابن أبي الدنيا ورواته ثقات

ترجمہ: ـــ "حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے سر کا درد اور جو کانٹا اسے چبھے یا کوئی تکلیف دہ چیز اس کو پہنچے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے قیامت کے دن ایک درجہ کو بلند کرے گا اور اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو اس سے دور کردے گا۔" (ابن ابی الدنیا)

(۷۰/ ۳۰۸۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ لَيَبْتَلِي عَبْدَهُ بِالسَّقَمِ حَتّٰى يُكَفِّرَ ذٰلِكَ عَنْهُ كُلَّ ذَنْبٍ. رواه الحاكم وقال صحيح على شرطهما

ترجمہ: ـــ "حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماریوں سے آزماتا ہے یہاں تک کہ اس کے سب گناہوں کو اس سے دور کردیتا ہے۔" (حاکم)

(۷۱/ ۳۰۹۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أُخْرِجُ أَحَدًا مِنَ الدُّنْيَا أُرِيْدُ أَغْفِرَ لَهُ حَتّٰى أَسْتَوْفِيَ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فِي عُنُقِهِ بِسَقَمٍ فِي بَدَنِهِ وَإِقْتَارٍ فِي رِزْقِهِ. ذكره رزين ولم أره

ترجمہ: ـــ "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رب سبحانہ وتعالیٰ کہتا ہے میری عزت اور جلال کی قسم! میں دنیا سے کسی ایسے شخص کو جس کی مغفرت کرنا چاہتا ہوں اسے دنیا سے اس وقت تک نہیں اٹھاؤں گا جب تک کہ اس کے بدن میں بیماری بھیج کر اور اس کو رزق کی تنگی میں ڈال کر اس کے ہر گناہ کا بدلہ جو اس کے ذمہ ہوں گے نہ دے لوں گا۔" (رزین)

(۷۲/ ۳۰۹۱) وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيْئًا

لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ مَا يُدْرِيْكَ لَوْ أَنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ يُكَفِّرُ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ. رواه مالك عنه مرسلا

ترجمہ: "حضرت یحییٰ بن سعیدؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا انتقال رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہوا، ایک شخص نے کہا: مبارک ہو اس کو کہ اس کا انتقال ہوا اور کبھی بیماری میں مبتلا بھی نہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: افسوس! کی بات ہے! تمہیں کیا معلوم اگر اللہ تعالیٰ اس کو کسی بیماری میں مبتلا کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو دور کر دیتا۔" (مالک)

فائدہ: یعنی بغیر مرض اور بیماری اچانک مرجانے کو اچھا نہ سمجھو اگر اللہ تعالیٰ اس کو مرض کے ساتھ موت دیتا تو مرض کے بعد بدلے میں اس کی خطائیں دور کرتا۔

(۷۳/ ۵۰۹۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصْرَعُ صَرْعَةً مِنْ مَرَضٍ إِلَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ مِنْهَا طَاهِرًا. رواه ابن أبي الدنيا والطبراني في الكبير ورواته ثقات

ترجمہ: "حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی شخص کو بیماری کی وجہ سے مرگی ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کو اس مرگی سے ضرور پاک بنا کر اٹھائے گا۔" (ابن ابی الدنیا، طبرانی)

(۷۴/ ۵۰۹۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ مَا لَكِ تُزَفْزِفِيْنَ؟ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ. رواه مسلم۔ [تزفزفين رُوي براءين وبزاءين ومعناهما متقارب وهو الرعدة التي تحصل للمحموم]

ترجمہ: "حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ حضرت اُمّ السائب یا اُمّ المسیب کے پاس (جو تپ ولرزہ میں مبتلا تھیں) تشریف لائے اور (ان کی حالت دیکھ کر) فرمایا کہ: تمہیں کیا ہوا! جو تم کانپ رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ "بخار ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ دے" نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "بخار کو برا مت کہو، کیوں کہ بخار آدمی کے گناہوں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔" (مسلم)

(۷۵/ ۵۰۹۴) وَعَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيْضَةٌ فَقَالَ أَبْشِرِيْ يَا أُمَّ الْعَلَاءِ فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خُبْثَ الْفِضَّةِ. رواه أبو داود

ترجمہ: "حضرت اُمّ العلاء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے میں بیمار تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اُمّ العلاء! خوشخبری ہو کیوں کہ مسلمان کی بیماری اس سے گناہوں کو ایسے ہی نکال دیتی ہے جیسا کہ آگ چاندی کے میل کو نکال دیتی ہے۔" (ابوداؤد)

(۷۶/ ۵۰۹۵) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ حِيْنَ يُصِيْبُهُ الْوَعْكُ وَالْحُمّٰى كَحَدِيْدَةٍ تَدْخُلُ النَّارَ فَيَذْهَبُ خُبْثُهَا وَيَبْقٰى طِيْبُهَا. رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ: "حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن بندہ کی مثال جس وقت اس کو بخار آئے اس لوہے کی طرح ہے جو آگ میں داخل ہو، اس کا میل اور کھوٹ ختم ہو جائے اور کھرا اور عمدہ باقی رہ جائے۔" (حاکم)

(۷۷/ ۵۰۹۶) وَعَنْ فَاطِمَةَ الْخُزَاعِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ عَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ وَجِعَةٌ فَقَالَ لَهَا كَيْفَ تَجِدِيْنَكِ فَقَالَتْ بِخَيْرٍ إِلَّا أَنَّ أُمَّ مِلْدَمٍ قَدْ بَرَّحَتْ بِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِصْبِرِيْ فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خُبْثَ ابْنِ آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ، رواه الطّبراني ورُواته رُواة الصّحيح

ترجمہ:......"حضرت فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ نے ایک انصاریہ عورت کی بیماری پرسی فرمائی جو بیمار تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: خیریت ہے، البتہ بخار مستقل چل رہا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صبر کرو، اس لیے کہ بخار ابن آدم کے (گناہوں کے) میل کو ایسے دور کر دیتا ہے جیسا کہ لوہے کے میل کو بھٹی دور کر دیتی ہے۔" (طبرانی)

(۷۸/ ۳۰۹۷) وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُكَفِّرُ عَنِ الْمُؤْمِنِ خَطَايَاهُ كُلَّهَا بِحُمّٰى لَيْلَةٍ، رواه ابن أبي الدُّنيا من رواية ابن المُبارك عن عمر بن المُغيرة الصّنعاني عن حوشب عنه وقال قال ابن المُبارك هذا من جيد الحديث

ترجمہ:......"حضرت حسنؓ سے مرفوعاً روایت ہے: اللہ تعالیٰ مؤمن کے سارے گناہ ایک رات کے بخار کی وجہ سے دور کر دیتا ہے" (ابن ابی الدنیا)

(۷۹/ ۳۰۹۸) وَعَنْهُ [عَنِ الْحَسَنِ] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوْا يَرْجُوْنَ فِي حُمّٰى لَيْلَةٍ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى مِنَ الذُّنُوْبِ، رواه ابن أبي الدُّنيا أيضًا ورُواته ثِقات

ترجمہ:......"حضرت حسنؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک رات کے بخار کی وجہ سے پچھلے سب گناہوں کے کفارہ کی امید رکھتے تھے۔" (ابن ابی الدنیا)

(۸۰/ ۳۰۹۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من وعك لَيْلَةً فصبر ورضي بها عن الله عَزَّ وَجَلَّ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، رواه ابن أبي الدُّنيا في كتاب الرِّضا وغيره

ترجمہ:......"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو ایک رات بخار ہوا اس نے اس پر صبر کیا اور اللہ عزوجل سے اس پر راضی رہا وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوتا ہے گویا کہ آج ہی پیدا ہوا ہو۔" (ابن ابی الدنیا)

(۸۱/ ۳۱۰۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنَتِ الْحُمّٰى عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ أُمُّ مِلْدَمٍ فَأَمَرَ بِهَا إِلٰى أَهْلِ قُبَاءٍ فَلَقُوْا مِنْهَا مَا يَعْلَمُ اللّٰهُ فَأَتَوْهُ فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَكَشَفَهَا عَنْكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَكُوْنَ لَكُمْ طَهُوْرًا قَالُوْا أَوَتَفْعَلُ قَالَ نَعَمْ! قَالُوْا فَدَعْهَا۔ رواه أحمد ورُواته رُواة الصّحيح وأبو يعلى وابن حبان في صحيحه ورواه الطّبراني بنحوه من حديث سلمان وقال فيه: فشكوا الحمّى إلى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَدَفَعَهَا عَنْكُمْ وَإِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُمُوْهَا وأسقطت بقيّة ذُنُوْبِكُمْ قَالُوْا فَدَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

ترجمہ:......"حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) بخار نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی، آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ اس نے کہا: اُمّ مِلدَم! (بخار کا نام ہے) آپ ﷺ نے اس کو اہل قباء کے پاس جا. نے کا حکم فرمایا اہل قباء کے پاس بخار کے جانے سے جو قباء والوں کو تکلیف پہنچی وہ اللہ ہی جانتا ہے، چنانچہ اہل قباء نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور اس بخار کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ اگر چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں، اللہ تعالیٰ اس کو تم سے ہٹا دے اور اگر چاہو تو تمہارے گناہوں سے طہارت وصفائی کا ذریعہ بن جائے اہل قباء نے دریافت کیا کیا بخار گناہوں سے پاک کر دیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اہل قباء نے کہا پھر بخار کو چھوڑے رکھیں (تا کہ ہمارے گناہوں کو دور کرتا رہے)۔" (احمد، ابویعلی، صحیح ابن حبان، طبرانی)

(۸۲/ ۳۱۰۱) وَعَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَهِيَ نَصِيْبُ الْمُؤْمِنِ مِنَ النَّارِ، رواه ابن أبي الدُّنيا والطّبراني كلاهما من رواية شهر بن حوشب عنه

ترجمہ:...... "حضرت ابوریحانہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخار جہنم کی لپٹوں سے ہے اور مؤمن کے لیے اس کے گناہوں کی جو سزا دوزخ میں ہے اس کا یہ حصہ ہے۔" (ابن ابی الدنیا، طبرانی)

(۸۶/ ۳۱۰۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ. رواه البخاري والترمذي ولفظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَخَذْتُ كَرِيْمَتَيْ عَبْدِيْ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ عِنْدِيْ إِلَّا الْجَنَّةَ

ترجمہ:...... "حضرت انس کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں جب اپنے کسی بندہ کو اس کی دونوں پیاری چیزوں میں مبتلا کر دیتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میں ان دونوں کے بدلہ میں اسے جنت دیتا ہوں (راوی کہتے ہیں کہ اس کی دونوں پیاری چیزوں سے) نبی کریم ﷺ کی مراد "اس کی دونوں آنکھیں ہیں" ایک روایت میں ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جب میں اپنے بندہ کی دونوں آنکھیں دنیا میں لے لیتا ہوں اس کا بدلہ میرے نزدیک جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں۔" (بخاری)

(۸۷/ ۳۱۰۳) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيْبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ.

ترجمہ:...... "ایک روایت میں ہے جس کی میں دونوں پیاری چیزیں یعنی آنکھیں لے لیتا ہوں پھر وہ اس پر صبر کرتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے میں جنت سے کم اس کے لیے ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔" (ترمذی)

(۹۲/ ۳۱۰۴) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ابْتُلِيَ عَبْدٌ بَعْدَ ذَهَابِ دِيْنِهِ بِأَشَدَّ مِنْ ذَهَابِ بَصَرِهِ وَمَنِ ابْتُلِيَ بِبَصَرِهِ فَصَبَرَ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ لَقِيَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ. رواه البزار من رواية جابر الجعفي

ترجمہ:...... "حضرت زید بن ارقم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بندہ کا دین کے ضائع ہونے کے بعد بینائی کے چلے جانے سے سخت کوئی ابتلا اور مصیبت نہیں (یعنی سب سے بڑی آفت دین کا ضائع ہونا دوسرے نمبر پر بینائی کا چلا جانا) اور جو بینائی کے ضائع ہونے کی آفت میں مبتلا کیا گیا پھر اس پر اس نے صبر کیا یہاں تک کہ (موت کے بعد) اللہ سے ملاقات ہوئی تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی حساب نہیں ہوگا۔" (بزار)

(۹۳/ ۳۱۰۵) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُبْتَلٰى عَبْدٌ بِشَيْءٍ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الشِّرْكِ بِاللّٰهِ وَلَنْ يُبْتَلٰى عَبْدٌ بِشَيْءٍ بَعْدَ الشِّرْكِ بِاللّٰهِ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنْ ذَهَابِ بَصَرِهِ وَلَنْ يُبْتَلٰى عَبْدٌ بِذَهَابِ بَصَرِهِ فَيَصْبِرُ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ. رواه البزار من رواية جابر أيضا

ترجمہ:...... "حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بندہ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے سے سخت کسی مصیبت میں مبتلا نہیں کیا گیا (کہ شرک سب سے بڑی مصیبت ہے) اور اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے بعد بینائی ضائع ہونے سے سخت کوئی آفت نہیں اور جس کو بینائی کے ضائع ہونے کی مصیبت میں مبتلا کیا گیا اور وہ اس پر صبر کرے اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت کر دے گا۔" (بزار)

## جسم میں کسی جگہ بھی درد ہونے کے وقت کی دعا کی ترغیب

(۱/ ۳۱۰۶) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ شَكَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهُ فِيْ جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ". رواه مالك والبخاري ومسلم وأبوداود والترمذي

وَالنَّسَائِيُّ وَعِنْدَ مَالِكٍ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ۔ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ فَلَمْ أَزَلْ آمُرُ بِهَا أَهْلِيْ وَغَيْرَهُمْ. وَعِنْدَ التِّرْمِذِيِّ وَأَبِيْ دَاوُدَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَا فِيْ أَوَّلِ حَدِيْثِهِمَا أَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيْ وَجَعٌ قَدْ كَادَ يُهْلِكُنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِيَمِيْنِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْ: أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ ،الحديث

ترجمہ:...... "حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ سے درد کی شکایت کی جسے وہ (مسلمان ہونے کے وقت سے) اپنے بدن (کے کسی حصہ) میں محسوس کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: تمہارے بدن کے جس حصہ میں درد ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھ کر (پہلے) تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور پھر سات مرتبہ یہ پڑھو: "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ" (میں اللہ سے اس کی عزت اور اس کی قدرت کے ذریعہ اس برائی (یعنی درد) سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں (اس وقت محسوس کر رہا ہوں) اور (آئندہ اس کی زیادتی سے) ڈرتا ہوں۔ حضرت عثمان ؓ فرماتے ہیں کہ (نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق) میں نے ایسا ہی کیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف دور کر دی۔ پھر میں اپنے گھر والوں کو اور دوسروں کو اس کی تاکید کرتا رہتا ہوں۔ ایک روایت میں دعا کے لفظ شروع میں یوں ہیں: "أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ" اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنا دایاں ہاتھ (درد کی جگہ) سات مرتبہ پھیرو پھر یہ دعا پڑھو۔" (مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

(۳/ ۳۱۰۷) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ شَيْئًا أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَهٗ فَلْيَقُلْ: رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ وَأَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ''. فَيَبْرَأُ. رواه أبوداؤد

ترجمہ:...... "حضرت ابودرداء ؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: تم میں سے کسی شخص کو کوئی بیماری ہو یا اس کا کوئی بیمار ہو تو اسے یہ چاہیے کہ یہ دعا پڑھے: "رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ وَأَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ" (اس دعا کے پڑھنے کے بعد بیمار ان شاء اللہ) اچھا ہو جائے گا۔ دعا کا ترجمہ یہ ہے: "ہمارا رب اللہ ہے ایسا اللہ جو آسمان میں ہے، تیرا نام (تمام نقصانات سے) پاک ہے۔ تیری حکومت آسمان و زمین (دونوں) میں ہے، جیسی تیری رحمت آسمان میں ہے ویسی ہی تو اپنی رحمت زمین پر نازل فرما۔ تو ہمارے چھوٹی بڑے گناہ بخش دے تو پاکیزہ لوگوں کا پروردگار ہے (یعنی ان کا محب اور کارساز ہے) اور تو اپنی رحمت میں سے (جو ہر چیز پر پھیلی ہوئی ہے) رحمت (عظیمہ) نازل فرما، اور اس بیماری سے اپنی شفا عنایت فرما"۔

(۳/ ۳۱۰۸) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قَالَ لِيْ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ يَا مُحَمَّدُ إِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِيْ ثُمَّ قُلْ: ''بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِيْ هٰذَا''۔ ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذٰلِكَ وِتْرًا. فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهٗ بِذٰلِكَ. رواه الترمذي

ترجمہ:...... "حضرت محمد بن سالم فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ثابت بنانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! جب تم بیمار ہو تو درد کی جگہ اپنا ہاتھ رکھو، پھر یہ دعا پڑھو: "بِسْمِ اللّٰهِ أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِيْ هٰذَا" پھر اپنا ہاتھ درد کی جگہ سے ہٹا لو۔ پھر اسی طرح طاق مرتبہ دوبارہ کرو۔" (ترمذی)

## (غیر مشروع) تعویذ اور گنڈے وغیرہ لٹکانے پر وعید

(۱/ ۳۱۰۹) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَلَا أَتَمَّ اللّٰهُ لَهُ وَمَنْ عَلَّقَ وَدَعَةً فَلَا وَدَعَ اللّٰهُ لَهُ. رواه أحمد وأبو يعلى بإسناد جيد والحاكم وقال صحيح الإسناد۔

ترجمہ:...... "حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو (ناجائز) تعویذ لٹکائے اللہ تعالیٰ (اس کی مراد کو) پورا نہ کرے اور جو شخص گلے میں گھونگا، کوڑی وغیرہ لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کو سکون وراحت سے نہ رکھے۔" (احمد، ابویعلی، حاکم)

(۲/ ۳۱۱۰) وَعَنْ عُقْبَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَ فِي رَكْبٍ عَشَرَةٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَ تِسْعَةً وَأَمْسَكَ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَقَالُوْا مَا شَأْنُهُ فَقَالَ إِنَّ فِي عَضُدِهِ تَمِيْمَةً فَقَطَعَ الرَّجُلُ التَّمِيْمَةَ فَبَايَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ عَلَّقَ فَقَدْ أَشْرَكَ. رواه أحمد والحاكم واللفظ له ورواة أحمد ثقات التميمة يقال إنها خرزة كانوا يعلقونها يرون أنها تدفع عنهم الآفات واعتقاد هذا الرأي جهل وضلالة إذ لا مانع إلا الله ولا دافع غيره۔ ذكره الخطابي

ترجمہ:...... "حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ وہ دس آدمیوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، چنانچہ ان میں سے نو اشخاص کو نبی کریم ﷺ نے بیعت کر لیا اور ان میں سے ایک شخص کو بیعت نہیں کیا، لوگوں نے دریافت کیا: [آپ نے] اس کو بیعت کیوں نہیں فرمایا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے بازو میں (ناجائز) تعویذ ہے، چنانچہ اس شخص نے وہ تعویذ (بازو سے) کاٹا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو بیعت فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا: جو یہ لٹکائے اس نے شرک کیا۔" (احمد، حاکم)

فائدہ:...... حافظ منذری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حدیث پاک میں جس تمیمہ کا ذکر ہے اس سے مراد وہ شیشہ کے چھدے ہوئے دانے، پتھر کے رنگ وغیرہ ہیں جس کو لوگ زمانہ جاہلیت میں لٹکاتے تھے اور اس کے بارے میں ان کا اعتقاد ہوتا کہ اس سے آفتیں اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں، یہ اعتقاد رکھنا جہالت اور گمراہی ہے۔ اس لیے کہ اللہ کے علاوہ کوئی آفت ومصیبت کو دور کرنے والا اور روکنے والا نہیں، یہ علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے "تمیمہ یعنی منکے اور گنڈے سے وہ چیزیں مراد ہیں جن کو زمانہ جاہلیت کے لوگ جھاڑ پھونک اور عملیات کے ضمن میں استعمال کرتے تھے، لہٰذا ایسے تعویذ اور گنڈے وغیرہ جو اسماء الٰہی اور آیات قرآنی وغیرہ پر مشتمل ہوں وہ اس حکم سے خارج ہیں بلکہ ان کا مستحب ہونا ثابت ہے اور ان کی برکت سے حصول مقصد کی ایک امید کی جا سکتی ہے۔"

(۳/ ۳۱۱۱) وَعَنْ عِيْسَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَكِيْمٍ وَبِهِ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ أَلَا تُعَلِّقُ تَمِيْمَةً فَقَالَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ. رواه أبو داود والترمذي إلا أنه قال فقلنا ألا تعلق شيئا فقال الموت أقرب من ذلك. وقال الترمذي لا نعرفه إلا من حديث محمد بن عبد الرحمن بن أبي ليلى

ترجمہ:...... "حضرت عیسیٰ بن حمزہؒ کہتے ہیں کہ (ایک دن) میں حضرت عبداللہ بن حکیم کے پاس گیا تو (دیکھا کہ) ان کا بدن سرخی کی بیماری میں جتلا تھا میں نے کہا: آپ تعویذ کیوں نہیں باندھ لیتے؟ انہوں نے کہا: ہم اس کام سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں (کیونکہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: جو شخص کوئی چیز لٹکاتا یا (باندھتا) ہے تو وہ اسی چیز کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے۔ ہم نے کہا آپ کوئی تعویذ وغیرہ کیوں نہیں باندھ لیتے۔ انہوں نے فرمایا: موت اس سے زیادہ قریب ہے (یعنی موت کی محبت کسی چیز کو باندھ لینے سے افضل ہے)۔"
(ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:...... علامہ طیبیؒ نے اس کی شرح میں لکھا ہے: اسکے مطابق بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہؓ نے تعویذ باندھنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہی تھی کہ وہ مقام توکل ورضا پر فائز تھے اور انہوں نے تعویذ باندھنے کو مرتبہ توکل کے خلاف ومنافی سمجھا اگرچہ دوسروں کے لیے یہ جائز ہے۔

نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص تعویذ باندھتا ہے یا گنڈا ڈالتا ہے اور جھاڑ پھونک وغیرہ جیسے عملیات کا سہارا لیتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ یہ چیزیں فائدہ مند ہیں اور ضرر کو دفع کرتی ہیں تو اس کو اس حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے اور انہی چیزوں کے سپرد کر دیا جاتا ہے یعنی اس کو حق تعالیٰ کی مدد و اعانت سے محروم کر دیا جاتا ہے اور وہ شفا نہیں پاتا کیوں کہ ذات حق کے علاوہ نہ کوئی چیز فائدہ دیتی ہے اور نہ نقصان پہنچاتی ہے گویا اس ارشاد گرامی کا مقصد تفویض و توکل کی طرف راغب کرنا ہے۔ (از مظاہر حق)

(۴/ ۳۱۱۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ عَلٰى عَضُدِ رَجُلٍ حَلْقَةً أُرَاهُ قَالَ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا هٰذِهِ قَالَ: مِنَ الْوَاهِنَةِ. قَالَ أَمَا إِنَّهَا لَا تَزِيْدُكَ إِلَّا وَهْنًا انْبِذْهَا عَنْكَ فَإِنَّكَ لَوْ مِتَّ وَهِيَ عَلَيْكَ مَا أَفْلَحْتَ أَبَدًا۔ رواه أحمد وَابن ماجه دُوْنَ قَوْله انبذها إِلى آخره وابن حبان فِي صَحِيحه وَقَالَ فَإِنَّكَ لَوْ مِتَّ وَهِيَ عَلَيْكَ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ۔

قَالَ الْحَافِظُ رَوَوْهُ كلهم عَنْ مبارك بن فُضَالَةَ عَنِ الْحسن عَنْ عِمْرَانَ وَرواه ابْنِ حَبَّانَ أَيْضًا بِنَحْوِهِ عَنْ أَبِي عَامر الْخَزَّازِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ وَهٰذِهٖ جَيِّدَةٌ إِلَّا أَنَّ الْحسن اخْتلف فِي سَمَاعه من عمرَانَ وَقَالَ ابْن الْمَدِيْنِيِّ وَغَيْرِه لَمْ يسمع مِنْهُ وَقَالَ الْحَاكِم أَكثر مَشَايِخِنَا عَلٰى أَنَّ الْحسن سَمِعَ مِنْ عِمْرَانَ. وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

ترجمہ:...... "حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ایک شخص کے بازو پر کڑا تھا میرا گمان ہے کہ وہ پیتل کا تھا حضرت عمران نے فرمایا: افسوس ہو تم پر یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ واہنہ کی دوا ہے (واہنہ ایک ریاحی درد ہے جو مونڈھے سے لے کر بازو تک آتا ہے خصوصاً بڑھاپے میں) حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارے وہن اور کمزوری کو بڑھائے گا جب ضعف زیادہ ہوا تو درد بڑھے گا اس کو نکال کر پھینک دو، اگر اسی حالت میں تمہاری موت آ گئی کہ یہ تم پہنے ہوئے ہو تو کبھی بھی تم کامیاب نہیں ہو گے اس لیے کہ تمہارا اعتقاد یہ ہوگا کہ یہ کڑا مجھے درد سے بچاتا ہے) اور ایک روایت میں ہے تم اسی کے سپرد کر دیے جاؤ گے۔" (احمد، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۵/ ۳۱۱۳) وَعَنِ ابْنِ أُخْتِ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ عَجُوْزٌ تَدْخُلُ عَلَيْنَا تَرْقِيْ مِنَ الْحُمْرَةِ وَكَانَ لَنَا سَرِيْرٌ طَوِيْلُ الْقَوَائِمِ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ إِذَا دَخَلَ تَنَحْنَحَ وَصَوَّتَ فَدَخَلَ يَوْمًا فَلَمَّا سَمِعْتُ صَوْتَهُ احْتَجَبْتُ مِنْهُ فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلٰى جَانِبِيْ فَمَسَّنِيْ فَوَجَدَ مَسَّ خَيْطٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ رُقِيَ لِيْ فِيْهِ مِنَ الْحُمْرَةِ فَجَذَبَهُ فَقَطَعَهُ فَرَمٰى بِهٖ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ أَصْبَحَ آلُ عَبْدِاللّٰهِ أَغْنِيَاءَ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الرُّقٰى وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ۔ قُلْتُ فَإِنِّيْ خَرَجْتُ يَوْمًا فَأَبْصَرَنِيْ فُلَانٌ فَدَمَعَتْ عَيْنِيَ الَّتِيْ تَلِيْهِ فَإِذَا رَقَيْتُهَا سَكَنَتْ دمعتها وَإِذَا تركتها دَمَعَتْ قَالَ ذٰلِكَ الشَّيْطَانُ إِذَا أطعته تركك وَإِذَا عصيته طعن بِإِصْبَعِهٖ فِيْ عَيْنِكِ وَلٰكِنْ لَوْ فَعَلْتِ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَيْرًا لَكِ وَأَجْدَرَ أَنْ تُشْفَيْ تَنْضَحِيْ فِيْ عَيْنِكِ الْمَاءَ وَتَقُوْلِيْنَ: أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سُقْمًا. رواه ابن ماجه وَاللَّفْظ لَهُ وَأَبُوْدَاوُدَ بِاخْتِصَار عَنهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ ابن أخي زَيْنَبَ وَهُوَ كَذَا فِي بعض نسخ ابْن ماجه وَهُوَ عَلٰى كلا التَّقْدِير مَجْهُوْل وَرواه الْحَاكِم أخصر مِنْهُمَا وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَاد قَالَ أَبُوْسُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ الْمَنْهِيُّ عَنهُ مِنَ الرقى مَا كَانَ بِغَيْرِ لِسَانِ الْعَرَبِ فَلَا يدرى مَا هُوَ وَلَعَلَّهُ قَدْ يدخلهُ سحر أَو كفر فَأَمَّا إِذَا كَانَ مَفْهُوْمَ الْمَعْنٰى وَكَانَ فِيْهِ ذكر اللّٰه تَعَالٰى فَإِنَّهُ مُسْتَحَبٌّ متبرك بِهٖ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ایک بوڑھی عورت تھی جو ہمارے پاس آیا کرتی تھی اور سرخی کی بیماری کو دور کرنے کے لیے جھاڑ پھونک کیا کرتی تھی اور ہماری ایک چارپائی لمبے لمبے پائے والی تھی، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب گھر میں داخل ہوتے تو کھانستے اور آواز نکالتے (تاکہ اگر کوئی نامحرم ہو تو پردہ کر لے اور گھر والے بھی سنبھل جائیں) چنانچہ ایک دن گھر میں داخل

ہوئے، جب اس بوڑھی عورت نے حضرت عبداللہؓ کی آواز سنی تو اس عورت نے پردہ کرلیا، حضرت عبداللہؓ آ کر میرے برابر میں بیٹھ گئے، مجھ پر ہاتھ پھیرا تو ان کا ایک دھاگے کو ہاتھ لگا حضرت عبداللہؓ نے (مجھ سے) پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: میرے لیے ایک سرخی کی بیماری سے جھاڑ پھونک کی گئی ہے، حضرت عبداللہؓ نے اس کو کھینچ کر نکالا اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیا پھر فرمایا:: عبداللہ کے گھر والے شرک سے بے پرواہ ہو گئے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: بلاشبہ منتر، منکے، اور ٹوٹکے شرک ہیں۔ میں نے کہا: (یہ بات آپ کس طرح کہہ رہے ہیں یعنی آپ گویا منتر سے اجتناب کرنے اور توکل کے اختیار کرنے کی تلقین کر رہے ہیں جبکہ مجھ کو منتر سے بہت فائدہ ہوا ہے) چنانچہ میں ایک دن گھر سے نکلی تو فلاں نے مجھے دیکھا کہ میری آنکھ بہہ رہی ہے جب منتر پڑھا تو اس کا بہنا بند ہو گیا اور جب چھوڑ دیا تو پھر بہنے لگی۔ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا: (یہ تمہاری نادانی اور غفلت ہے اور وہ درد اور اس کا اچھا ہونا منتر کے سبب سے نہیں تھا بلکہ) حقیقت میں وہ شیطان کا کام تھا۔ جب تم منتر پڑھوا کر اس کی بات مانتیں تو وہ تمہیں چھوڑ دیتا (جس کی وجہ سے آنکھ کا بہنا بند ہو جاتا اور آرام ہو جاتا) اور جب تم (منتر چھوڑ کر) اس کی نافرمانی کرتیں تو وہ تمہاری آنکھ میں اپنی انگلی سے کونچا مارتا تھا (اور وہ پھر بہنا شروع کر دیتی) لیکن اگر تم وہ کرتیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا وہ تمہارے لیے بہتر تھا اور تمہیں شفا اور صحت ملنے کے زیادہ لائق تھا تم اپنی آنکھ پر پانی کا چھینٹا مارتیں اور یوں کہتیں: "أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سُقْمًا" یعنی اے لوگوں کے پروردگار! تو ہماری بیماری کو دور کر دے اور شفا عطا فرما کیوں کہ تو ہی شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے علاوہ شفا نہیں ہے، ایسی شفا جو بیماری کو باقی نہ چھوڑے۔" (ابن ماجہ، حاکم، ابوداؤد)

(۷/ ۳۱۱۴) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَيْسَ التَّمِيمَةُ مَا تُعَلَّقُ بِهِ بَعْدَ الْبَلَاءِ إِنَّمَا التَّمِيمَةُ مَا تُعَلَّقُ بِهِ قَبْلَ الْبَلَاءِ، رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تعویذ اور گنڈا (جس کی ممانعت آئی ہے) وہ نہیں جو بلا اور آفت کے آنے کے بعد لٹکایا جائے، بلکہ تعویذ اور گنڈا (جس کی ممانعت ہے) وہ ہے جو مصیبت اور آفت سے پہلے (محض احتیاط کی وجہ سے اس اعتقاد کے ساتھ کہ یہ بیماری اور نظر کو لگنے سے روک دے گا) لٹکایا جائے۔" (حاکم)

فائدہ:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مذکورہ بالا قول سے تمیمہ یعنی تعویذ جو ممنوع ہے، اس کی تفصیل معلوم ہوگئی۔

## پچھنے لگانے کی ترغیب اور کب پچھنے لگوائے؟

(۱/ ۳۱۱۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ مِنْ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ، رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی دواء میں خیر ہے (تو وہ تین چیزوں میں ہیں) ① ۔ پچھنے لگانے میں ② ۔ یا شہد پینے میں ③ ۔ یا آگ سے داغنے میں اور میں داغنے کو پسند نہیں کرتا۔" (بخاری، مسلم)

(۲/ ۳۱۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ. رواه أبو داود وابن ماجه

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم دوائیں کرتے ہو ان میں سے کسی میں خیر ہے تو وہ پچھنے لگوانا ہے۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۳/ ۳۱۱۷) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْحَجْمَ أَنْفَعُ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ. رواه الحاكم وقال صحيح على شرطهما

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں ابوالقاسم (رسول اللہ ﷺ نے) مجھے بتایا کہ جو لوگ دوا کرتے ہیں، اس میں سب سے زیادہ نفع مند پچھنے لگانا ہے۔" (حاکم)

(۵/ ۳۱۱۸) وَعَنْ سَلْمَى خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ أَحَدٌ يَشْتَكِي إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا فِي رَأْسِهِ إِلَّا قَالَ احْتَجِمْ وَلَا وَجَعًا فِي رِجْلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخْضِبْهُمَا. رواه أبوداود وابن ماجه والترمذي وقال حديث غريب إنما نعرفه من حديث فائد. قال الحافظ إسناده غريب

[فائد هو مولى عبيد الله بن علي بن أبي رافع يأتي الكلام عليه وعلى شيخه عبيد الله بن علي]

ترجمہ:...... "حضرت سلمٰی رسول اللہ ﷺ کی خادمہ فرماتی ہیں جو کوئی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں سر کے درد کی شکایت کرتا اس کو فرماتے: پچھنے لگاؤ اور جو کوئی پیروں میں درد کی شکایت لاتا اس کو فرماتے مہندی لگاؤ۔" (ابوداود، ابن ماجہ، ترمذی)

فائدہ:...... ویسے تو یہ حدیث مطلق ہے کہ اس حکم میں مرد اور عورت دونوں شامل ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ مرد صرف تلوؤں پر مہندی لگا لینے پر اکتفا کرے اور ناخنوں پر لگانے سے بچے تاکہ عورتوں کی مشابہت سے حتی الامکان بچے۔

(۶/ ۳۱۱۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَمُرَّ عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمَرُوْهُ أَنْ مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ. رواه الترمذي وقال حديث حسن غريب

[قال الحافظ عبد الرحمن لم يسمع من أبيه عبد الله بن مسعود وقيل سمع]

ترجمہ:...... "حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے معراج کی رات کے متعلق بیان فرمایا کہ فرشتوں کی جس جماعت پر سے گزر ہوا وہ تاکید کرتے کہ اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم فرمائیں۔" (ترمذی)

(۷/ ۳۱۲۰) وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ وَكَانَ اثْنَانِ مِنْهُمْ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ وَعَلَى أَهْلِهِ وَوَاحِدٌ يَحْجُمُهُ وَيَحْجُمُ أَهْلَهُ. قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يُذْهِبُ الدَّمَ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُو عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلَى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمُ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمُ إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشْيُ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِي فَكُلُّهُمْ أَمْسَكُوْا فَقَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِمَّنْ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ قَالَ النَّضْرُ اللدود الوجور. رواه الترمذي وقال حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث عباد بن منصور يعني الناجي

ترجمہ:...... "حضرت عکرمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کے تین غلام تھے تینوں پچھنے لگانے والے تھے، ان میں سے دو (لوگوں کے پچھنے لگا کر اس کی کمائی حضرت ابن عباس اور ان کے گھر والوں کو لا کر دیتے اور ایک غلام وہ ابن عباسؓ اور ان کے گھر والوں کو پچھنے لگایا کرتا۔ ابن عباسؓ نے (ایک مرتبہ) فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: بہترین غلام پچھنے لگانے والا ہے جو خون کو لے جاتا ہے اور کمر کو ہلکا کر دیتا ہے اور آنکھ کی بینائی کو (پچھنے لگا کر) زیادہ کر دیتا ہے۔ اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمانوں پر معراج کے موقع پر تشریف لے گئے تھے فرشتوں کی جس جماعت کے پاس بھی گزرتے وہ فرشتے کہتے "پچھنے لگانے کو اپنے اوپر لازم کرلیں" اور فرماتے سب

ے بہتر وہ دن جس میں پچھنے لگواؤ سترہویں تاریخ اور انیسویں تاریخ اور اکیسویں تاریخ کے دن ہیں۔ اور سب سے بہتر علاج دواء سے تم کرو وہ ہے جو ناک میں یا منہ میں ٹپکائی جائے اور پچھنے لگوانا اور پیدل چلنا۔ رسول اللہ ﷺ کے منہ میں حضرت عباسؓ اور ان کے ساتھیوں نے دوا ڈالی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے منہ میں کس نے دوا ڈالی؟ سب (رعب کی وجہ سے) خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس کی سزا میں) گھر کا کوئی فرد باقی نہ چھوڑا جائے جس کے منہ میں دوا نہ ڈالی جائے سوائے آپ کے چچا حضرت عباسؓ کے (کہ چچا ہونے کی وجہ سے ان کے احترام میں ان کو مستثنیٰ کیا)۔"

(۹/ ۳۱۲۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ. رواه الترمذي وقال حديث حسن غريب وأبوداؤد ولفظه:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ ثَلَاثًا فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ. قَالَ مَعْمَرٌ احْتَجَمْتُ فَذَهَبَ عَقْلِي حَتّٰى كُنْتُ أُلَقَّنُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي صَلَاتِي وَكَانَ احْتَجَمَ عَلٰى هَامَتِهِ.

[الهامة الرأس. والأخدع بخاء معجمة ودال وعين مهملتين. قال أهل اللغة هو عرق في سالفة العنق. والكاهل ما بين الكتفين]

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گردن کی دونوں رگوں میں اور مونڈھوں کے درمیان بھری ہوئی سینگی کھنچواتے تھے اور آپ ﷺ سترہویں اور انیسویں تاریخ میں پچھنے لگواتے تھے، ایک روایت میں ہے کہ حضرت معمرؒ فرماتے ہیں میں نے پچھنے لگوائے تھے یہاں تک کہ میری عقل جاتی رہی تھی یہاں تک کہ مجھے نماز میں سورۃ فاتحہ کی تلقین کی جاتی تھی اور بات یہ ہوئی تھی کہ انہوں نے سر کے اوپر پچھنے لگوالیے تھے۔" (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

(۱۰/ ۳۱۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ كَانَ لَهُ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ. رواه الحاكم فقال صحيح على شرط مسلم

ورواه أَبُوْدَاوُد أطول منه قال من احتجم لسبع عشرة وتسع عشرة وإحدى وعشرين كان شفاء من كل داء

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو (اسلامی) مہینہ کی سترہویں تاریخ کو پچھنے لگوائے وہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ (حاکم)۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے سترہویں، انیسویں، اکیسویں تاریخوں میں پچھنے لگوانا ہر بیماری سے شفاء ہے۔

(۱۱/ ۳۱۲۳) وَفِي رِوَايَةٍ ذَكَرَهَا رَزِينٌ وَلَمْ أَرَهَا إِذَا وَافَقَ يَوْمُ سَبْعَ عَشْرَةَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ كَانَ دَوَاءَ السَّنَةِ لِمَنِ احْتَجَمَ فِيهِ. وَقَدْ رَوٰى أَبُوْدَاوُد مِنْ طَرِيقِ أَبِي بَكْرَةَ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ كَانَ يَنْهٰى أَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَأُ

ترجمہ:...... "ایک روایت میں ہے۔ جب سترہویں تاریخ منگل کے دن پڑ جائے اس میں پچھنے لگوانا پورے سال کی دوا ہے (یعنی پورے سال کی بیماری کا علاج ہے) ایک روایت میں ہے کہ ابوبکرؓ اپنے گھر والوں کو منگل کے دن پچھنے لگوانے سے منع کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے کہ منگل کا دن خون کا ہے اس میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں خون رکتا نہیں (لہٰذا اس دن خون نکلوانے کی صورت میں یہ ہوسکتا ہے کہ وہی گھڑی پڑ جائے اور خون رکنے کا نام نہ لے جس سے ہلاکت بھی واقع ہوسکتی ہے)۔" (رزین، ابوداؤد)

(۱۲/ ۳۱۲۴) وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهُ يَا نَافِعُ! تَبَيَّغَ بِيَ الدَّمُ فَالْتَمِسْ لِي حَجَّامًا وَاجْعَلْهُ رَفِيقًا إِنِ اسْتَطَعْتَ وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا صَبِيًّا صَغِيرًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيقِ أَمْثَلُ وَفِيهَا شِفَاءٌ وَبَرَكَةٌ وَتَزِيدُ فِي الْعَقْلِ وَفِي الْحِفْظِ وَاحْتَجِمُوا عَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ

يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَالْأَحَدِ تَحَرِّيًا وَاحْتَجِمُوْا يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ عَافَى اللّٰهُ فِيْهِ أَيُّوبَ وَضَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَلَيْلَةَ الْأَرْبِعَاءِ. رواه ابن ماجه عن سعيد بن ميمون وَلَا يحضرني فِيْهِ جرح وَلَا تعديل عن نافع وعن الحسن بن أبي جعفر عن محمد بن جحادة عن نافع ويأتي الكلام على الحسن ومحمد. ورواه الحاكم عن عبد الله بن صالح حدثنا عطاف بن خالد عن نافع

قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ اللّٰهِ بن صالح هٰذَا كَاتِبُ اللَّيْثِ أَخْرَجَ لَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاخْتلف فِيْهِ وَفِيْ عطاف وَيَأْتِي الْكَلَامُ عَلَيْهِمَا تبيغ بِهِ الدَّمُ إِذَا غلبه حَتّٰى يقهره وَقِيْلَ إِذَا تردد فِيْهِ مَرَّةً إِلٰى هُنَا وَمَرَّةً إِلٰى هُنَا. فَلَمْ يجد مخرجا وَهُوَ بمثناة فوق مفتوحة ثُمَّ موحدة ثُمَّ مثناة تحت مشددة ثُمَّ غين معجمة

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمرؓ نے حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ کو فرمایا تھا اے نافع! خون بہت زیادہ نکل رہا ہے میرے لیے کسی حجام یعنی پچھنے لگانے والے کو تلاش کرو اور وہ ہو سکے تو ایسا ہو کہ ساتھی ہو نہ بہت بوڑھا ہو اور نہ ہی بہت چھوٹا بچہ ہو۔ کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے نہار منہ پچھنے لگوانا زیادہ افضل ہے اور اس میں شفا اور برکت ہے۔ اور عقل اور حافظہ کے بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ اور اللہ کا نام لے کر جمعرات کے دن پچھنے لگواؤ اور بدھ، جمعہ اور ہفتہ اور اتوار کے دن پچھنے لگوانے سے بچو تاکہ صحیح طریقہ کا اتباع کرو اور پیر اور منگل کے دن پچھنے لگواؤ، یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایوب علیہ السلام کو بیماری سے عافیت دی تھی اور بدھ کے دن بیماری میں ڈالا تھا۔ جذام اور برص بدھ کے دن اور بدھ کی رات ہی کو ظاہر ہوتا ہے۔" (ابن ماجہ)

(۱۳/ ۳۱۲۵) وَعَنْ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ أَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَأَصَابَهُ وَضَحٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ. رواه أبو داؤد هٰكذا وقال قد أسند ولا يصح

[الوضح بِفَتْحِ الْوَاوِ وَالضَّادِ الْمُعْجَمَةِ جَمِيْعًا بعدهما حاء مهملة وَالْمُرَادُ بِهِ هُنَا البرص]

ترجمہ:...... "حضرت معقلؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو شخص بدھ یا ہفتہ کے دن پچھنے لگوائے پھر اس کو کوڑھ کی بیماری لگ جائے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔" (ابوداؤد)

(۱۴/ ۳۱۲۶) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاسْتَعِيْنُوْا بِالْحِجَامَةِ لَا يَتَبَيَّغُ الدَّمُ بِأَحَدِكُمْ فَيَقْتُلَهُ. رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب گرمی سخت ہو تو پچھنے لگوا کر مدد حاصل کرو کہ کہیں تم میں سے کسی کا خون اتنا زیادہ نہ نکل جائے کہ وہ اس کو ہلاک ہی کر ڈالے۔" (حاکم)

## بیمار پرسی کی ترغیب اور اس کے تاکید اور بیمار سے دعا لینے کی ترغیب

(۱/ ۳۱۲۷) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ. ورواه البخاري ومسلم وأبو داؤد وابن ماجه

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: ① سلام کا جواب دینا۔ ② مریض کی بیمار پرسی کرنا۔ ③ جنازوں کے پیچھے جانا۔ ④ دعوت قبول کرنا (بشرطیکہ کوئی شرعی عذر مانع نہ ہو جیسے اس دعوت میں گانا بجانا وغیرہ ہو یا اس دعوت کا تعلق اظہار فخر و ریاکاری سے ہو)۔ ⑤ چھینکنے والے کو (جب وہ الحمد للہ کہے) جواب دے (یعنی یرحمك اللہ کہے)۔" (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ)

(۳۱۲۸/۲) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ ورواه الترمذي والنسائي بنحو هذه

ترجمہ:...... "ایک روایت میں ہے: مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق ہیں، دریافت کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ حقوق کیا ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ① جب تم اس سے ملاقات کرو تو اس کو سلام کرو۔ ② اور جب دعوت کرے تو اس کی دعوت قبول کرو۔ ③ اور جب نصیحت مانگے تو نصیحت کرو۔ ④ اور جب چھینکنے پر الحمد للہ کہا تو چھینک کا جواب (یرحمک اللہ) دے۔ ⑤ اور جب بیمار ہو تو اس کی بیمار پرسی کرے ⑥ اور جب مرجائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہو (اور اس کے تمام امور میں جیسے تجہیز و تکفین اور تدفین میں مدد کرے)۔" (ترمذی، نسائی)

(۳۱۲۹/۳) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَسْقِيْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ. رواه مسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن (بندہ سے) فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے میری عیادت نہیں کی؟ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں تیری عیادت کس طرح کرتا تو تو رب العالمین ہے (اور بیماری سے پاک ہے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں ہوا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے؟ اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے (یعنی میری رضا) اس کے پاس پاتا (پھر اللہ تعالیٰ کہے گا) اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا؟ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا تو تو رب العالمین ہے؟ (اور کسی چیز کا محتاج نہیں ہے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے یاد نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندہ نے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس کو (یعنی اس کے اجر و ثواب کو) میرے پاس پاتا (اللہ تعالیٰ کہے گا) اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے مجھے نہیں پلایا تھا؟ بندہ عرض کرے گا اے میرے رب! میں تجھ کو کیسے پلاتا تو تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ کہے گا میرے ایک فلاں بندے نے پانی مانگا تھا تو تو نے اس کو نہیں پلایا تھا، اگر تو اس کو پانی پلا دیتا تو اس کو (یعنی اس کے اجر و ثواب کو آج) میرے پاس پاتا۔" (مسلم)

(۳۱۳۰/۴) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدُوا الْمَرْضَى وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تُذَكِّرْكُمُ الْآخِرَةَ. رواه أحمد والبزار وابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید الخدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیماروں کی عیادت کیا کرو اور جنازوں میں شرکت کیا کرو، یہ چیز تمہیں آخرت یاد دلائے گی۔" (احمد، بزار، صحیح ابن حبان)

(۳۱۳۱/۵) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِيْ يَوْمٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا وَشَهِدَ جَنَازَةً وَصَامَ يَوْمًا وَرَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ وَأَعْتَقَ رَقَبَةً. رواه ابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جو ایک دن میں ان کو کرے اللہ تعالیٰ اس کو جنتیوں میں لکھ دے: ① جو بیمار کی عیادت کرے ② جنازے میں شرکت کرے ③ ایک دن کا روزہ

رکھے ④ اور جمعہ کے لیے جائے اور ⑤ غلام آزاد کرے۔" (صحیح ابن حبان)

(۷/ ۳۱۳۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ أَنَا. فَقَالَ من أطعم مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ أَنَا. فَقَالَ مَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ أَنَا. قَالَ مَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ أَبُوْبَكْرٍ أَنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتَمَعت هٰذِهِ الْخِصَالُ قَطُّ فِيْ رَجُلٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. رواه ابن خزيمة في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: میں! (آج روزہ دار ہوں) ارشاد فرمایا: آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: میں! (نے آج مسکین کو کھانا کھلایا)۔ ارشاد فرمایا: آج کون جنازہ کے ساتھ گیا؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: میں! (آج جنازہ کے ساتھ گیا) ارشاد فرمایا: آج کس نے بیمار کی عیادت کی؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: میں! (نے آج بیمار پرسی کی) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ساری عمدہ خصلتیں جس شخص میں بھی اکٹھی ہوجائیں، وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔" (صحیح ابن خزیمہ)

(۸/ ۳۱۳۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادَاهُ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طبت وطاب ممشاك وتبوأت مِنَ الْجَنَّةِ منزلا. رواه الترمذي وحسنه وابن ماجه واللفظ له وابن حبان في صحيحه كلهم من طريق أبي سنان وهو عيسى بن سنان القسملي عن عثمان بن أبي سودة عنه. ولفظ ابن حبان عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى طبت وطاب ممشاك وتبوأت منزلا في الْجَنَّةِ

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی مریض کی عیادت کی تو اللہ تعالیٰ کا منادی آسمان سے پکارتا ہے کہ تو مبارک، اور عیادت کے لیے تیرا چلنا مبارک، اور تو نے یہ عمل کرکے جنت میں اپنا گھر بنالیا۔ (ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)...... ایک روایت میں یہی فضیلت مسلمان بھائی کی زیارت کے لیے جانے پر بھی ہے۔

(۹/ ۳۱۳۴) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا خرفة الجنة قَالَ جَنَاهَا. رواه أحمد ومسلم واللفظ له والترمذي

[خرفة الجنة بضم الخاء المعجمة وبعدها راء ساكنة هو ما يخترف من نخلها. أي يجتنى]

ترجمہ:...... "حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپس آنے تک وہ گویا جنت کے خرفہ میں ہوتا ہے۔ دریافت کیا گیا: جنت کے خرفہ کا کیا مطلب؟ فرمایا: یعنی اس کا تازہ چنا ہوا پھل۔" (احمد، مسلم، ترمذی)

(۱۰/ ۳۱۳۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِبًا بوعد مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا. قُلْتُ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا الخريف قَالَ العام. رواه أبوداود من رواية الفضل بن دلهم القصاب

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اچھی طرح (آداب کی رعایت کے ساتھ) وضو کرے اور ثواب کے ارادہ سے اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرے جہنم سے ستر خریف دور کردیا جاتا ہے، میں نے عرض کیا: اے ابوحمزہ! خریف کا مطلب کیا؟ فرمایا: خریف سے مراد ایک سال (لہٰذا بیمار پرسی پر ستر سال جہنم سے دور ہوگا)۔" (ابوداؤد)

(۱۱/ ۳۱۳۶) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يعود مُسْلِمًا غدوة إِلَّا صلى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَ عَشِيَّةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ

خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ. رواه الترمذي وَقَالَ حديث حسن غريب وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ موقوفا انتهى ورواه أبوداود موقوفا على علي ثُمَّ قَالَ وَأُسْنِدَ هٰذَا عَنْ عَلِيٍّ من غير وجه صحيح عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رواه مسندا بمعناه

ولفظ الموقوف ما مِنْ رَجُلٍ يعود مريضا ممسيا إِلَّا خرج معه سبعون ألف ملك يستغفرون له حتى يصبح وكان له خريف في الجنة ومن أتاه مصبحا خرج معه سبعون ألف ملك يستغفرون له حتى يمسي وكان له خريف في الجنة ورواه بنحو هذا أحمد وابن ماجه مرفوعا. وزاد في أوله إذا عاد المسلم أخاه مشى في خرافة الجنة حتى يجلس فإذا جلس غمرته الرحمة. الحديث وليس عندهما وكان له خريف في الجنة. رواه ابن حبان في صحيحه مرفوعا أيضا ولفظه ما من مسلم يعود مسلما إِلَّا يبعث الله إليه سبعين ألف ملك يصلون عليه في أي ساعات النهار حتى يمسي وفي أي ساعات الليل حتى يصبح. رواه الحاكم مرفوعا بنحو الترمذي وقال صحيح على شرطهما. قوله في خرافة الجنة بكسر الخاء أي في اجتناء ثمر الجنة. يقال خرفت النخلة أخرفها فشبه ما يحوزه عائد المريض من الثواب بما يحوزه المخترف من الثمر. هذا قول ابن الأنباري

ترجمہ:...... "حضرت علیؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت صبح کو کرتا ہے ستر ہزار فرشتے شام تک اس کے لیے دعاء مغفرت کرتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرتا ہے صبح تک ستر ہزار فرشتے دعاء مغفرت کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت کے چنے ہوئے پھل ہوتے ہیں (یعنی بہت عمدہ اجر و ثواب ہوتا ہے) ایک روایت میں ہے کہ جب بیمار پرسی کے لیے جاتا ہے رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے۔"

(۱۵/ ۳۱۳۷) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ فِي الرَّحْمَةِ حَتّٰى يَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا رواه مالك بلاغا وأحمد ورواته رواة الصحيح والبزار وابن حبان في صحيحه ورواه الطبراني من حديث أبي هريرة بنحوه ورواته ثقات

ترجمہ:...... "حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص کسی بیمار کے پاس جا کر اس کی عیادت کرتا ہے تو جب تک وہ بیٹھتا نہیں دریائے رحمت میں داخل رہتا ہے اور جب بیمار کے پاس بیٹھتا ہے تو دریائے رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔ (مالک، احمد، بزار، صحیح ابن حبان، طبرانی)۔ اور ایک روایت میں ہے کہ عیادت سے واپسی تک وہ رحمت میں ڈوبا ہی رہتا ہے۔

(۱۶/ ۳۱۳۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْ لَكَ فَإِنَّ دُعَاءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ. رواه ابن ماجه ورواته ثقات مشهورون إِلَّا أَنَّ ميمون بن مهران لم يسمع من عمر

ترجمہ:...... "حضرت عمر بن الخطابؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مریض کے پاس جاؤ تو اس سے اپنے لیے دعا کی درخواست کرو اس کی دعا ایسی قبول ہوتی ہے جیسے فرشتوں کی دعا (قبول ہوتی ہے)۔"

## ان کلمات کی ترغیب جن سے مریض کے لیے دعا کی جائے اور وہ کلمات جو خود مریض پڑھے

(۱/ ۳۱۳۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ عَادَ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَقَالَ عِنْدَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ إِلَّا عَافَاهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ. رواه أبوداود والترمذي وحسنه والنسائي وابن حبان في صحيحه والحاكم وقال صحيح على شرط البخاري. [قَالَ الْحَافِظُ فِيْمَا دَعَا بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرِيْضِ أَوْ أَمَرَ بِهِ أَحَادِيْثُ مَشْهُوْرَةٌ لَيْسَتْ مِنْ شَرْطِ كِتَابِنَا أَضْرَبْنَا عَنْ ذِكْرِهَا]

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان کسی بیمار مسلمان کی عیادت کرتا ہے اور سات مرتبہ اس کے پاس یہ کہتا ہے: "أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَشْفِيَكَ" میں اللہ بزرگ و برتر سے جو عرش عظیم کا مالک ہے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا دے" تو اللہ تعالیٰ اسے شفا دیتا ہے بشرطیکہ اس کا وقت نہ آ گیا ہو (یعنی اس کا مرض لاعلاج نہ ہو)۔"

(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۲/ ۳۱۳۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ صَدَّقَهُ رَبُّهُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَحْدَهُ قَالَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ يَقُولُ صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ. رواه الترمذي وقال حديث حسن وابن ماجه والنسائي وابن حبان في صحيحه والحاكم

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید و ابوہریرہ گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص "لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" کہتا ہے اس کا رب اس کی تصدیق کرتا ہے اور کہتا ہے میں ہی معبود ہوں اور میں ہی سب سے بڑا ہوں۔ اور جب بندہ کہتا ہے: "لا الٰہ الّا ھو وحدہ" اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں کہتا ہے میں ہی اکیلا معبود ہوں۔ اور جب بندہ کہتا ہے "لا الٰہ الّا اللہ وحدہ لاشریک لہ" اللہ تعالیٰ کہتا ہے میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں میں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں، اور جب بندہ کہتا ہے "لا الٰہ الّا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک و لہ الحمد" اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں ہی معبود ہوں میرے علاوہ کوئی نہیں میری ہی بادشاہت ہے اور میری ہی تعریف ہے۔ اور جب بندہ کہتا ہے "لا الٰہ الّا اللہ ولا حول ولا قُوَّۃَ الا باللہ" اللہ تعالیٰ کہتا ہے "لا الٰہ الّا انا ولا حول ولا قُوَّۃَ الّا بی" یعنی میں ہی اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی نہیں، گناہوں سے بچنا اور نیکی کرنا میری ہی توفیق سے ہے اور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے جو شخص اپنی بیماری میں یہ کلمات کہے پھر اس کا انتقال ہو جائے دوزخ کی آگ اس کو نہیں کھائے گی۔" (ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، صحیح ابن حبان، حاکم)

(۳/ ۳۱۳۱) وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحْدَهُ مَرْفُوعًا مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ يَعْقِدُهُنَّ خَمْسًا بِأَصَابِعِهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ قَالَهُنَّ فِي يَوْمٍ أَوْ فِي لَيْلَةٍ أَوْ فِي شَهْرٍ ثُمَّ مَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَوْ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَوْ فِي ذٰلِكَ الشَّهْرِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ.

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت ہے جو شخص "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" یہ پانچ کلمات نبی کریم ﷺ نے اپنی پانچ انگلیوں کو بند کر کے ارشاد فرمائے۔ پھر فرمایا: جو شخص کسی دن یا کسی رات یا کسی مہینہ میں ان پانچ کلمات کو کہے پھر اس دن یا اسی رات یا اسی مہینہ اس کا انتقال ہو جائے تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔" (نسائی)

(۴/ ۳۱۳۲) وَعَنْ سعد بن مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي قَوْلِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ (الأنبياء:۸۷) أَيُّمَا مُسْلِمٍ دَعَا بِهَا فِي مَرَضِهِ أَرْبَعِينَ مَرَّةً فَمَاتَ فِي مَرَضِهِ ذٰلِكَ أُعْطِيَ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ بَرَأَ بَرَأَ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ جَمِيعُ ذُنُوبِهِ. رواه الحاكم وقال رواه أحمد بن عمرو بن أبي بكر السكسكي عن أبيه عن محمد بن زيد عن ابن المسيب عنه

ترجمہ:...... "حضرت سعد بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ) جو کوئی مسلمان اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ یہ کلمات کہے پھر اسی بیماری میں انتقال کر جائے اس کو شہید کا ثواب دیا جائے گا۔ اگر بیماری سے صحت ہو گئی، تندرست ہو گیا تو اس حالت میں تندرست ہوگا کہ اس کے سب گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔" (حاکم)

(۵/ ۳۱۴۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَمْرٍ هُوَ حَقٌّ مَنْ تَكَلَّمَ بِهِ فِيْ أَوَّلِ مضجعه من مرضه نجاه الله مِنَ النَّارِ قُلْتُ بَلٰى بِأَبِيْ وَأُمِّيْ ـ قَالَ فَاعْلَمْ أَنَّكَ إِذَا أَصْبَحْتَ لَمْ تُمْسِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ لَمْ تُصْبِحْ وَأَنَّكَ إِذَا قُلْتَ ذٰلِكَ فِيْ أَوَّلِ مَضْجَعِكَ مِنْ مَرَضِكَ نَجَّاكَ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ أَنْ تَقُوْلَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ ـ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا كِبْرِيَاءُ رَبِّنَا وَجَلَالُهُ وَقُدْرَتُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ اَللّٰهُمَّ إِنْ أَنْتَ أَمْرَضْتَنِيْ لِتَقْبِضَ رُوْحِيْ فِيْ مَرَضِيْ هٰذَا فَاجْعَلْ رُوْحِيْ فِيْ أَرْوَاحِ مَنْ سَبَقَتْ لَهُ مِنْكَ الْحُسْنٰى وَأَعِذْنِيْ مِنَ النَّارِ كَمَا أَعَذْتَ أَوْلِيَاءَكَ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنٰى فَإِنْ مِتُّ فِيْ مَرَضِكَ ذٰلِكَ فَإِلٰى رِضْوَانِ اللّٰهِ وَالْجَنَّةِ وَإِنْ كُنْتَ قَدِ اقْتَرَفْتَ ذُنُوْبًا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكَ. رواه ابن أبي الدنيا في كتاب المرض والكفارات ولا يحضرني الآن إسناده

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! کیا میں تم کو ایک پکی بات نہ بتاؤں۔ جو شخص اپنی بیماری کی ابتداء میں یہ کلمات کہہ لے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے بچالے، میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ضرور بتائیں! ارشاد فرمایا: جان لو کہ جب صبح کرو تو شام کا یقین نہیں اور جب شام کرو تو صبح کا یقین نہیں اور جب اپنی بیماری کے شروع میں یہ کلمات کہہ لو تو اللہ تعالیٰ تم کو دوزخ سے بچالے۔ یوں کہو:

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ. اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا كِبْرِيَاءُ رَبِّنَا وَجَلَالُهُ وَقُدْرَتُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ اَللّٰهُمَّ إِنْ أَنْتَ أَمْرَضْتَنِيْ لِتَقْبِضَ رُوْحِيْ فِيْ مَرَضِيْ هٰذَا فَاجْعَلْ رُوْحِيْ فِيْ أَرْوَاحِ مَنْ سَبَقَتْ لَهُ مِنْكَ الْحُسْنٰى وَأَعِذْنِيْ مِنَ النَّارِ كَمَا أَعَذْتَ أَوْلِيَاءَكَ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنٰى"

شروع میں تسبیح وتہلیل وتکبیر کے کلمات ہیں اس کے بعد دعاء ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: "اے اللہ! اگر تو نے مجھے بیمار کیا تاکہ اس میری بیماری میں تو میری روح قبض کرلے تو میری روح کو ان لوگوں کی روحوں میں شامل کرلے جن کے لیے اچھائی پہلے سے طے ہو چکی ہے۔ اور مجھے دوزخ سے بچا جیسا کہ تو دوزخ سے اپنے دوستوں کو بچاتا ہے جن کے لیے خوبی اور اچھائی پہلے سے مقدر ہو چکی" (نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کلمات اور دعا پڑھ کر) اگر اس بیماری میں انتقال ہو گیا تو جنت اور اللہ کی خوشنودی حاصل ہوگی اور اگر اس سے پہلے تم سے گناہ ہو گئے تھے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے گا۔" (ابن ابی الدنیا)

## وصیت اور اس میں عدل وانصاف کی ترغیب اور وصیت نہ کرنے اور اس میں عدل وانصاف نہ کرنے اور وصیت کر کے کسی کو نقصان پہنچانے پر وعید اور موت کے وقت غلام آزاد کر کے صدقہ کرے اس کا بیان

وصیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص جس کے پاس جائیداد یا کسی شکل میں سرمایہ ہو وہ طے کر دے کہ میری فلاں جائیداد یا سرمایہ کا اتنا حصہ میرے انتقال کے بعد فلاں مصرف خیر میں صرف کیا جائے، یا فلاں شخص کو دے دیا جائے۔ شریعت میں اس طرح کی وصیت کو قانونی حیثیت حاصل ہے اور اس کے خاص شرائط اور احکامات ہیں جو کتب فقہ میں دیکھے جا سکتے ہیں اور علماء حضرات سے بھی معلوم کیے جا سکتے ہیں، اپنے متروکہ مال کے بارہ میں اس طرح کی وصیت اگر اللہ اور ثواب آخرت کی نیت سے کی گئی ہے تو ایک طرح کا صدقہ ہے اور شریعت میں اس کی ترغیب دی گئی ہے اور اگر کسی کے پاس کوئی چیز امانت کے طور پر رکھی ہے یا اس پر کسی شخص کا قرض ہے یا کسی طرح کا حق ہے تو اس کی

واپسی اور ادائیگی کی وصیت کرنا واجب ہے اور جو بھی وصیت ہو اس کو لکھ کر محفوظ کر دینا چاہیے۔ (از معارف الحدیث)

(۱/ ۳۱۴۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَیْءٌ يُوْصٰى فِيْهِ يَبِيْتُ فِيْهِ لَيْلَتَيْنِ۔ وَفِیْ رِوَايَةٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ۔ قَالَ نَافِعٌ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ مَا مَرَّتْ عَلَیَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ إِلَّا وَعِنْدِیْ وَصِيَّتِیْ مَكْتُوْبَةٌ۔ رواه مالك والبخاری ومسلم وأبوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجه

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی ایسے مسلمان بندہ کے لیے جس کے پاس کوئی ایسی چیز (جائیداد یا سرمایہ امانت اور قرض وغیرہ) ہو جس کے بارے میں وصیت کرنی چاہیے، تو درست نہیں کہ وہ دو راتیں اور ایک روایت میں تین راتیں گزارے مگر اس حال میں کہ اس کا وصیت نامہ لکھا ہوا اس کے پاس ہو۔ حضرت نافع رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو فرماتے سنا کہ جب سے میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے سنی مجھ پر ایک رات ایسی نہ گزری جس میں میرے پاس میرا وصیت نامہ لکھا ہوا نہ ہو۔" (مالک، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... افسوس ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اس ہدایت پر عمل کا رواج امت میں بہت ہی کم ہے بس خواص بلکہ اخص الخواص کو اس کی توفیق ہوتی ہے، حالاں کہ اس میں دنیوی لحاظ سے بھی بہت خیر ہے وصیت نامہ کے ذریعے عزیزوں قریبوں اور وارثوں کے درمیان بعد میں اٹھنے والے بہت سے نزاعات اور جھگڑوں کا بھی انسداد ہو سکتا ہے۔

(۲/ ۳۱۴۵) وَرُوِیَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلٰى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلٰى سَبِيْلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلٰى تُقًى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَهُ۔ رواه ابن ماجه

ترجمہ:...... "حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے وصیت کی حالت میں انتقال کیا (یعنی اس حالت میں جس کا انتقال ہوا کہ اپنی مالیت اور معاملات وغیرہ کے بارے میں جو وصیت اس کو کرنی چاہیے تھی وہ اس نے کی اور صحیح اور لوجہ اللہ کی) تو اس کا انتقال ٹھیک راستہ پر اور شریعت پر چلتے ہوئے ہوا اور اس کی موت تقویٰ اور شہادت والی موت ہوئی اور اس کی مغفرت ہوگی۔" (سنن ابن ماجہ)

(۳/ ۳۱۴۶) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فُلَانٌ۔ قَالَ أَلَيْسَ كَانَ مَعَنَا آنِفًا؟ قَالُوْا: بَلٰى! قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَأَنَّهَا أَخْذَةٌ عَلٰى غَضَبٍ اَلْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ وَصِيَّتَهُ۔ رواه أبويعلى بإسناد حسن۔

وَرواه ابن ماجه مُخْتَصَرًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ وَصِيَّتَهُ۔

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ اتنے میں آپ کے پاس ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں شخص کا انتقال ہو گیا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی (کچھ دیر پہلے) ہمارے ساتھ نہیں تھا؟ حاضرین نے عرض کیا: جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! گویا کہ موت نے اس کو اچانک نہ چاہنے کے باوجود اُچک لیا، (ثواب اور بڑے اجر سے) محروم وہ شخص ہے جو اپنی وصیت کرنے سے (مال و جائیداد کے بارے میں) محروم رہا۔" (ابویعلی)

فائدہ:...... اس سے معلوم ہوا کہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں آدمی اس کا انتظار نہ کرے کہ بیماری یا بڑھاپے میں وصیت کروں گا، بلکہ وصیت نامہ ہر وقت تیار رکھے تا کہ وصیت کا ثواب ملے، ورنہ اس ثواب سے محرومی ہو سکتی ہے۔

(۵/ ۳۱۴۷) وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ أَوِ الْمَرْأَةُ

بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ أَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ ''حَتّٰى بَلَغَ ''وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ'' (النِّسَاء: ۱۲، ۱۳)، رواه أبوداؤد والترمذي وقَالَ حديث حسن غريب وابن ماجه ولفظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْخَيْرِ سَبْعِيْنَ سَنَةً فَإِذَا أَوْصٰى حَافَ فِيْ وَصِيَّتِهِ فَيُخْتَمُ لَهُ بِشَرِّ عَمَلِهِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الشَّرِّ سَبْعِيْنَ سَنَةً فيعدل فِيْ وَصِيَّته فيختم لَهُ بِخَيْرِ عَمَلِهِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (کبھی ایسا ہوتا ہے) کوئی مرد یا کوئی عورت ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری والی زندگی گزارتے رہتے ہیں، پھر جب ان کی موت کا وقت آتا ہے تو وصیت میں (حقداروں کو) نقصان پہنچا دیتے ہیں (تو اس ظلم اور حقدار بندوں کی حق تلفی کی وجہ سے) ان کے لیے دوزخ واجب ہوجاتی ہے۔ اس کے بعد حضرت ابوہریرہؓ نے یہ آیت کریمہ پڑھی جس کا ترجمہ یہ ہے: (ورثاء اپنے حصے میں) "وصیت پوری کرنے کے بعد جس کی وصیت کی جائے یا دَین کے بعد بشرطیکہ (وصیت کرنے والا) کسی کو ضرر نہ پہنچائے" حضرت ابوہریرہؓ نے یہ آیت (سورۃ النساء کی) (وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ) تک تلاوت فرمائی۔ (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص ستر سال تک اچھے لوگوں کے (نیک لوگوں کے سے) عمل کرتا رہتا ہے، جب (آخری عمر میں) وصیت کرتا ہے تو وہ اپنی وصیت میں ظلم کر بیٹھتا ہے (کسی کو ضرر اور نقصان پہنچا دیتا ہے اور اس کی حق تلفی کر بیٹھتا ہے) چنانچہ (اس کی نحوست سے) برے عمل پر خاتمہ ہوکر دوزخ میں داخل ہوجاتا ہے۔ (اس کے برخلاف) ایک شخص ستر سال تک برے لوگوں کے سے عمل کرتا رہتا ہے لیکن اپنی وصیت میں عدل وانصاف کرتا ہے (کسی کی حق تلفی نہیں کرتا) (اس کی برکت سے) اس کا خاتمہ اچھے عمل پر ہوجاتا ہے اور وہ جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔"

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کے شرعی وارث موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مقرر کیے ہوئے قانون کے مطابق اس کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ کے حقدار ہوں گے تو یہ آدمی کسی ناراضگی وغیرہ کی وجہ سے ان کو محروم کرنے کے لیے کسی غیر آدمی کے حق میں یا کسی خاص مصرف کے لیے وصیت کر دیتا ہے یا کوئی اور ایسی تدبیر کرتا ہے جس سے وہ وارث محروم ہوجائیں، تو یہ (اس حدیث کے مطابق) اتنا بڑا گناہ اور ایسا ظلم ہے کہ اس کی وجہ سے ساٹھ ستر سال کی طاعت وفرمانبرداری برباد ہوجاتی ہے اور آدمی دوزخ کے عذاب کا مستحق ہوجاتا ہے۔ (از معارف الحدیث)

(۶/ ۳۱۳۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِضْرَارُ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الْكَبَائِرِ ثُمَّ تَلَا: ''تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ'' (النِّسَاء: ۱۳)، رواه النسائي

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانا (اہل حقوق میں سے کسی کی حق تلفی کرنا) کبائر اور بڑے گناہوں میں سے ہے اور پھر (استدلال میں) یہ آیت تلاوت کی (تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ) کہ یہ حقوق ورثہ کے اور حصے جو اللہ تعالیٰ نے بیان کیے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقررہ حدود ہیں (اس سے آگے بڑھنا ناجائز ہے)۔" (نسائی)

(۸/ ۳۱۳۹) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ. قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ كَذَا. رواه البخاري ومسلم والنسائي وابن ماجه بنحوه وأبوداؤد إلا أنه قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ حَرِيْصٌ تَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! ثواب کے

اعتبار سے کون سا صدقہ بڑا اور افضل ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (افضل صدقہ وہ ہے کہ) تم اللہ کی راہ میں اس وقت اپنا مال خرچ کرو جب کہ تم تندرست اور توانا اور مال جمع کرنے کی حرص رکھتے ہو، فقر وافلاس سے ڈرتے ہو، اور حصول دولت کے امیدوار ہو (یاد رکھو صدقہ خیرات کے معاملہ میں) ڈھیل نہ دو۔ یہاں تک کہ جب تمہاری جان حلق میں آجائے تو کہنے لگو کہ اتنا مال فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے اس حال میں کہ اس مال کا مالک فلاں (وارث) ہو جائے (کہ اس وقت تو اس مال کا تعلق وارثوں سے ہو جاتا ہے)۔" (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

(۹/ ۳۱۵۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِيْ حَيَاتِهٖ وَصِحَّتِهٖ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ عِنْدَ مَوْتِهٖ بِمِائَةٍ. رواه أبوداود وابن حبان في صحيحه كلاهما عن شرحبيل عن سعد عن أبي سعيد

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کا اپنی زندگی اور تندرستی کی حالت میں ایک درہم صدقہ کرنا اپنے مرنے کے وقت سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔" (ابوداؤد، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ صحت وتندرستی کی حالت میں اپنا مال کم تعداد اور کم مقدار میں بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا مرتے وقت، بہت زیادہ مال خرچ کرنے سے بہتر ہے اور اس کے مقابلے میں بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ (از مظاہر حق)

(۱۰/ ۳۱۵۱) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْتِقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ إِذَا شَبِعَ. رواه أبوداود والترمذي وقال حديث حسن صحيح وابن حبان في صحيحه إلا أنه قال مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ مَثَلُ الَّذِيْ يهدي بَعْدَ مَا يَشْبَعُ. ورواه النسائي وعنده قال أوصى رجل بدنانير في سبيل الله فَسُئِلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْتِقُ وَيَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ مَثَلُ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَعْدَ مَا شَبِعَ.

قَالَ الْحَافِظُ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِيْ كِتَابِ الْبُيُوْعِ مَا جَاءَ فِي الْمُبَادَرَةِ إِلَى قَضَاءِ دين الْمَيِّتِ وَالتَّرْغِيْبِ فِيْ ذٰلِكَ.

ترجمہ:...... "حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: اس شخص کی مثال جو اپنی موت کے وقت غلام آزاد کرتا ہے اس شخص کی سی ہے جو کسی کو ایسے وقت تحفہ (یعنی کھانا) بھیجتا ہے جبکہ اس کا پیٹ بھر چکا ہوتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے کچھ دینار اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کی وصیت کی (اس کے متعلق) ابودرداءؓ سے پوچھا گیا حضرت ابودرداءؓ نے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث ذکر فرمائی۔ اس شخص کی مثال جو اپنی موت کے وقت غلام کو آزاد کرتا ہے یا صدقہ کرتا ہے اس شخص کے مانند ہے جو دوسرے کو اس وقت تحفہ (یعنی کھانا وغیرہ) بھیجے جبکہ اس کا پیٹ بھر چکا ہو۔" (ابوداؤد، ترمذی، صحیح ابن حبان، نسائی)

## انسان کا موت کو ناپسند سمجھنے پر وعید اور موت کا برضا و رغبت اور خوشی سے استقبال کرنے کی ترغیب جب اللہ عزوجل کی ملاقات کی محبت کا وقت آئے

(۱/ ۳۱۵۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ؟ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَأَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ. رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو اللہ سے ملنا اور اس کے حضور حاضر ہونا محبوب ہو اللہ کو (بھی) اس سے ملنا محبوب ہے اور جس کو اللہ سے ملنا ناگوار ہو اللہ کو (بھی) اس سے ملنا ناگوار ہے، (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں)

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! (ہمارا تو حال یہ ہے کہ) ہم سب موت سے گھبراتے ہیں اور موت ہم کو محبوب اور گوارا نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے (اس کے جواب میں) ارشاد فرمایا کہ میرا مطلب یہ نہیں ہے (کہ آدمی کو خود موت محبوب ہونی چاہیے بلکہ مراد یہ ہے کہ) مؤمن کو جب (موت کے وقت) اللہ کی رحمت اور اس کی رضا کی اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے (موت کے وقت) ملاقات کو پسند کرنے لگتا ہے (اور جس شخص کی یہ حالت ہوجاتی ہے تو) اللہ تعالیٰ (بھی) اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کو (موت کے وقت) اللہ کے عذاب کی اور اللہ کی ناراضگی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے (یعنی اسے رحمت سے دور رکھتا ہے)۔" (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

فائدہ: ...... رسول اللہ ﷺ کی اس تشریح کی بنا پر لقاء اللہ سے مراد یہاں موت نہیں ہے بلکہ موت کے بعد اللہ تعالیٰ کا جو معاملہ بندہ کے ساتھ ہونے والا ہے وہ مراد ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا ہے کہ جب اس دنیا سے دوسرے عالم کی طرف منتقل ہونے کا وقت بالکل قریب آتا ہے تو بہیمیت اور مادیت کے غلیظ پردے چاک ہونے لگتے ہیں اور روح کے لیے عالم ملکوت کا ظہور ہونے لگتا ہے اس وقت عالم غیب اور عالم آخرت کی وہ حقیقتیں گویا مشاہدے میں آنے لگتی ہیں جن کی اطلاع انبیاء علیہم السلام نے دی ہے اس وقت اس صاحب ایمان بندے کی روح جس نے ہمیشہ بہیمی تقاضوں کو دبایا اور ملکی صفات کو غالب کرنے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ کی عنایات اور اس کے لطف و کرم کے نقشوں کا مشاہدہ کرکے اس کی مشتاق ہوجاتی ہے اور اس کا داعیہ اور شوق یہ ہوتا ہے کہ جلد سے جلد وہ اسی عالم میں اور اللہ تعالیٰ کے آغوش رحمت میں پہنچ جائے اور اس کے برعکس جو منکر خدا یا خدا فراموش اور نفس پرست بندہ ہمیشہ اپنے بہیمی تقاضوں میں غرق اور دنیوی لذتوں میں مست رہا اس کی روح موت کے وقت جب اپنے مستقبل کے مہیب نقشے دیکھتی ہے تو کسی طرح دنیا سے نکلنا نہیں چاہتی۔ شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ انہی دونوں حالتوں کو "احب لقاء اللّٰہ وکرہ لقاء اللّٰہ" سے تعبیر کیا گیا ہے اور آگے: "أحبّ اللّٰہ لقاءہ" اور "کرہ اللّٰہ لقاءہ" کا مطلب بس اللہ کی رضا اور ناراضی اور انعام و غضب اور ثواب و عذاب ہے۔

(از معارف الحدیث)

(۵/ ۳۱۵۳) وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ مَنْ آمَنَ بِكَ وَشَهِدَ أَنِّي رَسُوْلُكَ فَحَبِّبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَكَ وَأَقْلِلْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِكَ وَلَمْ يَشْهَدْ أَنِّي رَسُوْلُكَ فَلَا تُحَبِّبْ إِلَيْهِ لِقَاءَكَ وَلَا تُسَهِّلْ عَلَيْهِ قَضَاءَكَ وَأَكْثِرْ لَهُ مِنَ الدُّنْيَا، رواه ابن أبي الدُّنيا والطَّبَرَانِي وابن حبان في صحيحه ورواه ابن ماجه من حديث عمرو بن غيلان الثَّقَفِي وهُوَ مِمَّن اختلف في صحبته ولفظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ من آمن بي وصدقني وعلم أن ما جئت به الحق من عندك فأقلل ماله وولده وحبب إليه لقاءك وعجل له القضاء ومن لم يؤمن بي ولم يصدقني ولم يعلم أن ما جئت به الحق من عندك فأكثر ماله وولده وأطل عمره

ترجمہ: ...... "حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! جو آپ پر ایمان لایا اور اس بات کی گواہی دی کہ میں تیرا رسول ہوں اس کے لیے اپنی ملاقات کو محبوب بنادے اور اپنے فیصلے کو اس پر آسان کردے اس کے لیے دنیا کم کردے اور جو تجھ پر ایمان نہ لائے اور اس بات کی گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں اس کے لیے اپنی ملاقات کو محبوب نہ بنا اور اس پر اپنے فیصلہ کو آسان نہ کر اور اس کی دنیا بڑھادے۔ (ابن ابی الدنیا، طبرانی، صحیح ابن حبان، ابن ماجہ)

ایک روایت میں مال کے ساتھ اولاد کا بھی ذکر ہے۔

(۶/ ۳۱۵۴) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ، رواه

الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کا تحفہ موت ہے۔" (طبرانی)

فائدہ:...... موت کے بعد مؤمن کو اللہ تعالیٰ کی جن الطاف وعنایات اور جس خصوصی قرب کی توقع ہوتی ہے اس کی وجہ سے اس کو موت کا اشتیاق اور ارمان ہوتا ہے ورنہ طبعی طور پر موت کسی کے لیے بھی خوشگوار نہیں ہوتی۔ (از معارف باختصار)

## جس کسی شخص کے کسی عزیز وغیرہ کا انتقال ہو جائے اس کے لیے کلمات کہنے کی ترغیب

(۱/ ۳۱۵۵) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْسَلَمَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ قَالَ قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهُ وَأَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً فَقُلْتُ ذٰلِكَ فَأَعْقَبَنِي اللّٰهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِّيْ مِنْهُ مُحَمَّدًا ﷺ. رواه مسلم هٰكذا بالشك وأبوداود والترمذي والنسائي وابن ماجه الميت بلا شك

ترجمہ:...... "حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بیمار شخص یا میت کے پاس آؤ تو خیر کی دعا کرو، اس لیے کہ جو کچھ تم کہہ رہے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ حضرت اُمّ سلمہؓ فرماتی ہیں جب حضرت ابوسلمہؓ کا انتقال ہوا میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوسلمہ کا انتقال ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یوں دعا کرو۔ اے اللہ! میری اور ابوسلمہ کی مغفرت فرما اور اس کے بجائے مجھے اس سے بہتر عطا فرما۔ چنانچہ میں نے یہ دعا کے کلمات کہہ دیے (ام سلمہ کہتی ہیں کہ) اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر عطا فرمائے یعنی محمد ﷺ (اور میں ان کی زوجیت میں داخل ہوئی)۔" (مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۲/ ۳۱۵۶) وعنها (أُمِّ سَلَمَةَ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا۔ إِلَّا آجره اللّٰه تعالى في مصيبته وأخلف له خيرًا مِنْهَا قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْسَلَمَةَ قُلْتُ أَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ مِنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنِّيْ قلتها فأخلف اللّٰه لي خَيْرًا مِنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رواه مسلم وأبوداود والنسائي والترمذي ولفظه: قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ: ''إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ بِهَا وَأَبْدِلْنِيْ خَيْرًا مِّنْهَا''۔ فَلَمَّا احْتُضِرَ أَبُوْسَلَمَةَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اخْلُفْنِيْ فِيْ أَهْلِيْ خَيْرًا مِّنِّيْ فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (البقرة:۱۵۶) عِنْدَ اللّٰهِ أَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ فِيْهَا. رواه ابن ماجه بنحو الترمذي

ترجمہ:...... "حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچے وہ یہ کہے: "إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا" ہم اللہ ہی کے ہیں اور اللہ ہی کی طرف ہم سب لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! مجھے اس مصیبت میں اجر عطا فرما۔ اور (جو چیز مجھ سے لی گئی ہے) اس کے بجائے اس سے بہتر مجھے عطا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ اس چیز کے بجائے اس سے بہتر ضرور عطا فرمائے گا۔ (حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ) حضرت ابوسلمہؓ کا انتقال ہوا تو میں نے اپنے جی میں سوچا ابوسلمہ سے اچھا کون ہو سکتا ہے؟ وہ سب سے پہلے مسلمان تھے جنہوں نے گھر بار کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کی، (لیکن رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کے مطابق) میں نے (ان کی وفات کے بعد یہ کلمات کہے اور وہ دعا بھی) (جو اوپر مذکور ہوئی) مانگی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابوسلمہ سے بہتر ان کی جگہ رسول اللہ ﷺ نصیب فرمائے۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم

میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے وہ یہ کہے: "إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ بِهَا وَأَبْدِلْنِيْ خَيْرًا مِنْهَا" اے اللہ! میں اس مصیبت میں ثواب کی امید رکھتا ہوں مجھے تو اس کا اجر عطا کر، اور اسے بہتر بدل عطا کر، چنانچہ حضرت ابوسلمہؓ کے انتقال کا وقت آیا تو ابوسلمہ نے یہ دعا کی۔ "اَللّٰهُمَّ اخْلُفْنِيْ فِيْ أَهْلِيْ خَيْرًا مِنِّيْ" "اے اللہ! میرے گھر والوں کو میرے بعد مجھ سے بہتر عطا فرما۔ جب ان کا انتقال ہو گیا حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے "انا للہ وانا الیہ راجعون" کے بعد دعا کی میں اس مصیبت میں اللہ کے پاس ثواب کی امید کرتی ہوں، مجھے اجر عطا فرما۔" (ابن ماجہ)

(۶/ ۳۱۵۷) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ! فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حمدك واسترجع فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ. رواه الترمذي وحسنه وابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندہ کے بچہ کا انتقال ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے (باوجود جاننے کے) پوچھتا ہے تم نے میرے بندے کے بچہ کی روح کو قبض کر لیا؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ کہتا ہے تم نے اس کے دل کے ٹکڑے کو لے لیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ کہتا ہے میرے بندے نے اس پر کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں آپ کی حمد وثنا کی اور انا للہ پڑھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے بندے کے لیے جنت میں محل بنا دو اور اس کا نام بیت الحمد (تعریف کا محل) رکھو۔" (ترمذی، صحیح ابن حبان)

## قبروں کو کھودنے اور میت کو غسل اور کفن دینے کی ترغیب

(۱/ ۳۱۵۸) عَنْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ أَرْبَعِيْنَ كَبِيْرَةً وَمَنْ حَفَرَ لِأَخِيْهِ قَبْرًا حَتّٰى يُجِنَّهُ فَكَأَنَّمَا أَسْكَنَهُ مَسْكَنًا حَتّٰى يُبْعَثَ. رواه الطبراني في الكبير ورواته محتج بهم في الصحيح والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم ولفظه: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً وَمَنْ كفن ميتا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ حَفَرَ لِمَيِّتٍ قَبْرًا فأجنه فِيْهِ أَجْرَى اللّٰهُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ كَأَجْرِ مَسْكَنٍ أَسْكَنَهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. ورواه الطبراني في الأوسط من حديث جابر وفي سنده الخليل بن مرة ولفظه:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفَرَ قَبْرًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَمَنْ كَفَّنَ مَيِّتًا كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ عَزّٰى حَزِيْنًا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَصَلّٰى عَلٰى رُوْحِهِ فِي الْأَرْوَاحِ وَمَنْ عَزّٰى مُصَابًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّتَيْنِ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ لَا تَقُوْمُ لَهُمَا الدُّنْيَا وَمَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يُقْضٰى دَفْنُهَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ ثَلَاثَةَ قَرَارِيْطَ الْقِيْرَاطُ مِنْهَا أَعْظَمُ مِنْ جَبَلِ أُحُدٍ وَمَنْ كَفَلَ يَتِيْمًا أَوْ أَرْمَلَةً أَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ

ترجمہ:...... "حضرت رافعؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی میت کو غسل دے اور اس کے عیوب کو اور اس کے ستر کو چھپائے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس بڑے گناہوں کو معاف کر دے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے قبر کھودے یہاں تک کہ وہ قبر میں تدفین کر دے تو گویا قیامت تک اس کو ایک گھر میں ٹھہرا دیا۔ (طبرانی کبیر)

اور ایک روایت میں ہے: جس کسی میت کو غسل دے اور اس کے عیب اور ستر کو چھپائے اللہ اس کی چالیس مرتبہ مغفرت کر دے گا اور جو کسی میت کو کفن پہنائے اللہ تعالیٰ اس کو ریشم کے جوڑے جنت میں پہنائے گا اور جو کسی میت کے لیے قبر کھودے اور اس کو اس میں دفن کرے اللہ

تعالیٰ اس کے لیے اجر جاری کردے گا اس شخص کا سا اجر جس نے قیامت تک اس کو گھر میں ٹھہرایا ہو، اور ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی کے لیے قبر کھودے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں محل بنادے گا اور جس کی میت کو غسل دے وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسا کہ آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اور جس کسی میت کو کفن پہنائے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے جوڑے پہنائے گا اور جو شخص کسی غمگین شخص کو تسلی دے اللہ اس کو تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور اس کی روح پر رحمت نازل کرے گا اور جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے ایسے دو جوڑے پہنائے گا کہ ساری دنیا اس کی قیمت نہیں بن سکتی، اور جو کسی جنازہ کے ساتھ دفن سے فارغ ہونے تک شریک ہو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تین قیراط اجر لکھ دے گا، ایک قیراط احد پہاڑ سے بڑا ہے، اور جو شخص کسی یتیم یا بیوہ کی کفالت کرے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سایہ میں سایہ دے گا اور اس کو جنت میں داخل کرے گا۔" (طبرانی، حاکم)

(۴/ ۳۱۵۹) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَأَدَّى فِيْهِ الْأَمَانَةَ وَلَمْ يُفْشِ عَلَيْهِ مَا يَكُوْنُ مِنْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ. رواه أحمد والطبراني من رواية جابر الجعفي

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی میت کو غسل دے اور اس میں امانت ادا کرے (کہ اچھی طرح غسل دے، طہارت کا خیال رکھے، اس کے عیوب کو چھپائے) اور جو عیب وغیرہ اس میں غسل کے دوران ظاہر ہو اس کو نہ پھیلائے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا کہ آج ہی پیدا ہوا ہو۔" (احمد، طبرانی)

(۵/ ۳۱۶۰) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرِ الْقُبُوْرَ تَذْكُرْ بِهَا الْآخِرَةَ وَاغْسِلِ الْمَوْتٰى فَإِنَّ مُعَالَجَةَ جَسَدٍ خَاوٍ مَوْعِظَةٌ بَلِيْغَةٌ وَصَلِّ عَلَى الْجَنَائِزِ لَعَلَّ ذٰلِكَ أَنْ يُحْزِنَكَ فَإِنَّ الْحَزِيْنَ فِيْ ظِلِّ اللّٰهِ يَتَعَرَّضُ كُلَّ خَيْرٍ. رواه الحاكم وقال رواته ثقات

ترجمہ:...... "حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبروں کی زیارت کو جایا کرو، اس سے تم کو آخرت کی یاد آئے گی اور مردوں کو غسل دیا کرو کہ (یہ نیکیوں سے) خالی بدن کا علاج ہے اور اس سے بہت بڑی نصیحت حاصل ہوتی ہے (کہ انسان کو اپنی موت یاد آتی ہے) اور جنازوں کی نماز پڑھا کرو کہ اس سے شاید کچھ رنج وغم تم میں پیدا ہو جائے کہ غمگین آدمی (جس کو آخرت کا غم ہو) اللہ تعالیٰ کے سایہ میں ہوتا ہے، اور ہر خیر اور بھلائی کا طالب رہتا ہے۔" (حاکم)

## میت کو رخصت کرنے اور اس کی تدفین میں حاضری کی ترغیب

(۱/ ۳۱۶۱) وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایمان کی صفت کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس وقت تک جنازے کے ساتھ رہے جب تک کہ اس پر نماز پڑھی جائے اور اس کے دفن سے فراغت ہو تو وہ ثواب کے دو قیراط لے کر واپس ہوگا جن میں سے ہر قیراط گویا احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جو شخص صرف نماز جنازہ پڑھ کے واپس آجائے اور دفن ہونے سے پہلے واپس آجائے (دفن ہونے تک ساتھ نہ رہے) تو وہ ثواب کا ایسا ہی ایک قیراط لے کر واپس ہوگا۔" (بخاری)

فائدہ:...... قیراط راجح قول کے مطابق درہم کا بارہواں حصہ ہوتا ہے۔ قریباً دو پیسہ چوں کہ اس زمانہ میں مزدوروں کو ان کے کام کی اجرت قیراط کے حساب سے دی جاتی تھی اس لیے رسول اللہ ﷺ نے بھی اس موقع پر قیراط کا لفظ بولا، اور یہ بھی واضح فرما دیا کہ اس کو دنیا کا قیراط (درہم کا بارہواں حصہ آنہ، دو آنہ) نہ سمجھا جائے بلکہ یہ ثواب آخرت کا قیراط ہوگا جو دنیا کے قریاط کے مقابلہ میں اتنا بڑا ہوگا جتنا احد

پہاڑ اس کے مقابلے میں بڑا اور عظیم الشان ہے۔ اسی کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی واضح فرمادیا کہ اس عمل پر یہ عظیم ثواب تب ہی ملے گا جبکہ یہ عمل ایمان ویقین کی بنیاد پر اور ثواب ہی کی نیت سے کیا گیا ہو یعنی اس عمل کا اصل محرک اللہ اور اس کے رسول کی باتوں پر ایمان ویقین اور آخرت کے ثواب کی امید ہو۔ لہٰذا اگر کوئی شخص صرف تعلق اور رشتہ داری کے خیال سے یا میت کے گھر والوں کا جی خوش کرنے کی نیت سے یا ایسے ہی کسی دوسرے مقصد سے جنازہ کے ساتھ گیا اور نماز جنازہ اور دفن میں شریک ہوا اللہ اور اس کے رسول کا حکم اور آخرت کا ثواب اس کے پیش نظر تھا ہی نہیں تو وہ اس ثواب عظیم کا مستحق نہ ہوگا حدیث کے الفاظ "ایماناً واحتساباً" کا مطلب یہی ہے...... اور سمجھنا چاہیے کہ اعمال کے اجر اُخروی کے لیے یہ ایک عام شرط ہے۔ (از معارف)

(۸/ ۳۱۶۲) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذْ طَلَعَ خباب صَاحِبُ الْمَقْصُورَةِ فَقَالَ يَا عبد الله بن عمر ألا تسمع ما يَقُوْلُ أَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ مِنْ بَيْتِهَا وصلى عَلَيْهَا واتَّبَعَهَا حَتّٰى تدفن كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ مِنَ الْأَجْرِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُحُدٍ فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَسْأَلُهَا عَنْ قول أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ فيخبره بِمَا قَالَتْ وأخذ ابن عُمَرَ قَبْضَةً مِنْ حَصَى الْمَسْجِدِ يقلبها فِي يَدِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ فَقَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ صدق أَبُوْهُرَيْرَةَ فضرب ابن عُمَرَ بالحصى الَّذِي كَانَ فِي يَدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ فرطنا فِي قراريط كَثِيْرَةٍ. رواه مسلم

ترجمہ:...... "حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص ؓ ایک مرتبہ حضرت ابن عمر ؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنے میں حضرت خباب ؓ نکل کر آئے انہوں نے کہا: اے عبداللہ بن عمر! کیا تم ابوہریرہ کی بات کو نہیں سنتے؟ یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: جو جنازہ کے گھر سے جنازہ کے ساتھ نکلے اور اس پر نماز جنازہ پڑھے اور اس کے ساتھ جائے اور دفن تک ساتھ رہے، اس کو اجر کے دو قیراط ملیں گے، ہر قیراط کا اجر احد پہاڑ کی طرح ہے۔ اور جو نماز جنازہ پڑھ کر (دفن میں شرکت کیے بغیر) واپس ہو جائے اس کو احد کے مثل اجر ملتا ہے (یہ سن کر) حضرت ابن عمر ؓ نے حضرت خباب ؓ کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھیجا کہ وہ حضرت ابوہریرہ کے اس قول کے متعلق پوچھیں پھر واپس ہو کر حضرت عائشہ جو بتائیں اس کی خبر کریں۔ حضرت ابن عمر ؓ مسجد کی کنکریوں سے ایک مٹھی کنکریوں کو لے کر اس کو اپنے ہاتھ میں الٹتے رہے یہاں تک کہ حضرت خباب ؓ واپس آگئے حضرت خباب ؓ نے آکر بتایا کہ حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ ابوہریرہ ؓ نے سچ کہا۔ (یہ سن کر) حضرت ابن عمر ؓ نے ہاتھ کی کنکریوں کو زمین پر مارا پھر فرمایا:: ہم نے تو پھر (اجر وثواب کے) قیراط حاصل کرنے میں بڑی کوتاہی کی (کہ کتنے جنازوں میں ہم شریک نہ ہوئے یا تدفین میں شرکت نہ کر کے بڑے بڑے قیراط ثواب سے محروم رہے)۔" (مسلم)

فائدہ:...... یہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ثواب حاصل کرنے کی حرص تھی جیسے دنیا والے دنیاوی نفع کے ہاتھ سے نکل جانے پر افسوس کرتے تھے ان کو آخرت کے ثواب کے ہاتھ سے نکل جانے کا افسوس ہوتا ہے، اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آخرت کی زندگی کا یقین کامل ہو اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خبروں پر پورا اطمینان ہو۔

## جنازہ کی نماز میں نمازیوں کی کثرت اور تعزیت کی ترغیب

(۱/ ۳۱۶۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ميت يُصَلِّي عَلَيْهِ أمة مِنَ الْمُسْلِمِيْن يبلغون مائة كلهم يشفعون لَهُ إِلَّا شفعوا فِيْهِ. رواه مسلم والنسائي والترمذي وعنده مائة فما فوقها

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی ایک بڑی

جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے ، اور وہ سب اللہ کے حضور میں اس میت کے لیے سفارش کریں (یعنی مغفرت ورحمت کی دعا کریں) تو ان کی یہ سفارش اور دعا ضرور ہی قبول ہوگی ایک روایت میں ہے جن کی تعداد سو اور سو سے زیادہ ہو۔" (مسلم، نسائی، ترمذی)

(۲/ ۳۱۶۴) وَعَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا كُرَيْبُ اُنْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ أَرْبَعُوْنَ قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ أَخْرِجُوْهُ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ. رواه مسلم وأبوداؤد وابن ماجه

ترجمہ:...... "(حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ غلام اور خادم خاص) کریب تابعی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کے ایک صاحبزادے کا انتقال مقام قدید یا عسفان میں ہوگیا۔ (جب کچھ لوگ جمع ہو گئے) تو حضرت ابن عباسؓ نے مجھ سے فرمایا کہ جو لوگ جمع ہو گئے ہیں ذرا تم ان پر نظر ڈالو۔ کریب کہتے ہیں: میں باہر نکلا تو دیکھا کہ کافی لوگ جمع ہو چکے ہیں، میں نے ان کو اس کی اطلاع کی۔ انہوں نے فرمایا: تمہارا خیال ہے کہ وہ چالیس ہوں گے؟ کریبؓ نے کہا: جی ہاں! (۴۰ ضرور ہوں گے) ابن عباسؓ نے فرمایا: اب جنازہ باہر لے چلو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جس مسلمان آدمی کا انتقال ہو جائے اور اس کے جنازے کی نماز چالیس ایسے آدمی پڑھیں جو اللہ کے ساتھ ذرہ بھی کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوں (اور وہ نماز میں اس میت کے لیے مغفرت ورحمت کی دعا اور سفارش کریں) تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش اس میت کے حق میں ضرور قبول فرماتا ہے۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ)

فائدہ:...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مؤمنین کی دعا اور سفارش کی ایسی قدر ہے کہ وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔

(۳/ ۳۱۶۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ مِائَةٌ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ. رواه الطبراني في الكبير وفيه مبشر بن أبي المليح لا يحضرني حاله

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی نماز جنازہ سو مسلمان پڑھ لیں اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت کر دیتا ہے۔" (طبرانی کبیر)

(۴/ ۳۱۶۶) وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ فَرُّوْخٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا أَبُو الْمَلِيْحِ عَلٰى جَنَازَةٍ فَظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ كَبَّرَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتُكُمْ. قَالَ أَبُو الْمَلِيْحِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ عَنْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَهِيَ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَخْبَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ فَسَأَلْتُ أَبَا الْمَلِيْحِ عَنِ الْأُمَّةِ قَالَ أَرْبَعُوْنَ. رواه النسائي

ترجمہ:...... "حضرت حکم بن فروخ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ملیح رحمۃ اللہ علیہ نے ایک جنازہ کی نماز ہمیں پڑھائی، ہم سمجھے کہ وہ اللہ اکبر کہہ چکے اتنے میں انہوں نے ہماری طرف اپنا رخ کیا اور فرمایا: صفوں کو درست کر لو تمہاری سفارش اچھی ہوگی (قبول ہوگی)۔" (نسائی)

(۵/ ۳۱۶۷) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا أَوْجَبَ وَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ. رواه أبوداؤد واللفظ له وابن ماجه والترمذي وقال حديث حسن۔ [قوله أوجب أي وجبت له الجنة]

ترجمہ:...... "حضرت مالک بن ہبیرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کا یہ ارشاد سنا: جس مسلمان بندے کا انتقال ہو جائے اور مسلمانوں کی تین صفیں اس کی نماز جنازہ پڑھیں (اور اس کے لیے مغفرت وجنت کی دعا کریں) تو ضرور ہی اللہ تعالیٰ اس بندے

کے واسطے (مغفرت اور جنت) واجب کر دیتا ہے (مالک بن ہبیرہؓ سے اس حدیث پاک کے روایت کرنے والے مرثد یزنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ) مالک بن ہبیرہؓ کا یہ دستور تھا کہ جب وہ نماز جنازہ پڑھنے والوں کی طرف رخ کرتے (اور ایک جگہ لفظ استقل ذکر کیا ہے جس کے معنی یہ ہوئے کہ جب وہ نماز جنازہ پڑھنے والوں کی تعداد کم محسوس کرتے) تو اس حدیث کی وجہ سے ان لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔"

(ابوداؤد، ابن ماجہ، ترمذی)

فائدہ:...... مذکورہ بالا احادیث مبارکہ میں تین قسم کے اعداد مذکور ہیں، حضرت عائشہؓ کی حدیث میں سو مسلمانوں کے نماز جنازہ پڑھنے پر اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی حدیث میں چالیس مسلمانوں کے نماز جنازہ پڑھنے پر اور حضرت مالک بن ہبیرہؓ کی حدیث میں مسلمانوں کی تین صفوں کے نماز پڑھنے پر مغفرت وجنت کی سفارش اور دعا کے قبول ہونے کا اطمینان ظاہر کیا گیا ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ ﷺ پر یہ تینوں باتیں منکشف ہوئیں۔ سب سے پہلے غالباً سو کی سفارش قبول کرنے کی خبر آپ کو دی گئی اس کے بعد اور تخفیف کر دی گئی اور صرف ۴۰ مسلمانوں کے نماز پڑھنے پر یہی بشارت سنا دی گئی۔ اس کے بعد مزید تخفیف کر دی گئی اور تین صفوں کے نماز پڑھنے پر بھی اطمینان دلایا گیا اگرچہ ۴۰ سے بھی تعداد کم ہو بہرحال ان حدیثوں سے صاف ظاہر ہے کہ نماز جنازہ میں کثرت مطلوب اور باعث رحمت وبرکت ہے۔ اس لیے مناسب حد تک اس کا اہتمام اور اس کی کوشش ضرور کرنی چاہیے۔

(۶/ ۳۱۶۸) وَرُوِیَ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ أَجْرِ صَاحِبِہٖ. رواہ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقَدْ رُوِیَ مَوْقُوْفًا

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اس کے لیے مصیبت زدہ کا سا ہی اجر ہے۔" (ترمذی)

فائدہ:...... موت یا کسی اور شدید حادثہ کے وقت مصیبت زدہ کو تسلی دینا اور اس کے ساتھ اظہار ہمدردی اور اس کا غم ہلکا کرنے کی کوشش کرنا بلاشبہ مکارم اخلاق میں سے ہے، رسول اللہ ﷺ خود بھی اس کا اہتمام فرماتے تھے اور دوسروں کو اس کی ہدایت اور ترغیب بھی دیتے تھے۔

(۷/ ۳۱۶۹) وروی التِّرْمِذِیُّ أَیْضًا عَنْ أَبِیْ بَرْزَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّۃِ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

ترجمہ:...... "حضرت ابوبرزہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس عورت کو تسلی دے گا جس کا بچہ مر گیا ہو تو اسے جنت میں بہت عمدہ لباس پہنایا جائے گا۔" (ترمذی)

(۸/ ۳۱۷۰) وروی ابن ماجہ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یُعَزِّیْ أَخَاہُ بِمُصِیْبَۃٍ إِلَّا کَسَاہُ اللّٰہُ مِنْ حُلَلِ الْکَرَامَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

ترجمہ:...... "حضرت عمرو بن حزمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مومن شخص اپنے مسلمان بھائی کی کسی حادثے ومصیبت میں تعزیت کرے، ضرور اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کرامت اور اعزاز کے جوڑوں میں سے جوڑا پہنائے گا۔" (ابن ماجہ)

## جنازہ کے ساتھ تیز رفتاری اور تدفین میں جلدی کرنے کا حکم

(۱/ ۳۱۷۱) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَۃِ فَإِنْ تَکُ صَالِحَۃً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا إِلَیْہِ وَإِنْ تَکُ سِوٰی ذٰلِکَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَہٗ عَنْ رِقَابِکُمْ رواہ البُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَہ

وَأَتِيَ مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرٌ فَقُلْتُ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرٌّ فَقُلْتُ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ رواه البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابن ماجه

ترجمہ:...... "حضرت انس؄ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ کا گزر ہوا تو اس کی تعریف کی گئی، رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا واجب ہوگئی واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔ اسی طرح ایک جنازہ کا گزر ہوا تو اس کی برائی بیان کی گئی، نبی ﷺ نے (اس پر بھی تین بار) فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔ حضرت عمر؄ نے دریافت کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ایک جنازہ گزرا اس پر تعریف کی گئی آپ نے (تین بار) فرمایا: واجب ہوگئی، اور اسی طرح ایک جنازہ گزرا اس کی برائی (لوگوں کی طرف سے) بیان کی گئی، آپ نے فرمایا: (تین بار) واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی (اس کا کیا مطلب ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم لوگوں نے برائی بیان کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی تم لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔" (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد کہ "تم اللہ کے گواہ ہو زمین پر" اکثر کے اعتبار سے ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو شخص جیسا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی زبان سے اسے ویسا ہی کہلواتا ہے یعنی اگر کوئی شخص نیک ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی زبان سے نیک ہی کہلواتا ہے۔ اور کوئی شخص بدکار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی زبان سے اس کی بدکاری ہی کی شہادت دلواتا ہے چنانچہ اللہ کے بندوں کی شہادت اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ وہ جس کے بارے میں جس تاثر کا اظہار کر رہے ہیں وہ واقعۃً ایسا ہی ہے۔ (از مظاہر)

(۳/ ۲۱۷۶) وَعَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأَثْنَوْا عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأَثْنَوْا عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ. قَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قَالَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ؟ فَقَالَ وَثَلَاثَةٌ. فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ وَاثْنَانِ. ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. رواه البُخَارِيّ

ترجمہ:...... "حضرت ابوالاسود رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں مدینہ آیا حضرت عمر بن خطاب؄ کے پاس آ کر بیٹھا اتنے میں ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، لوگوں نے اس میت کی بڑی تعریف کی۔ حضرت عمر؄ نے فرمایا: واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ حضرت عمر؄ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا لوگوں نے اس میت کی برائی کی۔ حضرت عمر؄ نے (اس پر بھی) فرمایا واجب ہوئی۔ ابوالاسود رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا واجب ہوگئی؟ حضرت عمر؄ نے فرمایا: میں نے ویسے کہا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، جو کوئی مسلمان کہ اس کے لیے چار شخص بھلائی اور خیر کی گواہی دیں اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرتا ہے ہم نے دریافت کیا اگر تین شخص گواہی دیں فرمایا گر تین بھی گواہی دیں، ہم نے عرض کیا اگر دو گواہی دیں ارشاد فرمایا: اور دو بھی (اگر گواہی دے دیں تو جنت واجب ہوگی) پھر ہم نے نبی کریم ﷺ سے ایک شخص کی گواہی کے متعلق دریافت نہ کیا۔" (بخاری)

(۴/ ۲۱۷۷) وروى أحمد عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ لَمْ يسمه عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةُ أَبْيَاتٍ مِنْ جِيْرَانِهِ الْأَدْنَيْنَ بِخَيْرٍ إِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبِلْتُ شَهَادَةَ عِبَادِيْ عَلَى مَا عَلِمُوْا وَغَفَرْتُ لَهُ مَا أَعْلَمُ

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ؄ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اللہ عزوجل سے نقل فرماتے ہیں (اللہ عزوجل فرماتا ہے) جس کسی مسلمان بندہ کا انتقال ہو جائے اور اس کے قریب پڑوسیوں میں تین گھرانے اس کی خوبی اور خیر کی گواہی دے دیں تو اللہ عزوجل فرماتا ہے: میں نے

اپنے بندوں کی گواہی جو ان کے علم کے مطابق تھی قبول کی اور اپنے علم کے مطابق میں نے ان کی مغفرت کردی۔" (احمد)

(۸/ ۳۱۷۸) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ إِلَى جَنَازَةٍ سَأَلَ عَنْهَا فَإِنْ أُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرٌ قَامَ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَإِنْ أُثْنِيَ عَلَيْهَا غَيْرُ ذٰلِكَ قَالَ لِأَهْلِهَا شَأْنُكُمْ بِهَا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا. رواه أحمد ورواته رواة الصحيح

ترجمہ: ...... "حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی جنازہ کی (نماز پڑھانے) کے لیے بلایا جاتا تو آپ اس میت کے بارے میں دریافت فرماتے اگر اس کی تعریف کی جاتی تو آپ ﷺ کھڑے ہو کر اس کی جنازہ پڑھاتے اور اگر اس کی تعریف کے علاوہ کوئی اور (برائی وغیرہ) بیان ہوتی تو آپ جنازہ والوں سے فرما دیتے تم خود اس کے معاملہ کو جانو (یعنی خود اس کا جنازہ پڑھ لو) اور خود آپ ﷺ اس کی جنازہ نہ پڑھاتے۔" (احمد)

(۹/ ۳۱۷۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيهِمْ. رواه أبوداود والترمذي وابن حبان في صحيحه كلهم من رواية عمران بن أنس المكي عن عطاء عنه وقال الترمذي حديث غريب سمعت محمد بن إسماعيل البخاري يقول عمران بن أنس منكر الحديث

قَالَ الْحَافِظُ وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ أُمِّ سَلَمَةَ الصَّحِيْحِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلَى مَا تَقُوْلُوْنَ

ترجمہ: ...... "حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مرے ہوئے لوگوں کی نیکیاں اور خوبیاں ہی ذکر کیا کرو اور ان کی برائیوں کے ذکر سے بچتے رہو۔" (ابوداؤد، ترمذی، صحیح ابن حبان)

فائدہ: ...... مُردوں کی نیکیوں کے تذکرہ کا حکم بطور استحباب کے ہے اور ان کی برائیوں کے ذکر سے بچنے کا حکم جو دیا جا رہا ہے وہ وجوب کے طور پر ہے، مرے ہوئے لوگوں کی غیبت کرنا زندہ لوگوں کی غیبت سے کہیں زیادہ بری ہے۔ علماء کا قول ہے کہ میت کو نہلانے والا اگر اس میں کوئی اچھی علامت دیکھے مثلاً میت کا چہرہ روشن اور منور ہو یا میت میں سے خوشبو آتی ہو تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرنا مستحب ہے اور اگر کوئی بری علامت مثلاً (نعوذ باللہ) میت کا چہرہ، یا بدن سیاہ ہو گیا ہو یا اس کی صورت مسخ ہو گئی ہو تو اسے لوگوں کے سامنے بیان کرنا حرام ہے۔

(۱۰/ ۳۱۸۰) وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا فَعَلَ يَزِيْدُ بْنُ قَيْسٍ لَعَنَهُ اللّٰهُ قَالُوْا قَدْ مَاتَ قَالَتْ فَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فَقَالُوْا لَهَا: مَا لَكِ لَعَنْتِيهِ ثُمَّ قُلْتِ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوْا رواه ابن حبان في صحيحه وهو عند البخاري دون ذكر القصة. ولأبي داود إذا مات صاحبكم فدعوه لا تقعوا فيه

ترجمہ: ...... "حضرت مجاہدؒ سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: یزید بن قیس نے کیا کیا؟ اللہ اس پر لعنت کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: وہ تو مر چکا ہے، حضرت عائشہؓ نے فرمایا: (پھر) میں اس کے لیے اللہ سے استغفار کرتی ہوں، لوگوں نے دریافت کیا: کیا بات ہے کہ پہلے آپ نے اس پر لعنت کی۔ پھر آپ نے فرمایا میں اس کے لیے استغفار کرتی ہوں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: مرے ہوئے لوگوں کو برا بھلا نہ کہو، وہ اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال تک پہنچ گئے (اب اللہ ہی جانے ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے)

ایک روایت میں ہے جب تمہارے ساتھی کا انتقال ہو جائے تو اس کو چھوڑ دو۔ اس کی برائی بیان نہ کیا کرو۔" (صحیح ابن حبان، بخاری)

## میت پر نوحہ و ماتم کرنے، رخساروں کو پیٹنے، چہرے کو نوچنے اور گریبان کو چاک کرنے کا بیان

کسی کی موت پر اس کے اقارب اور اعزہ و متعلقین کا رنجیدہ و غمگین ہونا اور اس کے نتیجہ میں آنکھوں سے آنسو بہنا اور اسی طرح بے اختیار

گریہ کے دوسرے آثار کا ظاہر ہو جانا بالکل فطری بات ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ اس آدمی کے دل میں محبت اور دردمندی کا جذبہ موجود ہے جو انسانیت کا ایک قیمتی اور پسندیدہ عنصر ہے اس لیے شریعت نے اس پر پابندی عائد نہیں کی بلکہ ایک درجہ میں اس کی تحسین اور قدرافزائی کی ہے۔ لیکن نوحہ و ماتم اور ارادی و اختیاری طور پر رونے پیٹنے کی سخت ممانعت فرمائی گئی ہے اولاً تو اس لیے کہ یہ مقام عبدیت اور رضا بالقضاء کے بالکل خلاف ہے۔ دوسرے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو عقل و فہم کی دولت عطا کی ہے اور حوادث کو انگیز کرنے کی جو خاص صلاحیت بخشی ہے نوحہ و ماتم، رونا و پیٹنا اس نعمت خداوندی کا گویا کفران ہے، علاوہ ازیں نوحہ و ماتم کرنا میت کے لیے بھی باعث تکلیف ہوتا ہے۔ (از معارف باختصار)

(۳/ ۳۱۸۱) وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جس میت کے لیے نوحہ کیا جاتا ہے اسے قیامت کے دن اس پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔" (بخاری، مسلم)

(۳/ ۳۱۸۲) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ تَبْكِي وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ فَقَالَ حِيْنَ أَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا إِلَّا قِيْلَ لِي أَنْتَ كَذٰلِكَ رواه البخاري، وزاد في رواية فلما مات لم تبك عليه ...... ورواه الطبراني في الكبير عن الأعمش عن عبدالله بن عمر بنحوه وفيه فقال يا رسول الله أغمي على فصاحت النساء واعزاه واجبلاه فقال ملك معه مرزبة فجعلها بين رجلي فقال أنت كما تقول قلت لا ولو قلت نعم ضربني بها، والأعمش لم يدرك ابن عمر

ترجمہ:...... "حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضرت عبداللہ بن رواحہؓ (اتنے سخت بیمار ہوئے کہ موت کے قریب پہنچ گئے اور) ان پر بے ہوشی طاری ہوگئی تو ان کی بہن (عمرہ) نے رونا شروع کیا اور یہ کہنا شروع کیا اے پہاڑ! افسوس ہے اور اے ایسے اور ویسے۔ یعنی ان کی خوبیاں گن گن کر بیان کرنے لگیں، جب حضرت عبداللہؓ ہوش میں آئے تو (بہن سے) کہا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے وہی مجھ سے بطور تنبیہ کے کہا گیا ہے کہ تم ایسے ہو؟ (مثلاً کہا: اے پہاڑ! تو مجھ سے کہا گیا کہ واقعی تم پہاڑ ہو کہ لوگ تمہاری پناہ پکڑتے ہیں) چنانچہ حضرت عبداللہؓ کا جب انتقال ہوا (یعنی غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے) تو ان کی بہن ان پر نہیں روئی۔ (بخاری، طبرانی)

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہؓ نے عرض کیا مجھ پر بے ہوشی طاری ہوئی، عورتوں نے چیخ و پکار شروع کی افسوس ہماری عزت اے پہاڑ۔ ایک فرشتہ جس کے ساتھ ایک ہتھوڑا تھا وہ میرے پیروں کے سامنے اس نے لا کر مجھ سے کہا: تم ایسے ہی ہو جیسے یہ عورتیں کہہ رہی ہیں۔ میں نے کہا: نہیں! میں ایسا نہیں۔ اور اگر (خدانخواستہ) میں کہہ دیتا: جی ہاں! وہ فرشتہ مجھے اس ہتھوڑے سے مارتا۔" (طبرانی)

(۳/ ۳۱۸۳) وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ تَقُوْلُ وَاجَبَلَاهُ أَوْ كَلِمَةٌ أُخْرَى فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ مَا زلت مُؤْذِيَةً لِي مُنْذُ الْيَوْمَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ يَعِزُّ عَلَيَّ أَنْ أُوْذِيَكَ قَالَ مَا زَالَ مَلَكٌ شَدِيْدُ الْانْتِهَارِ كُلَّمَا قُلْتِ وَاكَذَا قَالَ أَكَذَاكَ أَنْتَ فَأَقُوْلُ لَا. رواه الطبراني في الكبير والحسن لم يدرك معاذا

ترجمہ:...... "حضرت حسن سے منقول ہے کہ حضرت معاذ بن جبلؓ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن نے (ان کے اوصاف بیان کرنے شروع کیے) وہ کہتی: اے پہاڑ یا اسی طرح دوسرے کلمات، جب ان کو ہوش آیا تو فرمایا: اس دن سے تم مجھے تکلیف پہنچا رہی تھیں جس دن سے تم نے وہ کلمات کہے تھے، ان کی بہن نے کہا یہ تو مجھ پر بڑا شاق اور ناگوار ہے کہ میں آپ کو تکلیف پہنچاؤں (میں نے کیسے تکلیف پہنچائی؟)

حضرت معاذؓ نے فرمایا: مستقل ایک سخت جھڑکنے والا فرشتہ موجود تھا، جب تم (میرے) اوصاف بیان کرتیں اے ایسے ویسے، تو وہ کہتا: کیا تم ایسے ہی ہو؟ میں کہتا: نہیں۔" (طبرانی فی الکبیر)

(۵/ ۳۱۸۴) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ إِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ هٰكَذَا كُنْتَ. رواه ابن ماجه والترمذي واللفظ له وقال حديث حسن غريب۔ [اللهز هو الدفع بجميع اليد في الصدر]

ترجمہ: ..... "حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص مرتا ہے پھر ان میں رونے والا (چیخ وپکار) اٹھ کر کہنا شروع کرتا ہے: اے پہاڑ! اے سردار وغیرہ وغیرہ۔ دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو میت کو سینہ پر مکے مار مار کر پوچھتے ہیں: کیا اسی طرح تو تھا۔" (ابن ماجہ، ترمذی)

(۸/ ۳۱۸۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ. رواه مسلم

ترجمہ: ..... "حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو چیزیں لوگوں میں کفر والی ہیں (یعنی کافروں کے اعمال میں سے ہیں اور کفر کے زمانہ کی دو چیزیں لوگوں میں موجود ہیں) ① نسب پر طعن کرنا ② میت پر نوحہ و ماتم کرنا۔" (مسلم)

فائدہ: ..... نسب پر طعن کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے نسب میں اس طرح عیب جوئی کی جائے کہ فلاں شخص کا باپ برا تھا اور فلاں شخص کا دادا کمتر تھا۔ "نوحہ" کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے تو اس پر واویلا کیا جائے اور میت کی اچھی خصلتیں رو رو کر اس طرح بیان کی جائیں کہ ہائے وہ کتنا بہادر تھا ہائے وہ ایسا تھا، اور ہائے وہ ویسا تھا۔ (از مظاہر)

(۹/ ۳۱۸۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ رَنَّ إِبْلِيسُ رَنَّةً اجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ جُنُودُهُ فَقَالَ آيِسُوا أَنْ تَرُدُّوا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَى الشِّرْكِ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَلٰكِنِ افْتِنُوهُمْ فِي دِينِهِمْ وَأَفْشُوا فِيهِمُ النَّوْحَ. رواه أحمد بإسناد حسن

ترجمہ: ..... "حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح فرمایا ابلیس بہت زور سے رویا تو اس کے سارے لشکری اس کے پاس جمع ہوئے ابلیس نے اپنے لشکر کو کہا: اس بات سے تو اب مایوس ہو جاؤ کہ تم محمد (ﷺ) کی امت کو آج اس دن کے بعد دوبارہ شرک کی طرف لوٹا سکو گے لیکن ان کو دین کے بارے میں فتنہ میں ڈالو اور ان میں نوحہ کرنے کو پھیلا دو۔" (احمد)

فائدہ: ..... مطلب یہ ہے کہ ان کو مسلمان رہتے ہوئے غیر شرعی اور ناجائز امور میں مبتلا کر دو جن میں نوحہ بھی ہے۔

(۱۰/ ۳۱۸۷) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَانِ مَلْعُونَانِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ وَرَنَّةٌ عِنْدَ مُصِيبَةٍ. رواه البزار ورواته ثقات

ترجمہ: ..... "حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا و آخرت میں دو قسم کی آوازیں ملعون (اللہ کی رحمت سے دور) ہیں ایک خوشی اور نعمت کے وقت بانسری کی آواز اور دوسرے مصیبت کے وقت چیخ و پکار کی آواز۔" (بزار)

(۱۱/ ۳۱۸۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصَلِّي الْمَلَائِكَةُ عَلَى نَائِحَةٍ وَلَا مُرِنَّةٍ. رواه أحمد وإسناده حسن إن شاء الله

ترجمہ: ..... "حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس عورت کے لیے دعاء رحمت اور استغفار

نہیں کرتے جو نوحہ کرنے والی اور چیخ و پکار کرنے والی ہو۔" (احمد)

(۱۲/ ۳۱۸۹) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ الْفَخْرُ فِي الأحساب والطعن في الْأَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بالنجوم والنياحة وَقَالَ النائحة إِذَا لَمْ تتب قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سربال من قطران ودرع من جرب. رواه مسلم وابن ماجه ولفظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّيَاحَةُ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَإِنَّ النَّائِحَةَ إِذَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتُبْ قَطَعَ اللّٰهُ لَهَا ثِيَابًا مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ۔

[القطران بفتح القاف وكسر الطاء قَالَ ابن عباس هُوَ النحاس المذاب وَقَالَ الحسن هُوَ قطران الإبل وقيل غير ذلك]

ترجمہ:...... "حضرت ابو مالک اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانہ جاہلیت کی چار باتیں (ایسی ہیں) جنہیں میری امت کے کچھ لوگ نہیں چھوڑیں گے۔ ① حسب پر فخر کرنا۔ ② نسب پر طعن کرنا۔ ③ ستاروں کے ذریعہ پانی مانگنا۔ ④ نوحہ کرنا۔ نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نوحہ کرنے والی عورت نے اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کی تو وہ قیامت کے دن اس حال میں کھڑی ہوگی کہ اس کے جسم پر قطران اور خارش کا کرتا ہوگا۔" (مسلم، ابن ماجہ)

فائدہ:...... "حسب" ان خصلتوں کو کہتے ہیں جو اگر انسان کے اندر موجود ہوں تو وہ ان کی موجودگی کی وجہ سے اپنے کو بہتر و اچھا سمجھتا ہے جیسے شجاعت و بہادری اور فصاحت وغیرہ "ستاروں کے ذریعے پانی مانگنے" سے مراد یہ ہے کہ ستاروں کی تاثیر پر بارش کی امید رکھنا یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں ستارہ اگر فلاں منزل میں داخل ہوا تو بارش ہو جائے گی۔ اور یہ کہنا کہ فلاں ستارہ کے فلاں منزل میں داخل ہونے کی وجہ سے بارش ہوئی یہ حرام ہے بلکہ یہ کہنا واجب ہے کہ محض اللہ کے فضل و کرم سے بارش ہوئی۔

"قطران" کولتار کی طرح ایک دوا کا نام ہے جو سیاہ اور بدبودار ہوتی ہے اور "ابہل" درخت سے جسے ہوبیر بھی کہا جاتا ہے نکلتی ہے، اسے اس اونٹ کے جسم پر ملتے ہیں جسے خارش ہو جاتی ہے، چوں کہ اس کے اندر حرارت اور گرمی زیادہ ہوتی ہے اس لیے وہ اونٹ کی خارش کو جلا دیتی ہے اس کا ایک خاص اثر یہ بھی ہے کہ آگ کا اثر وہ بہت جلدی قبول کرتی ہے اور جلد ہی بھڑک اٹھتی ہے، ارشاد گرامی کے اس آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ نوحہ کرنے والی عورت اپنے اس برے فعل سے توبہ کیے بغیر اگر مر گئی تو قیامت کے دن اس کے جسم پر خارش مسلط کی جائے گی پھر اس پر قطران ملی جائے گی تا کہ اس کی خارش میں اور زیادہ سوزش اور جلن پیدا ہو اور زیادہ تکلیف پہنچے، اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے آمین۔ (از مظاہر)

(۱۳/ ۳۱۹۰) وَرُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النائحة والمستمعة. رواه أبو داود وليس في إسناده من ترك ورواه البزار والطبراني فزادا فيه وَقَالَ لَيْسَ للنساء في الجنازة نصيب

ترجمہ:...... "حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ ایک نوحہ کرنے والی عورت پر اور دوسرے (قصداً نوحہ کرنے والی عورت کے پاس بیٹھ کر اس کے نوحہ کو پسند کرتے ہوئے) نوحہ سننے والی ہو۔ (ابوداؤد، بزار، طبرانی)

ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ عورتوں کے لیے جنازہ میں کوئی حصہ نہیں (یعنی میت کو رخصت کرنا، قبرستان جانا، دفن میں شریک ہونا وغیرہ عورتوں کے لیے نہیں ہے)۔"

(۱۵/ ۳۱۹۱) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيْبٌ وَفِي أرض غربة لأبكينه بكاء يتحدث عنه فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ للبكاء عَلَيْهِ إِذْ أقبلت المرأة تُرِيْدُ أَنْ تساعدني فاستقبلها رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أتريدين أن تدخلي الشيطان بيتا أخرجه الله منه فكففت عن البكاء فَلَمْ أبك. رواه مسلم

ترجمہ:...... "حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (میرے خاوند) حضرت ابوسلمہؓ کا انتقال ہوا تو میں نے کہا ابوسلمہ مسافر تھے اور سفر کی حالت میں انتقال کر گئے میں بھی ان کے لیے ایسا روؤں گا کہ میرا رونا بیان کیا جائے گا (یعنی لوگوں میں چرچا ہوگا کہ اُمّ سلمہؓ اتنا روئیں کہ کوئی بھی اتنا نہ رویا) چنانچہ میں رونے کی تیاریوں میں مصروف تھی کہ اچانک ایک عورت آئی جو (رونے میں میرے ساتھ شریک ہو کر) میری مدد کرنا چاہتی تھی اتنے میں رسول اللہ ﷺ اس کے سامنے آگئے اور فرمانے لگے: کیا تمہارا یہ ارادہ ہے کہ شیطان کو اس گھر میں داخل کرو جس گھر سے اللہ تعالیٰ نے اسے نکالا ہے۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد سن کر میں رونے سے رک گئی اور پھر میں (اس طرح) نہ روئی (جس کی شریعت نے ممانعت کی ہے)۔" (مسلم)

(١٦/ ٣١٩٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قتل زيد بْنِ حَارِثَة وجعفر بن أَبِي طَالب وَعبدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعرف فِيْهِ الْحُزْن. قَالَتْ وَأَنَا أطلع من شق الْبَاب وَأَتَاهُ رَجُل فَقَالَ أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ نساء جعفر وذكر بكاءهن فَأمر أَنْ ينهاهن فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتَى فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنِيْ أَوْ غَلَبْنَنَا فَزَعَمَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فاحث فِيْ أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَقُلْتُ أرغم اللّٰه أنفك فَوَاللّٰهِ مَا أَنْتَ بفاعل وَلَا تركت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ العنا. رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس (غزوۂ موتہ میں) حضرت زید بن حارثہ اور حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کی شہادت کی اطلاع آئی تو آپ (مسجد میں) بیٹھ گئے آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر رنج وغم کے آثار نمایاں تھے اور میں (آپ کی کیفیت) دروازہ کے سوراخ سے دیکھے جارہی تھی کہ اتنے میں ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! جعفرؓ کے گھر کی عورتیں اس اس طرح کر رہی ہیں اور ان کے رونے کا ذکر کیا، نبی کریم ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ جا کر انہیں منع کر دے۔ وہ چلا گیا (اور جا کر منع کیا اور کچھ دیر بعد) واپس آ کر بتایا کہ اللہ کی قسم! وہ عورتیں ہم پر غالب آگئیں (یعنی وہ ہمارا کہنا نہیں مان رہی ہیں) حضرت عائشہؓ کا گمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) فرمایا کہ "ان کے منہ میں مٹی ڈالو" حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں اس شخص سے کہنے لگی کہ اللہ تمہاری ناک خاک آلود کرے تم (سختی کے ساتھ ان عورتوں کو) نہ ہی روک سکے اور رسول اللہ ﷺ کو رنج پہنچانے کا سبب بنے۔" (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... "ان کے منہ میں مٹی ڈالو" کا مطلب یہ ہے کہ کنایہ ہے اس بات سے کہ ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو، کیوں کہ شدید رنج وغم کی وجہ سے جزع فزع کی حالت میں نصیحت ان پر کارگر نہیں ہو رہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قول کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو شدید رنج ہوا کہ وہ عورتیں گناہ کبیرہ میں مبتلا ہیں اور منع کرنے کے باوجود رونے سے باز نہیں آرہی ہیں، اگر تم ڈانٹ ڈپٹ کر اور سختی کے ساتھ ان عورتوں کو اس فعل سے روک دیتے تو نبی کریم ﷺ کو یہ شدید روحانی اذیت نہ پہنچتی۔ (از مظاہر)

(١٧/ ٣١٩٣) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ إِذْ حضر إِذَا أَنَا مِتُّ فَلَا يُؤْذَنْ عَلَيَّ أَحَدٌ إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَّكُوْنَ نَعْيًا وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّعْيِ. رواه الترمذي وَقَالَ حديث حسن وذكره رزين فزاد فِيْهِ فَإِذَا مِتُّ فَصَلُّوْا عَلَيَّ وَسُلُّوْنِيْ إِلٰى رَبِّيْ سَلًّا. ورواه ابن ماجه إِلَّا أَنَّهُ قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ إِذَا مَاتَ لَهُ الْمَيِّتُ قَالَ لَا تُؤْذِنُوْا بِهِ أَحَدًا إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَّكُوْنَ نَعْيًا إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بأذني هاتين يَنْهٰى عَنِ النعي

ترجمہ:...... "حضرت حذیفہؓ نے اپنے انتقال کے وقت وصیت فرمائی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو کوئی میری موت کا اعلان نہ کرے مجھے ڈر ہے کہ یہ نعی نہ ہو۔ جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نعی سے منع فرماتے تھے۔ ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے (کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا:) جب میں مر جاؤں تو مجھے آہستہ سے (کسی کو خبر کیے بغیر) میرے رب کے پاس بھیج دینا، اور ایک روایت میں ہے۔

حضرت حذیفہ ؓ کا کوئی قریبی عزیز انتقال کر جاتا تو فرماتے اس کی موت کا کسی کو نہ بتاؤ مجھے ڈر ہے کہ اس کی موت کی خبر نعی میں داخل نہ ہو۔ میرے ان دو کانوں نے رسول اللہ ﷺ کو نعی سے منع کرتے ہوئے سنا۔" (ترمذی، رزین، ابن ماجہ)

(۱۸/ ۳۱۹۴) وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّعْيِ وَقَالَ إِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَإِنَّهُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ والنعي أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ. رواه الترمذي مرفوعا وقال غريب ورواه من طريق أخرى قال نحوه ولم يرفعه ولم يذكر فيه والنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ وَقَالَ وَهٰذَا أصح وَقَدْ كره بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ النعي والنعي عندهم أَنْ يُنَادى فِي النَّاسِ أَنَّ فُلَانًا مات ليشهدوا جنازته وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا بَأْسَ أَنْ يَعْلَمَ الرَّجُلُ أَهْلَ قرابته وإخوانه انتهى

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نعی سے منع فرماتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا: نعی سے بچنا کہ یہ جاہلیت کا عمل ہے۔ حضرت عبداللہ ؓ فرماتے کہ نعی سے معنی ہیں میت کی موت کی خبر دینا۔" (ترمذی)

فائدہ:...... عرب میں عادت تھی کہ جب کسی شریف کا انتقال ہو جاتا یا وہ قتل کیا جاتا تو کسی سوار کو قبائل میں اس کی خبر مرگ دینے کے لیے بھیجتے تھے، اس خبر کو نعی کہتے ہیں۔ حافظ منذری رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں: بعض اہل علم نے اس نعی کو مکروہ قرار دیا ہے اور اس کا مطلب ان کے نزدیک یہ ہے کہ لوگوں میں اعلان کرنا کہ فلاں کا انتقال ہو گیا تا کہ وہ اس کے جنازہ میں شریک ہوں۔ اور بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ میت کے اہل قرابت، رشتہ داروں کو اور اس کے بھائیوں کو اطلاع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (الترغیب)

(۱۹/ ۳۱۹۵) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا طعن عولت عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَ لَهَا عمر يَا حَفْصَةُ أَمَا سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ المعول عَلَيْهِ يعذب قَالَتْ بَلٰى رواه ابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ کو جب نیزہ مارا گیا، حضرت حفصہ (جو آپ کی بیٹی تھیں) زور زور سے روئیں حضرت عمر ؓ نے ان کو فرمایا: اے حفصہ! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے نہ سنا: جس (میت) پر زور زور سے رویا جاتا ہے اس کو عذاب کیا جاتا ہے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا جی ہاں! بالکل سنا ہے۔" (صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... یعنی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حدیث تو معلوم تھی مگر غم کی شدت میں اس سے ذہول ہو گیا تھا جس کی وجہ سے وہ زور سے روئیں لیکن حضرت عمر ؓ کے یاد دلانے پر حدیث پاک یاد آ گئی اور رونا چھوڑ دیا۔ سبحان اللہ! کیسا مقدس باپ تھا اور کیسی اس کی مقدس بیٹی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کا اتباع نصیب فرمائے۔

صاحب مظاہر نے لکھا ہے کہ علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے "شرح الصدور" میں لکھا ہے کہ اس بارے میں اختلافی اقوال ہیں کہ آیا میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے یا نہیں؟ چنانچہ اس سلسلہ میں سب اقوال کو اس طرح سلسلہ وار نقل کیا ہے۔

پہلا قول: یہ حدیث اپنے ظاہری الفاظ و مفہوم کے مطابق مطلق ہے، میت پر چلا چلا کر رونے اور نوحہ کرنے کی وجہ سے میت کو عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے حضرت عمر اور ابن عمر ؓ کی یہی رائے ہے۔

دوسرا قول: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے مطلقاً عذاب نہیں ہوتا۔

تیسرا قول: عذاب کا تعلق میت کو اپنی حالت سے ہے یعنی میت کو اس وقت عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے جبکہ اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہوتے ہیں اور وہ عذاب ان کے رونے کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ مردہ کو اپنے گناہوں اور برے اعمال کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ

دونوں قول حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہیں۔

چوتھا قول: یہ حدیث اور وعید خاص طور پر اس شخص کے بارے میں ہے جس کے ہاں نوحہ کا رسم ورواج ہو امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہی مسلک ہے۔

پانچواں قول: یہ حدیث اور یہ وعید خاص طور پر اس شخص کے بارہ میں ہے جو نوحہ کرنے کے لیے وصیت کر جائے۔ یعنی اپنے وارثوں سے کہہ جائے کہ میرے مرنے کے بعد نوحہ کیا جائے تو اسے اس کے گھر والوں نے رونے اور نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے کیوں کہ یہ اسی کا فعل ہے۔

چھٹا قول: یہ اس شخص کے بارے میں ہے جو نوحہ نہ کرنے کی وصیت نہ کر کے جائے۔ اگر اس کو اپنے گھر والوں کے بارے میں خیال ہو کر وہ میرے مرنے کے بعد نوحہ کریں گے تو اسے اپنے گھر والوں کو نوحہ نہ کرنے کی وصیت کرنا واجب ہوگا۔

ساتواں قول: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب اس وقت ہوتا ہے جب کہ وہ میت کی ان باتون کو بیان کر کے روئیں جو شرعی طور پر فی نفسہٖ بری ہیں جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی مرجاتا تھا تو لوگ یہ کہہ کر روتے تھے اے اولاد کو یتیم کرنے والے اے عورتوں کو بیوہ کرنے والے اے گھروں کو خراب کرنے والے۔

آٹھواں قول: یہ ہے کہ عذاب سے مراد اہل میت کے مذکورہ بالا طریقہ سے بیان کر کے رونے کی وجہ سے میت پر ملائکہ کا غصہ ہونا ہے۔

نواں قول: یہ ہے کہ جب اہل میت غلط طریقے سے روتے ہیں اور اس بارہ میں غیر شرعی روش اختیار کرتے ہیں تو اس کی وجہ سے میت کو شدید روحانی اذیت پہنچتی ہے اور اسے رنج ہوتا ہے کہ اس کو عذاب سے تعبیر کیا اس سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو زندگی میں بھی اپنے اعزہ واقارب کو میت پر چلا چلا کر رونے سے منع کرنا چاہیے اور اپنے لیے وصیت نامہ میں لکھ دینا چاہیے کہ مجھ پر نوحہ نہ کیا جائے۔

(۳۱۹۶/۲۰) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ، رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی (غمی اور موت کے موقع پر) اپنے رخساروں پر طمانچے مارے، اور منہ پیٹے اور گریبان پھاڑے اور اہل جاہلیت کے طریقہ پر واویلا کرے وہ ہم میں سے نہیں (یعنی وہ ہمارے طریقے پر نہیں ہے)۔" (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۳۱۹۷/۲۱) وَعَنْ أَبِي بردة قَالَ وجع أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَأْسه فِي حجر امرأة من أهله فَأَقْبلت تصيح برنة فَلَمْ يستطع أن يرد عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِيءَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برىء مِنَ الصالقة والحالقة والشاقة. رواه البخاري ومسلم وابن ماجه والنسائي إلا أنه قال أبرأ إليكم كما برىء رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا من حلق ولا خرق ولا صلق۔

[الصالقة الَّتِي ترفع صوتها بالندب والنياحة۔ والحالقة الَّتِي تحلق رأسها عِنْدَ الْمُصِيبَة۔ والشاقة الَّتِي تشق ثوبها]

ترجمہ:...... "حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو سخت تکلیف اور بیماری پیش آئی (دوسری روایت میں اس کا ذکر ہے) اور ان کا سر ان کی بیوی کی گود میں تھا تو بیوی (ام عبداللہ) بلند آواز سے اور نے کے ساتھ رونے لگیں، حضرت ابو موسیٰ (اس وقت تو بیماری اور تکلیف کی وجہ سے) ان کو روک نہ سکے، جب ہوش آیا تو فرمایا: میں اس سے بری اور بے تعلقی ظاہر فرمائی ہے اس سے جو

کوئی عورت (موت اور غمی کے موقع پر) چلانے والی، اور سر منڈانے والی اور کپڑے پھاڑنے والی ہو۔ (یعنی جاہلیت کے طریقہ پر اظہارِ غم و ماتم کرے)۔" (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، نسائی)

(۲۲/ ۳۱۹۸) وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ التَّابِعِيِّ عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَخْمِشَ وَجْهًا وَلَا نَدْعُوَ وَيْلًا وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَلَا نَنْشُرَ شَعْرًا. رواه أبو داؤد

ترجمہ: ..... "حضرت اُسید بن ابی اُسید تابعی، بیعت کرنے والی ایک صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے جو اچھی اور عمدہ باتوں کا عہد لیا تھا اس میں یہ بھی تھا کہ ہم (کسی کی موت اور غم پر) چہرہ کو نہ نوچیں گی اور نہ واویلا کریں گی اور اور نہ گریبان پھاڑیں گی اور نہ بالوں کو پھیلائیں گی نہ بکھیریں گی۔" (ابوداؤد)

(۲۳/ ۳۱۹۹) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْخَامِشَةَ وَجْهَهَا وَالشَّاقَّةَ جَيْبَهَا وَالدَّاعِيَةَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ. رواه ابن ماجه وابن حبان في صحيحه

ترجمہ: ..... "حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت پر لعنت فرمائی جو اپنے چہرہ کو نوچے اور اپنے گریبان کو پھاڑے اور واویلا کرے (موت اور ہلاکت کو دعوت دے)۔" (ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

## عورت کے لیے شوہر کے علاوہ کسی کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے پر وعید

(۱/ ۳۲۰۰) عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خَلُوقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ أَمَا وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. رواه البخاري ومسلم وغيرهما

ترجمہ: ..... "حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں اُمّ حبیبہؓ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ کے پاس گئی جب ان کے والد حضرت ابوسفیانؓ کا انتقال ہو گیا تھا انہوں نے خوشبو منگوائی جس میں خلوق (خاص قسم کی خوشبو جو زعفران سے بنتی ہے) کی زردی بھی تھی لونڈی نے اس کو تیل میں ملا کر ان کے رخساروں پر لگائی۔ پھر اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی کوئی حاجت نہ تھی سوائے اس کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے منبر پر یہ ارشاد سنا: جو بھی عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے یہ درست نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے ہاں اپنے شوہر کا سوگ چار مہینہ دس دن تک کیا جائے۔ حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: پھر میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جس وقت ان کے بھائی کا انتقال ہوا تھا، انہوں نے (بھی) خوشبو منگوائی اس میں سے خوشبو لگائی۔ پھر فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی، سوائے اس کے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے سنا۔ جو بھی عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے یہ درست نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ ہاں اپنے شوہر کا سوگ چار مہینہ دس دن تک کرے۔" (بخاری، مسلم وغیرہما)

## یتیم کا مال ناحق کھانے پر وعید

(۵/ ۳۳۰۱) وَعَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَوْمٌ مِنْ قُبُوْرِهِمْ تَأَجَّجُ أَفْوَاهِهِمْ نَارًا فَقِيْلَ مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا (النِّسَاء:۱۰) رواه أبويعلى ومن طريقه ابن حبان في صحيحه من طريق زياد بن المنذر أبي الجارود عن نافع بن الحارث وهما واهيان متهمان عن أبي برزة

ترجمہ:...... "حضرت ابوبرزہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگ اپنی قبروں سے اس حال میں اٹھائے جائیں گے کہ ان کے منہ سے آگ بھڑک رہی ہوگی، پوچھا گیا: یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ جس کا ترجمہ یہ ہے: "جو لوگ کہ کھاتے ہیں مال یتیموں کا ناحق، وہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھر رہے ہیں"۔" (ابویعلی، صحیح ابن حبان)

## مردوں کو قبروں کی زیارت کی ترغیب

## اور عورتوں کے لیے قبروں کی زیارت اور جنازوں کے ساتھ جانے پر وعید

(۱/ ۳۳۰۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبر أمه فبكى وأبكى من حوله فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ واستأذنته فِيْ أَنْ أَزُوْرَ قبرها فَأَذِنَ لِيْ فزوروا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تذكر الْمَوْتَ.
رواه مسلم وغيره

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ اپنی والدہ محترمہ کی قبر پر تشریف لے گئے تو آپ روئے اور ان لوگوں کو بھی رلایا جو آپ کے ہمراہ تھے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اس بات کی اجازت چاہی تھی کہ اپنی والدہ کے لیے مغفرت طلب کروں، مگر مجھے اس کی اجازت نہیں دی گئی، پھر میں نے اپنے رب سے اس بات کی اجازت مانگی کہ اپنی والدہ کی قبر پر حاضری دوں تو مجھے اس کی اجازت عطا کی گئی لہٰذا تم قبروں پر جایا کرو، کیوں کہ قبروں پر جانا موت کو یاد دلاتا ہے۔" (مسلم)

فائدہ:...... نبی کریم ﷺ کے والدین کے اسلام کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں رسالے تصنیف کیے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے والدین کے اسلام کو دلائل سے ثابت کیا ہے، پھر اس کی بھی تین صورتیں بیان کی ہیں: ①...... یا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر قائم تھے، ②...... یا انہیں اسلام کی دعوت ہی نہیں پہنچی تھی اور وہ ایام فترت میں تھے، یعنی زمانۂ نبوت سے پہلے ہی ان کا انتقال ہوگیا تھا۔ ③...... یا اللہ تعالیٰ نے انہیں نبی کریم ﷺ کی دعا سے (معجزہ کے طور پر) اتنی دیر کے لیے زندہ کردیا تھا کہ وہ نبی کریم ﷺ پر ایمان لے آئے تھے، جبکہ بعض علماء نے اس مسئلہ کی نزاکت کے پیش نظر سکوت اور خاموشی اختیار کی ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے، وہی بہتر جانتا ہے۔ (ماخوذ از مظاہر)

(۲/ ۳۳۰۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فزوروا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ. رواه ابن ماجه بإسناد صحيح

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا اب (اجازت دیتا ہوں کہ) تم قبروں کی زیارت کرلیا کرو کیوں کہ (اس کا یہ فائدہ ہے کہ) اس سے دنیا کی بے رغبتی اور آخرت کی یاد اور فکر

پیدا ہوتی ہے۔" (ابن ماجہ)

(۵/ ۳۳۰۴) وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ. رواه التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قَالَ الْحَافِظُ قَدْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ نَهَى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ نَهْيًا عَامًا لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ثُمَّ أَذِنَ لِلرِّجَالِ فِي زِيَارَتِهَا وَاسْتَمَرَّ النَّهْيُ فِي حَقِّ النِّسَاءِ وَقِيلَ كَانَتِ الرُّخْصَةُ عَامَّةً وَفِي هٰذَا كَلَامٌ طَوِيلٌ ذَكَرْتُهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْكِتَابِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

ترجمہ:...... "حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا۔ اب محمد ﷺ کو ان کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت ہوگئی، لہٰذا قبروں کی زیارت کیا کرو کہ یہ آخرت کو یاد دلاتی ہے۔" (ترمذی)

فائدہ:...... شروع میں جب تک توحید پوری طرح راسخ نہیں ہوئی تھی اور شرک سے نکلے ہوئے تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا اس وقت نبی کریم ﷺ نے قبروں کی زیارت سے منع فرمادیا تھا تاکہ لوگ پھر دوبارہ شرک اور قبر پرستی میں ملوث نہ ہو جائیں لیکن جب توحید پوری طرح راسخ ہوگئی اور ہر قسم کے شرک جلی اور خفی سے دلوں میں نفرت پیدا ہوگئی تو نبی کریم ﷺ نے قبروں کی زیارت کی اجازت دے دی اور اس سے بھی مقصود یہ ہے کہ دنیا کی بے رغبتی اور آخرت کی یاد تازہ ہو، پھر علماء کا اختلاف ہے کہ ممانعت کے بعد جو قبروں کی زیارت کی اجازت ہوئی اس میں عورتوں کے لیے بھی اجازت ہوگئی یا عورتوں کے لیے ممانعت بدستور باقی ہے (بعض علماء کی رائے ہے کہ اجازت سب کے لیے عام ہے) لہٰذا اس سلسلہ میں صحیح مسئلہ یہ ہے کہ عورتوں کے لیے نبی کریم ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کی تو اجازت ہے مگر دوسری قبروں پر جانا درست نہیں جیسا کہ اگلی روایت میں صراحۃً آ رہا ہے۔

(۶/ ۳۳۰۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن زائرات الْقُبُورِ والمتخذين عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ والسرج. رواه أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وحسنه وَالنَّسَائِيُّ وابن حبان في صحيحه كلهم من رواية أبي صالح عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ الْحَافِظُ وَأَبُوصَالِحٍ هٰذَا هُوَ باذام وَيُقَالُ باذان مكي مولى أم هانىء وَهُوَ صاحب الْكَلْبِيِّ قِيلَ لَمْ يسمع من ابن عَبَّاسٍ وتكلم فِيهِ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُمَا

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت پر جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی اور ان لوگوں پر جو قبروں پر مسجدوں کو بنانے والے اور ان پر چراغاں کرنے والے ہوں۔" (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، صحیح ابن حبان)

(۷/ ۳۳۰۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ. رواه التِّرْمِذِيُّ وابن ماجه أيضا وابن حبان في صحيحه كلهم من رواية عمر بن أبي سلمة وَفِيهِ كَلَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حديث حسن صحيح

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر زیادہ جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔" (ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان)

فائدہ:...... عورتوں میں صبر و تحمل کی کمی اور رونے دھونے کی زیادتی کی وجہ سے ان کا قبروں پر جانا پسند نہیں کیا گیا۔

(۸/ ۳۳۰۷) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بن عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قبرنا مع رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي مَيِّتًا فَلَمَّا فَرَغْنَا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْصَرَفْنَا مَعَهُ فَلَمَّا حَاذَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابَهُ وَقَفَ فَإِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ مُقْبِلَةٍ قَالَ أَظُنُّهُ عرفها فَلَمَّا ذَهَبَتْ إِذَا هِيَ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرَجَكِ يَا فَاطِمَةُ مِنْ بَيْتِكِ قَالَتْ أَتَيْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ

فَرَحَمْتُ إِلَيْهِمْ مَيِّتَهُمْ أَوْ عَزَّيْتَهُمْ بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى فَقَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِيْهَا مَا تَذْكُرُ. قَالَ لَوْ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى فَذَكَرَ تَشْدِيْدًا فِيْ ذٰلِكَ قَالَ فَسَأَلْتُ رَبِيْعَةَ بْنَ سَيْفٍ عَنِ الْكُدَى فَقَالَ الْقُبُوْرُ فِيْمَا أَحْسَبُ. رواه أَبُوْدَاوُد وَالنَّسَائِيْ بِنَحْوِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيْ آخِرِهِ فَقَالَ لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَرَاهَا جَدُّ أَبِيْكِ۔ [وَرَبِيْعَة هٰذَا من تابعي أهل مصر فِيْهِ مقال لايقدح فِيْ حسن الإِسْنَاد۔ الكُدَى بِضَمِّ الكاف وبالدال المُهْمَلَة مقصورًا هُوَ المقابر]۔

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص" فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک میت کی تدفین کی جب ہم تدفین سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے، جب رسول اللہ ﷺ (واپسی میں) اس میت کے گھر کے دروازہ کے سامنے آئے تو رک گئے اتنے میں وہاں سے ایک عورت آرہی تھی میرا گمان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو پہچان لیا تھا، جب وہ چلی گئی تو (معلوم ہوا کہ) وہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: اے فاطمہ! تمہیں اپنے گھر سے کس چیز نے نکالا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں میت کے گھر والوں کے پاس تعزیت کے لیے آئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ممکن ہے کہ تم قبرستان بھی ان کے ساتھ گئی ہوں گی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کی پناہ! (عورتوں کے قبرستان جانے کے بارے میں وعید) جو آپ ذکر فرماتے ہیں میں آپ سے خوب سن چکی تھی (پھر کیسے قبرستان جا سکتی تھی؟) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ قبرستان پہنچ جاتیں اس بارے میں آپ ﷺ نے تشدید اور سخت وعید ذکر فرمائی، ایک روایت میں اس وعید کا ذکر ہے جو آپ نے فرمائی وہ یہ کہ اگر تم ان کے ساتھ قبرستان چلی جاتیں تو تم اس وقت تک جنت نہ دیکھتیں جب تک تمہارے والد کے دادا نہ دیکھ لیتے۔" (ابوداؤد، نسائی)

## ظالمین کی قبروں اور شہروں اور ان کی ہلاکت کی جگہوں پر ان پر آئے ہوئے عذاب سے غفلت برتتے ہوئے گزرنے پر وعید

(۱/ ۳۳۰۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ يَعْنِيْ لَمَّا وَصَلُوا الْحِجْرَ دِيَارَ ثَمُوْدَ لَاتَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَإِنْ لَمْ تَكُوْنُوا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ لَايُصِيْبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ. رواه الْبُخَارِيْ وَمُسْلِم

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمر" سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا: جب وہ مقام حجر قوم ثمود کے گھروں تک پہنچے ان لوگوں کے (علاقہ میں) جن کو عذاب دیا گیا روتے ہوئے ہی داخل ہو اگر روتے نہیں تو ان کے علاقہ میں داخل نہ ہونا کہ کہیں وہ عذاب تمہیں نہ پہنچ جائے جو عذاب ان پر آیا تھا۔" (بخاری، مسلم)

(۲/ ۳۳۰۹) وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ لَاتَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ أَنْ يُصِيْبَكُمْ مَا أَصَابَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ ثُمَّ قَنَعَ رَأْسَهُ وَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى أَجَازَ الْوَادِيْ

ترجمہ:...... "جب نبی کریم ﷺ کا گزر مقام حجر پر سے ہوا تو ارشاد فرمایا: ان لوگوں کے گھروں میں جنہوں نے (کفر و شرک کر کے اور نبی کی دعوت کو ٹھکرا کر) اپنی جانوں پر ظلم کیا داخل نہ ہونا کہ وہ عذاب جو ان کو پہنچا وہ تم کو بھی پہنچ جائے سوائے اس کے کہ تم روتے ہوئے داخل ہو، پھر نبی کریم ﷺ نے اپنا سر مبارک ڈھانک لیا اور تیزی کے ساتھ آپ اس وادی سے پار ہوئے۔" (بخاری، مسلم)

# عذاب قبر اور نعمت قبر اور منکر و نکیر علیہما السلام کے سوالات کا بیان

(۳/ ۳۲۱۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقَالَ نَعَمْ! عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ فَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد صَلَّى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور اس نے قبر کے عذاب کا ذکر کیا اور پھر اس نے حضرت عائشہؓ سے کہا: (عائشہ!) اللہ تمہیں عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عذاب قبر کے متعلق دریافت کیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! قبر کا عذاب حق ہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کوئی نماز پڑھی ہو اور قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔" (بخاری، مسلم)

(۴/ ۳۲۱۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَوْتٰى لَيُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ حَتّٰى إِنَّ الْبَهَائِمَ لَتَسْمَعُ أَصْوَاتَهُمْ، رواه الطبراني في الكبير بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (بعض) مردوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے یہاں تک کہ جانور ان کی آوازوں کو سنتے ہیں۔" (طبرانی، کبیر)

(۵/ ۳۲۱۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ لَاتدافنوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ، رواه مسلم

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم اپنے مُردوں کو دفن نہ کر سکو گے میں اللہ سے دعا کرتا کہ تم کو قبر کا عذاب سنا دے۔" (مسلم)

(۶/ ۳۲۱۳) وَعَنْ هَانِيءٍ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا وَقَفَ عَلٰى قَبْرٍ يَبْكِيْ حَتّٰى يَبُلَّ لحيته فَقِيْلَ لَهُ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تبكي وتذكر الْقَبْرَ فتبكي فَقَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْقَبْرُ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ قَالَ وَسمعت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا والقبر أفظع مِنْهُ، رواه الترمذي وَقَالَ حديث حسن غريب وَزَاد رزين فِيْهِ مِمَّا لَمْ أره في شيء من نسخ الترمذي۔ قَالَ هَانِيءٌ وَسمعت عُثْمَانَ يُنْشِدُ عَلٰى قَبْرٍ:

فَإِنْ تَنْجُ مِنْهَا تَنْجُ مِنْ ذِيْ عَظِيْمَةٍ ‌ ‌ ‌ وَإِلَّا فَإِنِّيْ لَا أَخَالُكَ نَاجِيًا

ترجمہ:...... "حضرت عثمان بن عفانؓ کے بارے میں حضرت ہانی حضرت عثمانؓ کے آزاد کردہ غلام بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو بہت روتے یہاں تک کہ آنسوؤں سے ان کی ڈاڑھی تر ہو جاتی، ان سے پوچھا گیا (یہ کیا بات ہے؟) کہ آپ جنت دوزخ کو یاد کرتے ہیں تو نہیں روتے اور قبر کی وجہ سے اس قدر روتے ہیں؟ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ قبر آخرت کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے، اگر انسان اس سے نجات پا گیا تو آگے کی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہیں، اور اگر قبر کی منزل سے نجات نہ پا سکا تو اس کے بعد کی منزلیں اور زیادہ سخت اور کٹھن ہیں، نیز رسول اللہ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے کہ: نہیں دیکھا میں نے کوئی منظر مگر یہ کہ قبر کا منظر اس سے زیادہ خوفناک اور شدید ہے ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو قبر پر شعر پڑھتے ہوئے سنا:

فان تنج منها تنج من ذی عظیمة ‌ ‌ ‌ و إلا فإنی لا أخالك ناجیا

ترجمہ:...... "اگر تو اس سے نجات پا جائے تو بڑی مصیبت سے نجات پائے گا ورنہ میں تجھے نجات پانے والا گمان نہیں کرتا"۔ (ترمذی، رزین)

(۷/ ۳۲۱۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي وأبوداود دون قوله فيقال إلى آخره

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مر جاتا ہے تو ہر صبح وشام اس کے سامنے اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے، اگر وہ جنتیوں میں سے ہے تو جنتیوں کے مقام میں سے (اس کا جو مقام ہونے والا ہوتا ہے وہ ہر صبح وشام اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور اس کو دکھلایا جاتا ہے) اور اگر وہ مرنے والا دوزخیوں میں سے ہوتا ہے تو (اسی طرح صبح وشام) دوزخیوں کے مقامات میں سے (اس کا مقام اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے) اور کہا جاتا ہے کہ یہ ہونے والا تیرا مستقل ٹھکانہ ہے (اور یہ اس وقت تک ہوگا) جبکہ اللہ تجھے اپنی طرف قیامت کے دن اٹھائے گا"۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد)

(۸/ ۳۲۱۵) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسلط عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تنينًا تنهشه وتلدغه حَتّٰى تقوم السَّاعة فَلَوْ أَنَّ تنينا مِنْهَا نَفَخَتْ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضْرَاء. رواه أحمد وأبويعلى ومن طريقه ابن حبان في صحيحه كلهم من طريق دراج عن أبي الهيثم

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر پر اس کی قبر میں (۹۹) ننانوے اژدھے مسلط کیے جاتے ہیں جو اس کو نوچتے ہیں اور ڈستے ہیں یہاں تک کہ قیامت قائم ہو، اگر ان میں سے کوئی اژدھا اس زمین پر پھنکار مار دے تو زمین پر سبزہ نہ اُگے"۔ (احمد، ابویعلی، صحیح ابن حبان)

(۹/ ۳۲۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ فِي قَبْرِهِ لَفِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَيُرحبُ لَهُ قبره سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وينور لَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَتَدْرُوْنَ فِيْمَا أنزلت هٰذِهِ الْآيَة: فَإِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْمٰى (طٰه:۱۲۴) قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْمَعِيْشَة الضنك قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ عَذَابُ الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ يُسلط عَلَيْهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تنينا أَتَدْرُوْنَ مَا التنين سَبْعُوْنَ حَيَّةً لِكُلِّ حَيَّةٍ سبع رُؤُوس يلسعونه ويخدشونه إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رواه أبويعلى وابن حبان في صحيحه واللفظ له كلاهما من طريق دراج عن ابن حجيرة عنه

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن اپنی قبر میں سبز باغ میں ہوتا ہے، اس کی قبر اس کے لیے ستر گز کشادہ کردی جاتی ہے اور اس کی قبر چودھویں کے چاند کی طرح روشن کردی جاتی ہے کیا تم جانتے ہو کہ یہ آیت کس بارے میں اتری: فَإِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْمٰى ۝ ترجمہ: "اس کو ملتی ہے گزران تنگی کی اور لائیں گے ہم اس کو قیامت کے دن اندھا" ارشاد فرمایا: کیا جانتے ہو کہ "تنگی کی گزران سے کیا مراد ہے؟" صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: کافر کا عذاب اس کی قبر میں ہوتا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ کافر پر (۹۹) ننانوے تنین مسلط ہوتے ہیں کیا جانتے ہو کہ تنین کیا ہے؟ ستر سانپ، ہر سانپ کے (۷) سات سر ہوتے ہیں جو قیامت تک اس کو ڈستے اور نوچتے رہتے ہیں"۔ (ابویعلی، صحیح ابن حبان)

(۱۰/ ۳۲۱۷) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر فتان الْقَبْرِ فَقَالَ عُمَرُ أترد عَلَيْنَا عُقُوْلُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ كهيئتكم الْيَوْمَ فَقَالَ عمر بِفِيْهِ الْحَجَر. رواه أحمد من طريق ابن لهيعة والطبراني بإسناد جيد

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ قبر کے فرشتے کا ذکر کیا، حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا (اس وقت) ہماری عقلیں ہمیں واپس دے دی جائیں گی؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی! آج کی طرح تمہاری حالت ہوگی حضرت عمرؓ نے عرض کیا (پھر گھبراہٹ کی بات نہیں) اس کو خاموش کر دوں گا۔" (احمد طبرانی)

(۱۱/ ۳۲۱۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تبتلى هذه الأمة في قبورها فكيف بي وأنا امرأة ضعيفة قَالَ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (ابراهیم: ۲۷) رواه البزار ورواته ثقات

ترجمہ:...... "حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس امت کی اس کی قبروں میں آزمائش ہوتی ہے (کہ قبر کا عذاب مؤمن کے لیے آزمائش ہے اس کے گناہوں کا کفارہ ہے) اور میں کمزور عورت ہوں (کیسے برداشت کرسکوں گی؟) رسول اللہ ﷺ نے آیت پڑھ کرسنائی ترجمہ یہ ہے: "مضبوط کرتا ہے اللہ ایمان والوں کو مضبوط باتوں سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔" (بزار)

فائدہ:...... مطلب یہ تھا کہ گھبراؤ مت، اللہ تعالیٰ منکر نکیر کے سوالات کے جوابات میں جمادے گا۔

(۱۲/ ۳۲۱۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وضع في قبره وتولى عنه أصحابه وإنه ليسمع قرع نعالهم إذا انصرفوا أتاه ملكان فيقعدانه فيقولان له ما كنت تقول في هذا النبي محمد فأما المؤمن فيقول أشهد أنه عبد الله ورسوله فيقال له انظر إلى مقعدك من النار أبدلك الله به مقعدا من الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم فيراهما جميعا وأما الكافر أو المنافق فيقول لا أدري كنت أقول ما يقول الناس فيه فيقال لا دريت ولا تليت ثم يضرب بمطرقة من حديد ضربة بين أذنيه فيصيح صيحة يسمعها من يليه إلا الثقلين. رواه البخاري واللفظ له ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (مرنے کے بعد) جب مؤمن بندہ اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (یعنی اس کے ساتھ جنازہ میں آنے والے) واپس چل دیتے ہیں (اور ابھی وہ اتنے قریب ہوتے ہیں کہ) ان کی جوتیوں کی چاپ وہ سن رہا ہوتا ہے تو اسی وقت اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اس کو بٹھاتے ہیں، پھر اس سے پوچھتے ہیں کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ ان کا یہ سوال (رسول اللہ ﷺ) کے متعلق ہوتا ہے، پس جو سچا مؤمن ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ (میں گواہی دیتا رہا ہوں اور اب بھی) میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول برحق ہیں (یہ جواب سن کر) فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ (ایمان نہ لانے کی صورت میں) دوزخ میں جو تمہاری جگہ ہونے والی تھی، ذرا اس کو دیکھ لو اب اللہ نے بجائے اس کے تمہارے لیے جنت میں ایک جگہ عطا فرمائی ہے (اور وہ یہ ہے) اس کو بھی دیکھ لو (یعنی دوزخ اور جنت کے دونوں مقام اس کے سامنے کردیے جائیں گے) چنانچہ وہ دونوں کو ایک ساتھ دیکھے گا۔ اور جو منافق یا کافر ہوتا ہے تو اسی طرح (مرنے کے بعد) اس سے بھی (رسول اللہ ﷺ کے متعلق) پوچھا جاتا ہے کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے تھے؟ (اور اس کو کیا اور کیسا سمجھتے تھے؟) پس وہ منافق کافر کہتا ہے کہ میں ان کے بارے میں خود تو کچھ جانتا نہیں، دوسرے لوگ جو کہا کرتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا (اس کے جواب پر) اس کو کہا جائے گا کہ تو نے نہ تو خود جانا اور نہ (جان کر ایمان لانے والوں کی) تو نے پیروی کی، پھر اس کو لوہے کے گرز سے دونوں کانوں کے درمیان مارا جائے گا جس سے وہ اس طرح چیخے گا کہ جن وانس کے علاوہ اس کے آس پاس کی ہر چیز اس کو چیختا سنے گی۔" (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... حدیث بالا میں صرف ایک سوال کا ذکر ہے جب کہ دوسری احادیث مبارکہ میں تین سوالات کا ذکر ہے۔ چوں کہ مذکورہ سوال ایسا ہے کہ وہ دوسرے دو سوالوں پر بھی حاوی ہے اس لیے یہاں صرف ایک سوال اور اس کے جواب کا ذکر فرمادیا۔ جبکہ دوسری روایات میں

الگ الگ تین سوالات کا ذکر فرما دیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ حدیث مذکور میں جو لفظ "قبر" کا مذکور ہے اس کا مطلب صرف وہ گڑھا نہیں جس میں میت کو دفن کیا جاتا ہے بلکہ ہر سوال ہر مرنے والے سے ہوتا ہے خواہ وہ دریا میں بہا دیا جائے یا اس کے ذرات جلا کر راکھ کر دیے جائیں خواہ گوشت خور جانوروں کے پیٹ میں چلا جائے۔ تیسری بات یہ ہے کہ یہ سوال و جواب اور اس پر عذاب یا راحت ہمیں نظر بھی آئے لیکن یہ سب کچھ براہ راست اور اصلی طور پر روح کے ساتھ ہوتا ہے اور جسم خواہ کہیں ہو اور کسی حال میں تبعاً اس سے متاثر ہوتا ہے، بہر حال! ایمان والے کے لیے اللہ و رسول ﷺ کے ارشادات پر اعتماد اور یقین اور اطمینان ہی اصل ہے۔

(۱۵/ ۳۳۲۰) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ ولما يلحد بعد فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حوله كَأَنَّمَا عَلَى رُؤُوسِنَا الطير وَبِيَدِهِ عود ينكت بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَقَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ حِيْنَ يُقَالُ لَهُ يَا هٰذَا مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِيْنُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ وَفِي رِوَايَةٍ وَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهُ وَمَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ وَمَا يدريك فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كتاب اللّٰهِ وَآمَنْتُ وَصَدَّقْتُ زَادَ فِي رِوَايَةٍ فَذٰلِكَ قوله يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (ابراھیم:۲۷) فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ صدق عَبْدِيْ فافرشوه مِنَ الْجَنَّةِ وألبسوه مِنَ الْجَنَّةِ وافتحوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ فيأتيه من روحها وطيبها ويفسح لَهُ فِي قبره مد بصره وَإِنَّ الْكَافِرَ فذكر موته قَالَ فتعاد روحه فِي جَسَدِهِ ويأتيه ملكان فيجلسانه فَيَقُوْلَانِ من ربك فَيَقُوْلُ هاه هاه لا أدري فَيَقُوْلَانِ ما دينك فَيَقُوْلُ هاه هاه لا أدري فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هاه هاه لا أدري فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ كذب فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وافتحوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّارِ فَيَأْتِيْهِ مِنْ حرها وسمومها وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قبره حَتّٰى تختلف فِيْهِ أضلاعه زَادَ فِي رِوَايَةٍ ثُمَّ يقيض لَهُ أعمى أبكم معه مرزبة من حديد لو ضرب بها جبلا لصار ترابا فيضربه بها ضربة يسمعها من بين المشرق والمغرب إِلَّا الثقلين فيصير ترابا ثُمَّ تعاد فِيْهِ الروح رواه أبوداؤد ورواه أحمد بإسناد رواته محتج بهم في الصحيح أطول من هذا ولفظه قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فذكر مثله إِلَى أَنْ قَالَ فرفع رأسه فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وإقبال مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ ملائكة مِنَ السَّمَاءِ بيض الوجوه كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ معهم كفن من أكفان الجنة وحنوط من حنوط الجنة حَتّٰى يجلسوا منه مد البصر ويجيء ملك الموت عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يجلس عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُوْلُ أيتها النفس الطيبة اخرجي إِلَى مغفرة مِنَ اللّٰهِ ورضوان قَالَ فتخرج فتسيل كما تسيل القطرة من في السقاء فيأخذها فإذا أخذها لم يدعوها في يده طرفة عين حَتّٰى يأخذوها فيجعلوها في ذلك الكفن وفي ذلك الحنوط ويخرج منه كأطيب نفحة مسك وجدت عَلَى وجه الأرض قَالَ فيصعدون بها فلا يمرون عَلَى ملاء مِنَ الملائكة إِلَّا قالوا ما هٰذَا الروح الطيب فَيَقُوْلَانِ فلان ابن فلان بأحسن أسمائه التي كان يسمى بها في الدنيا حَتّٰى ينتهوا بها إِلَى السماء الدنيا فيستفتحون لَهُ فيفتح لَهُ فيشيعه من كل سماء مقربوها إِلَى السماء التي تليها حَتّٰى ينتهى بها إِلَى السماء السابعة فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكتبوا كتاب عَبْدِيْ في عليين وأعيدوه إِلَى الأرض في جسده فيأتيه ملكان فيجلسانه فَيَقُوْلَانِ من ربك فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ ما دينك فَيَقُوْلُ ديني الإسلام فَيَقُوْلَانِ ما هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَيَقُوْلَانِ ما يدريك فَيَقُوْلُ قرأت كتاب اللّٰهِ وَآمَنْتُ بِهِ وصدقته فَيُنَادِيْ مُنَادٍ

مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَدْ صدق عَبْدِیْ فأفرشوہ مِنَ الْجَنَّة وافتحوا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّة. قَالَ فيأتيه من روحها وطيبها ويفسح لَهُ فِي قَبْرِہ مد بَصَرِہ. قَالَ ويأتيه رَجُل حسن الْوَجْه حسن الثِّيَاب طيب الرِّيح فَيَقُوْلُ أبشر بِالَّذِيْ يَسُرك هٰذَا يَوْمك الَّذِيْ كُنْتُ توعد فَيَقُوْلُ مَنْ أَنْتَ فوجهك الْوَجْه الْحسن يجيء بِالْخَيْرِ فَيَقُوْلُ أَنَا عَمَلك الصَّالح فَيَقُوْلُ رب أَقِم السَّاعَة رب أَقِم السَّاعَة حَتّٰى أرجع إِلَى أَهْلِي وَمَالِي وَإِنَّ الْعَبْد الْكَافِر إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاع مِنَ الدُّنْيَا وإقبال مِنَ الْآخِرَة نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَة سود الْوُجُوه مَعَهُم المسوح فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مد الْبَصَر ثُمَّ يجيء ملك الْمَوْت حَتّٰى يجلس عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ أيتها النَّفس الْخَبِيثَة اخْرُجِي إِلَى سخط مِنَ اللّٰهِ وَغَضَب فتفرق فِي جَسَدِهٖ فينتزعها كَمَا ينتزع السفود مِنَ الصُّوف المبلول فيأخذها فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يدعوها فِي يَدِهٖ طرفَة عَيْنٍ حَتّٰى يجعلوها فِي تِلْكَ المسوح وَتخرج مِنْهَا كأنتن جيفَة وجدت عَلَى وَجْهِ الْأَرْض فيصعدون بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلَى ملاء مِنَ الْمَلَائِكَة إِلَّا قَالُوْا مَا هٰذِهِ الرِّيح الْخَبِيثَة فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ ابْن فُلَانٍ بأقبح أَسْمَائِهٖ الَّتِي كَانَ يُسمى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى ينتهى بِهَا إِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فيستفتح لَهُ فَلَا يفتح لَهُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ (الأعراف:۴۰) فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكتبوا كِتَابه فِي سِجِّيْن فِي الْأَرْض السُّفْلَى ثُمَّ تطرح روحه طرحًا ثُمَّ قَرَأَ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ (الحج:۳۱) فتعاد روحه فِي جَسَدِهٖ ويأتيه ملكانه فيجلسانه فَيَقُوْلَانِ لَهُ من رَبك فَيَقُوْلُ هَاه هَاه لَا أَدْرِي قَالَ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا دينك فَيَقُوْلُ هَاه هَاه لَا أَدْرِي۔ قَالَ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُل الَّذِيْ بعث فِيكُمْ فَيَقُوْلُ هَاه هَاه لَا أَدْرِي فينادي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ كذب فأفرشوہ مِنَ النَّارِ وافتحوا لَهُ بَابًا إِلَى النَّار فيأتيه مِنْ حرها وسمومها وَيضيق عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تخْتَلف فِيهِ أضلاعه وَيَأْتِيه رَجُلٌ قَبِيح الْوَجْه قَبِيح الثِّيَاب منتن الرِّيح فَيَقُوْلُ أبشر بِالَّذِيْ يسوؤك هٰذَا يَوْمك الَّذِيْ كُنْتُ تُوعد فَيَقُوْلُ مَنْ أَنْتَ فوجهك الْوَجْه الْقَبِيح يجيء بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ أَنَا عَمَلك الْخَبِيث فَيَقُوْلُ رب لَا تقم السَّاعَة. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ بِمَعْنَاهُ وَزَاد فيأتيه آتٍ قَبِيح الْوَجْه قَبِيح الثِّيَاب منتن الرِّيح فَيَقُوْلُ أبشر بهوان مِنَ اللّٰهِ وَعَذَاب مُقِيم فَيَقُوْلُ بشرك اللّٰه بِالشَّرِّ مَنْ أَنْتَ فَيَقُوْلُ أَنَا عَمَلك الْخَبِيث كُنْتُ بطيئًا عَنْ طَاعَة اللّٰه سَرِيعًا فِي مَعْصِيَته فجزاك اللّٰه شرا ثُمَّ يقيض لَهُ أعمى أَصمّ أبكم فِي يَدِهٖ مِرْزَبَّةٌ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَل كَانَ تُرَابًا فيضربه [ضَرْبَة] فَيَصِيرُ تُرَابًا ثُمَّ يُعِيدُهُ اللّٰهُ كَمَا كَانَ فَيَضْرِبهُ ضَرْبَةً أُخْرَى فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ۔[1]

ترجمہ:...... "حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں (ایک مرتبہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک انصاری شخص کے جنازہ کے لیے نکلے، ہم

---

[1] قَالَ الْبَرَاء ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب مِنَ النَّارِ ويمهد لَهُ من فرش النَّار. قَالَ الْحَافِظ هٰذَا الحَدِيث حَدِيث حسن رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح كَمَا تقدم وَهُوَ مَشْهُور بالمنهال بن عَمْرو عَنْ زاذان عَنِ الْبَرَاء كَذَا قَالَ أَبُوْمُوسَى الْأَصْبَهَانِيّ رَحمَه اللّٰه والمنهال روى لَهُ الْبُخَارِيّ حَدِيثًا وَاحِدًا۔ وَقَالَ ابْن معين الْمنْهَال ثِقَة۔ وَقَالَ أَحْمد الْعجلِيّ كُوفِي ثِقَة۔ وَقَالَ أَحْمد بن حَنْبَل تَركه شُعْبَة على عمد۔ قَالَ عبدالرَّحْمٰن بن أبي حَاتِم لِأَنَّهُ سمع من دَاره صَوت قِرَاءَة بالتطريب وَقَالَ عبداللّٰه بن أَحْمد بن حَنْبَل سَمِعت أبي يَقُوْلُ أَبُوبشر أحب إِلَيّ مِنَ الْمنْهَال وزاذان ثِقَة مَشْهُور إِلَّا انه تكلم فيه وروى لَهُ مُسلم حديثين فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مِنْ طَرِيق الْمنْهَال بِنَحْوِ رِوَايَة أَحْمد ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا حَدِيث صَحِيح الْإِسْنَاد وَقَدْ رَوَاهُ عِيسَى بن الْمسيب عَنْ عدي بن ثَابت عَنِ الْبَرَاء عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذكر فِيهِ اسْم الْملكَيْنِ فَقَالَ فِي ذكر الْمُؤمن فَيرد إِلَى مضجعه فيأتيه مُنكر وَنَكِير يثيران الأَرْض بأنيابهما ويلجفان الأَرْض بشفاههما فيجلسانه ثُمَّ يُقَال لَهُ يَا هٰذَا من رَبك فَذكره وَقَالَ فِي ذكر الْكَافِر فيأتيه مُنكر وَنَكِير يثيران الأَرْض بأنيابهما ويلجفان الأَرْض بشفاههما أصواتهما كالرعد القاصف وأبصارهما كالبرق الخاطف فيجلسانه ثُمَّ يُقَال يَا هٰذَا من رَبك فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِي فينادى من جَانب الْقَبْر لَا دَرَيْت ويضربانه بمرزبة من حَدِيد لَو اجْتمع عَلَيْهَا من بَين الْخَافِقين لم يقلوها يشتعل مِنْهَا قَبره نَارا وَيضيق عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تخْتَلف أضلاعه۔ قَوْله هَاه هَاه هِيَ كلمة تقال فِي الضحك وَفِي الإبعاد وَقَدْ تقال للتوجع وَهُوَ أليق بِمَعْنى الحَدِيث وَاللّٰهُ أعلم

قبر تک پہنچے ابھی تک قبر کھودی نہیں گئی تھی رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم ان کے اردگرد ایسے بیٹھے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہوں۔آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں لکڑی تھی جس سے زمین کو کرید رہے تھے (جیسا کہ کوئی مغموم شخص گہرے غم اور گہری سوچ میں ہو) اتنے میں آپ نے اپنے سر مبارک کو اٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرو (اس کے بعد مختلف روایات ہیں جن میں ایک روایت یہ ہے) "جب مؤمن بندہ دنیا سے آخرت کی طرف جا رہا ہوتا ہے آسمان سے فرشتے اس کے پاس اتر کر آتے ہیں گویا کہ ان کے چہرے (چمک دمک اور نورانیت میں) سورج ہوں۔ان کے ساتھ جنت کا کفن ہوتا ہے اور جنت کی خوشبوؤں میں سے خوشبو ہوتی ہے اور وہ اس کی حدِ نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں اور ملک الموت علیہ السلام آکر اس کے سرہانے بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں وہ جی جس نے چین پکڑ لیا، اللہ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف نکل۔ چنانچہ وہ روح جسم سے (ایسے آرام سے) نکل جاتی ہے جیسا کہ پانی مشکیزہ کے منہ سے نکل جاتا ہے وہ اس کی روح کو لے لیتا ہے اور دوسرے فرشتے ملک الموت کے ہاتھ میں آنکھ جھپکنے کے برابر اس روح کو نہیں چھوڑتے (بلکہ جھپٹ کر) اسے لے لیتے ہیں اور جنت سے لائے ہوئے کفن میں اس کو رکھ دیتے ہیں اور جنت کی خوشبو میں، اس سے بہت عمدہ مشک کی خوشبو پھوٹتی ہے، پھر اس روح کو لے کر (آسمان کی طرف) چڑھتے ہیں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزر ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کیسی خوشبودار روح ہے؟ وہ فرشتے کہتے ہیں فلاں ابن فلاں کی روح ہے (اس نام کو جو دنیا میں اس کا سب سے اچھا نام تھا ذکر کرتے ہیں) یہاں تک کہ آسمانِ دنیا پر لے کر پہنچتے ہیں، آسمان کا دروازہ کھلواتے ہیں، وہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے، چنانچہ ہر آسمان کے مقرب فرشتے اپنے قریب کے آسمان تک اس کا رخصت کرنے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ ساتویں آسمان تک پہنچا دی جاتی ہے۔ پھر اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے بندے کا نام علیین میں لکھو (جو جنت کا اعلیٰ درجہ ہے) اور اس کی روح کو اس کے جسم میں واپس لوٹا دو، (چنانچہ ایسا ہی کیا جاتا ہے) اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اس کو بٹھا کر پوچھتے ہیں، تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے وہ پوچھتے ہیں، تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے وہ کہتے ہیں یہ شخص جو تم میں بھیجا گیا کون ہے؟ وہ کہتا ہے وہ اللہ کا رسول ہے وہ کہتے ہیں تم کو کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، چنانچہ آسمان کا ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ میرے بندہ نے سچ کہا، اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھا دو اور اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دو، چنانچہ وہاں کی ہوائیں اور خوشبوئیں آنے لگ جاتی ہیں اور اس کی قبر حدِ نگاہ تک وسیع اور کشادہ کر دی جاتی ہے (پھر) ایک شخص بڑا خوبصورت، عمدہ کپڑے عمدہ خوشبو والا آتا ہے اور کہتا ہے ان خوش کن چیزوں سے تجھے خوشخبری ہو، یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ پوچھتا ہے تو کون ہے، تیرا خوبصورت چہرہ بڑی خیر کو لے کر آیا ہے؟ وہ کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں۔ مؤمن بندہ دعا کرتا ہے اے میرے رب! قیامت قائم کر دے۔ اے رب! قیامت قائم کر دے تاکہ میں اہل و مال کی طرف لوٹ جاؤں۔ (پھر نبی کریم ﷺ نے ایک کافر کی روح نکلنے کا اور اس کے حالات کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا) جب کافر دنیا سے رخصت ہو کر آخرت کی طرف جا رہا ہوتا ہے تو کالے سیاہ چہرے والے فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور ان کے ساتھ ٹاٹ ہوتے ہیں وہ آکر اس کی حدِ نگاہ تک بیٹھ جاتے ہیں پھر ملک الموت آتا ہے اور اس کے سر کے پاس آکر بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے اے خبیث و ناپاک نفس۔ اللہ کی ناراضگی اور غصہ کی طرف نکل، وہ روح اس کے جسم میں پھیل جاتی ہے۔ ملک الموت اس سے روح کو سختی کے ساتھ ایسا کھینچ کر نکالتا ہے جیسا کہ بھیگے اون سے سیخ کو نکالا جاتا ہے وہ اس روح کو لے لیتا ہے دوسرے فرشتے ملک الموت کے ہاتھ میں آنکھ جھپکنے کے برابر بھی نہیں رہنے دیتے کہ اس کو ٹاٹ میں ڈال دیتے ہیں اس سے ایسی بدبو نکلتی ہے جیسا کہ مردار مرے ہوئے جانور سے دنیا کی سب سے زیادہ گندی بدبو ہو۔ (پھر) اس کو لے کر چڑھتے ہیں فرشتوں کی جس جماعت پر سے گزر ہوتا ہے وہ پوچھتے ہیں یہ خبیث روح کس کی ہے؟ وہ کہتے ہیں فلاں ابن فلاں کی سب سے گندہ نام جو اس کا دنیا میں تھا لیتے ہیں یہاں تک کہ اس کی روح کو آسمانِ دنیا پر لے جایا جاتا ہے دروازہ کھلوایا جاتا ہے لیکن اس کے لیے نہیں کھولا جاتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: "نہ کھولے جائیں گے ان کے لیے دروازے آسمان کے اور نہ داخل

ہوں گے جنت میں یہاں تک کہ گھس جائے اونٹ سوئی کے ناکے میں" (الاعراف: آیت ۴) اللہ عزوجل کہتا ہے اس کا نام سجین میں لکھ دو جو سب سے نچلی زمین میں ہے۔ پھر اس کی روح کو بری طرح اوپر سے پھینک دیا جاتا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ جس کا ترجمہ یہ ہے: "اور جس نے شریک بنایا اللہ کا، سو جیسے گر پڑا آسمان سے پھر اُچکتے ہیں اس کو اڑنے والے مردار خور، یا جا ڈالا اس کو ہوا نے کسی دور مکان میں۔" (حج: آیت ۳۳) پھر اس کی روح کو اس کے جسم میں واپس کر دیا جاتا ہے (پھر) اس کے پاس دو فرشتے آ کر اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے افسوس! میں نہیں جانتا، وہ کہتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے ہائے افسوس! میں نہیں جانتا وہ دونوں فرشتے پوچھتے ہیں یہ شخص جو تم میں بھیجا گیا تھا کون ہے؟ وہ مردہ کہتا ہے ہائے افسوس! میں نہیں جانتا، پھر آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے اس نے جھوٹ کہا اس کے لیے جہنم کا بچھونا بچھا دو اور جہنم کا دروازہ اس کے لیے کھول دو، وہاں سے اس کی تپش اور لو آنے لگ جاتی ہے اور اس کی قبر اس پر تنگ کر دی جاتی ہے یہاں تک کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں، پھر ایک شخص بدشکل، گندے کپڑے والا، گندی بدبو والا آ کر کہتا ہے ان حالات کی تجھے خوشخبری ہو جو تجھے غم میں ڈال دیں یہی وہ دن (سزا کا ہے) جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا مردہ پوچھتا ہے تو کون ہے؟ تیرا چہرہ انتہا درجہ بدشکل ہے جو برائی لے کر آتا ہے! وہ کہتا ہے میں تیرا خبیث اور گندہ عمل ہوں مردہ کہتا ہے اے رب قیامت کو قائم نہ کیجیو۔ ایک روایت میں ہے پھر اس کے لیے اندھا بہرا گونگا فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جس کے ہاتھ میں ایک گرز ہوتا ہے کہ اگر اسے پہاڑ پر مارا جائے وہ بھی مٹی ہو جائے۔ وہ اس کو اس سے ایک ضرب مارتا ہے تو مردہ مٹی مٹی ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو دوبارہ لوٹاتا ہے پھر وہ فرشتہ مردہ کو دوسری ضرب مارتا ہے جس کی وجہ سے وہ ایسی چیخ چیختا ہے کہ انس و جان کے علاوہ سب اس کی چیخ کو سنتے ہیں۔"

(ابوداؤد، احمد)

(۱۹/ ۳۳۳۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَيِّتَ إِذَا وضع فِي قبره إِنَّه يسمع خفق نعالهم حِينَ يولوا مدبرين فَإِنْ كَانَ مُؤمِنًا كَانَتْ الصَّلَاة عِنْدَ رَأْسِهِ، وَكَانَ الصِّيَامُ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَتْ الزَّكَاة عَنْ شِمَاله وَكَانَ فعل الْخيرَات مِنَ الصَّدَقَة وَالصَّلَاة وَالْمَعْرُوف وَالْإِحْسَان إِلَى النَّاس عِنْدَ رِجْلَيْهِ فَيُؤتَى مِنْ قِبَلِ رَأسه فَتَقُول الصَّلَاة مَا قبلي مدخل ثُمَّ يُؤتَى عَنْ يَمِينِهِ فَيَقُولُ الصِّيَام مَا قبلي مدخل ثُمَّ يُؤتَى عَنْ يساره فَتَقُول الزَّكَاة مَا قبلي مدخل ثُمَّ يُؤتَى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَيَقُولُ فعل الْخيرَات مِنَ الصَّدَقَة وَالْمَعْرُوف وَالْإِحْسَان إِلَى النَّاس مَا قبلي مدخل فَيُقَالُ لَهُ اجْلِسْ فيجلس قَدْ مثلت لَهُ الشَّمْس وَقَدْ دنت للغروب فَيُقَالُ لَهُ أرأيتك هٰذَا الَّذِي كَانَ قبلكم مَا تَقُولُ فِيهِ وماذا تشهد عَلَيْهِ فَيَقُولُ دعوني حَتَّى أُصَلِّي فَيَقُولُونَ إِنَّكَ ستفعل أخبرنا عَمَّا نسألك عَنْهُ أرأيتك هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ قبلكم مَاذَا تَقُولُ فِيهِ وماذا تشهد عَلَيْهِ قَالَ فَيَقُولُ مُحَمَّد أشهد أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ جاء بِالْحَقِّ من عِنْدَ اللَّه فَيُقَالُ لَهُ عَلَى ذٰلِكَ حييت وعلى ذٰلِكَ مت وعلى ذٰلِكَ تبعث إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يفتح لَهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مقعدك مِنْهَا وَمَا أعد اللَّه لَكَ فِيهَا فَيَزْدَاد غبطة وسرورًا ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب مِنْ أَبْوَابِ النَّار فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مقعدك وَمَا أعد اللَّه لَكَ فِيهَا لَو عصيته فَيَزْدَاد غبطة وسرورًا ثُمَّ يفسح لَهُ فِي قبره سَبْعُونَ ذراعا وينور لَهُ فِيهِ ويعاد الْجَسَد كَمَا بدأ مِنْهُ فتجعل نسمته فِي النسيم الطَّيِّب وَهِيَ طير تعلق فِي شجر الْجَنَّة فَذٰلِكَ قَوْله يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ (ابراهیم: ۲۷) الْآيَة وَإِنَّ الْكَافِر إِذَا أُتِيَ مِنْ قِبَلِ رَأسه لَمْ يُوجَدْ شَيْءٌ ثُمَّ أُتِيَ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يُوجد شَيْءٌ ثُمَّ أُتِيَ عَنْ شِمَاله فَلَا يُوجد شَيْءٌ ثُمَّ أُتِيَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ فَلَا يُوجد شَيْءٌ فَيُقَالُ لَهُ اجْلِسْ فيجلس مَرْعُوبًا خَائِفًا فَيُقَالُ أرأيتك هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ فِيكُمْ مَاذَا تَقُولُ فِيهِ وماذا تشهد عَلَيْهِ فَيَقُولُ أَيُّ رَجُل وَلَا يهتدي لاسمه فَيُقَالُ لَهُ مُحَمَّد فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاس قَالُوا قولا فَقُلْتُ كَمَا قَالَ

النَّاس فَيُقَالُ لَهُ عَلٰى ذٰلِكَ حييت وَعَلَيْهِ مت وَعَلَيْهِ تبعث إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَاب مِنْ أَبْوَابِ النَّار فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مقْعدك مِنَ النَّارِ وَمَا أعد اللّٰه لَكَ فِيهَا فَيَزْدَاد حسرة وثبورًا ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مقْعدك مِنْهَا وَمَا أعد اللّٰه لَكَ فِيهَا لَوْ أطعته فَيَزْدَاد حسرة وثبورًا ثُمَّ يَضِيقُ عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تخْتَلف فِيهِ أضلاعه فَتِلْكَ الْمَعِيشَة الضنكة الَّتِي قَالَ اللّٰهُ فَإِنَّ لَهُ معيشة ضنكا وَنَحْشُرهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أعمى (طٰه: ۱۲۴) رواه الطبراني في الأوسط وابن حبان في صحيحه واللفظ له وزاد الطبراني قَالَ أَبُوعمر يعني الضرير. قُلْتُ لحماد بن سلمة كَانَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَة قَالَ نعم!
قَالَ أَبُوعمر كَانَ شهد بِهٰذِهِ الشَّهَادَة عَلٰى غير يَقِين يرْجِع إِلٰى قَلْبِهِ كَانَ يَسْمَعُ النَّاس يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فيقوله

ترجمہ: ..... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میت کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو وہ ان کے جوتوں کی چاپ کو سنتا ہے جس وقت لوگ واپس جارہے ہوتے ہیں، اگر وہ مؤمن بندہ ہے، نماز اس کے سرہانے ہوتی ہے اور روزہ اس کی دائیں طرف اور زکوٰۃ اس کے بائیں طرف اور دوسرے نیک کام صدقہ، نماز، اور لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک وغیرہ اس کے پیروں کے پاس آ کر کھڑے ہوجاتے ہیں اس کے بعد عذاب اس کے سر کی جانب سے لایا جاتا ہے نماز کہتی ہے (پرے ہٹ) میری طرف سے تیرے آنے کی گنجائش نہیں، پھر دائیں طرف سے آنے کی کوشش کرتا ہے روزہ کہتا ہے میری طرف سے آنے کا تیرے لیے کوئی راستہ نہیں ہے۔ پھر عذاب بائیں طرف سے لایا جاتا ہے زکوٰۃ کہتی ہے میری جانب سے تیرے داخل ہونے کی جگہ نہیں پھر پیروں کی طرف سے لایا جاتا ہے وہاں دوسرے اعمال صدقہ، لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک اور نیکیاں (ہوتی ہیں) وہ کہتی ہیں میری طرف سے کوئی داخل ہونے کا راستہ نہیں ہے۔ پھر اس کو کہا جاتا ہے بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ جاتا ہے، اس کے سامنے سورج کی شبیہ پیش کی جاتی ہے جس حال میں وہ غروب کے قریب ہوتا ہے اس سے کہا جاتا ہے اس شخص کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جو تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اور تم اس کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ وہ کہتا ہے مجھے چھوڑ دو میں (پہلے) نماز تو پڑھ لوں۔ فرشتے اس سے کہتے ہیں وہ تو پڑھ لوگے (پہلے تو) جو سوال ہم کر رہے ہیں اس کا جواب دو۔ تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا اعتقاد تھا جو تمہاری طرف بھیجا گیا اور تم کیا گواہی دیتے ہو؟ وہ کہتا ہے محمد ﷺ ہیں میں گواہی دیتا ہوں وہ اللہ کے سچے رسول ہیں اللہ کی طرف سے حق لے کر آئے۔ اس کو کہا جاتا ہے اسی پر تم زندہ رہے اور اسی پر تمہاری موت آئی اور اسی پر ان شاء اللہ اٹھائے جاؤ گے پھر (آگے وہی مضمون ہے جو سابقہ روایات میں گزرا)۔"

## قبر کے اوپر بیٹھنے پر وعید اور مردہ کی ہڈی توڑنے پر وعید

(۱/ ۳۳۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يجْلس أَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَة فتحرق ثِيَابه فتخلص إِلٰى جلده خَيْر من أَنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ. رواه مسلم وأبوداود والنسائي وابن ماجه

ترجمہ: ..... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص انگارے پر بیٹھ جائے اور وہ انگارہ اس کا کپڑا جلا کر اس کے جسم تک پہنچ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ قبر کے اوپر بیٹھے۔" (مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ)

(۲/ ۳۳۳۳) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَمْشِي عَلٰى جَمْرَة أَو سيف أَو أخصف نَعْلِي بِرِجْلِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمْشِيَ عَلٰى قَبْرٍ. رواه ابن ماجه بإسناد جيد

ترجمہ: ..... "حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں کسی انگارہ پر چلوں یا تلوار کی دھار پر چلوں یا اپنے جوتے کو اپنے پیر کی کھال کاٹ کر سی دوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں قبر پر چلوں۔" (ابن ماجہ)

(۳/ ۳۳۳۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَأَنْ أَطَأَ عَلٰى جَمْرَة أَحَبّ إِلَيَّ من أَنْ أَطَأَ عَلٰى قَبْرِ مُسْلِم. رواه

الطَّبَرَانِي فِي الْكَبِيْرِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلَيْسَ فِي أَصْلِيْ رَفْعُه

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں کسی انگارہ کو اپنے پیروں سے روندوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر کو اپنے پیروں سے روندوں۔" (طبرانی فی الکبیر)

(۴/ ۳۳۲۵) وَعَنْ عمارة بن حزم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَآنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عَلَى قَبْرٍ فَقَالَ يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ انْزِلْ من عَلَى الْقَبْرِ لَا تؤذى صَاحِبَ الْقَبْرِ وَلَا يُؤْذِيْكَ، رواه الطَّبَرَانِي فِي الْكَبِيْرِ من رواية ابن لهيعة

ترجمہ:...... "حضرت عمارہ بن حزمؓ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی قبر پر بیٹھا دیکھ کر فرمایا اے قبر (پر بیٹھنے) والے، قبر کے اوپر سے اتر جا، نہ قبر والے کو تکلیف پہنچا اور نہ قبر والا تجھ کو تکلیف پہنچائے (کہ اگر قبر پر بیٹھے تو یہ تمہارے اوپر عذاب آخرت کا سبب ہوگا)۔" (طبرانی فی الکبیر)

فائدہ:...... احادیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جیسے زندگی میں مسلمان قابل احترام ہوتا ہے ایسے ہی مرنے کے بعد بھی قابل احترام ہوتا ہے اور اس کی قبر کا احترام بھی ضروری ہوتا ہے۔

(۵/ ۳۳۲۶) وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كسر عظم الْمَيِّتِ ككسره حيا. رواه أَبُوْ دَاوُدَ وابن ماجه وابن حبان فِي صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مردہ کی ہڈیوں کو توڑنا (گناہ کے اعتبار سے) زندہ شخص کی ہڈیوں کے توڑنے کی طرح ہے۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... اس ارشاد گرامی میں بھی اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح زندہ شخص کی تحقیر و بے عزتی منع ہے اسی طرح میت کی تحقیر اور بے عزتی بھی ممنوع ہے نیز جس طرح زندہ شخص، تکلیف پر ایذاء اور آرام پر سکون محسوس کرتا ہے اسی طرح مردہ بھی سکون اور ایذاء محسوس کرتا ہے۔ (از مظاہر)

## كِتَابُ الْبَعْثِ وَأَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ[1]

# مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور قیامت کے دن کی ہولناکیوں کا بیان

## صور پھونکے جانے اور قیامت قائم ہونے کا ذکر

(١/ ٣٢٢٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّور قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ. رواه أَبُوْدَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وحسنه وابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر دریافت کیا صور کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: صور ایک سینگ ہے جس میں پھونکا جائے گا۔" (ابوداؤد، ترمذی، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... "جس کو پھونکا جائے گا" کا مطلب یہ ہے کہ اس کو حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے دو مرتبہ پھونکیں گے، ایک بار تو سب کے مارنے کے لیے اور دوسری بار سب کو زندہ کرنے کے لیے۔ (مظاہر حق)

(٢/ ٣٢٢٨) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَنعم وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحنى جَبْهَتَه وأصغى سَمْعَه يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ فَيَنْفَخُ فَكَأَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالُوْا فَكَيْفَ نَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْ نَقُوْلُ؟ قَالَ قُوْلُوْا "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا" وَرُبَّمَا قَالَ توكلنا عَلَى اللّٰه. رواه التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حديث حسن وابن حبان في صحيحه ورواه أحمد وَالطَّبَرَانِيّ من حديث زيد بن أرقم ومن حديث ابن عبّاس أيضا

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کیسے خوش اور چین سے رہ سکتا ہوں حالاں کہ صور والے فرشتے نے صور کو منہ میں لے لیا ہے اور پیشانی جھکائے ہوئے (انتظار میں بیٹھا ہے) اور اس نے کان لگا رکھا ہے کہ کب اس کو صور کے پھونکنے کا حکم ہو اور وہ پھونک دے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس بات کو بھاری محسوس کیا تو آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ اس موقع پر ہم کیا کریں یا کیا کہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا" کہتے رہا کرو۔ ترجمہ: "اللہ تعالیٰ ہمارے لیے کافی ہیں اور وہ بہترین کام بنانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا۔" (ترمذی، صحیح ابن حبان، احمد، طبرانی)

(٣/ ٣٢٢٩) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا كَعْبُ الْأَحْبَار فَذَكَرَ إِسْرَافِيْل فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا كَعْب أَخْبِرْنِي عَنْ إِسْرَافِيْل فَقَالَ كَعْبٌ عِنْدَكُمُ الْعِلْمُ قَالَتْ أَجَلْ قَالَتْ فَأَخْبِرْنِي قَالَ لَهُ أَرْبَعَة أَجْنِحَة جَنَاحَانِ فِي الْهَوَاءِ وَجَنَاحٌ قَدْ تَسَرْبَلَ بِهِ وَجَنَاحٌ عَلَى كَاهِلِه والقلم على أُذُنه فَإِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ كتب الْقَلَم ثُمَّ دَرَسَتِ الْمَلَائِكَةُ وَمَلَكُ الصُّوْرِ جَاثٍ عَلَى إِحْدٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَدْ نَصَبَ الْأُخْرٰى فالتقم الصُّور يحني ظَهْرَهُ وَقَدْ أُمِرَ إِذَا رأى إِسْرَافِيل قَدْ ضَمَّ جَنَاحَه أَنْ يَنْفُخَ فِي الصُّوْرِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

---

[1] قَالَ الْحَافِظُ وَهٰذَا الْكِتَاب بِجُمْلَتِه لَيْسَ صَرِيْحًا فِي التَّرْغِيْب وَالتَّرْهِيْب وَإِنَّمَا هُوَ حِكَايَة أُمُور مهولة تؤول بالسعداء إِلَى النَّعِيْم وبالأشقياء إِلَى الْجَحِيْم وَفِي غضونها مَا هُوَ صَرِيْح فِيْهِمَا أَوْ كَالصَّرِيْح فَلْنَقْتَصِرْ عَلَى إِمْلَاء نبذ مِنْه يحصل بِالْوُقُوْف عَلَيْهَا الإحاطة بجميع معاني مَا ورد فِيْهِ عَلَى طَرَف مِنَ الْإِجْمَال وَلَا يخرج عَنْهَا إِلَّا زِيَادَة شَاذَّة فِي حَدِيْث ضَعِيْف أَوْ مُنْكَر إِذْ لَوْ اسْتَوْعَبْنَا مِنْه كَمَا اسْتَوْعَبْنَا مِنْ غَيْرِه مِنْ أَبْوَاب هٰذَا الْكِتَاب لَكَانَ ذٰلِكَ قَرِيْبًا مِمَّا مَلَى وَلَخَرَجْنَا عَنْ غَرَض الْمَقْصُوْد إِلَى الْإِطْنَاب الممل وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَان وَجَعَلْنَاهُ فُصُوْلًا: (فصل في النفخ فِي الصُّور وَقِيَام السَّاعَة)

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، رواه الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حسن

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھے تھے اوران کے پاس کعب احبار تھے، (مجلس میں) اسرافیلؑ کا ذکر آیا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اے کعب! اسرافیل کے متعلق مجھے بتایئے؟ کعب نے فرمایا: آپ لوگوں کے پاس (مسلمانوں کے پاس) اس کا علم موجود ہے! حضرت عائشہؓ نے فرمایا: جی ہاں! حضرت عائشہؓ نے فرمایا: (پھر بھی) آپ بتایئے! حضرت کعب نے کہا: ان کے چار پر ہیں، دو ہوا میں اور ایک پر جس کو انہوں نے اپنی چادر کی طرح بنا رکھا ہے اور ایک پر ان کے کاندھے پر ہے اور قلم ان کے کان پر ہے۔ جب وحی اترتی ہے تو قلم لکھتا ہے پھر فرشتے اس کو پڑھتے ہیں، اور صور پھونکنے والا فرشتہ اپنے ایک گھٹنے پر بیٹھا ہوا ہے اور دوسرا کھڑا کیا ہوا ہے اور صور کو منہ میں لیے اپنی کمر کو جھکائے ہوئے ہے جب وہ دیکھے گا کہ اسرافیل نے اپنے پر کو ملا لیا اس کو حکم کیا جائے گا، کہ وہ صور میں پھونکے (یہ سن کر) حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا۔" (طبرانی)

(۳/ ۳۲۲۰) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تطلع عَلَيْكُم قَبْلَ السَّاعَة سَحَابَة سَوْدَاء مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِب مِثْلَ التُّرْس فَلَا تَزَالُ تَرْتَفِعُ فِي السَّمَاء وتنتشر حَتّٰى تَمْلَأَ السَّمَاء ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَتٰى أَمْرُ اللّٰه فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوالذي نَفْسِي بِيَدِهٖ إِنَّ الرجلَيْن ينشران الثَّوْب فَلَا يطويانه وَإِنَّ الرَّجُلَ ليمدر حَوْضَه فَلَا يَسْقِي مِنْهُ شَيْئًا أَبَدًا وَالرَّجل يحلب نَاقَته فَلَا يَشْرَبُه أَبَدًا. رواه الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّد رُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْن۔ [مدر الحَوض أي طينه لِئَلَّا يتسرب مِنْهُ المَاء]

ترجمہ:...... "حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے تم پر ایک کالا بادل مغرب کی جانب سے ڈھال کی طرح ظاہر ہوگا اور وہ آسمان میں (آہستہ آہستہ) بلند ہوتے ہوتے اور پھیلتے پھیلتے آسمان کو بھر دے گا، پھر ایک منادی نداء کرے گا اے لوگو! اللہ کا حکم آ گیا سو اس کی جلدی مت کرو، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ دو شخص ابھی کپڑے کو کھول کر دیکھ رہے ہوں گے ابھی اس کو لپیٹیں گے نہیں (کہ قیامت قائم ہو جائے گی) اور ایک شخص اپنے حوض کے پتھروں کی جھری کو مٹی سے بند کر رہا ہوگا اور اس سے کچھ بھی پانی کسی کو بھی کبھی نہ پلا سکے گا (کہ قیامت قائم ہو جائے گی) اور ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا اس کو کبھی پی نہ سکے گا (کہ قیامت قائم ہو چکی ہوگی)۔" (طبرانی)

(۶/ ۳۲۲۱) وَعَنْ أَبِي مرية عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَو عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّافِخَان فِي السَّمَاءِ الثَّانِيَة رَأْسُ أَحَدِهِمَا بِالْمَشْرِقِ وَرِجْلَاهُ بِالْمَغْرِبِ أَوْ قَالَ رَأْسُ أَحَدِهِمَا بِالْمَغْرِب وَرِجْلَاهُ بِالْمَشْرِقِ يَنْتَظِرَان مَتٰى يُؤْمَرَان أَن يَنْفُخَا فِي الصُّوْر فَيَنْفُخَان. رواه أحمد بإسناد جيد هٰكَذَا عَلَى الشَّك فِي إِرْسَالِه أَو اتِّصَالِه

ترجمہ:...... "حضرت ابو مریہ یا حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صور پھونکنے والے دو فرشتے ہیں جو دوسرے آسمان میں ہیں، ان میں ایک کا سر مشرق میں اور اس کے پیر مغرب میں ہیں۔ یا فرمایا: ایک کا سر مغرب میں ہے اور اس کے دو پیر مشرق میں ہیں، دونوں انتظار میں ہیں کہ کب صور میں پھونکنے کا حکم ملے گا کہ وہ صور پھونکیں۔" (احمد)

(۷/ ۳۲۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النفختين أَرْبَعُوْنَ قِيْلَ أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا قَالَ أَبُوْهُرَيْرَة أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ أَبَيْتُ، قَالَ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ أَبَيْتُ. ثُمَّ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاء مَاء فَيَنْبتون كَمَا يَنْبُتُ الْبَقل وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ لَا يَبْلٰى إِلَّا عظم وَاحِد وَهُوَ عجب الذَّنَبِ مِنْهُ

یرکب الخلق یوم القیامۃ رواہ البخاری ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دونوں نفخوں (یعنی ایک مرتبہ مارنے کے لیے اور دوسری مرتبہ زندہ کرنے کے لیے) کے درمیان وقفہ چالیس ہوگا لوگوں نے (یہ سن کر) پوچھا کہ ی (ابوہریرہ!) کیا (چالیس سے) چالیس دن مراد ہیں؟ ابوہریرہؓ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں۔ پھر لوگوں نے پوچھا کیا چالیس مہینے مراد ہیں؟ ابوہریرہؓ نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔ پھر لوگوں نے پوچھا کہ کیا چالیس سال مراد ہیں؟ ابوہریرہؓ نے پھر یہی جواب دیا کہ مجھے نہیں معلوم اس کے بعد حضرت ابوہریرہؓ (نے بیانِ حدیث جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:) پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا اور اسی پانی سے لوگ (یعنی انسان اور تمام جاندار) اس طرح اُگیں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے۔ اور انسان کے بدن کی کوئی چیز ایسی نہیں جو پرانی اور بوسیدہ نہ ہوجاتی ہو (یعنی گل سڑ کر ختم نہ ہوجاتی ہو) سوائے ایک ہڈی کے جس کو عجب الذنب کہتے ہیں اور قیامت کے دن ہر جاندار کی اس ہڈی سے اس کے تمام جسم کو مرکب کیا جائے گا اور ایک روایت میں ہے مرنے کے بعد ابن آدم کے پورے بدن کو مٹی کھا جاتی ہے مگر عجب الذنب کو (پورے طور پر) نہیں کھا پاتی۔ اور یہی وہ ہڈی ہے جس سے انسان کی پہلی مرتبہ تخلیق ہوئی ہے اور اسی کے ذریعہ دوبارہ اس کو بنایا جائے گا (یہ ہڈی پیٹھ کے بالکل نیچے ہوتی ہے)۔" (بخاری، مسلم)

(۱۰/ ۳۲۲۳) وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِيَابٍ جدد فلبسها ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوْتُ فِيْهَا. رواه أَبُوْدَاوُدَ وابن حبان فِي صحيحه وَفِي إِسْنَادِه يحيى بن أَيُّوب وَهُوَ الغافقي المصري احتج به البخاري ومسلم وغيرهما وله مناكير وَقَالَ أَبُوحاتم لا يحتج به وَقَالَ أحمد سيء الحفظ وَقَالَ النسائي ليس بالقوي وَقَدْ قَالَ كُلُّ من وقفت على كلامه مِنْ أَهْلِ اللُّغَةِ إِنَّ الْمُرَاد بقوله يبعث فِي ثِيَابِه الَّتِي قبض فِيْهَا أي فِي أعماله قَالَ الْهَرَوِي وَهٰذَا كحديثه الآخر يبعث العبد على ما مات عَلَيْهِ قَالَ وَلَيْسَ قول مِنْ ذهب إِلَى الأكفان بشيء لأَنَّ الْمَيِّتَ إِنَّمَا يكفن بعد الْمَوْت انتهى

قَالَ الْحَافِظُ وَفعل أبي سعيد رَاوِي الحديث يدل على إجرائه على ظاهره وَأَنَّ الْمَيِّتَ يبعث فِي ثِيَابِه الَّتِي قبض فِيْهَا وَفِي الصحاح وَغَيْرِهَا أَنَّ النَّاس يبعثون عُرَاةً كَمَا سيأتي فِي الفصل بعده إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ أعلم

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعیدؓ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے نئے کپڑے منگوائے اور انہیں زیب تن کیا پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ میت کو انہی کپڑوں میں اٹھایا جائے گا جن میں وہ مرے گا۔" (ابوداؤد، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... اگرچہ علماء نے اس حدیث کے معنی یہ لکھے ہیں کہ حدیث پاک میں کپڑوں سے مراد وہ اعمال ہیں جن پر زندگی ختم ہوتی ہے چنانچہ ایسا ہوتا ہے کہ اہل عرب کبھی کبھی لفظ ثیاب (یعنی کپڑے) بولتے ہیں اور اس سے اعمال مراد لیے ہیں کیوں کہ جس طرح کپڑے بدن سے لگے رہتے ہیں اسی طرح اعمال بھی بدن سے متعلق ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آیت کریمہ (وثیابك فطهر) کے معنی بعض مفسرین نے یہ کیے ہیں کہ "اپنے اعمال کو صحیح کرو"۔ (از مظاہر)

حافظ منذریؒ نے لکھا ہے کہ حضرت ابوسعیدؓ نے اس حدیث کے ظاہری معنی مراد لے کر مذکورہ بالا بات فرمائی۔ ورنہ دوسری احادیث کے مطابق تو قیامت میں سب برہنہ اور بے کپڑے ہی اٹھائے جائیں گے صاحب مظاہر نے ایک توجیہ اور بھی لکھی ہے کہ "اس ارشاد گرامی کی مراد یہ بھی ہوسکتی ہے کہ جن کپڑوں میں موت واقع ہوگی وہ اپنی قبر سے تو انہیں کپڑوں میں اٹھے گا مگر میدان حشر میں برہنہ حالت میں پہنچے گا۔"

واللہ اعلم بالصواب

# حشر وغیرہ کا بیان

(۱۱/ ۳۳۳۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا . زاد فی روایة: مُشَاةً۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بموعظة فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ إِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا . كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ (الأنبياء:۱۰۴)۔ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَا وَإِنَّهٗ سيجاء بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُوْلُ يَارَبِّ أُصَيْحَابِيْ فَيَقُوْلُ إِنَّكَ لَاتَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بعدك فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ (إلى قوله) الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (المائدة:۱۱۷، ۱۱۸) قَالَ فَيُقَالُ لِيْ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مرتدين عَلٰى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ۔ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَأَقُوْلُ سحقًا سحقا. رواه البخاري ومسلم ورواه الترمذي والنسائي بنحوه۔

[الغُرْل بضم الغين المعجمة وإسكان الراء جمع أغرل وهو الأقلف]

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے منبر پر یہ ارشاد فرماتے سنا: تم اللہ تعالیٰ سے ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ ہونے کی حالت میں ملو گے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان وعظ کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمھیں (قیامت کے دن) اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، اور بے ختنہ ہوں گے اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے (بطور دلیل) یہ آیت کریمہ پڑھی: كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۭ وَعْدًا عَلَيْنَا ۭ إِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ (یعنی جس طرح ہم نے ان کو ابتداء پیدائش میں (ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ختنہ ماں کے پیٹ سے) پیدا کیا تھا اسی طرح ہم ان کو دوبارہ (قیامت کے دن) پیدا کریں گے یعنی قبروں سے اٹھائیں گے)۔ یہ وعدہ (کہ ہم دوبارہ پیدا کریں گے) ہم پر لازم ہے اور یقیناً ہم (نے جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا) کرنے والے ہیں (پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا) قیامت کے دن ان لوگوں میں سب سے پہلے جس شخص کو لباس پہنایا جائے گا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں (پھر فرمایا:) اور (اس وقت جب کہ لوگوں کو میدان حشر سے جنت اور دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا میں دیکھوں گا کہ) میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا اور ان کو پکڑ کر بائیں ہاتھ کی طرف (یعنی دوزخ کی طرف) لے جایا جا رہا ہے۔ میں دیکھ کر (تعجب کے طور پر اور ان کو نجات دینے کے لیے) کہوں گا اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں (ان کو کہاں لے جاتے ہو) اللہ تعالیٰ فرمائے گا (بے شک یہ آپ کے ساتھی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ) آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد (دین میں) نئی نئی چیزیں اپنی طرف سے کیا نکالی تھیں۔ (یہ سن کر) وہی کہوں گا جو ایک نیک بندہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا۔ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ) سے (الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝) تک جس کا ترجمہ یہ ہے: "اور میں ان سے خبردار تھا جب تک ان میں رہا پھر جب تو نے مجھے اٹھا لیا تو تو ہی تھا خبر رکھنے والا ان کی، اور تو ہر چیز سے خبردار ہے، اگر تو ان کو عذاب دے تو وہ بندے ہیں تیرے اور اگر تو ان کو معاف کر دے تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا" (نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا): مجھ سے کہا جائے گا کہ جب سے آپ ان سے جدا ہوئے یہ برابر دین سے برگشتہ اور پھرے رہے (اس لیے ان کو دوزخ میں بھیجا جا رہا ہے)۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے پھر میں کہوں گا دوری ہو دوری ہو۔" (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی)

(۱۲/ ۳۳۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ قَالَ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذٰلِكَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ رواه البخاري ومسلم والنسائي وابن ماجه

ترجمہ:...... "ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن (میدان

حشر میں) لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ جمع کیا جائے گا، حضرت عائشہ فرماتی ہیں (یہ سن کر) میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا مرد وعورت سب کا یہی حال ہوگا اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دن کا معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت وہولناک ہوگا کہ کوئی دوسرے کی طرف دیکھے۔" (بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ)

(۱۳/ ۳۳۳۶) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً حُفَاةً فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاسَوْأَتَاهُ يَنْظُرُ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ شُغِلَ النَّاسُ قُلْتُ مَا شُغْلُهُمْ قَالَ نَشْرُ الصَّحَائِفِ فِيْهَا مَثَاقِيْلُ الذَّرِّ وَمَثَاقِيْلُ الْخَرْدَلِ. رواه الطبراني في الأوسط بإسناد صحيح

ترجمہ:...... "حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن لوگوں کو ننگے بدن، ننگے پیر جمع کیا جائے گا، حضرت اُم سلمہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہائے کتنی شرم کی بات ہوگی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ مشغول ہوں گے (ان کو دوسرے کی طرف دیکھنے کی فرصت ہی کہاں ہوگی؟) میں نے دریافت کیا لوگوں کو کیا چیز مشغول کرے گی؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نامۂ اعمال کا پھیلنا جس میں (تمام اعمال اتنی اہمیت کے ساتھ محفوظ ہوں گے کہ چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی) چیونٹیوں کے وزن اور رائی کے دانوں کے وزن کے برابر ہوگا۔" (طبرانی فی الاوسط)

(۱۴/ ۳۳۳۷) وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً فَقَالَتِ امْرَأَةٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ يَرٰى بَعْضُنَا بَعْضًا فَقَالَ إِنَّ الْأَبْصَارَ شَاخِصَةٌ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْتُرَ عَوْرَتِيْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتَهَا. رواه الطبراني وفيه سعيد بن المرزبان. وقد وثق

ترجمہ:...... "حضرت حسن بن علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پیر، ننگے بدن جمع کیا جائے گا ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کیسے کیا ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اوپر لگی ہوں گی آنکھیں، پھر نبی کریم ﷺ نے اپنی نگاہ مبارک کو آسمان کی طرف اٹھایا (اس طرح اوپر کو اٹھی ہوں گی) اتنے میں ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میرا ستر عورت کردے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کا ستر عورت کردیجیو۔" (طبرانی)

(۱۵/ ۳۳۳۸) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيْهَا عَلَمٌ لِأَحَدٍ. وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ لَيْسَ فِيْهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ. رواه البخاري ومسلم

[العفراء هي البيضاء ليس بياضها بالناصع. النقي هو الخبز الأبيض. والمعلم بفتح الميم ما يجعل علما وعلامة للطريق والحدود وقيل المعلم الأثر ومعناه أنها لم توطأ قبل فيكون فيها أثر أو علامة لأحد.

ترجمہ:...... "حضرت سہل بن سعدؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو ایسی سرخی مائل سفید زمین پر جمع کیا جائے گا جو (رنگ اور گولائی کے اعتبار سے) چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کے مانند ہوگی اور اس زمین پر کسی (کے مکان وعمارت وغیرہ) کا کوئی نشان نہیں ہوگا (بلکہ ہموار چٹیل میدان ہوگا)۔" (بخاری، مسلم)

(۱۶/ ۳۳۳۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلَى وُجُوْهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ (الفرقان: ۳۴) أَيُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ الَّذِيْ أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ قَتَادَةُ حِيْنَ بَلَغَهُ بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا. رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ إِلٰى

جھلکو ترجمہ:..... "جو لوگ کہ گھیر کرائے جائیں گے اوندھے پڑے ہوئے اپنے منہ پر دوزخ کی طرف" کیا کافر کو اس کے چہرے کے بل چلا کر لایا جائے گا؟ (یعنی چہرہ کے بل کیسے چل کر آئے گا؟) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ جس ذات (یعنی اللہ تعالیٰ) نے اس (کافر) کو دنیا میں پاؤں کے بل چلایا کیا وہی ذات اس کو قیامت کے دن منہ کے بل چلانے پر قادر نہیں ہے۔ حضرت قتادہ کو جب یہ حدیث پہنچی تو فرمایا: "بلی وعزۃ ربنا" (یعنی کیوں نہیں ہمارے رب کی عزت کی قسم)۔" (بخاری، مسلم)

(۲۲۲۰/۱۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلٰى وُجُوْهِهِمْ. قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ إِنَّ الَّذِيْ أَمْشَاهُمْ عَلٰى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى أَنْ يُمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ رواه الترمذي وقال حديث حسن

ترجمہ:..... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ تین قسموں میں اٹھائے جائیں گے: ① پیدل چلنے والے ② سوار ③ منہ کے بل چلنے والے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! منہ کے بل کس طرح چل سکیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس اللہ نے انہیں پاؤں کے بل چلایا ہے، وہ ان کو منہ کے بل چلانے پر بھی یقیناً قدرت رکھتا ہے اچھی طرح سمجھ لو! یہ لوگ اپنے منہ کے ذریعے ہی زمین کے ہر ٹیلے اور کانٹے سے بچیں گے۔" (ترمذی)

(۲۲۲۱/۲۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ وَرَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا. رواه البخاري ومسلم۔ [الطرائق جمع طريقة وهي الحالة]

ترجمہ:..... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حشر میں لوگوں کو تین قسموں پر جمع کیا جائے گا، ایک قسم کے لوگ تو وہ ہوں گے جو جنت کے خواہش مند ہیں، دوسری قسم کے لوگ وہ ہوں گے جو دوزخ سے ڈرنے والے ہیں، اور ان دونوں قسموں میں سے جو لوگ سواری پر ہوں گے (ان کی صورت یہ ہوگی کہ) دو ایک اونٹ پر سوار ہوں گے اور (بعض) تین ایک اونٹ پر اور (بعض) چار ایک اونٹ پر اور (بعض) دس ایک اونٹ پر سوار ہوں گے (یعنی جس شخص کا مرتبہ جتنا زیادہ بلند ہوگا وہ اتنے ہی کم آدمیوں کے ساتھ سواری پر ہوگا اور نہایت آرام اور کشادگی کے ساتھ بیٹھا ہوا ہوگا اور جس کا مرتبہ جتنا ادنیٰ ہوگا وہ اتنے ہی زیادہ آدمیوں کے ساتھ سواری پر ہوگا اور تنگی کے ساتھ بیٹھا ہوگا) اور تیسری قسم: باقی تمام لوگوں پر مشتمل ہوگی جن کو آگ جمع کرے گی اور وہ آگ ہر وقت ان لوگوں کے ساتھ رہے گی اور کسی وقت بھی ان سے الگ نہیں ہوگی یہاں تک کہ جب وہ قیلولہ کریں گے یعنی استراحت کے لیے رکیں گے) آگ بھی وہیں قیلولہ کرے گی جہاں وہ لوگ رات گزاریں گے وہیں ان کے ساتھ رات گزارے گی، جہاں وہ لوگ صبح کریں گے وہیں آگ بھی ان کے ساتھ صبح کرے گی۔ اور جہاں وہ لوگ شام کریں گے وہیں آگ بھی ان کے ساتھ شام کرے گا۔" (بخاری، مسلم)

فائدہ:..... پہلی دو قسموں کا تعلق اہل ایمان سے ہے جن میں ایک قسم تو ان لوگوں کی ہے جو دنیا میں اللہ کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور آخرت کی نعمتوں کے مشتاق ہوتے ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا ہے (لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ) نہ ان پر کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ ہی یہ غمگین ہوں گے۔ دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو ہمیشہ اس کے عذاب کے خوف میں رہتے ہیں اور دوزخ کی آگ کا ڈر ان پر غالب رہتا ہے، اس سے معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی امید و اشتیاق میں کی جانے والی طاعت و عبادت اس عبادت اور طاعت سے

افضل ہے جو اللہ تعالیٰ کے ڈر اور خوف سے کی جائے۔

ایک بات قابل ذکر یہ بھی ہے کہ حدیث بالا میں جو ایک ایک اونٹ پر دو اور دو سے زائد لوگوں کے سوار ہونے کا ذکر ہے اس میں دونوں احتمال ہیں، یا تو یہ ہوگا کہ ایک اونٹ جتنے لوگوں کی سواری کے لیے متعین ہوگا وہ سب لوگ اس پر ایک ساتھ بیٹھیں گے اور یا یہ ہوگا کہ باری باری بیٹھیں گے کہ ہر شخص باری باری سے سوار ہوتا رہے گا۔

پھر علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ یہاں حدیث میں لوگوں کو محشر میں جمع کیے جانے کا جو ذکر ہے اس کا تعلق کس وقت سے ہے؟ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ یہ اس حشر کا ذکر ہے جو قیامت کے دن آخرت میں بپا ہوگا اور ہر شخص کو دوبارہ زندہ کر کے میدان حشر میں لایا جائے گا۔ جبکہ بعض دوسری حضرات کا کہنا ہے کہ یہ آخرت کے حشر کا ذکر نہیں ہے بلکہ یہ وہ "حشر" مراد ہے جو قیامت کے قریب واقع ہوگا کہ لوگوں کو تمام علاقوں سے اکٹھا کر کے شام کے علاقہ میں ایک جگہ کہ جس کو "محشر" ہی سے تعبیر کیا گیا ہے جمع کیا جائے گا اور جس کو قیامت کی علامات میں سے کہا گیا ہے، ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ آخرت میں جو حشر ہوگا اس میں تمام لوگ پا پیادہ ہوں گے جیسا کہ ایک دوسری روایت میں بیان کیا گیا ہے اور بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ آخرت میں کئی حشر ہوں گے ایک تو قبر سے نکلتے وقت اور تمام لوگوں کے دوبارہ زندہ کیے جانے کے فوراً بعد، دوسرا حشر اس کے بعد ہوگا۔ اس میں بعض سواریاں ملیں گی اور بعض پیدل اور بعض منہ کے بل چل کر آئیں گے، بہرحال زیادہ صحیح قول تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آخرت کا حشر مراد ہے۔ (از مظاہر حق)

(۳۵/ ۳۴۴۳) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يعرق النَّاس يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يذهب في الْأَرْض عرقهم سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَإِنَّهُ يلجمهم حَتّٰى يبلغ آذانهم. رواه الْبُخَارِيْ وَمُسْلِم

ترجمہ:...... "حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن (میدان حشر میں جب حساب کتاب کی ابتداء ہوگی اور نامۂ اعمال کھلنے شروع ہوں گے تو) لوگوں کو پسینہ آئے گا اور وہ پسینہ اس قدر بہے گا کہ زمین کے اندر ستر گز چلا جائے گا اور ان کے لیے لگام بن جائے گا یہاں تک کہ ان لوگوں کے کانوں تک پہنچ جائے گا (یعنی وہ پسینہ ان کے دہانوں تک پہنچ کر لگام کی طرح ان کے منہ کو جکڑ لے گا کہ وہ بات چیت کرنے پر بھی قادر نہ ہو سکیں گے۔" (بخاری، مسلم)

(۳۶/ ۳۴۴۴) وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تدنى الشَّمْس يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الخلق حَتّٰى تكون مِنْهُمْ كمقدار ميل قَالَ سليم بن عَامر وَاللّٰه مَا أَدرِي مَا يَعْنِيْ بالميل مَسَافَة الْأَرْض أَو الميل الَّتِي تكحل بِهِ العين قَالَ فَيَكُوْنُ النَّاس عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي العرق فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى كعبيه وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ إِلٰى حقويه وَمِنْهُمْ من يلجمه العرق إلجاما وَأَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلٰى فِيْهِ. رواه مُسْلِم

ترجمہ:...... "حضرت مقدادؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: قیامت کے دن سورج مخلوق سے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ ان سے صرف ایک میل کی مسافت کے بقدر رہ جائے گا (عربی زبان میں "میل" کے چوں کہ دو معنی آتے ہیں ایک تو خاص مقدار کی مسافت دوسرے وہ سلائی جس سے سرمہ لگایا جاتا ہے اس لیے) سلیم بن عامرؒ کہتے ہیں اللہ کی قسم! مجھے نہیں معلوم کہ نبی کریم ﷺ کی لفظ "میل" سے کیا مراد ہے؟ زمین کی مسافت مراد ہے یا وہ سلائی جس سے آنکھ میں سرمہ لگایا جاتا ہے وہ مراد ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور (اس کی گرمی اور تپش سے) لوگ (اپنے اعمال کے بقدر) پسینہ میں ہوں گے (یعنی جس کے اعمال جتنے برے ہوں گے اسی قدر اس کو پسینہ زیادہ آئے گا) بعض وہ ہوں گے جن کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک ہوگا اور بعض کا پسینہ گھٹنوں تک ہوگا اور بعض کا ان کی کمر تک

ہوگا اور بعض وہ ہوں گے کہ ان کا پسینہ ان کے منہ تک پہنچ رہا ہوگا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے منہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا (کہ ان کا پسینہ یہاں تک پہنچ رہا ہوگا)۔" (مسلم)

(۲۹/ ۳۲۲۴) وَعَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ الْعَطَّارِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لا أعلمه إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ لَمْ يلق ابن آدم شَيْئًا مُنْذُ خلقه الله عَزَّ وَجَلَّ أَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ثُمَّ إِنَّ الْمَوْتَ أَهْوَنُ مِمَّا بعده وَإِنَّهُمْ ليلقون من هول ذٰلِكَ الْيَوْمِ شدة حَتّٰى يلجمهم الْعرق حَتّٰى إِنَّ السُّفُنَ لَوْ أجريت فِيْهِ لَجَرَتْ، رواه أحمد مرفوعا باختصار والطبراني في الأوسط على الشك هكذا واللفظ له وإسنادهما جيد

ترجمہ: ...... "حضرت انس ؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب سے ابن آدم کو پیدا کیا موت سے زیادہ اس پر کوئی سخت چیز پیش نہیں آئی پھر موت (جیسی سخت چیز بھی) موت کے بعد کے حالات سے زیادہ ہلکی اور آسان ہے (یعنی موت کے بعد کے حالات اس سے بھی سخت ہیں) لوگوں کو قیامت کے دن کی ہولناکی سے اتنی شدت اور سختی پہنچے گی کہ پسینہ ان کی لگام بن جائے گا (یعنی منہ تک آپہنچے گا) یہاں تک کہ اگر اس پسینہ میں کشتیاں بھی چلائی جائیں تو وہ چل جائیں۔" (احمد، طبرانی)

(۳۰/ ۳۲۲۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْأَرْضُ كُلُّهَا نَارٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةُ مِنْ وَرَائِهَا كواعبها وَأَكْوَابُهَا وَالَّذِيْ نَفْسُ عَبْدِاللّٰهِ بِيَدِهٖ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَفِيْضُ عرقًا حَتّٰى يسيح فِي الْأَرْضِ قامته ثُمَّ يرتفع حَتّٰى يبلغ أنفه وَمَا مَسَّهُ الْحِسَابُ، قَالُوْا مِمَّ ذٰلِكَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ مِمَّا يَرَى النَّاسُ يلقون، رواه الطبراني موقوفا بإسناد جيد قوي

ترجمہ: ...... "حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں! زمین قیامت کے دن ساری کی ساری آگ ہوگی، اور اس کے پیچھے جنت ہوگی اور جنت کی جوان عورتیں اور اس کے آبخورے ہوں گے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں عبداللہ کی جان ہے کہ ایک شخص اتنا پسینہ پسینہ ہوگا یہاں تک کہ پسینہ زمین میں اس کے قد کے برابر چل رہا ہوگا پھر پسینہ بلند ہوکر اس کی ناک تک پہنچ جائے گا حالاں کہ وہ شخص تو وہ ہوگا جس کو حساب نے ابھی چھوا بھی نہیں لوگوں نے پوچھا پھر کس وجہ سے اس کو اتنا زیادہ پسینہ آئے گا؟ ارشاد فرمایا: ان کو سختی اور مصیبت میں دیکھ کر (خود اتنا پسینہ پسینہ ہوگا پھر جو لوگ حساب کی سختی میں ہوں گے ان کے حال کا خود اندازہ کرلیا جائے)۔" اعاذنا اللہ (طبرانی)

(۳۱/ ۳۲۲۶) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ ليلجمه الْعرق يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ أرحني وَلَوْ إِلَى النَّارِ، رواه الطبراني في الكبير بإسناد جيد وأبو يعلى ومن طريقه ابن حبان إلا أنهما قالا إن الكافر ورواه البزار والحاكم من حديث الفضل بن عيسى وهو واه عن المنكدر عن جابر ولفظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَرَقَ لَيَلْزَمُ الْمَرْءَ فِي الْمَوْقِفِ حَتّٰى يَقُوْلَ يَا رَبِّ إِرْسَالُكَ بِيْ إِلَى النَّارِ أَهْوَنُ عَلَيَّ مِمَّا أَجِدُ وَهُوَ يَعْلَمُ مَا فِيْهَا مِنْ شِدَّةِ الْعَذَابِ، وَقَالَ الْحَاكِمُ صحيح الإسناد

ترجمہ: ...... "حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کا پسینہ قیامت کے دن اس کی لگام بنا ہوگا (کہ منہ تک آکر اس کو بات سے روک دے گا) وہ شخص عرض کرے گا اے میرے رب! اس (سختی اور تکلیف) سے تو مجھے چھٹکارا دے اگرچہ دوزخ میں ڈال دے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ کافر کہے گا۔ (طبرانی، ابن حبان، بزار)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میدان حشر میں مستقل آدمی کو پسینہ آرہا ہوگا یہاں تک وہ (گھبرا کر) کہے گا: اے میرے رب! مجھے آپ دوزخ میں بھیج دیں، یہ مجھ پر زیادہ آسان ہے اس تکلیف سے جو ابھی مجھ کو ہو رہی ہے حالاں کہ وہ خوب جانتا ہوگا کہ دوزخ میں عذاب کتنا سخت ہے۔" (حاکم)

(۳۲/ ۳۲۲۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (المطففين: ٦) مِقْدَار نصف يَوْمٍ مِنْ خَمْسِيْنَ ألف سَنَةٍ فَيَهُوْنُ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِ كَتَدَلِّي الشَّمْسِ لِلْغُرُوْبِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ. رواه أَبُوْيعلى بإسْنَاد صَحِيْح وابن حبان في صَحِيْحه

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ جس کا ترجمہ یہ ہے: "جس دن کھڑے رہیں گے لوگ سامنے دیکھتے جہان کے مالک کے۔" یہ پانچ ہزار سال میں سے آدھے دن کی مقدار ہے جو مؤمن پر اتنی آسان ہوگی اور اتنی جلدی گزر جائے گی کہ جتنی دیر سورج کے غروب ہونے کے قریب سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک ہوتی ہے۔" (ابو یعلی، صحیح ابن حبان)

(۳۳/ ۳۲۲۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ فَقِيْلَ مَا أَطْوَلُ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّهٗ ليخفف عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ أَخَفَّ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ. رواه أحمد وَأَبُوْيعلى وابن حبان في صَحِيْحه كلهم مِنْ طَرِيْق دراج عَنْ أَبِي الْهَيْثَم

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کا) ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ عرض کیا گیا: یہ دن کتنا لمبا ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلاشبہ یہ دن سچے ایمان والوں کے حق میں بہت ہلکا ہوگا یہاں تک کہ ان کے لیے بس ایک فرض نماز سے بھی زیادہ ہلکا ہو جائے گا۔" (احمد، ابو یعلی، صحیح ابن حبان)

(۳۴/ ۳۲۲۹) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تجتمعون يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ أَيْنَ فُقَرَاءُ هٰذِهِ الأمة ومساكينها فيقومُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا عملتم فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا ابتليتنا فصبرنا ووليت الْأَمْوَالَ وَالسُّلْطَانَ غيرنا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ صَدَقْتُمْ. قَالَ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ النَّاسِ وَتبقى شدة الحساب عَلَى ذوي الْأَمْوَالِ وَالسُّلْطَانِ۔ قَالُوْا فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ تُوضع لَهُمْ كراسي مِنْ نُوْرٍ ويظلل عَلَيْهِمُ الْغَمَامُ يَكُوْنُ ذٰلِكَ الْيَوْمُ أقصر عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ من ساعة من نهار. رواه الطَّبَرَانِيُّ وابن حبان في صَحِيْحه

قَالَ الْحَافِظُ وَقَدْ صَحَّ أَنَّ الْفُقَرَاءَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِخَمْسِمِائَةِ عَامٍ وَتَقَدَّمَ ذٰلِكَ فِي الْفَقْرِ

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم سب جمع ہوگے، اعلان کیا جائے گا کہ اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ چنانچہ وہ اٹھیں گے۔ ان فقراء سے کہا جائے گا کہ تم نے کیا عمل کیا؟ وہ کہیں گے اے ہمارے رب آپ نے ہمیں آزمائش میں رکھا ہم نے صبر کیا اور آپ نے مال واقتدار ہمارے علاوہ دوسروں کو دیا۔ اللہ عزوجل کہے گا کہ تم نے سچ کہا یہ لوگ عام جنتیوں سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے اور حساب کی سختی مال ودولت اور اقتدار والوں پر باقی رہے گی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اس دن مؤمنین کہاں ہوں گے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے لیے نور کی کرسیاں بچھائی جائیں گی اور ان پر بادلوں سے سایہ کیا جائے گا اور وہ دن سچے ایمان والوں پر دن کی ایک گھڑی سے بھی مختصر ہوگا۔" (طبرانی، صحیح ابن حبان)

(۳۵/ ۳۲۵۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْأَوَّلِيْنَ والآخرين لميقات يَوْمٍ مَعْلُوْمٍ قِيَامًا أَرْبَعِيْنَ سَنَةً شاخصة أبصارهم يَنْتَظِرُوْنَ فصل القضاء قَالَ وَينزل اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ظلل مِنَ الْغَمَامِ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الْكُرْسِيِّ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ أَيُّهَا النَّاسُ ألم ترضوا مِنْ رَبِّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ورزقكم وأمركم أَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا أَنْ يولي كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِي الدُّنْيَا أَلَيْسَ ذٰلِكَ عدلا من ربكم قَالُوْا بَلٰى فَيَنْطَلِقُ كُلُّ قوم إِلَى مَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ويتولون فِي الدُّنْيَا قَالَ فَيَنْطَلِقُوْنَ ويمثل لَهُمْ أشباه

ما كانوا يعبدون فمنهم من ينطلق إلى الشمس ومنهم من ينطلق إلى القمر والأوثان من الحجارة وأشباه ما كانوا يعبدون قال ويمثل لمن كان يعبد عيسى شيطان عيسى ويمثل لمن كان يعبد عزيرا شيطان عزير ويبقى محمد صلى الله عليه وسلم وأمته قال فيتمثل الرب تبارك وتعالى فيأتيهم فيقول ما لكم لا تنطلقون كما انطلق الناس قال فيقولون إن لنا إلها ما رأيناه فيقول هل تعرفونه إن رأيتموه فيقولون إن بيننا وبينه علامة إذا رأيناها عرفناها۔ قال فيقول ما هي فيقولون يكشف عن ساقه فعند ذلك يكشف عن ساقه فيخر كل من كان مشركا يرائي لظهره ويبقى قوم ظهورهم كصياصي البقر يريدون السجود فلا يستطيعون وقد كانوا يدعون إلى السجود وهم سالمون ثم يقول ارفعوا رؤوسكم فيرفعون رؤوسهم فيعطيهم نورهم على قدر أعمالهم فمنهم من يعطى نوره مثل الجبل العظيم يسعى بين أيديهم ومنهم من يعطى نوره أصغر من ذلك ومنهم من يعطى مثل النخلة بيده ومنهم من يعطى أصغر من ذلك حتى يكون آخرهم رجلا يعطى نوره على إبهام قدمه يضيء مرة ويطفأ مرة فإذا أضاء قدمه قدم وإذا أطفئ قام۔ قال والرب تبارك وتعالى أمامهم حتى يمر بهم إلى النار فيبقى أثره كحد السيف۔ قال فيقول مروا فيمرون على قدر نورهم منهم من يمر كطرفة العين ومنهم من يمر كالبرق ومنهم من يمر كالسحاب ومنهم من يمر كانقضاض الكواكب ومنهم من يمر كالريح ومنهم من يمر كشد الفرس ومنهم من يمر كشد الرجل حتى يمر الذي يعطى نوره على ظهر قدميه يحبو على وجهه ويديه ورجليه تخر يد وتعلق يد وتخر رجل وتعلق رجل وتصيب جوانبه النار فلا يزال كذلك حتى يخلص فإذا خلص وقف عليها فقال الحمد لله الذي أعطاني ما لم يعط أحدا إذ أنجاني منها بعد إذ رأيتها۔ قال فينطلق به إلى غدير عند باب الجنة فيغتسل فيعود إليه ريح أهل الجنة وألوانهم فيرى ما في الجنة من خلل الباب فيقول رب أدخلني الجنة فيقول الله أتسأل الجنة وقد نجيتك من النار فيقول رب اجعل بيني وبينها حجابا حتى لا أسمع حسيسها قال فيدخل الجنة ويرى أو يرفع له منزل أمام ذلك كأن ما هو فيه بالنسبة إليه حلم فيقول رب أعطني ذلك المنزل فيقول لعلك إن أعطيته تسأل غيره فيقول لا وعزتك لا أسأل غيره وأي منزل أحسن منه فيعطاه فينزله ويرى أمام ذلك منزلا كأن ما هو فيه بالنسبة إليه حلم قال رب أعطني ذلك المنزل فيقول الله تبارك وتعالى له لعلك إن أعطيته تسأل غيره فيقول لا وعزتك وأي منزل أحسن منه فيعطاه فينزله ثم يسكت فيقول الله جل ذكره ما لك لا تسأل فيقول رب قد سألتك حتى استحييتك فيقول الله جل ذكره ألم ترض أن أعطيك مثل الدنيا منذ خلقتها إلى يوم أفنيتها وعشرة أضعافه فيقول أتهزأ بي وأنت رب العزة قال فيقول الرب جل ذكره لا ولكني على ذلك قادر فيقول ألحقني بالناس فيقول الحق بالناس قال فينطلق يرمل في الجنة حتى إذا دنا من الناس رفع له قصر من درة فيخر ساجدا فيقول له ارفع رأسك ما لك فيقول رأيت ربي أو تراءى لي ربي فيقال إنما هو منزل من منازلك قال ثم يأتي رجلا فيتهيأ للسجود له فيقال له مه فيقول رأيت أنك ملك من الملائكة فيقول إنما أنا خازن من خزانك وعبد من عبيدك تحت يدي ألف قهرمان على ما أنا عليه قال فينطلق أمامه حتى يفتح له باب القصر قال وهو من درة مجوفة سقائفها وأبوابها وأغلاقها ومفاتيحها منها يستقبله جوهرة خضراء مبطنة بحمراء فيها سبعون بابا كل باب يفضي إلى جوهرة خضراء مبطنة كل جوهرة تفضي إلى جوهرة على غير لون الأخرى في كل جوهرة سرر وأزواج ووصائف أدناهن حوراء عيناء عليها سبعون حلة يرى مخ ساقها من وراء حللها كبدها مرآته وكبده مرآتها إذا أعرض عنها إعراضة ازدادت في عينه سبعين ضعفا عما كانت قبل ذلك فيقول لها والله لقد ازددت في عيني سبعين ضعفا وتقول له وأنت لقد ازددت في عيني سبعين ضعفا فيقال له أشرف فيشرف فيقال له ملكك مسيرة مائة عام ينفذه بصرك قال فقال له عمر ألا تسمع ما يحدثنا

ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ يَا كَعْبُ عَنْ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا فَكَيْفَ أَعْلَاهُمْ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ رواه ابن أبي الدنيا والطبراني من طرق أحدها صحيح واللفظ له والحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اولین و آخرین کو ایک دن مقرر وقت پر جمع کرے گا چالیس سال تو اس حال میں کھڑے گزر جائیں گے کہ ان کی آنکھیں اوپر کو اٹھی ہوئی ہوں گی اللہ کے فیصلہ کے منتظر ہوں گے۔ اللہ عزوجل ابر کے سائبان میں عرش سے کرسی پر اپنی شان کے مطابق نزول فرمائے گا پھر ایک منادی اعلان کرے گا اے لوگو! کیا تم اپنے رب کے اس فیصلہ پر راضی نہیں ہو جس رب نے تم کو پیدا کیا اور تم کو روزی دی اور تم کو اس بات کا حکم دیا کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، کہ تم میں سے ہر انسان کا والی اور بڑا اس کا بنادے جس کی وہ لوگ دنیا میں عبادت کیا کرتے تھے اور دنیا میں وہ ان کے سردار اور بڑے تھے کیا ایسا کرنا تمہارے رب کی طرف سے عدل نہیں ہوگا؟ وہ کہیں گے کیوں نہیں؟ چنانچہ ہر قوم اس معبود کے پاس چلی جائے گی جس کی وہ دنیا میں عبادت کرتی تھی۔ بعض ان میں سورج کی طرف اور بعض چاند کی طرف اور بعض پتھروں سے بنائے بتوں کی طرف اور اسی طرح کے اور بھی مختلف معبودوں کی طرف جن کی وہ عبادت کرتے تھے چلے آئیں گے اور جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے ان کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شیطان کو اور جو حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے ان کے لیے حضرت عزیر کے شیطان کو سامنے لایا جائے گا (اور وہ لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے) محمد ﷺ اور ان کی امت باقی رہ جائے گی۔ چنانچہ رب تبارک وتعالیٰ سامنے آئے گا اور کہے گا تم لوگ دوسرے لوگوں کی طرح کیوں (اپنے معبودوں کے پاس) نہیں چلے گئے۔ وہ جواب میں کہیں گے ہمارا معبود وہ ہے جس کو ہم نے (اب تک) نہیں دیکھا۔ اللہ عزوجل کہے گا اگر تم اس کو دیکھو تو کیا تم اس کو پہچان لو گے وہ کہیں گے کہ ہمارے اور اس کے درمیان ایک علامت اور نشانی ہے ہم (اس نشانی کو دیکھ کر) ضرور پہچان لیں گے، اللہ عزوجل کہے گا وہ علامت کیا ہے؟ وہ کہیں گے وہ پنڈلی کھولے گا۔ پس اس وقت وہ پنڈلی کھولے گا (یہ کوئی خاص صفت یا حقیقت ہے صفات وحقائق الٰہیہ میں سے جس کو کسی خاص مناسبت سے "ساق" (پنڈلی) فرمایا جیسا قرآن میں "ید" بمعنی ہاتھ، "وجہ" (چہرہ) کا لفظ اللہ تعالیٰ کے لیے آیا ہے ان پر اسی طرح بلا کیف ایمان رکھنا چاہیے جیسے اللہ کی ذات، وجود، حیات اور سمع وبصر وغیرہ صفات پر ایمان رکھتے ہیں۔ (ماخوذ از تفسیر عثمانی) (مؤمنین تو اسی وقت سب سجدہ میں گر پڑیں گے) اور جو ریاکاری سے (سجدہ کرتا تھا) وہ اپنی پیٹھ کے بل گر پڑے گا (جب ریاء و نفاق سے سجدہ کرنے والے کا یہ حال ہوگا کہ وہ سجدہ کرنے پر قادر نہ ہوگا تو کفار کا اس پر قادر نہ ہونا بطریق اولیٰ معلوم ہو گیا) اور کچھ لوگوں کی پیٹھیں گائے کی سینگوں کی طرح ایسی سخت ہو جائیں گی کہ وہ (سجدہ کے لیے مڑ نہ سکیں گے) وہ اب سجدہ کرنا چاہیں گے پھر بھی سجدہ نہ کر سکیں گے اور پہلے ان کو بلاتے رہے سجدہ کرنے کو، جبکہ وہ اچھے خاصے تھے۔ پھر اللہ عزوجل (مؤمنین کو) فرمائے گا، سجدہ سے اپنے سروں کو اٹھاؤ، چنانچہ وہ سجدوں سے سر اٹھائیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو ان کے اعمال کے بقدر نور دے گا۔ بعض کو بڑے پہاڑ کے برابر نور دیا جائے گا جو ان کے آگے دوڑ رہا ہوگا اور بعض کو اس سے کم درجہ کا نور دیا جائے گا اور بعض کو ان میں سے کھجور کے درخت کے مثل اس کے ہاتھ میں نور دیا جائے گا اور بعض کو اس سے بھی کم نور دیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں جس کو سب سے آخر میں (سب سے کم درجہ کا) نور دیا جائے گا وہ اس کے پیر کے انگوٹھے پر ہوگا کبھی وہ روشن ہوگا اور کبھی وہ بجھے گا جب اس کا پیر روشن ہوگا تو وہ چلنے لگ جائے گا اور جب وہ بجھ جائے گا تو وہ شخص کھڑا رہ جائے گا اور رب تبارک وتعالیٰ اپنی شان کے مطابق ان کے آگے آگے ہوگا۔ یہاں تک کہ ان کو دوزخ پر سے گزارے گا تو اس کا اثر تلوار کی دھار کی طرح رہ جائے گا، اللہ عزوجل فرمائے گا گزرو، چنانچہ وہ اپنے اپنے نور کے بقدر گزریں گے بعض ان میں آنکھ جھپکنے کے برابر، بعض بجلی کی طرح اور بعض ان میں بادل کی طرح اور بعض ان میں ستاروں کے ٹوٹنے کی طرح گزریں گے اور بعض ہوا کی طرح اور بعض گھوڑے کی دوڑ کی طرح اور بعض آدمی کی دوڑ کی طرح گزریں گے، یہاں تک کہ جس کے پیروں کی پشت پر نور ہوگا وہ چہرہ اور ہاتھوں اور پیروں کے بل گھسٹتا ہوا گزرے گا اس طرح کہ کبھی ہاتھ سے کھینچے گا کبھی ہاتھ کو روک کر پیر سے کھسکے گا اور کبھی پیر رک جائے گا اور اس کے دائیں بائیں اطراف کو آگ پہنچ رہی ہوگی اس طرح گھسٹتے گھسٹتے دوزخ سے چھٹکارا پا کر

کھڑا ہو جائے گا اور کہے گا تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ کو وہ دیا جو کسی کو بھی نہ دیا جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوزخ سے بچا لیا جبکہ میں دوزخ کو دیکھ چکا تھا۔ پھر اس کو لے کر جنت کے دروازے پر ایک نہر پر سے گزارا جائے گا وہ اس میں غسل کرے گا اس سے جنت والوں کی خوشبوئیں اور قسم قسم کے رنگ آنے لگ جائیں گے وہ جنت کے اندر دروازہ کے سوراخ سے جھانکے گا تو اللہ سے عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے اللہ عزوجل کہے گا مجھ سے جنت کا مطالبہ کرتا ہے جبکہ میں نے تجھ کو دوزخ سے بچا لیا؟ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب! (صرف اتنا کر دے کہ) میرے اور دوزخ کے درمیان کوئی آڑ کر دے کہ میں دوزخ کی آواز کو نہ سن سکوں چنانچہ وہ (اللہ کے فضل و کرم سے) جنت میں داخل ہو جائے گا، اس کے سامنے ایک عالیشان گھر بلند کیا جائے گا یا وہ اس کو دیکھے گا گویا کہ وہ جس گھر میں ہے اس کی نسبت وہ گھر خواب ہے وہ درخواست کرے گا اے میرے رب! مجھے وہ گھر دے دے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا اگر وہ گھر تجھ کو دے دیا گیا تو دوسرا مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ دوسرا کوئی گھر نہیں مانگوں گا اس سے بہتر اور کون سا گھر ہوگا (کہ میں دوسرا مانگوں) چنانچہ وہ اس کو دے دیا جائے گا وہ اس میں اترے گا اور اپنے سامنے ایک اور عالی شان گھر دیکھے گا گویا کہ جس میں ہے وہ اس کی بنسبت خواب ہے وہ بندہ عرض کرے گا مجھے وہ گھر دے دے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا اگر تجھ کو وہ دے دیا گیا تو دوسرا مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا نہیں! تیری عزت کی قسم! اس سے بہتر کون سا گھر ہوگا چنانچہ وہ اس کو دے دیا جائے گا وہ اس میں آ کر ٹھہرے گا، پھر خاموش ہو جائے گا، اللہ جل ذکرہ کہے گا کیا بات ہے کہ اور سوال نہیں کرتا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں نے تجھ سے اتنی مرتبہ مانگا کہ اب مجھے شرم آنے لگ گئی اللہ عزوجل کہے گا (اے میرے بندے) کیا تو اس پر خوش نہیں کہ جب سے میں نے دنیا کو بنایا اس وقت سے دنیا کے فنا تک دنیا کے برابر اور اس سے دس گنا زیادہ تجھ کو دوں؟ وہ عرض کرے گا: رب العزت ہو کر مجھ سے کیا تو مذاق کرتا ہے۔ رب جل ذکرہ کہے گا (کہ مذاق نہیں) میں اس پر قدرت رکھتا ہوں۔ وہ کہے گا (مجھے جنتی) لوگوں سے ملا دے اللہ فرمائے گا جا ان کے ساتھ جا کر مل جا۔ چنانچہ وہ جنت میں تیز تیز قدم رکھتا ہوا جا رہا ہوگا یہاں تک کہ جب جنتی لوگوں کے قریب جا پہنچے گا تو موتی کا محل اس کے لیے بلند کیا جائے گا وہ (اس کو دیکھ کر) سجدہ میں گر پڑے گا اللہ عزوجل اس کو کہے گا سر سجدہ سے اٹھا۔ تجھ کو کیا ہوا؟ وہ کہے گا کہ میں نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ یا کہے گا میرا رب میرے سامنے آیا تھا، اس کو کہا جائے گا کہ وہ تیرے عالی شان محلات میں سے ایک محل ہے۔ پھر ایک شخص کے پاس آئے گا (اس کو دیکھ کر) اس کے سامنے سجدہ کرنے کی تیاری کر رہا ہوگا کہ اس کو کہا جائے گا کہ سجدہ نہ کر، وہ کہے گا میں نے دیکھا کہ تو ایک فرشتہ ہے وہ کہے گا میں تیرے داروغوں میں سے ایک داروغہ ہوں اور تمہارے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں۔ میری ماتحتی میں ایک ہزار کارندے ہیں اس کام کے لیے (میری مدد کرنے کے لیے) جس پر میں مقرر ہوں، چنانچہ وہ اپنے سامنے چلے گا کہ اس کے لیے محل کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور وہ محل ایک خالی موتی کا ہوگا جس کی چھت اور دروازے اور تالے اور چابیاں بھی اسی موتی کی ہوں گی اس کے سامنے سبز پتھر کا ایک نگینہ ہوگا جس کے اندر سرخ استر لگا ہوگا جس میں ستر دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ ایک سبز نگینہ کی طرف نکالے گا جس کے استر ہوں گے، ہر نگینہ دوسرے رنگ کے نگینے کی طرف پہنچائے گا اور ہر پتھر کے نگینہ میں مسہریاں، اور بیویاں اور خادمات ہوں گی جس میں سے کم درجہ یہ ہوگا کہ ایک حور عینا ہوگی جس پر ستر جوڑے ہوں گے اس کی پنڈلی کا گودا جوڑوں کے باہر سے نظر آ رہا ہوگا، اس کا جگر جنتی کا آئینہ ہوگا اور جنتی کا جگر اس کے لیے آئینہ ہوگا جب اس سے اپنا رخ دوسری طرف پھیرے گا تو جنتی کی نگاہ میں (اس کا حسن) پہلے سے ستر گنا زیادہ ہو جائے گا وہ اس سے کہے گا اللہ کی قسم! تیرا حسن میری نگاہ میں ستر گنا زیادہ بڑھ گیا وہ حور کہے گی کہ تم بھی میری نگاہ میں پہلے سے ستر گنا زیادہ حسن میں بڑھ گئے پھر اس سے کہا جائے گا اوپر کی طرف جھانک چنانچہ وہ اوپر کی طرف نظر اٹھائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ (جنت میں) تیری سلطنت سو سال کی مسافت جہاں تک تیری نگاہ پہنچے وہاں تک ہے (یہ ساری حدیث سن کر) حضرت عمرؓ نے حضرت کعبؓ کو فرمایا: اے کعب! کیا تم یہ حدیث نہیں سنتے جو ابن اُمّ عبد ادنیٰ درجہ کے جنتی کے بارے میں ہمیں سنا رہے تھے یہ ادنیٰ درجہ کے جنتی کا حال ہے تو اعلیٰ والوں کا کیا پوچھنا۔ انہوں نے کہا وہ نعمتیں ان کے لیے ہیں جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ ہی کسی کے کان نے سنا۔" (ابن ابی الدنیا، طبرانی، حاکم)

# فصل فِي ذِكر الحساب وَغيره / حساب وغیرہ کا بیان

(۳۸/ ۳۲۵۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنها أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ فَقُلْتُ أَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ: فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهُ بِيَمِينِهِ. فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا. وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا. (الانشقاق:۷،۸،۹) فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ. رواه البخاري ومسلم وأبوداود والترمذي

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے حساب میں اس دن جرح کی جائے گی اس کو عذاب دیا جائے گا، میں نے دریافت کیا کیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں ہے: فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتٰبَهُ بِيَمِينِهِ ۝ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝ وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا ۝ "یعنی جس کو نامۂ اعمال ملا اس کے داہنے ہاتھ میں سو اس سے آسان حساب لیں گے اور وہ اپنے لوگوں کے پاس خوش ہو کر پھر کر آئے گا" رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس آیت میں آسان حساب سے مراد) صرف پیشی ہے ورنہ تو جس کا بھی قیامت کے دن حساب لے لیا گیا (اس کی خیر نہیں) وہ ہلاک ہو جائے گا۔" (بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی)

فائدہ:...... حساب کے معنی ہیں "گننا اور شمار کرنا" اور یہاں مراد ہے قیامت کے دن بندوں کے اعمال کو گننا اور ان کا حساب کرنا۔ واضح رہے کہ حق تعالیٰ کے علیم وخبیر ذات کو سب کچھ معلوم ہے اور بندہ اس دنیا میں جو بھی عمل کرتا ہے وہ اس پر روشن وعیاں ہے۔ لیکن قیامت کے دن بندوں کے اعمال وکردار کا حساب اس لیے ہوگا تاکہ ان پر حجت قائم ہو، اور تمام مخلوق پر روشن ہو جائے کہ دنیا میں کس نے کیا کیا ہے اور کون کس درجہ کا آدمی ہے۔ پس قیامت کے دن کا یہ حساب قرآن مجید اور صحیح احادیث سے ثابت ہے اور اس کا عقیدہ رکھنا واجب ہے۔ (از مظاہر)

(۳۰/ ۳۲۵۲) وَعَنْ عتبَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا يخر عَلَى وَجْهِهِ مِنْ يَوْمِ وُلِدَ إِلَى يَوْمِ يَمُوْتُ هرما فِي مَرْضَاةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لحقره يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه الطبراني ورواته ثقات إلا بقية

ترجمہ:...... "حضرت عتبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اللہ کو خوش کرنے اور راضی کرنے میں اپنی پیدائش کے دن سے بوڑھا ہو کر مرنے کے دن تک چہرہ کے بل گرا رہے (یعنی صرف عبادت ہی کرتا رہے تو جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے اس کو دے رکھی تھیں اور جو فضل اس پر کر رکھا تھا ان کے مقابلہ میں) قیامت کے دن وہ اپنی ساری عبادت کو حقیر اور کم جانے گا۔" (طبرانی)

(۳۵/ ۳۲۵۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِي خَلِيلِي جِبْرِيْلُ آنِفًا فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ! وَالَّذِي بعثك بِالْحَقِّ إِنَّ لِلّٰهِ عَبْدًا من عباده عبد الله خَمْسَ مِائَةِ سَنَةٍ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ فِي الْبَحْرِ عرضه وَطُوْلُهُ ثَلَاثُوْنَ ذِرَاعًا فِي ثَلَاثِيْنَ ذِرَاعًا وَالْبَحْرُ مُحِيْطٌ بِهِ أَرْبَعَةَ آلَافِ فَرْسَخٍ مِنْ كُلِّ نَاحِيَةٍ وَأَخْرَجَ لَهُ عَيْنًا عذبة بِعَرْضِ الْأُصْبُعِ تفيض بِمَاء عذب فيستنقع فِي أَسْفَلِ الْجَبَلِ وشجرة رُمَّانٍ تُخْرِجُ لَهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ رُمَّانَةً يَتَعَبَّدُ يَوْمه فَإِذَا أَمْسَى نَزَلَ فَأَصَاب مِنَ الْوُضُوءِ وَأَخَذَ؟ تِلْكَ الرُّمَّانَةَ فَأَكَلَهَا ثُمَّ قَامَ لِصَلَاتِهِ فَسَأَلَ ربه عِنْدَ وقت الْأَجَلِ أَنْ يَقْبِضَهُ سَاجِدًا وَأَنْ لَا يَجْعَل لِلْأَرْضِ وَلَا لِشَيْءٍ يُفْسِدهُ عَلَيْهِ سَبِيلًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ وَهُوَ سَاجِد قَالَ فَفَعَلَ فنحن نمر عَلَيْهِ إِذَا هبطنا وَإِذَا عرجنا فنجد لَهُ فِي الْعِلْمِ أَنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُوقَفُ بَيْنَ يدى الله فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّب أدخلُوا عَبْدِيَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي فَيَقُوْلُ رب بَلْ بِعَمَلِي فَيَقُوْلُ أدخلُوا عَبْدِيَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي فَيَقُوْلُ رَبِّ بَلْ بِعَمَلِي فَيَقُوْلُ اللّٰهُ قايسوا عَبْدِيْ بنعمتى عَلَيْهِ وبِعَمَلِهِ فتوجد نعمة الْبَصَر قَدْ أحاطت بِعِبَادَة خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ وَبقيت نعمة الْجَسَد فضلا عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ أدخلُوا عَبْدِيَ النَّار فيجر إِلَى النَّار فَيُنَادِي رب بِرَحْمَتِكَ أدخلني الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ ردوه فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُوْلُ يَا عَبْدِي من خلقك وَلَمْ تك شَيْئًا فَيَقُوْلُ أَنْتَ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ مَنْ قَوَّاكَ لِعِبَادَةِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ فَيَقُوْلُ أَنْتَ يَا رَبِّ

فَيَقُوْلُ من أنزلك في جَبَل وسط اللجة وَأَخْرَجَ لَكَ الماء العَذْبَ مِنَ الماء المَالِح وَأَخْرَجَ لَكَ كُلَّ لَيْلَةٍ رُمَانَةٍ وَإِنَّمَا تَخْرُجُ مَرَّةً فِي السَّنة وَسَأَلته أَن يَقْبِضَكَ سَاجِدًا فَفَعَلَ فَيَقُوْلُ أَنْتَ يَارَبِّ قَالَ فَذٰلِكَ بِرَحْمَتِي وَبِرَحْمَتِي أدخلك الجَنَّة أدخلوا عَبْدِيَ الجَنَّة فنعم العَبْد كُنْتُ يا عَبْدِي فَأدْخَلَهُ اللهُ الجَنَّة۔ قَالَ جِبْرِيْلُ إِنَّمَا الأَشْيَاء برحمة الله يا مُحَمَّد رواه الحاكم عن سُلَيْمَان بن هرم عن مُحَمَّد بن المُنْكَدر عن جابر وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ارشاد فرمایا: میرے پاس سے میرے گہرے دوست جبرئیل ابھی ابھی نکل کر گئے ہیں، اور یہ کہا: اے محمد (ﷺ) قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا، اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ تھا جس نے اللہ کی عبادت پانچ سو سال سمندر (کے جزیرہ) کے ایک پہاڑ کی چوٹی پر جس کی چوڑائی اور لمبائی تیس گز تھی اور سمندر اس کے ہر طرف چار ہزار فرسخ احاطہ کیے ہوئے تھا اور اس کے لیے انگلی کی چوڑائی کے بقدر ایک میٹھا چشمہ نکالا تھا جو میٹھا پانی اس سے نکلتا وہ پہاڑ کے نیچے جمع ہو جاتا اور ایک انار کا درست جو ہر رات ایک انار اس عابد کے لیے نکالتا وہ پورے دن عبادت کرتا۔ جب شام ہوتی تو وہ اتر کر وضو کرتا اور اس انار کو لے کر کھالیتا۔ پھر نماز کے لیے کھڑا ہو جاتا، اس نے موت کے وقت اپنے رب سے دعا کی کہ اس کی روح کو سجدہ کی حالت میں قبض کرے۔ اور زمین اور کوئی بھی چیز اس کے بدن کو خراب نہ کر سکے تاکہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کو سجدہ ہی کی حالت میں اٹھائے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جب آسمان سے اترتے اور آسمان پر چڑھتے وقت ہم (فرشتے) اس کے اوپر سے گزرتے ہمیں اس کے بارے میں علم ہوا کہ وہ قیامت کے دن اٹھایا جائے گا اور اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو۔ وہ کہے گا اے میرے رب! بلکہ میں اپنے عمل کی وجہ سے (جنت میں داخل ہوں گا) اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا میرے بندے کو میری رحمت سے جنت میں داخل کر دو وہ کہے گا اے میرے رب! بلکہ میرے عمل کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ کہے گا، میرے بندے پر جو میری نعمتیں تھیں ان کا اور اس کے عمل کا موازنہ کرو، تو ایک بینائی کی نعمت پورے پانچ سو سال کی عبادت کو گھیر لے گی۔ اور جسم کی اور نعمتیں اس پر مزید ہوں گی، اللہ کہے گا میرے بندے کو دوزخ میں ڈال دو چنانچہ اس کو دوزخ کی طرف کھینچ کر لے جایا جائے گا وہ پکارے گا، اے میرے رب! اپنی رحمت سے مجھے جنت بھیج دے اللہ کہے گا اس کو دوبارہ لاؤ چنانچہ وہ اللہ کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا: اے میرے بندے! جب تو کچھ بھی نہ تھا تجھ کو کس نے پیدا کیا تھا؟ وہ کہے گا: اے رب! تو نے پیدا کیا تھا اللہ تعالیٰ کہے گا تجھ کو پانچ سو سال عبادت کرنے کی قوت کس نے عطا کی تھی؟ وہ کہے گا اے رب! تو نے عطا کی تھی، اللہ تعالیٰ کہے گا تجھ کو سمندر کے بیچ میں کس نے اتارا تھا؟ اور تیرے لیے نمکین پانی میں سے میٹھا پانی کس نے نکالا تھا؟ اور ہر رات کو کون تیرے لیے انار کو نکالتا تھا، حالاں کہ انار تو درخت پر سال میں ایک ہی مرتبہ نکلتا ہے اور تو نے دعا کی تھی کہ تیری روح سجدہ کی حالت میں قبض ہو چنانچہ اس نے تیری دعا کو قبول کیا (یہ سب سن کر) وہ عرض کرے گا: اے رب! یہ سب تو نے کیا۔ اللہ کہے گا: یہ سب میری رحمت سے ہوا اور اپنی رحمت ہی سے تجھ کو جنت میں داخل کرتا ہوں۔ میرے بندے کو جنت میں داخل کر دو اے میرے بندے تو بہت اچھا بندہ تھا (کہ خوب تو نے میری عبدیت اور بندگی کی) چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔ (یہ سارا واقعہ سنا کر) جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد (ﷺ) ساری نعمتیں وغیرہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی ہیں۔"

(۲۸/ ۳۳۵۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الحُقُوْقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ القِيَامَةِ حَتّٰى يُقَاد لِلشَّاةِ الجَلحَاء مِنَ الشَّاةِ القَرْنَاء، رواه مُسْلِم والتِّرمِذِيّ۔

ورواه أحمد وَلفظه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يقْتَص لِلخلقِ بَعْضهُم مِنْ بَعْضٍ حَتّٰى لِلجَمَّاء مِنَ القَرْنَاء وَحَتّٰى لِلذَّرَّةِ مِنَ الذَّرة، وَرُوَاته رواة الصَّحِيح۔ [الجلحاء الَّتِي لا قرن لها]

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن حق والوں کا حق ان کو ضرور دلوایا جائے گا

حتی کہ بے سینگ والی بکری کے لیے سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔" (مسلم، ترمذی)

(۳۲۵۵/۵۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَرَبَ مَمْلُوْكَه سَوْطًا ظُلْمًا اُقْتُصَّ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه البزّار والطبراني بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے غلام کو ایک کوڑا بھی ظلماً مارا ہوگا اس سے قیامت کے دن قصاص لیا جائے گا۔" (بزار، طبرانی)

(۳۲۵۶/۵۳) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يحشر الله العباد يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ قَالَ النَّاسَ عُرَاةً غرلًا بهما۔ قَالَ قُلْنَا وَمَا بهما قَالَ لَيْسَ مَعَهُمْ شَيْءٌ ثُمَّ يناديهم بِصَوْتٍ يسمعهُ من بعد كما يسمعهُ من قرب أَنَا الملك أَنَا الديّان لَايَنْبَغِي لأحَدٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَنْ يَدْخُلَ النَّارَ وَلَهُ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَقٌّ حَتّٰى أقصه مِنْهُ وَلَايَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ ولأحَدٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عِنْده حَقٌّ حَتّٰى أقصه مِنْهُ حَتّٰى اللَّطْمَة. قَالَ قُلْنَا كَيْفَ وإنا نأتي عُرَاةً غرلًا بهما قَالَ الْحَسَنَات وَالسَّيِّئَات. رواه أحمد بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن انیسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں کو جمع کرے گا یا یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ننگا، بے ختنہ، بغیر کسی چیز کے جمع کرے گا۔ پھر ان کو آواز دے گا جس آواز کو دور والے بھی ایسے ہی سنیں گے جیسا کہ قریب والے، کہے گا میں دیان ہوں۔ میں بادشاہ ہوں، کسی دوزخی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ دوزخ میں داخل ہو اور اس کا کوئی حق کسی جنتی کے پاس ہو جب تک میں اس کا بدلہ نہ دلوادوں۔ اور نہ ہی کسی جنتی کے لیے مناسب ہے کہ وہ جنت میں چلا جائے اور اس کا کوئی حق کسی دوزخی کے پاس رہ جائے یہاں تک کہ میں اس کا بدلہ اس سے دلوادوں یہاں تک کہ ایک تھپڑ ہی کیوں نہ ہو۔ ہم نے عرض کیا۔ کیسے ہم ننگے اور بے ختنہ اور بغیر کسی چیز کے (قیامت کے میدان میں) آئیں گے۔ ارشاد فرمایا: نیکیاں، اور گناہ ہوں گے (صاحب حق کو نیکیاں دی جائیں گی اور دوسرے کے گناہ اس کے سر پر لاد دیے جائیں گے)۔" (احمد)

(۳۲۵۷/۵۳) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجيء الظَّالِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى إِذَا كَانَ عَلٰى جسر جَهَنَّمَ بَيْنَ الظلمة والوعرة لقيه الْمَظْلُوْمُ فعرفه وعرف مَا ظلمه بِهِ فَمَا يبرح الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا يقصون مِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا حَتّٰى ينزعوا مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنَ الْحَسَنَاتِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ حَسَنَات رد عَلَيْهِمْ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ حَتّٰى يوردوا الدَّرْكَ الْأَسْفَلَ مِنَ النَّارِ. رواه الطبراني في الأوسط ورواته مختلف في توثيقهم.

وَتَقَدَّمَ فِي الْغِيْبَةِ حديث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُفْلِسُ مِنْ أُمَّتِي من يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطِي هٰذَا من حَسَنَاته وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فنيت حَسَنَاته قَبْلَ أَنْ يُقْضٰى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طرح فِي النَّارِ. رواه مسلم وغيره

ترجمہ:...... "حضرت ابوامامہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ظالم آئے گا یہاں تک کہ وہ سخت اندھیرے میں اور سخت راستے میں جہنم کے ایک پل پر ہوگا کہ اس کو مظلوم پہچان لے گا اور جو اس کے ساتھ ظالم نے کیا ہوگا اس کو بھی پہچان لے گا مظلوم لوگوں کو ظالموں سے بدلہ دلایا جاتا رہے گا یہاں تک کہ ظالموں کے پاس کی ساری نیکیاں وہ کھینچ لیں گے، جب ظالمین کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو مظلوموں کے گناہ ظالموں پر ڈال دیے جائیں گے، یہاں تک کہ ظالم جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ڈال دیے جائیں گے۔" (طبرانی فی الاوسط)

(۵۶/ ۳۳۵۸) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ إِذْ رَأَيْنَاهُ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ ثَنَايَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِي جَثَيَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعِزَّةِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَارَبِّ خُذْ لِي مَظْلَمَتِي مِنْ أَخِي فَقَالَ اللّٰهُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِأَخِيْكَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْءٌ قَالَ يَارَبِّ فَلْيَحْمِلْ مِنْ أَوْزَارِي وَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُكَاءِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ ذٰلِكَ لَيَوْمٌ عَظِيْمٌ يَحْتَاجُ النَّاسُ أَنْ يُحْمَلَ عَنْهُمْ مِنْ أَوْزَارِهِمْ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. رواه الحاكم وقال صحيح الإسناد وتقدم بتمامه في العفو

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک سامنے کے ظاہر ہوئے، حضرت عمر ؓ نے آپ سے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کیوں ہنسے؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے دو شخص رب العزت کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھیں گے۔ ایک ان میں سے عرض کرے گا اے میرے رب! میرا حق میرے بھائی سے دلوا دے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا: تم اپنے بھائی سے کیا لوگے جبکہ اس کی نیکیوں میں سے اب تو کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ (کہ ساری نیکیاں بدلہ میں چلی گئیں) وہ عرض کرے گا: اے رب! یہ میرے گناہ اپنے اوپر ڈال لے۔ (یہ فرما کر) رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو ابل پڑے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بڑا (بھاری) دن ہوگا لوگ ضرورت مند ہوں گے کہ ان کے گناہوں کو (ان سے اٹھا کر) کوئی اپنے اوپر لادے (آگے پوری حدیث ذکر فرمائی)۔" (حاکم)

(۵۷/ ۳۳۵۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيْرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا۔ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا فَيَلْقَى الْعَبْدَ رَبُّهُ فَيَقُوْلُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى يَارَبِّ فَيَقُوْلُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَإِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُوْلُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى يَارَبِّ فَيَقُوْلُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ إِنِّي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيْتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُوْلُ أَيْ فُلْ أَلَمْ أُكْرِمْكَ وَأُسَوِّدْكَ وَأُزَوِّجْكَ وَأُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذَرْكَ تَرْأَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ أَفَظَنَنْتَ أَنَّكَ مُلَاقِيَّ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا إِذًا ثُمَّ يَقُوْلُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدًا عَلَيْكَ فَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ انْطِقِي فَيَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ رواه مسلم

[ترأس بمثناة فوق ثم راء ساكنة ثم همزة مفتوحة أي تصير رئيسا۔ وتربع بموحدة بعد الراء مفتوحة معناه تأخذ ما يأخذه رئيس الجيش لنفسه وهو ربع الغنائم ويقال له المرباع]

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ ؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا دوپہر کے وقت میں آفتاب کو دیکھنے میں جبکہ وہ بادل میں بھی نہ ہو تم میں کوئی کش مکش ہوتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا: کیا چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں جبکہ وہ بادل میں بھی نہ ہو تم میں کوئی کش مکش اور کوئی رد وکد ہوتی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس طرح تم چاند اور سورج کو بلا کسی کش مکش اور بغیر کسی اختلاف اور نزاع کے دیکھتے ہو اسی طرح قیامت میں اپنے پروردگار کو دیکھو گے؟ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت میں جب اللہ سے ایک بندہ کا سامنا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا اے

فلانے! کیا میں نے دنیا میں تجھے عزت نہیں دی تھی کیا تجھے تیری قوم میں سرداری نہیں دی تھی؟ تجھے بیوی نہیں عطا کی تھی؟ اور کیا تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ (سواریوں کو) مسخر نہیں کیا تھا؟ اور کیا میں نے تجھے چھوڑے نہیں رکھا تھا کہ تو ریاست اور سرداری کرے؟ اور مال غنیمت میں سے چوتھائی وصول کرے۔ وہ بندہ عرض کرے گا کہ ہاں! اے پروردگار! آپ نے یہ سب کچھ مجھے عطا فرمایا تھا پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کیا تجھے اس کا خیال اور گمان تھا کہ تو ایک دن میرے سامنے آئے گا؟ وہ عرض کرے گا کہ میں یہ خیال نہیں کرتا تھا پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں تجھے اپنے رحم وکرم سے اسی طرح بھلاتا ہوں جس طرح تو نے مجھے بھلائے رکھا تھا اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دوسرے ایک بندے کا سامنا ہوگا اور اس سے بھی حق تعالیٰ اسی طرح فرمائے گا اس کے بعد اللہ تعالیٰ تیسرے ایک بندے سے ملے گا اور اس سے بھی اسی طرح فرمائے گا، یہ بندہ عرض کرے گا کہ اے پروردگار! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا اور میں نے نمازیں پڑھیں اور روزے رکھے اور صدقہ بھی ادا کیا اور (اس کے علاوہ بھی) وہ بندہ خوب اپنے اچھے کارنامے بیان کرے گا جہاں تک بھی بیان کر سکے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہاں ٹھہر۔ پھر اس سے کہا جائے گا کہ ہم ابھی تجھ پر ایک گواہ قائم کرتے ہیں اور وہ اپنے جی میں سوچے گا کہ وہ کون ہوگا جو مجھ پر گواہی دے گا پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کی ران کو حکم دیا جائے گا کہ بول۔ تو اس کی ران اور اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ یہ اس لیے کرے گا کہ اس کا یہ عذر باقی نہ رہے اور یہ منافق ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔" (مسلم)

فائدہ:...... اگرچہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نبی کریم سے سوال اللہ کے قیامت کے دن دیدار کے بارے میں تھا جس کا جواب حدیث بالا میں نبی کریم ﷺ نے دے کر مزید یہ بات بھی ارشاد فرمادی کہ قیامت میں صرف اللہ تعالیٰ کا دیدار ہی نہ ہوگا بلکہ حق تعالیٰ نے جو نعمتیں دے رکھی ہیں وہ اس وقت ان کے بارے میں بھی پوچھ گچھ کرے گا اور جن لوگوں نے اللہ کے احکام سے بے پرواہ ہو کر اور آخرت سے بے فکر ہو کر ان نعمتوں کو استعمال کیا ہوگا وہ اس دن رسوا اور ہلاک ہوں گے۔

(۵۹/ ۲۲۶۰) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيْرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيْهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ فَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ اللّٰهِ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِتَتْبَعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَغُبَّرِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَيُدْعَى الْيَهُوْدُ فَيُقَالُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرًا ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُوْنَ قَالُوْا عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ أَلَا تَرِدُوْنَ فَيُحْشَرُوْنَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ ثُمَّ تُدْعَى النَّصَارٰى فَيُقَالُ لَهُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ لَهُمْ كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ فَمَاذَا تَبْغُوْنَ فَيَقُوْلُوْنَ عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا فَاسْقِنَا فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ أَلَا تَرِدُوْنَ فَيُحْشَرُوْنَ إِلَى جَهَنَّمَ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَتَسَاقَطُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ أَتَاهُمُ اللّٰهُ فِيْ أَدْنٰى صُوْرَةٍ مِنَ الَّتِيْ رَأَوْهُ فِيْهَا قَالَ فَمَا تَنْتَظِرُوْنَ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوْا يَا رَبَّنَا فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ فَيَقُوْلُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ لَا نُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَكَادُ أَنْ يَنْقَلِبَ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ فَتَعْرِفُوْنَهُ بِهَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ

لِلّٰهِ من تلقاء نفسه ألا أذن الله له بالسجود ولا يبقى من كان يسجد اتقاء ورياء إلا جعل الله ظهره طبقة واحدة كلما أراد أن يسجد خرّ على قفاه ثم يرفعون رؤوسهم وقد تحول في صورته التي رأوه فيها أول مرة فقال أنا ربكم فيقولون أنت ربنا ثم يضرب الجسر على جهنم وتحل الشفاعة ويقولون اللهم سلّم سلّم قيل يا رسول الله وما الجسر قال دحض مزلة فيه خطاطيف وكلاليب وحسكة تكون بنجد فيها شويكة يقال لها السعدان فيمر المؤمنون كطرف العين وكالبرق وكالريح وكالطير وكأجاويد الخيل والركاب فناج مسلم ومخدوش مرسل ومكدوش في نار جهنم حتى إذا خلص المؤمنون من النار فوالذي نفسي بيده ما من أحد منكم بأشد مناشدة لله في استيفاء الحق من المؤمنين لله يوم القيامة لإخوانهم الذين في النار۔

وفي رواية فما أنتم بأشد مناشدة في الحق قد تبين لكم من المؤمنين يومئذ للجبار إذا رأوا أنهم قد نجوا في إخوانهم فيقولون ربنا كانوا يصومون معنا ويصلون ويحجون فيقال لهم أخرجوا من عرفتم فتحرم صورهم على النار فيخرجون خلقا كثيرا قد أخذت النار إلى نصف ساقه وإلى ركبته ثم يقولون ربنا ما بقي فيها ممن أمرتنا به فيقال ارجعوا فمن وجدتم في قلبه مثقال دينار من خير فأخرجوه فيخرجون خلقا كثيرا ثم يقولون ربنا لم نذر فيها أحدا ممن أمرتنا ثم يقول ارجعوا فمن وجدتم في قلبه مثقال نصف دينار من خير فأخرجوه فيخرجون خلقا كثيرا ثم يقولون ربنا لم نذر فيها ممن أمرتنا أحدا ثم يقول ارجعوا فمن وجدتم في قلبه مثقال ذرة من خير فأخرجوه فيخرجون خلقا كثيرا ثم يقولون ربنا لم نذر فيها خيرا وكان أبو سعيد يقول إن لم تصدقوني بهذا الحديث فاقرؤوا إن شئتم "إن الله لا يظلم مثقال ذرة وإن تك حسنة يضاعفها ويؤت من لدنه أجرا عظيما" (النساء:۴۰) فيقول الله عز وجل شفعت الملائكة وشفع النبيون ولم يبق إلا أرحم الراحمين فيقبض قبضة من النار فيخرج منها قوما من النار لم يعملوا خيرا قط قد عادوا حمما فيلقيهم في نهر في أفواه الجنة يقال له نهر الحياة فيخرجون كما تخرج الحبة في حميل السيل ألا ترونها تكون إلى الحجر أو إلى الشجر ما يكون إلى الشمس أصيفر وأخيضر وما يكون منها إلى الظل يكون أبيض فقالوا يا رسول الله كأنك كنت ترعى بالبادية قال فيخرجون كاللؤلؤ في رقابهم الخواتم يعرفهم أهل الجنة هؤلاء عتقاء الله الذين أدخلهم الله الجنة بغير عمل عملوه ولا خير قدموه ثم يقول ادخلوا الجنة فما رأيتموه فهو لكم فيقولون ربنا أعطيتنا ما لم تعط أحدا من العالمين فيقول لكم عندي أفضل من هذا فيقولون يا ربنا أي شيء أفضل من هذا فيقول رضاي فلا أسخط عليكم أبدا رواه البخاري ومسلم واللفظ له۔

[الغبر بغين معجمة مضمومة ثم باء موحدة مشددة مفتوحة جمع غابر وهو الباقي وقوله دحض مزلة الدحض بإسكان الحاء هو الزلق والمزلة هو المكان الذي لا يثبت عليه القدم إلا زلت۔ المكدوش بشين معجمة هو المدفوع في نار جهنم دفعا عنيفا۔ الحمم بضم الحاء المهملة وفتح الميم جمع حممة وهي الفحمة وبقية غريبه تقدم]

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک دن مجلس نبوی میں ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں دیکھو گے، کیا تم دوپہر کے وقت جبکہ آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نہ ہو سورج کو دیکھنے میں رکاوٹ اور تکلیف محسوس کرتے ہو۔ اور کیا تم شفاف چودھویں رات میں جبکہ آسمان پر بادل کا کوئی ایک ٹکڑا بھی نہ ہو چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ محسوس کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہرگز نہیں۔ فرمایا: تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ وتکلیف محسوس نہیں کرو گے ہاں جیسا کہ تم ان دونوں سورج وچاند میں سے کسی کو دیکھنے میں رکاوٹ وتکلیف محسوس کرتے ہو (اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:)

جب قیامت کا دن برپا ہوگا اور تمام مخلوق میدان محشر میں جمع ہوگی تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ جو طبقہ دنیا میں جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ اسی کے پیچھے رہے چنانچہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے بجائے بتوں اور انصاب کو پوجتے تھے ان میں کوئی ایک بھی باقی نہیں بچے اور سب کے سب دوزخ میں جاگریں گے (کیوں کہ انصاب اور بت جن کی پوجا ہوتی تھی دوزخ میں پھینکے جائیں گے لہٰذا ان کے ساتھ ان کی پوجا کرنے والے بھی دوزخ میں ڈالے جائیں گے) یہاں تک کہ جب ان لوگوں کے سوا کوئی موجود نہیں رہے گا جو اللہ کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد اور اہل کتاب کے بقیہ لوگ، چنانچہ یہود کو بلایا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے ہم عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے جو اللہ کے بیٹے ہیں ان سے کہا جائے گا تم نے جھوٹ کہا۔ اللہ تعالیٰ کی نہ کوئی بیوی نہ بیٹا ہے تم کیا چاہتے ہو؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہمیں پیاس لگی ہے ہمیں پانی پلا۔ ان کو اشارہ سے کہا جائے گا وہاں کیوں نہیں جاتے؟ وہ دوزخ کی طرف لائے جائیں گے گویا کہ وہ سراب ہے ایک دوسرے کو پیس رہے ہوں گے۔ وہ دوزخ میں جاگریں گے۔ پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا ان سے کہا جائے گا تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ وہ کہیں گے ہم مسیح ابن اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا تم نے جھوٹ کہا اللہ کی نہ کوئی بیوی نہ بیٹا تھا۔ تم کیا طلب کرتے ہو؟ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں پیاس لگی ہے ہمیں پانی پلا ان کو بھی اشارہ کر کے کہا جائے گا وہاں کیوں نہیں جاتے؟ چنانچہ وہ بھی جہنم کی طرف لے جائے جائیں گے گویا کہ وہ سراب ہے ایک دوسرے کو لوگ وہاں پیس رہے ہوں گے وہ بھی دوزخ میں جاگریں گے یہاں تک کہ جب ان کے سوا کوئی موجود نہیں رہے گا جو اللہ کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایسی صورت بھیجے گا جس صورت کو وہ دنیا میں کسی نہ کسی وجہ سے جانتے ہوں گے (کہ یہ ان کا رب نہیں ہے بلکہ مخلوق ہے) پھر اللہ تعالیٰ کہے گا تم کس کے منتظر ہو؟ ہر طبقہ اس کے پیچھے چلا جارہا ہے جس کی وہ عبادت کرتا تھا، وہ عرض کریں گے ہم نے دنیا میں ان لوگوں سے (کہ جو دنیا میں غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے) پوری طرح جدائی اختیار کر رکھی تھی حالاں کہ ہم (اپنی دنیوی ضرورتوں میں) ان لوگوں (کی مدد و اعانت) کے ضرورت مند تھے۔ لیکن ہم نے کبھی ان کی صحبت اور ہم نشینی کو گوارا نہ کیا (نہ ہم نے ان کی اتباع کی) اللہ تعالیٰ کہے گا میں تمہارا رب ہوں وہ عرض کریں گے ہم اللہ تعالیٰ کی تجھ سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ ذرہ بھی شرک نہیں کرتے۔ دو مرتبہ یا تین مرتبہ کہیں گے یہاں تک کہ بعض ان میں سے وہاں سے پلٹنے کے قریب ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ کیا تمہارے رب کے درمیان وہ نشان ہے جس کے ذریعہ تم اس کو پہچان لو گے؟ وہ کہیں گے ہاں! وہ نشانی ہے۔ تب اللہ تعالیٰ کی پنڈلی کھولی جائے گی اور اس موقع پر اللہ تعالیٰ ہر شخص کو سجدہ کی اجازت و توفیق عطا فرمائے گا جو (دنیا میں کسی کو دکھانے، سنانے اور کسی خوف اور لالچ کی وجہ سے نہیں، بلکہ) خود اپنے نفس کے تقاضے (یعنی اخلاص و عقیدت کے ساتھ) اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتا تھا اور ہر وہ شخص کہ (جو دنیا میں) کسی خوف سے یا لوگوں کو دکھانے، سنانے کے لیے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کی کمر کو ایک پورا تختہ بنا دے گا (یعنی اس کی پیٹھ اور کمر کی ہڈیوں کے جوڑ ختم کر دیے جائیں گے اور اس کی پوری پیٹھ ایک تختہ بن جائے گی تا کہ وہ جھک نہ سکے اور نہ سجدہ کر سکے) جب وہ سجدہ کے لیے جھکنا چاہے گا تو چت گر پڑے گا پھر وہ اپنے سروں کو اٹھائیں گے اور وہ اسی صورت میں بدل جائے گا جس میں اس کو پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔ وہ کہے گا میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے تو ہمارا رب ہے پھر جہنم پر پل صراط کو رکھا جائے گا اور شفاعت کی اجازت ہو جائے گی اور وہ کہہ رہے ہوں گے "اللھم سلم سلم" (اے اللہ پل صراط پر سے سلامتی سے گزار دے اور ان کو دوزخ میں گرنے سے محفوظ رکھ) عرض کیا گیا یا رسول اللہ! وہ پل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ پھسلنے اور قدم ڈگمگا جانے کی جگہ ہے اور اس میں سعدان کے کانٹوں جیسے جو نجد میں ہوتے ہیں آنکڑے ہوں گے، سچے مومنین اس میں (بعض) آنکھ جھپکنے کی طرح اور (بعض) بجلی کی طرح اور (بعض) ہوا کی طرح اور (بعض) پرندوں کی طرح اور (بعض) تیز رفتار گھوڑوں اور سواریوں کی طرح گزر جائیں گے۔ بعض تو سلامتی کے ساتھ نجات پا جائیں گے اور بعض آنکڑوں کے اچکنے کی وجہ سے (جگہ جگہ سے ان کا بدن زخمی ہو جائے گا ان کو خراش آئے گی پھر وہ اسی حالت میں کسی طرح پل صراط کو پار کر ہی لیں گے (یہ گناہ گار فاسق مسلمانوں کا حال ہوگا) اور بعض آنکڑوں کی گرفت سے جہنم میں دھکیل دیے جائیں گے (لیکن پھر ایمان کی وجہ سے) ایمان والے دوزخ سے آخر کار نجات پا جائیں گے قسم ہے اس ذات

کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اپنے حق کی وصول یابی کے لیے اتنے زور سے اللہ کی قسم اور واسطہ نہیں دیتا جتنا کہ مومنین قیامت کے دن اپنے مسلمان کو (جو دوزخ میں ہوں گے) دوزخ سے نکالنے کے لیے اللہ کا واسطہ دیں گے وہ (اللہ سے عرض کریں گے) اے ہمارے رب وہ ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور نمازیں پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے؟ ان کو کہا جائے گا: جن کو تم پہچانتے ہو ان کو نکال لاؤ (یہ دوزخ میں جب اپنے مسلمان بھائیوں کو نکالنے کے لیے جائیں گے تو) ان کے چہرے دوزخ کی آگ پر حرام ہو جائیں گے، (دوزخ کی آگ کا ان پر کوئی اثر نہ ہوگا) چنانچہ وہ دوزخ سے بہت سی مخلوق کو نکال لائیں گے جن میں سے بعض کو آدھی پنڈلی تک اور بعض کے گھٹنہ تک کو آگ نے پکڑ رکھا ہوگا۔ پھر وہ عرض کریں گے جن کے بارے میں تو نے نکالنے کا حکم دیا تھا ان میں سے کوئی باقی نہ رہا، ان سے کہا جائے گا جاؤ واپس جاؤ۔ جس کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی کوئی خیر دیکھو اس کو دوزخ سے نکال لاؤ۔ چنانچہ پھر وہ بہت سی مخلوق کو نکال لائیں گے اور عرض کریں گے ہم نے دوزخ میں کسی کو بھی نہ چھوڑا جن کے نکالنے کا آپ نے ہمیں حکم دیا تھا۔ پھر ان سے اللہ کہے گا واپس جاؤ اور ان لوگوں کو بھی دوزخ سے نکال لاؤ جن کے دل میں آدھے دینار کے برابر کوئی خیر پاؤ چنانچہ (پھر) وہ بہت سی مخلوق کو نکال لائیں گے پھر آ کر عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم نے ان میں سے کسی کو بھی دوزخ میں نہیں رہنے دیا جن کے بارے میں تو نے ہمیں نکالنے کا حکم دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا جاؤ واپس جاؤ جس کے دل میں کوئی خیر کا ذرہ بھی پاؤ اس کو دوزخ سے نکال لاؤ۔ چنانچہ وہ (پھر) جا کر بہت سی مخلوق کو نکال لائیں گے پھر (آ کر) عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم نے اس میں کسی (کو بھی) نہ چھوڑا جس میں (ہم نے) کوئی خیر نہ (دیکھی) ہو۔ حضرت ابوسعیدؓ یہ حدیث سنا کر ارشاد فرماتے اگر تم اس حدیث کے بارے میں میری تصدیق نہیں کرتے اور تم چاہو تو یہ اللہ کا ارشاد پڑھ لو: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا۝ (النساء: ۴۰) ترجمہ: "بے شک اللہ حق نہیں رکھتا کسی کا ایک ذرہ برابر اور اگر نیکی ہو تو اس کو دونا کر دیتا ہے اور دیتا ہے اپنے پاس سے بڑا ثواب" پھر اللہ عزوجل کہے گا فرشتے بھی شفاعت کر چکے اور انبیاء (علیہم السلام بھی) شفاعت کر چکے اب ارحم الراحمین کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا، چنانچہ اللہ تعالیٰ مٹھی بھر کے ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکالے گا جنہوں نے پہلے کبھی بھی کوئی خیر کا کام نہ کیا ہوگا وہ لوگ (دوزخ میں جل کر) کوئلہ ہو چکے ہوں گے، جنت کے دروازوں کے سامنے ایک نہر ہے جسے نہر حیات کہا جاتا ہے (اللہ تعالیٰ اس میں ان لوگوں کو ڈالیں گے) وہ اس میں سے (فوری طور پر تر و تازہ ہو کر) نکل آئیں گے جیسے دانہ سیلاب کے کوڑے میں (پانی اور کھاد ملنے کی وجہ سے فوری) اُگ آتا ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ پتھر کے رنگ کی طرف چمک اور زردی میں یا درخت کے رنگ کی طرف سبزی میں مائل ہوتا ہے بعض جو سورج کی طرف ہوتے ہیں سبز اور زرد ہوتے ہیں اور بعض جو سایہ کی طرف ہوتے ہیں وہ سفید ہوتے ہیں (حاضرین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (آپ تو اس دانہ کا حال اتنی تفصیل سے بتا رہے ہیں) گویا کہ آپ جنگل بیابان میں جانور اور مویشی چرا رہے ہوں (اور وہ سب آپ کے سامنے ہو) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دوزخ سے اس حال میں نکلیں گے کہ موتی کی طرح (چمک رہے) ہوں گے ان کی گردنوں میں سونے کے پٹے پڑے ہوں گے جن سے جنتی ان کو پہچان لیں گے کہ یہ لوگ (جہنم کی آگ سے) اللہ تعالیٰ کے آزاد کردہ ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی نیک عمل کے جنت میں داخل کر دیا ہے۔ اور نہ ہی انہوں نے آگے کوئی خیر اور بھلائی بھیجی تھی، پھر اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا جنت میں داخل ہو جاؤ جو کچھ تم نے (جنت میں) دیکھا وہ سب تمہارا ہے۔ وہ کہیں گے اے ہمارے رب! تو نے ہمیں وہ سب کچھ عطا کیا جو تو نے دنیا میں کسی کو بھی نہیں دیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے پاس تمہارے لیے اس سے افضل نعمت ہے، وہ عرض کریں گے ہمارے رب! اس سے افضل نعمت کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میری رضا اس کے بعد اب میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔" (بخاری، مسلم)

(۹۰/ ۳۳۶۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ اَضْحَكُ قُلْنَا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ يَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ اِنِّيْ لَا اُجِيْزُ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِيْ شَاهِدًا اِلَّا مِنِّيْ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا وَالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى

فِيهِ وَيَقُولُ لِأَرْكَانِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ أُنَاضِلُ، رواه مسلم [أناضل بالضاد المعجمة أي أجادل وأخاصم وأدافع]

ترجمہ:...... "حضرت انس" فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ہنس پڑے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: جانتے ہو کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں، ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی جانتے ہیں ارشاد فرمایا: بندہ کی اپنے رب سے باہمی گفتگو کی وجہ سے بندہ عرض کرے گا اے میرے رب! کیا تو نے مجھے ظلم سے نہیں بچایا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں، بندہ کہے گا کہ آج کے دن میں اپنے اوپر کسی گواہ کی گواہی کو نہیں مانتا سوائے اس کے کہ مجھ میں سے کوئی گواہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کہے گا آج تو خود ہی اپنا محاسب کافی ہے (یعنی خود ہی حساب کرلے، کسی دوسرے کی بھی ضرورت نہیں) اور کراماً کاتبین گواہی کے لیے کافی ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے منہ پر مہر لگادے گا اور اس کے اعضاء کو کہے گا بولو، چنانچہ اس کے اعمال کے بارے میں اس کے اعضاء بولنے لگ جائیں گے وہ (اپنے اعضاء کو) کہے گا، تمہارے لیے دوری ہو، اور ہلاکت ہو تمہاری طرف سے ہی تو میں مدافعت کرتا تھا اور تمہاری ہی تو حمایت کرتا تھا (کہ تمہاری خاطر یہ سارے گناہ کیے تھے، آج میرے خلاف گواہی دیتے ہو)۔" (مسلم)

(۶۱/ ۳۲۶۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ: يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا (الزلزلة:۸) قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ وَأَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا تَقُوْلُ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا، رواه ابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ" فرماتے ہیں (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے اس آیت [يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا] ترجمہ: "اور اس دن زمین (جو کچھ اس کے اوپر اچھے یا برے کام کیے گئے ہیں) سب کی خبریں دے گی" آپ ﷺ نے دریافت فرمایا جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ" نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی خبریں یہ ہیں کہ جس بندے یا بندی نے اس کی پشت پر جو عمل کیا تھا یہ زمین اس کی گواہی دے گی کہ ایسا ایسا عمل کیا تھا۔" (صحیح ابن حبان)

(۶۲/ ۳۲۶۴) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ "يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ (الإسراء) قَالَ يُدْعَى أَحَدُهُمْ فَيُعْطَى كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ وَيُمَدُّ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا وَيَبْيَضُّ وَجْهُهُ وَيُجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ يَتَلَأْلَأُ قَالَ فَيَنْطَلِقُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَيَرَوْنَهُ مِنْ بَعِيْدٍ فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي هٰذَا حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ فَيَقُوْلُ أَبْشِرُوْا فَإِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُعْطَى كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ مُسْوَدًّا وَجْهُهُ وَيُمَدُّ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا عَلَى صُوْرَةِ آدَمَ وَيُجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ نَارٍ فَيَرَاهُ أَصْحَابُهُ فَيَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اخْزِهِ فَيَقُوْلُ أَبْعَدَكُمُ اللّٰهُ فَإِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلَ هٰذَا، رواه الترمذي وابن حبان في صحيحه واللفظ له والبيهقي في البعث

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ" سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آیت (يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ) ترجمہ: "جس دن بلائیں گے ہم ہر فرقہ کو اس کے سرداروں کے ساتھ" کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: ایک شخص کو بلایا جائے گا اور اس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس کے جسم کو ساٹھ ہاتھ لمبا کردیا جائے گا اور اس کا چہرہ نورانی ہوگا اور اس کے سر پر چمکتے ہوئے موتی کا تاج رکھ دیا جائے گا، چنانچہ وہ اپنے ساتھیوں کی طرف جائے گا تو اس کے ساتھی اس کو دور سے دیکھ کر کہیں گے اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت مقدر فرمایہاں تک کہ وہ جب ان کے پاس پہنچے گا تو وہ کہیں گے تم سب کو خوش خبری ہو تم میں سے ہر شخص کے لیے یہی اکرام واعزاز ہے۔ البتہ کافر کو نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس کا چہرہ کالا سیاہ ہوگا اور اس کے جسم کو آدم کی شکل پر ساٹھ ہاتھ لمبا کردیا جائے گا اور اس کے سر پر آگ کا تاج رکھ دیا جائے گا دور سے اس کے ساتھی اس کو دیکھ کر کہیں گے: اے اللہ! اس کو رسوا کردے وہ کہے گا اللہ تم کو (اپنی رحمت سے) دور

کردے تم میں سے بھی ہر شخص کے لیے ایسی ہی رسوائی ہے۔" (ترمذی، صحیح ابن حبان، بیہقی)

## فصل فی الحوض و المیزان و الصراط / حوض کوثر، میزان اور صراط کا بیان

(۶۲/ ۳۲۶۴) عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَوْضِی مَسِیْرَۃُ شَھْرٍ مَاؤُہٗ أَبْیَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِیْحُہٗ أَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَکِیْزَانُہٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ لَا یَظْمَأُ أَبَدًا۔

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کی مسافت ایک مہینہ کی ہے (یعنی اللہ تعالیٰ نے جو حوض کوثر مجھے عطا فرمایا ہے، وہ اس قدر طویل وعریض ہے، کہ اس کی ایک جانب سے دوسری جانب تک ایک مہینہ کی مسافت ہے) اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے، اور اس کی خوشبو مشک سے بھی بہتر ہے اور اس کے کوزے آسمان کے ستارے جیسے حسین اور چمکدار ہیں، اور ان کی کثرت کی وجہ سے جس طرح انہیں گنا نہیں جاسکتا، اسی طرح میرے حوض کے کوزے بھی بے شمار (اور حسین چمکدار ہیں) جو اس کا پانی پیئے گا، وہ کبھی پیاس میں مبتلا نہیں ہوگا۔"

(۶۳/ ۳۲۶۵) وَفِیْ رِوَایَۃٍ حَوْضِی مَسِیْرَۃُ شَھْرٍ وَزَوَایَاہُ سَوَاءٌ وَمَاؤُہٗ أَبْیَضُ مِنَ الْوَرِقِ. رواہ البخاری ومسلم

ترجمہ:...... "ایک روایت میں ہے: میرے حوض کی ایک مہینہ کی مسافت ہے اور اس کے گوشے بالکل برابر ہیں، اور اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے۔" (بخاری، مسلم)

فائدہ:...... یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے جو کوثر عطا فرمایا ہے وہ اس قدر طویل وعریض ہے کہ اس کی ایک جانب سے دوسری جانب تک ایک مہینہ کی مسافت ہے اور اس کے گوشے برابر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بظاہر وہ مربع ہے اس کا طول وعرض یکساں ہے۔

(۶۴/ ۳۲۶۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِی کَمَا بَیْنَ عَدَنٍ وَعُمَانَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَأَطْیَبُ رِیْحًا مِنَ الْمِسْکِ أَکْوَابُہٗ مِثْلُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْہُ شَرْبَۃً لَمْ یَظْمَأْ بَعْدَھَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ عَلَیْہِ وُرُوْدًا صَعَالِیْکُ الْمُھَاجِرِیْنَ قَالَ قَائِلٌ مَنْ ھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ الشَّعِثَۃُ رُؤُوْسُھُمْ الشَّحِبَۃُ وُجُوْھُھُمْ الدَّنِسَۃُ ثِیَابُھُمْ لَاتُفْتَحُ لَھُمُ السُّدَدُ وَلَایَنْکِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ الَّذِیْنَ یُعْطُوْنَ کُلَّ الَّذِیْ عَلَیْھِمْ وَلَایَأْخُذُوْنَ کُلَّ الَّذِیْ لَھُمْ. رواہ أحمد بإسناد حسن

[قولہ الشحبۃ وُجُوھھم بِفتح الشین المُعجمۃ وکسر الحاء المُھملۃ بعدھا باء مُوحدۃ ھُو مِنَ الشحوب وھُو تغیر الوَجہ من جوع أو ہزال أو تعب۔ وقولہ لاتفتح لھُمُ السدد أی لاتفتح لھُمُ الأبواب]

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کی مسافت (اتنی ہے جتنی کہ) عدن اور عمان کے درمیان۔ وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے، اس کے گلاس آسمان کے ستاروں کی طرح (بے شمار) ہیں (اس کے پانی کی یہ صفت ہے کہ) جو اس میں سے ایک دفعہ پی لے گا، اس کے بعد کبھی پیاس کی تکلیف نہیں ہوگی، اس حوض پر سب لوگوں سے پہلے پہنچنے والے فقراء مہاجرین ہوں گے، ایک شخص نے عرض کیا وہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: پریشان و پراگندہ سروں والے، ان کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا میلے کچیلے کپڑوں والے، جن کے لیے دروازے نہیں کھولے جاتے (یعنی جن کو خوش آمدید نہیں کہا جاتا) جن کا نکاح خوش عیش وخوش حال عورتوں سے نہیں ہوسکتا۔ جو ان کے ذمہ حقوق ہیں وہ سب ادا کرتے ہیں اور جو ان کے حقوق ہیں وہ سب نہیں لیتے۔" (احمد)

(۶۵/ ۳۲۶۷) وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِیْ حَوْضًا مَا بَیْنَ الْکَعْبَۃِ

وَبَيْتِ الْمَقْدِسِ أَبْيَضُ مِثْلُ اللَّبَنِ آنِيَتُهُ كَعَدَدِ النُّجُومِ وَإِنِّي لَأَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه ابن ماجه من حديث زَكَرِيَّا عَنْ عَطِيَّةَ وَهُوَ الْعَوْفِيُّ عَنْهُ

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے حوض کی مسافت اتنی ہے جتنی کہ کعبہ سے بیت المقدس تک، وہ دودھ کی طرح سفید ہے، اس کے برتن ستاروں کی طرح بے شمار ہیں۔ اور میرے متبعین تمام انبیاء علیہم السلام کے متبعین سے قیامت کے دن زیادہ ہوں گے۔" (ابن ماجہ)

فائدہ:...... کوثر کو بعض احادیث مبارکہ میں حوض کے لفظ سے ذکر کیا گیا ہے اور بعض میں نہر کے لفظ سے۔ پھر بعض حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوثر جنت کے اندر واقع ہے اور اکثر احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا محل وقوع جنت سے باہر ہے۔ اور اہل ایمان جنت میں جانے سے پہلے اس حوض پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں باریاب ہو کر آپ کے دستِ مبارک سے اس کا نہایت سفید وشفاف اور بے انتہا لذیذ وشیریں پانی نوش جان کریں گے اور تحقیق یہ ہے کہ کوثر کا اصل مرکزی چشمہ جنت کے اندر ہے اور جنت کے طول وعرض میں اس کی شاخیں نہروں کی شکل میں ہر طرف جاری ہیں اور جس کو حوض کوثر کہا جاتا ہے وہ سینکڑوں میل کے طول وعرض میں ایک نہایت حسین وجمیل تالاب ہے جو جنت سے باہر ہے لیکن اس کا تعلق اسی جنت کے اندر کے چشمہ سے ہے، گویا اس میں جو پانی ہوگا وہ جنت ہی کے اس چشمہ سے نہروں کے ذریعہ آئے گا بہر حال آخرت کی چیزوں کے متعلق احادیث میں جو کچھ ذکر کیا جاتا ہے اس کی روشنی میں بھی ان چیزوں کا صحیح تصور اس دنیا میں نہیں کیا جا سکتا، ان چیزوں کی جو واقعی نوعیت اور صورت ہے وہ صحیح طور پر تو سامنے آنے کے بعد ہی معلوم ہوگی۔ اور یہی بات صراط اور میزان کے بارے میں بھی ملحوظ رکھنی چاہیے۔ (از معارف الحدیث)

(۷۸/ ۳۳۶۸) وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيكِ قُلْتُ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيْتُ فَهَلْ تَذْكُرُونَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْمِيزَانِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيَخِفُّ مِيزَانُهُ أَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ تَطَايُرِ الصُّحُفِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ فِي يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ حَتَّى يَجُوزَ. رواه أبوداؤد من رواية الحسن عن عائشة والحاكم إلا أنه قال: وَعِنْدَ الصِّرَاطِ إِذَا وُضِعَ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ حَافَتَاهُ كَلَالِيبُ كَثِيرَةٌ وَحَسَكٌ كَثِيرَةٌ يَحْبِسُ اللَّهُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ خَلْقِهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيَنْجُو أَمْ لَا الحديث وقال صحيح على شرطهما لولا إرسال فيه بين الحسن وعائشة

ترجمہ:...... "حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ مجھے (ایک مرتبہ) (دوزخ یاد آ گئی تو میں رو پڑی) رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا تمہیں کس چیز نے رُلایا؟ میں نے عرض کیا مجھے دوزخ یاد آئی اور اسی کے خوف نے مجھے رُلایا ہے تو کیا آپ قیامت کے دن اپنے گھر والوں کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین جگہ تو کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا (اور کسی کی خبر نہیں لے گا) ① ایک وزن اعمال کے وقت جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کے اعمال کا وزن ہلکا ہے یا بھاری۔ ② اور دوسرے اعمالناموں کے اڑنے کے وقت جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں گرتا ہے یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے ملتا ہے؟ اور ③ تیسرے پل صراط پر، جبکہ وہ جہنم کے اوپر رکھا جائے گا جب تک وہ اس سے پار نہ ہو جائے۔" (ابوداؤد، حاکم)

فائدہ:...... اس حدیث پاک کی روح اور رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کا منشاء سبق یہی ہے کہ ہر شخص آخرت کی فکر کرے اور کوئی کسی دوسرے کے بھروسہ پر نہ رہے۔ (از معارف الحدیث)

(۷۹/ ۳۳۶۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا

فاعل إن شاء الله تعالى قلت فأين أطلبك قال أول ما تطلبني على الصراط قلت فإن لم ألقك على الصراط قال فاطلبني عند الميزان قلت فإن لم ألقك عند الميزان قال فاطلبني عند الحوض فإني لا أخطىء هذه الثلاثة مواطن، رواه الترمذي وقال حديث حسن غريب والبيهقي في البعث وغيره

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے (ایک دن) درخواست کی کہ آپ قیامت کے دن (عام شفاعت کے علاوہ خاص طور پر الگ سے بھی) میری شفاعت فرمائیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا میں شفاعت کروں گا انشاء اللہ میں نے عرض کیا میں آپ ﷺ کو کہاں تلاش کروں؟ (اور آپ مجھے کہاں ملیں گے؟) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا، میں نے عرض کیا اگر آپ پل صراط پر نہ مل پائیں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا اگر آپ سے میزان کے پاس بھی نہ مل پاؤں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اگر دونوں جگہوں پر نہ مل پاؤ) تو پھر حوض کوثر پر مجھے تلاش کرنا میں ان تین جگہوں کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا۔" (ترمذی، بیہقی)

فائدہ:...... اگر یہ اشکال پیدا ہو کہ یہ حدیث بظاہر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مذکور حدیث کے خلاف ہے جو ابھی اوپر ذکر ہوئی اور جس میں بیان کیا گیا ہے کہ اس دن تین موقعوں پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا تو اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والی حدیث "غائبین" پر محمول ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس دن ان تین موقعوں پر جو لوگ آپ کے سامنے نہیں ہوں گے اور آپ ﷺ سے کوئی رابطہ قائم نہیں کریں گے آپ ﷺ از خود ان کو یاد نہیں کریں گے اور یہ حضرت انسؓ والی حدیث "حاضرین" پر محمول ہے یعنی آپ کی امت میں سے جو لوگ ان موقعوں پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اپنی طرف متوجہ کریں گے تو آپ ان کی طرف توجہ دیں گے اور ان کی خصوصی شفاعت فرمائیں گے، دوسرا جواب علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کہ ان دونوں حدیثوں کے درمیان مطابقت پیدا کرنے کے لیے یہ لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مذکورہ جواب اس لیے دیا کہ وہ آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں اور یہ خدشہ تھا کہ کہیں وہ مخصوص نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور خصوصی توجہ پر اعتماد و بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں اور عمل سے بے فکر نہ ہو جائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ اپنے اہل بیت اور قرابت داروں سے یہی فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو میں تمہارے اخروی معاملات کا ذمہ دار نہیں ہوں محض میرے اوپر اعتماد کر کے نہ بیٹھ جانا، آخرت میں تمہارا عمل ہی فائدہ پہنچائے گا اس کے برخلاف نبی کریم ﷺ نے حضرت انسؓ کو یہ جواب اس لیے دیا کہ وہ ناامید نہ ہو جائیں اور انہوں نے جس قلبی تعلق واخلاص کی بناء پر یہ درخواست کی تھی اس کا تقاضا یہی تھا کہ انہیں جواب بھی اس طرح کے محبت و تعلق کو ظاہر کرنے والا دیا جائے۔ بہر حال یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیے کہ وہ دن سخت ہولناک اور سخت ہوگا، اگرچہ نبی کریم ﷺ کی شفاعت کرنا برحق ہے لیکن اس دن نجات پانے کے لیے عمل کی ضرورت ہے اور عمل کو سنوارنے کی ضرورت ہے محض شفاعت پر بھروسہ کافی نہیں اور صرف اعمال پر اعتماد کر کے نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے بے نیازی کوئی معنی نہیں رکھتی، نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ اور حضرت انسؓ کو جو الگ الگ جواب دیے وہ دونوں اپنی اپنی جگہ پر صحیح تھے اور ہر جواب میں مخاطب کے احوال کی رعایت ملحوظ تھی۔ (از مظاہر)

(۸۱/ ۳۲۷۰) وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُوْضَعُ الْمِيْزَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَوْ وُزِنَ فِيْهِ السَّمٰوَاتُ وَالْأَرْضُ لَوَسِعَتْ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ يَارَبِّ! لِمَنْ يَزِنُ هٰذَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَنْ شِئْتُ مِنْ خَلْقِي فَيَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ، رواه الحاكم وقال صحيح على شرط مسلم

ترجمہ:...... "حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ترازو رکھا جائے گا، (وہ اتنا بڑا ہوگا کہ) اگر اس میں آسمان و زمین بھی رکھ دیے جائیں تو وہ بھی اس میں آ جائیں۔ فرشتے عرض کریں گے: اے رب! یہ کس کا وزن کرے گا؟ اللہ فرمائے گا: میری

مخلوق میں سے جس کو میں چاہوں گا فرشتے عرض کریں گے: تیری ذات پاک ہے ہم تیری عبادت کا حق ادا نہ کر سکے۔" (حاکم)

(۸۳/ ۴۲۷۱) وَعَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَايَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ الشَّجَرَةِ أَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ ''وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا (مریم:۷۱) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا (مریم:۷۲). رواه مسلم وابن ماجه

ترجمہ:...... "حضرت اُمّ مبشر انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حفصہؓ کے پاس یہ ارشاد فرماتے سنا دوزخ میں ان شاء اللہ جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت (رضوان) کی تھی ان میں سے کوئی داخل نہ ہوگا۔ حضرت حفصہؓ نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ! (یعنی داخل ہوسکتا ہے) نبی کریم ﷺ نے ان کو جھڑک دیا (کہ کیا بات کرتی ہو)۔ حضرت حفصہؓ نے عرض کیا: (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا، جس کا ترجمہ یہ ہے) "اور کوئی نہیں تم میں جو نہ پہنچے گا اس پر" (اس کا تو مطلب یہ ہوا کہ دوزخ میں سب پہنچیں گے) اور آپ فرماتے ہیں کہ بیعت رضوان والے دوزخ میں نہ جائیں گے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے (اس کے بعد یہ بھی تو) فرمایا ہے: ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا۞ جس کا ترجمہ یہ ہے: پھر بچا جائیں گے ہم ان کو جو ڈرتے رہے اور چھوڑیں گے گناہگاروں کو اس میں اوندھے گرے ہوئے" (یعنی دوزخ پر سب مؤمن و کافر پہنچیں گے) پھر اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اس سے بچالے گا (جس کی تفصیل آگے روایت میں آرہی ہے)۔" (مسلم، ابن ماجہ)

(۸۳/ ۴۲۷۲) وَعَنْ أَبِي سُمَيَّةَ قَالَ اخْتَلَفْنَا فِي الْوُرُوْدِ فَقَالَ بَعْضُنَا لَايَدْخُلُهَا مُؤْمِنٌ وَقَالَ بَعْضُنَا يَدْخُلُوْنَهَا جَمِيْعًا ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَلَقِيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْنَا إِنَّا اخْتَلَفْنَا هٰهُنَا فِي الْوُرُوْدِ فَقَالَ تَرِدُوْنَهَا جَمِيْعًا فَقُلْتُ لَهُ إِنَّا اخْتَلَفْنَا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُنَا لَايَدْخُلُهَا مُؤمن وَقَالَ بَعْضُنَا يَدْخُلُوْنَهَا جَمِيْعًا فَأَهْوٰى بِأُصْبُعَيْهِ إِلٰى أُذُنَيْهِ وَقَالَ صمتا إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوُرُوْدُ الدُّخُوْلُ لَايَبْقٰى بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَتَكُوْنُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ بَرْدًا وَّسَلَامًا كَمَا كَانَتْ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ حَتّٰى إِنَّ لِلنَّارِ أَوْ قَالَ لِجَهَنَّمَ ضَجِيْجًا مِنْ بَرْدِهِمْ ثُمَّ يُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَيَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ. رواه أحمد ورواته ثقات والبيهقي بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت ابوسمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آیت کریمہ میں جو "ورود" کا لفظ ہے ہمارا اس میں اختلاف ہوا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے آیا جہنم میں داخل ہونا مراد ہے (آیت کے ظاہر سے تو معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ میں مؤمن و کافر شروع میں سب ہی داخل ہوں گے) ہم میں سے بعض نے کہا کہ اس میں مؤمن داخل نہ ہوگا، جبکہ بعض نے کہا کہ شروع میں سب داخل ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ تقویٰ والوں کو بچالے گا، چنانچہ (اس سلسلہ میں) میں حضرت جابر بن عبداللہؓ سے ملا۔ میں نے عرض کیا کہ ہمارا "رود" کی تفسیر میں اختلاف ہوگیا۔ حضرت جابرؓ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ "تم سب کے سب دوزخ پر پہنچو گے" میں نے عرض کیا کہ اسی میں ہمارا اختلاف ہے کہ ہم میں سے بعض کا کہنا ہے کہ مؤمن دوزخ کے اندر نہیں جائے گا جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ سب کے سب داخل ہوں گے۔ حضرت جابرؓ نے اپنے دونوں کانوں کی طرف اپنی دو انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: یہ دونوں کان بہرے ہوجائیں اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے نہ سنا ہو۔ کہ "ورود" سے مراد داخل ہونا ہے، کوئی نیک و بد شخص ایسا نہ ہوگا جو دوزخ میں داخل نہ ہو (لیکن) سچے ایمان والوں پر وہ دوزخ کی آگ ٹھنڈک اور سلامتی والی بن جائے گی جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی بن گئی تھی، یہاں تک کہ ایمان والوں کی ٹھنڈک کی وجہ سے جہنم کی چیخ و پکار ہوگی پھر اللہ تعالیٰ شرک سے بچنے والوں کو بچالے گا اور گناہگاروں کو اس میں چھوڑ رکھے گا۔" (احمد، بیہقی)

فائدہ:...... قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝ (سورہ مریم: ۷۲)

جس کا ترجمہ یہ ہے: "اور کوئی نہیں تم میں جو نہ پہنچے گا اس پر ہو چکا یہ وعدہ تیرے رب پر لازم مقرر پھر پہنچائیں گے ہم ان کو جو ڈرتے رہے اور چھوڑیں گے گناہگاروں کو اس میں اوندھے گرے ہوئے" اس آیت کی تفسیر میں اختلاف ہوا کہ کیا سب مؤمن بھی دوزخ میں داخل ہوں گے، علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں "یعنی ہر نیک و بد مجرم و بری، مؤمن و کافر اور مؤمن و کافر کے لیے حق تعالیٰ قسم کھا چکا اور فیصلہ کر چکا ہے کہ ضرور بالضرور دوزخ پر اس کا گزر ہوگا، کیوں کہ جنت میں جانے کا راستہ ہی دوزخ پر کو گیا ہے جسے محاورات میں "پل صراط" کہتے ہیں اس پر لامحالہ سب کا گزر ہوگا خدا سے ڈرنے والے مؤمنین اپنے اپنے درجہ کے موافق، وہاں سے صحیح سلامت گزر جائیں گے اور گناہگار الجھ کر دوزخ میں گر پڑیں گے۔ (العیاذ باللہ) پھر کچھ مدت کے بعد اپنے اپنے عمل کے موافق، نیز انبیاء، ملائکہ اور صالحین کی شفاعت سے، اور آخر میں براہ راست ارحم الراحمین کی مہربانی سے وہ سب گناہگار جنہوں نے سچے اعتقاد کے ساتھ کلمہ پڑھا تھا دوزخ سے نکالے جائیں گے صرف کافر باقی رہ جائیں گے اور دوزخ کا منہ بند کر دیا جائے گا بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ کی آگ میں ہر شخص کو داخل کیا جائے گا مگر صالحین پر وہ آگ برد و سلام بن جائے گی وہ بے کھٹکے اس میں سے گزر جائیں گے واللہ اعلم، امام فخر الدین رازیؒ نے اپنی تفسیر میں اس دخول کی بہت سی حکمتیں بیان کی ہیں، فلیراجع۔"

(۸۵/ ۳۲۷۳) وَعَنْ قَيْسٍ هُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَاضِعًا رَأْسَهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ فَبَكَتِ امْرَأَتُهُ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ رَأَيْتُكَ تَبْكِيْ فَبَكَيْتُ قَالَ إِنِّيْ ذَكَرْتُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى: ''وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا'' (مریم: ۷۱) وَلَا أَدْرِيْ أَنْجُوْ مِنْهَا أَمْ لَا. رواه الحاكم وَقَالَ صحيح على شرطهما كذا قال۔

ترجمہ:...... "حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ (ایک دن) اپنی بیوی کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے کہ رو پڑے، ان کی بیوی بھی رونے لگ گئیں۔ انہوں نے بیوی سے پوچھا: تمہیں کیا چیز رلا رہی ہے؟ بیوی نے کہا: میں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا، مجھے بھی رونا آ گیا۔ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد آ گیا جس کا ترجمہ یہ ہے: "کہ تم میں سے ہر ایک کو دوزخ پر پہنچنا ہے" مجھے نہیں معلوم کہ اس دوزخ سے میں نجات پا سکوں گا یا نہیں؟۔" (حاکم)

(۸۶/ ۳۲۷۴) وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ فَذَكَرَا الْحَدِيْثَ إِلٰى أَنْ قَالَا فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْمُ وَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ مَعَهُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَيَقُوْمَانِ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوَّلُهُمْ كالبرق. قَالَ قُلْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ ألم تروا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِيْ طرفة عَيْنٍ؟ ثُمَّ كمر الرِّيحِ ثُمَّ كمر الطير وشد الرِّجَالِ تجري بِهِمْ أَعْمَالُهم ونبيكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيْعُ السَّيْرَ إِلَّا زَاحِفًا قَالَ وَفِيْ حافتي الصِّرَاطِ كلاليب معلقة مَأْمُوْرَةٌ تَأْخُذُ من أمرت بِهِ فَمَخْدُوْشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوْسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِيْ نَفْسُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا. رواه مُسْلِم وَيَأْتِيْ بِتَمَامِهِ فِي الشَّفَاعَةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي الْحَشْرِ وَفِيْهِ وَالصِّرَاطُ كَحَدِّ السَّيْفِ دحض مزلة قَالَ فيمرون عَلٰى قَدْرِ نُوْرِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كانقضاض الْكَوْكَبِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالطَّرْفِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَالرِّيحِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمُرُّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ويرمل رملا فيمرون عَلٰى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ حَتّٰى يمر الَّذِيْ نوره على إبهام قدميه تخر يد وتعلق يد وتخر رجل وتعلق رجل فتصيب جوانبه النَّارُ. رواه ابن أبي الدنيا والطبراني والحاكم واللفظ له وروى الحاكم أيضا بإسناد ذكر أنه على شرط مسلم عن

المسیب قَالَ سَأَلْت مَرَّةً عَنْ قَوْلِه تَعَالٰى: وَإِنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا۔ فَحَدَّثَنِي أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ النَّاسُ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ وَأَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَلَمْحِ الرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ

ترجمہ:۔۔۔ "حضرت حذیفہ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالٰی لوگوں کو جمع کرے گا۔ اس کے آگے تفصیلی حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ (اخیر میں) محمد ﷺ کے پاس آئیں گے اور محمد ﷺ (عرش الٰہی کے دائیں جانب) کھڑے ہو کر (تمام نوع انسانی کو میدان حشر کی سختیوں اور پریشانیوں سے راحت دلانے کی شفاعت کرنے کی اجازت طلب کریں گے) آپ ﷺ کو اجازت عطا کی جائے گی۔ (اور تمام لوگ پل صراط کے اوپر سے گزرنے والے ہوں گے) تو امانت اور رشتہ داری کو (صورت دے کر) لایا جائے گا اور یہ دونوں (اپنا حق اور انصاف مانگنے کے لیے) پل صراط کے دائیں بائیں دونوں طرف کھڑے ہو جائیں گے (پھر پل صراط سے لوگوں کا گزرنا شروع ہو گا تو) ایک طبقہ جو تم میں سے افضل ہو گا اور سب سے پہلے گزرے گا بجلی کی طرح (نہایت سرعت سے) پل کو پار کر جائے گا۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے (یہ سن کر) عرض کیا کہ (یارسول اللہ!) آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، بجلی کی طرح گزرنے میں کیا صورت ہو گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نہیں دیکھتے کہ بجلی کی چمک کس طرح گزر جاتی ہے اور پلک جھپکتے ہی واپس آجاتی ہے (مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ پل صراط سے اس طرح گزر جائیں گے جیسے پلک جھپک گئی ہو) پھر کچھ لوگ ہوا کی طرح اور (کچھ لوگ) پرندوں کی طرح اور (کچھ لوگ) مردوں کے دوڑنے (پا پیادہ چلنے والوں کی طرح) گزریں گے اور ان کو ان کے اعمال کی طاقت و نورانیت و پاکیزگی آگے بڑھائے گی (یعنی جس کے اعمال جس درجہ کے ہوں گے اس کے گزرنے کی رفتار بھی اسی درجہ کی ہو گی) اور (اس وقت جبکہ مسلمان پل صراط کے اوپر سے گزر رہے ہوں گے) تمہارے نبی پل صراط پر کھڑے ہوئے یہ کہے جا رہے ہوں گے کہ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ (یعنی اے رب ان کو سلامتی کے ساتھ گزار دے ان کو دوزخ میں گرنے سے محفوظ رکھ) پھر کچھ بندوں کے اعمال عاجز ہوں گے۔ یہاں تک کہ ایک شخص آئے گا جو گھسٹتا ہوا اور کولہوں کے بل سرکتا ہوا آئے گا، اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور پل صراط کے دونوں طرف آنکڑے لٹکے ہوں گے اور ان کو (اللہ کی طرف سے) یہ حکم دیا گیا ہو گا۔ کہ وہ ہر شخص کو گرفت میں لے لیں جو قابل گرفت قرار پا چکا ہے چنانچہ وہ آنکڑے ایسے لوگوں کو پکڑیں گے اور پھر ان میں سے کچھ لوگ تو ان آنکڑوں کی مصیبت جھیل کر اور زخمی ہو کر (دوزخ کی آگ سے) نجات پا جائیں گے اور کچھ لوگوں کو ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابوہریرہ کی جان ہے دوزخ کا گہراؤ ستر برس کی مسافت کی راہ کے برابر ہے۔" (مسلم)

(۸۰/۵-۳۲۷۵) وَعَنْ عبيد بن عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّرَاطُ عَلَى جَهَنَّمَ مِثْلُ حَرْفِ السَّيْفِ بِجَنْبَتَيْهِ الْكَلَالِيْبُ وَالْحَسَكُ فَيَرْكَبُهُ النَّاسُ فَيُخْتَطَفُوْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ وَإِنَّهُ لَيُؤْخَذُ بِالْكُلُّوْبِ الْوَاحِدِ أَكْثَرُ مِنْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ. رواه البيهقي مرسلا وموقوفا على عبيد بن عمير أيضا

ترجمہ:۔۔۔۔ "حضرت عبید بن عمیرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پل صراط جہنم پر تلوار کی دھار کی طرح ہے اس کے دونوں طرف آنکڑے اور کانٹے ہیں لوگ جب اس پر سوار ہوں گے تو وہ آنکڑے اور کانٹے ان کو اچک لیں گے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ ایک آنکڑے سے قبیلہ ربیعہ و مضر سے زیادہ لوگوں کو پکڑا جائے گا (اور دوزخ میں دھکیلا جائے گا)۔" (بیہقی)

(۸۱/۶-۳۲۷۶) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْقَى رَجُلٌ أَبَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ يَا أَبَتِ أَيَّ ابْنٍ كُنْتُ لَكَ فَيَقُوْلُ خَيْرَ ابْنٍ فَيَقُوْلُ هَلْ أَنْتَ مطيعي الْيَوْمَ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَقُوْلُ خُذْ بِأَزْرَتِيْ فَيَأْخُذُ بِأُزْرَتِهِ ثُمَّ يَنْطَلِقُ حَتّٰى يَأْتِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَهُوَ يَعْرِضُ بَيْنَ الخلق فَيَقُوْلُ يَا عَبْدِيْ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ فَيَقُوْلُ أَيْ رَبِّ وَأَبِيْ معي فَإِنَّكَ وَعَدْتَنِيْ أَنْ لَا تُخْزِيَنِيْ قَالَ فيمسخ اللّٰهُ أَبَاهُ ضبعا فَيَهْوِيْ فِي النَّارِ فَيَأْخُذُ بِأَنْفِهِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَا عَبْدِيْ أَبُوْكَ

هُوَ فَيَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِكَ. رواه الحاكم وقال صحيح على شرط مسلم وهو في البخاري إلا أنه قال يَلْقَى إِبْرَاهِيْمُ أَبَاهُ آزَرَ فَذَكَرَ الْقِصَّةَ بِنَحْوِهِ

ترجمہ:...... "حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص قیامت کے دن اپنے باپ سے ملے گا وہ کہے گا اے میرے ابا جان! میں آپ کا دنیا میں کیسا بیٹا تھا؟ وہ کہے گا اچھا بیٹا تھا۔ وہ کہے گا آج کیا آپ میری بات مانیں گے؟ وہ کہے گا جی ہاں! بیٹا کہے گا میری چادر پکڑ لیں چنانچہ باپ اس کی چادر کو پکڑ لے گا بیٹا اس کو لے کر اللہ کے پاس آئے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے ہوگا اللہ کہے گا اے میرے بندے! جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہوجا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میرا باپ بھی میرے ساتھ ہے تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ مجھ کو رسوا نہ کرے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کے باپ کو بجو کی شکل میں بدل دے گا وہ دوزخ میں جا گرے گا (تاکہ باپ کو دوزخ میں گرتا دیکھ کر اس کو افسوس نہ ہو) حضرت ابراہیمؑ اپنی ناک کو پکڑ لیں گے (کیوں کہ ایک روایت کے مطابق اس میں بدبو بھی ہوگی) اللہ کہے گا: اے میرے بندے! کیا وہ تیرا باپ ہے؟ وہ کہے گا: نہیں (اے میرے رب!) تیری عزت کی قسم! (کہ وہ باپ کو گرتا دیکھ کر پہچان نہیں سکے گا) ایک روایت میں یہ قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ آزر کے بارے میں ہے۔" (حاکم)

## شفاعت وغیرہ کا بیان

(۸۹/ ۳۲۷۷) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤَالًا أَوْ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَاهَا لِأُمَّتِهِ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي. رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی کوئی دعا ہوتی ہے جو وہ اپنی امت کے لیے کرتا ہے (اور وہ اس کی امت کے حق میں قبول ہوتی ہے) میں نے اپنی اس دعا کو اپنی امت کی (آخرت میں) شفاعت کرنے کے لیے ذخیرہ کر رکھا ہے۔" (بخاری، مسلم)

(۹۰/ ۳۲۷۸) وَعَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أُرِيْتُ مَا تَلْقَى أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي وَسَفْكَ بَعْضِهِمْ دِمَاءَ بَعْضٍ فَأَحْزَنَنِي وَسَبَقَ ذٰلِكَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا سَبَقَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَهُمْ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُوَلِّيَنِي فِيْهِمْ شَفَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَفَعَلَ. رواه البيهقي في البعث وصحح إسناده

ترجمہ:...... "حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کو میرے بعد (جن مصائب ومشکلات کا اور ایک دوسرے کے خون بہانے کا) سامنا کرنا ہوگا وہ سب مجھے دکھلایا گیا۔ اس بات نے مجھے غمگین کر دیا اور یہ اللہ عزوجل کی طرف سے پہلے سے مقدر ہو چکا جیسے کہ پہلی امتوں کے لیے مقدر تھا، میں نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ وہ مجھے اپنی امت کے بارے میں قیامت کے دن شفاعت کا حق دے دے اللہ تعالیٰ نے میری درخواست قبول کر لی۔" (بیہقی)

(۹۱/ ۳۲۷۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي فَاجْتمع رجال مِنْ أَصْحَابِهِ يحرسونه حَتّٰى إِذَا صلى وَانصرف إِلَيْهِم فَقَالَ لَهُمْ لَقَدْ أُعْطِيْتُ اللَّيْلَةَ خَمْسًا مَا أعطيهن أَحَدٌ قَبْلِي أَمَّا أَنَا فَأُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ عَامَّةً وَكَانَ مَنْ قَبْلِي إِنَّمَا يُرْسَلُ إِلٰى قَوْمِهِ ونصرت عَلَى الْعَدو بِالرُّعْبِ وَلَوْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ مسيرة شهر لملىء مِنْهُ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ آكُلُهَا وَكَانَ مَنْ قَبْلِي يُعَظِّمُوْنَ أَكْلَهَا وَكَانُوْا يحرقونها وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسَاجِدَ وَطَهُوْرًا أَيْنَمَا أَدْرَكَتْنِي الصَّلَاةُ تَمَسَّحْتُ وَصَلَّيْتُ وَكَانَ مَنْ قَبْلِي يُعَظِّمُوْنَ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِي كنائسهم وبيعهم وَالْخَامِسَةُ هِيَ مَا هِيَ قِيْلَ لِي سَلْ فَإِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ قَدْ سَأَلَ

فأخرت مسألتي إلى يوم القيامة فهي لكم ولمن شهد أن لا إله إلا الله. رواه أحمد بإسناد صحيح

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک کے سال ایک رات نماز پڑھنے کھڑے ہوئے آپ کے صحابہ کے بعض لوگ آپ کی پہرہ داری اور حفاظت کرنے کے لیے جمع ہوگئے، یہاں تک کہ جب نماز سے فارغ ہوگئے اور ان کی طرف اپنا رُخ مبارک آپ ﷺ نے کیا ان سے ارشاد فرمایا: آج رات مجھے وہ پانچ چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ (جو یہ ہیں:) ① ...... مجھے اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کی طرف بھیجا جب کہ مجھ سے پہلے نبی کو اپنی قوم ہی کی طرف بھیجا جاتا تھا۔ ② ...... مجھے دشمن پر رعب کے ذریعے غلبہ دیا گیا اگرچہ دشمن مجھ سے ایک ماہ کی مسافت دور ہو اس میں میرا رعب بھر دیا جائے گا۔ ③ ...... میرے لیے غنیمت کا مال کھانا حلال کر دیا گیا جب کہ مجھ سے پہلے غنیمت کے کھانے سے بچتے تھے اور اس کو جلا دیا کرتے تھے۔ ④ ...... اور میرے لیے روئے زمین کو مساجد اور طہارت حاصل کرنے کا ذریعہ بنا دیا گیا، جہاں نماز کا وقت آجائے وہیں تیمم کر کے نماز پڑھ لوں جبکہ پچھلی امتیں اس کو بہت عظیم سمجھتی تھیں اور اپنے عبادت خانوں، اور گرجوں میں ہی نماز پڑھ سکتے تھے۔ اور ⑤ ...... پانچویں خصوصیت وہ کیا ہے؟ مجھ سے کہا گیا: کوئی دعا مانگ لیں، ہر نبی نے کوئی نہ کوئی دعا مانگی تھی (جو قبول کر لی گئی) میں نے اپنی درخواست اور دعا کو قیامت کے دن تک کے لیے مؤخر کر دیا اور وہ میری دعا (شفاعت) تمہارے لیے اور ہر کلمہ گو کے لیے ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دی۔" (احمد)

(۹۳/ ۳۲۸۰) وعن عبد الرحمن بن أبي عقيل رضي الله عنه قال انطلقت في وفد إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتيناه فأنخنا بالباب وما في الناس أبغض إلينا من رجل نلج عليه فما خرجنا حتى ما كان في الناس أحب إلينا من رجل دخل عليه فقال قائل منا يا رسول الله ألا سألت ربك ملكا كملك سليمان قال فضحك ثم قال فلعل لصاحبكم عند الله أفضل من ملك سليمان إن الله لم يبعث نبيا إلا أعطاه دعوة منهم من اتخذها دنيا فأعطيها ومنهم من دعا بها على قومه إذ عصوه فأهلكوا بها فإن الله أعطاني دعوة فاختبأتها عند ربي شفاعة لأمتي يوم القيامة. رواه الطبراني والبزار بإسناد جيد

ترجمہ:...... "حضرت عبدالرحمٰن بن ابی عقیلؓ فرماتے ہیں میں ایک وفد (جماعت) کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں گیا ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے اور دروازہ پر سواریوں کو بٹھایا اور ہماری اس وقت حالت یہ تھی کہ آپ سے زیادہ ہمیں کوئی مبغوض نہ تھا جس کے پاس ہم جا رہے ہیں (لیکن) آپ کے پاس سے اس حالت میں نکلے کہ آپ سے زیادہ ہمیں کوئی محبوب نہ تھا جس کے پاس داخل ہوئے ہوں۔ ہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے رب سے سلیمان علیہ السلام جیسی بادشاہت کیوں نہ طلب کر لی؟ نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ تمہارے نبی کے لیے اللہ تعالیٰ کے پاس سلیمانؑ کی بادشاہت سے افضل نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو جسے مبعوث فرمایا کوئی نہ کوئی دعا کا حق دیا، بعض نے اس دعا سے دنیا مانگی وہ دے دی گئی اور بعض نے اس دعا کو اپنی نافرمان قوم کی ہلاکت کے لیے استعمال کیا وہ اس کی وجہ سے ہلاک کر دیے گئے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ایک دعا کا حق دیا میں نے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کرنے کے لیے اس کو اپنے رب کے پاس ذخیرہ کرا دیا (کہ دنیا میں نہیں مانگا آخرت میں اپنی امت کی نجات کے لیے شفاعت کروں گا)۔" (طبرانی، بزار)

(۹۳/ ۳۲۸۱) وعن عوف بن مالك الأشجعي رضي الله عنه قال سافرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم سفرا حتى إذا كان في الليل أرقت عيناي فلم يأتني النوم فقمت فإذا ليس في العسكر دابة إلا واضع خده إلى الأرض وأرى وقع كل شيء في نفسي فقلت لآتين رسول الله صلى الله عليه وسلم فلأكلأنه الليلة حتى أصبح فخرجت أتخلل الرحال حتى خرجت من العسكر فإذا أنا بسواد فتيممت ذلك السواد فإذا هو أبو عبيدة بن الجراح ومعاذ بن جبل فقالا لي ما الذي أخرجك فقلت الذي أخرجكما فإذا نحن بغيضة منا غير بعيدة فمشينا إلى الغيضة فإذا نحن نسمع فيها كدوي

النَّحْلِ وَكَحَفِيْفِ الرِّيَاحِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰهُنَا أَبُوْعُبَيْدَةَ بن الجراح قُلْنَا نعم! قَالَ ومعاذ بن جَبَل قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وعَوْفُ بْنُ مَالِكٍ قُلْنَا نَعَمْ فَخرج إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ وَلَا يسألنا عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى رَجَعَ إِلٰى رَحْلِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا خَيَّرَنِيْ رَبِّيْ آنِفًا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ خَيَّرَنِيْ بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ ثُلُثَي أُمَّتِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الَّذِيْ اخْتَرْتَ قَالَ اخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قُلْنَا جَمِيْعًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ إِنَّ شَفَاعَتِيْ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. رواه الطبراني بأسانيد أحدها جيد وابن حبان في صحيحه بنحوه إلا أن عنده الرجلين معاذ بن جبل وأبا موسى وهو كذلك في بعض روايات الطبراني وهو المعروف وَقَالَ ابْنُ حبان في حديثه فَقَالَ مُعَاذٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَتِيْ فَاجْعَلْنِيْ مِنْهُمْ قَالَ أَنْتَ مِنْهُمْ قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُوْمُوْسٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَرَفْتَ أَنَّا تركنا أَمْوَالَنَا وَأَهْلِيْنَا وذرارينا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ قَالَ أَنْتُمَا مِنْهُمْ قَالَ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ آتٍ مِنْ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْصِتُوْا فأنصتوا حَتّٰى كَأَنَّ أَحَدًا لَمْ يَتَكَلَّمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ لِمَنْ مَاتَ لَايُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔

ترجمہ:..... "حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ فرماتے ہیں ہم نے ایک سفر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا، یہاں تک کہ جب رات میں میری نیند آنکھوں سے اڑ گئی اور مجھے نیند نہ آئی میں اٹھ کھڑا ہوا تو (دیکھتا ہوں کہ) لشکر میں ہر جانور اپنے رخسار کو زمین پر رکھے ہوئے ہے اور ہر چیز کے گرنے کو میں نے اپنے دل میں محسوس کیا میں نے اپنے جی میں کہا کہ میں ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر آج رات صبح تک آپ کی حفاظت کروں گا، چنانچہ میں لوگوں کے درمیان میں سے گزرتا ہوا نکلا یہاں تک کہ لشکر سے باہر نکل آیا اتنے میں مجھ کوئی وجود محسوس ہوا میں نے اس کا قصد کیا تو وہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح اور معاذ بن جبلؓ تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا تم کو کس چیز نے نکالا؟ میں نے کہا جس بات نے آپ دونوں کو نکالا ہم نے دیکھا کہ پانی کی جگہ بہت سے درخت ہیں جو زیادہ دور نہیں ہیں، ہم ان درختوں کی طرف چل پڑے تو وہاں شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ اور ہوا کے چلنے کی طرح آواز ہم سننے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کیا) یہاں ابوعبیدہ بن الجراح ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اور معاذ بن جبل ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! ارشاد فرمایا: اور عوف بن مالک ہیں؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکل کر آئے، نہ ہم آپ سے پوچھ رہے تھے اور نہ آپ ہم سے کچھ پوچھ رہے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے خیمہ کی طرف لوٹ آئے پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو نہیں بتلاؤں کہ میرے رب نے ابھی ابھی مجھے کیا اختیار دیا تھا؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ضرور بتلایئے! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یا تو اللہ تعالیٰ میری امت کے دوتہائی کو بغیر کسی عذاب اور حساب کے جنت میں داخل کردے یا (سب کے لیے) مجھے شفاعت دینے کا حق دے دیں ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ نے کس چیز کو اختیار فرمایا؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے حق شفاعت کو اختیار کرلیا (تاکہ سارے ہی مسلمان اس سے فائدہ اٹھا سکیں کوئی محروم نہ رہے) ہم سب نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم سب کو ان لوگوں میں شمار فرمالیں جن کی شفاعت آپ فرمائیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری شفاعت ہر مسلمان کے لیے ہوگی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان (یارسول اللہ!) آپ کو میرا درجہ اور مرتبہ تو معلوم ہے مجھے ان لوگوں میں کردیں (جن کی آپ شفاعت کریں گے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے ہو، حضرت عوف بن مالک اور ابوعبیدہ بن الجراحؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کو تو معلوم ہے کہ ہم نے اپنے مال اور گھر والے اور بچے چھوڑے ہیں ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بھی ان میں سے ہو (جن کی شفاعت

کروں گا) پھر ہم لوگوں کے پاس گئے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس اللہ کے پاس سے ایک فرشتہ آیا تھا اور اس نے مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) دو باتوں میں سے ایک بات کا اختیار دیا یا تو اللہ تعالیٰ میری آدھی امت کو جنت میں کر دے یا (سب کے لیے) مجھے شفاعت کرنے کا حق دے دے تو میں نے حق شفاعت اختیار کر لیا، ان لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خاموش ہو جاؤ چنانچہ سب خاموش ہو گئے یہاں تک کہ گویا کہ کسی ایک نے بھی بات نہیں کی پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میری شفاعت ہر اس شخص کے لیے ہو گی جو اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو۔" (طبرانی کبیر، صحیح ابن حبان)

(۹۸/ ۳۳۸۲) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ مِنْ أَهْلِ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ النَّارَ من لَا يُحْصِي عَدَدَهُمْ إِلَّا اللّٰهُ بِمَا عصوا اللّٰه واجترؤوا عَلٰى معصيته وخالفوا طاعته فَيُؤذن لِيْ فِي الشَّفَاعَةِ فأثني عَلَى اللّٰهِ سَاجِدًا كَمَا أثني عَلَيْهِ قائما فَيُقَالُ لِيْ ارْفَعْ رَأْسَكَ وسل تعطه وَاشْفَعْ تشفع. رواه الطبراني في الكبير والصغير بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس قبلہ والوں (یعنی ایمان والوں میں) سے اتنے لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے کہ جن کی تعداد اللہ کے علاوہ کوئی شمار نہیں کر سکتا اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کی نافرمانی کی تھی اور اللہ کی نافرمانی پر جرات کی تھی اور اس کی مخالفت کی تھی، چنانچہ مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی میں اللہ تعالیٰ کی سجدہ کی حالت میں ایسی تعریف کروں گا جیسا کہ میں (نماز میں) کھڑے ہوئے تعریف کرتا ہوں مجھ سے کہا جائے گا اپنے سر کو اٹھایئے اور مانگیں دیا جائے اور سفارش کریں قبول کی جائے گی۔" (طبرانی کبیر، صغیر)

(۹۹/ ۳۳۸۳) وَعَنْ أَبِي بكر الصديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى إِذَا كَانَ مِنَ الضُّحٰى ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجلس مكَانَهُ حَتّٰى صلى الأولى والعصر وَالْمَغْرِبَ كُلُّ ذٰلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ حَتّٰى صلى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى أهله فَقَالَ النَّاسُ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سل رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شأنه صنع الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ يصنعه قَطُّ فَقَالَ نَعَمْ عرض عَلَيَّ مَا هُوَ كَائِنٌ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فجمع الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ بصعيد وَاحِد حَتّٰى انْطَلَقُوْا إِلٰى آدم عَلَيْهِ السَّلَامُ والعرق يكاد يلجمهم فَقَالُوْا يَا آدم أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ اصطفاك اللّٰه اشفع لَنَا إِلٰى رَبِّكَ فَقَالَ قَدْ لقيت مِثْلَ الَّذِيْ لَقِيْتُمْ انْطَلِقُوْا إِلٰى أبيكم بعد أبيكم إِلٰى نوح إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى آدَمَ وَنُوْحًا وَّآلَ إِبْرٰهِيْمَ وَآلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (آل عمران: ۳۳) فَيَنْطَلِقُوْنَ إِلٰى نوح عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُوْنَ اشفع لَنَا إِلٰى رَبِّكَ فَأَنْتَ اصطفاك اللّٰه واستجاب لَكَ فِيْ دعائك فَلَمْ يدع عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ ديارًا فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذاكم عِنْدِيْ فَانْطَلِقُوْا إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَهُ خَلِيْلًا فَيَنْطَلِقُوْنَ إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذاكم عِنْدِيْ فَانْطَلِقُوْا إِلٰى مُوْسٰى فَإِنَّ اللّٰهَ كلمه تكليما فَيَنْطَلِقُوْنَ إِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذاكم عِنْدِيْ وَلٰكِنِ انْطَلِقُوْا إِلٰى عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَإِنَّهُ كَانَ يبرئ الأكمه والأبرص وَيُحْيِي الْمَوْتٰى فَيَقُوْلُ عِيْسٰى لَيْسَ ذاكم عِنْدِيْ وَلٰكِنِ انْطَلِقُوْا إِلٰى سيد ولد آدم فَإِنَّهُ أَوَّلُ من تنشق عنه الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ انْطَلِقُوْا إِلٰى مُحَمَّدٍ فليشفع لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ قَالَ فَيَنْطَلِقُوْنَ إِلَيَّ وَآتي جبريل فَيَأْتِي جبريل ربه فَيَقُوْلُ ائْذَنْ له وبشره بِالْجَنَّةِ قَالَ فينطلق بِهِ جبريل فيخر سَاجِدًا قدر جمعة ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يسمع وَاشْفَعْ تشفع فيرفع رأسه فَإِذَا نظر إِلٰى ربه خر سَاجِدًا قدر جمعة أُخْرٰى فَيَقُوْلُ اللّٰهُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تسمع وَاشْفَعْ تشفع فَيَذْهَبُ ليقع سَاجِدًا فَيَأْخُذُ جبريل بضبعيه ويفتح اللّٰهُ عَلَيْهِ مِنَ الدُّعَاءِ مَا لَمْ يفتح عَلٰى بشر قَطُّ فَيَقُوْلُ أَيْ رب

جعلني سيد ولد آدم ولا فخر وأول من تنشق عنه الأرض يوم القيامة ولا فخر حتى إنه ليرد على الحوض أكثر ما بين صنعاء وأيلة ثم يقال ادعوا الصديقين فيشفعون ثم يقال ادعوا الأنبياء فيجيء النبي معه العصابة والنبي معه الخمسة والستة والنبي ليس معه أحد ثم يقال ادعوا الشهداء فيشفعون فيمن أرادوا فإذا فعلت الشهداء ذلك يقول الله جل وعلا أنا أرحم الراحمين أدخلوا جنتي من كان لا يشرك بي شيئا فيدخلون الجنة ثم يقول الله تبارك وتعالى انظروا في النار هل فيها من أحد عمل خيرا قط فيجدون في النار رجلا فيقال له هل عملت خيرا قط فيقول لا غير أني كنت أسامح الناس في البيع فيقول الله اسمحوا لعبدي كإسماحه إلى عبيدي ثم يخرج من النار آخر فيقال له هل عملت خيرا قط فيقول لا غير أني كنت أمرت ولدي إذا مت فأحرقوني بالنار ثم اطحنوني حتى إذا كنت مثل الكحل اذهبوا بي إلى البحر فذروني في الريح فقال الله لم فعلت ذلك قال من مخافتك فيقول انظر إلى ملك أعظم ملك فإن لك مثله وعشرة أمثاله فيقول لم تسخر بي وأنت الملك فذلك الذي ضحكت به من الضحى، رواه أحمد والبزار وأبو يعلى وابن حبان في صحيحه وقال قال إسحاق يعني ابن إبراهيم هذا من أشرف الحديث وقد روى هذا الحديث عدة عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا منهم حذيفة وأبو مسعود وأبو هريرة وغيرهم انتهى

[العصابة بكسر العين الجماعة لا واحد له قاله الأخفش وقيل هي ما بين العشرة أو العشرين إلى الأربعين]

ترجمہ:...... "حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی پھر آپ بیٹھے رہے یہاں تک کہ چاشت کے وقت رسول اللہ ﷺ ہنسے اور اپنی جگہ بیٹھے رہے یہاں تک کہ ظہر، عصر مغرب کی نمازیں پڑھ لیں (اس دوران) کوئی بات نہیں فرمائی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ اپنے گھر والوں کے پاس تشریف لے گئے لوگوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں کہ کیا خاص بات ہے؟ آج خلاف معمول وہ کیا جو (اس سے پہلے) کبھی بھی نہیں کیا تھا (چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! مجھ پر آنے والے دنیوی واخروی امور سب پیش کیے گئے (اس میں یہ بات بھی تھی کہ) اولین وآخرین (سب انسانوں کو) ایک میدان میں جمع کیا گیا (پریشانی کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کے پاس بھاگے بھاگے پھر رہے ہیں) یہاں تک کہ وہ سب آدم علیہ السلام کے پاس گئے اور (اتنے پسینہ میں لوگ غرق ہیں) قریب ہے کہ یہ پسینہ (ان کے منہ تک آکر) ان کو لگام دے دے (اوران کو بہرہ اور اندھا کردے) انہوں نے عرض کیا اے آدم آپ تو ابوالبشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو (نبوت کے لیے) چنا آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کردیجیے۔ انہوں نے فرمایا: میں بھی اسی پریشانی میں ہوں جس میں تم ہو، تم اپنے باپ کے پاس اپنے (پہلے) باپ کے بعد یعنی حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ (چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: "بے شک اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کے گھر کو اور عمران کے گھر کو") چنانچہ وہ نوح علیہ السلام کے پاس چلے جائیں گے اور جا کر عرض کریں گے آپ اپنے رب سے ہماری شفاعت کردیجیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت کے لیے چنا، اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول کیا چنانچہ روئے زمین پر کافروں کا ایک گھر بسنے والا نہ چھوڑا، حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے تمہاری شفاعت میرے پاس نہیں ہے جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا خلیل ودوست بنایا ہے چنانچہ وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے تمہاری شفاعت میرے پاس میرے پاس نہیں ہے۔ جاؤ موسیٰ کے پاس، اللہ تعالیٰ نے ان سے باتیں کی ہیں (وہ کلیم اللہ ہیں) چنانچہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے وہ فرمائیں گے تمہاری شفاعت میرے پاس نہیں ہے لیکن عیسیٰ بن مریم کے پاس جاؤ، کیوں کہ وہ مادرزاد اندھوں کو اور کوڑھی کو (اللہ کے حکم سے) اچھا کرتے تھے اور مُردوں کو زندہ کرتے تھے، (وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: تمہاری شفاعت میرے پاس نہیں ہے۔

البتہ تم اولاد آدم کے سردار (محمد ﷺ) کے پاس جاؤ کہ قیامت کے دن سب سے پہلے انہی سے زمین پھٹے گی (اور وہ اپنی قبر مبارک سے نکلیں گے)۔ جاؤ محمد ﷺ کے پاس وہ تمہاری شفاعت تمہارے رب سے کردیں گے، چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے۔ میں جبرئیلؑ کے پاس آؤں گا اور جبرئیل اپنے رب کے پاس آئیں گے (تاکہ اجازت طلب کریں) اللہ فرمائے گا ان کو اجازت دے دو اور جنت کی خوشخبری دے دو، چنانچہ جبرئیل محمد ﷺ کو لے کر چلیں گے، ایک جمعہ کی مقدار محمد ﷺ اللہ کے سامنے سجدہ میں گر پڑیں گے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا اے محمد اپنے سر کو اٹھایئے اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی اور شفاعت کریں قبول کی جائے گی رسول اللہ ﷺ اپنے سر کو اٹھائیں گے پھر جب اپنے رب پر ان کی نگاہ پڑے گی پھر ایک ہفتہ کی مقدار ور سجدہ میں گرجائیں گے اللہ فرمائے گا: اے محمد! اپنے سر کو اٹھایئے اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی اور سفارش کیجیے قبول ہوگی۔ محمد ﷺ جانے لگ جائیں گے تاکہ سجدہ میں گرجائیں۔ جبرئیل علیہ السلام آپ کے بازوؤں کو پکڑ لیں گے، اللہ تعالیٰ مجھ پر ایسی دعا القاء کرے گا جو کسی بھی بشر پر کبھی بھی نہیں کھولی۔ محمد ﷺ عرض کریں گے: اے میرے رب! تو نے مجھے اولاد آدم کا سردار بنایا یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا اور قیامت کے دن زمین سب سے پہلے مجھ سے ہی پھٹی اور اس میں مجھے کوئی فخر نہیں یہاں تک کہ حوض کوثر پر اتنی بڑی تعداد لوگوں کی آئے گی جو دو شہر صنعاء اور ایلہ کے درمیان کو بھر دیں پھر کہا جائے گا، صدیقین کو بلاؤ وہ سفارش کریں گے، پھر کہا جائے گا: انبیاء علیہم السلام کو بلاؤ (وہ شفاعت کریں) چنانچہ ایک نبی آئے گا جس کے ساتھ ایک جماعت ہوگی اور ایک نبی آئے گا جس کے ساتھ پانچ چھ افراد ہوں گے اور بعض نبی ایسے بھی ہوں گے جن کے ساتھ کوئی نہ ہوگا کہ (ان کی دعوت کو ایک نے بھی قبول نہیں کیا تھا اور ان کی امت میں ایک بھی مؤمن نہ تھا) پھر کہا جائے گا: شہداء کو بلاؤ جن کے بارے میں چاہیں وہ شفاعت کریں جب شہداء شفاعت کرچکیں گے اللہ جل وعلا فرمائے گا: میں ارحم الراحمین ہوں، میری جنت میں ہر اس شخص کو داخل کردو جو میرے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں ٹھہراتا تھا، چنانچہ ایسے لوگ جنت میں داخل ہوجائیں گے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کہے گا دوزخ میں دیکھو کیا اس میں ایسا بھی کوئی ہے جس نے کبھی بھی کوئی خیر کا عمل کیا ہو؟ وہ دوزخ میں جاکر ایک شخص کو پائیں گے، اس سے کہا جائے گا: کیا تو نے کبھی بھی کوئی خیر کا کام کیا تھا؟ وہ کہے گا: نہیں۔ البتہ اتنی بات ضرور تھی کہ تجارت، خرید وفروخت میں لوگوں کے ساتھ چشم پوشی اور سخاوت سے کام لیتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کو معاف کردو جیسا کہ یہ میرے بندوں کو معاف کیا کرتا تھا پھر دوزخ سے دوسرے شخص کو نکالا جائے گا، اس سے پوچھا جائے گا: کیا تو نے کبھی بھی کوئی خیر کا کام کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا نہیں، سوائے اس کے کہ میں نے اپنے لڑکے کو حکم دیا تھا کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے آگ میں جلادینا پھر مجھے اچھی طرح پیس دینا یہاں تک کہ جب میں سرمہ کی طرح ہوجاؤں تو مجھے سمندر کی طرف لے جاکر ہوا میں بکھیر دینا۔ اللہ فرمائے گا: تو نے ایسا کیوں کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: تیرے خوف اور ڈر کی وجہ سے۔ اللہ فرمائے گا: دیکھ (دنیا میں) سب سے بڑا بادشاہ کی سلطنت کو اور ملک کو تیرے لیے اتنی ہی سلطنت اور ملک اور اس سے دس گنا مزید، وہ عرض کرے گا: آپ (بادشاہوں کے) بادشاہ ہوکر کیوں مجھ سے مذاق کرتے ہیں، (رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کو فرمایا) چاشت کے وقت جو میں ہنسا تھا اس کی یہ وجہ تھی۔"

(احمد، بزار، ابو یعلی، صحیح ابن حبان)

(۱۰۰/ ۳۲۸۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْبَرًا مِنْ نُوْرٍ وَإِنِّيْ لَعَلَىٰ أَطْوَلِهَا وَأَنْوَرِهَا فَيَجِيْءُ مُنَادٍ يُنَادِيْ أَيْنَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ قَالَ فَتَقُوْلُ الْأَنْبِيَاءُ كُلُّنَا نَبِيٌّ أُمِّيٌّ فَإِلَى أَيْنَ أُرْسِلَ فَيَرْجِعُ الثَّانِيَةَ فَيَقُوْلُ أَيْنَ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ الْعَرَبِيُّ قَالَ فَيَنْزِلُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَأْتِيَ بَابَ الْجَنَّةِ فَيَقْرَعُهُ فَيَقُوْلُ مَنْ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ أَوْ أَحْمَدُ فَيُقَالُ أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُ فَيَدْخُلُ فَيَتَجَلَّى لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

وَلَا يَتَجَلّٰى لِشَيْءٍ قَبْلَهُ فَيَخِرُّ لِلّٰهِ سَاجِدًا وَيَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَمْ يَحْمَدْهُ بِهَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهُ وَلَنْ يَحْمَدَهُ بِهَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ بَعْدَهُ فَيُقَالُ لَهُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ تَكَلَّمْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فذكر الحديث رواه ابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کے لیے قیامت کے دن نور کا منبر ہوگا ان میں سب سے لمبے اور سب سے زیادہ نور والے منبر پر میں ہوں گا، چنانچہ ایک فرشتہ آکر ندا کرے گا، نبی امی کہاں ہیں؟ انبیاء کہیں گے ہم سب نبی امی ہیں کس کے پاس (تم کو) بھیجا گیا ہے۔ وہ دوبارہ اعلان کرے گا، نبی امی عربی کہاں ہیں؟ چنانچہ محمد ﷺ منبر سے اتر کر جنت کے دروازے پر آئیں گے اور جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے (اندر سے) آواز آئے گی کون؟ فرمائیں گے محمد! یا فرمائیں گے احمد (ﷺ) کہا جائے گا کیا ان کے پاس (فرشتہ پیغام دے کر) بھیج دیا گیا فرمائیں گے جی ہاں! دروازہ آپ ﷺ کے لیے کھول دیا جائے گا آپ جنت میں داخل ہوں گے، رب تبارک وتعالیٰ کی آپ کے لیے تجلی ہوگی، اس سے پہلے اللہ کی تجلی کسی چیز کے لیے نہیں ہوگی۔ آپ ﷺ اللہ کے لیے سجدہ میں گر جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف فرمائیں گے کہ آپ سے پہلے کسی نے ان کلمات سے ایسی تعریف نہ کی ہوگی اور نہ آپ کے بعد کوئی ایسی تعریف کر سکے گا آپ کو کہا جائے گا اپنے سر کو اٹھایئے بات فرمایئے سنی جائے گی اور سفارش کیجیے قبول کی جائے گی۔ (آگے تفصیلی حدیث ہے)۔" (صحیح ابن حبان)

(١٠٣/ ٣٢٨٥) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ إِبْرَاهِيْمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رَبَّاهُ فَيَقُوْلُ الرَّبُّ جَلَّ وَعَلَا يَا لَبَّيْكَاهُ فَيَقُوْلُ إِبْرَاهِيْمُ يَا رَبِّ حَرَّقْتَ بَنِيَّ فَيَقُوْلُ أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ ذَرَّةٌ أَوْ شَعِيْرَةٌ مِنْ إِيْمَانٍ. رواه ابن حبان في صحيحه ولا أعلم في إسناده مطعنا

وَرَوَى الطَّبَرَانِيُّ عَنْ زَيْدٍ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشَفِّعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ فِيْ مِائَةِ أَلْفِ أَلْفٍ وَعَشَرَةِ آلَافِ أَلْفٍ

ترجمہ:...... "حضرت حذیفہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام اپنے رب سے استغاثہ کریں گے اور کہیں گے یا رباہ! (اے رب!) رب جل وعلا کہے گا: تمہاری نداء کا جواب حاضر ہے۔ ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے: اے میرے رب! تو نے (دوزخ کی) آگ میں میری اولاد کو جلا دیا۔ اللہ فرمائے گا (فرشتوں کو) دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال دو جس کے دل میں ایک ذرہ یا جو کے برابر بھی ایمان ہو۔ (ابن حبان) ایک روایت میں ہے جو حضرت انس سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کی شفاعت ان کی ذریت میں سے گیارہ کروڑ کے حق میں قبول فرمائیں گے۔" (طبرانی)

(١٠٥/ ٣٢٨٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى قَوْمٍ أَنَا رَابِعُهُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِيْ أَكْثَرُ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ. قُلْنَا سِوَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سِوَايَ. قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَعَمْ! فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا ابْنُ الْجَدْعَاءِ أَوِ ابْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ. رواه ابن حبان في صحيحه وابن ماجه إلا أنه قال عن شقيق عن عبد الله بن أبي الجدعاء

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں چند لوگوں کے پاس بیٹھا جن میں چوتھا میں تھا، ان میں سے ایک نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: میری امت کے ایک (بزرگ وصالح) شخص کی شفاعت سے قبیلہ بنی تمیم کے آدمیوں کی تعداد سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی شفاعت کے علاوہ شفاعت ہوگی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے علاوہ ہوگی، میں نے راوی سے پوچھا: کیا آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! جب وہ

مجلس سے کھڑے ہوئے تو میں نے (لوگوں سے) پوچھا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: ابن الجدعاء۔ یا کہا: ابن ابی الجدعاء۔" (صحیح ابن حبان، ابن ماجہ)

فائدہ:...... بنی تمیم ایک بہت بڑے قبیلے کا نام تھا جس کے افراد کثرت و زیادتی کے اعتبار سے بطور مثال پیش کیے جاتے تھے حاصل یہ ہے کہ جب اس امت کے ایک اچھے آدمی کی شفاعت کے نتیجہ میں اتنے زیادہ لوگ جنت میں داخل کیے جائیں گے تو اندازہ کرنا چاہیے کہ اس امت میں اچھے لوگوں کی کتنی زیادہ تعداد ہوگی اور ان میں سے ہر ایک شفاعت کرے گا، ان سب شفاعتوں کے نتیجے میں امت محمدیہ کے لوگوں کی کتنی بڑی تعداد جنت میں داخل کی جائے گی، بعض حضرات نے "میری امت کے ایک شخص" کو متعین کیا ہے اور کہا ہے کہ اس سے مراد حضرت عثمانؓ کی ذات ہے بعض حضرات نے حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ تعیین مشکل ہے اور کوئی شخص بھی مراد ہو سکتا ہے اسی قول کو زین العرب رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کے مفہوم سے زیادہ قریب قرار دیا ہے۔ (از مظاہر)

(۳۲۸۷/۱۰۷) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَشْفَعُ لِلرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ. رواه البزار ورواته رواة الصحيح

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص (نبی کے علاوہ) دو کے لیے اور تین کے لیے سفارش کرے گا۔" (بزار)

فائدہ:...... یعنی نیک لوگوں میں سے ہر ایک اس کے درجہ کے مطابق ایک متعین تعداد کے لیے سفارش کا حق اللہ کی طرف سے بطور اعزاز کے عطا ہوگا جو درجہ میں جتنا بڑا ہوگا اتنی بڑی تعداد کے لوگوں کے لیے اس کی شفاعت کا حق حاصل ہوگا۔

(۳۲۸۸/۱۰۹) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْفَعُ لِأُمَّتِي حَتّٰى يُنَادِيَنِي رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَيَقُوْلُ أَقَدْ رَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُوْلُ إِيْ رَبِّ قَدْ رَضِيْتُ. رواه البزار والطبراني وإسناده حسن إن شاء الله

ترجمہ:...... "حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کے لیے شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میرا رب تبارک و تعالیٰ مجھے آواز دے کر کہے گا: اے محمد! کیا آپ (اب) راضی ہو گئے میں کہوں گا: اے میرے رب! (یقیناً میں راضی اور خوش ہو گیا۔" (بزار طبرانی)

(۳۲۸۹/۱۱۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِي. رواه أبو داود والبزار والطبراني وابن حبان في صحيحه والبيهقي ورواه ابن حبان أيضا والبيهقي من حديث جابر

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کبیرہ کرنے والوں کے حق میں میری شفاعت صرف میری امت کے لوگوں کے لیے مخصوص ہوگی۔" (ابوداؤد، بزار طبرانی، صحیح ابن حبان، بیہقی)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ کبیرہ گناہوں کی معافی کی میری شفاعت صرف میری امت کے لوگوں کے حق میں مخصوص ہوگی۔ دوسری امت کے لوگوں کے لیے نہیں ہوگی، علامہ طیبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ یہاں جس شفاعت کا ذکر ہے اس سے وہ شفاعت مراد ہے جو عذاب سے نجات اور خلاصی دلانے کے لیے ہوگی ورنہ وہ شفاعت جو درجات کی بلندی اور اعزاز و اکرامات میں اضافہ کے لیے ہوگی، اتقیاء اولیاء وصلحاء کے لیے بھی ثابت ہے۔ (از مظاہر)

(۱۱۱/ ۳۳۹۰) وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بن عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُيِّرتُ بَيْنَ الشَّفَاعَة أو يَدْخُل نصف أُمَّتِيَ الجَنَّة فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ لأَنَّهَا أعم وأكفى أما إِنَّهَا لَيْسَتْ للمُؤْمِنِين المُتَقِّين وَلكِنَّهَا للمذنبين الخَطَّائِينَ المتلوثين، رواه أحمد وَالطَّبَرَانِي وَاللَّفظ لَهُ وَإِسْنَاده جيد ورواه ابن ماجه من حديث أبي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ بِنَحْوِه

قَالَ الحَافِظ وَتَقَدَّمَ في الجِهَاد أحَادِيث في شَفَاعَة الشُّهَدَاء وَأحَادِيث الشَّفَاعَة كَثِيرَة وَفِيمَا ذَكَرْنَاهُ غنية عَنْ سَائرهَا وَاللّٰہُ المُوفق

ترجمہ:...... ”حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے دو باتوں میں سے ایک بات کا اختیار دیا گیا یا تو شفاعت کروں (جو سب کے لیے ہوگی) یا جنت میں میری آدھی امت داخل ہو جائے، میں نے حق شفاعت کو اختیار کیا اس لیے کہ یہ سب کے لیے عام ہوگی اور سب کے لیے زیادہ کفایت کرے گی۔ غور سے سنو! یہ پہلے (نیک لوگ) مومنین (جو گزر گئے) ان کے لیے نہیں ہے کہ ان پر تو ان کے اعمال خیر کی وجہ سے اللہ کا فضل ہو ہی جائے گا لیکن ان گناہگاروں کے لیے ہے جو گناہوں میں ملوث خطائیں کرنے والے ہوں گے (کہ میری شفاعت سے جنت میں جائیں گے)۔“ (احمد، طبرانی، ابن ماجہ)

فائدہ:...... شفاعت کی پانچ قسمیں ہیں:

① ...... پہلی قسم وہ ہے جو صرف نبی کریم ﷺ کے لیے مخصوص ہے۔ اس شفاعت کا حق کسی اور کو حاصل نہ ہوگا اور یہ شفاعت وہ ہوگی جس کا تعلق تمام لوگوں کو میدان حشر میں کھڑے رہنے کی ہولناکیوں اور پریشانیوں سے چھٹکارا دلا کر حساب و کتاب جلد شروع کرانے سے ہوگا۔

② ...... دوسری قسم وہ ہے جو کچھ لوگوں کو حساب کے بغیر جنت میں داخل کرا دینے کے لیے ہوگی اور اس شفاعت کا ثبوت بھی صرف ہمارے نبی ﷺ کے لیے منقول ہے۔

③ ...... تیسری قسم وہ ہے جو ان لوگوں کے لیے ہوگی جن کو دوزخ کا مستحق قرار دیا گیا ہوگا، چنانچہ ان میں سے جن لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ چاہے گا ان کی شفاعت ہمارے نبی ﷺ کریں گے۔

④ ...... چوتھی قسم وہ ہے جو ان لوگوں کے لیے ہوگی جنہیں ان کے گناہوں کی پاداش میں دوزخ میں ڈالا جا چکا ہوگا ان لوگوں کی شفاعت کے سلسلہ میں جو حدیثیں منقول ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ نبی ﷺ، فرشتوں اور اپنے مسلمان بھائیوں کی جانب سے کی جانے والی شفاعت کے نتیجہ میں دوزخ سے نکال کر جنت میں پہنچائیں جائیں گے اور پھر آخر میں خود اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت کے تحت ان لوگوں کو عذاب دوزخ سے نجات عطا فرمائے گا جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔

⑤ ...... پانچویں قسم وہ ہے جس کا تعلق جنت میں اہل جنت کے درجات میں بلندی اور اعزاز و اکرامات میں اضافہ سے ہوگا۔ (از مظاہر حق)

تمت

# كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

# جنت اور دوزخ کے حالات کا بیان

## جنت کا سوال کرنے اور دوزخ سے پناہ مانگنے کی ترغیب

(۱/ ۳۳۹۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ قُولُوا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ. رواه مالك ومسلم وأبوداود والترمذي النسائي

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا (اتنے اہتمام کے ساتھ) صحابہ کو سکھاتے تھے جیسا کہ ان کو قرآن کی سورت سکھاتے تھے (ارشاد فرماتے) یہ دعا مانگا کرو "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ" "اے اللہ! میں تجھ سے جہنم کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔" (مالک، مسلم، ابوداود، ترمذی، نسائی)

(۲/ ۳۳۹۲) وَعَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ أَمْتِعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِأَبِيْ أَبِيْ سُفْيَانَ وَبِأَخِيْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوْبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُوْدَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ أَجَلِهِ وَلَا يُؤَخِّرَ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعِيْذَكِ مِنَ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ. رواه مسلم

ترجمہ:...... "حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے یہ دعا سن لی کہ میں یہ دعا مانگ رہی تھی، اے اللہ ایک لمبی مدت تک اپنے شوہر رسول اللہ ﷺ سے اور اپنے باپ ابوسفیان سے اور اپنے بھائی معاویہ سے فائدہ اٹھانے دینا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے محدود وقت اور گنے چنے دنوں کے لیے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا اور اس روزی کے لیے جو مانگا وہ تقسیم (پہلے سے) ہو چکی ہے جو وقت مقرر سے نہ پہلے آسکتی ہے اور نہ بعد میں اگر تم اللہ سے یہ دعا مانگتی کہ اللہ تعالیٰ تم کو دوزخ کی آگ سے اور قبر کے عذاب سے بچا دے یہ زیادہ بہتر اور افضل ہوتا۔" (مسلم)

(۳/ ۳۳۹۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا استجار عبد مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِلَّا قَالَتِ النَّارُ: يَارَبِّ إِنَّ عَبْدَكَ فُلَانًا اسْتَجَارَ مِنِّيْ فَأَجِرْهُ وَلَا سَأَلَ عَبْدٌ الْجَنَّةَ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِلَّا قَالَتِ الْجَنَّةُ يَارَبِّ إِنَّ عَبْدَكَ فُلَانًا سَأَلَنِيْ فَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. رواه أبويعلى بإسناد على شرط البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بھی دوزخ سے سات مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے اے پروردگار! تیرے فلاں بندے نے مجھ سے پناہ مانگی ہے تو اس کو پناہ دے اور جو کوئی بندہ سات مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے جنت کہتی ہے اے پروردگار! تیرے فلاں بندے نے میرا سوال کیا ہے، اس کو تو جنت میں داخل کردے۔" (ابویعلی)

(۴/ ۳۳۹۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ، رواه الترمذي والنسائي وابن ماجه وابن حبان في صحيحه ولفظهم واحد والحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے تین بار جنت کا سوال کرتا ہے، جنت کہتی ہے: اے اللہ اس کو جنت میں داخل کردے اور جو شخص تین بار دوزخ سے پناہ مانگتا ہے دوزخ کہتی ہے اے اللہ! اس کو دوزخ سے بچالے۔" (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان، حاکم)

## دوزخ کی وعید

(اللہ تعالیٰ اپنے احسان اور کرم سے ہمیں اس سے بچائے)

(۱/ ۳۳۹۵) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اَلْبَقَرَۃ:۲۰۱)، رواہ البخاری

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ فرماتے ہیں اکثر نبی کریم ﷺ کی یہ دعا ہوتی تھی: رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ترجمہ: "اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں خوبی دے اور آخرت میں خوبی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔" (بخاری)

(۲/ ۳۳۹۶) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ: وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ (الشُّعَرَاء:۲۱۴) دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُرَیْشًا فَاجْتَمَعُوْا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ یَا بَنِیْ کَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ مُرَّۃَ بْنِ کَعْبٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ ھَاشِمٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا بَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ النَّارِ یَا فَاطِمَۃُ اَنْقِذِیْ نَفْسَکِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا، رواہ مسلم وَاللَّفْظُ لَہٗ والبخاری وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ بِنَحْوِہٖ

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں جب یہ آیت اتری: وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ (یعنی اپنے قریب کے کنبہ والوں کو ڈرایئے) تو نبی کریم ﷺ نے قریش کے لوگوں کو (آواز دے کر) بلایا جب وہ جمع ہو گئے تو آپ نے عمومی خطاب بھی کیا اور خصوصی بھی، (یعنی ان کو ان کے دور کے جد اعلیٰ کے ناموں کے ذریعہ بھی مخاطب کیا اور خاص خاص لوگوں سے مخصوص خطاب بھی کیا) چنانچہ آپ ﷺ نے ان سب کو (اس طرح خطاب کیا! اے کعب بن لوی کے بیٹو! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ، (یعنی ایمان قبول کرو اور نیک عمل کرو تا کہ دوزخ کے عذاب سے نجات پا سکو) اے مرّہ بن کعب کے بیٹو! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ، اے بنی ہاشم! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ، اے عبدالمطلب کی اولاد! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ، اے فاطمہ! اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ، اس لیے کہ میں تمہارے حق میں اللہ کی طرف سے (عذاب کی قسم میں) کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ (یعنی میں تم میں سے کسی کو بھی اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکتا)۔" (مسلم، بخاری، ترمذی، نسائی)

(۳/ ۳۳۹۷) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ یَقُوْلُ اَنْذَرْتُکُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُکُمُ النَّارَ حَتّٰی لَوْ اَنَّ رَجُلًا کَانَ بِالسُّوْقِ لَسَمِعَہٗ مِنْ مَقَامِیْ ھٰذَا حَتّٰی وَقَعَتْ خَمِیْصَۃٌ کَانَتْ عَلٰی عَاتِقِہٖ عِنْدَ رِجْلَیْہِ، رواہ الحاکم وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

ترجمہ:...... "حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا آپ ارشاد فرما رہے تھے میں نے تم کو دوزخ کی آگ سے آگاہ کر دیا ہے میں نے تم کو دوزخ کی آگ سے آگاہ کر دیا ہے (حضرت نعمانؓ کہتے ہیں آپ اتنی بلند آواز سے یہ بات فرما رہے تھے) کہ اگر کوئی شخص بازار میں ہوتا اور آپ اس جگہ سے یہ بات فرماتے جس جگہ میں کھڑا ہوں تو میری اس جگہ سے کہی ہوئی بات وہ وہیں سن لیتا (اور اس وقت آپ پر خود فراموشی کی ایک خاص کیفیت طاری تھی) کہ جو چادر نبی کریم ﷺ کے کاندھے مبارک پر تھی وہ پیروں پر آ گری۔" (حاکم)

(۹/ ۳۳۹۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفِرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهَا. رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور میری امت کی مثال اس شخص کے مانند ہے جس نے آگ روشن کی تو پروانے اور دوسرے جانور جو آگ میں گرتے ہیں، آ کر آگ میں گرنے لگے، اسی طرح (تم لوگ آگ میں گرے جاتے ہو) اور میں تمہاری کمریں پکڑ کر تمہیں آگ میں گرنے سے روکتا ہوں اور تم آگ میں گرتے ہو۔" (بخاری، مسلم)

(۱۰/ ۳۳۹۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ ارْغَبُوا فِيمَا رَغَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيهِ وَاحْذَرُوا مِمَّا حَذَّرَكُمُ اللّٰهُ مِنْهُ وَخَافُوا مِمَّا خَوَّفَكُمُ اللّٰهُ بِهِ مِنْ عَذَابِهِ وَعِقَابِهِ وَمِنْ جَهَنَّمَ فَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ قَطْرَةٌ مِنَ الْجَنَّةِ مَعَكُمْ فِي دُنْيَاكُمُ الَّتِي أَنْتُمْ فِيهَا حَلَّتْهَا لَكُمْ وَلَوْ كَانَتْ قَطْرَةٌ مِنَ النَّارِ مَعَكُمْ فِي دُنْيَاكُمُ الَّتِي أَنْتُمْ فِيهَا خَبَّثَتْهَا عَلَيْكُمْ. رواه البيهقي ولا يحضرني الآن إسناده

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمان لوگو! اس میں رغبت کرو جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں رغبت دلائی ہے اور اس سے بچو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ڈرایا ہے اور ڈرو اس کے عذاب اور اس کی سزا اور جہنم سے جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ڈرایا ہے اگر جنت کا ایک قطرہ تمہاری اس دنیا میں آجائے جس میں تم ہو، تو پوری دنیا تمہارے لیے میٹھی کردے اور اگر دوزخ کا ایک قطرہ تمہارے ساتھ تمہاری اس دنیا میں ہو جس میں تم ہو تو پوری دنیا تمہارے لیے گندی اور بدبودار کردے۔" (بیہقی)

(۱۱/ ۳۴۰۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا. قَالُوا وَمَا رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ. رواه مسلم وأبو يعلى

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اس کو دیکھ لو جس کو میں نے دیکھا ہے تو بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: آپ نے کیا دیکھا؟ ارشاد فرمایا: میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا۔" (مسلم، ابویعلی)

(۱۲/ ۳۴۰۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَطَبَ فَقَالَ لَا تَنْسَوُا الْعَظِيمَتَيْنِ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ثُمَّ بَكَى حَتَّى جَرَى أَوْ بَلَّ دُمُوعُهُ جَانِبَيْ لِحْيَتِهِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ لَمَشَيْتُمْ إِلَى الصَّعِيدِ وَلَحَثَيْتُمْ عَلَى رُؤُوسِكُمُ التُّرَابَ. رواه أبو يعلى

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (ایک مرتبہ) خطبہ دیا اس میں ارشاد فرمایا: دو بڑی چیزوں کو یعنی جنت اور دوزخ کو نہ بھولنا، پھر آپ ﷺ اتنا روئے کہ آپ کے آنسوؤں سے آپ کی ڈاڑھی مبارک کے دونوں طرف تر ہو گئے۔ پھر ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جو آخرت کے امور میں جانتا ہوں تم جان لو تو تم آبادی کو چھوڑ کر ویرانہ کی طرف نکل جاؤ اور اپنے سروں پر مٹی ڈالنے لگ جاؤ۔" (ابویعلی)

(۱۸/ ۳۴۰۲) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِجِبْرِيلَ مَا لِي لَا أَرَى مِيكَائِيلَ ضَاحِكًا قَطُّ قَالَ مَا ضَحِكَ مِيكَائِيلُ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ. رواه أحمد من رواية إسماعيل بن عياش وبقية رواته ثقات

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرئیلؑ سے دریافت فرمایا: کیا بات ہے کہ میں میکائیلؑ کو کبھی ہنستا ہوا نہیں دیکھتا؟ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: میکائیلؑ اس وقت سے نہیں ہنسے جب سے دوزخ پیدا کی گئی ہے۔" (احمد)

(۱۹/ ۳۴۰۳) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ نَارَكُمْ هٰذِهِ جُزْءٌ مِنْ

سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَلَوْلَا أَنَّهَا أُطْفِئَتْ بِالْمَاءِ مَرَّتَيْنِ مَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا وَإِنَّهَا لَتَدْعُو اللّٰهَ أَنْ لَا يُعِيْدَهَا فِيْهَا، رواه ابن ماجه بإسناد واه والحاكم عن جسر بن فرقد وهو واه عن الحسن عنه وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری اس دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اگر یہ (دنیا کی آگ) دومرتبہ پانی کے ذریعہ بجھائی نہیں گئی ہوتی (اور اس کی تپش اور حرارت ویسی ہوتی جیسا کہ دوزخ سے نکلتے وقت تھی) تو تم اس دنیا کی آگ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے اور (اب بھی) یہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ (جب مجھے دوزخ سے نکال کر اس کو دنیا میں بھیج دیا گیا) دوبارہ دوزخ میں واپس نہ بھیجیو۔" (ابن ماجہ، حاکم)

(۲۰/ ۳۳۰۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالنَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهَا سَبْعُوْنَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا، رواه مسلم والترمذي

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن دوزخ کو لایا جائے گا جس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچ رہے ہوں گے۔" (مسلم، ترمذی)

## دوزخ کی آگ کی تپش اور گرمی کا بیان

(۲۱/ ۳۳۰۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ مَا يُوْقِدُ بَنُوْ آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوْا وَاللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ إِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا، رواه مالك والبخاري ومسلم والترمذي وليس عند مالك كلهن مثل حرها. ورواه أحمد وابن حبان في صحيحه والبيهقي فزادوا فيه وضربت بالبحر مرتين ولولا ذلك ما جعل الله فيها منفعة لأحد

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری یہ آگ جس کو انسان جلاتا ہے (یعنی دنیا کی آگ) جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم! یہی (دنیا کی آگ) کافی تھی؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ کی آگ دنیا کی آگ کے مقابلہ میں انہتر (۶۹) درجہ بڑھا دی گئی ہے اور ہر درجہ کی حرارت آتش دنیا کی حرارت کے برابر ہے۔ اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ (اس دنیا کی آگ کو) سمندر کے پانی کے ذریعے دومرتبہ ٹھنڈا کیا گیا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ اس میں کسی کی منفعت اور فائدہ نہ رکھتا (اور کوئی اس سے فائدہ نہ اٹھا سکتا)۔" (مالک، بخاری، مسلم، ترمذی، احمد، صحیح ابن حبان، بیہقی)

فائدہ:...... عربی زبان میں ایسے موقعوں پر ستر کا عدد کسی چیز کی صرف زیادتی اور کثرت ظاہر کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے ہوسکتا ہے کہ اس حدیث میں بھی یہ عدد اس محاورے کے مطابق استعمال کیا گیا ہو، اس صورت میں حدیث پاک کا حاصل یہ ہوگا کہ دوزخ کی آگ اپنی گرمی میں، اور جلانے کی صفت میں دنیا کی آگ سے بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ آگے حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب دوزخ کی آگ کا یہ حال بیان کیا تو کسی صحابیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! دنیا کی آگ کی حرارت ہی کافی تھی اس پر آپ ﷺ نے اور زیادہ واضح الفاظ میں پھر پہلے مضمون کو دہرایا اس کے علاوہ اور کوئی جواب نہیں دیا، غالباً اس طریق جواب سے آپ نے اس پر متنبہ فرمایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے جلال اور قہر سے ڈرنا اور آتش دوزخ سے بچنے کی فکر کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے افعال اور فیصلوں کے بارے میں ایسے سوالات نہیں کرنے چاہئیں جو کچھ اس نے کیا ہے اور جو کچھ وہ کرے گا وہی ٹھیک ہے۔ (از معارف الحدیث)

(۲۲/ ۳۳۰۶) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ جُزْءٍ مِنْ جَهَنَّمَ، رواه أحمد ورواته رواة الصحيح

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (دنیا کی) آگ جہنم کی آگ کے سو (۱۰۰) حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔" (احمد)

(۲۴/ ۳۳۰۷) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ مِائَةُ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَتَنَفَّسَ فَأَصَابَهُمْ نَفَسُهُ لَاحْتَرَقَ الْمَسْجِدُ وَمَنْ فِيهِ. رواه أبو يعلى وإسناده حسن وفي متنه نكارة ورواه البزار ولفظه: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ مِائَةُ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ثُمَّ تَنَفَّسَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَأَحْرَقَهُمْ

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زائد لوگ ہوں اور ان میں ایک دوزخی شخص ہو جو (صرف) سانس لے لے اور اس کا سانس ان لوگوں کو لگ جائے تو مسجد اور جو مسجد میں ہیں سب جل جائیں، ایک روایت میں ہے اس کا سانس ان سب کو جلا دے۔" (ابویعلی، بزار)

(۲۵/ ۳۳۰۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ غَرْبًا مِنْ جَهَنَّمَ جُعِلَ فِي وَسْطِ الْأَرْضِ لَآذَى نَتْنُ رِيحِهِ وَشِدَّةُ حَرِّهِ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَوْ أَنَّ شَرَرَةً مِنْ شَرَرِ جَهَنَّمَ بِالْمَشْرِقِ لَوَجَدَ حَرَّهَا مَنْ بِالْمَغْرِبِ. رواه الطبراني وفي إسناده احتمال للتحسين.

[الغرب بفتح الغين المعجمة وإسكان الراء بعدهما باء موحدة هي الدلو العظيمة]

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر جہنم کا ایک بڑا ڈول دنیا کی زمین کے بیچ میں رکھ دیا جائے اس کی بدبو اور اس کی گرمی کی تپش مشرق و مغرب کے درمیان میں سب رہنے والوں کو اذیت اور تکلیف پہنچائے۔ اور اگر مشرق میں جہنم کی چنگاریوں میں سے ایک چنگاری ہو تو اس کی گرمی مغرب والے محسوس کریں۔" (طبرانی)

(۲۶/ ۳۳۰۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا. قَالَ فَجَاءَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللّٰهُ لِأَهْلِهَا فِيهَا. قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ قَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ وَقَالَ اذْهَبْ إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا. رواه أبو داود والنسائي والترمذي واللفظ له وقال حديث حسن صحيح

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور دوزخ کو بنایا، جبرئیل کو جنت میں بھیجا اور ان سے فرمایا، اس کو دیکھو اور دیکھو کہ میں نے جنت والوں کے لیے اس میں کیا کیا تیار کر رکھا ہے، چنانچہ جبرئیلؑ جنت آئے اور جنت کی طرف اور اس میں جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لیے تیار کر رکھی تھیں ان سب کو دیکھا، پھر حق تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: تیری عزت کی قسم! جو کوئی بھی اس کا حال سنے گا وہ اس میں ضرور پہنچے گا (یعنی اس کا حال سن کر وہ دل و جان سے اس کا طالب بن جائے گا اور پھر اس میں پہنچنے کے لیے جو اچھے اعمال کرنے چاہئیں وہ پوری مستعدی کے ساتھ وہی اعمال کرے گا اور جن برے کاموں سے بچنا چاہیے ان سے پوری طرح بچے گا اور اس طرح اس میں پہنچ جائے گا) پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا جنت کو سختیوں اور مشقتوں سے گھیر دیا گیا (یعنی جنت کے اردگرد شرعی احکام کی پابندی کی باڑ لگا دی جس میں طبیعت کے خلاف بڑی سختی اور دشواری ہوتی ہے) اور پھر جبرئیل سے

فرمایا: اب دوبارہ جنت کی طرف جاؤ اور ان نعمتوں کی طرف جاؤ جو میں نے جنت والوں کے لیے تیار کی ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر جبرئیل جنت کی طرف واپس لوٹے اور پھر جا کر دیکھا تو وہ سختیوں اور ناگواریوں سے گھری ہوئی تھی، دوبارہ اللہ کے دربار میں لوٹے اور عرض کیا: تیری عزت کی قسم! اب تو مجھے یہ ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی نہ جاسکے گا (یعنی جنت میں جانے کے لیے شرعی احکام کی پابندی کی گھاٹی کو عبور کرنے کی جو شرط آپ کی طرف سے لگائی گئی ہے وہ نفس اور نفسانی خواہشات رکھنے والے انسان کے لیے اتنی شاق اور اس قدر دشوار ہے کہ اس کو کوئی بھی پورا نہ کر سکے گا۔ اس لیے مجھے ڈر ہے کہ اب اس جنت کو شاید کوئی بھی حاصل نہ کر سکے گا) اور (پھر) جبرئیلؑ سے فرمایا: دوزخ جاؤ اور دوزخ کو اور اس میں (انواع واقسام کے عذاب کو دیکھو جو میں نے دوزخ والوں کے لیے تیار کیے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرئیل نے جا کر دوزخ کو جو دیکھا تو اس کے بعض حصے بعض دوسرے حصوں پر سوار تھے اللہ کے دربار میں جبرئیلؑ نے لوٹ کر عرض کیا: تیری عزت کی قسم! تو نے دوزخ کو کیسا بنایا ہے کہ میرا خیال ہے کہ) جو کوئی بھی اس کا حال سن لے گا وہ کبھی بھی اس میں نہ جائے گا اللہ کی طرف سے حکم دیا گیا اس دوزخ کو شہوات اور نفسانی لذات سے گھیر دیا گیا (یعنی نفسانی خواہش والے وہ اعمال جن میں نفس کے لیے بڑی کشش ہے ان کی باڑ لگا دی گئی اور اس طرح جہنم کی طرف جانے کے لیے ایک بڑی کشش پیدا ہوگئی) اور پھر اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: اب دوبارہ دوزخ کی طرف جاؤ۔ وہ دوزخ کی طرف دوبارہ آئے (تو اللہ تعالیٰ سے) عرض کیا: تیری عزت کی قسم! اب تو مجھے ڈر ہے کہ سب انسان اسی میں نہ پہنچ جائیں، (یعنی ان شہوات اور لذتوں میں اتنی کشش ہے کہ خطرہ ہے کہ بے چاری ساری اولاد آدم نفسانی لذتوں اور شہوتوں کی کشش سے مغلوب ہو کر دوزخ ہی میں پہنچ جائے)۔" (ابوداؤد، نسائی، ترمذی)

فائدہ:...... حدیث پاک کا مقصد اور اس میں ہمارے لے سبق یہ ہے کہ نفسانی خواہشات جو بظاہر بڑی لذیذ اور بڑی مرغوب ہیں ہم جان لیں کہ ان کا انجام دوزخ کا دردناک عذاب ہے جس کا ایک لمحہ زندگی بھر کے عیشوں کو بھلا دے گا۔ اور احکام الٰہی کی پابندی والی زندگی جس میں ہمارے نفوس کو گرانی اور سختی محسوس ہوتی ہے اس کا انجام اور منتہی جنت ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے عیش وراحت کے وہ سامان ہیں جن کی دنیا کے کسی انسان کو ہوا بھی نہیں لگی ہے۔ (از معارف الحدیث)

## فصل فِی ظلمتھا وسوادھا وَشررھا / دوزخ کی ظلمت، سیاہی اور چنگاریوں کا بیان

(۲۸/ ۳۳۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوْقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ أُوْقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ كَاللَّيْلِ الْمُظْلِمِ رواه الترمذی وابن ماجه والبیهقی. وقال الترمذي: حديث أبي هريرة في هذا موقوف اصح. ولا أعلم أحدا رفعه يحيى بن أبي بكير عن شريك.

ورواه مالك والبيهقي في الشعب مختصرا مرفوعا قال: أترونها حمراء كناركم هذه لهي أشدُّ سوادا من القار.

والقار: الزفت. زاد رُزين: ''ولو أن أهل النار أصابوا ناركم هذه لناموا فيها'' أو قال: ''لقالوا فيها''۔

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ کی آگ کو ایک ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر ایک ایک ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی پھر ایک ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ وہ کالی سیاہ ہوگئی اب دوزخ کی آگ بالکل سیاہ اور تاریک ہے (جس میں نام کو بھی روشنی نہیں ہے) تاریک رات کی طرح ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی)

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم دوزخ کی آگ کو اپنی اس آگ کی طرح سرخ سمجھتے ہو (بلکہ) وہ تو تارکول سے بھی سخت سیاہ ہے۔ اور ایک روایت میں ہے اگر دوزخیوں کو تمہاری یہ (دنیا کی) آگ مل جائے تو وہ اس میں سو جائیں یا فرمایا اس میں آرام کر لیں۔" (مالک، بیہقی، رزین)

(۳۱/ ۳۳۱۱) وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ (المرسلات) قَالَ أَمَا إِنِّيْ لَسْتُ أَقُوْلُ كَالشَّجَرَةِ وَلٰكِنْ كَالْحُصُوْنِ وَالْمَدَائِنِ. رواه البيهقي بإسناد لا بأس به فيه خديج بن معاوية وقد وثقه أبو حاتم

ترجمہ:...... "حضرت علقمہ رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت ابن مسعودؓ سے اس آیت کی تفسیر نقل کرتے ہیں: اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ترجمہ یہ ہے: "وہ آگ پھینکتی ہے چنگاریاں جیسے محل" (یعنی اونچی ہوتی ہیں چنگاریاں بڑے اونچے محل کے برابر) کہ وہ فرماتے ہیں میں یہ نہیں کہتا کہ اس کی چنگاریاں بلندی میں درخت کے برابر ہیں بلکہ قلعوں اور شہروں کے برابر اونچی ہوتی ہیں۔" (بیہقی)

## جہنم کی وادیوں اور پہاڑیوں کا ذکر

(۳۲/ ۳۳۱۲) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ. رواه أحمد والترمذي إلا أنه قال وادٍ بين جبلين يهوي فيه الكافر سبعين خريفًا قبل أن يبلغ قعره۔ ورواه ابن حبان في صحيحه بنحو رواية الترمذي والحاكم وقال صحيح الإسناد ورواه البيهقي من طريق الحاكم إلا أنه قال يهوي فيه الكافر أربعين خريفًا قبل أن يفرغ من حساب الناس۔ قال الحافظ رووه كلهم من طريق عمرو بن الحارث عن دراج عن أبي الهيثم إلا الترمذي فإنه رواه من طريق ابن لهيعة عن دراج وقال غريب لا نعرفه إلا من حديث ابن لهيعة عن دراج

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ویل" جہنم میں ایک وادی کا نام ہے جس میں ستر (۷۰) سال کافر گرتا چلا جائے گا پھر بھی اس کی گہرائی کو نہیں پہنچے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ لوگوں کے حساب سے فراغت سے پہلے ہی کافر اس میں چالیس سال گرتا چلا جائے گا۔" (ترمذی، صحیح ابن حبان)

(۳۳/ ۳۳۱۳) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ قَوْلِهِ سَأُرْهِقُهُ صَعُوْدًا (المدثر: ۱۷) قَالَ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يُكَلَّفُ أَنْ يَصْعَدَهُ فَإِذَا وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ ذَابَتْ فَإِذَا رَفَعَهَا عَادَتْ وَإِذَا وضع رجله عَلَيْهِ ذَابَتْ فَإِذَا رَفَعَهَا عَادَتْ يصعد سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ثُمَّ يهوي كَذٰلِكَ. رواه أحمد والحاكم من طريق دراج أيضًا وقال صحيح الإسناد ورواه الترمذي من طريق ابن لهيعة عن دراج مختصرًا قال الصعود جبل من نار يتصعد فيه الكافر سبعين خريفًا ويهوي به كذلك أبدًا۔ وقال غريب لا نعرفه مرفوعًا إلا من حديث ابن لهيعة۔ قال الحافظ رواه الحاكم مرفوعًا كما تقدم من حديث عمرو بن الحارث، عن دراج عن أبي الهيثم عنه ورواه البيهقي عن شريك عن عمار الدهني عن عطية العوفي عنه مرفوعًا أيضًا ومن حديث إسرائيل وسفيان كلاهما عن عمار عن عطية عنه موقوفًا بنحوه بزيادة

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کریم کی آیت: سَأُرْهِقُهُ صَعُوْدًا کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: جس کا ترجمہ یہ ہے: "اب اس سے چڑھواؤں گا بڑی چڑھائی" کہ "صعود" جہنم میں ایک پہاڑ ہے (کافر) مکلف کیا جائے گا کہ اس پر چڑھے جب وہ اپنا ہاتھ اس پر رکھے گا تو وہ پگھل جائے گا جب ہاتھ اس پر سے ہٹائے گا تو پھر ویسے ہی ہوجائے گا جب اس پر پیر رکھے گا وہ پگھل جائے گا جب ہٹائے گا تو پھر پیر ویسا ہی ہوجائے گا جیسے پہلے تھا۔ اس پر ستر سال چڑھے گا پھر ستر سال گرے گا، (یہ سلسلہ برابر چلتا رہے گا یعنی کافر دوزخی ہمیشہ اس پہاڑ پر چڑھائے اور گرائے جاتے رہیں گے)۔" (احمد، حاکم، ترمذی، بیہقی)

(۳۴/ ۳۳۱۴) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (مریم: ۶۳) قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُقْذَفُ فِيْهِ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ۔ رواه الطبراني والبيهقي من رواية أبي عبيدة عن أبيه عبد الله بن مسعود ولم يسمع منه ورواة بعض طرقه ثقات

ترجمہ:...... "حضرت ابن مسعودؓ سے آیت: فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا کی تفسیر میں منقول ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: "سو آگے دیکھ لیں گے گمراہی کو" "غی" جہنم میں ایک وادی ہے اس میں لوگ پھینکے جائیں گے جو (ناجائز) مزوں کے پیچھے پڑے رہتے تھے۔" (طبرانی، بیہقی)

(۳۵/ ۳۳۱۵) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِي قَالَ نَهْرٌ فِي جَهَنَّمَ بَعِيْدُ الْقَعْرِ خَبِيْثُ الطَّعْمِ. وَإِسْنَادُ هٰذِهِ جَيِّدٌ لَوْلَا الْانْقِطَاعُ

ترجمہ:...... [ایک روایت میں ہے کہ] "جہنم میں ایک نہر ہے جس کی بہت زیادہ گہرائی ہے جس کا مزہ بہت خراب ہے۔" (بیہقی)

(۳۶/ ۳۳۱۶) وَعَنْ شُفَيِّ بْنِ مَاتِعٍ قَالَ إِنَّ فِي جَهَنَّمَ قَصْرًا يُقَالُ لَهُ هَوِى يُرْمَى الْكَافِرُ مِنْ أَعْلَاهُ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ أَصْلَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى (طٰہٰ:٨١) وَإِنَّ فِي جَهَنَّمَ وَادِيًا يُدْعَى أَثَامًا فِيْهِ حَيَّاتٌ وَعَقَارِبُ فِقَارُ إِحْدَاهُنَّ مِقْدَارُ سَبْعِيْنَ قُلَّةَ سُمٍّ وَالْعَقْرَبُ مِنْهُنَّ مِثْلُ الْبَغْلَةِ الْمُوْكَفَةِ تَلْدَغُ الرَّجُلَ وَلَا يُلْهِيْهِ مَا يَجِدُ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ عَنْ حموة لَدْغَتِهَا فَهُوَ لِمَنْ خُلِقَ لَهُ وَإِنَّ فِي جَهَنَّمَ وَادِيًا يُدْعَى غَيًّا يَسِيْلُ قَيْحًا وَدَمًا وَإِنَّ فِي جَهَنَّمَ سَبْعِيْنَ دَاءً كُلُّ دَاءٍ مِثْلُ جُزْءٍ مِنْ أَجْزَاءِ جَهَنَّمَ. رواه ابن أبي الدُّنْيَا موقوفا عَلَيْهِ وفي صحبته خلاف تقدّم

ترجمہ:...... "حضرت شفی بن ماتعؒ فرماتے ہیں جہنم میں ایک محل ہے جس کو "ہوی" کہا جاتا ہے، کافر کو اس کے اوپر سے پھینکا جائے گا وہ اس میں نیچے کو چالیس سال تک اس کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے گرتا جائے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾ جس کا ترجمہ یہ ہے: "اور جس پر اترا میرا غصہ سو وہ پٹکا گیا" اور جہنم میں ایک وادی ہے جو کو "اثام" کہا جاتا ہے اس میں سانپ، بچھو ہیں جس کے جس میں ایک ریڑھ کی ہڈی اتنی بڑی ہوگی کہ اس میں زہر کے ستر مٹکے سما جائیں گے۔ اور اس میں بچھو ہیں جو بڑے پالان لگائے خچر کے برابر ہے جو آدمی کو ڈسے گا اور اس کو جہنم کی آگ کی تپش اس کے ڈسنے کے درد سے غافل نہیں کرے گی (یعنی جس کا ڈسنا اتنا دردناک اور زہریلا ہوگا کہ باوجود آگ کی سخت تپش کے وہ اس کے درد کو محسوس کرے گا) وہ اسی دوزخی کے لیے مقرر کیا جائے گا جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا، اور جہنم میں ایک وادی ہے جس کو "غی" کہا جاتا ہے جس میں پیپ اور خون بہتا ہے اور جہنم میں ستر بیماریاں ہیں ہر بیماری جہنم کے حصوں میں سے ایک بڑا حصہ ہے۔" (ابن ابی الدنیا)

(۳۷/ ۳۳۱۷) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ فِي النَّارِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ وَادٍ فِي كُلِّ وَادٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ شِعْبٍ فِي كُلِّ شِعْبٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ جُحْرٍ وَفِي كُلِّ جُحْرٍ حَيَّةٌ تَأْكُلُ وُجُوْهَ أَهْلِ النَّارِ. رواه ابن أبي الدُّنْيَا من رواية إسماعيل بن عيّاش ورواه البخاري في تاريخه من طريق إسماعيل بن عيّاش عن سعيد بن يوسف عن يحيى بن أبي كثير عن أبي سلام عن الحجاج بن عبد الله الثمالي وله صحبة أن نفير بن مجيب وكان من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم من قدمائهم قال إِنَّ فِي جَهَنَّمَ سَبْعِيْنَ أَلْفَ وَادٍ فِي كُلِّ وَادٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ شِعْبٍ فِي كُلِّ شِعْبٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ دَارٍ فِي كُلِّ دَارٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ بَيْتٍ فِي كُلِّ بَيْتٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ بِئْرٍ فِي كُلِّ بِئْرٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ ثُعْبَانٍ فِي شِدْقِ كُلِّ ثُعْبَانٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ عَقْرَبٍ لَا يَنْتَهِي الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ حَتّٰى يُوَاقِعَ ذٰلِكَ كُلَّهُ قَالَ الْحَافِظُ سَعِيْدُ بْنُ يُوْسُفَ وَهُوَ الْيَمَامِي الْحِمْصِي الرَّحْبِي ضعفه يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَقَالَ النَّسَائِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ لَيْسَ بِالْمَشْهُوْرِ وَلَا أَرَى حَدِيْثَهُ مُنْكَرًا كَذَا قَالَ فأورد عَلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِظُهُوْرِ نكارته وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

ترجمہ:...... "حضرت عطاء بن یسارؒ سے منقول ہے کہ جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں اور ہر وادی میں ستر ہزار راستے ہیں اور ہر راستے میں ستر ہزار سوراخ ہیں، اور ہر سوراخ میں ایک بڑا سانپ ہے جو دوزخیوں کے چہروں کو کھائے گا اور ایک روایت میں ہے جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں اور ہر وادی میں ستر ہزار راستے ہیں اور ہر راستے میں ستر ہزار بڑے مکان ہیں اور ہر بڑے مکان میں ستر ہزار گھر ہیں، اور ہر گھر میں ستر ہزار کنویں ہیں اور ہر کنویں میں ستر ہزار اژدھے ہیں ہر اژدھے کے جبڑے میں ستر ہزار بچھو ہیں کافر یا منافق آخر تک پہنچتے پہنچتے ان سب کی لپیٹ میں آئے گا۔" (ابن ابی الدنیا، تاریخ بخاری)

## فصل فی بعد قعرها / جہنم کی گہرائی کی دوری کا بیان

(۳۱/ ۳۳۱۸) عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا مَا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَأَنَّهُ أَفَعَجِبْتُمْ. رواه مسلم هكذا

ترجمہ: ...... "حضرت خالد بن عمیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے (ایک دن) ہم لوگوں میں بیان کیا اس میں فرمایا کہ ہم سے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے گا جو ستر سال تک جہنم میں گرتا رہے گا لیکن پھر بھی اس کی تہہ تک نہیں پہنچ سکے گا، اللہ کی قسم! یہ جہنم بھی ایک دن انسانوں سے بھر جائے گی، کیا تمہیں اس پر تعجب ہو رہا ہے؟"۔ (مسلم)

(۳۵/ ۳۳۱۹) وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ من حديث أبي سعيد الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتًا هَالَهُ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا جِبْرِيلُ فَقَالَ هٰذِهِ صَخْرَةٌ هَوَتْ مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ مِنْ سَبْعِينَ عَامًا فَهٰذَا حِينَ بَلَغَتْ قَعْرَهَا فَأَحَبَّ اللّٰهُ أَنْ يُسْمِعَكَ صَوْتَهَا فَمَا رُئِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا مِلْءَ فِيهِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ: ...... "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے ایک آواز سنی جس نے آپ کو خوفزدہ کر دیا۔ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس آ گئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جبرئیل! یہ آواز کیسی ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ یہ ایک چٹان تھی جو جہنم کے ایک کنارے سے ستر سال سے گرنی شروع ہوئی تھی اور اب اس کی تہہ تک پہنچی ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی آواز کو سنانا چاہا تھا (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کو کبھی منہ بھر کے ہنستا ہوا نہیں دیکھا گیا (صرف مسکراتے تھے) یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔" (طبرانی)

(۳۷/ ۳۳۲۰) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ شَفِيرِ النَّارِ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهَا لصخرة زنة سبع خلفات بشحومهن ولحومهن وأولادهن يهوى فِيمَا بَيْنَ شَفِيرِ النَّارِ إِلَى أَنْ يبلغ قعرها سَبْعِينَ خَرِيفًا. رواه الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُهُ رُوَاةُ الصَّحِيحِ إِلَّا أَنَّ الرَّاوِيَ عَنْ معاذ لم يسم

ترجمہ: ...... "حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جہنم کے کنارے سے اس کی تہہ تک کا فاصلہ اتنا ہے کہ ایک چٹان جس کا وزن سات حاملہ اونٹنیوں کے برابر ہو جو اپنی چربی اور گوشت اور اولاد کے ساتھ ہوں (کہ وزنی ہونے کی وجہ سے وہ نہایت تیزی کے ساتھ نیچے کی طرف آئے گی) جہنم کے کنارے سے گرنا شروع کرے تو اس کی تہہ تک پہنچنے میں ستر سال لگیں۔" (طبرانی)

(۳۸/ ۳۳۲۱) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لسرادق النَّارِ أَرْبَعَةُ جدر كثف كُلِّ جدار مسيرة أَرْبَعِينَ سَنَةً. رواه التِّرْمِذِيُّ والحاكم وَقَالَ صحيح الإسناد

ترجمہ: ...... "حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ کے احاطہ کے لیے چار دیواریں ہوں گی جن میں سے ہر دیوار کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت کے برابر ہو گی۔" (ترمذی، حاکم)

## دوزخیوں کو باندھنے کی زنجیروں وغیرہ کا بیان

(۳۹/ ۳۳۲۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رصاصة مِثْلَ هٰذِهِ

وَأَشَارَ مِثْلَ الجمجمة أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَغَتِ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تبلغ أَصْلَهَا. رواه أحمد والترمذي والبيهقي كلهم من طريق دراج عن عيسى بن هلال الصدفي عنه وقال الترمذي إسناده حسن

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر سیسہ (رانگے) کا ایک گولہ جو اس جیسا ہو اور آپ ﷺ نے (سر کی طرف) اشارہ کر کے فرمایا کہ کھوپڑی جیسا ہے (یعنی سیسہ کا وہ گولہ جو کھوپڑی کی طرح گول اور بھاری ہونے کی وجہ سے نہایت تیزی کے ساتھ لڑھکنے والا ہو) آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے جس کا (درمیانی) فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے تو یقیناً وہ (گولا) ایک رات گزرنے سے پہلے (یعنی بہت مختصر مدت میں) زمین پر پہنچ جائے۔ اور اگر وہ گولا زنجیر کے سرے سے چھوڑا جائے تو چالیس سال تک مسلسل دن ورات لڑھکنے کے باوجود اس زنجیر کی جڑ یعنی اس کے آخری سرے تک نہ پہنچے۔" (احمد، ترمذی، بیہقی)

(۵۰/ ۳۳۳۳) وَعَنْ يعلى ابن منية رفع الحديث إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ينشىء الله سحابة سوداء مظلمة فَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ أَيُّ شَيْءٍ تَطْلُبُونَ فَيَذْكُرُونَ بِهَا سَحَابَةَ الدُّنْيَا فَيَقُولُونَ يَا رَبَّنَا الشَّرَابَ فتمطرهم أغلالا تزيد في أغلالهم وسلاسل تزيد في سلاسلهم وجمرا تلتهب عليهم. رواه الطبراني وقد روي موقوفا عليه وهو أصح

[ويعلى ابن منية صحابي مشهور ومنية أمه ويقال جدته، وهي بنت غزوان أخت عتبة بن غزوان، وكثيرا ما ينسب إلى أبيه أمية]

ترجمہ:...... "حضرت یعلی بن منیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک کالا سیاہ بادل پیدا کرے گا۔ کہا جائے گا: اے دوزخیو! تمہیں کس چیز کی طلب ہے؟ وہ اس بادل کو دیکھ کر دنیا کے بادل کو یاد کریں گے، چنانچہ کہیں گے اے ہمارے رب! پانی پینے کا چاہتے ہیں وہ بادل ان پر طوق برسائے گا جو ان کے پہلے کے طوقوں میں اضافہ کریں گے اور زنجیریں برسائے گا جو پہلے کی زنجیروں میں اضافہ کریں گی اور انگارے برسائے گا جو ان پر بھڑکیں گے۔" (طبرانی)

(۵۱/ ۳۳۳۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ مِقْمَعًا مِنْ حَدِيدِ جَهَنَّمَ وضع في الْأَرْضِ فَاجْتَمَعَ لَهُ الثَّقَلَانِ مَا أَقَلُّوهُ مِنَ الْأَرْضِ. رواه أحمد وأبو يعلى والحاكم وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر جہنم کے لوہے کا ہتھوڑا یا کوڑا زمین میں رکھ دیا جائے پھر تمام جن وانس جمع ہو کر اس کو اٹھانا چاہیں تو اس کو زمین سے نہ اٹھا سکیں۔" (احمد، ابویعلی، حاکم)

(۵۲/ ۳۳۳۵) وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ وَأَبِي يعلى قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ ضُرِبَ الْجَبَلُ بِمِقْمَعٍ مِنْ حَدِيدِ جَهَنَّمَ لتفتت ثُمَّ عَادَ وَرَوَى هَذِهِ الْحَاكِمُ أَيْضًا إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لتفتت فصار رمادا وقال صحيح الإسناد. المقمع المطرق وقيل السوط

ترجمہ:...... "ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر جہنم کے لوہے کا ہتھوڑا (دنیا کے) پہاڑ پر مارا جائے تو ریزہ ریزہ ہو کر راکھ بن جائے پھر دوبارہ ویسا ہی ہو جائے۔" (احمد، ابویعلی)

(۵۳/ ۳۳۳۶) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وقودها النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ قَالَ هِيَ حِجَارَةٌ من كبريت خلقها الله يَوْمَ خلق السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا يعدها للكافرين. رواه الحاكم موقوفا وقال صحيح على شرط الشيخين

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "اس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے" کی تفسیر میں منقول ہے وہ گندھک کا پتھر ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کو پیدا کیا اسی دن سے آسمان دنیا میں اس کو پیدا کیا ہے، کافروں کے لیے تیار کیا ہے۔" (حاکم)

(۳۳۲۷/۵۵) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ أرض إِلَى الَّتِي تَلِيْهَا مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ فَالْعُلْيَا مِنْهَا عَلَى ظَهْرِ حوت قَدِ الْتَقَى طرفاه فِي سَمَاء وَالحوت عَلَى صَخْرَةٍ وَالصَّخْرَةُ بِيَدِ ملك وَالثَّانِيَةُ مَسْجَن الرِّيْحِ فَلَمَّا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يهلك عادًا أمر خَازِنَ الرِّيْحِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْهِمْ رِيْحًا تهلك عادًا قَالَ يَا رَبِّ أرسل عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيْحِ قدر منخر الثور قَالَ لَهُ الْجَبَّار تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذًا تَكْفَأُ الْأَرْضُ وَمَنْ عَلَيْهَا وَلٰكِنْ أَرْسِلْ عَلَيْهِمْ بِقَدْرِ خَاتَمٍ فَهِيَ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ: مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ (الذاريات:۴۲) وَالثَّالِثَةُ فِيْهَا حجار جَهَنَّمَ وَالرَّابِعَةُ فِيْهَا كبريت جَهَنَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أللنار كبريت قَالَ نَعَمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّ فِيْهَا لأودية من كبريت لَوْ أرسل فِيْهَا الْجِبَال الرواسي لماعت وَالْخَامِسَةُ فِيْهَا حيات جَهَنَّمَ إِنَّ أَفْوَاهَهَا كَالْأَوْدِيَةِ تلسع الْكَافِرَ اللسعة فَلَا يَبْقَى مِنْهُ لحم عَلَى وضم وَالسَّادِسَةُ فِيْهَا عقارب جَهَنَّمَ إِنَّ أَدْنَى عَقْرَبٍ مِنْهَا كَالْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تضرب الْكَافِرَ ضَرْبَةً تنسيه ضربتها حَرَّ جَهَنَّمَ وَالسَّابِعَةُ سقر فِيْهَا إِبْلِيْس مصفد بالحديد يد أمامه ويد خلفه فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يطلقه لما يشاء من عباده أطلقه رواه الحاكم وقال تفرد به أَبُو السَّمْح وقد ذكرت عدالته بنص الإمام يحيى بن معين والحديث صحيح ولم يخرجاه. قَالَ الحافظ أَبُو السَّمْح هو دراج وقبله عبد الله بن عياش القتباني وفي الكلام عليهما وفي متنه نكارة والله أعلم [قوله تكفأ الأرض مهموز أي تقلبها. والوضم بفتح الواو والضاد المعجمة جميعًا هو كل شيء يوضع عليه اللحم والمراد هنا أنه لا يبقى منه لحم إلا سقط عن موضعه]

ترجمہ: ....... "حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمینوں میں سے ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ سب سے اوپر والی زمین ایک مچھلی کی پیٹھ پر ہے جس کے دونوں کنارے آسمان میں ملے ہوئے ہیں، اور مچھلی ایک چٹان پر ہے اور چٹان ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور دوسری زمین ہوا کا قید خانہ ہے (ہوا کا خزانہ ہے) اللہ تعالیٰ نے جب قوم عاد کو ہلاک کرنا چاہا تو ہوا کے فرشتے کو حکم دیا کہ ان پر ایسی ہوا بھیجے جو قوم عاد کو ہلاک کردے فرشتہ نے عرض کیا کیا میں ان پر بیل کے نتھنے کے برابر ہوا چھوڑوں؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: (اگر بیل کے نتھنے کے برابر ہوا ان پر چھوڑ دی گئی) اس صورت میں تو پوری زمین اور جو کچھ اس کے اوپر ہے سب کو وہ ہوا الٹ دے گی، بلکہ ان پر ایک انگوٹھی کے بقدر ہوا کو بھیجو۔ یہی وہ ہوا تھی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: "نہیں چھوڑتی کسی چیز کو جس پر گزرے کہ نہ کر ڈالے اس کو جیسے چورا" (الذاریات: آیت ۴۲) اور تیسری زمین اس میں جہنم کے پتھر ہیں اور چوتھی زمین اس میں جہنم کی گندھک ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا دوزخ کے لیے بھی گندھک ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں قدرت میں میری جان ہے جہنم میں گندھک کی وادیاں ہیں اگر اس میں بڑے بھاری پہاڑ چھوڑ دیے جائیں تو وہ بھی بہہ جائیں۔ پانچویں زمین میں جہنم کے سانپ ہیں جن کے منہ وادیوں کی طرح ہیں جو کافر کو ایک مرتبہ ڈسیں گے تو دوزخی کا گوشت اپنی جگہ سے گر جائے گا، اپنی جگہ پر باقی نہ رہے گا (۶) اور چھٹی زمین اس میں جہنم کے بچھو ہیں جن میں سب سے کم درجہ کا بچھو بڑے بڑے دودھ والے خچروں کے مانند ہے جو کافر کو ایک مرتبہ ڈنگ مارے تو اس کا ایک ڈنگ جہنم کی تپش کو بھلا دے گا اور (۷) ساتویں زمین سقر ہے جس میں ابلیس کو لوہے کی زنجیروں کے ساتھ آگے سے اور پیچھے سے جکڑا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب اس کو اپنے جس بندے کے لیے چھوڑنا چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے۔" (حاکم)

## فصل في ذكر حياتها وعقاربها / جہنم کے سانپ اور بچھوؤں کا بیان

(۳۳۲۸/۵۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بن الحارث بن جزء الزبيدي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي النَّارِ حيات كأمثال أعناق البخت تلسع إحداهن اللسعة فيجد حرها سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَإِنَّ فِي النَّارِ عقارب كأمثال البغال الموكفة تلسع إحداهن اللسعة فيجد حموتها أَرْبَعِيْنَ سَنَةً. رواه أحمد والطبراني من طريق ابن لهيعة عن دراج عنه

(۶۱/ ۳۳۳۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ''وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ'' (اِبْرَاهِيم:۱۶) قَالَ يُقَرَّبُ إِلَى فِيْهِ فَيَكْرَهُهُ فَإِذَا أُدْنِيَ مِنْهُ شَوَى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهِ فَإِذَا شَرِبَهُ قَطَعَ أَمْعَاءَهُ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ''وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ''۔ وَيَقُوْلُ: وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (اَلْكَهْف:۲۹) رواه أحمد والترمذي وقال حديث غريب والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ۝ جس کا ترجمہ یہ ہے: "اور پلائیں گے اس کو پانی پیپ کا، گھونٹ گھونٹ پیتا ہے" کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: جب وہ پانی اس دوزخی کے منہ کے قریب لایا جائے گا تو وہ ناک منہ چڑھائے گا، پھر جب وہ پانی اس کے منہ کے قریب کیا جائے گا تو اس کے منہ (کے گوشت) کو بھون ڈالے گا اور اس کے سر کی کھال گر پڑے گی، جب وہ دوزخی اس پانی کو پیئے گا (اور وہ پانی پیٹ میں پہنچے گا) تو آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا پھر وہ پیچھے کے راستے سے باہر نکل آئے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ۝ جس کا ترجمہ یہ ہے: "اور پلایا جائے گا ان کو کھولتا پانی تو کاٹ نکالے ان کی آنتیں" اور اللہ کا ارشاد ہے: وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ، بِئْسَ الشَّرَابُ، ترجمہ: "اور اگر فریاد کریں گے تو ملے گا پانی جیسے پیپ بھون ڈالے منہ کو، کیا برا پینا ہے۔" (احمد، ترمذی)

(۶۲/ ۳۳۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ غَسَّاقٍ يُهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلَ الدُّنْيَا. رواه الترمذي من حديث رشدين عن عمرو بن الحارث عن دراج عن أبي الهيثم وقال الترمذي إنما نعرفه من حديث رشدين۔ قال الحافظ رواه الحاكم وغيره من طريق ابن وهب عن عمرو بن الحارث به وقال الحاكم صحيح الإسناد[1]

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں کے زخموں سے جو زرد پانی بہے گا (یعنی خراب خون اور پیپ) اگر اس کا ایک ڈول بھر کر دنیا میں انڈیل دیا جائے تو یقیناً تمام دنیا والے سڑ جائیں۔" (ترمذی)

فائدہ:...... حافظ منذریؒ لکھتے ہیں: حدیث بالا میں جس غساق کا ذکر ہے وہ قرآن کریم میں مذکور ہے: فَلْيَذُوْقُوْهُ حَمِيْمٌ وَّغَسَّاقٌ۝ ترجمہ: "اب اس کو چکھیں گرم پانی اور پیپ"۔ اور اللہ تعالیٰ کا دوسری جگہ ارشاد ہے:

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا۝ اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا۝ ترجمہ: "نہ چکھیں وہاں کچھ مزہ ٹھنڈک کا اور نہ پینا ملے کچھ مگر گرم پانی اور بہتی پیپ۔"

اس (غساق) کے معنی میں اختلاف ہے: ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جو کافر کی کھال اور گوشت کے درمیان سے بہے گا، یہ ابن عباسؓ کا قول ہے۔ بعض کہتے ہیں: یہ دوزخیوں کی پیپ ہے۔ یہ حضرت ابراہیم، قتادہ، عطیہ، عکرمہؒ کی رائے ہے۔

حضرت کعبؓ کہتے ہیں یہ جہنم میں ایک چشمہ کا نام ہے جہاں سانپ بچھو وغیرہ کی گندگی آکر بہے گی وہ صاف کر کے دوزخی کے پاس لائی جائے گی وہ اس میں ایک ڈبکی لگائے گا جب اس سے نکلے گا تو اس کی کھال اور گوشت ہڈیوں سے نکل چکا ہوگا اور اس کی کھال اور گوشت اس کی ایڑیوں اور ٹخنوں میں اٹک جائے گا وہ اپنے گوشت کو کھینچے گا جیسا کہ آدمی اپنے کپڑے کو کھینچتا ہے۔

---

[1] الغساق هو المذكور في القرآن في قوله تعالى فليذوقوه حميم وغساق (ص:۵۷) وقوله لا يذوقون فيها بردا ولا شرابا إلا حميما وغساقا (النبأ:۲۴) وقد اختلف في معناه فقيل هو ما يسيل من بين جلد الكافر ولحمه قاله ابن عباس وقيل هو صديد أهل النار قاله إبراهيم وقتادة وعطية وعكرمة وقال كعب هو عين في جهنم تسيل إليها حمة كل ذات حمة من حية أو عقرب أو غير ذلك فيستنقع فيؤتى بالآدمي فيغمس فيها غمسة واحدة فيخرج وقد سقط جلده ولحمه عن العظام ويتعلق جلده ولحمه في عقبيه وكعبيه فيجر لحمه كما يجر الرجل ثوبه وقال عبد الله بن عمرو الغساق القيح الغليظ لو أن قطرة منه تهراق في المغرب لأنتنت أهل المشرق ولو تهراق في المشرق لأنتنت أهل المغرب وقيل غير ذلك

حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ گندی پیپ ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ مغرب میں بہادیا جائے تو مشرق والوں کو سڑادے اور اگر مشرق میں بہادیا جائے تو مغرب والوں کو سڑادے۔ اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔

## فصل فی طعام أھل النار / دوزخیوں کے کھانے کا بیان

(۶۵/ ۳۳۳۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ: اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَاتَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (آل عمران: ۱۰۲) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَه. رواه الترمذي والنسائي وابن ماجه وابن حبان في صحيحه إلا أنه قال: فَكَيْفَ بِمَنْ لَيْسَ لَهُ طَعَامٌ غَيْرُه

والحاكم إلا أنه قال فيه فقال وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّوْمِ قطرت فِيْ بِحَارِ الْأَرْضِ لَأَفْسَدَتْ أو قال لَأَمَرَّتْ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَايِشَهُمْ فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُوْنُ طَعَامَه.

وقال صحيح على شرطهما وقال الترمذي حديث حسن صحيح وروي موقوفا على ابن عباس

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝ اور پھر فرمایا کہ اگر (دوزخ کے) زقوم یعنی تھوہر کے درخت کا ایک قطرہ بھی اس دنیا کے گھر میں ٹپک پڑے تو یقیناً دنیا والوں کے سامان زندگی کو تہس نہس کردے پھر (سوچو) اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کی خوراک ہی زقوم ہوگی۔" (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... حدیث بالا میں جو آیت کریمہ کی تلاوت کا ذکر ہے وہ بظاہر آپ ﷺ نے پہلے اس لیے تلاوت فرمائی کہ دراصل تقویٰ آخرت کے عذاب سے سلامتی اور حفاظت کا ذریعہ ہے اور تقویٰ اختیار نہ کرنا گویا آخرت کے عذاب میں گرفتار ہونا ہے۔ اس مناسبت سے حضور نبی کریم ﷺ نے دوزخ کے بعد عذاب کا ذکر مناسب سمجھا۔ (از مظاہر)

(۶۶/ ۳۳۳۵) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يلقى عَلٰى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فيعدل ما هم فِيْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ فَيَذْكُرُوْنَ أَنَّهُمْ يجيزون الغصص فِي الدُّنْيَا بالشراب فَيَسْتَغِيْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمْ بِكَلَالِيبِ الْحَدِيْدِ فَإِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وُجُوهَهُمْ فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ أَوَلَمْ تَكُ تَأْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ إِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ (غافر: ۵۰) قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا مالكا فَيَقُوْلُوْنَ يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ (الزخرف: ۷۷) قَالَ فَيُجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ (الزخرف: ۷۷) قَالَ الأعمش نبئت أن بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَبَيْنَ إِجَابَةِ مالك إياهم أَلْفَ عَامٍ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا ربكم فَلَا أَحَدَ خَيْرٌ من ربكم فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَآلِّيْنَ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظٰلِمُوْنَ (المؤمنون: ۱۰۶، ۱۰۷) قَالَ فَيُجِيبُهُمْ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ (المؤمنون: ۱۰۸) قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يئسوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِكَ يَأْخُذُوْنَ فِي الزَّفِيْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ. رواه الترمذي والبيهقي كلاهما عن قطبة بن عبد العزيز عن الأعمش عن شمر بن عطية عن شهر بن حوشب عن أم الدرداء عنه. عن أبي الدرداء [قوله وليس بمرفوع وقطبة بن عبد العزيز ثقة عند أهل الحديث انتهى]

ترجمہ:...... "حضرت ابودرداء ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں پر بھوک اس طرح مسلط کردی جائے گی کہ

اس بھوک کی اذیت اور تکلیف اس عذاب کے برابر ہوگی جس میں وہ دوزخی پہلے سے گرفتار ہوں گے چنانچہ دوزخی فریاد کریں گے، تو ان کی فریاد رسی "ضریع" کے کھانے کے ذریعے کی جائے گی جو نہ فربہ کرے گا اور نہ ہی بھوک دفع کرے گا، (پہلے کھانے کو لا حاصل دیکھ کر) دوسری مرتبہ فریاد کریں گے اور اس مرتبہ ان کی فریاد رسی گلے میں پھنس جانے والے کھانے کے ذریعہ کی جائے گی اس وقت ان کو یاد آئے گا کہ جب دنیا میں کھاتے وقت ان کے گلے میں کوئی چیز پھنس جاتی تھی تو اس کو وہ کسی پینے والے چیز سے نیچے اتارتے تھے، چنانچہ وہ (اپنے گلے میں پھنسے ہوئے کھانے کو اتارنے کے لئے) کسی پینے والی چیز کی التجا کریں گے تب ان کو تیز گرم پانی دیا جائے گا جس کو زنبوروں کے ذریعے پکڑ کر اٹھایا جائے گا (یعنی جن برتنوں میں وہ تیز گرم پانی ہوگا وہ زنبوروں کے ذریعے پکڑ کر اٹھائے جائیں گے اور اٹھانے والے یا تو فرشتے ہوں گے یا براہ راست دست قدرت ان کو اٹھا کر دوزخیوں کے منہ کو لگائے گا) اور جب گرم پانی کے وہ برتن ان کے منہ تک پہنچیں گے تو ان کے چہروں (کے گوشت) کو بھون ڈالیں گے اور جب ان برتنوں کے اندر کی چیز (جو ان کو پینے کے لیے دی جائے گی جیسا پیپ، ومیلا پانی وغیرہ) کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گی، اس صورت حال سے بے تاب ہوکر، وہ دوزخی (جہنم پر) متعین فرشتوں سے کہیں گے، اے دوزخ کے سنتریو! اللہ تعالیٰ سے دعا کرو (کہ کم سے کم ایک ہی دن کے لیے ہمارے اوپر مسلط اس عذاب کو ہلکا کردے) دوزخ کے سنتری جواب دیں گے کہ (اب ہم سے دعا کے لیے کہتے ہو) کیا اللہ کے رسول خدائی معجزے اور واضح نشانیاں لے کر تمہارے پاس نہیں آئے تھے (اور تم سے یہ نہ کہے تھے کہ کفر و سرکشی کی راہ چھوڑ کر خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کا راستہ اختیار کرلو تا کہ کل آخرت کے سخت عذاب سے محفوظ رہ سکو) وہ کہیں گے: بے شک! (اللہ کے رسول) ہمارے پاس آئے تھے (اور ان کی تعلیمات ہم تک پہنچی تھیں لیکن وائے افسوس! ہم گمراہی میں پڑے رہے) دوزخ کے سنتری کہیں گے پھر تم خود ہی دعا کرو (اور اپنا معاملہ سمجھو ہم تو تمہاری شفاعت کرنے سے رہے) اور کافروں کی دعا زیاں کاری اور بے فائدگی کے علاوہ کچھ نہیں، (پھر وہ آپس میں) کہیں گے مالک یعنی داروغہ دوزخ سے مدد کی درخواست کرو! پھر وہ التجا کریں گے کہ اے مالک! اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ ہمیں موت دے دے (تا کہ ہمیں آرام مل جائے) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (دوزخیوں کی التجا سن کر مالک خود اپنی طرف سے یا پروردگار کی طرف سے) جواب دے گا کہ (اس دوزخ سے نجات یا موت کا خیال چھوڑ دو) تمہیں ہمیشہ ہمیشہ اور اسی عذاب میں گرفتار رہنا ہے حضرت اعمش (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) کہتے ہیں کہ بعض صحابہ نے (بطور مرفوع یا موقوف) مجھ سے بیان کیا کہ مالک سے ان دوزخیوں کی التجا اور مالک کی طرف سے ان کو جواب دینے کے درمیان ایک ہزار برس کا وقفہ ہوگا (یعنی وہ دوزخی مالک سے التجا کرنے کے بعد ایک ہزار سال تک جواب کا انتظار کرتے رہیں گے اور اس دوران بھی اس عذاب میں مبتلا رہیں گے)، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ دوزخی (آپس میں) کہیں گے (کہ ہمیں براہ راست اپنے رب ہی سے اپنی نجات کی التجا کرنی چاہیے) اپنے رب کو پکارو کہ ہماری بدبختی نے ہمیں گھیر لیا اور اس پر کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہم توحید کے راستے سے بھٹک گئے اے ہمارے رب! ہمیں دوزخ (اور یہاں کے عذاب) سے رہائی عطا فرما دے۔ اگر ہم اس کے بعد بھی کفر و شرک کی طرف جائیں تو اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو جواب دے گا، دور ہو! کمبختو! اور (رہائی ونجات کے بارے میں) مجھ سے کوئی بات نہ کرو، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخر کار وہ دوزخی ہر بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور تب وہ حسرت اور نالہ و فریاد کرنے لگیں گے۔" (ترمذی، بیہقی)

(۶۷/ ۲۲۲۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: "طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ" (المزمل: ۱۳) قَالَ شَوْكٌ يَأْخُذُ بِالْحَلْقِ لَا يَدْخُلُ وَلَا يَخْرُجُ. رواه الحاكم موقوفا عن شبيب بن شيبة عن عكرمة عنه وقال صحيح الإسناد

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ (کھانا حلق میں پھنس جانے والا) کے بارے میں منقول ہے کہ اس سے مراد کانٹے ہیں جو حلق میں اٹک جائیں گے نہ اندر پیٹ میں اتر سکیں گے اور نہ ہی حلق سے باہر نکل سکیں گے۔" (حاکم)

## فصل فی عظم أهل النار وقبحهم فيها / دوزخیوں کی جسامت اور بدہیئتی کا بیان

(۶۸/ ۳۳۳۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ النَّارِ أُخْرِجَ إِلَى الدُّنْيَا لَمَاتَ أَهْلُ الدُّنْيَا مِنْ وَحْشَةِ مَنْظَرِهِ وَنَتْنِ رِيحِهِ قَالَ ثُمَّ بَكَى عَبْدُاللّٰهِ بُكَاءً شَدِيدًا. رواه ابن أبي الدنيا موقوفا وفي إسناده ابن لهيعة

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ اگر کسی دوزخی کو دنیا کی طرف نکال دیا جائے تو اس کے منظر کی وحشت اور اس کی بدبو سے تمام دنیا والے مرجائیں پھر (یہ فرما کر) حضرت عبداللہؓ بہت زیادہ روئے۔" (ابن ابی الدنیا)

(۶۹/ ۳۳۳۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ. رواه البخاري واللفظ له ومسلم وغيرهما. [المنكب مجمع رأس الكتف والعضد]

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (دوزخ میں کافر کے جسم کو اتنا موٹا اور فربہ بنا دیا جائے گا کہ) کہ کافر کے دونوں مونڈھوں کا درمیانی فاصلہ تیز رو سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔" (بخاری، مسلم)

(۷۰/ ۳۳۳۹) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ كَمَا بَيْنَ قُدَيْدٍ وَمَكَّةَ وَكَثَافَةُ جِلْدِهِ اثْنَانِ وَأَرْبَعُونَ ذِرَاعًا بِذِرَاعِ الْجَبَّارِ. رواه أحمد واللفظ له ومسلم ولفظه: قَالَ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ أُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ. والترمذي ولفظه قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَفَخِذُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ. وقال حديث حسن غريب. [قوله مثل الربذة يعني كما بين المدينة والربذة والبيضاء جبل النهي]

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن دوزخ میں) کافر کی ڈاڑھ احد پہاڑ کے برابر اور اس کی ران بیضاء پہاڑ کے برابر ہوگی اور دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مقام قدید اور مکہ کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہوگی اور اس کے جسم کی موٹائی لمبے چوڑے شخص کے بیالیس ہاتھ کے بقدر ہوگی، اور ایک روایت میں ہے کہ اس کی کھال کی موٹائی تین دن کی مسافت کے بقدر ہوگی اور دوزخ میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کی مسافت کے بقدر ہوگی جیسا کہ ربذہ ہے اور ایک روایت میں مکہ اور مدینہ کے درمیان مسافت کے بقدر کا ذکر ہے۔" (احمد، مسلم، ترمذی، صحیح ابن حبان، حاکم)

فائدہ:...... مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کافر دوزخی کے جسم کو اتنا لمبا چوڑا اور موٹا کر دے گا تا کہ اس کو زیادہ تکلیف محسوس ہو، روایات میں جو مسافت اور مقدار کا اختلاف جو اوپر احادیث بالا میں مذکور ہوا اس کی وجہ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھی ہے کہ یہ فرق واختلاف دراصل کافروں کے عذابوں میں اختلاف کی بنیاد پر ہے جو کافر سخت ترین عذاب کا مستحق ہوگا اس کی جسامت بھی اسی اعتبار سے لمبی چوڑی ہوگی اور اس کے بیٹھنے کی جگہ بھی اسی کے مطابق لمبی چوڑی ہوگی۔

(۷۱/ ۳۳۴۰) وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ. رواه الترمذي عن الفضل بن يزيد عن أبي المخارق عنه وقال هذا حديث إنما نعرفه من هذا الوجه والفضل بن يزيد كوفي قد روى عنه غير واحد من الأئمة وأبو المخارق ليس بمعروف انتهى. قال الحافظ رواه الفضل بن يزيد

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر (دوزخ میں) اپنی زبان تین تین اور چھ چھ کوس تک نکالے گا اور لوگ اس کو (اپنے پیروں سے) روندیں گے (یعنی اس زبان پر چلیں پھریں گے)۔" (ترمذی)

(۷۲/ ۳۳۴۱) وَعَنْهُ أَيْضًا [عَنْ أَبِي الْعَجْلَانِ] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ

حَتّٰی إِنَّ بَیْنَ شَحْمَةِ أُذُنِ أَحَدِهِمْ إِلٰی عَاتِقِهٖ مَسِیْرَةَ سَبْعِمِائَةِ عَامٍ وَإِنَّ غِلَظَ جِلْدِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَإِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ أُحُدٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِیْرِ وَالْأَوْسَطِ وَإِسْنَادُهٗ قَرِیْبٌ مِنَ الْحَسَنِ

ترجمہ:...... "حضرت ابوالعجلانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخی کی دوزخ میں جسامت اتنی بڑی ہوجائے گی کہ ایک دوزخی کے کان کی لو سے اس کے کاندھے تک سات سو سال کی مسافت ہوگی اور اسکی کھال کی موٹائی ساٹھ ہاتھ اور اس کی داڑھ احد پہاڑ کے برابر ہوگی۔" (احمد، طبرانی)

(۷۸/ ۳۳۳۲) وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتَدْرِيْ مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا. قَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ مَا تَدْرِيْ إِنَّ بَیْنَ شَحْمَةِ أُذُنِ أَحَدِهِمْ وَبَیْنَ عَاتِقِهٖ مَسِیْرَةَ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا تَجْرِيْ فِیْهِ أَوْدِیَةُ الْقَیْحِ وَالدَّمِ. قُلْتُ أَنْهَارٌ قَالَ لَا بَلْ أَوْدِیَةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْإِسْنَادِ

ترجمہ:...... "حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے (ایک مرتبہ مجھ سے) پوچھا کیا جانتے ہو کہ جہنم کی وسعت کیا ہوگی؟ میں نے عرض کیا: میں تو نہیں جانتا۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جی ہاں! اللہ کی قسم! تمہیں نہیں معلوم۔ اللہ کی قسم! ایک دوزخی کے کان کی لو اور اس کے کاندھے کے درمیان ستر سال کی مسافت ہوگی جس میں خون اور پیپ کی وادیاں چلیں گی۔ میں نے کہا: کیا نہریں چلیں گی؟ فرمایا: نہیں بلکہ وادیاں!۔" (احمد، حاکم)

(۷۹/ ۳۳۳۳) وَعَنْ أَبِيْ سَعِیْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِیْهَا كَالِحُوْنَ (الْمُؤْمِنُوْنَ: ۱۰۴) قَالَ تَشْوِیْهِ النَّارُ فَتَقَلَّصُ شَفَتُهُ الْعُلْیَا حَتّٰی تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰی حَتّٰی تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْإِسْنَادِ

قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ الْعَظِیْمِ وَقَدْ وَرَدَ أَنَّ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مَنْ یَعْظُمُ فِي النَّارِ كَمَا یَعْظُمُ فِیْهَا الْكُفَّارُ فَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ وَالْحَاكِمُ وَغَیْرُهُمَا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِيْ بُرْدَةَ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَدَخَلَ عَلَیْنَا الْحَارِثُ بْنُ أُقَیْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ لَیْلَتَئِذٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ أَكْثَرُ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ یَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتّٰی یَكُوْنَ أَحَدَ زَوَایَاهَا اللَّفْظُ لِابْنِ مَاجَهْ وَإِسْنَادُهٗ جَیِّدٌ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَتَقَدَّمَ لَفْظُهٗ فِیْمَنْ مَاتَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوْلَادِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَیِّدٍ أَیْضًا إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ أُقَیْشٍ یُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: فَذَكَرَهٗ كَذَا فِيْ أَصْلِيْ وَأُرَاهُ تَصْحِیْفًا وَصَوَابُهٗ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ أُقَیْشٍ یُحَدِّثُ أَبَا بُرْدَةَ كَمَا فِي ابْنِ مَاجَهْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آیت: (وَهُمْ فِیْهَا كَالِحُوْنَ) کی وضاحت میں فرمایا کہ دوزخ کی آگ کافر کے منہ کے (گوشت) کو بھون ڈالے گی جس سے اس کے اوپر کا ہونٹ اوپر کو سمٹ جائے گا یہاں تک کہ سر کے درمیانی حصہ تک پہنچے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک جائے گا یہاں تک کہ ناف تک پہنچ جائے گا۔" (احمد، ترمذی، حاکم)

(۸۰/ ۳۳۳۴) وَعَنْ أَبِيْ غَسَّانَ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ أَبُوْهُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِظَهْرِ الْحِیْرَةِ تَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ خِرَاشٍ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَخِذُهٗ فِيْ جَهَنَّمَ مِثْلُ أُحُدٍ وَضِرْسُهٗ مِثْلُ الْبَیْضَاءِ. قُلْتُ لِمَ ذَاكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ كَانَ عَاقًّا بِوَالِدَیْهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا یَحْضُرُنِيْ

ترجمہ:...... "حضرت ابوغسان ضبیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے مقام حیرہ میں فرمایا تھا کہ تم عبداللہ بن خراش کو پہچانتے ہو؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اس کی ران جہنم میں اُحد پہاڑ کے برابر اور اس کی ڈاڑھ بیضاء پہاڑ کے مانند ہے۔ میں نے دریافت کیا

یارسول اللہ! (اتنی سخت سزا) کیوں؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنے والدین کا نافرمان تھا۔" (طبرانی)

## عذاب میں تفاوت و درجات کا بیان اور دوزخیوں میں سب سے ہلکے عذاب والے کا ذکر

(۸۳/ ۳۳۲۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا الَّذِيْ لَهُ نَعْلَانِ مِنْ نَارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ. رواه الطبراني بإسناد صحيح وابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے ادنیٰ اور ہلکے عذاب میں وہ شخص مبتلا ہوگا جس کو آگ کی دو جوتیاں پہنائی جائیں گی اوران کی تپش وحرارت سے اس کا دماغ کھولتا رہے گا۔" (طبرانی صحیح ابن حبان)

(۸۴/ ۳۳۲۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُوْطَالِب وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ. رواه مسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا وہ آگ کی جوتیاں پہنے ہوں گے جن سے ان کا دماغ کھولتا رہے گا۔" (مسلم)

فائدہ:......ابوطالب رسول اللہ ﷺ کے چچا تھے آپ کی سرپرستی کی اور بہت مدد کی اگرچہ اسلام قبول نہ کیا لیکن موت تک برابر حمایت کرتے رہے اس کے بدلہ میں ان کو دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔

(۸۵/ ۳۳۲۷) وَعَنْ عبيد بن عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَرَجُلٌ عَلَيْهِ نَعْلَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَأَنَّهُ مِرْجَلٌ مَسَامِعُهُ جَمْرٌ وَأَضْرَاسُهُ جَمْرٌ وَأَشْفَارُهُ لَهَبُ النَّارِ وَتَخْرُجُ أَحْشَاءُ جَنْبَيْهِ مِنْ قَدَمَيْهِ وَسَائِرُهُمْ كَالْحَبِّ الْقَلِيْلِ فِي الْمَاءِ الْكَثِيْرِ فَهُوَ يَفُوْرُ. رواه البزار مرسلا بإسناد صحيح

ترجمہ:...... "حضرت عبیدہ بن عمیر ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سب سے ادنیٰ اور کم عذاب والا وہ دوزخی ہوگا جس پر دو جوتیاں (آگ کی) ہوں گی جس سے اس کا دماغ ایسا جوش مار رہا ہوگا جس طرح دیگ جوش کھاتی ہے دوزخی کے کان، دانت سب آگ کے ہوں گے اور اس کی پلکیں آگ کی لپٹ ہوگی اور اس کے دونوں پہلوؤں کی انتڑیاں اس کے پیروں کے نیچے سے نکل جائیں گی اور سارے دوزخی دوزخ میں ایسے ہوں گے جیسے بہت سے (جوش مارتے) پانی میں تھوڑے سے دانے ہوں کہ وہ اس زیادہ پانی میں جوش مار رہے اور اچھل رہے ہوتے ہیں۔" (بزار)

(۸۶/ ۳۳۲۸) وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ من تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كعبيه وَمِنْهُمْ من تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى عُنُقه وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى تَرْقُوَتِه. رواه مسلم

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ مِنْهُمْ من تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلٰى كعبيه وَمِنْهُمْ من تَأْخُذُهُ إِلٰى حجزته وَمِنْهُمْ من تَأْخُذُهُ إِلٰى عُنُقه

ترجمہ:...... "حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے جن کے دونوں ٹخنوں تک آگ ہوگی، کچھ لوگ وہ ہوں گے جن کے دونوں گھٹنوں تک آگ ہوگی کچھ لوگ وہ ہوں گے جن کی کمر تک آگ ہوگی اور کچھ لوگ وہ ہوں گے جن کی گردن تک اور کچھ لوگوں کے گلے تک آگ ہوگی۔" (مسلم)

فائدہ:......یعنی دوزخیوں کے عذاب میں درجہ بدرجہ فرق ہوگا جو دنیا میں جس درجہ کا بد عقیدہ اور بد عمل ہوگا اس کو اسی درجہ کا عذاب ہوگا۔

(۸۷/ ۳۳۴۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ جَهَنَّمَ لَمَّا سِيقَ إِلَيْهَا أَهْلُهَا تَلَقَّتْهُمْ فَلَفَحَتْهُمْ لَفْحَةً فَلَمْ تَدَعْ لَحْمًا عَلَى عَظْمٍ إِلَّا أَلْقَتْهُ عَلَى الْعُرْقُوبِ. رواه الطبراني في الأوسط والبيهقي مرفوعا ورواه غيرهما موقوفا عليه وهو أصح

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں کو جب دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا تو جہنم ان کے سامنے اس حالت میں آئے گی کہ ان پر دوزخ کی ایک لپٹ آئے گی جس کی وجہ سے ہڈی کے گوشت کو (ہڈی سے نکال کر) اس کی ایڑی پر ڈال دے گی۔" (طبرانی، بیہقی)

(۹۱/ ۳۳۵۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ مِنْ شِدَّةٍ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ. رواه مسلم

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل دوزخ میں سے (قیامت کے دن) ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جس نے اپنی دنیا کی زندگی نہایت عیش و آرام کے ساتھ گزاری ہوگی اور پھر اس کو دوزخ کی آگ میں ایک غوطہ دلایا جائے گا (یعنی جس طرح کپڑے کو رنگ میں ڈال کر اور بس ایک ڈوب دے کر نکال لیتے ہیں اسی طرح اس شخص کو دوزخ کی آگ میں ڈال کر فوراً نکال لیا جائے گا) پھر اس سے کہا جائے گا کہ اے آدم کے فرزند! کیا تو نے کبھی خیریت اور اچھی حالت بھی دیکھی ہے؟ اور کیا کبھی عیش و آرام کا کوئی دور تجھ پر گزرا؟ وہ کہے گا کبھی نہیں، قسم خدا کی اے رب!۔ اور ایک شخص اہل جنت میں سے (یعنی ان خوش نصیب بندوں میں سے جو اپنی ایمان والی زندگی کی وجہ سے جنت کے مستحق ہوں گے) ایسا لایا جائے گا جس کی زندگی دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف میں اور دکھ میں گزری ہوگی، اور اس کو ایک غوطہ جنت میں دیا جائے گا (یعنی جنت کی ہواؤں اور فضاؤں میں پہنچا کر فوراً نکال لیا جائے گا) اور اس سے کہا جائے گا اے آدم کے فرزند! کیا تو نے کبھی کوئی دکھ دیکھا ہے اور کیا تجھ پر کوئی دور شدت اور تکلیف کا گزرا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں! خدا کی قسم! اے میرے رب! مجھ پر کبھی کوئی تکلیف نہیں گزری اور میں نے کبھی کسی تکلیف کا منہ نہیں دیکھا۔" (مسلم)

فائدہ:...... مطلب یہ کہ دوزخ کا عذاب اتنا سخت ہے کہ اس کا ایک لمحہ عمر بھر کے عیش و آرام کو بھلا دے گا اور جنت میں وہ راحت و عیش ہے کہ اس میں قدم رکھتے ہی آدمی عمر بھر کے سارے دکھ اور کلفتیں بھول جائے گا۔ (از معارف)

(۹۲/ ۳۳۵۱) وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَنْسَى أَهْلَ النَّارِ جَعَلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ صُنْدُوقًا عَلَى قَدْرِهِ مِنْ نَارٍ لَا يَنْبِضُ مِنْهُ عِرْقٌ إِلَّا فِيهِ مِسْمَارٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ تُضْرَمُ فِيهِ النَّارُ ثُمَّ يُقْفَلُ بِقُفْلٍ مِنْ نَارٍ ثُمَّ يُجْعَلُ ذٰلِكَ الصُّنْدُوقُ فِي صُنْدُوقٍ مِنْ نَارٍ ثُمَّ يُضْرَمُ بَيْنَهُمَا نَارٌ ثُمَّ يُقْفَلُ بِقُفْلٍ مِنْ نَارٍ ثُمَّ يُجْعَلُ ذٰلِكَ الصُّنْدُوقُ فِي صُنْدُوقٍ مِنْ نَارٍ ثُمَّ يُضْرَمُ بَيْنَهُمَا نَارٌ ثُمَّ يُقْفَلُ ثُمَّ يُلْقَى أَوْ يُطْرَحُ فِي النَّارِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: لَهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِ عِبَادَهُ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ (الزمر:۱۶) وَذٰلِكَ قَوْلُهُ: لَهُمْ فِيهَا زَفِيرٌ وَهُمْ فِيهَا لَا يَسْمَعُونَ (الأنبياء:۱۰۰) قَالَ فَمَا يَرَى أَنَّ فِي النَّارِ أَحَدًا غَيْرَهُ رواه البيهقي بإسناد حسن موقوفا ورواه أيضا بنحوه من حديث ابن مسعود بإسناد منقطع

قَالَ الْحَافِظُ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ وُلِدَ فِي الْعَامِ الَّذِي وُلِدَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَامُ الْفِيلِ وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ حِينَ دَفَنُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَهُ وَتُوُفِّيَ فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ وَقِيلَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَةٍ

ترجمہ:...... "حضرت سوید بن غفلہ ؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب دوزخیوں کو بھلانا چاہے گا ان میں سے ایک دوزخی کے لیے اس کی جسامت کے بقدر آگ کا صندوق بنائے گا اس کی کوئی رگ حرکت نہیں کرتی ہوگی کہ اس میں آگ کی کیل گڑھی ہوگی پھر اس صندوق میں آگ بھڑکائی جائے گی، پھر اس پر آگ کا تالا لگایا جائے گا پھر اس صندوق کو آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا پھر ان دونوں کے درمیان آگ بھڑکا دی جائے گی پھر اس پر آگ کا تالا لگا دیا جائے گا پھر اس صندوق کو آگ کے ایک اور صندوق میں ڈالا جائے گا پھر ان دونوں کے درمیان آگ بھڑکا دی جائے گی پھر اس کو تالا لگا کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا یہی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مطلب ہے: جس کا ترجمہ یہ ہے: "ان کے اوپر سے بادل ہیں آگ کے اور نیچے سے بادل ہیں اس چیز سے ڈراتا ہے اللہ اپنے بندوں کو اے بندو! مجھ سے تو ڈرو"۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا مطلب ہے جس کا معنی یہ ہے: "ان کو وہاں سے چلانا ہے اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے" پھر دوزخی یہ نہیں دیکھ سکے گا کہ دوزخ میں اس کے علاوہ کوئی اور بھی ہے۔" (بیہقی)

## فصل فی بکائھم و شھیقھم / دوزخیوں کی چیخ و پکار اور رونے کا ذکر

(۹۴/ ۲۲۵۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَدْعُوْنَ مَالِكًا فَلَا يُجِيْبُهُمْ أَرْبَعِيْنَ عَامًا ثُمَّ يَقُوْلُ إِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ ثُمَّ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظٰلِمُوْنَ۔ فَلَا يُجِيْبُهُمْ مِثْلَ الدُّنْيَا ثُمَّ يَقُوْلُ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ (المؤمنون:۱۰۸) ثُمَّ يَيْأَسُ الْقَوْمُ فَمَا هُوَ إِلَّا الزَّفِيْرُ والشهيق تشبه أَصْوَاتُهُمْ أَصْوَاتُ الْحَمِيْرِ أَوَّلُهَا شَهِيْقٌ وَآخِرُهَا زَفِيْرٌ. رواه الطَّبَرَانِيُّ مَوْقُوْفًا وَرُوَاتُه مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِي الصَّحِيْحِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

[الشهيق فِي الصَّدْرِ۔ والزفير فِي الْحَلْقِ وَقَالَ ابن فارس الشهيق ضد الزَّفِيْرِ لأَنَّ الشهيق رد النَّفَس والزفير إِخْرَاجُ النَّفَسِ]

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دوزخی (دوزخ کے داروغہ) مالک کو پکاریں گے وہ چالیس سال تک کوئی جواب ان کو نہ دے گا، پھر کہے گا ہمیشہ ہمیشہ تم (دوزخ میں) پڑے رہو پھر وہ اپنے رب کو پکاریں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں دوزخ سے نکال دے اگر دوبارہ (کفر اور بدعملی) کریں تو ہم بے شک ظالم ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا کی مدت کے برابر کوئی جواب نہ دے گا پھر کہے گا جہنم میں ذلیل وخوار رہ کر (پڑے رہو) اور اب مجھ سے کوئی بات نہ کرنا پھر دوزخی مایوس ہو جائیں گے اور نالہ وفریاد کرنے لگیں گے ان کی آوازیں گدھوں کی آوازوں کی طرح ہوں گی جو اندر باہر نکلتی رہتی ہے۔" (طبرانی، حاکم)

(۹۵/ ۲۲۵۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسَلُ الْبُكَاءُ عَلٰى أَهْلِ النَّارِ فَيَبْكُوْنَ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ ثُمَّ يَبْكُوْنَ الدَّمَ حَتّٰى يَصِيْرَ فِيْ وُجُوْهِهِمْ كَهَيْئَةِ الْأُخْدُوْدِ لَوْ أُرْسِلَتْ فِيْهَا السُّفُنُ لَجَرَتْ. رواه ابن ماجه وأبو يعلى ولفظه: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ابكوا فَإِنْ لَمْ تَبْكُوْا فَتَبَاكُوْا فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِيْ خُدُوْدِهِمْ كَأَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلَ يَعْنِي الدَّمَ فيقرح الْعُيُوْنَ. وَفِيْ إِسْنَادِهِمَا يزيد الرقاشي وَبَقِيَّةُ رُوَاةِ ابن ماجه ثِقَاتٌ احْتَجَّ بِهِمُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مُخْتَصَرًا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بن قيس مَرْفُوْعًا قَالَ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ ليبكون حَتّٰى لَوْ أُجْرِيَتِ السُّفُنُ فِيْ دموعهم لجرت وَإِنَّهُمْ ليبكون الدَّمَ مكان الدمع. وَقَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ۔ [الأُخْدُوْدُ بِالضَّمِّ هُوَ الشق العظيم في الأرض

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں پر رونا چھوڑا جائے گا چنانچہ وہ اتنا روئیں گے کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے پھر خون کے آنسو روئیں گے یہاں تک کہ آنسوؤں کے کثرت سے بہنے کی وجہ سے ان کے چہروں میں کھائیوں کی سی شکل بن جائے گی اور ان آنسوؤں میں اگر کشتیاں چھوڑ دی جائیں تو وہ بھی چل جائیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس ؓ

فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: اے لوگو! (اللہ اور اس کے عذاب کے خوف سے) خوب روؤ، اگر تم یہ نہ کر سکو (یعنی اگر حقیقی رونا نہ آئے تو اس کے قہر اور عذاب کا خیال کر کے) تکلف سے روؤ اور رونے کی شکل بناؤ۔ کیوں کہ دوزخی دوزخ میں اتنا روئیں گے اتنا روئیں گے کہ ان کے چہروں پر ان کے آنسو ایسے بہیں گے کہ گویا وہ (بہتی ہوئی) نالیاں ہیں یہاں تک کہ آنسو ختم ہو جائیں گے اور پھر (آنسوؤں کی جگہ) خون بہے گا اور پھر (اس خون بہنے سے) آنکھوں پر زخم پڑ جائیں گے اور پھر ان زخموں سے اور زیادہ خون بہتا ہوگا، اور ان دوزخیوں کے ان آنسوؤں اور خونوں کی مجموعی مقدار اتنی ہوگی کہ اگر کشتیاں اس میں چلائی جائیں تو خوب چلیں۔" (ابن ماجہ، ابویعلی، حاکم)

## جنت اور اس کی نعمتوں کی ترغیب، جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کی صفت

(۳/ ۳۳۵۲) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا (مريم) إلى آخرها. قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْوَفْد إِلَّا ركب قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّهُمْ إِذَا خَرَجُوْا مِنْ قُبُوْرِهِمْ اسْتُقْبِلُوْا بِنُوق بيض لَهَا أَجْنِحَة عَلَيْهَا رحال الذَّهَب شرك نعالهم نور يتلألأ كُلّ خطوة مِنْهَا مِثْلَ مدّ الْبَصَر وينتهون إلى بَابِ الْجَنَّة فَإِذَا حلقة من يَاقُوْتة حمراء على صفائح الذَّهَب وَإِذَا شَجَرَة على بَاب الْجَنَّة ينبع من أصلها عينان فَإِذَا شربُوا من أحدهما جرت فِيْ وُجُوْهِهِمْ بنضرة النَّعِيْم وَإِذَا توضؤوا مِنَ الْأُخْرٰى لَمْ تشعث أشعارهم أَبَدًا فيضربون الحلقة بالصفيحة فَلَوْ سمعت طنين الحلقة يَا عَلِيّ فيبلغ كُلّ حوراء أَنّ زوجها قَدْ أقبل فتستخفها العجلة فتبعث قيمها فيفتح لَهُ الْبَاب فَلَوْلَا أَنّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عرفه نفسه لخر لَهُ ساجدًا مِمَّا يُرٰى مِنَ النُّوْر والبهاء فَيَقُوْلُ أَنَا قيمك الَّذِيْ وكلت بأمرك فيتبعه فيقفو أثره فَيَأْتِيْ زوجته فتستخفها العجلة فتخرج مِنَ الْخَيْمَة فتعانقه وتقول أَنْتَ حِبِّيْ وَأَنَا حبك وَأَنَا الراضية فَلَا أسخط أَبَدًا وَأَنَا الناعمة بِلَا أبأس أَبَدًا وَأَنَا الخالدة فَلَا أظعن أَبَدًا فَيَدْخُلُ بَيْتًا مِنْ أساسه إلى سقفه مائة ألف ذراع مبني على جندل اللُّؤْلُؤ والْيَاقُوْت طرائق حمر وطرائق خضر وطرائق صفر مَا مِنْهَا طريقة تشاكل صاحبتها فَيَأْتِي الأريكة فَإِذَا عَلَيْهَا سرير عَلَى السرير سَبْعُوْنَ فراشا على كُلِّ فراش سَبْعُوْنَ زَوْجَة عَلٰى كُلِّ زَوْجَة سَبْعُوْنَ حلة يُرٰى مخ ساقها من باطن الحلل يقضي جماعهن فِيْ مِقْدَار لَيْلَة تجري من تحتهم أنهار مطردة أنهار مِنْ مَاء غير آسن صاف لَيْسَ فِيْهِ كدر وأنهار من عسل مصفى لَمْ يخرج من بطون النحل وأنهار من خمر لَذَّة للشاربين لَمْ تعصره الرِّجَال بأقدامها وأنهار من لبن لَمْ يَتَغَيَّرْ طعمه لَمْ يخرج من بطون الماشية فَإِذَا اشتهوا الطَّعَام جاءهم طير بيض فترفع أَجْنِحَتها فَيَأْكُلُوْنَ من جنوبها من أي الألوان شاؤوا ثُمَّ تطير فتذهب وفيها ثمار متدلية إِذَا اشتهوها انبعث الغصن إِلَيْهِم فَيَأْكُلُوْنَ من أي الثمار شاؤوا إِنْ شاء قائمًا وَإِنْ شاء متكئًا وذٰلك قوله وجنى الجنتين دان (الرحمٰن: ۵۴) وَبَيْنَ أَيْدِيْهِمْ خدم كاللُّؤْلُؤ. رواه ابن أبي الدُّنْيَا فِيْ كِتَابِ صفة الْجَنَّة عَنِ الْحَارِث وَهُوَ الْأَعْوَر عَنْ عَلِيٍّ مرفوعا هٰكذا وَرَوَاه ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا أَيْضًا وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرُهُمَا عَنْ عَاصِم بن ضَمرَة عَنْ عَلِيٍّ موقوفا عَلَيْهِ بنحوه وَهُوَ أصح وأشهر۔ ولفظ ابن أبي الدُّنْيَا قَالَ يساق الَّذِيْنَ اتَّقَوْا ربهم إِلَى الْجَنَّةِ زمرًا حَتّٰى إِذَا انتهوا إِلٰى بَابٍ مِنْ أبوابها وجدوا عنده شَجَرَة يخرج مِنْ تحت ساقها عينان تجريان فعمدوا إِلٰى إحداهما كَأَنَّمَا أمروا بها فشربوا مِنْهَا فأذهبت مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ من أذى أو قذى أو بأس ثُمَّ عمدوا إِلَى الْأُخْرٰى فتطهروا مِنْهَا فجرت عَلَيْهِمْ بنضرة النَّعِيْم فَلَنْ تتغير أبشارهم تغيرا بعدها أَبَدًا وَلَنْ تشعث أشعارهم كَأَنَّمَا دهنوا بالدهان ثُمَّ انتهوا إلى خزنة الْجَنَّة فَقَالُوْا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا

خٰلِدِيْنَ(الزمر:۷۳) قَالَ ثُمَّ تلقاهم أو يلقاهم الْولدَان يطيفون بهم كَمَا يطيف ولدان أهل الدُّنْيَا بِالحميم يقدم مِنْ غَيْبَتِهِ فَيَقُوْلُوْنَ أبشر بِمَا أعد الله لَكَ مِنَ الْكَرَامَة قَالَ ثُمَّ ينْطَلق غُلَام مِنْ أُولَئِكَ الْولدَان إِلَى بَعْضِ أَزوَاجه مِنَ الْحور الْعين فَيَقُوْلُ قَدْ جَاءَ فُلَان باسمه الَّذِيْ يدعى بِهِ فِي الدُّنْيَا فَتَقُوْلُ أَنْتَ رَأَيْته فَيَقُوْلُ أَنَا رَأَيْته وَهُوَ ذَا بِأَثَرِي فيستخف إِحْدَاهُنَّ الْفَرح حَتّٰى تقوم عَلٰى أُسْكُفَّة بَابهَا فَإِذَا انْتهى إِلٰى مَنْزِله نظر إِلٰى أَيِّ شَيْءٍ أساس بُنْيَانه فَإِذَا جندل اللُّؤْلُؤ فَوْقه صرح أَخْضَر وأصفر وأحمر وَمِنْ كُلِّ لون ثُمَّ رفع رَأسه فَنَظَرَ إِلٰى سقفه فَإِذَا مِثْلَ الْبَرْق لَوْلَا أَنَّ الله قدر لَهُ الْأَلَم أَنْ يذهب بَصَره ثُمَّ طأطأ رَأسه فَنَظَرَ إِلٰى أَزوَاجه وَاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ (الغاشية) فنظروا إِلٰى تِلْكَ النِّعْمَة ثُمَّ اتكئوا وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰىنَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ (الأعراف:۴۳) الْآيَة ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ تحيون فَلَا تَمُوْتُوْنَ أَبَدًا وَتُقِيْمُوْنَ فَلَا تظعنون أَبَدًا وتصحون أُرَاهُ قَالَ فَلَا تمرضون أَبَدًا۔

[الجندل الحجر۔ الآسن بمد الهمزة وكسر السين المهملة هُوَ الْمُتَغَيّر۔ الحميم القريب۔ الأكواب جمع كوب وَهُوَ كوز لَا عُرْوَة لَهُ وَقيل لَا خرطوم لَهُ فَإِذا كَانَ لَهُ خرطوم فَهُوَ إبريق النمارق الوسائد وَاحِدهَا نمرقة الزرابي الْبسط الفاخرة وَاحِدهَا زربية]

ترجمہ:...... "حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت (کی تفسیر) کے متعلق دریافت کیا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے: "جس دن ہم اٹھا کر لائیں گے پرہیزگاروں کو رحمٰن کے پاس مہمان بلائے ہوئے" میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وفد (جس کا ذکر آیت کریمہ میں ہے) تو گھوڑے یا اونٹ سواروں کو بھی کہتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جب وہ اپنی قبروں سے نکلیں گے تو سفید اونٹنیوں کے ذریعے ان کا استقبال کیا جائے گا جن کے پر ہوں گے ان پر سونے کے پالان ہوں گے ان کے جوتوں کا تسمہ نور ہوگا جو چمک رہا ہوگا، اور اس کا ہر قدم حد نگاہ کے برابر ہوگا، اور وہ جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو اس دروازے پر سرخ یاقوت کا حلقہ سونے کی تختیوں پر ہوگا اور جنت کے دروازے پر ایک درخت ہوگا جس کی جڑ سے دو چشمے جاری ہوں گے جب وہ ان میں سے پئیں گے ان کے چہروں میں ایک تازگی آجائے گی اور جب دوسرے چشمے سے تو ان کے بال کبھی بھی پراگندہ نہیں ہوں گے پھر وہ اس حلقہ کو جب (دروازہ کے سونے کے) تختوں پر بجائیں گے تو اے علی اس حلقہ کی (سریلی) آواز کو تم سنتے (تو معلوم ہوتا کہ وہ کیسی سریلی آواز ہوگی) اس آواز کو سن کر حور کو یہ اطلاع ہو جائے گی کہ اس کا شوہر آچکا ہے چنانچہ وہ جلدی جلدی تیاری کر کے اپنے خادم کو بھیجے گی وہ دروازہ اس کے لیے کھولے گا (وہ خادم اتنا حسین ہوگا کہ) اگر اللہ تعالیٰ اس کی پہچان جنتی کو نہ کراتا تو اس کے نور اور جمال اور رونق کو دیکھ کر وہ اس کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا، وہ کہے گا میں تو تیرا خادم ہوں جو تیری خدمت کے لیے مقرر کیا گیا ہوں، چنانچہ جنتی اس کے پیچھے اس کے نشان قدم پر جائے گا وہ اپنی بیوی کے پاس پہنچ جائے گا وہ جلدی جلدی تیاری کر کے خیمہ سے باہر نکلے گا اور اس جنتی سے معانقہ کرے گی اور کہے گی تو میرا محبوب اور میں تیری محبوبہ ہوں اور میں راضی و خوش ہوں (اب) کبھی بھی ناراض نہیں ہوں گی اور میں عیش اور چین سے ہوں مجھے کبھی کوئی تنگی اور تکلیف نہ ہوگی، اور میں ہمیشہ یہاں ہوں کبھی بھی یہاں سے کوچ نہیں کروں گی، پھر وہ اپنے عالی شان گھر میں داخل ہوگا اس کی بنیاد سے اس کی چھت تک ایک لاکھ گز کا فاصلہ ہے، قیمتی موتیوں اور یاقوت کی چٹان پر وہ بنایا گیا ہے (اس کے راستوں کے رنگ بعض) سرخ اور بعض راستے سبز اور بعض راستے زرد رنگ کے ہیں، ہر راستہ دوسرے راستے سے مختلف ہے کوئی دوسرے راستے سے ملتا نہیں ہے۔ وہ اپنے تخت پر آئے گا اس پر ایک مسہری ہوگی اس مسہری پر ستر قسم کے بستر ہوں گے، ہر بستر پر ستر بیویاں ہوں گی، ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے، اس کی پنڈلی کا گودا ان جوڑوں کے اندر سے نظر آرہا ہوگا ان سب سے ایک رات کی مقدار میں صحبت کرے گا، ان کے نیچے سے بہتی ہوئی نہریں ہوں گی، پانی کی نہریں جس میں بدبو نہیں، صاف شفاف پانی جس میں گدلا پن نہیں، اور شہد کی نہریں جھاگ اتارا ہوا (یعنی صاف و شفاف شہد جس میں تکدر تو

کہاں ہوتا جھاگ تک نہیں) جو شہد کی مکھیوں کے پیٹوں سے ابھی تک نکلا بھی نہ ہو، اور شراب کی نہریں جس میں پینے والوں کے لیے مزہ ہے لوگوں نے اس کو اپنے پیروں سے نہیں نچوڑا، اور دودھ کی نہریں جس کا مزہ نہیں بدلا۔ ابھی جانوروں کے پیٹوں سے نہیں نکلا، جب ان کو کھانے کی خواہش ہوگی تو سفید پرندے ان کے پاس آئیں گے اور وہ اپنے پروں کو اٹھائیں گے، جنتی لوگ ان کے پہلوؤں سے جس قسم کا کھانا چاہیں گے کھائیں گے پھر وہ اڑ کر چلے جائیں گے، اور جنت میں لٹکے ہوئے (پکنے کے قریب) پھل لگے ہوں گے وہ اس کی خواہش کریں گے درخت کی ٹہنی ان کی طرف پہنچ جائے گی وہ جس قسم کے بھی چاہیں گے پھل کھا لیں گے، خواہ کھڑے ہو کر خواہ ٹیک لگا کر اور یہی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا مطلب ہے: ترجمہ: "اور میوہ ان باغوں کا جھک رہا" اور ان کے آگے موتیوں کی طرح خدمت گزار ہوں گے۔ (ابن ابی الدنیا)

اور ایک روایت میں ہے: اور ہانکے جائیں گے وہ لوگ جو ڈرتے تھے اپنے رب سے جنت کی طرف گروہ گروہ، یہاں تک کہ جب جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچیں گے تو اس دروازہ کے پاس ایک درخت پائیں گے جس کے تنے سے دو بہتے چشمے نکل رہے ہوں گے وہ ایک چشمہ کے پاس جانے کا قصد کریں گے گویا کہ ان کو اس کا حکم دیا گیا ہے وہ اس سے پئیں گے تو ان کے پیٹوں میں جو گندگی وغیرہ ہوگی اس سب کو اس چشمہ سے پینا دور کر دے گا پھر دوسرے چشمہ کا قصد کریں گے اور اس کے ذریعہ طہارت و پاکی حاصل کریں گے جن کے بعد ان کے اوپر نئی تازگی آجائے گی پھر ان کے جسم اور کھالوں پر کسی قسم کا بھی کبھی بھی تغیر نہ آئے گا اور نہ ان کے بال پراگندہ ہوں گے گویا کہ ان پر تیل لگا دیا ہو پھر جنت کے داروغوں کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے تم پر سلام پہنچے تم لوگ پاکیزہ ہو اس میں ہمیشہ رہنے کے لیے داخل ہو جاؤ۔ پھر ان کے پاس (نوعمر) لڑکے چکر کاٹیں گے جیسا کہ دنیا میں کسی دوست کے باہر سے آنے پر لڑکے چکر کاٹتے ہیں وہ لڑکے کہیں گے خوشخبری ہو اس کی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اکرام و اعزاز تیار کر رکھا ہے۔ پھر ایک نوعمر لڑکا ان لڑکوں میں اس کی حوروں میں سے بعض بیویوں کے پاس آ کر کہے گا کہ فلاں شخص آ گیا اس کا نام لے کر بتائے گا جس نام سے دنیا میں اس کا پکارا جاتا تھا وہ کہے گا کیا تو نے خود اس کو دیکھا ہے؟ وہ کہے گا میں نے خود اس کو دیکھا ہے اور وہ میرے پیچھے ہی ہے اس کو جنتی کے آنے کی خوشی طرب و نشاط میں ڈال دے گی یہاں تک کہ وہ جنت کے دروازہ کی دہلیز پر آ کر (انتظار میں) کھڑی ہو جائے گی جب وہ اپنے گھر پہنچے گا تو دیکھے گا کہ اس کی عمارت کی بنیاد کس چیز کی ہے؟ تو وہ موتی کی چٹان ہوگی جس کے اوپر سبز اور زرد اور سرخ اور مختلف رنگوں کے محل اور بلند عمارتیں ہوں گی پھر وہ نگاہ اٹھا کر جنت کی چھت کو دیکھے گا تو وہ بجلی کی طرح (چمکتی) ہوگی، اگر اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے (اس کا دیکھنا) نہ مقدر کیا ہوتا تو قریب تھا کہ اس کی بینائی (اس کی چمک کی وجہ سے) چلی جاتی پھر وہ اپنے سر کو جھکائے گا تو اپنی بیویوں کو اور سامنے چنے ہوئے آبخوروں کو اور برابر بچھے ہوئے غالیچوں کو اور جگہ جگہ پھیلے ہوئے مخمل کے نہالچوں کو دیکھے گا اور ان سب قسم قسم کی نعمتوں کو جنتی دیکھنے کے بعد ٹیک لگا کر کہے گا اللہ کا شکر جس نے ہم کو یہاں تک پہنچا دیا اور اگر اللہ تعالیٰ ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ پانے والے نہ تھے (جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے) پھر ایک منادی اعلان کرے گا، تم زندہ ہی رہو اب تمہیں موت کبھی نہ آئے گی اور تم یہیں اقامت اختیار کرو کبھی بھی یہاں سے تمہارا کوچ نہیں ہوگا اور صحت مند رہو گے کبھی بھی بیمار نہ ہو گے۔" (ابن ابی الدنیا، بیہقی)

(۲/ ۳۳۵۵) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ خَطَبَنَا عتبةُ بن غَزْوَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذنت بصرم وولت حذاء وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا صَبَابَة كَصُبَابَةِ الإِنَاء يصطبها صاحبها وَإِنَّكُمْ منتقلون مِنْهَا إِلَى دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فانتقلوا بِخَيْرِ مَا بحضرتكم وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مصراعين مِنْ مصاريع الْجَنَّةِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ الزحام. رواه مسلم هكذا موقوفا وتقدم بتمامه في الزهد. ورواه أحمد وأبو يعلى مِنْ حديث أبي سعيد الخدري عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا قَالَ مَا بَيْنَ مصراعين فِي الْجَنَّةِ كَمَسِيْرَةِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً. وفي إسناده اضطراب

ترجمہ: ...... "حضرت خالد بن عمیرؒ کہتے ہیں کہ حضرت عتبہ بن غزوانؓ نے (ایک مرتبہ) ہم لوگوں میں بیان کیا تو پہلے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی

پھر فرمایا:: اما بعد! دنیا نے اپنے ختم ہو جانے کا اعلان کر دیا ہے اور پیٹھ پھیر کر تیزی سے جا رہی ہے اور دنیا میں سے بس تھوڑا سا حصہ باقی رہ گیا ہے جیسا برتن میں اخیر میں تھوڑا سا رہ جاتا ہے آدمی اسے چوس لیتا ہے اور تم یہاں سے منتقل ہو کر ایسے جہاں میں چلے جاؤ گے جو کبھی ختم نہ ہوگا لہٰذا جو اچھے اعمال تمہارے پاس موجود ہیں ان کو لے کر اگلے جہاں میں جاؤ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جنت کے دروازے کے دو پٹوں کے درمیان چالیس سال کا فاصلہ ہے لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ جنتیوں کے ہجوم کی وجہ سے اتنا چوڑا دروازہ بھی بھرا ہوگا۔" (مسلم)

(۵/ ۳۳۵۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَهَجَرَ وَمَكَّةَ. رواه البخاري ومسلم في حديث وابن ماجه مختصرا [إلا أنه قال لكما بين مكة وهجر أو كما بين مكة وبصرى

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے کہ جنت کے دروازے کے دو پٹوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ مکہ اور ہجر دو شہروں کے درمیان ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جیسا کہ مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔" (بخاری، مسلم، ابن ماجہ)

(۶/ ۳۳۵۶) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ جنت میں ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ایک دوسرے کو پکڑے ہوئے داخل ہوں گے ان میں کے پہلے اس وقت تک داخل نہ ہوں گے جب تک کہ ان میں کے پچھلے داخل نہ ہوں (یعنی اکٹھے ایک ہی صف میں داخل ہوں گے) ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح (چمکتے) ہوں گے۔" (بخاری، مسلم)

(۷/ ۳۳۵۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ وَلَا يَتْفُلُونَ أمشاطهم الذهب ورشحهم الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ أَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ أَخْلَاقُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے (یعنی انبیاء علیہم السلام) وہ چودھویں کے چاند کی طرح روشن و منور ہوں گے اور ان کے بعد جو لوگ داخل ہوں گے (یعنی علماء اور اولیاء، شہداء اور صلحاء) وہ اس ستارہ کی طرح روشن اور چمکدار ہوں گے جو آسمان پر بہت تیز چمکتا ہے (اور چاند و سورج سے کم لیکن اور ستاروں سے زیادہ روشن رہتا ہے) نہ تو ان کو پیشاب پاخانہ آئے گا نہ ان کی ناک سے ریزش آئے گی نہ ہی ان کو تھوک آئے گا، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گے اور ان کا پسینہ مشک (کے پسینہ) کی طرح ہوگا (یعنی غذا کا جو اثر نکلتا ہے وہ اس طرح نکل جایا کرے گا) ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن "اگر" ہوگا (اگر ایک قسم کی لکڑی ہے جس کو دھونی دینے کے لیے جلایا سلگایا جاتا ہے) ان کی بیویاں حور عین ہوں گی سارے جنتیوں کی عادات اور سیرت ایک شخص کی سی ہوں گی (یعنی سب کے سب یکساں طور پر خوش خلق و ملنسار اور ایک دوسرے سے گہرا ربط و تعلق رکھنے والے ہوں گے) نیز وہ سب شکل و صورت میں اپنے باپ آدم کی طرح ہوں گے اور ساٹھ گز اونچا قد رکھتے ہوں گے ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ ان کے برتن سونے کے ہوں گے ان میں سے ہر شخص کے لیے حور عین میں سے دو دو بیویاں ہوں گی (جو اتنی زیادہ حسین و جمیل اور صاف

وشفاف ہوں گی کہ) حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کی ہڈی کا گودا ہڈی اور گوشت کے باہر سے نظر آئے گا، ان میں نہ تو باہمی کوئی اختلاف ہوگا اور نہ ایک دوسرے سے بغض وعداوت رکھیں گے، تمام جنتی صبح وشام (یعنی ہر وقت) اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کریں گے۔" (بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ)

(۱۰/ ۳۳۵۹) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ بَنِي ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ. رواه الترمذي وقال حديث حسن غريب ورواه أيضا من حديث أبي هريرة وقال غريب ولفظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ جرد مرد كحل لا يفنى شبابهم ولا تبلى ثيابهم

ترجمہ:...... "حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنتی جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ان کا بدن بالوں سے صاف ہوگا بے ڈاڑھی کے جوان ہوں گے ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی تینتیس سال کی عمر کے ہوں گے، ایک روایت میں ہے ان کی جوانی ختم نہ ہوگی نہ ہی کپڑے بوسیدہ ہوں گے۔" (ترمذی)

(۱۳/ ۳۳۶۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ منزلة رَجُلٌ صرف الله وجهه عَنِ النَّارِ قبل الْجَنَّة ومثل له شَجَرَة ذات ظل فَقَالَ أي رب قربني من هٰذه الشَّجَرَة أكون في ظلها، فذكر الحديث في دخوله الجنة وتمنيه إلى أن قال في آخره: إذا انقطعت به الأماني قال الله هو لك وعشرة أمثاله. قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بيته فتدخل عَلَيْهِ زوجتاه مِنَ الحور العين فَيَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ. قَالَ فَيَقُوْلُ مَا أعطي أحد مثل ما أُعْطِيْتُ. رواه مسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جنت میں سب سے کم درجہ کا جنتی وہ شخص ہوگا جس کے چہرہ کو اللہ جل شانہ دوزخ سے جنت کی طرف پھیر دے گا اور اس کے سامنے ایک سایہ دار درخت کر دے گا وہ عرض کرے گا اے میرے رب! مجھے اس درخت سے قریب کر دے کہ میں اس کے سایہ میں آ جاؤں (اس حدیث کے اخیر میں لکھا ہے کہ) جب اس کی امیدیں اور آرزوئیں ختم ہو جائیں گی اللہ تعالیٰ کہے گا: تیرے لیے وہ سب کچھ جس کو تو نے امید اور آرزو کی اور اس کا دس گنا اور مزید، پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا تو حورعین میں سے دو بیویاں اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے تجھ کو ہمارے لیے اور ہم کو تیرے لیے زندہ کیا وہ کہے گا، میری طرف کی نعمتیں تو کسی کو بھی نہیں دی گئیں (حالاں کہ یہ تو سب سے کم درجہ کا جنتی ہوگا)۔" (مسلم)

(۱۸/ ۳۳۶۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَسْفَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ دَرَجَةً قَالُوْا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَدْخُلُ من باب الجنة فيتلقاه غلمانه فَيَقُوْلُوْنَ مرحبا بسيدنا قد آن لك أن تزورنا قال فتمد له الزرابي أربعين سنة ثم ينظر عن يمينه وشماله فيرى الجنان فيقول لمن ما ههنا فيقال لك حتى إذا انتهى رفعت له ياقوتة حمراء أو زبرجدة خضراء لها سبعون شعبا في كل شعب سبعون غرفة في كل غرفة سبعون بابا فيقال اقرأ وارقه فيرق حتى إذا انتهى إلى سرير ملكه اتكأ عليه سعته ميل في ميل له فيه قصور فيسعى إليه بسبعين صحفة من ذهب ليس فيها صحفة فيها من لون أختها يجد لذة آخرها كما يجد لذة أولها ثم يسعى إليه بألوان الأشربة فيشرب منها ما اشتهى ثم يقول الغلمان اتركوه وأزواجه فينطلق الغلمان ثم ينظر فإذا حوراء من الحور العين جالسة على سرير ملكها عليها سبعون حلة ليس منها حلة من لون صاحبتها فيرى مخ ساقها من وراء اللحم والدم والعظم والكسوة فوق ذلك فينظر إليها فيقول من أنت فتقول أنا من الحور العين من اللاتي خبئن لك فينظر إليها أربعين سنة لا يصرف بصره عنها ثم يرفع بصره إلى الغرفة فإذا أخرى أجمل منها فتقول ما آن لك أن يكون لنا منك نصيب فيرتقي إليها أربعين سنة لا يصرف

بصره عنها ثُمَّ إذَا بلغ النَّعِيم مِنْهُمْ كُلّ مبلغ وظنوا أن لا نعيم أفضل مِنْهُ تجلى لَهُمْ الرَّب تبارك اسمه فَيَنْظُرُونَ إِلَى وَجه الرَّحْمَن فَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ هللوني فيتجاوبون بتهليل الرَّحْمَن ثُمَّ يَقُولُ يَا دَاوُد قُمْ فمجدني كَمَا كُنْتَ تمجدني فِي الدُّنْيَا قَالَ فيمجد دَاوُد ربه عَزَّ وَجَلَّ. رواه ابن أبي الدُّنْيَا وَفِي إسْنَاده من لا أعرفه الآن

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا: کیا تم کو اہل جنت میں سب سے کم اور نیچے درجہ کا جنتی نہ بتاؤں؟ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہوگا جو جنت کے دروازہ سے داخل ہوگا تو نوعمر لڑکے اس کا استقبال کریں گے اور کہیں گے ہمارے سردار کو خوش آمدید ہو، اب آپ کے لیے وقت آچکا کہ آپ ہماری زیارت کریں، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مخمل کے نہالچے چالیس سال کی مسافت اس کے لیے پھیلا دیے جائیں گے پھر وہ اپنے دائیں بائیں دیکھے گا تو باغات ہی دیکھے گا وہ کہے گا یہ سب کچھ کس کا ہے؟ اس سے کہا جائے گا یہ سب تیرا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس کے اخیر میں پہنچے گا، اس کے سامنے سرخ یاقوت یا سبز زبرجد بلند کیا جائے گا جس کے ستر راستے ہوں گے ہر راستے میں ستر کمرے ہوں گے اور ہر کمرے میں ستر دروازے ہوں گے، اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور چڑھتا جا، وہ چڑھتا رہے گا یہاں تک کہ جب اپنی سلطنت کی مسہری پر پہنچے گا اس پر ٹیک لگائے گا جس کی کشادگی ایک میل ہوگی جس میں محل ہوں گے پھر اس کے پاس سونے کے ستر پیالے لائے جائیں گے ہر پیالہ میں الگ الگ قسم کی نعمت ہوگی آخری پیالہ کی نعمت کو لذت میں ایسی ہی پائے گا جیسا کہ وہ پہلے پیالہ کی نعمت کی لذت پائے گا پھر اس کے پاس قسم قسم کے مشروبات لائے جائیں گے وہ جتنا چاہے گا اس میں سے پیئے گا پھر نوعمر لڑکے کہیں گے اس کو اور اس کی بیویوں کو (تنہا) چھوڑ دو، چنانچہ وہ نوعمر لڑکے چل دیں گے پھر وہ دیکھے گا تو حور عین کی ایک حور اس کی جنت کی مسہری پر بیٹھی ہوگی جس پر ستر جوڑے ہوں گے کوئی جوڑا دوسرے جوڑے کی قسم کا نہ ہوگا اس حور کی پنڈلی کا گودا گوشت اور خون اور ہڈی پیچھے نظر آ رہا ہوگا اور جوڑا اس کے اوپر ہوگا وہ اس حور کو دیکھے گا تو پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ کہے گی میں ان حوروں میں سے ہوں جو تمہارے لیے چھپائی گئی تھیں، وہ جنتی چالیس سال تک اس کو دیکھتا رہے گا اس سے نگاہ نہیں ہٹائے گا پھر وہ اپنی نگاہ اوپر کو ایک کمرہ کی طرف کرے گا تو دوسری حور اس سے زیادہ خوبصورت ہوگی وہ حور کہے گی ابھی تک وہ وقت نہ آیا کہ تم میں ہمارے لیے کوئی حصہ ہو، چنانچہ وہ اس حور کے درجہ کی طرف چالیس سال چڑھتا جائے گا اس سے اپنی نگاہ کو نہیں ہٹائے گا جب جنتیوں کی سب نعمتیں اپنی آخری حد کو پہنچ جائیں گی اور ان جنتیوں کا گمان ہوگا کہ ان سے افضل کسی کے پاس وہ نعمتیں نہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ان کے لیے تجلی ہوگی، چنانچہ وہ رحمٰن کی زیارت کریں گے، وہ کہے گا اے اہل جنت! میری تسبیح وتہلیل کرو، وہ رحمٰن کی تہلیل کر کے اللہ کی بات کا جواب دیں گے، پھر اللہ فرمائے گا اے داؤد! کھڑے ہو، میری عظمت اور بزرگی ایسی بیان کرو جیسا کہ تم دنیا میں میری عظمت اور بزرگی کو بیان کرتے تھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: داؤد علیہ السلام اپنے رب عزوجل کی عظمت وبزرگی کو بیان کریں گے۔" (ابن ابی الدنیا)

(۲۰/ ۲۲۶۲) وروى ابن أبي الدُّنْيَا عَن الْأَعْمَش عَنْ ثُوَيْر قَالَ أَرَاهُ عَن ابْن عُمَرَ قَالَ إِن أدنى أَهْلِ الْجَنَّةِ منزلَة لرجل لَهُ ألف قصر بَيْنَ كُلّ قصرين مسيرَة سَنَة يُرَى أقصاها كَمَا يُرَى أدناها فِي كُلّ قصر مِنَ الحور العين والرياحين والولدان مَا يَدْعُو بِشَيْءٍ إِلَّا أُتِي بِهِ. رواه هٰكَذَا مَوْقُوفًا

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں، سب سے کم درجہ کا جنتی وہ شخص ہوگا جس کے ایک ہزار محل ہوں گے، ہر دو محل کے درمیان ایک سال کی مسافت ہوگی وہ آخری محل کو ایسے ہی دیکھے گا جیسا کہ سب سے قریب کے محل کو دیکھے گا، ہر محل میں جو حور عین اور خوشبوئیں اور نوعمر لڑکے ہوں گے ان سے جس چیز کو بھی منگوائے گا وہ اس کے لیے لائی جائے گی۔" (ابن ابی الدنیا)

(۲۱/ ۲۲۶۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أدنى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ ألف خَادِم واثنتان وَسَبْعُونَ زَوْجَة وينصب لَهُ قبَّة من لُؤْلُؤ وزبرجد وياقوت كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى

صنعاء، رواه الترمذي وقال حديث غريب لانعرفه إلا من حديث رشدين بن سعد يعني عن عمرو بن الحارث عن دراج

قال الحافظ قد رواه ابن حبان في صحيحه من حديث ابن وهب وهو أحد الأعلام الثقات الأثبات عن عمرو بن الحارث عن دراج

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے کم درجہ کے جنتی کے اسی ہزار خادم ہوں گے اور بہتر حوریں ہوں گی اور اس کے لیے موتی اور زبرجد اور یاقوت کا ایک قبہ اتنا بڑا کھڑا کیا جائے گا جیسا مقام جابیہ اور صنعاء کے درمیان مسافت ہے۔" (ترمذی)

(۲۳/ ۳۳۶۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَسْفَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِيْنَ دَرَجَةً لِمَنْ يَقُوْمُ عَلَى رَأْسِهِ عَشَرَةُ آلَافِ خَادِمٍ بيد كل واحد صحفتان واحدة مِنْ ذَهَبٍ وَالْأُخْرَى مِنْ فِضَّةٍ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ لون لَيْسَ فِي الْأُخْرَى مثله يأكل من آخرها مِثْلَ مَا يَأْكُل من أولها يجد لآخرها مِنَ الطيب وَاللَّذَّةِ مِثْلَ الَّذِيْ يجد لأولها ثُمَّ يَكُوْنُ ذٰلِكَ رِيْحَ الْمِسْكِ الْأَذْفَرِ لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتَمَخَّطُوْنَ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِيْنَ، رواه ابن أبي الدنيا والطبراني واللفظ له ورواته ثقات

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سارے جنتیوں میں سب سے نیچے درجہ کا جنتی وہ ہوگا کہ جس کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے، ایک کے ہاتھ میں دو پیالے ہوں گے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہوگا ہر پیالہ میں وہ نعمت ہوگی جس جیسی دوسرے پیالہ میں نہیں ہوگی، وہ آخری پیالہ کی نعمت کو اسی شوق سے کھائے گا جیسا کہ پہلے پیالہ کی نعمت کو کھائے گا آخری پیالہ کی نعمت میں وہ عمدگی اور لذت محسوس کرے گا جیسا کہ پہلے کی نعمت کو محسوس کرے گا پھر وہ سب نعمتیں (جو کھائی تھیں) خوشبودار مشک کی خوشبو ہو جائے گی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ، نہ ان کی ناک سے ریزش آئے گی، آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہوں گے، آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوئے ہوں گے۔" (ابن ابی الدنیا، طبرانی)

(۲۳/ ۳۳۶۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً وَلَيْسَ فِيْهِمْ دنى من يَغْدُوْ عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ ويروح خمسة عشر ألف خَادِمٍ لَيْسَ مِنْهُمْ خَادِمٌ إِلَّا وَمَعَهُ طرفة لَيْسَتْ مَعَ صَاحِبِهِ، رواه ابن أبي الدنيا موقوفا

قَالَ الْحَافِظُ وَلَا مُنَافَاةَ بَيْنَ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ لِأَنَّهُ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِيْ لَهُ ثَمَانُوْنَ أَلْفَ خَادِمٍ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ مَنْ يَقُوْمُ عَلَى رَأْسِهِ عَشَرَةُ آلَافِ خَادِمٍ وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ من يَغْدُوْ عَلَيْهِ ويروح خمسة عشر ألف خَادِمٍ. فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ ثَمَانُوْنَ أَلْفَ خَادِمٍ يَقُوْمُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْهُمْ عَشَرَةُ آلَافٍ وَيَغْدُوْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ كُلَّ يَوْمٍ خمسة عشر ألفا وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ أعلم

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: سب سے کم درجہ کے جنتی کے پاس جبکہ کوئی بھی جنتی گھٹیا نہیں ہوگا، صبح وہ شام پندرہ ہزار خادم آئیں گے، ان میں ہر خادم کے پاس عمدہ ہدیہ اور تحفہ ہوگا جو دوسرے خادم کے پاس نہ ہوگا (ہر ایک کے پاس الگ الگ تحائف ہوں گے)" (ابن ابی الدنیا)

فائدہ:...... حافظ منذریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوسعیدؓ کی روایت میں ادنیٰ درجہ کے جنتی کے اسی ہزار خدام کا ذکر ہے۔ اور حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ اس کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے، اور حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں ہے کہ صبح وشام اس کے پاس پندرہ ہزار خادم آئیں گے۔ ان روایات میں کوئی منافات اور تعارض نہیں ہے۔ اس لیے کہ ممکن ہے کہ کل اسی ہزار خادم ہوں جن میں جنتی کے سرہانے کھڑے ہونے والے دس ہزار ہوں اور روزانہ صبح وشام آنے والے پندرہ ہزار ہوں۔

(۲۳/ ۳۳۶۶) وروى الْبَيْهَقِيُّ من حَدِيْثِ يحيى بن أبي طالب حدثنا عبد الْوَهَّاب أنبأنا سعيد بن أبي عروبة عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً مَنْ يَسْعَى عَلَيْهِ أَلْفُ خَادِمٍ كُلُّ خَادِمٍ عَلَى عَمَلٍ لَيْسَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ قَالَ وَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنْثُورًا (الإنسان: ۱۹)

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہوگا جس کی خدمت ایک ہزار خادم کریں گے ہر خادم کے ذمہ وہ کام ہوگا جو دوسرے کے ذمہ نہ ہوگا (یعنی ہر ایک کی الگ الگ مستقل خدمت مقرر ہوگی) یہ آیت تلاوت فرمائی: إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَنْثُورًا ۞

ترجمہ:...... "جب تو دیکھے ان کو خیال کرے کہ موتی ہیں بکھرے ہوئے"۔ (بیہقی)

## فصل فی درجات الجنة وغرفها / جنت کے درجات اور کمروں کا ذکر

(۲۵/ ۲۳۶۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ، رواه البخاري ومسلم.

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا كَمَا تراءون الْكَوْكَب الغارب بِتَقْدِيمِ الرَّاء عَلَى الْبَاء. ورواه الترمذي من حديث أبي هريرة بنحوه وصححه إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ ليتراءون الْكَوْكَب الشرقي أَو الْكَوْكَب الغربي الغارب فِي الْأُفُق أَو الطالع فِي تفاضل الدَّرَجَات الحديث وَفِي بعض النسخ والكوكب الغربي أَو الغارب عَلَى الشك

[الغابر بالغين الْمُعْجَمَة وَالْبَاء الْمُوَحدَة الْمُرَاد بِهِ هُنَا هُوَ الذَّاهِب الَّذِي تدلى للغروب]

ترجمہ:...... "حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنتی اپنے اوپر کے بالا خانے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح اس روشن ستارے کو دیکھتے ہیں جو آسمان کے مشرقی یا مغربی افق میں ہوتا ہے اور اس (بالا خانوں کی بلندی وخوشنمائی) کا تعلق مراتب اور درجات میں فرق سے ہوگا جو اہل جنت کے درمیان پایا جائے گا، عرض کیا یا رسول اللہ! اوپر کے پر شکوہ محلات کیا انبیاء کے مکان ہوں گے جن تک انبیاء کے سوا کسی کی رسائی نہیں ہوگی؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ان بلند و بالا محلات اور بالا خانوں تک ان لوگوں کی بھی رسائی ہوگی جو اللہ پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی"۔ (بخاری، مسلم)

(۲۶/ ۲۳۶۸) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِغُرَفِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِينَا أَنْتَ وَأُمِّنَا قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا مِنْ أَصْنَافِ الْجَوْهَرِ كُلِّهِ يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا فِيهَا مِنَ النَّعِيمِ وَاللَّذَّاتِ وَالشَّرَفِ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، قَالَ قُلْتُ لِمَنْ هٰذِهِ الْغُرَفُ قَالَ لِمَنْ أَفْشَى السَّلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ الحديث، رواه البيهقي ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الْإِسْنَاد غير قوي إِلَّا أَنَّهُ مَعَ الإسنادين الْأَوَّلين يقوى بعضه بِبَعْض وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

قَالَ الْحَافِظُ تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا النَّوْع غير مَا حَدِيث صَحِيح فِي قِيَام اللَّيْل وإطعام الطَّعَام وَغير ذٰلِكَ من حَدِيث أبي مَالك عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يرى ظَاهِرهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنهَا مِنْ ظَاهِرهَا أعدهَا اللّٰهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَفْشَى السَّلَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. وَحَدِيث عبد الله بن عَمْرو بِنَحْوِهِ

ترجمہ:...... "حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو جنت کے بالا خانوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور بتایئے، ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں تمام قسم کے پتھروں

کے بالا خانے ہوں گے جن کے اندر سے باہر اور باہر سے اندر کا سب کچھ نظر آئے گا جو اس کے اندر نعمتیں اور لذتیں اور اعزاز واکرام ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کان نے سنا، میں نے عرض کیا: یہ بالا خانے کس کے ہوں گے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے لیے ہوں گے جو سلام پھیلائے اور کھانا کھلائے اور پابندی سے ہمیشہ روزہ رکھے اور رات کو اس حال میں نماز پڑھے کہ لوگ سو رہے ہوں۔" (بیہقی)

## جنت کی تعمیر اور مٹی اور اس کے سنگریزے وغیرہ

(۳۰/ ۳۳۴۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنَا عَنِ الْجَنَّةِ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةُ ذَهَبٍ وَلَبِنَةُ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوْتُ وَتُرَابُهَا الزَّعْفَرَانُ، مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوْتُ لَا تَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهُ الحديث، رواه أحمد واللفظ له والترمذي والبزار والطبراني في الأوسط وابن حبان في صحيحه وهو قطعة من حديث عندهم۔ وروى ابن أبي الدنيا عن أبي هريرة موقوفا قال حائط الجنة لبنة من ذهب ولبنة من فضة ودرجها الياقوت واللؤلؤ قال وكنا نحدث أن رضراض أنهارها اللؤلؤ وترابها الزعفران

[الرضراض بفتح الراء وبضادين معجمتين۔ والحصباء ممدود بمعنى واحد وهو الحصى قيل الرضراض صغارها]

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں جنت کے متعلق فرمائیں کہ جنت کس چیز سے بنی ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس کی تعمیر اس طرح ہے کہ) ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور اس کا مسالہ (جس سے اینٹوں کو جوڑا گیا) مشک ہے اور اس کے سنگریزے جو بچھے ہوئے ہیں وہ موتی اور یاقوت ہیں اور وہاں کی مٹی زعفران ہے جو لوگ اس جنت میں پہنچیں گے وہ چین سے رہیں گے اور کوئی تنگی، تکلیف ان کو نہ ہوگی وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے وہاں ان کو موت نہیں آئے گی اور کبھی ان کے کپڑے پرانے اور خستہ نہ ہوں گے اور ان کی جوانی کبھی زائل نہ ہوگی۔" (احمد، ترمذی، بزار، طبرانی، صحیح ابن حبان)

(۳۲/ ۳۳۷۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ لَبِنَةً مِنْ ذَهَبٍ وَلَبِنَةً مِنْ فِضَّةٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ وَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَقَالَتْ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ طُوْبٰى لَكِ مَنْزِلُ الْمُلُوْكِ رواه الطبراني والبزار واللفظ له مرفوعا وموقوفا وقال لا نعلم أحدا رفعه إلا عدي بن الفضل يعني عن الجريري عن أبي نضرة عنه وعدي بن الفضل ليس بالحافظ وهو شيخ بصري انتهى۔ قال الحافظ قد تابع عدي بن الفضل على رفعه وهيب بن خالد عن الجريري عن أبي نضرة عن أبي سعيد ولفظه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عز وجل أحاط حائط الجنة لبنة من ذهب ولبنة من فضة ثم شقق فيها الأنهار وغرس فيها الأشجار فلما نظرت الملائكة إلى حسنها قالت طوبى لك منازل الملوك. أخرجه البيهقي وغيره ولكن وقفه هو الأصح المشهور والله أعلم

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ایک اینٹ سونے کی، اور ایک اینٹ چاندی کی، اور اس کا گارا مشک ہے، اور اس کو فرمایا بات کر، اس نے کہا، یقیناً ایمان والے کامیاب ہوگئے فرشتوں نے کہا تیرے لیے بادشاہوں کا محل ہونا مبارک ہو۔ (طبرانی، بزار)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے جنت کی دیوار کو ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی سے گھیر لیا پھر اس میں نہروں کو نکالا اور اس میں درخت لگائے جب فرشتوں نے اس کے حسن کو دیکھا تو کہا: تیرے لیے بادشاہوں کے محلات مبارک ہو" (بیہقی)

(۳۳/ ۳۳۷۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ جَنَّةَ عَدْنٍ بِيَدِهِ وَدَلّٰى فِيْهَا ثِمَارَهَا وَشَقَّ فِيْهَا أَنْهَارَهَا ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَقَالَتْ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ فَقَالَ وَعِزَّتِي لَا يُجَاوِرُنِي فِيْكِ

بخیل، رواه الطّبَرانی فی الکبیر والأوسط بإسنادین أحدهما جید ورواه ابن أبی الدُّنیا من حدیث أنس أطول منه ولفظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ جَنَّةَ عَدْنٍ بِیَدِهٖ لَبِنَةٌ مِنْ درة بیضاء، ولَبِنَة مِن یاقُوتة حمراء، ولَبِنة من زبرجدة خضراء وملاطها مِسْك حشیشها الزَّعفران حصباؤها اللُّؤلؤ ترابها العنبر ثُمَّ قَالَ لَها انطقی قَالَتْ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. فَقَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِی وَجَلَالِی لایجاورنی فِیْكِ بخیل ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر:۹، والتغابن:۱۶)

ترجمہ: ـــــ "حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اس میں پھلوں کو قریب کردیا اور اس میں نہروں کو نکالا پھر اس کی طرف دیکھ کر فرمایا: بات کر، اس نے کہا: ایمان والے یقیناً کامیاب ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری عزت کی قسم! تیرے اندر میرا پڑوس بخیل حاصل نہیں کرسکتا۔ (طبرانی، کبیر، اوسط)

ایک روایت میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا اس طور پر کہ ایک اینٹ سفید موتی کی اور ایک اینٹ سرخ یاقوت کی اور ایک اینٹ سبز زبرجد کی، اور اس کا گارا مشک کا ہے اس کی گھاس زعفران ہے اس کے سنگریزے موتی ہیں، اس کی خاک عنبر ہے پھر اس کو فرمایا بول! اس نے کہا یقیناً ایمان والے کامیاب ہو گئے اللہ عزوجل نے فرمایا: میری عزت وجلال کی قسم! تیرے اندر میرے پڑوس میں بخیل نہیں آسکتا، پھر رسول اللہ ﷺ نے آیت تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: "اور جو بچایا گیا اپنے جی کے لالچ سے سو وہی لوگ ہیں مراد پانے والے۔" (ابن ابی الدنیا)

(۳۵/ ۵۳۴۳) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِی الْجَنَّةِ مَرَاغًا مِنْ مِسْكٍ مِثْلَ مَرَاغِ دَوَابِّكُمْ فِی الدُّنْیَا. رواه الطّبَرانی بإسناد جید

ترجمہ: ـــــ "حضرت سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں مشک کی ایک جگہ لوٹ پوٹ کی ہے جیسا کہ دنیا میں تمہارے چوپاؤں کے لیے لوٹ پوٹ ہونے کی جگہ ہوتی ہے۔" (طبرانی)

(۳۶/ ۵۳۴۴) وَعَنْ کُرَیْبٍ أَنَّهٗ سَمِعَ أُسَامَةَ بن زید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَلَا هَلْ مشمر للجنة فَإِنَّ الْجَنَّةَ لا خطر لها هی ورب الْکَعْبَة نور یتلألأ وریحانة تهتز وقصر مشید ونهر مطرد وثَمَرَة نضیجة وَزَوْجَة حسناء جمیلة وحلل کَثِیْرَة ومقام فی أبد فی دَارٍ سلیمة وَفَاکِهَة وخضرة وحبرة ونعمة فی محلة عالیة بهیة قَالُوْا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نحن المشمرون لها قَالَ قُوْلُوْا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ الْقَوْمُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. رواه ابن ماجه وابن أبی الدُّنیا والبزار وابن حبان فی صحیحه والبیهقی کلهم من روایة محمد بن مهاجر عن الضحاك المعافری عن سلیمان بن موسی عنه ورواه ابن أبی الدُّنیا أیضا مختصرا قال عن محمد بن مهاجر الأنصاری حدثنی سلیمان بن موسی کذا فی أصول معتمدة لم یذکر فیه الضحاك وقال البزار لانعلم رواه عن النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إلا أسامة ولا نعلم له طریقا عن أسامة إلا هذه الطریق ولا نعلم رواه عن الضحاك إلا هذا الرجل محمد بن مهاجر.

قال الحافظ عبد العظیم محمد بن مهاجر وهو الأنصاری ثقة احتج به مسلم وغیره والضحاك لم یخرج له من أصحاب الکتب الستة أحد غیر ابن ماجه ولم أقف فیه علی جرح ولا تعدیل لغیر ابن حبان بل هو فی عداد المجهولین وسلیمان بن موسی هو الأشدق یأتی ذکره

ترجمہ: ـــــ "حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ارے کوئی ہے جو جنت کی طرف ہو تیزی سے چلنے والا اور اس کا ارادہ کرنے والا، جنت (میں جانے کے لیے) کسی کے لیے کوئی روک ٹوک نہیں (ہر ایک تیاری کر کے جنت میں جاسکتا ہے) رب کعبہ کی قسم! جنت ایک چمکتا ہوا نور ہے اور ایک گلدستہ ہے جو لہلہاتا ہے اور مضبوط بلند محل ہے اور جاری نہر ہے اور پکا ہوا پھل ہے اور

خوبصورت حسین بیوی ہے اور بہت زیادہ جوڑے ہیں، اور صحیح سالم گھر میں ہمیشہ کے لیے رہنا ہے اور پھل اور سبزہ اور خوشیاں اور خوبصورت اچھی بلند جگہ میں (قسم قسم کی) نعمتیں ہیں، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، ہم اس کے لیے آمادہ ہیں اور اس کی طرف تیزی سے جانے والے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا انشاء اللہ کہو، لوگوں نے انشاء اللہ کہا۔" (ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا، بزار، صحیح ابن حبان، بیہقی)

## فصل فی خیام الجنۃ وغرفھا وغیر ذٰلک / جنت کے خیموں اور کمروں وغیرہ کا ذکر

(۳۷/ ۳۳۷۴) عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّوْنَ مِيْلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيْهَا أَهْلُوْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا، رواہ البخاری ومسلم والترمذی إلا أنه قال عرضها ستون ميلا وهو رواية لهما

ترجمہ:..... "حضرت ابو موسیٰ اشعری" سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کو جنت میں جو خیمہ ملے گا وہ پورا ایک کھوکھلا موتی ہوگا جس کا طول بلندی میں اور ایک روایت میں ہے جس کا عرض ساٹھ کوس کے بقدر ہوگا اس میں مؤمن کے اہل خانہ ہوں گے ان سب اہل خانہ کے پاس مؤمن آتا جاتا رہے گا، وہ آپس میں ایک دوسرے کو نہیں دیکھیں گے۔" (بخاری، مسلم، ترمذی)

(۳۸/ ۳۳۷۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ خَيْرَةٌ وَلِكُلِّ خَيْرَةٍ خَيْمَةٌ وَلِكُلِّ خَيْمَةٍ أَرْبَعَةُ أَبْوَابٍ يَدْخُلُ عَلَيْهَا مِنْ كُلِّ بَابٍ تُحْفَةٌ وَهَدِيَّةٌ وَكَرَامَةٌ لَمْ تَكُنْ قَبْلَ ذٰلِكَ لَا مَرِحَاتٌ وَلَا دَفِرَاتٌ وَلَا سَخِرَاتٌ وَلَا طَمَّاحَاتٌ حُوْرٌ عِيْنٌ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، رواہ ابن أبي الدنيا من رواية جابر الجعفي موقوفا

ترجمہ:..... "حضرت عبداللہ بن مسعود" فرماتے ہیں کہ ہر مسلمان کے لیے بہترین نیک عورتیں ہوں گی اور ہر عورت کے لیے خیمہ ہوگا اور ہر خیمہ کے چار دروازے ہوں گے۔ اس عورت کے پاس ہر دروازے سے تحفہ، ہدیہ اور اعزاز و اکرام کی چیزیں آئیں گی جو پہلے سے نہیں ہوں گی، وہ عورتیں نہ اترانے والی ہوں گی نہ ان میں کوئی میل کچیل اور بدبو ہوگی اور نہ ہی وہ مذاق اڑانے والی ہوں گی اور نہ نافرمانی سرکشی اور نہ نگاہ اٹھانے والیاں ہوں گی، وہ حوریں بڑی آنکھوں والیاں ہیں گویا وہ انڈے ہیں چھپے ہوئے۔" (ابن ابی الدنیا)

فائدہ:..... یعنی صاف وشفاف رنگ ہوگا جیسے انڈا جس کو پرندا اپنے پروں کے نیچے چھپائے رکھے کہ نہ داغ لگے نہ گرد و غبار پہنچے یا انڈے کے اندر کی سفید تہہ جو سخت چھلکے کے نیچے پوشیدہ رہتی ہے اور بعض نے کہا کہ شتر مرغ کے انڈے مراد ہیں جو بہت خوش رنگ ہوتے ہیں بہر حال تشبیہ صفائی یا خوش رنگ ہونے میں ہے سفیدی میں نہیں۔ (تفسیر عثمانی)

(۳۹/ ۳۳۷۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حُوْرٌ مَقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ (الرحمٰن: ۷۲) قَالَ الْخَيْمَةُ مِنْ دُرَّةٍ مُجَوَّفَةٍ طُوْلُهَا فَرْسَخٌ وَلَهَا أَلْفُ بَابٍ مِنْ ذَهَبٍ حَوْلَهَا سُرَادِقُ دَوْرُهُ خَمْسُوْنَ فَرْسَخًا يَدْخُلُ عَلَيْهِ مِنْ كُلِّ بَابٍ مِنْهَا مَلَكٌ بِهَدِيَّةٍ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، رواہ ابن أبي الدنيا موقوفا

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وللبيهقي الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ فَرْسَخٌ فِيْ فَرْسَخٍ لَهَا أَرْبَعَةُ آلَافِ مِصْرَاعٍ مِنْ ذَهَبٍ وَإِسْنَادُ هٰذِهِ أَصَحُّ

ترجمہ:..... "حضرت ابن عباس" سے آیت: حُوْرٌ مَقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ۔ جس کا ترجمہ یہ ہے: "حوریں ہیں رکی رہنے والیاں خیموں میں" کی تفسیر میں منقول ہے کہ ایک ہی کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا، جس کی لمبائی ایک فرسخ ہوگی اور اس کے سونے کے ایک ہزار دروازے ہوں گے اس کے ارد گرد قناتیں ہیں، اس کے مکانات پچاس فرسخ کی مسافت کے بقدر ہیں، اس کے ہر دروازے سے اللہ عز وجل کی طرف سے فرشتہ ہدیہ لے کر آئے گا اور ایک روایت میں ہے کہ اس خیمہ کی چار ہزار سونے کی پٹیں ہیں۔" (بیہقی)

# فصل في أنهار الجنة / جنت کی نہروں کا بیان

(۴۴/ ۳۳۷۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوْتِ تربته أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وماؤه أحلى مِنَ الْعَسَلِ وأبيض مِنَ الثَّلْجِ. رواه ابن ماجه والتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حديث حسن صحيح

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں، اور اس کا بہنا موتیوں اور یاقوت پر ہے، اس کی مٹی مشک سے زیادہ عمدہ ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے۔" (ابن ماجہ، ترمذی)

(۴۵/ ۳۳۷۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ تلال أو مِنْ تَحْتِ جِبَالِ الْمِسْكِ. رواه ابن حبان في صحيحه

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کی نہریں مشک کے ٹیلوں یا فرمایا مشک کے پہاڑوں کے نیچے سے نکلتی ہیں۔" (صحیح ابن حبان)

(۴۶/ ۳۳۷۹) وَعَنْ سماك أَنَّهُ لَقِيَ عبد الله بن عبّاس بِالْمَدِيْنَةِ بعد ما كف بصره فَقَالَ يا بن عبّاس ما أرض الْجَنَّةِ قَالَ مرمرة بَيْضَاءُ مِنْ فِضَّةٍ كَأَنَّهَا مِرْآةٌ قُلْتُ ما نورها قَالَ ما رَأَيْتَ السَّاعَةَ الَّتِي يَكُوْنُ فِيْهَا طُلُوْعُ الشَّمْسِ فَذٰلِكَ نورها إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيْهَا شَمْسٌ وَلَا زَمْهَرِيْرٌ قَالَ قُلْتُ فَمَا أنهارها أَفِي أُخْدُوْدٍ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهَا تجري على أرض الْجَنَّةِ مستكفة لاتفيض هٰهُنَا وَلَا هٰهُنَا قَالَ اللّٰهُ لَهَا كُوْنِي فَكَانَتْ قُلْتُ فَمَا حلل الْجَنَّةِ قَالَ فِيْهَا شَجَرَةٌ فِيْهَا ثَمَرٌ كَأَنَّهُ الرُّمَّانُ فَإِذَا أَرَادَ وَلِيُّ اللّٰهِ مِنْهَا كِسْوَةً انْحَدَرَتْ إِلَيْهِ مِنْ غُصْنِهَا فَانْفَلَقَتْ لَهُ عَنْ سَبْعِيْنَ حُلَّةً أَلْوَانًا بعد أَلْوَانٍ ثُمَّ تَنْطَبِقُ فترجع كما كانت. رواه ابن أبي الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا بِإِسْنَادٍ حسن

ترجمہ:...... "حضرت سماکؒ کی ملاقات حضرت ابن عباسؓ سے مدینہ میں اس وقت ہوئی جب ابن عباسؓ کی بینائی جاتی رہی تھی انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا جنت کی زمین کیسی ہے؟ ارشاد فرمایا: چاندی کی سفید سنگ مرمر کی ہے گویا کہ وہ آئینہ ہوگی میں نے کہا اس کی روشنی کیسی ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: سورج نکلتے وقت جو گھڑی تم نے دیکھی ہوگی ویسی اس کی روشنی ہوگی لیکن جنت میں سورج نہ ہوگا اور نہ ہی سردی ہوگی، میں نے پوچھا اس کی نہریں کیسی ہوں گی؟ کیا وہ اندر کھائیوں میں ہوں گی فرمایا نہیں بلکہ وہ جنت کی زمین پر چلیں گی خوب بہیں گی لیکن ادھر اُدھر (حد سے باہر) نہیں بہیں گی، اللہ تعالیٰ ان کو فرمائے گا ہو جاؤ وہ نہریں بن جائیں گی میں نے کہا جنت کے جوڑے کیسے ہوں گے، فرمایا اس میں ایک درخت ہوگا جس میں انار کی طرح کے پھل ہوں گے، جب اللہ کا ولی اس میں سے جوڑا چاہے گا اس کی طرف اس کی ٹہنی جھک پڑے گی اس کے لیے اس ٹہنی کے پھٹنے سے ستر رنگ بہار رنگ کے جوڑے نکلیں گے پھر وہ ٹہنی آپس میں مل کر ویسی ہو جائے گی جیسا کہ وہ پہلے تھی۔" (ابن ابی الدنیا)

(۵۰/ ۳۳۸۰) وَعَنْهُ [عَنْ أَنَسٍ] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَاكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ فِيْهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ إِنَّ هٰذِهِ لَنَاعِمَةٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا. رواه التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حديث حسن [الجزر بضم الجيم والزاي جمع جزور وَهُوَ الْبَعِيْرُ]

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے "کوثر" کے بارے میں پوچھا گیا کہ وہ کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے (یعنی جنت میں میرے لیے مخصوص ہے) اس نہر کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا اور

شیریں ہے اس میں ایسے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹ کی گردنوں کی طرح لمبی ہیں، یہ سن کر حضرت عمران ؓ نے عرض کیا کہ وہ پرندے تو بہت فربہ اور تنومند ہوں گے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان کے کھانے والے (یعنی جنتی) ان سے زیادہ توانا اور خوش حال ہوں گے۔" (ترمذی)

## فصل فی شجر الجنة وثمارها / جنت کے درخت اور پھلوں کا ذکر

(۵۱/ ۳۳۸۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظلها مائة عام لا يقطعها إِنْ شِئْتُمْ فاقرؤوا: وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ. وَمَاءٍ مَّسْكُوْبٍ (الواقعة:)، رواه البخاري والترمذي

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں کوئی سوار سو برس تک چلتا رہے تب بھی اس کا سایہ ختم نہ ہو۔ اگر چاہو تو اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد پڑھ لو:

وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ ترجمہ: "اور لمبا سایہ اور بہتا ہوا پانی۔" (بخاری، ترمذی)

(۵۳/ ۳۳۸۲) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَقَالَ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّ الفنن مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ أَوْ يستظل بِهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شك يحيى فِيهَا فَرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثمارها القلال، رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح غريب۔ [الفنن بفتح الفاء والنون هو الغصن]

ترجمہ:...... "حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ آپ نے سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سوار اس کی شاخوں کے سایہ میں سو سال تک چلتا رہے گا یا یہ فرمایا کہ سو سوار اس سے سایہ لے سکتے ہیں اس میں سونے کے پروانے ہیں گویا کہ اس کے پھل بڑے بڑے مٹکے ہیں۔" (ترمذی)

(۵۳/ ۳۳۸۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الظِّلُّ الْمَمْدُوْدُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ عَلَى سَاقٍ قدر ما يسير الرَّاكِبُ المجد في ظلها مائة عام في كُلِّ نواحيها فيخرج أَهْلُ الْجَنَّةِ أهل الغرف وغيرهم فيتحدثون في ظلها قَالَ فيشتهي بعضهم ويذكر لهو الدُّنْيَا فيرسل الله ريحا مِنَ الْجَنَّةِ فتحرك تِلْكَ الشَّجَرَةَ بِكُلِّ لهو كَانَ فِي الدُّنْيَا. رواه ابن أبي الدنيا موقوفا من طريق زمعة بن صالح عن سلمة بن وهرام وقد صححها ابن خزيمة والحاكم وحسنها الترمذي

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں لمبا سایہ (جس کا ذکر قرآن میں ہے اس سے مراد) ایک درخت ہے جنت میں جو ایک تنے پر ہے جو اتنا بڑا ہے کہ جس کے سایہ میں تیز رفتار سوار چاروں طرف سے سو سال چلتا رہے، جنت والے اور بالا خانوں میں رہنے والے باہر نکل کر اس کے سایہ میں بیٹھ کر باہمی گفتگو کریں گے، بعض جنتیوں کو کھیل کی خواہش ہوگی اور دنیا کا کھیل یاد آئے گا، اللہ تعالیٰ جنت سے ایک ہوا کو بھیجے گا وہ اس درخت کو ہلائے گا اور اس درخت سے دنیا کا ہر قسم کا کھیل جو دنیا میں ہوتا تھا نکلے گا۔" (ابن ابی الدنیا، ابن خزیمہ، حاکم، ترمذی)

(۵۵/ ۳۳۸۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ أعددت لعبادي الصالحين مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خطر على قلب بشر اقرؤوا إِنْ شِئْتُمْ: وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (الواقعة:۳۰) وموضع سوط مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا واقرؤوا إِنْ شِئْتُمْ: فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ (آل عمران:۱۸۵)، رواه الترمذي والنسائي وابن ماجه وروى البخاري ومسلم بعضه

ترجمہ:...... "حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے، اور نہ کسی بشر کے دل میں کبھی ان کا خطرہ یا خیال ہی گزرا ہے اور اگر تم چاہو تو پڑھو قرآن کریم کی یہ آیت: وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ "اور لمبا سایہ ہوگا" اور جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر

چاہو تو پڑھو قرآن کی یہ آیت [فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۔] جس کا ترجمہ یہ ہے: "پھر جو کوئی دور ہو گیا دوزخ سے اور داخل کیا گیا جنت میں اس کا کام تو بن گیا۔" (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، بخاری، مسلم)

(۵۶/ ۳۳۸۵) وَعَنْ عتبة بن عبد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جاء أعْرَابِيٌّ إلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ما حوضك الَّذِيْ تحدث عَنْهُ فَذكر الحديث إلَى أنْ قَالَ فَقَالَ الأعرابي يا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْهَا فاكِهَة قَالَ نعم وفيها شَجَرَة تدعى طُوبَىٰ هِيَ تطابق الفردوس فَقَالَ أيّ شجر أرضنا تشبه قَالَ لَيْسَ تشبه شَيْئًا من شجر أرضك ولكن أتيتَ الشَّام قَالَ لاَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه قَالَ فإنَّهَا تشبِهُ شَجَرَة بِالشَّام تدعى الجوزة تنْبت عَلَى سَاقٍ وَاحِدٍ ثُمَّ ينتشر أعْلاَهَا قَالَ فَمَا عِظَمُ أصلها قَالَ لَوْ ارتحلت جَذَعة مِنْ إبِلِ أهلك لَمَا قطعتها حَتَّى تنكسر ترقوتها هرما قَالَ فِيْهَا عِنَبٌ قَالَ نعم قَالَ فَمَا عظم الْعنقود مِنْهَا قَالَ مسيرَة شهر للغراب الأبقع لاَ يقع وَلاَ ينثني وَلاَ يفتر قَالَ فَمَا عظم الحَبَّة مِنْهُ قَالَ هَلْ ذبح أبُوكَ تَيْسًا من غنمه عَظِيْما فسلخ إهَابه فَأعْطَاهُ أمك فَقَالَ ادبغي هَذَا ثُمَّ افرى لَنَا مِنْهُ ذنوبا يروى ماشيتنا قَالَ نعم قَالَ فَإنَّ تِلْكَ الحَبَّة تشبعني وأهل بَيْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعامة عشيرتك. رواه الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ والأوسط وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ بِنَحْوِهِ وابن حبان فِي صَحِيحه بِذكر الشَّجَرَة فِي موضع وَالْعِنَب فِي آخر ورواه أحمد باختصار

قَوْله افرى لَنَا مِنْهُ ذنوبا أيْ شق واصنع۔ والذنوب بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة هُوَ الدَّلْو وَقِيْلَ لاَ تسمى ذنوبا إلاَّ إذَا كَانَت ملأى أوْ دُوْنَ الملأ

ترجمہ:...... "حضرت عتبہ بن عبدؓ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: آپ کا وہ حوض کیا ہے جس کے متعلق آپ گفتگو فرماتے ہیں اس میں تفصیلی حدیث ذکر کی جس کے اخیر میں ہے: اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت میں پھل ہوں گے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اور اس میں ایک درخت ہوگا جس کو طوبیٰ کہا جاتا ہے جو پوری جنت الفردوس کو بھر دے گا، اس نے دریافت کیا ہماری زمین کا کوئی درخت بھی اس کے مشابہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری زمین کا کوئی درخت بھی اس کے مشابہ نہیں لیکن کیا تم شام گئے ہو؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہاں تو نہیں گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شام کے ایک درخت کے مشابہ ہے جس کو جوزہ کہا جاتا ہے جو ایک ہی تنے پر اُگتا ہے پھر اوپر کی طرف جا کر پھیل جاتا ہے، اس نے دریافت کیا کہ اس کی جڑ کتنی بڑی ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو اپنے گھر والوں کے اونٹوں میں سے کسی جوان اونٹ پر سوار ہو کر سفر شروع کرے تو اس کی جڑ سے پار نہ ہو یہاں تک کہ اس اونٹ کی بوڑھا ہو کر گردن ہی ٹوٹ جائے، اس نے دریافت کیا جنت میں انگور ہوں گے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں انگور ہوں گے، اس نے دریافت کیا اس کا خوشہ کتنا بڑا ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سیاہ سفید کوا جو مسلسل ایک ماہ کی مسافت اڑتا رہے جو نہ گرے اور نہ ہی کمزور ہو اور نہ اڑنا روکے، اس نے دریافت کیا اس کا دانا کتنا بڑا ہوگا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تیرے باپ نے کبھی کوئی بڑا بکرا ذبح کیا ہو اور اس کی کھال اتار کر تیری ماں کو دی ہو اور اس سے کہا ہو کہ اس چمڑے کو دباغت دے کر اس سے بڑا ڈول بنا دو جو ہمارے جانوروں کو سیراب کیا کرے اس نے کہا ہاں ایسا تو ہوا ہے اس نے کہا کہ وہ دانہ (تو پھر اتنا بڑا ہوگا کہ) وہ میرا اور میرے سب گھر والوں کا پیٹ بھر دے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (صرف تیرا اور تیرے گھر والوں کا نہیں بلکہ) تیرے خاندان کے سب لوگوں کا بھی پیٹ بھر دے۔" (طبرانی، بیہقی، صحیح ابن حبان، احمد)

(۵۷/ ۳۳۸۶) وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أبِي الْهُذَيْلِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ بِالشَّامِ أوْ بِعُمَانَ فَتَذَاكَرُوا الْجَنَّةَ فَقَالَ إنَّ الْعُنْقُوْدَ مِنْ عَنَاقِيْدِهَا مِنْ هٰهُنَا إلَى صَنْعَاءَ. رواه ابْنُ أبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن الہدیل کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ شام میں یا عمان میں تھے، جنت کا تذکرہ ہوا، حضرت عبداللہؓ نے فرمایا: اس کا ایک خوشہ اتنا بڑا ہوگا کہ یہاں سے صنعاء تک ہوگا۔" (ابن ابی الدنیا)

(۵۸/ ۳۳۸۷) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عرضت عَلَيَّ الْجَنَّةُ فَذَهَبْتُ أَتَنَاوَلُ مِنْهَا قطفا أريكموه فحيل بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِثْلُ الْحَبَّةِ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ كَأَعْظَمِ دَلْوٍ فَرَتْ أُمُّكَ قَطُّ. رواه أبو يعلى بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) مجھ پر جنت پیش کی گئی میں اس کا ایک خوشہ لینے کے لیے گیا تا کہ تم کو دکھاؤں (لیکن) میرے اور اس کے درمیان رکاوٹ کھڑی کردی گئی ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! انگور کے ایک دانہ کا شیرہ کتنا ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بڑا ڈول جو (جانور کی کھال سے) تیری ماں نے بنایا ہو۔" (ابویعلی)

(۵۹/ ۳۳۸۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وساقها من ذهب. رواه الترمذي وابن أبي الدنيا وابن حبان في صحيحه كلهم من طريق بن زياد الحسن بن فرات وقال الترمذي حديث حسن صحيح

ترجمہ:...... "حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں جو بھی درخت ہے اس کا تنا سونے کا ہے۔" (ترمذی، ابن ابی الدنیا، صحیح ابن حبان)

فائدہ:...... یعنی تنا تو ہر درخت کا سونے کا ہے البتہ ان درختوں کی ٹہنیاں اور شاخیں مختلف قسم کی ہیں کسی کی سونے کی ہے کسی کی چاندی کی ہے کوئی ٹہنی یاقوت و زمرد کی ہے یا موتی وغیرہ کی ہے۔ (از مظاہر)

(۶۰/ ۳۳۸۹) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا الصِّفَاحَ فَإِذَا رَجُلٌ نَائِمٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ قَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَبْلُغُهُ قَالَ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ انْطَلِقْ بِهٰذَا النطع فأظله قَالَ فَانْطَلَقَ فَأَظَلَّهُ. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ فَإِذَا هُوَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَتَيْتُهُ أُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا جَرِيرُ تَوَاضَعْ لِلّٰهِ فَإِنَّهُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا رَفَعَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا جَرِيرُ هَلْ تَدْرِي مَا الظُّلُمَاتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ ظُلْمُ النَّاسِ بَيْنَهُمْ ثُمَّ أَخَذَ عويدا لا أكاد أراه بين أصبعيه فَقَالَ يَا جَرِيرُ لَوْ طَلَبْتَ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَ هٰذَا لَمْ تَجِدْهُ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِاللّٰهِ فَأَيْنَ النَّخْلُ وَالشَّجَرُ قَالَ أُصُولُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالذَّهَبُ وَأَعْلَاهَا الثَّمَرُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ بِإِسْنَادٍ حسن

ترجمہ:...... "حضرت جریر بن عبداللہ ؓ کہتے ہیں کہ ہم (ایک سفر میں) مقام صفاح پر (جو حنین کے درمیان ہے) اترے، وہاں ایک شخص درخت کے نیچے سویا ہوا تھا قریب تھا کہ سورج کی تپش اس کو پہنچے، میں نے غلام سے کہا یہ چمڑے کی کھال لے جا کر اس شخص پر اس کے ذریعہ سایہ کردو۔ چنانچہ اس نے جا کر اس سے اس پر سایہ کردیا، جب وہ شخص نیند سے بیدار ہوا تو وہ حضرت سلمان ؓ تھے، میں نے آ کر ان کو سلام کیا، انہوں نے فرمایا: اے جریر اللہ کے لیے تواضع اختیار کرو جو اللہ کے لیے دنیا میں تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو بلند کرے گا، اے جریر! جانتے ہو کہ قیامت کے دن اندھیرے کیا ہوں گے؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا۔ ارشاد فرمایا: لوگوں کے درمیان جو ظلم کیا ہوگا (وہ قیامت کے دن اندھیروں کی شکل میں ہوگا) پھر حضرت سلمان ؓ نے ایک چھوٹی سے لکڑی پکڑی میرا گمان ہے کہ وہ (اتنی چھوٹی تھی کہ) اس کو ان کی دو انگلیوں کے درمیان بھی میں دیکھنے کے قریب نہیں تھا ارشاد فرمایا: اے جریر! اگر تو جنت میں اس جیسی لکڑی طلب کرے تو تجھے نہ ملے میں نے کہا اے عبداللہ! (جب لکڑی وہاں نہ ہوگی تو) کھجور کے درخت اور عام درخت کہاں ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: اس کی جڑیں موتی اور سونے کی ہوں گی اور اس کے اوپر کھجوریں ہوں گی۔" (بیہقی)

(۶۱/ ۳۳۹۰) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا (الإنسان: ۱۴) قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ قِيَامًا وَقُعُودًا وَمُضْطَجِعِينَ رواه البيهقي وغيره موقوفا بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت براء بن عازب ؓ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ترجمہ: "اور پست کرر کھے ہیں اس کے گچھے لٹا

کریں" کی تفسیر میں منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: اہل جنت، جنت کے پھلوں کو کھڑے اور بیٹھے کھائیں گے۔" (بیہقی)

(۹۳/ ۳۳۹۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَخْلُ الْجَنَّةِ جُذُوعُهَا مِنْ زُمُرُّدٍ خُضْرٍ وَكَرَبُهَا ذَهَبٌ أَحْمَرُ وَسَعَفُهَا كِسْوَةٌ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا مُقَطَّعَاتُهُمْ وَحُلَلُهُمْ وَثَمَرُهَا أَمْثَالُ الْقِلَالِ وَالدِّلَاءِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَأَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ لَيْسَ فِيْهَا عَجَمٌ. رواه ابن أبي الدُّنيا موقوفا بإسناد جيد والحاكم وقال صحيح على شرط مسلم

[الكرب بفتح الكاف والراء بعدهما باء موحدة هو أصول السعف الغلاظ العراض]

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جنت کے کھجور کے درخت کے تنے سبز زمرد کے ہیں اور اس کی موٹی چوڑی جڑ سرخ سونے کی ہے اور اس کی شاخ جنتیوں کے کپڑے ہوں گے ان میں چھوٹے کپڑے بھی ہوں گے اور پورے جوڑے بھی ہوں گے اور اس کے پھل بڑے مٹکوں اور ڈولوں کے مانند ہیں، دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم اس میں کوئی گٹھلی نہیں ہے۔" (ابن ابی الدنیا، حاکم)

(۹۴/ ۳۳۹۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا طُوْبٰى قَالَ شَجَرَةٌ مَسِيْرَةُ مِائَةِ سَنَةٍ ثِيَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ من أكمامها. رواه ابن حبان في صحيحه من طريق دراج عن أبي الهيثم

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! "طوبیٰ" کیا چیز ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سال کی مسافت کے بقدر ایک درخت ہے جنتیوں کے کپڑے اس کے غلافوں سے نکلتے ہیں۔" (صحیح ابن حبان)

## جنتیوں کے کھانے اور پینے وغیرہ کا بیان

(۹۵/ ۳۳۹۳) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتَمَخَّطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ طعامهم ذلك جشاء كريح المسك يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّكْبِيْرَ كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ. رواه مسلم وأبوداؤد

ترجمہ:...... "حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت والے کھائیں گے اور پئیں گے اور نہ ان کی ناک سے ریزش آئے گی اور نہ ان کو پیشاب پاخانہ آئے گا، ان کا کھانا ڈکار مشک کی خوشبو کی طرح ہو جائے گا (یعنی کھانا مشک کی خوشبو کا ڈکار آکر ہضم ہو جائے گا) اور اہل جنت کی زبانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ کی تسبیح وتکبیر اس طرح جاری ہوگی جس طرح سانس جاری ہوتا ہے۔" (مسلم، ابوداؤد)

(۹۶/ ۳۳۹۴) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَشْتَهِي الشَّرَابَ مِنْ شَرَابِ الْجَنَّةِ فَيَجِيْءُ الْإِبْرِيْقُ فَيَقَعُ فِيْ يَدِهٖ فيشرب ثُمَّ يعود إلى مكانه. رواه ابن أبي الدُّنيا موقوفا بإسناد جيد

ترجمہ:...... "حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ ایک جنتی کو جنت کے مشروبات میں سے کسی کے پینے کی خواہش ہوگی، لوٹا اس کے ہاتھ میں آجائے گا وہ اس میں سے پیئے گا پھر وہ خود اپنی جگہ واپس چلا جائے گا۔" (ابن ابی الدنیا)

(۹۸/ ۳۳۹۵) وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ صحيح ولفظه في إحدى رواياته قَالَ بينا نحن عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أقبل رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ يُقَالُ لَهُ ثَعْلَبَةُ بن الحارث فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ تزعم أَنَّ فِي الْجَنَّةِ طَعَامًا وَشَرَابًا وَأَزْوَاجًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تُؤْمِنُ بِشَجَرَةِ الْمِسْكِ قَالَ نعم! قَالَ وتجدها في كتابكم قَالَ نعم! قَالَ فَإِنَّ الْبَوْلَ والجنابة عرق يسيل مِنْ تحت ذوائبهم إلى أقدامهم مسك.

ترجمہ:...... "حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں تھے کہ ایک یہودی آیا جس کو ثعلبہ بن الحارث

کہا جاتا ہے اس نے کہا: السلام علیک یا محمد! آپ نے جواب دیا: وعلیکم۔ یہودی نے آپ سے کہا: آپ کا گمان ہے کہ جنت میں کھانا پینا ہوگا اور بیویاں ہوں گی؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم مشک کے درخت کو مانتے ہو؟ اس نے کہا: جی! آپ نے فرمایا: تم اپنی کتاب میں پاتے ہو؟ اس نے کہا: جی! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بول وجنابت پسینہ ہوگا جوان کے سر کے بالوں کے نیچے سے ان کے پیروں تک مشک بن کر بہے گا۔" (طبرانی)

(۷۰/ ۳۳۹۶) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يرفعه قَالَ إِنَّ أَسْفَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَجْمَعِينَ من يَقُومُ عَلَى رَأْسِه عشرة آلَاف خَادِمٍ مَعَ كُلِّ خَادِمٍ صحفتان وَاحِدَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَوَاحِدَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فِي كُلِّ صَحْفَةٍ لون لَيْسَ فِي الْأُخْرَى مثلها يَأْكُل من آخره كَمَا يَأْكُل من أوله يجد لآخره مِنَ اللَّذَّةِ والطعم ما لا يجد لأوله ثُمَّ يَكُونُ فوق ذٰلك رشح مِسْك وجشاء مِسْك لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتَمَخَّطُونَ. رواه ابن أبي الدُّنيا واللفظ له والطَّبَراني وَرُوَاته ثقات

ترجمہ:...... "حضرت انس ؓ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں سب جنتیوں میں سب سے کم درجہ کے جنتی کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے، ہر خادم کے ساتھ دو پیالے ہوں گے، ایک چاندی کا اور ایک سونے کا ہوگا، ہر پیالہ میں الگ قسم کی نعمت ہوگی جس جیسی دوسرے پیالہ میں نہ ہوگی وہ دوسرے قسم کے کھانے کو (اسی شوق سے) ایسا ہی کھائے گا جیسا کہ پہلے کو کھائے گا، اور دوسرے میں لذت اور مزہ جو پائے گا وہ پہلے میں نہیں پائے گا، پھر مزید اس پر مشک کا پسینہ اور مشک کا ڈکار ہوگا، نہ پیشاب نہ پاخانہ آئے گا نہ ناک کی ریزش آئے گی۔" (ابن ابی الدنیا، طبرانی)

(۷۱/ ۳۳۹۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أدنى أَهل الْجَنَّة منزلة إِنَّ لَهُ لسبع دَرَجَات وَهُوَ عَلَى السَّادِسَة وفوقه السَّابِعَة إِنَّ لَهُ لثلاثمائة خَادِمٍ ويغدى عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ وَيُرَاحُ بثلاثمائة صَحْفَة وَلَا أعلمه إِلَّا قَالَ مِنْ ذَهَبٍ فِي كُلِّ صَحْفَةٍ لون لَيْسَ فِي الْأُخْرَى وَإِنَّهُ ليلذ أوله كَمَا يلذ آخره وَمِنَ الْأَشْرِبَة ثَلَاثُ مِائَةِ إِنَاءٍ فِي كُلِّ إِنَاءٍ لَوْنٌ لَيْسَ فِي الآخر وَإِنَّهُ ليلذ أوله كَمَا يلذ آخره وَإِنَّهُ ليقول يَا رَبِّ لَوْ أَذِنت لِي لأطعمت أَهْلَ الْجَنَّةِ وسقيتهم لَمْ ينقص مِمَّا عِنْدِي شَيْءٌ. الحديث رواه أحمد عن شهر عنه

ترجمہ:...... "حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے کم درجہ کے جنتی کے سات درجے ہوں گے اور وہ چھٹے پر ہوگا اور اس کے اوپر ساتواں ہوگا، اس کے تین سو خادم ہوں گے، صبح وشام روزانہ اس کے پاس تین سو پیالے لائے جائیں گے، میرے علم کے مطابق آپ نے فرمایا کہ سونے کے ہوں گے، ہر پیالہ میں الگ قسم کی نعمت ہوگی جو دوسرے پیالہ میں نہ ہوگی اس کو اول میں ویسی لذت ملے گی جیسا کہ آخر میں لذت محسوس ہوگی اور مشروبات کے تین سو برتن ہوں گے ہر برتن میں الگ قسم کا مشروب ہوگا جو دوسرے میں نہیں ہوگا اور پہلا ویسا ہی لذیذ اور مزے دار ہوگا جیسا کہ آخر لذیذ ہوگا اور وہ کہے گا اے میرے رب! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اہل جنت کو کھلاؤں اور پلاؤں اور میرے پاس کھانے اور پینے میں کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔" (احمد)

(۷۲/ ۳۳۹۸) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيَشْتَهِي الطَّيْرَ مِنْ طُيُورِ الْجَنَّةِ فَيَقَعُ فِي يَدِهِ منفلقًا نضجًا. رواه ابن أبي الدُّنيا موقوفا

ترجمہ:...... "حضرت ابوامامہ ؓ فرماتے ہیں کہ ایک جنتی کو جنت کے پرندوں میں کسی پرندہ کی خواہش ہوگی، وہ پرندہ اس کے ہاتھ میں ٹکڑے ہوکر پکا ہوا آجائے گا۔" (ابن ابی الدنیا)

(۷۳/ ۳۳۹۹) وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَصْحَاب رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ إِنَّ اللّٰهَ لينفعنا بِالْأَعْرَابِ وَمَسَائِلهِم قَالَ أَقبل أَعْرَابِيٌّ يَوْمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذكر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَة مؤذية وَمَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَة تُؤْذِي صَاحِبَهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هِيَ قَالَ السدر فَإِنَّ لَهُ

شَوْكًا مُؤْذِيًا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ اللّٰهُ يَقُوْلُ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ (الْوَاقِعَة:۲۸) خضد الله شوكه فجعل مكان كُلّ شَوْكَةٍ ثَمَرَةً فَإِنَّهَا لتنبت ثمرا تفتق الثَّمَرَة مِنْهَا عَنْ اثْنَيْنِ وَسبعين لونا مِنْ طَعَامٍ مَا فِيْهَا لون يشبه الآخر. رواه ابن أبي الدُّنْيَا وإسناده حسن ورواه أيضا عن سليم بن عامر عن أبي أمامة الباهلي عن النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثله

ترجمہ:...... "حضرت سُلیم بن عامرؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اعراب اور دیہات والوں کے ذریعہ نفع پہنچاتا تھا اور ان کے سوالات کے ذریعے ہمیں فائدہ ہوتا، ایک دن ایک اعرابی (نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں) آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ عزوجل نے جنت میں ایک تکلیف دینے والا درخت کا ذکر کیا ہے میں نہیں سمجھتا کہ جنت میں کوئی درخت جنتی کو تکلیف دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ کون سا درخت ہے! اس نے کہا بیری کا درخت اس میں تکلیف دہ کانٹے ہوتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا: فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ترجمہ: "رہتے ہیں بیری کے درختوں میں جن میں کانٹا نہیں" اللہ تعالیٰ نے اس کے کانٹے کو نکال کر ہر کانٹے کی جگہ پھل (بیر) لگا دیا وہ پھل کو اُگاتا ہے اس میں سے ہر پھل کے اندر سے بہتر قسم کے کھانے نکلتے ہیں کوئی کھانا اس میں دوسرے کھانے کے مشابہ نہیں ہوتا۔" (ابن ابی الدنیا)

## فَصْلٌ فِيْ ثِيَابِهِمْ وَحُلَلِهِمْ / جنتیوں کے کپڑوں اور جوڑوں کا بیان

(۸۳/ ۲۲۰۰) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ ليتكىء فِي الْجَنَّةِ سَبْعِيْنَ سَنَةً قبل أَنْ يَتَحَوَّلَ ثُمَّ تَأْتِيْهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ مَنْكِبَهُ فَيَنْظُرُ وجهه في خدها أصفى مِنَ الْمِرْآةِ وَإِنَّ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ عَلَيْهَا تضيء مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَيَرُدُّ السَّلَامَ ويسألها مَنْ أَنْتِ فَتَقُوْلُ أَنَا مِنَ الْمَزِيْدِ وَإِنَّهُ لَيَكُوْنُ عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثَوْبًا أدناها مِثْلُ النُّعْمَانِ من طُوبَى فينفذها بصره حَتَّى يُرَى مخ ساقها من وَرَاءِ ذَلِكَ وَإِنَّ عَلَيْهَا مِنَ التِّيجَانِ إِنَّ أدنى لؤلؤة مِنْهَا لتضيء مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. رواه أحمد مِنْ طريق ابن لهيعة عَنْ دراج عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ وابن حبان في صحيحه مِنْ طريق عمرو بن الحارث عَنْ دراج عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ. وروى الترمذي مِنْهُ ذكر التيجان فقط من رواية رشدين عَنْ عمرو بن الحارث وَقَالَ لانعرفه إلا من حديث رشدين

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جنت میں ستر سال تک ٹیک ہی لگائے رکھے گا اس سے پہلے کہ ایک پہلو سے دوسرا پہلو بدلے پھر ایک عورت آ کر اس کے مونڈھے پر ٹھوکا دے گی (ہاتھ مارے گی) وہ اپنے چہرے کو اس کے رخسار میں دیکھے گا، شیشہ سے زیادہ صاف شفاف اس کا رخسار ہوگا اور اس کے اوپر سب سے کم درجہ کا موتی مشرق ومغرب کے درمیان کو روشن کردے وہ اس کو سلام کرے گا وہ سلام کا جواب دے گا اور اس سے پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ کہے گی: میں مزید میں سے ہوں (کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہے ہمارے پاس مزید نعمتیں) ہیں، اور اس پر ستر کپڑے (رنگ برنگ کے) ہوں گے سب سے ادنیٰ کپڑا طوبیٰ درخت کے نعمان کے رنگ کا ہوگا (یعنی خون کے رنگ کا سرخ ہوگا) اس جنتی کی نگاہ اس لباس کے اندر سے بھی پار ہوجائے گی (یعنی وہ لباس کے پیچھے چھپے ہوئے عورت کے حسن وجمال اور نزاکت کو دیکھے گا کہ یہاں تک کہ اس کی پنڈلی کے اندر کا گودا تک باہر سے نظر آجائے گا اور اس عورت پر ایسا تاج ہوگا جس کا ادنیٰ درجہ کا موتی مشرق ومغرب کے درمیان کو روشن کردے۔" (احمد، صحیح ابن حبان، ترمذی)

(۸۴/ ۲۲۰۱) وَعَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كَعْبٌ لَوْ أَنَّ ثَوْبًا من ثِيَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لُبِسَ الْيَوْمَ فِي الدُّنْيَا لَصعق مَنْ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَمَا حَمَلَتْهُ أَبْصَارُهُمْ. رواه ابن أبي الدُّنْيَا ويأتي حديث أنس المرفوع وَلَوْ اطلعت الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَى الْأَرْضِ لملأت مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا ولأضاءت بَيْنَهُمَا وَلنصيفها يَعْنِيْ خمارها عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا

وَمَا فِيهَا. رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت شریح بن عبید فرماتے ہیں کہ حضرت کعب نے فرمایا کہ اگر جنتیوں کے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا آج دنیا میں پہن لیا جائے تو اس کی طرف نظر کرنے والا بے ہوش ہو جائے اور نگاہیں اس کو برداشت نہ کر سکیں (اس کی روشنی وچمک دمک اتنی زیادہ ہوگی) اور ایک روایت میں ہے کہ اگر جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو زمین وآسمان کے درمیان کو خوشبو سے بھر دے اور زمین وآسمان کے درمیان کے خلاء کو روشن کر دے اور اس کی اوڑھنی (جو بال چھپانے کے لیے سر پر باندھی جاتی ہے) سر کے اوپر کی دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے (چہ جائیکہ سارا لباس اور زیورات)۔" (بخاری، مسلم)

## فَصْلٌ فِي فُرُشِ الْجَنَّةِ / جنت کے بچھونے

(۸۵/ ۲۲۰۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ (الواقعة:۳۴) قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَسِيرَةُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ. رواه ابن أبي الدنيا والترمذي وقال حديث حسن غريب لا نعرفه إلا من حديث رشدين يعني عن عمرو بن الحارث عن دراج. قال الحافظ قد رواه ابن حبان في صحيحه والبيهقي وغيرهما من حديث ابن وهب أيضا عن عمرو بن الحارث عن دراج

ترجمہ:...... "حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ ترجمہ: "اور اونچے بچھونے" کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ اس کی اونچائی اتنی ہے جتنی آسمان وزمین کے درمیان اور آسمان وزمین کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔" (ابن ابی الدنیا، ترمذی)

(۸۶/ ۲۲۰۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ (الرحمٰن:۵۴). قَالَ أُخْبِرْتُمْ بِالْبَطَائِنِ. فَكَيْفَ بِالظَّهَائِرِ رواه البيهقي موقوفا بإسناد حسن

ترجمہ:...... "حضرت ابن مسعود سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ، ترجمہ: "جن کے استر تافتے کے" کے بارے میں منقول ہے کہ جب تمہیں (قرآن کریم میں) استر کے بارے میں بتلایا گیا کہ وہ دبیز ریشم کے ہوں گے تو ابرے کیسے ہوں گے (یعنی ابرے کو اسی سے قیاس کر لو کہ وہ کیسا کچھ ہوگا)۔" (بیہقی)

## فصل في وصف نساء أهل الجنة / جنت کی عورت کی صفت کا ذکر

(۸۹/ ۲۲۰۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن أبي أوفى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُزَوَّجُ خَمْسَ مِائَةِ حوراء وَأَرْبَعَةَ آلَافِ بِكْرٍ وَثَمَانِيَةَ آلَافِ ثيب يعانق كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ مِقْدَارَ عمره فِي الدُّنْيَا. رواه البيهقي وفي إسناده راو لم يسم

ترجمہ:...... "حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک جنتی کی پانچ سو حوروں سے شادی کی جائے گی اور چار ہزار کنواری اور چار ہزار بیاہیوں سے شادی کرے گا اور دنیا کی اپنی عمر کی مقدار ان میں سے ہر ایک سے معانقہ میں گزار دے گا۔" (بیہقی)

(۹۰/ ۲۲۰۵) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لغدوة فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قوس أحدكم أو موضع قيده يعني سوطه مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوِ اطَّلَعَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَى الْأَرْضِ لَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَلَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا

فِيهَا. رواه البُخَارِيّ وَمُسْلِم والطَّبَرَانِيّ مُخْتَصَرًا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ولتاجها عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

[النصيف الخمار۔ والقاب هُوَ القدر وَقَالَ أَبُوْ معمر قاب القوس من مقبضه إِلَى رَأْسه]

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: راہ خدا میں (خواہ جہاد ہو یا طلب علم ہو یا تبلیغ یا اور کوئی نیک کام ہو) ایک صبح کا چلنا یا شام کا چلنا دنیا و مافیہا (کی سلطنت) سے بہتر ہے (کہ اس کا صلہ جنت ہے) اور جنت میں تمہاری ایک کمان یا ایک چابک کے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے (کہ سوار جب بیٹھتا ہے تو اپنا چابک زمین پر رکھ دیتا ہے اور پیادہ جب بیٹھتا ہے تو اپنی کمان رکھ دیتا ہے اور جنت کی اتنی تھوڑی جگہ کو بھی لمبی چوڑی ساری سطح زمین پر فوقیت ہے چہ جائیکہ ساری جنت جس کی وسعت کے سامنے ہزاران ہزار دنیا کی وسعت بھی کم ہے) اور اگر جنتی عورتوں میں سے (خواہ حوریں ہوں یا دنیا کی دیندار بیبیاں جن کو بے مثل حسن دیا جائے گا) ایک عورت زمین کی طرف جھانک لے تو (اپنے حسن کی چمک دمک سے) دنیا و مافیہا کو جگمگا دے اور ان کو خوشبو سے لبریز کر دے اور اس کی سر کے اوپر کی اوڑھنی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے (چہ جائیکہ سارا لباس اور زیورات)۔" (بخاری، مسلم، طبرانی)

(٩٣/ ٣٣٠٦) وَعَنْ سَعِيْد بْن عَامِرِ بْن حُذَيْم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَشْرَفَتْ لَمَلَأَتِ الْأَرْضَ رِيْحَ مِسْكٍ وَلَأَذْهَبَتْ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ. الحديث رواه الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَإِسْنَاده حسن في المتابعات

ترجمہ:...... "حضرت سعید بن عامر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اگر اہل جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت دنیا کے قریب آ کر ظاہر ہو جائے تو ساری زمین کو مشک کی خوشبو سے لبریز کر دے اور چاند سورج کی روشنی کو ماند کر دے۔" (طبرانی، بزار)

(٩٤/ ٣٣٠٧) وَعَنْ مُحَمَّد بن كَعْب الْقُرَظِيّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حدثنا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ. فَذكر حَدِيث الصُّور بِطُوْلِهِ إِلَى أَنْ قَالَ فَأَقُوْلُ يَارَبِّ وَعَدتنِي الشَّفَاعَة فشفعني فِي أَهْلِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ قَدْ شفعتك وأذنت لَهُمْ فِيْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا أَنْتُمْ فِي الدُّنْيَا بأعرف بأزواجكم ومساكنكم من أَهْلِ الْجَنَّةِ بأزواجهم ومساكنهم فَيَدْخُلُ رَجُلٌ مِنْهُمْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسبعين زَوْجَة مِمَّا ينشىء الله وثنتين من ولد آدم لَهُمَا فضل عَلَى مَنْ أنشأ اللّٰه لِعِبَادَتِهِمَا اللّٰه فِي الدُّنْيَا يَدْخُلُ عَلَى الْأُوْلَى مِنْهُمَا فِيْ غُرْفَةٍ مِنْ يَاقُوْتَةٍ عَلَى سَرِيْرٍ مِنْ ذَهَبٍ مكلل بِاللُّؤْلُؤِ عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ زوجا من سندس وإستبرق ثُمَّ يضع يده بَيْنَ كَتِفَيْهَا ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى يَدِهِ مِنْ صَدْرِهَا مِن وَرَاءِ ثِيَابِهَا وَجِلْدِهَا وَلَحْمِهَا وَإِنَّهُ لينظر إِلَى مخ سَاقِهَا كَمَا يَنْظُرُ أَحَدُكُمْ إِلَى السِّلْكِ فِيْ قَصَبَةِ الْيَاقُوْتِ كبده لَهَا مِرْآة وكبدها لَهُ مِرْآة فَبَيْنَا هُوَ عِنْدَهَا لَا يملها وَلَا تمله وَلَا يَأْتِيْهَا مَرَّةً إِلَّا وَجَدَهَا عَذْرَاء مَا يفتر ذكره وَلَا يَشْتَكِيْ قُبُلَهَا فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ نُوْدِيَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا أَنَّكَ لَا تمل وَلَا تمل إِلَّا أَنَّهُ لَا مَنِيَّ وَلَا منية إِلَّا أَنَّ لَكَ أَزْوَاجًا غَيْرَهَا فَيَخْرُجُ فيأتيهن وَاحِدَةً وَاحِدَةً بَعْدَ كُلَّمَا جَاءَ وَاحِدَةً قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ أَحْسَنُ مِنْكَ وَمَا فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكَ. الحديث۔ رواه أَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ آخر كتابه من رواية إسماعيل بن رافع بن أبي رافع الفرد به عَنْ مُحَمَّد بن يزيد بن أبي زياد عَنْ مُحَمَّد بن كعب

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے یہ بیان فرمایا جبکہ آپ صحابہ کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے، صور پھونکے جانے کی تفصیلی حدیث ذکر فرمائی جس کے اخیر میں ہے: "میں عرض کروں گا اے میرے رب تو نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ کیا تھا، اہل جنت کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما کہ وہ جنت میں داخل ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے تمہاری شفاعت قبول کی اور ان کو جنت میں داخلہ کی اجازت دے دی رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے تھے، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھ کو حق دے کر بھیجا کہ تم دنیا میں

اپنی بیویوں اور گھروں کو اتنا نہیں پہچانتے جتنا کہ اہل جنت اپنی بیویوں اور گھروں کو پہچانیں گے، چنانچہ ایک شخص ان میں سے بہتر بیویوں کے پاس جائے گا جن کو اللہ (جنت میں) پیدا کرے گا (یعنی حوریں) اور دو انسانی عورتیں جن کو ان (حوروں پر فضیلت حاصل ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے (صرف جنت کے لیے) پیدا کیا ہے اس لیے کہ دنیا کی عورتوں نے دنیا میں اللہ کی عبادت کی (جو حوروں نے نہیں کی) وہ ان دو بیویوں میں سے ایک کے پاس ایک یاقوت کے کمرے میں جائے گا ایسی مسہری پر جو سونے کی ہوگی جس پر موتی جڑے ہوئے ہوں گے اس عورت پر باریک اور گاڑھے ریشم کے ستر جوڑے ہوں گے وہ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھے گا پھر اس کے کپڑوں اور کھال اور گوشت کے اوپر سے اس کے سینہ سے اپنے ہاتھ کو دیکھے گا اور اس کی پنڈلی (کی ہڈی کے اندر) کے گودے کو ایسے دیکھے گا جیسا کہ یاقوت کے پروئے ہوئے ہار میں (یاقوت کے پتھر میں) دھاگہ نظر آتا ہے اس عورت کے لیے جنتی کا جگر اور عورت کا جنتی کے لیے جگر آئینہ ہوگا، وہ جنتی اس عورت کے پاس ہوگا کہ نہ وہ اس سے اکتائے گا اور نہ ہی وہ اس سے اکتائے گی، جب بھی وہ عورت کے پاس آئے گا تو اس کو باکرہ پائے گا، نہ جنتی کا عضو تناسل میں شکستگی آئے اور نہ ہی عورت کے عضو تناسل میں درد ہوگا، اسی حالت (مجامعت) میں ہوگا کہ آواز لگے گی ہمیں معلوم ہے کہ نہ تو اکتائے گا اور نہ وہ اکتائے گی، مگر یہ کہ (یہاں جنت میں) نہ مرد کی منی ہے اور نہ عورت کی، (کہ انزال تو لذت کو ختم کر دیتا ہے اور وہاں ہر لذت مستمرہ غیر فانیہ بلا انقطاع ہوگی جن کی حقیقت وہیں سمجھ آئے گی کہ یہاں کی قوت مدرکہ یہیں کی لذتوں کو سمجھ سکتی ہے) مگر بات یہ ہے کہ تمہاری اور بھی بیویاں ہیں، چنانچہ وہ اس کے پاس سے نکل کر ایک ایک کے پاس جائے گا جب بھی کسی ایک کے پاس آئے گا وہ عورت کہے گی کہ اللہ کی قسم! جنت میں تجھ سے زیادہ حسین کوئی نہیں، اور جنت میں تجھ سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں۔"

(٩٨/ ٣٣٠٨) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ حوراء بزقت في بحر لعذب ذٰلِكَ الْبَحْرُ من عذوبة ريقها. رواه ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ لَمْ يسمه عنه

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی حور سمندر میں تھوک دے وہ سارا سمندر اس کے تھوک کی مٹھاس سے میٹھا ہو جائے۔" (ابن ابی الدنیا)

(١٠٠/ ٣٣٠٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ كَعْبٍ يَوْمًا فَقَالَ لَوْ أَنَّ يدًا مِنَ الْحُوْرِ مِنَ السَّمَاءِ بياضها وخواتيمها دليت لَأَضَاءَتْ لَهَا الْأَرْض كَمَا تضيء الشَّمْس لِأَهْل الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا قُلْتُ يدها فَكَيْفَ بِالْوَجْهِ بياضه وَحسنه وجماله وتاجه ويَاقُوْته ولؤلؤه وزبرجده رواه ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَفِي إِسْنَادِهِ عبيد الله بن زحر

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن حضرت کعب کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت کعب نے فرمایا: اگر آسمان سے کوئی حور اپنی سفیدی کے ساتھ ظاہر ہو جائے اور اس کی انگوٹھیاں (آسمان سے زمین کی طرف) لٹکا دی جائیں تو ساری زمین اس کے لیے روشن کر دے جیسا کہ سورج اہل دنیا کے لیے روشنی دیتا ہے پھر حضرت کعب نے فرمایا: یہ تو میں نے اس کے ہاتھ کا حال بیان کیا۔ پھر اس کا چہرہ، اس کی سفیدی اور اس کا حسن و جمال اور اس کا تاج اور اس کا یاقوت اور اس کی موتی اور اس کے زبرجد کا کیا کہنا۔" (ابن ابی الدنیا)

## حور عین کے گیت کا ذکر

(١٠٣/ ٣٣١٠) وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لمجتمعا للحور الْعين يرفعن بِأَصْوَات لَمْ يسمع الْخَلَائِق بِمِثْلِهَا يقلن نحن الخالدات فَلَا نبيد وَنَحْنُ الناعمات فَلَا نبأس وَنَحْنُ الراضيات فَلَا نسخط طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ. رواه التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حديث غريب وَالْبَيْهَقِيُّ

ترجمہ:...... "حضرت علی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں حوران عین کے اجتماع کی ایک جگہ ہوگی (جہاں وہ

حوریں سیر وتفریح اور ایک دوسرے سے ملنے کے لیے جمع ہوا کریں گی) اور وہاں بلند آواز سے گیت گائیں گی (ان کی آواز اس قدر دلکش اور حسین ہوگی کہ) مخلوقات میں سے کسی نے ایسی آواز کبھی نہیں سنی ہوگی وہ حوریں اس طرح کا گیت گائیں گی "ہمیں زندگی کی دوام حاصل ہے ہم کبھی موت کی آغوش میں نہیں جائیں گی: ہم عیش وچین کے ساتھ رہنے والی ہیں ہم کبھی سختی و پریشانی نہیں دیکھیں گی ہم اپنے پروردگار یا اپنے خاوندوں سے راضی وخوش رہنے والی ہیں ہم کبھی ناخوش نہیں ہوں گی، ہر اس شخص کے لیے مبارکبادی ہے جو (جنت میں) ہمارے لیے ہے اور ہم اس کے لیے ہیں۔" (ترمذی)

(۱۰۵/ ۳۲۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَزْوَاجَ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُغَنِّيْنَ أَزْوَاجَهُنَّ بِأَحْسَنِ أَصْوَاتٍ سَمِعَهَا أَحَدٌ قَطُّ إِنَّ مِمَّا يُغَنِّيْنَ بِهٖ نَحْنُ الْخَيْرَاتُ الْحِسَانُ أَزْوَاجُ قَوْمٍ كِرَامٍ يَنْظُرُوْنَ بِقُرَّةِ أَعْيَانٍ وَإِنَّ مِمَّا يُغَنِّيْنَ بِهٖ نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَمُتْنَهْ نَحْنُ الْآمِنَاتُ فَلَا نَخَفْنَهْ نَحْنُ الْمُقِيْمَاتُ فَلَا نَظْعَنَّهْ. رواه الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَالْأَوْسَطِ وَرُوَاتُهُمَا رُوَاةُ الصَّحِيْحِ

ترجمہ:...... "حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جنت کی بیویاں اپنے شوہروں کو ایسی دلکش اور حسین آوازوں سے گیت سنائیں گی کہ کسی نے کبھی بھی ایسا نہ سنا ہوگا ان کے گیت کا ایک حصہ یہ ہے: ہم اچھی اور خوبصورت عورتیں ہیں، کریم اور باعزت لوگوں کی بیویاں ہیں، جو ٹھنڈی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، اور ان کے گیت میں سے یہ بھی ہے ہم ہمیشہ زندہ رہنے والی ہیں ہم پر موت نہیں آئے گی۔ ہم امن سے بے خوف ہیں ہم یہیں ٹھہرنے والی ہیں ہم اس کو چھوڑ کر کوچ نہیں کریں گی۔" (طبرانی)

(۱۰۸/ ۳۲۱۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ نَهَرًا طُوْلَ الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ الْعَذَارَى قِيَامٌ مُتَقَابِلَاتٌ يُغَنِّيْنَ بِأَحْسَنِ أَصْوَاتٍ يَسْمَعُهَا الْخَلَائِقُ حَتّٰى مَا يَرَوْنَ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ لَذَّةً مِثْلَهَا قُلْنَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا ذَاكَ الْغِنَاءُ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ التَّسْبِيْحُ وَالتَّحْمِيْدُ وَالتَّقْدِيْسُ وَثَنَاءٌ عَلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ. رواه الْبَيْهَقِيُّ مَوْقُوْفًا

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں جنت میں ایک نہر ہے جس کی لمبائی جنت کی سی ہے۔ اس کے دونوں کناروں پر باکرہ لڑکیاں ہیں جو آمنے سامنے کھڑے ہو کر ایسی عمدہ آواز سے گیت گائیں گی کہ ساری مخلوق سنے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں اس جیسی لذت نہیں دیکھیں گے۔ ہم نے عرض کیا اے ابوہریرہ! وہ گیت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ان شاء اللہ اس میں اللہ کی تسبیح، حمد وثناء، پاکی، بیان ہوگی۔" (بیہقی)

## جنت کے بازار کا بیان

(۱۰۹/ ۳۲۱۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا يَأْتُوْنَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيْحُ الشِّمَالِ فَتَحْثُوْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُوْنَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُوْنَ إِلٰى أَهْلِيْهِمْ وَقَدِ ازْدَادُوْا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُ لَهُمْ أَهْلُوْهُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُوْلُوْنَ وَأَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا. رواه مُسْلِمٌ

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ لوگ جمع ہوا کریں گے، اور وہاں شمالی ہوا چلے گی جو جنتیوں کے چہرے اور کپڑوں پر (طرح طرح کی خوشبوئیں اور مہک) ڈالے گی جس سے وہاں موجود جنتیوں کے حسن وجمال میں اضافہ ہو جائے گا اور پھر جب وہ لوگ بہت زیادہ حسین وجمیل بن کر (اس بازار سے) اپنے گھر والوں کے پاس واپس آئیں گے تو وہ گھر والے ان سے کہیں گے کہ خدا کی قسم! ہم سے الگ ہو کر تم نے اپنے حسن وجمال کو کتنا بڑھا لیا ہے؟ اس کے جواب میں وہ کہیں گے کہ بخدا ہمارے جانے کے بعد تم نے بھی تو اپنے حسن وجمال کو بڑھا لیا ہے۔" (مسلم)

(٣٣١٣/١١٠) وَعَنْ سعید بن المسیب أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ أسأل الله أن يجمع بيني وَبَيْنَكَ فِي سوق الجَنَّةِ قَالَ سعيد أو فيها سوق قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الجَنَّةِ إذا دخلوها نزلوا فيها بفضل أعمالهم فَيُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الجُمُعَةِ من أيام الدُّنْيَا فيزورون الله ويبرز لَهُمْ عرشه ويتبدى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ من رياض الجَنَّةِ فتوضع لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ من ياقوت وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِن فِضَّةٍ وَيجلس أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دنيء عَلَى كُثْبَانِ المِسْكِ والكافور مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الكَرَاسِي أفضل مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تتمارون فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالقَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَلِكَ لَا تتمارون فِي رُؤْيَةِ ربكم عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يبقى فِي ذَلِكَ المَجْلِسِ أحد إلا حاضره الله محاضرة حَتَّى إِنَّهُ ليقول للرَّجُلِ مِنْكُمْ ألا تذكر يا فلان يَوْمَ عملت كذا وكذا يذكره بعض غدراته فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَارَبِّ أفلم تغفر لِي فَيَقُولُ بَلَى فبسعة مغفرتي بلغت منزلتك هٰذِه فَبَيْنَمَا هم كذلك غشيتهم سَحَابَةٌ من فوقهم فأمطرت عَلَيْهِمْ طيبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ ريحه شَيْئًا قَطُّ ثُمَّ يَقُولُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى قوموا إِلَى مَا أعددت لَكُمْ مِنَ الكَرَامَةِ فَخُذُوا مَا اشتهيتم قَالَ فنأتي سوقًا قد حفت بِهِ المَلَائِكَةُ فِيهِ مَا لَمْ تنظر العُيُونُ إِلَى مثله وَلَمْ تسمع الآذان وَلَمْ يخطر عَلَى القُلُوبِ قَالَ فيحمل لَنَا مَا اشتهينا لَيْسَ يباع فِيهِ شَيْءٌ وَلَا يشترى وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يلقى أَهْلُ الجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرجل ذُو المَنْزِلَةِ المرتفعة فيلقى من دونه وَمَا فِيهِمْ دنيء فيروعه مَا يُرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يتمثل عَلَيْهِ أحسن مِنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يحزن فِيهَا قَالَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فتتلقانا أزواجنا فيقلن مَرْحَبًا وَأَهْلًا لقد جئت وَإِنَّ بِكَ مِنَ الجَمَالِ وَالطِّيبِ أفضل مِمَّا فارقتنا عَلَيْهِ فَيَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا اليَوْمَ رَبَّنَا الجَبَّارَ عَزَّ وَجَلَّ ويحقنا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا. رواه الترمذية وابن ماجه كلاهما مِنْ رِوَايَةِ عبد الحميد بن حبيب ابن أبي العشرين عن الأوزاعي عن حسان بن عطية عن سعيد وقال الترمذي حديث غريب لا نعرفه إلا من هٰذا الوجه. قال الحافظ وعبد الحميد هو كاتب الأوزاعي مختلف فيه كما سيأتي وبقية رواة الإسناد ثقات وقد رواه ابن أبي الدنيا عن هقل بن زياد كاتب الأوزاعي أيضا واسمه محمد وقيل عبد الله وهو ثقة ثبت احتج به مسلم وغيره عن الأوزاعي قال نبئت أن سعيد بن المسيب لقي أبا هريرة فذكر الحديث

ترجمہ:...... ”حضرت سعید بن المسیب تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک دن (بازار میں) حضرت ابوہریرہؓ سے ان کی ملاقات ہوئی تو حضرت ابوہریرہؓ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ (جس طرح آج مدینہ کے بازار میں ہم دونوں کی ملاقات ہوئی ہے) اس طرح اللہ تعالیٰ جنت کے بازار میں ہم دونوں کو ملائے۔ حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر کہا کیا جنت میں بازار بھی ہوگا؟ (حالاں کہ بازار تو خرید وفروخت کی ضرورت پوری کرنے کے لیے ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ جنت میں یہ ضرورت پیش نہیں آئے گی) حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: ہاں! جنت میں بازار بھی ہوگا، مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے بتلایا تھا کہ جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو اپنے اپنے اعمال کی فضیلت اور برتری کے لحاظ سے (جنت کے درجوں اور منزلوں) میں فروکش ہوں گے (یعنی جس کے اعمال جتنے زیادہ اور اعلیٰ ہوں گے اسی کے اعتبار سے اس کو بلند تر اور خوب تر مکانات ملیں گے) پھر ان کو دنیا کے دنوں کے اعتبار سے جمعہ کے دن اجازت دی جائے گی اور وہ اس دن اپنے رب کی زیارت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اپنا عرش ظاہر کرے گا اور جنتیوں کو اپنا دیدار کرانے کے لیے جنت کے ایک بڑے باغ میں جلوہ فرما ہوگا۔ پس جنتیوں کے لیے (اس باغ میں مختلف درجات کے منبر یعنی) نور کے، موتیوں کے، یاقوت کے، زبرجد کے، سونے کے، چاندی کے، منبر رکھے جائیں گے (جن پر وہ جنتی اعمال کے درجات کے اعتبار سے بیٹھیں گے) نیز ان میں جو جنتی ادنیٰ مرتبہ کا ہوگا (یعنی مرتبہ کے اعتبار سے ادنیٰ) نہ کہ ان میں کوئی معمولی اور ذلیل ہوگا، وہ مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا (گویا کرسیاں اور منبر اعلیٰ مرتبہ والوں کے لیے مخصوص ہوں گی) لیکن ٹیلوں پر بیٹھنے والے لوگوں کو یہ احساس

نہیں ہوگا کہ منبر اور کرسیوں پر بیٹھنے والے لوگ جگہ و نشست گاہ کے اعتبار سے ان سے افضل اور برتر ہیں حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس دن ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی! (دن میں) سورج کو اور (اجالی رات میں) چودھویں شب کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شبہ رکھتے ہو ہم نے عرض کیا ہرگز نہیں! فرمایا اسی طرح تمہیں اس دن اپنے رب کو دیکھنے میں شک و شبہ نہیں ہوگا، ایسا کوئی شخص باقی نہیں رہے گا جس سے اللہ تعالیٰ تمام پردے اٹھا کر براہ راست اس مجلس میں ہم کلام نہیں ہوگا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ حاضرین میں سے ایک شخص کو مخاطب کر کے فرمائے گا اے فلاں (ابن فلاں) کیا تجھ کو وہ دن یاد نہیں جب تو نے ایسا ایسا عمل کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ اس کو کچھ وہ عہد شکنیاں یاد دلائے گا جس کا اس نے دنیا میں ارتکاب کیا ہوگا۔ (یعنی دنیا کے گناہ یاد دلائے گا جن کے ارتکاب سے ربوبیت کے عہد کو توڑنا لازم آتا ہے) تب وہ شخص عرض کرے گا میرے رب! کیا تو نے میرے وہ گناہ بخش نہیں دیے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بے شک تو میری وسعتِ بخشش کے طفیل (آج) اس مرتبہ کو پہنچا ہے پھر وہ لوگ اسی حالت اور اسی جگہ پر ہوں گے کہ ایک بادل آ کر ان کے اوپر چھا جائے گا اور ان پر ایسی خوشبو برسائے گا کہ انہوں نے اس جیسی خوشبو کبھی بھی کسی چیز میں پائی نہیں ہوگی اس کے بعد ہمارا رب فرمائے گا اٹھو اور اس چیز کی طرف آؤ جو میں نے تمہارے اکرام و اعزاز کے لیے تیار کر رکھی ہے اور تم اپنی خواہش کے مطابق جو چاہو لے لو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (یہ سن کر) ہم جنتی اس بازار میں پہنچیں گے جس کو فرشتے گھیرے ہوئے ہوں گے اس بازار میں ایسی ایسی چیزیں ہوں گی کہ جن جیسی چیزوں کو نہ آنکھوں نے دیکھا ہوگا اور نہ کانوں نے سنا ہوگا اور نہ کسی کے دل میں ان کا تصور آیا ہوگا پھر اس بازار میں سے اٹھا اٹھا کر ہمیں وہ چیزیں دی جائیں گی جن کی ہم خواہش کریں گے، اس بازار میں خرید و فروخت جیسا کوئی معاملہ نہیں ہوگا، (بلکہ وہ بازار جنتیوں کو ان کی پسند کی چیزیں عطا کیے جانے کا مرکز ہوگا) (نیز) اس بازار میں تمام جنتی آپس میں ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس بازار میں باہمی ملاقات کے وقت) ایک بلند مرتبہ شخص ایک ایسے شخص کی طرف متوجہ ہوگا اور اس سے ملاقات کرے گا جو مرتبہ میں اس سے کمتر ہوگا (لیکن جنتیوں میں کسی کا اعلیٰ و ادنیٰ ہونا صرف درجہ کے اعتبار سے ہوگا) یہ نہیں کہ کوئی معمولی اور ذلیل خیال کیا جائے گا بہر حال اس بلند درجہ کے جنتی کو وہ لباس پسند نہیں آئے گا جو وہ اس کمتر درجہ والے جنتی کو پہنا ہوا دیکھے گا مگر ان دونوں کا سلسلۂ گفتگو (یا ان کے خیالات کا سلسلہ) ابھی ختم بھی ہونے نہیں پائے گا کہ وہ بلند مرتبہ شخص محسوس کرے گا کہ میرے مخاطب کا لباس تو میرے لباس سے بھی بہتر ہے اور یہ (کمتر درجہ کے شخص کے جسم پر اعلیٰ لباس کا ظاہر ہونا) اس لیے ہوگا کہ جنت میں کسی شخص کو غمگین ہونے کا موقع نہیں دیا جائے گا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد ہم سب جنتی اپنے اپنے محلات اور مکانات کی طرف واپس ہوں گے وہاں ہماری بیویاں ہم سے ملیں گی تو مرحبا و خوش آمدید کہہ کر ہمارا استقبال کریں گی اور ہر عورت اپنے شوہر سے کہے گی اس حال میں تم واپس آئے ہو کہ تمہارا حسن و جمال اس حسن و جمال سے کہیں زیادہ ہے جو ہمارے پاس سے جاتے وقت تم میں تھا ہم اپنی بیویوں سے کہیں گے آج ہم نے اپنے رب کے ساتھ ہم نشینی کی عزت حاصل کی ہے۔ لہٰذا ہم اپنی اس شان کے ساتھ واپس آنے کے لائق ہیں جس شان کے ساتھ کہ ہم آئے ہیں (کیونکہ جس شخص کو اس ذات کی ہم نشینی حاصل ہو جائے کہ تمام تر حسن و جمال اس کے نور کا پرتو ہے تو وہ شخص زیادہ سے زیادہ حسن و جمال کیسے نہیں پائے گا۔" (ترمذی، ابن ماجہ)

(۱۱/ ۳۳۱۵) وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا فِيْهَا شِرَاءٌ وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُوْرَةً دَخَلَ فِيْهَا. رواه ابن ابي الدنيا والترمذي، وقال حديث غريب وتقدم في عقوق الوالدين حديث جابر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وفيه وَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوْقًا مَا يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى لَيْسَ فِيْهَا إِلَّا الصُّوَرُ فَمَنْ أَحَبَّ صُوْرَةً مِنْ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ دَخَلَ فِيْهَا. رواه الطبراني في الأوسط

ترجمہ: ..... "حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں ہوتی،

اس میں صورتوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے جو کوئی صورت عورت یا مرد کی پسند کرے گا وہ اسی صورت میں آ جائے گا۔" (طبرانی)

## جنتیوں کی ایک دوسرے سے ملاقات اور ان کی سواریوں کا بیان

(۱۱۳/ ۳۳۱۶) عَنْ شفی بن ماتع أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ نَعِيْمِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَّهُمْ يَتَزَاوَرُوْنَ عَلَى الْمَطَايَا وَالنُّجُبِ وَإِنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ فِي الْجَنَّةِ بِخَيْلٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ لَا تَرُوْثُ وَلَا تَبُوْلُ فَيَرْكَبُوْنَهَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فيأتيهم مِثْلُ السَّحَابَةِ فِيْهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ فَيَقُوْلُوْنَ امطری عَلَيْنَا فَمَا يَزَالُ الْمَطَرُ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَنْتَهِيَ ذٰلِكَ فَوقَ أمانيهم ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا غير مؤذية فتنسف كثبانًا مِنْ مِسْكٍ عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ فَيَأْخُذُوْنَ ذٰلِكَ الْمِسْكَ فِي نَوَاصِيْ خيولهم وَفِي معارفها وَفِي رُؤُوْسِهِمْ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ جمة عَلٰى مَا اشْتَهَتْ نَفْسُه فَيَتَعَلَّقُ ذٰلِكَ الْمِسْكُ فِي تِلْكَ الْجِمَامِ وَفِي الْخَيْلِ وَفِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الثِّيَابِ ثُمَّ يقبلُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا إِلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ فَإِذَا الْمَرْأَةُ تنادى بَعْضَ أُولٰئِكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أما لك فِينَا حَاجَةٌ فَيَقُوْلُ مَا أَنْتِ وَمَنْ أَنْتِ فَتَقُوْلُ أَنَا زَوْجَتُكَ وَحِبُّكَ فَيَقُوْلُ مَا كُنْتُ عَلِمْتُ بِمَكَانِكِ فَتَقُوْلُ الْمَرْأَةُ أَوَمَا تَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (السجدة:۱۷) فَيَقُوْلُ بَلٰى وَرَبِّيْ. فَلَعَلَّهُ يشغل عَنْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْمَوْقِفِ أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا لَا يَلْتَفِتُ وَلَا يَعُوْدُ وَمَا يَشْغَلُهُ عَنْهَا إِلَّا مَا هُوَ فِيْهِ مِنَ النَّعِيْمِ وَالْكَرَامَةِ. رواه ابن أبي الدُّنْيَا من رواية إسماعيل بن عيّاش

قَالَ الْحَافِظُ وشفى ذكره الْبُخَارِيّ وابن حبان فِي التَّابِعين وَلَا تثبت لَهُ صُحْبَة وَقَالَ أَبُوْ نعيم مُخْتَلف فِيهِ فَقِيْلَ لَهُ صُحْبَة كَذَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

ترجمہ:...... "حضرت شفی بن ماتع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنتیوں کی نعمتوں میں سے ایک نعمت یہ بھی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے ملاقات کے لیے مختلف سواریوں جیسے تیز رفتار اونٹ اور عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کر آئیں گے اور جنت میں ان کے پاس زین کسے ہوئے اور لگام لگے ہوئے گھوڑے لائے جائیں گے جو نہ لید کریں گے نہ ہی پیشاب کریں گے۔ جنتی ان گھوڑوں پر سوار ہو کر جہاں اللہ لے جانا چاہے گا وہاں تک پہنچیں گے۔ پھر ان کے پاس بادل جیسی کوئی چیز آئے گی اس میں وہ ہوگا جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ ہی کسی کان نے سنا، جنتی اس سے کہیں گے ہم پر برس۔ بارش ان پر برستی رہے گی یہاں تک کہ ان کی امیدوں سے بڑھ کر ان پر (نعمتوں کی) بارش برسے گی پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا کو بھیجے گا جو تکلیف دہ نہیں ہوگی وہ ان کے دائیں بائیں مشک کے ٹیلے (ٹکڑے) بکھیرے گی وہ اس مشک کو اپنے گھوڑوں کی پیشانیوں اور اس کی گردن کے بالوں اور اس کے سروں پر لگائیں گے اور ہر شخص کے سر کے بال اس کی خواہش کے مطابق ہوں گے وہ مشک ان بالوں میں بھی اور گھوڑے میں بھی اور اس کے علاوہ کپڑوں میں بھی آ کر لگ جائے گا پھر جنتی جہاں تک اللہ چاہے گا پہنچیں گے کہ اتنے میں ایک عورت ان میں سے کسی کو پکارے گی اور کہے گی اے اللہ کے بندے! کیا تجھے ہماری ضرورت نہیں ہے۔ وہ جنتی کہے گا تو کیا ہے اور کون ہے؟ وہ کہے گا: میں تیری بیوی ہوں اور تیری محبوبہ ہوں، وہ کہے گا مجھے تو تیری جگہ کا علم نہیں تھا۔ عورت کہے گی، کیا تم کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: "سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا دھری ہے ان کے واسطے آنکھوں کی ٹھنڈک بدلہ اس کا جو کرتے تھے۔" (سورۃ السجدہ: آیت ۱۷) وہ کہے گا: کیوں نہیں میرے رب کی قسم! پھر اس کے بعد شاید اس عورت کی طرف چالیس سال تک توجہ نہیں کر سکے گا اور نہ اس کی طرف لوٹے گا (اور اس کی وجہ یہ ہوگی کہ) وہ جن نعمتوں اور اعزاز و اکرام میں ہوگا وہ اس جنتی کو عورت کے ساتھ مشغول ہونے سے روک دیں گے۔" (ابن ابی الدنیا)

(۱۱۸/ ۳۳۱۷) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بن ساعدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أُحِبُّ الْخَيْلَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ فَقَالَ إِنْ أَدْخَلَكَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ كَانَ لَكَ فِيْهَا فَرَسٌ مِنْ يَاقُوْتٍ لَهُ جَنَاحَانِ تطيرُ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ،

رواه الطبراني ورواته ثقات

ترجمہ:...... "حضرت عبدالرحمٰن بن ساعدہؓ فرماتے ہیں کہ میں گھوڑوں کو بہت پسند کرتا تھا چنانچہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن! اگر اللہ تعالیٰ تجھ کو جنت میں داخل کرے وہاں تمہارے لیے گھوڑا یاقوت کا ہوگا جس کے دو بازو (پر) ہوں گے اور تم جہاں جانا چاہو گے تو وہ گھوڑا اڑا کر تمہیں وہیں لے جائے گا۔" (طبرانی)

(۱۱۹/ ۳۳۱۸) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ إِلَّا كَانَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ قَالَ إِنْ يُدْخِلْكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ. رواه الترمذي من طريق المسعودي عن علقمة عن عبدالرحمٰن بن سابط عن النبي صلى الله عليه وسلم قال نحوه بمعناه وهذا أصح من حديث المسعودي يعني المرسل

ترجمہ:...... "حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑا ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تم کو جنت میں داخل کیا اور تم نے گھوڑے پر سوار ہونے کی خواہش ظاہر کی تو تمہیں سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائے گا۔ اور تم جنت میں جہاں جانا چاہو گے وہ گھوڑا برق رفتاری کے ساتھ دوڑے گا (اور گویا) اڑا کر تمہیں لے جائے گا (اس کے بعد) آپ ﷺ سے ایک اور شخص نے سوال کیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ بھی ہوں گے؟ حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو وہ جواب نہیں دیا جو آپ نے اس کے ساتھی کو دیا تھا۔ (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ اللہ تمہارے لیے اونٹ بھیجے گا وغیرہ بلکہ بطور کلیہ کے) فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں پہنچا دیا تو تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جس کو تمہارا دل چاہے گا اور تمہاری آنکھیں پسند کریں گی۔" (ترمذی)

## اہل جنت کی اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی جنت میں زیارت کا بیان

(۱۲۲/ ۳۳۱۹) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفِيٍّ الْيَمَامِيِّ قَالَ سَأَلَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ وَفْدِ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ إِنَّهُمْ يَفِدُونَ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ كُلَّ يَوْمِ خَمِيسٍ فَتُوضَعُ لَهُمْ أَسِرَّةٌ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ أَعْرَفُ بِسَرِيرِهِ مِنْكَ بِسَرِيرِكَ هَذَا الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ فَإِذَا قَعَدُوا عَلَيْهِ وَأَخَذَ الْقَوْمُ مَجَالِسَهُمْ. قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَطْعِمُوا عِبَادِي وَخَلْقِي وَجِيرَانِي وَوَفْدِي فَيُطْعَمُونَ. ثُمَّ يَقُولُ اسْقُوهُمْ. قَالَ فَيُؤْتَوْنَ بِآنِيَةٍ مِنْ أَلْوَانٍ شَتَّى مُخَتَّمَةٍ فَيَشْرَبُونَ مِنْهَا ثُمَّ يَقُولُ عِبَادِي وَخَلْقِي وَجِيرَانِي وَوَفْدِي قَدْ طَعِمُوا وَشَرِبُوا فَكِّهُوهُمْ فَتَجِيءُ ثَمَرَاتُ شَجَرٍ مُدَلًّى فَيَأْكُلُونَ مِنْهَا مَا شَاؤُوا ثُمَّ يَقُولُ عِبَادِي وَخَلْقِي وَجِيرَانِي وَوَفْدِي قَدْ طَعِمُوا وَشَرِبُوا وَفُكِّهُوا اكْسُوهُمْ فَتَجِيءُ ثَمَرَاتُ شَجَرٍ أَخْضَرَ وَأَصْفَرَ وَأَحْمَرَ وَكُلِّ لَوْنٍ لَمْ تُنْبِتْ إِلَّا الْحُلَلَ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِمْ حُلَلًا وَقُمُصًا ثُمَّ يَقُولُ عِبَادِي وَجِيرَانِي وَوَفْدِي قَدْ طَعِمُوا وَشَرِبُوا وَفُكِّهُوا وَكُسُوا طَيِّبُوهُمْ فَيَتَنَاثَرُ عَلَيْهِمُ الْمِسْكُ مِثْلَ رَذَاذِ الْمَطَرِ ثُمَّ يَقُولُ عِبَادِي وَخَلْقِي وَجِيرَانِي وَوَفْدِي قَدْ طَعِمُوا وَشَرِبُوا وَفُكِّهُوا وَطُيِّبُوا لَأَتَجَلَّيَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَنْظُرُوا إِلَيَّ فَإِذَا تَجَلَّى لَهُمْ فَنَظَرُوا إِلَيْهِ نَضَرَتْ وُجُوهُهُمْ ثُمَّ يُقَالُ ارْجِعُوا إِلَى مَنَازِلِكُمْ فَتَقُولُ لَهُمْ أَزْوَاجُهُمْ خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِنَا عَلَى صُورَةٍ وَرَجَعْتُمْ عَلَى غَيْرِهَا فَيَقُولُونَ. ذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ تَجَلَّى لَنَا فَنَظَرْنَا إِلَيْهِ فَنَضَرَتْ وُجُوهُنَا. رواه ابن أبي الدنيا موقوفا

ترجمہ:...... "حضرت صفی یمامی رحمہ اللہ سے عبدالعزیز بن مروان رحمہ اللہ نے جنت والوں کے بطور مہمان جانے کے متعلق دریافت کیا، انہوں

نے فرمایا: ہر جمعرات کو اہل جنت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے پاس بطور مہمان کے جائیں گے، ان کے لیے مسہریاں رکھ دی جائیں گی ہر جنتی ان میں سے اپنی مسہری کو زیادہ اچھی طرح پہچان لے گا بنسبت تمہاری اس مسہری کے پہچاننے کے جس پر تم ابھی بیٹھے ہو، جب جنتی اپنی مسہریوں پر اور اپنی اپنی بیٹھکوں پر (درجات واعمال کے اعتبار سے) بیٹھ جائیں گے اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا میرے بندوں کو اور میری مخلوق کو اور میرے پڑوسیوں کو اور میرے بلائے مہمانوں کو کھلاؤ، چنانچہ ان کو کھلایا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان کو پلاؤ، چنانچہ مختلف رنگوں کے مہر لگے ہوئے برتن لائے جائیں گے، وہ اس میں سے پئیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کہے گا میرے بندوں اور میری مخلوق اور میرے پڑوسیوں اور میرے بلائے مہمانوں نے کھالیا اور پی لیا (اب) ان کو پھل کھلاؤ چنانچہ پھلدار درخت جھکے ہوئے آجائیں گے وہ جتنا چاہیں گے اس میں سے پھل کھائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندوں، میری مخلوق، میرے پڑوسیوں، میرے مہمانوں نے کھا بھی لیا اور پی بھی لیا اور پھل بھی کھالئے (اب) ان کو پہناؤ، چنانچہ پھل دار درخت، سرخ، زرد، سبز رنگ کے آجائیں گے اور ہر رنگ کا درخت جوڑوں ہی کو اُگائے گا۔ ان کے سامنے مختلف جوڑے اور قمیضیں بکھیر دے گا، پھر اللہ کہے گا میرے بندوں، میرے پڑوسیوں، اور میرے بھلائے مہمانوں نے کھا بھی لیا، پی بھی لیا، اور پھل بھی کھالیے اور پہن بھی لیا (اب) ان کو خوشبو لگاؤ، چنانچہ ان پر بارش کی باریک باریک بوندوں کی طرح مشک برسے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندوں، میری مخلوق، میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں نے کھا بھی لیا اور پی بھی لیا اور پھل بھی کھائے اور خوشبو بھی ان کو لگا دی گئی اب میں اپنی تجلی ان پر کروں گا تاکہ وہ مجھے دیکھیں، جب اللہ کی تجلی ان کے سامنے ہوگی اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے تو ان کے چہروں پر تازگی آجائے گی پھر ان سے کہا جائے گا۔ اپنے ٹھکانوں کو لوٹ جاؤ ان کی بیویاں کہیں گی کہ تم ہمارے پاس سے ایک شکل و صورت کے ساتھ گئے تھے اور دوسری صورت لے کر لوٹے، وہ کہیں گے اللہ جل شانہ نے ہمارے لیے اپنی تجلی فرمائی ہم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا تو ہمارے چہروں پر ایک رونق اور ایک تازگی آگئی۔ (ابن ابی الدنیا)

## اہل جنت کا اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھنا اور دیدار کرنا

(۱۳۵/ ۳۳۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذَا. فذكر الحديث بطوله، رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:...... "حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا چودھویں کی رات چاند کو دیکھنے میں کوئی کشمکش کرنی پڑتی ہے اور کوئی زحمت ہوتی ہے، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ نہیں! ارشاد فرمایا: کیا بادل نہ ہو تو تم کو سورج کے دیکھنے میں کشمکش اور زحمت کرنی پڑتی ہے؟ عرض کیا: نہیں! فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کو اسی طرح دیکھو گے۔" (بخاری، مسلم)

(۱۳۶/ ۳۳۲۱) وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ (یونس: ۲۶)۔ رواه مسلم والترمذي والنسائي

ترجمہ:...... "حضرت صہیب رومیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو اللہ عزوجل ان سے ارشاد فرمائے گا، کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو ایک چیز مزید عطا کروں (تم کو جو کچھ اب تک عطا ہوا اس پر مزید اور اس سے سوا ایک خاص چیز اور

عنایت کروں) وہ بندے عرض کریں گے: آپ نے ہمارے چہرے روشن کیے (یعنی سرخ روئی اور خوب روئی عطا فرمائی) اور دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل کیا (اب اس کے آگے اور کیا چیز ہو سکتی ہے جس کی ہم خواہش کریں) نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ ان بندوں کے اس جواب کے بعد یکا یک حجاب اٹھ جائے گا (یعنی ان کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا جائے گا وہ روئے حق اور جمال الٰہی کو بے پردہ دیکھیں گے) ان کا حال یہ ہوگا (اور وہ محسوس کریں گے) کہ جو کچھ اب تک انہیں ملا تھا اس سب سے زیادہ محبوب اور پیاری چیز ان کے لیے یہی دیدار کی نعمت ہے۔ یہ بیان فرما کر نبی کریم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ ترجمہ: جن لوگوں نے اس دنیا میں اچھی بندگی والی زندگی گزاری ان کے لیے اچھی جگہ ہے (یعنی جنت ومافیہا) اور اس پر مزید ایک نعمت (دیدار حق)۔" (مسلم، ترمذی، نسائی)

(۱۳۸/ ۳۳۳۲) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِيْنَ يَطُوْفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ وَجَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيْهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوْا إِلٰى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ جَنَّاتِ عَدْنٍ. رواه البخاري واللفظ له ومسلم والترمذي

ترجمہ:...... "حضرت ابوموسیٰ ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک خیمہ ہے جو پورا ایک کھوکھلا موتی ہے جس کا عرض ساٹھ میل کی مسافت کے بقدر ہے اس خیمہ کے ہر گوشہ میں (اس مومن) کے اہل خانہ ہوں گے اور ایک گوشہ کے آدمی دوسرے گوشہ کے آدمیوں کو نہیں دیکھ سکیں گے ان سب اہل خانہ کے پاس مومن آتا جاتا رہے گا (مومن کے لیے) دو جنتیں چاندی کی ہوں گی ان کے برتن باسن (مکانات ومحلات وخانہ داری کے دوسرے ضروری آرائشی سامان تخت کرسی، میز، پلنگ، فانوس یہاں تک کہ درخت وغیرہ سب چاندی کے ہوں گے اور دو جنتیں سونے کی ہوں گی ان جنتیوں کے برتن باسن سونے کے ہوں گے اور جنت عدن میں جنتیوں اور پروردگار کی طرف سے ان کے دیکھنے کے درمیان ذات باری تعالیٰ کی عظمت وبزرگی کے پردہ کے علاوہ اور کوئی چیز حائل نہیں ہوگی۔" (بخاری، مسلم، ترمذی)

(۱۳۹/ ۳۳۳۳) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْ يَدِهٖ مِرْآةٌ بَيْضَاءُ فِيْهَا نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَقُلْتُ مَا هٰذِهٖ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَةُ يعرضها عَلَيْكَ رَبُّكَ لِتَكُوْنَ لَكَ عِيْدًا وَلِقَوْمِكَ مِنْ بَعْدِكَ تَكُوْنُ أَنْتَ الْأَوَّلَ وَتَكُوْنُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى مِنْ بَعْدِكَ قَالَ مَا لَنَا فِيْهَا قَالَ فِيْهَا خَيْرٌ لَكُمْ فِيْهَا سَاعَةٌ من دعا ربه فِيْهَا بِخَيْرٍ هُوَ لَهٗ قسم إِلَّا أعطاه إِيَّاهُ أَوْ لَيْسَ لَهٗ بقسم إِلَّا ادخر لَهٗ مَا هُوَ أعظم مِنْهُ أو تعوذ فِيْهَا من شَرٍّ هُوَ عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ إِلَّا أَعَاذَهٗ أَوْ لَيْسَ عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ إِلَّا أَعَاذَهٗ من أعظم مِنْهُ قُلْتُ مَا هٰذِهِ النُّكْتَةُ السَّوْدَاءُ فِيْهَا قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةُ تقوم يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ سيد الْأَيَّامِ عِنْدَنَا وَنَحْنُ نَدْعُوْهُ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْمَزِيْدِ قَالَ قُلْتُ لِمَ تدعونه يَوْمَ الْمَزِيْدِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ اتخذ فِي الْجَنَّةِ واديا أفيح مِنْ مِسْكٍ أَبْيَضَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ نَزَلَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى من عليين عَلٰى كُرْسِيِّهٖ ثُمَّ حف الْكُرْسِيَّ بِمَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ وَجَاءَ النَّبِيُّوْنَ حَتّٰى يجلسوا عَلَيْهَا ثُمَّ حف الْمَنَابِرَ بكراسي مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ جَاءَ الصديقون وَالشُّهَدَاءُ حَتّٰى يجلسوا عَلَيْهَا ثُمَّ يَجِيْءُ أَهْلُ الْجَنَّةِ حَتّٰى يجلسوا عَلَى الْكَثِيْبِ فيتجلى لَهُمْ ربهم تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَتّٰى يَنْظُرُوْا إِلٰى وَجْهِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ أَنَا الَّذِيْ صدقتكم وعدي وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نعمتي هٰذَا محل كَرَامَتِيْ فَسَلُوْنِيْ. فَيَسْأَلُوْنَهُ الرِّضَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رضائي أحلكم داري وأنالكم كَرَامَتِيْ فَسَلُوْنِيْ فَيَسْأَلُوْنَهُ حَتّٰى تَنْتَهِيَ رغبتهم فَيُفْتَحُ لَهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ إِلٰى مِقْدَارِ منصرف النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يصعد الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى كُرْسِيِّهٖ فيصعد معه الشُّهَدَاءُ وَالصِّدِّيْقُوْنَ أحسبه قَالَ وَيَرْجِعُ أَهْلُ الْغُرَفِ إِلٰى غُرَفِهِمْ دُرَّةٌ بَيْضَاءُ لَا فصم فِيْهَا وَلَا وصم أَوْ يَاقُوْتَةٌ حَمْرَاءُ أَوْ زَبَرْجَدَةٌ خَضْرَاءُ مِنْهَا غرفها وأبوابها

مطردة فِيْهَا أنهارها متدلية فِيْهَا ثمارها فِيْهَا أزواجها وخدمها فَلَيْسُوا إِلَى شَيْءٍ أحوج مِنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِيَزْدَادُوْا فِيْهِ كَرَامَة وليَزْدَادُوْا فِيْهِ نَظَرًا إِلَى وَجْهِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلِذَلِكَ دعي يَوْمَ الْمَزِيْد. رواه ابن أبي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَط بِإِسْنَادَيْنِ أَحَدِهِمَا جَيِّد قَوِيّ وَأَبُو يعلى مُخْتَصَرًا وَرُوَاتُهُ رُوَاةُ الصَّحِيْحِ وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ۔

[الفصم بِالْفَاءِ هُوَ كسر الشَّيْءِ من غير أن تفصله. والوصم بِالْوَاوِ الصدع وَالْعَيْب]

ترجمہ:...... "حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور ان کے ہاتھ میں ایک سفید (شفاف) آئینہ تھا جس میں ایک (ذراسا) دھبہ تھا میں نے کہا یہ کیا چیز ہے اے جبرئیل! حضرت جبرئیل نے کہا یہ جمعہ (کی صورت مثالیہ) ہے جس کو حق تعالیٰ آپ پر پیش فرماتا ہے تا کہ آپ کے لیے اور آپ کے لیے آپ کی قوم کے لیے عید قرار پائے آپ اس میں اول ہوں گے اور یہود و نصاریٰ آپ کے بعد ہوں گے (کہ انہوں نے عید منانے کے لیے ہفتہ اور اتوار کا انتخاب کیا) آپ نے فرمایا: اس میں ہمارے لیے کیا (برکت) ہے؟ کہا: اس میں تم سب کے لیے ہر قسم کی خوبی ہے اور اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ جو بھی اس میں اپنے رب سے کوئی خوبی مانگے گا اگر وہ اس کی قسمت میں لکھی ہوئی ہے تو وہ ملے گی اور اگر قسمت میں نہیں ہے تو اس سے بہتر اس کے لیے ذخیرہ بنا کر (آخرت کے لیے) رکھی جائے گی یا اس میں کسی برائی سے پناہ مانگے تو اس سے پناہ بخشے گا اگر وہ مقدار ہو چکی ہے۔ اور اگر وہ مقدر نہیں ہے تو اس سے بڑی (مصیبت و تکلیف) سے پناہ بخشے گا۔ میں نے پوچھا اور اس میں یہ سیاہ دھبہ کیسا ہے کہا یہ قیامت ہے کہ جمعہ کے دن قائم ہوگی، اور یہ دن ہمارے یہاں سب دنوں کا سردار ہے اور ہم آخرت میں اسے یوم المزید سے پکاریں گے، میں نے کہا یوم المزید سے کیوں پکاریں گے، جبرئیل نے کہا اس لیے کہ تیرے رب نے جنت میں سفید مشک کا ایک وسیع میدان بنایا ہے جب (دنیا کے دنوں کے اعتبار سے) جمعہ کا دن ہوگا تو حق تعالیٰ علیین سے اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا اور پھر کرسی کے چار طرف نور کے منبر رکھے جائیں گے اور (اول) انبیاء آکران پر بیٹھیں گے پھر ان منبروں کے چار طرف سونے کی کرسیاں رکھی جائیں گی پھر صدیقین اور شہداء آئیں گے اور ان کرسیوں پر بیٹھ جائیں گے اور پھر (عام) جنتی آئیں گے اور مشک (کے ٹیلوں پر حسب مراتب) بیٹھ جائیں گے، ان کا رب تبارک وتعالیٰ ان کے لیے تجلی فرمائے گا اور وہ اس کو دیکھیں گے، ارشاد ہوگا میں نے جو وعدہ تم سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا اور تم پر اپنا انعام پورا کر دیا یہ میرا مقام سخاوت ہے۔ لہٰذا مجھ سے مانگو (جو مانگنا ہو) وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی مانگیں گے (کہ آپ ہم سے خوش رہیں) اللہ عز وجل فرمائے گا میری خوشنودی ہی نے میرے گھر (جنت) میں تم کو اتارا اور میری عطا تم کو دلائی اور کچھ مانگو، چنانچہ وہ مانگیں گے یہاں تک کہ ان کی رغبت انتہا پر پہنچ جائے گی (اور کوئی رغبت باقی نہ رہے گی جس کو مانگیں) تب ان کے لیے وہ چیزیں کھولی جائیں گی جسے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا، نہ کسی انسان کے خیال میں آیا (یعنی دیدار الٰہی کی لذت اور یہ نظارہ) جمعہ کے دن لوگوں کے (مسجد) واپس ہونے کے وقت کی مقدار رہے گا اس کے بعد حق تعالیٰ اپنی کرسی پر صعود فرمائے گا اور اس کے ساتھ شہداء اور صدیقین کی جماعت بھی اوپر چڑھ جائے گی، میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا اور بالا خانے والے (جنتی) اپنے بالا خانوں میں واپس ہوں گے جو ایسے سفید موتی کے ہوں گے جن میں توڑ پھوڑ نہیں ہوئی اور کوئی گانٹھ اور عیب نہیں، یا سرخ یاقوت یا سبز زبرجد کہ اس کی (بے جوڑ) کھڑکیاں ہوں گی اور اسی کے دروازے۔ نہریں ان میں جاری ہوں گی۔ اس کے خوشے اس میں لٹکے ہوئے ہوں گے۔ بیویاں اور خدمت گار وہاں موجود ہوں گے (سب ہی نعمتیں مہیا ہوں گی مگر) جمعہ کے دن سے زیادہ وہ کسی چیز کے بھی ضرورت مند نہیں ہوں گے اور (انتظار ہوگا کہ کسی طرح پھر جمعہ کا دن آئے) تا کہ اس میں عطا کی زیادتی اور ذات باری تعالیٰ کے نظارہ کا اضافہ نصیب ہو، اور اس (اضافہ عطا) کی وجہ سے اسے یوم المزید پکارا گیا۔" (ابن ابی الدنیا، طبرانی، ابو یعلی، بزار)

(۱۳۲/ ۳۳۳۳) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لَنَا

لانرضی یا ربّنا وقد أعطیتنا ما لم تعط أحدًا من خلقك فیقول ألا أعطیكم أفضل من ذلك فیقولون وأیُّ شیءٍ أفضل من ذلك فیقولُ أحل علیكم رضوانی فلا أسخط علیكم بعده أبدًا. رواه البخاری ومسلم والترمذی

ترجمہ: ..... "حضرت ابوسعید خدری؄ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (جنتی جب جنت میں پہنچ جائیں گے اور وہاں کی نعمتیں ان کو عطا ہو جائیں گی) اللہ عزوجل اہل جنت کو مخاطب کر کے فرمائیں گے اے اہل جنت؟ وہ عرض کریں گے اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں۔ آپ کی بارگاہ قدوس میں ہم حاضر ہیں، اور ساری خیر اور بھلائی آپ ہی کے قبضہ میں ہے۔ (جس کو چاہیں عطا فرمائیں یا عطا نہ فرمائیں) پھر اللہ تعالیٰ ان بندوں سے فرمائے گا کیا تم خوش ہو؟ (یعنی جنت اور جو نعمت تم کو جنت میں دی گئی ہیں تم اس پر راضی ہو؟) یہ جنتی عرض کریں گے اے پروردگار! جب آپ نے ہمیں یہاں وہ سب کچھ نصیب فرمایا ہے جو اپنی کسی مخلوق کو نہیں دیا تھا (یعنی آپ کی بخشش اور آپ کے کرم سے جب یہاں ہمیں وہ نعمتیں اور راحتیں اور وہ لذتیں نصیب ہیں جو دنیا میں کسی بڑے سے بڑے کو بھی نصیب نہیں تھیں) تو ہم کیوں راضی اور خوش نہ ہوں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں اس سب سے اعلیٰ وافضل ایک چیز اور دوں؟ وہ جنتی عرض کریں گے وہ کیا چیز ہے جو اس جنت اور اس کی نعمتوں سے بھی افضل ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تم کو اپنی دائمی وابدی رضامندی اور خوشنودی کا تحفہ دیتا ہوں۔ اس کے بعد اب کبھی میں تم پر ناراض نہیں ہوں گا۔" (بخاری، مسلم، ترمذی)

## آدمی کے خیال میں جو کچھ آسکتا ہے یا عقل جن عمدہ اور اچھی صفات کو تجویز کر سکتی ہے جنت اور جنت والے اس سے بھی اوپر ہوں گے

(۱۳۳/ ۳۲۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ "فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ (السجدة:۱۷)"۔ رواه البخاري ومسلم والترمذي والنسائي وابن ماجه

ترجمہ: ..... "حضرت ابوہریرہ؄ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے، نہ کسی کان نے سنا ہے، اور نہ کسی بشر کے دل میں کبھی ان کا خطرہ یا خیال بھی گزرا ہے اور اگر تم چاہو تو پڑھو قرآن کی یہ آیت: فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ (جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی بھی ان نعمتوں کو نہیں جانتا جو ان بندوں کے لیے کہ جو راہ خدا میں اپنا محبوب مال خرچ کرنے والے ہیں اور راتوں کو عبادت خداوندی میں مصروف رہنے والے ہیں) چھپا کے اور محفوظ کر کے رکھی گئی ہیں جن میں ان کی آنکھوں کے لیے ٹھنڈک کا سامان ہے)۔" (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

(۱۳۵/ ۳۲۲۶) وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا سِوَارُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ. رواه ابن أبي الدنيا والترمذي وقال حديث حسن غريب

ترجمہ: ..... "حضرت سعد بن ابی وقاص؄ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اتنی مقدار جنت کے ساز و سامان میں سے جس کو ناخن اٹھا لے (دنیا میں) ظاہر ہو جائے تو کنارہائے آسمان و زمین کا درمیان سب مزین ہو جائے گا اور اگر جنتیوں میں کا ایک شخص جھانکے اور اس کا کڑا (جو ہاتھ میں پہنے ہوگا) ظاہر ہو جائے تو (اس کی چمک) سورج کی چمک کو ایسا ماند کر دے جیسے سورج ماند کر دیا کرتا ہے تاروں کی چمک کو۔" (ابن ابی الدنیا، ترمذی)

(۱۳۱/ ۳۳۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ فِي الْجَنَّةِ شَيْءٌ مِمَّا فِي الدُّنْيَا إِلَّا الْأَسْمَاءُ. رواه البيهقي موقوفا بإسناد جيد

ترجمہ:...... "حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: دنیا میں جو کچھ (نعمتیں) ہیں جنت میں اس میں سے کچھ بھی نہیں سوائے اس کے کہ ناموں میں اشتراک ہے۔ (یعنی جنت اور دنیا کی نعمت میں سوائے نام کے اشتراک کے اور کوئی مناسبت ہے ہی نہیں)۔" (بیہقی)

## جنتیوں کا جنت میں اور دوزخیوں کا دوزخ میں ہمیشہ رہنے کا اور موت کو ذبح کر دینے کا بیان

(۱۳۲/ ۳۳۲۸) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِمْ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يُخْبِرُكُمْ أَنَّ الْمَرَدَّ إِلَى اللّٰهِ إِلَى جَنَّةٍ أَوْ نَارٍ خُلُودٌ بِلَا مَوْتٍ وَإِقَامَةٌ بِلَا ظَعْنٍ. رواه الطبراني في الكبير بإسناد جيد إلا أن فيه انقطاعا. وتقدم حديث أبي هريرة في بناء الجنة وفيه مَنْ يَدْخُلُهَا ينعم ولا يبأس ويخلد لا يموت لا تبلى ثيابه ولا يفنى شبابه وحديث ابن عمر أيضا بمثله

ترجمہ:...... "حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو یمن کی طرف بھیجا تھا جب حضرت معاذ یمن والوں کے پاس آئے تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں رسول اللہ ﷺ کا قاصد بنا کر تمہارے پاس بھیجا گیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ تمہیں خبر دیتے ہیں کہ تم کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے یا تو جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف (اگر اچھے اعمال کیے ایمان کے ساتھ تو جنت اور اگر ایمان نہ لائے اور برے عمل کیے تو دوزخ) ہمیشہ کے لیے جس میں موت نہیں، اور ایسی اقامت اور ٹھہرنا ہے کہ اس میں سفر اور کوچ نہیں ہے۔" (طبرانی کبیر)

(۱۳۳/ ۳۳۲۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَنُودُوا أَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ [الأعراف: ۴۳]۔ رواه مسلم والترمذي۔

ترجمہ:...... "حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پکارنے والا جنت میں جنتیوں کو مخاطب کر کے پکارے گا کہ یہاں صحت ہی تمہارا حق ہے اور تندرستی ہی تمہارے لیے مقدر ہے۔ اس لیے تم کبھی بیمار نہ پڑو گے، اور یہاں تمہارے لیے زندگی اور حیات ہی ہے اس لیے اب تمہیں موت کبھی نہ آئے گی، اور تمہارے واسطے جوانی اور شباب ہی ہے، اس لیے اب تمہیں کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا، اور تمہارے واسطے یہاں چین اور عیش ہی ہے اس لیے اب کبھی تمہیں کوئی تنگی اور تکلیف نہ ہوگی اور یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جس کا ترجمہ یہ ہے: "اور آواز آئے گی کہ یہ جنت ہے وارث ہوئے تم اس کے اپنے اعمال کے بدلے میں"۔" (آیۃ الاعراف) (مسلم، ترمذی)

(۱۳۴/ ۳۳۳۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا قَالَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ رَبَّنَا هٰذَا الْمَوْتُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ رَبَّنَا هٰذَا الْمَوْتُ فَيُذْبَحُ كَمَا تُذْبَحُ الشَّاةُ فَيَأْمَنُ هٰؤُلَاءِ وَيَنْقَطِعُ رَجَاءُ هٰؤُلَاءِ (رواه أبو يعلى واللفظ له والطبراني والبزار وأسانيدهم صحاح)

ترجمہ:...... "حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا گویا کہ وہ کالے سفید رنگ کا ملا جلا مینڈھا،۔ اور اس کو جنت و دوزخ کے درمیان لا کر کھڑا کر دیا جائے گا پھر ایک منادی آواز دے گا اے اہل جنت! وہ کہیں گے

اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں، حاضر ہیں، پھر کہا جائے گا کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے جی! ہمارے رب! یہ موت ہے پھر ایک منادی پکارے گا اے دوزخیو! وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں ان سے کہا جائے گا کیا اس کو پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے جی ہاں اے ہمارے رب! یہ موت ہے چنانچہ پھر اس کو ایسے ذبح کر دیا جائے گا جیسا کہ بکری کو ذبح کیا جاتا ہے (یہ سن کر) یہ (جنتی) بے خوف ہو جائیں گے اور مطمئن ہو جائیں گے اور ان (دوزخیوں) کی امید منقطع ہو جائے گی اور یہ ناامید ہو جائیں گے (کہ ہمیں کبھی بھی دوزخ سے نہیں نکالا جائے گا)۔" (ابویعلی، طبرانی، بزار)

(۱۳۸/ ۳۳۳۱) وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ اللّٰهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيْمَا هُوَ فِيْهِ رواه البخاري ومسلم

ترجمہ:..... "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں (اپنی اپنی جگہ) چلیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور اس کو جنت و دوزخ کے درمیان ڈال کر ذبح کر دیا جائے گا پھر اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اے جنتیو! (سن لو) اب موت کا کوئی وجود نہیں رہا۔ (جو بھی شخص جہاں اور جس حالت میں ہے اس پر کبھی موت کا سایہ نہیں پڑے گا) ہر ایک کو ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی حاصل ہوگئی ہے) اور اے دوزخیو! (تم بھی سن لو) اب موت کا کوئی وجود نہیں رہا۔ (یہ اعلان سن کر) اہل جنت کی فرحت و مسرت کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہے گا، اور اہل دوزخ رنج و غم کے دریا میں اور زیادہ ڈوب جائیں گے۔" (بخاری، مسلم)

فائدہ:..... اللہ تعالیٰ ہمیں اہل جنت میں سے بنادے آمین۔

ونختم الكتاب بما ختم به البخاري رحمة الله كتابه وهو حديث أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ"۔

ترجمہ:..... کتاب کے اخیر میں حافظ منذری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ہم اس کتاب کو اس حدیث پاک پر ختم کرتے ہیں جس پر امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب کو ختم کیا اور وہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو رحمٰن کو بہت محبوب اور پسند ہیں اور زبان پر بہت ہلکے ہیں اور ترازو میں بہت وزنی ہیں وہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ" ہیں۔

قَالَ الْحَافِظُ زكي الدين عبد الْعَظِيْمِ مملي هذا الْكِتَابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ تم ما أَرَادَنَا اللّٰهُ بِهِ من هذا الْإِمْلَاءِ الْمُبَارَكِ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ مِمَّا زَلَّ بِهِ اللِّسَانُ أَوْ دَاخَلَهُ ذُهُوْلٌ أَوْ غَلَبَ عَلَيْهِ نِسْيَانٌ فَإِنَّ كل مصنف مع التؤدة والتأني وإمعان النظر وَطُوْلِ الْفِكْرِ قل أَنْ يَنْفَكَّ عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَكَيْفَ بالمملي مع ضيق وقته وترادف همومه واشتغال باله وغربة وطنه وغيبة كتبه وَقَدْ اتفق إملاء عدة مِنَ الْأَبْوَابِ فِيْ أماكن كان الْأَلْيَقُ بها أَنْ تذكر فِيْ غَيْرِهَا وسبب ذٰلِكَ عدم استحضارها فِيْ تِلْكَ الْأَمَاكِنِ وَنَذْكُرُهَا فِيْ غَيْرِهَا فأمليناه حسب ما اتفق وقدمنا فهرست الْأَبْوَابِ أَوَّلَ الْكِتَابِ لِأَجْلِ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْإِمْلَاءِ أَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ جدا صحاح وعلى شرط الشَّيْخَيْنِ أَوْ أحدهما ولكن لَمْ ننبه على كَثِيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ بل قُلْتُ غَالِبًا إسناد جيد أو رواته ثقات أو رواة الصحيح أو نحو ذٰلِكَ وَإِنَّمَا منع مِنَ النَّصِّ عَلَى ذٰلِكَ تجويز وجود علة لَمْ تَحْضُرْنِيْ مع الْإِمْلَاءِ وَكَذٰلِكَ تَقَدَّمَ أَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ غريبة وشاذة متنا أو إسنادا لَمْ أتعرض لِذِكْرِ غَرَابَتِهَا وَشُذُوْذِهَا وَاللّٰهُ أَسْأَلُ أَنْ يَجْعَلَهُ خَالِصًا لِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَأَنْ يَنْفَعَ بِهِ إِنَّهُ ذُو الطَّوْلِ الْوَاسِعِ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ:..... حافظ زکی الدین عبدالعظیم رحمہ اللہ جو اس کتاب کا املاء کرانے والے ہیں، فرماتے ہیں: اللہ جل شانہ کے ارادہ سے یہ مبارک املاء

مکمل ہوا اور ہم اللہ جل شانہ سے استغفار کرتے ہیں جس میں (املاء کراتے وقت) زبان سے غلطی کی یا بھول ہوا یا نسیان غالب ہوا۔ اس لیے کہ ہر مصنف سے باوجود گہری نظر اور خوب غور وفکر کرنے اور خوب آہستہ آہستہ سوچ سمجھ کر لکھنے کے غلطی، نسیان ذہول وغیرہ ہوتا ہی رہتا ہے، پھر جو زبانی املاء کرانے اور لکھوائے جب کہ وقت کی بھی تنگی ہو اور پریشانیاں بھی پے در پے آتی ہوں اور ذہن بھی کسی چیز میں مشغول ہو اور اپنے وطن میں بھی نہ ہو اور اس کے پاس کتابیں بھی نہ ہوں تو غلطی سے بری کیسے ہو سکتا ہے پھر اخیر میں فرماتے ہیں اللہ جل شانہ سے میں دعا کرتا ہوں کہ اس کتاب کو خاص اپنی رضا کے لیے کردے اور اس سے (امت کو) نفع پہنچائے وہ بڑا عطا کرنے والا ہے۔

ولنشرع الآن فيما وعدنا به: من ذكر الرواة المختلف فيهم وما ذكره الأئمة فيهم من جرح وتعديل على سبيل الإيجاز والإختصار مرتبا على حرف المعجم: ص ۵۲۱، ۲، غ

بسم الله الرحمن الرحيم الحمدلله والصلاة والسلام على سيدنا محمد رسول الله

قد تمت المراجعة على النسخة المخطوطة العمارية في يوم الاثنين المبارك ۸ من صفر الخير سنة ۱۳۵۶ھ۔

مصطفى محمد عمارة

العبد الفقير إلى الله تعالى خادم الحديث النبوي

وتمت مراجعة الطبعة الثانية في يوم الاثنين ۱۰ جمادى الأخرة سنة ۱۳۷۵ھ وفقنا الله للعمل بسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم وقبله سبحانه ووقانا عاديات الزمن إنه بر رؤف رحيم وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وسلم

**تمت**

اے پروردگار عالم! اس ناچیز خدمت کو قبول فرما اور اس کتاب کی طباعت واشاعت میں ہر سطح پر ہر قسم کے تعاون کرنے والوں کو خصوصاً مفسر، مترجم و ناشر کو اپنی شایانِ شان اجر عظیم و بہتر بدلہ نصیب فرما اور ہمارے حق میں اس کو خیر جاری اور توشہ آخرت بنا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۱۲۷﴾ وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿۱۲۸﴾ امین یا رب العلمین

اے پروردگار عالم! اس پر رحم فرما جو اس دعا پر آمین کہے خواہ آہستہ کہے یا آواز سے کہے اور اس کی بھی مغفرت فرما جو ہاتھ اٹھا کر اس ناچیز کو دعاء مغفرت سے یاد کرے اور سورۂ فاتحہ اور کم از کم دو تین آیتیں اور مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ پڑھ کر ثواب پہنچائے۔

احقر العباد محمد عابد قریشی عفی اللہ عنہ فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

حضرات محدثین کرامؒ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے، انہوں نے مختلف موضوعات کو سامنے رکھ کر احادیث نبویہ (علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ وتحیۃ) کے مجموعے تیار کئے انہی میں سے ایک اہم ترتیب "ترغیب وترہیب" کی بھی ہے جس میں چھانٹ چھانٹ کر ان احادیث کو جمع کیا جن میں مختلف اعمال کے اجر وثواب اور بداعمالیوں کی سزا کا ذکر تھا۔ اس سلسلہ میں زیر نظر "الترغیب والترہیب" ہے یہ مجموعہ سابقہ تمام مجموعوں سے زیادہ جامع بھی ہے اور احادیث کے معیار صحت کے لحاظ سے بھی سابقہ مجموعوں کی نسبت اس کا مقام بلند ہے اور ابواب کی ترتیب بھی نہایت موزوں ہے۔

ترجمہ وتشریحات میں مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھا گیا ہے

★ حدیث کو درج کرنے کے بعد اس کا سلیس اردو زبان میں ترجمہ کر دیا ہے جہاں ضرورت محسوس ہوئی تو اس کے متعلق ضروری فوائد بھی "فائدہ" کے بعد لکھ دیئے گئے۔ ★ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں احادیث کی سندوں پر کلام کیا ہے وہ حدیث کے ساتھ ہی مختصراً عربی میں درج کر دیا گیا ہے، اردو میں اس کے ترجمہ کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ ★ لغوی تحقیقات عموماً حذف کر دی گئی ہیں۔ ★ فقہی اختلافات اور علمی مباحث چونکہ کتاب کے موضوع سے خارج ہیں اس لئے ان سے گریز کیا گیا ہے اور حدیث کا صرف مقصد، وعدہ وعید اور تبشیر وانذار (خوشخبری وڈراوا) کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو کتاب کا اصل موضوع ہے، تاکہ عمومی طور پر اعمال صالحہ کا شوق اور اعمال سیئہ کی نفرت دل میں قائم ہو۔ ★ حدیث کے مضمون پر جہاں اشکال ہو سکتا تھا تو ترجمہ یا فائدہ میں ہی آسان انداز سے اس کو دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ★ خود ساختہ ترجمہ کے بجائے جن احادیث کا ترجمہ اکابر کی کتابوں میں مل گیا انہی کے ترجمہ کو نقل کر دیا جیسے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ یا صاحب مظاہر حق وغیرہ کے تراجم سے مدد لی گئی۔ ★ کہیں کہیں ایک ہی حدیث، ایک ہی راوی اور ایک ہی قسم کے الفاظ کے ساتھ مختلف ابواب میں آ گئی تھی کسی مناسبت سے، ایسی روایات کو کہیں ایک مناسب مقام پر ذکر کر کے دوسری جگہوں پر نہیں لکھا گیا۔ کتاب میں سے صرف صحیح اور حسن احادیث کا ترجمہ کے لئے انتخاب کیا گیا ہے۔

اسکی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ جہاں یہ ترجمہ وشرح امت کے لئے بہت مفید ہو گا وہیں دعوت کا کام کرنے والوں کے لئے بھی معاون ہو گا۔

دارالاشاعت کراچی کے اس نسخے میں احادیث کے نمبر مسلسل کر دیئے گئے اور ہر موضوع پر حدیث کے علیحدہ نمبر بھی دیئے گئے اس سے انشاء اللہ استفادہ کرنا اور حوالہ تلاش کرنا آسان ہو گیا۔ بحمد اللہ جلد ہی اس کا انگریزی ترجمہ بھی دستیاب ہو گا۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے سب کی ان کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین

E-mail ishaat@pk.netsolir.com
ishaat@cyber.net.pk